Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

ی ترجمہ صاف اور سلیس اُردو مین با محاورہ ہو تو اُسکو مطالعہ کرین حالانکہ اِس

ناعت کو بوجہ مشغولی کاروبار مرجوعہ فرصت بہت کم ہو لیکن تو بھی ایسے کر مفی

پانے سے پہلوتہی کرنا مناسب نہ جان کر اہتمام اِس کارِ عظیم کا اپنے ذمے ل

وم بہ انوار الاذکیا ترجمۂ تذکرۃ الاولیا کیا خدا کے فضل و کرم سے اُمید

ہے کہ بہت جلد اختتام پذیر ہو کر طالبانِ حق کو انوار فیضِ الٰہی سے منوّر کر

لسان لِلے اللہ کو مخزنِ عرفانِ الٰہی بنا دے اور ہر شیخ و شاب کو علیٰ قدر درجا

نفع کثیر بخشے اور مقبولِ خواص و عوام ہو

واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

ریف اللہ ہی کے واسطے لائق ہو جو طرح طرح کی بہتر نعمتوں سے بڑی بخشش کرنے والا ...

با بزرگ بخششوں سے بڑا احسان کرنیوالا حمد کیا گیا بلند مرتبہ والوں مین بزرگی اور بڑائی ...

مین عبادت کیا گیا ہو زمین اور آسمان کے طبقوں مین ساتھ بہترین جنس عبادات ...

اور بزرگی اور خوبی کا صاحب جلال در بادشاہی اور تعریف کا کہنے ... ایک ... ر

کی بصارت اور دیکھنے والون کی آنکھون سے پاکی اور بزرگی کی روشنیوں ... بیدار ...

چلنے والون کی بصیرت سے کہ جنکی آنکھین رنج کی سوزش مین ... پاک اور قریب ...

ایسے لوگون کے کنارہ بقا کو کہ اُسکی توحید کے سمندرون مین غوطہ لگانے والے ... ن

... کے ساتھ ملایا ہو اور اُن لوگون سے کہ شرف ... جو اُسکی بزرگی کے قریب ...

... پونچنے والے مین ... سے پیوستہ کیا ہو اور اُنکو فقر کی بزرگی ...

... کی ذلّت سے بے پروا بنایا ہو اور اُنکو اُن نعمتوں سے ... ...

دل ... مین توفیق بخشی ہو اور اُنکو فنا کے سبب بقا سے اور بقا کے سبب فنا سے ... کیا ...

... فنا الفنا کی روشنی کے سبب سے نفسانی خواہشون ور انسانی ... ...

Marfat.com

آزاد ہو گئے اور پاکی کے استغنا کے سبب سے فناء الفنا کے حریص ہوئے اور پوری پوری نور حقیقی کے حاصل ہونے کی برکت سے سایون کے تخیلات اور پرچھائیون کے تصورات سے کہ نوید اخلقت اور صورعلمیہ حق تعالی مین علٰحدگی اختیار کی ہم اُسکا شکر کرتے ہین جسنے دشمنون کے مکر سے ہمکو اپنے سایے مین بچایا اور ہمسے اُسکی شر و بُرائی کو کہ دل سے ہمارا قصد کرتا تھا اور مُنھ سے ہماری ایذا رسانی پر آمادہ تھا دور کیا اور ہمکو اُس چیز سے کہ اُس سے یعنی خدا سے باز رکھنے والی تھی علٰحدہ وجُدا رکھا اور درمیان ہماری اور اُس چیز کے کہ ہماری اور اُسکے درمیان الفت دینے والی تھی الفت ڈالی اور ہمکو اپنا خادم اور پرستش کرنیوالا بنایا اور ہمکو اپنے بزرگ خطاب و بزرگ کتاب سے بزرگی عطا کی اور ہمکو اپنے دوست کا پیروی کرنیوالا بنا کر اپنے دوستون مین شامل کیا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ نہین ہے کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے کہ وہ واحد ہی اور نہین ہے کوئی شریک اُسکا کہ اُسکے مقابل ہو اور نہین ہی کوئی مثل اُسکا کہ اُس سے مانند اور مشابہ ہو پس اگر ہم اُسکی الوہیت کی صفتون پر نظر کرتے ہین تو نہین ہی پرستش کے لائق سوائے اُسکے اور اگر ہم اُسکے وجود پر غور کرتے ہین تو نہین ہی کوئی اُس جیسا مگر وہ خود ہی ہی۔ اور ہم گواہی دیتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ اُسکے بندے اور اُسکے رسول اور اُسکے نبی اور اُسکے برگزیدہ ہین اور اُسنے اُنکو سچا کلام عطا فرما کے گروہ خلائق کی طرف بھیجا ہی اور اُنکے مرتبے کی بلندی کے سبب سے سرکشون اور گمراہون کو پست کیا ہی اور ذلّت و خواری کی جماعتون کا شمار کمتر پایا جاتا ہی اور گمراہی کی آگ کو اُنکی روشنی سے سرد کیا ہی اور اُنکے مددگارون کو ہدایت کے مکان مین جگہ دی ہی اور دین کے جواہر کی روشنیون کی ہدایت سے ہدایت پانیوالون کے دلون کو روشن کیا ہی اور اُنکو یقین کے ذخیرون کی بزرگیون کی نگاہداشت کی توفیق دی ہی اور اُنکو انبیا کے اسرار کی باریکیون کی بصارت عطا کی ہی اور خاص کیا مُتّقیون اور برگزیدون کو کہ اُنکی پیروی کی برکت سے دونون جہان سے دستبردار ہوئے اور اُنھون نے دونون جہان کی نعمتون کی خواہش کو مشاہدات غیبی کے سبب سے کہ جنکو آنکھونکی بینائیان نہین دیکھ سکتین اور جن تک عقلون کی پہنچ

Marfat.com

اور گمانوں کے گمان نہیں پونہچتے اپنے دلوں سے نکال ڈالا اور اُنکے دل مکاشفے کے سبب سے مطالب کی نہایت اور غم و درد کی انتہا تک پونہچے اور اُنکے دلوں کو اُس چیز سے کہ انتہائے مقاصد اور غایاتِ غم سے دکھائی اسرار پر ماہر کیا اور اُنکی روحوں کو اُس چیز کی برکت یعنی انوارِ پاک کی تجلّی سے کہ تاریکیوں کی تیرگیوں اور وسوسوں کی کثافت سے پاک کرتی ہے مُصفّا اور روشن کیا۔ اللہ کی رحمت کاملہ اُنپر اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے دوستوں پر جب تک کہ لطف کا آفتاب فضل کے مشرق سے تابان رہے اور جب تک کہ رات کا سائبان قائم رہے اور جب تک کہ عاشق دوری میں مبتلا رہیں اور جب تک کہ ہدایت کا کوندا عنایت کے ابر سے چمکے اور جب تک کہ عشق کے کلمات عاشقانِ صادق کی زبان پر جاری ہیں اور جب تک کہ شوق کا چرچا ذوق کے میدان میں ہے نازل ہو اور اللہ تعالی کی بے شمار سلامتیاں اُنپر ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا اور نعت رسول کے واضح ہو کہ قرآن اور احادیث کے بعد کوئی کلام مشائخ طریقت یعنی بزرگان دین کے کلام سے بالا نہیں ہے خدا کی رحمت ہو اُن سب پر کیونکہ اُنکا کلام کوششوں اور ذوق وشوق کا نتیجہ ہے حفظ و قال کا ثمرہ اور عیان سے ہے نہ بیان سے اور اسرار سے ہے نہ تکرار سے۔ اور جوشش سے ہے نہ کوشش سے۔ اور علم لدنی سے ہے نہ علم کسبی سے۔ اور عالم ادبنی ربی سے ہے نہ جہان علمني ابي سے۔ اسلیے کہ اولیاء اللہ انبیاء کے وارث ہیں خدا کی رحمت کاملہ اُنپر ہو اور میں نے دوستوں کی ایک جماعت کو ان بزرگوں کے کلام پر بہت راغب دیکھا تھا اور مجھے بھی [illegible] اُنکے کلام کے مطالعے کا تھا اور کلام بہت تھا اگر میں سب کو [illegible] تو [illegible] [illegible] میں نے اپنے اور اپنے دوستوں کے واسطے خلاصہ کیا اور اگر [illegible] [illegible] تیرے واسطے بھی اور اگر کوئی اس سے زیادہ چاہے تو اگلوں اور پچھلوں کی کتابوں میں [illegible] جماعت اولیاء اللہ کے احوال کلمات بہت سے موجود ہیں وہان سے طلب کرے اور اگر کوئی

کہ قرآن اور احادیثِ نبوی کے بعد اُنکا کلام سارے کلاموں سے بہترین ہے اور مینے اُنکا تمامی
کلام احادیث اور قرآن کے مطابق دیکھا تو مین نے آپ کو اس شغل مین مشغول کیا اس خیال سے
کہ اگرچہ مین اِن بزرگون سے نہین ہون بہر حال آپ کو اُنکی صورت مین تو بناؤن کہ وارد ہے
جسنے صورت بنائی کسی قوم کی پس وہ ہوا ایک اُنمین سے اور جیسا کہ جُنید رح نے فرمایا مدعیونکو نیک سمجھو
اسلیے کہ وے تحقیق کرنے والون کی صورت مین ہین اور اُنکے پانون چومو کیونکہ اگر ہمت بلند
نرکھتے ہوتے تو دوسری کسی چیز کا دعوے کرتے۔ ساتوان سبب تھا کہ چونکہ قرآن اور احادیث
کے واسطے لغت اور صرف و نحو کی ضرورت ہے اور اکثر خلق اُسکے معانی و مطالب سے حصہ نہین
پا سکتے اِن اقوال و حالات مین کہ قرآن و احادیث کی گویا شرح ہین خاص و عام کے واسطے
حصہ ہے اگرچہ پہلے عربی مین تھے فارسی زبان مین لکھے گئے تاکہ سب کو فائدہ حاصل ہو۔
اٹھوان سبب یہ تھا کہ مین ظاہرا دیکھتا ہون کہ اگر کوئی شخص تیرے برخلاف کوئی بات
کہتا ہے تو تو اُس شخص کے قتل کرنے مین کوشش کرتا ہی اور برسون اُس ایک بات پر کینہ
رکھتا ہی جبکہ جھوٹی ناشایستہ بات کا تیرے دل مین اسقدر اثر ہوتا ہی ضرور ہے کہ سچی شایستہ
بات کا اثر بھی تیرے دل مین ضرور ہوگا بلکہ ہزار درجے اُس سے بڑھکر اثر ہوگا اگرچہ تو اُس سے
بیخبر ہو جیسا کہ شیخ عبدالرحمن اسکاف رح سے لوگون نے پوچھا کہ کوئی شخص قرآن پڑھے اور نہ جانے
کہ کیا پڑھتا ہے اُسکو کچھ اثر ہوتا ہے یا نہین فرمایا کہ اگر کوئی شخص دوا پیے اور نجانے کہ وہ کیا پیتا ہی
اُسکو دوا کچھ اثر کرتی ہی یا نہین مطلب یہ ہے کہ ضرور کرتی ہے پھر بتاؤ کہ قرآن کیسے اثر نہ کریگا
بلکہ بہت بڑا اثر کریگا اور جس حالت مین کہ خود جانے کہ کیا پڑھتا ہی ظاہر ہے کہ اُسکا اثر بہت بڑا
اثر ہوگا۔ نوان سبب یہ تھا کہ میرا یہ ارادہ تھا کہ سواے اولیا ءاللہ کے ذکر کے نہ کہون اور نہ سُنون
مگر پابندی اور ضرورت اور ناچاری سے یعنی اگر کوئی بات سواے اولیاء اللہ کے ذکر کے کرون
تو ناچاری سے کرون نہ بخوشی خاطر۔ اسلیے مینے اُنکے کلام کا وظیفہ بنایا تاکہ اہل زمانہ
اس دسترخوان پر میرے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہون جیسا کہ شیخ بوعلی سینا نے ذاللہ کی

Marfat.com

رحمت اُسپر ہو) کہا کہ مجھے دو آرزوئین ہین ایک وہ کہ جب سُنون (خدا کا) ذکر سُنون۔ دوسرے وہ کہ جسکو دیکھون وہ خدا کے دوستون ہی سے ایک ہو۔ اور چونکہ مین بے پڑھا لکھا شخص ہون نہ تو کچھ لکھ سکتا ہون اور نہ کچھ پڑھ سکتا ہون پس مجھے ایسے شخص کی ضرورت ہی کہ اُسکا ذکر کرے اور مین سُنون یا مین کہون اور وہ شخص سُنے اور اگر بہشت مین اُسکا ذکر نہوگا تو بوعلی کے واسطے ضرور ہی کہ ایسے بہشت کو بھی ترک کرے۔ دسوان سبب یہ تھا کہ لوگون نے امام یوسف ہمدانی سے (اللہ کی رحمت اُن پر ہو) پوچھا کہ جب یہ بزرگان دین کا زمانہ گذر جاوے اور یہ جماعت پوشیدگی کا پردہ مُنھ پر ڈال لیوے تو ہم کیا کرین تا کہ مکروہات دُنیوی سے سلامت رہین فرمایا کہ ہر روز آٹھ ورق اُنکی کلام سے پڑھتے رہو۔ پس مینے غافلون کیواسطے وظیفہ بنانا فرض عین سمجھا۔ گیارھوان سبب یہ تھا کہ خود بخود لڑکپن کے زمانے سے اِس جماعت کی دوستی میری جان مین موج مارتی تھی اور ہر وقت میرے دل کو فرحت اُنکے کلام و ذکر سے حاصل ہوتی تھی اسلیے مین نے موافق اِسکے کہ ہر ایک کا حشر اُس کے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہی اپنے حوصلے کے موافق اُنکے کلام کو ظاہر کیا اور آراستہ کیا اِس لیئے کہ یہ وہ زمانہ ہی کہ اسطرح کے کلام نے بالکل مُنھ پردے مین چھپایا ہے۔ اور مدعی اہل حقیقت کے لباس مین نکل پڑے ہین اور صاحب دل سُرخ گندھک کی طرح نایاب ہوئے ہین جیسا کہ حضرت جنید نے شبلی سے فرمایا کہ اگر تو سارے جہان مین ایسا شخص پاوے کہ ایک کلمے مین جو کچھ کہ تو کہتا ہے تجھسے موافق ہو تو تو اُسکا دامن مضبوط پکڑا اور یہ گرفت چھوڑ کیونکہ تیری مقصد برآری اسی سے ہوگی۔ بارھوان سبب یہ تھا کہ جب مین نے دیکھا کہ ایسا زمانہ ظاہر ہوا ہی کہ بدکار لوگ نکوکار لوگون کو بھول گئے ہین مینے اولیا اللہ کا تذکرہ بنایا اور اِس کتاب کا نام تذکرۃ الاولیا رکھا تا کہ زمانے کے زیان کار اُن صاحبان دولت کو [illegible] ای گوشہ نشینون اور خلوت گزینون کو تلاش کرین اور اُنکے مائل ہوں تا [illegible] دولت سعادت کی نرم ہوا کے جھونکے مین دائمی سعادت پاوین تیرھوان سبب یہ تھا کہ یہ کلام سارے کلام [illegible] سے بہتر ہے کئی وجہ سے۔ اول وجہ یہ ہے کہ دنیا کو لوگون کے دل پر سرد کرتا ہے دوسری

وجہ یہ ہی کہ آخرت کو یاد دلاتا ہی تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا کی دوستی آدمی کے دل مین پیدا کرتا ہی چوتھی وجہ یہ ہی کہ جب آدمی اس کلام کو سُنے گا تو آخرت کی راہ کا توشہ طیار کرنے مین مشغول ہوگا پس ایسی باتون کا جمع کرنا واجبات سے تھا اور کہہ سکتے ہین کہ دُنیا مین اس سے بہتر کتاب نہین ہے اسلیے کہ اولیاء اللہ کا کلام قرآن اور احادیث کی (کہ جو بہترین کلام ہے) شرح ہے اور کہہ سکتے ہین کہ ایسی کتاب ہے کہ مخنثونکو مرد کرتی ہی اور مردون کو شیر مرد کرتی ہے اور شیر مردون کو مرد فرد کرتی ہی اور فردون کو صاحب درد کرتی ہی اور کیونکر ذات درد نہ بنا دے اسلیے کہ جو شخص اس کتاب کے پڑھنے کی شرط سے پڑھیگا خوب واقف ہوگا کہ درد کیا چیز ہے اور رکھانے انکی جانون مین پیدا ہوا جسکے سبب یہ افعال اور اقوال انکے دل سے نکل کر میدان ظہور مین آئے یعنی جسکی وجہ سے یہ قول اور فعل انسے صادر ہوئے اور مین ایکروز امام مجدالدین خوارزمیؒ کی خدمت مین گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ رُو رہے ہین مینے کہا خیر ہے۔ فرمایا عجب سپہ سالار تھے جو اُمت محمد مین گذرے کہ مثل انبیاء علیہم السلام کے تھے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیا کے مثل ہونگے۔ پھر فرمایا کہ مین اسلیے رُو رہا ہون کہ کل مینے دعا مانگی کہ ای خداوند تیرا کوئی کام بے سبب نہین ہی یا تو مجھکو اس قوم سے کر یا اس قوم کے دیکھنے والون سے کر اسلیے کہ مین دوسری قسم کی طاقت نہین رکھتا ہون۔ اب مین نہین کہہ سکتا کہ میری دعا مقبول ہوئی یا نہین چودھوان سبب تھا۔ کہ یقین ہی کہ کل قیامت کو نظر شفاعت اس عاجز کے کام مین کرین گے اور مجھے اصحاب کہف کے کُتے کی طرح محروم نہ رکھین گے اگرچہ مین بالکل نکما و ناچیز ہون۔

نقل ہے کہ جمال موصلیؒ نے اسی امید مین عمر بھر خون دل پیا اور جان کو ہلاکی مین ڈالا اور جاہ و مال اپنا خرچ کیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ (اللہ کی رحمت ہو انپر اور سلام) کے روضۂ مبارک کے قرب مین ایک قبر کی جگہ پاؤن جب وہان جگہ مل گئی تو اسوقت وصیت کی کہ میری قبر پر لکھنا کہ آپ کا کُتا دہلیز پر پڑا ہے اے خداوند ایک کُتا چند قدم تیرے دوستون کے ساتھ چلا تو نے اُسکو اُنکے کام مین شریک کیا مین بھی تیرے دوستون کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہون کہ تو مجھ غریب عاجز کو بھی

Marfat.com

اپنے علما اور اولیا اور انبیا کی جانِ پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اُس خاص سے کہ اُبر پڑ رہی ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اِس کتاب کو درجۂ قُرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا۔ اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے۔ اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین چھیانوے ٩٦ باب مین بیان کرتے ہین۔ اللہ کے احسان سے اور اُسکی بخشش سے۔

فہرست ابواب

باب ١	امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ذکر مین
باب ٢	اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٣	حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٤	مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٥	محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٦	حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٧	ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٨	عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٩	رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے ذکر مین۔
باب ١٠	فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١١	ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٢	بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٣	ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٤	بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٥	عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٦	سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٧	شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٨	ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ١٩	شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٠	احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢١	داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٢	حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٣	سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٤	محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٥	محمد بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٦	احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٧	حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٢٨	سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین
باب ٢٩	معروف کرخی [illegible] مین
باب ٣٠	[illegible]ی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٣١	فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین۔
باب ٣٢	احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

باب ۳۳ — احمد خضرویہؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۴ — ابوتراب نخشبیؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۵ — یحییٰ معاذ رازیؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۶ — شاہ شجاع کرمانیؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۷ — یوسف بن الحسینؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۸ — ابوحفص حدادؒ کے ذکر میں۔
باب ۳۹ — حمدون قصارؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۰ — منصور عمارؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۱ — احمد عاصم انطاکیؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۲ — عبداللہ خبیقؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۳ — جنید بغدادیؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۴ — عمرو عثمان مکیؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۵ — ابوسعید خرازؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۶ — ابوالحسن نوریؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۷ — ابوعثمان خیریؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۸ — عبداللہ جلاؒ کے ذکر میں۔
باب ۴۹ — محمد رویمؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۰ — ابن عطارؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۱ — ابراہیم الرقیؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۲ — یوسف اسباطؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۳ — ابویعقوب نہرجوریؒ کے ذکر میں
باب ۵۴ — سمنون محبؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۵ — ابومحمد مرتعشؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۶ — محمد فضلؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۷ — ابوالحسین بوشنجیؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۸ — محمد علیؒ کے ذکر میں۔
باب ۵۹ — ابوبکر وراقؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۰ — عبداللہ منازلؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۱ — سہل اصفہانیؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۲ — شیخ نساجؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۳ — ابوحمزہ خراسانیؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۴ — احمد مسروقؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۵ — عبداللہ احمد مغربیؒ کے ذکر میں
باب ۶۶ — ابوعلی جرجانیؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۷ — ابوبکر کتانیؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۸ — عبداللہ محمد خفیفؒ کے ذکر میں۔
باب ۶۹ — ابومحمد جریریؒ کے ذکر میں۔
باب ۷۰ — حسین منصور حلاجؒ کے ذکر میں۔
باب ۷۱ — ابوبکر واسطیؒ کے ذکر میں۔
باب ۷۲ — ابوعمرو نخیلؒ کے ذکر میں۔
باب ۷۳ — جعفر جلدیؒ کے ذکر میں۔
باب ۷۴ — ابوالخیر اقطعؒ کے ذکر میں۔

Marfat.com

باب ۷۵	ابوعبداللہ تروغندی رح کے ذکر مین۔	باب ۸۶	ابو علی وقاق رح کے ذکر مین۔
باب ۷۶	ابواسحٰق ابراہیم یارگازرونی رح کے ذکر مین	باب ۸۷	ابو علی ثقفی رح کے ذکر مین۔
باب ۷۷	ابوالحسن خرقانی رح کے ذکر مین۔	باب ۸۸	ابوعلی رودباری رح کے ذکر مین۔
باب ۷۸	ابوبکر شبلی رح کے ذکر مین۔	باب ۸۹	ابوالحسن حصیری رح کے ذکر مین۔
باب ۷۹	ابونصر سراج رح کے ذکر مین	باب ۹۰	ابوعثمان المغربی رح کے ذکر مین۔
باب ۸۰	ابوالعباس قصاب رح کے ذکر مین۔	باب ۹۱	ابوالعباس نہاوندی رح کے ذکر مین۔
باب ۸۱	ابراہیم الخواص رح کے ذکر مین۔	باب ۹۲	ابوعمرو الزجاجی رح کے ذکر مین۔
باب ۸۲	ممشاد الدینوری رح کے ذکر مین۔	باب ۹۳	ابوالحسن صائغ رح کے ذکر مین۔
باب ۸۳	ابراہیم الشیبانی رح کے ذکر مین	باب ۹۴	ابوالقاسم نصرآبادی رح کے ذکر مین۔
باب ۸۴	ابوبکر الطمستانی رح کے ذکر مین۔	باب ۹۵	ابوالفضل حسن رح کے ذکر مین۔
باب ۸۵	ابی حمزہ بغدادی رح کے ذکر مین	باب ۹۶	ابوالعباس سیاری رح کے ذکر مین رضی اللہ عنہم اجمعین

پہلا باب

حضرت امام جعفر صادق کے ذکر مین راضی ہو اللہ اُن سے

حضرت عارف عاشق ابومحمد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی وہ شان ہے کہ اگر آپکو اُمت مصطفوی کا سلطان حجت نبوی کی برہان عالم صدیق عالم تحقیق میوہ دل و لیا جگر گوشہ سید انبیا نائب علی وارث نبی اللہ کا رحمت ہو اُنپر اور سلام کہا جاے تو سزاوار ہے۔ ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ اگر ہم اہل بیت کا ذکر کرین تو ایک کتاب علیحدہ چاہیے اور اس کتاب مین ان اولیاء اللہ کے حال کی شرح ہے جو اُنکے بعد ہوئے ہین لیکن اب ہم تبرکاً حضرت امام جعفر صادق کے احوال سے شروع کرتے ہین اسلیے کہ وہ بھی بعد اُنکے ہوے ہین اور چونکہ اہل بیت سے تھے طریقت کی باتین

Marfat.com

بہت کچھ آپنے فرمائی ہین اور اکثر روایات آپ سے ہین ہم چند کلمے آپ کے حالات مین بیان کرتے ہین چونکہ وہ سب ایک ہین جب ایک کا ذکر کیا جائیگا تو گویا سب کا ذکر ہوجائیگا تو نہین دیکھتا ہی کہ جو قوم آپ کا مذہب رکھتی ہے گویا کہ بارہ امام کا مذہب رکھتی ہی یعنی ایک مثل بارہ کے ہی اور بارہ مثل ایک کے اور اگر مین صرف آپ ہی کے اوصاف لکھون تو بھی میری بیان و زبان سے باہر ہون اس لیے کہ آپ کو ہر علم و اشارت مین حد درجہ کا کمال حاصل تھا اور آپ پیشوا تمامی مشائخ کے تھے اور سب کا اعتماد آپ پر تھا اور آپ پیشوائے مطلق تھے الٰہیون کے بھی شیخ تھے اور محمدیون کے بھی امام اہل ذوق کے بھی پیشرو تھے اور صاحبان عشق کے بھی پیشوا۔ عابدون کے بھی مقتدا تھے اور زاہدون کے بھی مخدوم و مکرم۔ صاحب تصنیف حقائق بھی تھے اور کاشف لطائف تفسیر اور اسرار تنزل بھی بلکہ اسمین بے مثل تھے حضرت امام باقر سے (راضی ہو اللہ انسے) بہت باتین نقل کی ہین اور مین تعجب رکھتا ہون اُس قوم سے جنکو یہ خیال آوے کہ اہل سُنّت و الجماعت کو اہل بیت کے ساتھ کچھ عداوت ہی اسلیے کہ اہل سُنّت و الجماعت درحقیقت محب اہلبیتؓ ہین اور ہر فرد بشر پر لازم ہے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہو تو اُنکی اولاد اطہار کو بھی دل و جان سے مانے اور دوست رکھے چنانچہ حضرت امام شافعی کو (راضی ہو اللہ انسے) اہلبیتؓ کی دوستی مین رافضی بتایا اور انکو قید کیا اور خود انھون نے اس بارے مین چند شعر کہے ہین اور اُنمین سے ایک بیت کے معنی یہ ہین کہ اگر دوستی حضرت محمد رسول اللہ کی (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) اولاد کی رفض ہے تو تمامی جن اور انسان میرے رفض پر گواہی دو اور اگر رسول کی آلؑ اور اصحابؓ کا جاننا اصول ایمان سے نہ بھی ہو تو بھی جاننا چاہیے کیونکہ جس حالت مین کہ تو بہت سی اور فضول باتون کو کہ جانتا ہے اگر انکو بھی جانے گا تو تیرا کچھ نقصان نہوگا بلکہ انصاف یہ ہی کہ جیسے تو دنیا اور آخرت کا بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ کو (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) جانتا ہی اسی طرح اُنکے وزیرون کو اُنکے مرتبون کے موافق پہچانے اور صحابہ کو اُنکے رتبے کے موافق جانے اور اُنکی اولاد کو اُن کے درجے کے موافق پہچانے تاکہ تو سچا سُنی ہوجاوے اور بادشاہ کے علاقہ دارون سے

Marfat.com

کبھی کے ساتھ انکار نہ رکھے جیسا کہ لوگوں نے حضرت امام ابو حنیفہ سے (اللہ اُن سے راضی ہو)
پوچھا پیغمبر خدا (اللہ کی رحمت اُن پر ہو) کے علاقہ دارون سے کون فضیلت مین زیادہ ہے آپ نے فرمایا
کہ بوڑھونمین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق ہین اور جوانون مین حضرت عثمان اور
حضرت علی مرتضی ہین اور عورتون مین حضرت عائشہ ہین اور لڑکیون مین حضرت فاطمہ ہین اللہ تعالے
اُن سب سے راضی ہو۔ **نقل ہے** کہ خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جا کر صادق کو بلا لا
تاکہ مین اُسکو قتل کردون وزیر نے کہا کہ ایسے شخص کو جو ایک گوشے مین بیٹھا ہے اور خلوت اختیار کیے
ہوئے ہے اور عبادت الٰہی مین مشغول ہے اور مُلک دُنیا سے ہاتھ سمیٹے ہے تو قتل کرنا چاہتا ہے خلیفہ اُس سے
ناخوش ہوا اور کہا کہ جا اُسکو لا تاکہ مین قتل کردون وزیر نے ہر چند باز رکھنا چاہا مفید نہوا ناچار وزیر بلانے
کو گیا خلیفہ نے غلامونکو حکم دیا کہ جب صادقؓ آوے اور مین اپنے سر سے تاج اُتارون تم اُسی دم اُسکو
قتل کر ڈالنا جب حضرت صادقؓ کو لائے جھٹ منصور اُٹھ کھڑا ہوا اور بہت عاجزی کے ساتھ حضرت
صادقؓ کے استقبال کو دوڑا اور مقام صدر پر اُنکو بٹھایا اور آپ مؤدب اُنکے سامنے بیٹھا غلامون کو
تعجب معلوم ہوا منصور نے کہا کہ آپ کیا حاجت رکھتے ہین حضرت صادقؓ نے فرمایا کہ مجھے تو
دوسری بار اپنے حضور مین نہ طلب کرے اور مجھسے مواخذہ نکرے تاکہ مین خدای تعالی کی عبادت
مین مشغول رہون منصور نے آپ کو اجازت دی اور بڑی عزت سے آپ کو رخصت کیا اور اُسوقت
منصور کا بدن کانپنے لگا اور بیہوش ہوگیا اور تین روز تک اسی حالت مین رہا اور بعض نے کہا ہے
کہ اتنی دیر بیہوش رہا کہ تین نمازین اسکی قضا ہوگئین جب ہوش مین آیا وزیر نے پوچھا کہ کیا حال تھا
کہا کہ جب حضرت صادقؓ دروازے سے داخل ہوے مینے دیکھا کہ ایک بڑا اژدہا آپ کے
ہمراہ تھا جسکا ایک لب چبوترے کے نیچے اور دوسرا اوپر تھا اور مجھسے زبان حال سے [illegible]
کہ تو نے اگر اسکو ستایا تو مین تجھکو مع اس چبوترے کے نگل جاونگا مینے اُس [illegible] سے [illegible] سے
نہ جانا کہ مین کیا کہہ رہا ہون مین نے اُن سے معذرت کی اور ایسا بیہوش ہوگیا۔
نقل ہے کہ ایک بار داود طائی (رحمۃ اللہ علیہ) حضرت صادقؓ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے

رسول خدا کے بیٹے مجھے کچھ نصیحت کر کہ میرا دل کالا ہوگیا ہی آپ نے فرمایا کہ اے ابو سلیمان آپ خود زاہد وقت ہین آپ کو میری نصیحت کی ضرورت نہین ہے امام داؤدؒ نے کہا کہ ای پیغمبر صاحب کے فرزند خدا نے آپکا سب پر بزرگی عطا کی ہے اور آپ پر واجب ہے کہ سب کو نصیحت کرین آپ نے فرمایا کہ یا ابو سلیمان مین اِس سے ڈرتا ہون کہ قیامت کو میرے دادا مجھے پکڑ کر کہین کہ تو نے کیون میری فرمانبرداری کا حق ادا نہ کیا یہ کار نسب سے ٹھیک نہین ہی بلکہ یہ کار خدا تعالی کے یہان معاملے سے شایستہ ہے امام داؤد روئے اور کہا کہ ای خداوندا وہ شخص کہ جسکی طینت کا خمیر نبوت کے پانی سے ہے اور جسکی طبیعت کی بناوٹ صاحبان برہان حجت سے اور جسکے دادا رسول ہین اور جسکی والدہ بتولؓ وہ اس قدر حیران و دنگ ہے داؤد بیچارہ کون ہے کہ اپنے معاملے پر مغرور و خود بین ہو۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے غلامون سے فرمایا کہ آؤ تا کہ ہم بیعت کرین اور آپس مین عہد و پیمان باندھین کہ جو ہم مین سے روز قیامت کو نجات پاوے سب کی شفاعت کرے اُنھون نے کہا ای ابن رسول اللہ آپ کو ہماری شفاعت کی کیا حاجت ہے اسلیے کہ آپکے دادا تمام مخلوق کے شفیع ہین حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا مین اپنے اِن فعلون سے شرم رکھتا ہون کہ قیامت کے روز اپنے دادا کے چہرے کی طرف دیکھون۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت امام جعفر صادقؓ نے خلوت اختیار کی اور باہر نکلنا ترک کیا حضرت سفیان ثوری (اللہ کی رحمت اُنپر ہو) اُنکے پاس گئے اور کہا ای ابن رسول اللہ لوگ آپ کی برکتون سے محروم ہین آپ نے کیون گوشہ نشینی اختیار کی ہی حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ اب مینے یہی مناسب سمجھا ہی اور یہ دو بیتین اپنے حال کے موافق پڑھین (ترجمہ ابیات) وفا جانیوالے کے مثل جاتی رہی + اور لوگ اپنے خیالات اور حاجات مین محو ہین + ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا اظہار تو کرتا ہی + مگر اُنکے دل بچھوؤن سے بھرے ہین + **نقل ہے** کہ لوگون نے حضرت جعفر صادقؓ کو دیکھا کہ بیش قیمت لباس پہنے تھے لوگون نے کہا کہ ای ابن رسول اللہ یہ لباس اہلبیتؓ کو زیبا نہین ہے آپ نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور آستین کے اندر کھینچا ایسا ٹاٹ پہنے تھے کہ ہاتھ کو چھیلتا تھا اور فرمایا کہ یہ خلق کے واسطے ہی اور وہ خالق کے واسطے

Marfat.com

نقل ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ عاقل کون
ہے آپ نے فرمایا وہ کہ نیکی اور بدی میں فرق کرے حضرت جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ تو چوپائے
بھی کر سکتے ہین اسلیے کہ جو انکو مارتے ہین یا چمکارتے ہین انکو خوب پہچانتے ہین حضرت
امام ابوحنیفہ نے کہا کہ آپکے نزدیک عاقل کون ہے آپنے فرمایا کہ وہ جو درمیان دو خیر اور دو شر کے
تمیز کرے تاکہ دو خیروں سے بہترین خیر کو اختیار کرے اور دو شرون سے بہتر شر کو چھوڑے۔ نقل ہے
کہ حضرت جعفر صادق سے لوگون نے کہا کہ آپ مین سارے ہنر موجود ہین زاہدی اور کرم باطنی اور آپ
خاندان مصطفوی کی آنکھ کی ٹھنڈک ہین لیکن آپ کو تکبر زیادہ ہے آپنے فرمایا کہ مین متکبر نہین ہون
لیکن میرا خالق ایسا کبریا ہے کہ جب مینے غرور اور کبر کو ترک کیا تو اسکی کبریائی میری طرف آئی اور
میرے کبر کی جگہ سمائی اپنی کبر پر تکبر نکرنا چاہیے لیکن اسکی کبریائی پر تکبر کرنا روا ہے۔ نقل ہے
ایک شخص کے دینارون کی تھیلی گم ہوگئی اس شخص نے حضرت جعفر صادق کو پکڑ کر کہا کہ تو نے لی ہے
اور آپ کو نہ پہچانا حضرت جعفر صادق نے پوچھا کتنے تھے اسنے کہا ایک ہزار دینار۔ آپ اسکو گھر مین
لے گئے اور ہزار دینار اسکو دیدیے بعد اسکے اس مرد نے اپنا زر دوسری جگہ پایا حضرت جعفر صادق
کے پاس واپس لایا اور کہا مین نے غلطی کی تھی حضرت جعفر صادق نے فرمایا کہ جو چیز ہم نے
دیدی واپس نہین لیتے اسکے بعد اسنے ایک سے پوچھا کہ یہ کون ہین تو لوگون نے کہا کہ حضرت
جعفر صادق ہین (راضی ہو اللہ اُنسے) وہ مرد بہت شرمندہ ہوا اور چلا گیا۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ تنہا راہ مین اللہ اللہ کہتے چلے جاتے تھے ایک درویش سوختہ بھی آپکے پیچھے
اللہ اللہ کہتا ہوا چلا جاتا تھا حضرت جعفر صادق نے فرمایا یا اللہ میرے پاس جامہ نہین ہے اے اللہ
میرے پاس جبہ نہین ہے اُسیدم ایک پاکیزہ لباس کا جوڑا موجود ہوا حضرت جعفر صادق نے
درویش سوختہ سامنے آیا اور کہا اے خواجہ مین بھی اللہ اللہ کہنے مین آپکے ساتھ شریک تھا آپ اپنا
پرانا لباس مجھے دیدیجیے حضرت جعفر صادق کو یہ بات پسند آئی وہ پرانا لباس اسکو دیدیا۔
نقل ہے کہ ایک شخص حضرت جعفر صادق کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے خدا کا دیدار دکھلا دیجیے

Marfat.com

آپنے فرمایا کیا تو نے نہیں سُنا کہ موسیٰ سے کہا کہ تو نہ دیکھ سکیگا اُسنے کہا ہاں سُنا ہی لیکن یہ ملت تو ملت
محمدی ہی کہ ایک فریاد کرتا ہی کہ میرے پروردگار کو میرے دل نے دیکھا دوسرا چلاتا ہی کہ مین ایسے رب کی
عبادت نکرونگا کہ جسکو نہ دیکھون حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ اسکے ہاتھ پانون باندھکر دجلہ مین ڈالدو
پانی نے اسکو جھکولا دیا اور پھر اوپر کو اچھالا۔ اُسنے کہا ای ابن رسول اللہ فریاد ہی فریاد ہی حضرت جعفر
صادقؓ نے فرمایا کہ لے پانی اسکو اپنے مین چھپا لے پانی نے اسکو نیچے جھکولا دیا اور پھر ابھارا
کئی بار اسیطرح نیچے لیگیا اور پھر اوپر لایا اور وہ یہی پکارتا رہا ای حضرت جعفر صادقؓ بچائیے بچائیے
یہانتک کہ تھک گیا اور پھر جو دجلہ مین نیچے کیطرف گیا امید خلق سے قطع کردی اس بار کہ پانی نے اسکو
اوپر کو اچھالا تو اُسنے کہا یا اللہ میری فریاد کو پہنچ میری فریاد کو پہنچ حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا
کہ اسکو نکال لاؤ لوگ نکال لائے اور تھوڑی دیر بٹھا رہنے دیا تو اپنے حواس مین آیا پھر فرمایا کہ تو نے
حق تعالی کو دیکھا اُسنے کہا کہ جبتک مین غیرونکو پکڑتا رہا پردہ تھا اور جب مین نے بالکل اُسی سے
پناہ مانگی اور مین بیچین ہوگیا تو میرے دلمین ایک روزن کھلگیا تب مین نے نظر کی اور دیکھا اور
جبتک اضطراری اور جوش نہ تھا وہ نہ تھا جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے کہ کون ہی کہ جواب دیوے حاجتمند کو
جبکہ وہ پکارے اُسکو۔ حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ جبتک تو صادقؓ کو پکار رہا تھا کاذب تھا
اب اُس روشندان کی حفاظت کرتا رہ اور فرمایا کہ جو کہ کہتا ہی خدا چیز پر ہے یا چیز سے ہے وہ کافر
ہوجاتا ہی اور فرمایا کہ جو گناہ کہ اول اُسکے خوف ہو اور آخر اُسکے توبہ بندے کو خدا کے نزدیک
کرتا ہی اور جو عبادت کہ اُسکے اول مین امن ہو اور آخر مین خودبینی اور غرور بندے کو خدا سے جدا
کرتی ہے عبادت پر ناز کرنیوالا گنہگار ہی اور گناہ پر عذر لانیوالا فرمانبردار ہے لوگون نے
حضرت جعفر صادقؓ سے پوچھا کہ درویش صابر زیادہ فضیلت رکھتا ہی یا تونگر شاکر آپنے فرمایا
کہ صابر درویش۔ اسلیے کہ تونگر کا دل تھیلی پر لگا ہوتا ہی اور درویش کا خدای تعالی کے ساتھ اور
فرمایا کہ عبادت بغیر توبہ کے صحیح نہین کیونکہ خدای تعالی نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے جیساکہ
فرمایا اللہ تعالی نے کہ توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے ہین اور فرمایا کہ جو آیت قرآنی مین ذکر توبہ

Marfat.com

اشدم ہے ذکر طاعت ہے اور درحقیقت یاد خدا وہ ہی کہ خدائے تعالی کے ذکر کے مقابل مین تمام چیز ونکو
بھول جاوے اسلیے کہ خدا تعالی اُسکے واسطے عوض ہوتا ہی تمام چیز ونکے اور آپنے فرمایا کہ دیکھو
اس آیہ وَیَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ کے معنی مین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین خاص کرتا ہون اپنی رحمت سے
جسکو چاہتا ہون پس کچھ وسیلے اور اسباب درمیان سے اُٹھا دیے گئے ہین تا کہ جانین کہ عطا
اُسکی عطا ہے نہ بالواسطہ اور فرمایا مومن وہ ہی کہ اپنے نفس اماره کے مقابلے مین کھڑا ہی اور عارف
وہ ہی کہ اپنے خداوند کے حضور مین کھڑا ہی اور فرمایا کہ اپنے نفس اماره سے جنگ و جدل کرتا ہی اپنی ذات
کے واسطے وہ صاحب کرامات ہوتا ہی اور جو کہ نفس امارہ سے جنگ کرتا ہی خدائے تعالی کیواسطے وہ خدا کو
پاتا ہی اور فرمایا کہ الہام مقبولون کے اوصاف مین سے ہے اور اس بات کو دلیل سے ثابت کرنا کہ
الہام کچھ چیز نہین ہی علامت بیدینون کی ہی اور فرمایا کہ خدائے تعالی بندہ مین زیادہ پوشیدہ ہے
اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے اور فرمایا کہ عشق خدا کا نہ اچھا ہی نہ برا اور فرمایا
راز حقیقی مجھپر اسوقت کھلا کہ جب مجھے دیوانہ بنا دیا اور فرمایا کہ مرد کی نیکبختی [illegible]
دشمن غافل ہو اور فرمایا کہ پانچ شخصون کی صحبت سے پرہیز کر ایک جھوٹ بولنے والا [illegible]
سے دھوکے مین ہیگا دوسرے احمق کہ ہر چند تیرا نفع چاہیگا تیرا نقصان ہی ہوگا اور وہ نہ جانیگا
مین کیا کر رہا ہون جس سے نقصان ہے یا فائدہ تیسرے بخیل کہ تیرے اچھے وقتون کو برباد کرے گا
چوتھے ڈرپوک کہ ضرورت کے وقت تجکو تباہی مین چھوڑ دیگا پانچوین فاسق کہ تجکو ایک نوالہ پر
بیچ ڈالے گا بلکہ طمع کیوجہ سے اس سے بھی کم پر تجکو آفت مین ڈالے گا اور فرمایا کہ حق تعالی کی
بہشت اور دوزخ اس دنیا مین بھی ہے بہشت جبکہ عافیت ہو اور دوزخ جبکہ عافیت نہ ہو
بہشت وہ ہی کہ اپنے کام خدا کو سونپے اور دوزخ وہ کہ اپنے کام نفس اماره کے حوالے کرے
فرمایا من لم یکن [illegible] اگر اعدا کی صحبت اولیا کے لیے مضر ہوتی تو [illegible]
[illegible] اور اگر اولیا کی صحبت اعدا کے لیے نافع ہوتی تو زوجۂ حضرت لوط اور حضرت [illegible]
[illegible] بیوی کو نفع ہوتا لیکن تم ان واسطے کے علاوہ کچھ نہین ہوتا اور آپ کا کلام [illegible]

مین نے مختصر طور پر چند کلمے آپ کے لکھے اور ختم کیا

دوسرا باب حضرت اویس قرنی کے ذکر مین راضی ہو اللہ اُن سے

وہ تابعین کے قبلہ وہ اربعین کے پیشوا وہ آفتاب پنہان وہ ہم نفس رحمٰن وہ سہیل یمنی یعنی اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہین۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اویس القرنی خیر التابعین باحسان ایسے شخص کی تعریف جسکی تعریف حضرت رحمۃ للعالمین فرما دین میری زبان سے کیونکر ادا ہو سکتی ہے کبھی کبھی جہان کے سردار یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روی مبارک یمن کی طرف کرتے اور فرماتے تحقیق مین پاتا ہون محبت کی نسیم یمن کی جانب سے اور حضرت خواجہ انبیا نے (اللہ کی رحمت اُن پر ہو اور سلام) فرمایا کہ کل قیامت کو حق تعالےٰ ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا اویس کی صورت مین تاکہ اویس اُنکے درمیان میدان قیامت مین آوی اور بہشت مین جاوی اور کوئی مخلوق اسکو نہ پہچانے مگر جسکو اللہ چاہے کہ انہین اویس کونسا ہے اسلیے کہ وہ دُنیا کے مسافرخانے مین حق تعالیٰ کی عبادت پوشیدگی کے گنبد کے نیچے کرتا تھا اور آپ کو لوگون سے دور رکھتا تھا آخرت مین بھی غیرون کی نظرون سے محفوظ رہیگا جیسا کہ وارد ہی کہ میرے دوست میری قبا کے نیچے ہین اسلیے انکو سوا میرے اور کوئی نہین پہچان سکتا اور احادیث غریبہ مین آیا ہی کہ کل قیامت کو خواجہ انبیا (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) بہشت مین نیے محل سے باہر تشریف لاوینگے اور فرماوینگے کہ اویس کہان ہی تاکہ مین دیکھون آواز آویگی کہ آپ تکلیف نہ اُٹھایے جیسے کہ آپنے دنیا مین اُسکو نہین دیکھا یہان بھی نہین دیکھینگے پھر حضرت خواجہ انبیا نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) فرمایا کہ میری اُمت مین ایک ایسا مرد ہی کہ قبیلۂ ربیعہ اور مضر کی بھیڑونکے بالون کے برابر اُسکی شفاعت ہوگی اور یہ دو قبیلے تھے عرب مین کہ اُنکے یہان بھیڑین بکثرت وے نہایت تھین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ

Marfat.com

یہ کون شخص ہوگا آپنے فرمایا کہ خدا کے بندون سے ایک بندہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم سب خدا کے بندے ہین
اسکا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ اویس قرنی صحابہؓ نے کہا کہ وہ کہان ہے آپنے فرمایا کہ قرن مین ہے صحابہؓ
نے کہا کہ اُسنے آپکو دیکھا ہے آپنے فرمایا ظاہر کی آنکھ سے نہین دیکھا ہے لیکن دل کی آنکھون سے
دیکھا ہے صحابہؓ نے کہا کہ ایسا عاشق اور آپ کی صحبت مین نہ آیا آپنے فرمایا کہ دو سبب سے نہین آیا
ایک تو غلبۂ حال اور دوسرے میری شریعت کی عظمت کے خیال سے کیونکہ اُسکی مان مومنہ ضعیفہ ہے اور
اندھی اور وہ خود شتربانی کرتا ہے اور اپنی مان کے لیے روٹی کپڑا اُس سے حاصل کرتا ہے صحابہؓ نے
کہا ہم اُسکو دیکھ سکتے ہین آپنے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم اُسکو نہ دیکھ سکوگے مگر عمر فاروقؓ
اور علی مرتضیٰؓ اُسکو دیکھین گے اور اُس مرد کے سارے تن پر بال ہین اور اُسکی ہاتھ کی ہتھیلی
اور بائین پہلو پر درم کے برابر ایک سفید داغ ہے اور وہ کوڑھ کا داغ نہین ہے جب تم
اُس سے ملو میرا سلام اُسکو پہنچانا اور کہنا کہ میری اُمت کے واسطے دعا کرے پھر حضرت خواجہ عالم
(اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) فرمایا کہ اولیاؤن مین جو اتقیا ہے اخفیا ہین اُنمین وہ بزرگ ہے
صحابہؓ نے کہا ہم اُسکو کہان پائینگے آپنے فرمایا شہر یمن مین ایک ساربان اویس نامی ہے
تو چاہیے کہ اُسکے قدم بقدم چلو۔ **نقل** ہے کہ جب حضرت رسول علیہ السلام کی وفات کا
وقت قریب ہوا صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ کا مرقع ہم کسکو دیوین آپنے فرمایا کہ اویس قرنی کو
حضرت رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کوفے مین آئے
تو حضرت عمرؓ فاروق نے خطبے مین کہا کہ اے اہل نجد اُٹھ کھڑے ہو سب اُٹھ کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ تم مین قرن کا کوئی شخص ہے اُنھون نے کہا ہان ہے حضرت عمر فاروق نے
اویس قرنی کی خبر پوچھی اُنھون نے کہا کہ ہم اُس سے شناسا نہین ہین ہان البتہ ایک مرد
کہ خلق سے وحشی ہوگیا ہے اور لوگون کی صحبت سے بھاگتا ہے حضرت عمر فاروق نے فرمایا وہ
کہان ہے اُنھون نے کہا کہ وادی عرنہ مین اونٹ چرایا کرتا ہے اور رات کو سوکھی روٹی کھاتا ہے
اور آبادی مین نہین آتا اور کسی کے ساتھ بات چیت نہین کرتا اور جو چیز کہ آدمی کھاتے ہین وہ

Marfat.com

نہین کھاتا اور غم اور خوشی کو نہین جانتا وہ جبکہ ہنستے ہین تو وہ روتا ہی اور جب وہ روتے ہین تو وہ ہنستا ہو پھر حضرت عُمر فاروق اور حضرت علی مرتضیٰ اُس وادی مین گئے اُنکو نماز پڑھتے پایا اور حق تعالی نے فرشتوں کو حکم کیا تھا کہ اُنکے اونٹوں کو چرا رہے تھے جب آدمی کی آہٹ پائی نماز کو ختم کیا اور سلام علیک کہا حضرت عُمر فاروق نے وعلیکم السلام کہا اور بعد اسکے پوچھا کہ آپکا نام کیا ہو آپنے فرمایا بندۂ خدا حضرت عُمر فاروق نے فرمایا کہ ہم سب خدا کے بندے ہین مین آپکا خاص نام پوچھتا ہون کہا اُویس ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنا داہنا ہاتھ دکھاؤ آپنے دکھایا وہ علامت کہ رسول علیہ السلام نے فرمائی تھی دیکھی اُنکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا رسول خدا نے آپکو سلام فرمایا ہے اور اپنا مُرقع آپکے واسطے بھیجا ہو اور وصیت کی ہے کہ میری اُمت کے واسطے دعا کیجیے حضرت اُویس نے فرمایا کہ آپ دعا کرنے مین زیادہ اولی ہین کیونکہ آپ سے زیادہ عزیز کوئی نہین ہو حضرت عُمر فاروق نے فرمایا مین یہی کار کرتا ہون آپ بھی رسول خدا کی وصیت پر عمل کیجیے حضرت اُویس نے فرمایا اے حضرت عُمر فاروق آپ بغور دیکھیے شاید کہ وہ اور کوئی شخص سوا میرے ہو حضرت عُمر فاروق نے فرمایا کہ رسول خدا نے آپکے نشان جو فرمائے تھے وہ ہم سب آپ مین پاتے ہین آپنے فرمایا کہ پیغمبر صاحب کا مُرقع مجھکو عطا کیجیے تاکہ مین دعا کرون حضرت عُمر فاروق نے مُرقع آپکو دیا آپنے لیکر فرمایا کہ آپ یہان ٹھہریے اور خود اُسے فاصلے پر چلے گئے اور مُنھ خاک پر رکھا اور فرمایا کہ یا اللہ مین اس مُرقع کو نہ پہنونگا جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت کو میری سفارش سے نہ بخشے اسلیے کہ پیغمبر صاحب نے یہان حوالہ کی ہے اور رسول اور فاروق اور مرتضیٰ سب نے اپنا اپنا کام کیا اب تیرا کام رہا ہی آواز آئی کہ تنے چند شخصون کو تیری سفارش سے بخشدیا آپ نے فرمایا کہ جبتک سب کو تو نہ بخشے گا مین نہ پہنونگا ندا آئی کہ اور مین نے کئی ہزار بخشدیے فرمایا کہ مین تو سب کو چاہتا ہون اسی طرح سے آپ کہہ سن رہے تھے کہ اسی حالت مین حضرت فاروق و حضرت مرتضیٰ آپ کے سامنے گئے آپنے اُنکو دیکھکر کہا کہ آپ کیون آ گئے مین ہرگز

Marfat.com

یہ مرقع نہ پہنتا جب تک کہ حق تعالیٰ ساری اُمت محمدیہ کو میری سفارش سے نہ بخشدیتا جب حضرت فاروقؓ نے اویسؓ کو دیکھا تو کمل کا لباس پہنے تھے اور اُس کمل کے نیچے اٹھارہ ہزار عالم کی توانگری تھی حضرت فاروقؓ کا دل انسے اور اپنی خلافت سے رنجیدہ وملول ہوا اور فرمایا کہ کوئی ہے کہ اس خلافت کو مجھ سے روٹی کی ایک برت کے عوض خرید لیوے حضرت اویسؓ نے کہا کہ جسکو عقل ہو وہ خریدے بیچیے کیا ہو پھینکدو تا کہ جو چاہے اٹھا لیوے خرید وفروخت کا درمیان میں کیا کام ہے پھر حضرت اویسؓ نے مرقع کو پہنا اور کہا کہ بنی ربیعہ و مضر کی بکریوں کے بالوں کے برابر محمد علیہ السلام کی اُمت سے میری شفاعت اور اس مرقع کی برکتوں سے بخشدیے گئے اور حضرت علیؓ مرتضیٰ خاموش بیٹھے تھے حضرت عمر فاروقؓ نے کہا ای اویسؓ آپ نے رسول خدا سے کیوں ملاقات نہیں کی حضرت اویسؓ نے کہا کہ آپ نے حضرت کو دیکھا ہے حضرت فاروقؓ نے فرمایا کہ ہاں دیکھا ہے حضرت اویسؓ نے کہا کہ شاید آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جبہ مبارک ہی دیکھی ہوگی اگر آنکو دیکھا ہے تو فرمایئے کہ آنحضرت کی بھوین جٹی تھیں یا جُھیلی ہوئی [illegible] نہ بتا سکے پھر حضرت اویسؓ نے کہا کہ آپ محمد صاحب کے دوست [illegible] انھون نے کہا ہاں کہا اگر آپ دوستی میں ثابت قدم تھے تو اُس روز کہ دندان مبارک شہید ہوئے آپنے موافقت کے لحاظ سے کیون اپنے دانت شہید نہین کیے کیونکہ شرط موافقت یہی تھی اور اپنے دانت [illegible] دانت شہید ہوئے تھے فرمایا کہ مین نے آنحضرت کی صورت مبارک نہیں دیکھی تو [illegible] دانت آپکی موافقت کے لیے توڑے اسلیے جو دانت کہ مین توڑتا تھا [illegible] اس خیال سے کہ شاید یہ دانت نہین یہ دانت [illegible] عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ مرتضیٰ [illegible] رسول کو نہین دیکھا اور یہ موافقت کی [illegible] فرمایا ای اویس میرے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا [illegible] دعا مانگ [illegible] ہے اور ہر نماز [illegible] کرتا ہوں [illegible]

رحم فرما اور بخشدے۔ اگر آپ سلامتی ایمان کے ساتھ قبر میں جاوگے بیشک تم میری دعا کو پاوگے
وگرنہ مین اپنی دعا کو برباد کرونگا۔ پھر حضرت فاروق نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے
آپ نے فرمایا یا عمر آپ خدای تعالی کو پہچانتے ہین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہان پہچانتا ہون آپ نے فرمایا
کہ اگر آپ سوا خدای تعالی کے کسی اور کو نہ پہچانین تو آپکے واسطے بہتر ہے پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ اور کچھ فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اے عمر خدای تعالی آپ کو جانتا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جانتا ہے آپ نے
فرمایا کہ اسکے سوا اگر اور کوئی آپ کو نجانے تو آپکے لیے بہتر ہے پھر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ
آپ ذرا ٹھہریے تاکہ مین کوئی چیز آپکے واسطے لاؤن حضرت اویسؓ نے جیب مین ہاتھ ڈالکر دو درم
نکالے اور فرمایا کہ میری ساربانی کی کمائی ہے اگر آپ ضمانت کرلینگے کہ جب تک جیتا رہونگا کہ ان
درہمون کو کھا لونگا تو مین اسوقت اور کو قبول کرونگا ورنہ کچھ حاجت نہین پھر فرمایا کہ آپ
دونون صاحبونکو تکلیف ہوئی کہ یہانتک تشریف لائے اب آپ لوٹ جایئے کہ قیامت قریب ہے
وہان آپسے ایسی ملاقات ہوگی کہ پھر جدائی نہوگی اور اب اسوقت مجھے فرصت نہین ہے کیونکہ
اسوقت مین قیامت کی راہ کی توشے کی طیاری مین مشغول ہون جب حضرت عمر فاروقؓ اور
حضرت علی مرتضیؓ وہانسے واپس چلے آئے تو حضرت اویسؓ کی لوگ بہت تعظیم و تکریم کرنے لگے اور
آپ کو کچھ اس بات کا خیال نہ تھا آخرکار آپ وہانسے بھاگے اور کوفے مین تشریف لائے
اور اسکے بعد کسی نے آپکو نہ دیکھا مگر حیان کے بیٹے ہرم نے (اللہ کی رحمت اسپر ہو) کہا کہ جب
مین نے اویسؓ کی شفاعت کے درجے کو سنا تو انکی دیدار کی آرزو مجھپر غالب ہوئی مین کوفے مین آیا
اور انکو تلاش کیا اتفاق سے مینے فرات کے کنارے پایا کہ وضو کر رہے تھے اور کپڑے دھو
رہے تھے اس صفت سے جو مینے سنی تھی انکو پہچانا مینے سلام علیکم کہا انھون نے وعلیکم السلام کہا
اور میری طرف بغور دیکھا مینے چاہا کہ مصافحہ کرون ہاتھ ندیا مینے کہا اے اویسؓ اللہ تعالی
آپ پر رحم کرے اور آپکو بخشے مین انکی دوستی اور رحم سے جو مجھکو انکے ناتوان حال پر آیا
بہت رویا۔ اویسؓ بھی روئے اور کہا اے ہرم بن حیان اللہ تعالی تجھکو نیک بدلا دیوے

Marfat.com

تجھے یہاں کیا چیز لائی ہے اور کسنے مجھ تک راہ دکھائی میںنے کہا کہ آپنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کیونکر جانا اور کس طرح پہچانا حالانکہ اس سے پہلے آپنے مجھکو کبھی نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا اُسنے مجھے خبر دی کہ جسکے علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور میری روح نے تیری روح کو پہچانا کیونکہ ایمانداروں کی روحیں آپس میں آشنا ہوتی ہیں میںنے کہا کہ میرے سامنے کوئی حدیث رسول علیہ السلام کی بیان کیجیے کہا کہ میںنے آنحضرت سے ملاقات نہیں کی لیکن آپکے اوصاف دوسروں سے سُنے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ محدث یا مفتی یا مذکر بنوں کیونکہ مجھے خود بہت شغل اشغال درپیش ہیں پھر میںنے کہا کہ کوئی آیت میرے سامنے پڑھیے تاکہ آپ کی زبان مبارک سے سُنوں آپنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا اور بیقرار ہوکر روئے پھر فرمایا خداوند جل جلالہ یوں فرماتا ہے کہ وما خلقت الجن والانس سے لیکر آپ نے ہو الرحیم تک پڑھا اور پھر ایک ایسی بانگ کی کہ میںنے خیال کیا کہ اب وہ مجنون ہوگئے پھر کہا اے حیان کے بیٹے کیا چیز تجھکو یہاں لائی میںنے کہا وہ کہ آپ سے دوستی کروں اور آپ کی بدولت آسودہ ہوں آپنے فرمایا کہ میں ہرگز خیال نہیں کرسکتا کہ جسنے خدا کو پہچانا اُسکے سوا دوسرے سے محبت و اُنس کرسکے اور اُسکے سوا دوسرے سے آرام و تسکین پاوے میںنے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے کہا موت کو تکیے کے نیچے رکھکر سویا کر اور جب اُٹھے تو زیادہ امید مت رکھ اور گناہ کو چھوٹا مت سمجھ مگر اُسکو بڑا جان کیونکہ اگر تو گناہ کو چھوٹا سمجھے گا تو گویا خدا کو چھوٹا سمجھیگا اور اسوجہ سے گنہگار ٹھہرے گا میںنے کہا کہ آپ میرے ٹھہرنے کیواسطے کہاں حکم دیتے ہیں کہا شام میں قیام کر میںنے کہا کہ وہاں گذارے کا سامان کس طرح کروں آپنے فرمایا افسوس ہے ایسے دلوں پر کہ شک و شبہ اُن پر غالب ہوا ہے اور نصیحت نہیں مانتے میںنے کہا کہ آپ مجھے اور وصیت فرمائیے فرمایا کہ اے ہرم بن حیان تیرا باپ مرگیا اور آدم و حوا اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد علیہم السلام بھی مرگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات کرگئے اور ابوبکر جو آپکے خلیفہ اول تھے انتقال کرگئے عمر بن خطاب نے رحلت فرمائی اور پھر آپنے فرمایا آہ عمر آہ عمر میںنے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے حضرت عمر نے ابھی رحلت نہیں کی فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھکو انکی موت کی خبر دی ہے

Marfat.com

پھر فرمایا کہ مَین اور تو دونون مُردون سے ہین اور درود پڑھا اور کچھ دعا کی اور فرمایا کہ میری وصیت
یہ ہی کہ تو کتاب خدا اور راہِ صلاح کو اختیار کرے اور ایکدم موت کی یاد سے بیخبر نہووے اور جب تو
اپنی قوم کے پاس پونہچے تو اُنکو نصیحت کرے اور خلقِ خدا سے نصیحت دریغ نکرے اور ایک قدم بھی اُمّت
محمدی کی جماعت کی موافقت سے جُدا نہ رکھے کہ خدا نکرے کہ تو بیدین ہو جاوے اور نجانے اور دوزخ مین
پڑے اور پھر چند دعا مَین تلقین کین اور فرمایا ای پسر حیان جا اور اب اِسکے بعد نہ تو مجھکو دیکھے گا
مَین تجھکو دیکھونگا اور دیکھ تو مجھکو دُعا مین یاد رکھیو کیونکہ مَین بھی تجھے دُعا مین یاد رکھونگا اور تو
اِس طرف سے جا تاکہ مَین اُس طرف سے جاؤن حیان کہتے ہین کہ مینے چاہا کہ ایک ساعت اُنکے ساتھ
چلون اجازت ندی اور روئے اور مجکو بھی رولایا اور مَین اُنکے پیچھے دیکھتا رہا یہان تک کہ
میری نظرون سے گُم ہو گئے اور اُسکے بعد اُنکی خبر نہ ملی اور حیان کہتے ہین کہ پہلے جو بات کہ مجھسے کہی
چارون صحابہ کا ذکر تھا راضی ہو اللہ اُنسے اور ربیع کہتے ہین کہ مَین اُویس کے دیدار کی آرزو مین گیا
مینے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے پایا جب نماز سے فارغ ہوئے اور تسبیح مین مشغول ہوئے یہانتک کہ ظہر
کی نماز کا وقت آگیا بعد اُسکے دوسری نماز تک وظیفہ پڑھتے رہے اور اسیطرح صبح کردی غرض یہ کہ
تین روز تک نہ کچھ کھایا اور نہ سوئے چوتھی رات کو مینے دیکھا کہ آپ ذرا دیر سو گئے اور اپنی جگہ سے
اوچھلے اور مناجات شروع کی اور فرمایا ای الٰہی مَین تجھسے پناہ مانگتا ہون چشم پرخواب اور پر شکمی سے
مَین یہ سمجھکر کہ میرے لیے یہی کافی ہی واپس آیا اور کہتے ہین کہ کبھی رات کو نہ سوتے تھے اور
کہتے تھے یہ وہ رات ہی کہ جسمین سجدہ کرنا چاہیے اور یہ وہ رات ہی کہ جسمین رکوع کرنا چاہیے اور
یہ وہ رات ہی کہ جسمین قیام کرنا چاہیے اور ہر رات کو دوسری طرح سے زندہ رکھتے تھے لوگون نے
حضرت اُویس سے کہا کہ نماز کس طرح پڑھنا چاہیے کہا مَین چاہتا ہون کہ سجدہ مین سبحان ربی الاعلےٰ
ایکبار کہہ چکا ہون کہ صبح ہو آئی ہو کیونکہ مَین چاہتا ہون کہ عبادت آسمانیون فرشتونکی عبادت کے
مثل کرون لوگون نے اُنسے پوچھا کہ نماز مین خشوع کیا ہی آپنے فرمایا وہ کہ نیزہ اُسپر مارین اور
اُسکو خبر نہو لوگون نے اُنسے کہا آپ کسطرح ہین آپنے فرمایا کہ کسطرح ہوگا وہ شخص کہ صبح کو

Marfat.com

اُٹھے اور بجانے کو موت رات تک اُسکو مہلت دیگی یا نہیں تو لوگون نے کہا کہ آپ کا کام
کسطرح بر ہو آپ نے فرمایا کہ ہاے بے توشگی اور راہ کی درازی **نقل ہے** کہ آپ نے فرمایا
کہ اگرچہ تو خدای تعالی کی عبادت آسمانون اور زمینون کی عبادت کے برابر کرے لیکن وہ تجھسے
قبول نکریگا جبتک کہ تو اُسکا یقین نرکھتا ہوگا پوچھنے والے نے پوچھا کہ کسطرح یقین رکھنا چاہیے
آپنے فرمایا کہ اُس چیز سے کہ تیرے واسطے مقرر فرمائی ہے بیفکر ہو اور فارغ رہ تاکہ اُسکی عبادت کے
وقت تو دوسری چیز کے ساتھ مشغول نہووے اور فرمایا جو شخص کہ تین چیزون کو دوست رکھتا ہے
دوزخ اُسکی گردن کی رگ سے اُسکے زیادہ نزدیک ہوتی ہے کھانا اچھا کھانا اور لباس عمدہ پہننا
اور دولتمندون کی صحبت مین بیٹھنا حضرت اویس رحسے لوگون نے کہا یہانسے قریب ایک مرد ہے
کہ تیس برس سے قبر مین بیٹھا ہے اور کفن گردن کو لپیٹے ہوا ہے اور روتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے وہان
لیچلو تاکہ مین اُسکو دیکھون لوگ آپ کو اُسکے پاس لے گئے دیکھا کہ زرد و نزار ہو گیا ہے اور
روتے روتے خشک ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ اے فلان گور اور کفن جسنے تجھے خدا سے روگردان کیا ہے
اور اُن دونون کی وجہ سے تو خدا سے باز رہا ہے اور یہ دونون چیزین تیری راہ کا پردہ ہوئی
ہین اُس مرد نے آپ کی روشنی سے بلا اپنے مین دیکھی اور اپنی آفات اُسپر ظاہر ہو گئی ایک چیخ
ماری اور اُسی قبر مین سرد ہو گیا اگر گور اور کفن پردہ ہوگا تو اور چیزون پر خیال کرنا [illegible]
کیا بلا ہین یہ دونون کی **نقل ہے** کہ آپ نے تین روز سے کچھ [illegible]
چوتھے روز باہر نکلے ایک دینار زر راہ مین دیکھا آپنے اس خیال سے کہ [illegible]
اور آگے بڑھے تاکہ گھاس وغیرہ کھاوین ایک بکری اور [illegible]
آپ کے سامنے دھر دی حضرت اویس نے [illegible]
عرض کی اور کہا مین اُسی خدا کی بندی ہون جسکا تو بندہ ہے جب آپ نے [illegible]
ہو گئی آپ کی تعریفین اور فضیلتین بہت اور بیشمار ہین [illegible] شیخ ابو القاسم [illegible] اویس
[illegible] حضرت اویس کا مقولہ ہے کہ جسنے خدا کو پہچانا کوئی چیز اسپر پوشیدہ نہین رہتی یعنی خدا کو

Marfat.com

خدا ہی سے پہچان سکتے ہین جو شخص کہ خدا کو خدا سے جان جاتا ہی ہر چیز کو جان لیتا ہے اور فرمایا کہ سلامت تنہائی مین ہی اور تنہا وہ ہو وے کہ فرد ہو وے اور وحدت وہ ہی کہ غیر کے خیال کی دل مین گنجائش نہووے تاکہ سلامت ہووے کیونکہ خلوت دوسرون کے خیال کے ساتھ ٹھیک نہین۔ اسلیے کہ شیطان بھاگتا ہی دو شخصون سے یعنی جس جگہ کہ دو آدمی جمع ہوتے ہین شیطان وہان نہین جاتا کیونکہ وہ جانتا ہی کہ انکو بہکانے کی ضرورت نہین کیونکہ یہ خود ایک دوسرے کے ساتھ مشغول ہین اور خدا کو چھوڑے ہوئے ہین اور آپ ہی کا مقولہ ہی کہ علیک بقلبک تجھپر تیرے دل پر یعنی دلکو حاضر رکھے تاکہ غیر اسمین راہ نپاوے اور فرمایا مینے طلب کیا بلندی اور رفعت کو پس پایا فروتنی اور تواضع مین اور مینے طلب کیا سرداری اور ریاست کو پس پایا خلق کی نصیحت مین اور مینے طلب کیا مروت و مردمی کو پس پایا صدق و راستی مین اور مینے طلب کیا فخر و بزرگی کو پس پایا فقر و محتاجی مین اور مینے طلب کیا نسبت کو پس پایا پرہیزگاری اور تقوی مین اور مینے طلب کیا شرف کو پس پایا قناعت مین اور مینے طلب کیا راحت کو پس پایا زہد مین اور مینے طلب کیا بے پروائی و استغنا کو پس پایا توکل مین۔ **نقل ہی** کہ حضرت اویس کے ہمسایے کے لوگون نے کہا کہ ہم آپ کو دیوانہ سمجھتے تھے ہمنے چندہ کرکے ایک مکان آپکے واسطے تیار کرا دیا آپ اسمین رہنے سہنے لگے آپ اسقدر بے سامان تھے کہ آپکے پاس اتنا بھی نہ تھا کہ آپ اُس سے روزہ کھولتے اور آپ کی وجہ معاش یہ تھی کہ کھجور کی گٹھلیان چنتے تھے اور بیچتے تھے اور اُسکی قیمت کا کھانا خریدتے اور روزہ افطار کرتے اور اگر کھجورین ملجاتین تو انکو بیچتے اور قیمت اُسکی خیرات و صدقے مین صرف کرتے اور آپ کا لباس پھٹا پرانا تھا جو گھورے کے چیتھڑون کو چنکر اور پاک کرکے سیا تھا اور صبح کی نماز کے وقت آپ باہر نکلتے تھے اور عشا کی نماز کے بعد داخل ہوتے تھے اور جسجگہ کہ جاتے تھے لڑکے انکو پتھر مارتے تھے آپ فرماتے تھے چھوٹے پتھرون سے مارو تاکہ خون نہ نکلے اور میرا وضو نہ ٹوٹے کیونکہ مجھے اپنی نماز کا غم ہی پاؤن کا غم نہین کہتے ہین کہ اپنی عمر کے آخر مین حضرت امیر المومنین علی کے پاس آئے اور انکے ساتھ صفین کی جنگ مین شریک ہوئے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور واضح ہو کہ ایک قوم ہی کہ انکو اویسیہ کہتے ہین اس لیے کہ انکو پیر کی

Marfat.com

حاجت نہین ہوتی اور وہ بغیر کسی کے واسطہ کے حضرت اُویسؓ کیطرح فیض حق سے معمور ہوتے ہین حالانکہ حضرت اُویسؓ نے اگرچہ ظاہر مین خواجۂ انبیا کو (علیہ السلام) نہین دیکھا لیکن پرورش تربیت آنحضرتؐ سے باطنی طور پر پائی اور یہ حقیقت ہی اور مقام بہت بزرگ ہی اس درجے کو حاصل کرنا اور اس سعادت سے مشرف ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار مین ہے جسکو عطا فرماوے والسلام

تیسرا باب حضرت حسن بصریؒ کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُن پر ہو

وہ خاندان نبوت کے پرورش یافتہ رہ فتوت وجوانمردی کے خوگرفتہ وہ علم وعمل کے کعبہ پرہیزگاری و حلم کے قبلہ وہ سنت رسول اللہ کے صدر کی صاحب صدری مین سبقت بردہ حضرت حسن بصری ہین آپکے اوصاف بہت ہین اور آپکے محامد بیشمار ہین آپ صاحب علم اور معاملہ تھے اور ہمیشہ خدا کے شوق و محبت کے غم اور جلال الٰہی کے خوف مین رہتے تھے اور آپکی والدہ شریفہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی مین سے تھین جبکہ آپکی والدہ کسی کام مین مشغول ہوتین تو حسن روتے حضرت ام سلمہ اپنی پستان مبارک آپکے منہ مین دیتین آپ چوسنے لگتے اور چند دودھ کی بوندین نکل آتین تو ہزار برکتین حق تعالیٰ نے آپ مین پیدا کین ساری خاتون مصطفیٰ کے اثر سے تھین نقل ہے کہ حسن لڑکے تھے آپ ایک روز رسول علیہ السلام کے آبخورے سے پانی پی گئے ام سلمہ کے گھر مین آنے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پانی کون پی گیا حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ حسن نے پی لیا آنحضرتؐ نے فرمایا جسقدر کہ اس آبخورے سے پانی پیا ہے اسیقدر میرا علم اسمین

اور بھی نقل کرتے ہین کہ ایک روز پیغمبر علیہ السلام حضرت ام سلمہ کے گھر مین [illegible] ام سلمہ نے حسن کو آپکی گود مین ڈالدیا آنحضرت [illegible] حضرت حسن [illegible] حاصل ہوا اسی دعا کی برکت سے حاصل ہوا نقل ہے کہ جب حسن بصری پیدا

Marfat.com

تو انکو حضرت عمرؓ کی خدمت مین لائے آپ نے فرمایا سموہ حسنًا فانہ حسن الوجہ یعنی اسکا نام حسن رکھو کیونکہ خوبصورت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سے راضی ہوا انکی پرورش اور کفالت کرتی تھین اور اس شفقت کے سبب سے کہ انپر فرماتی تھین انکے دودھ اتر آیا اور ہمیشہ فرماتی تھین اے خداوند اسکو پیشوا سے خلق کیجیو ایسا ہی ہوا کہ آپنے ایک سو تیس صحابہ سے ملاقات کی کہ ستر ان مین سے بدر والے تھے اور آپ حسن بن علیؓ کے مرید تھے اور علوم بھی ان ہی سے تحصیل کیے اور تحفہ مین لکھا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ مرید حضرت علیؓ کے تھے اور خرقہ ان سے حاصل کیا اور انکی توبہ کا آغاز یہ ہوا کہ وہ جوہری تھے اور لوگ انکو حسن لولوی کہتے تھے ایک مرتبہ روم مین گئے اور وزیر کے پاس حاضر ہوئے ایک گھڑی تک اسکے روبرو کھڑے رہے وزیر نے کہا ہم ایک جگہ چلتے ہین آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے اور حکم دیا تو ایک گھوڑا حسن کے واسطے آراستہ کیا اور دونون ایک جنگل مین گئے حسن نے دیکھا کہ ایک خیمہ دیباے رومی کا استادہ ہے اور اسکی طنابین ریشم کی اور میخین سونے کی ہین اور دیکھا ایک بڑی فوج کہ ہتھیار جنگ سے مسلح تھی خیمے کے ارد گرد پھری اور کچھ کہا اور چلدیے اور اسکے بعد چند شوکت والے بڑھون کو دیکھا کہ انھون نے بھی ایسا ہی کیا اسکے بعد حکما اور دبیر منشی کہ قریب چار سو کے تھے نظر آئے کہ خیمے کے آس پاس پھرے اور ویسا ہی کیا پھر چاند سی صورت کی لونڈیان کہ تین سو کے تھین اور ہر ایک کے پاس زر اور جواہر کا بھرا تھال تھا خیمے کے گرد پھرین اور کچھ کہا اور چلدین پھر قیصر اور وزیر خیمے مین گھسے اور باہر نکلے اور چلدیے حسن کہتے ہین کہ مین دنگ و حیران ہوا اور مینے کہا نہین معلوم کہ یہ کیا بات ہے پھر مینے وزیر سے پوچھا اسنے کہا کہ قیصر کا ایک صاحب جمال لڑکا تھا ہر نوع علم مین کامل اور میدان معرکہ مین بےمثل تھا اور باپ ہزار دل سے عاشق تھا ناگہاں بیمار پڑا حاذق طبیب اسکے معالجے سے عاجز ہوئے آخرکار مرگیا اسکو اس خیمے مین دفن کیا ہے ہر سال ایکبار اسکی زیارت کو آتے ہین اول وہ بڑی فوج کہ تونے دیکھی اس خیمے کے گرد پھرتی ہے اور کہتی ہے اے ہمارے شہزادے اگر یہ حالت کہ تجھے پیش آئی

Marfat.com

[illegible] سے دفع ہوتی تو ہم سب اپنی جانیں تجھپر قربان کرتے تاکہ تجھکو جنگ دشمن سے چھٹکارا ہو لیکن
[illegible] ایسے شخص سے ہے کہ اُسکے ساتھ کسی طرح اور صورت سے جنگ نہیں کر سکتے بعد اُسکے فیلسوف
[illegible] آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ای شہزادے اگر ہم دانش اور فیلسوفی اور حکمت اور خردہ شناسی
سے اس بلا کو دفع کر سکتے تو ہم کرتے یہ کہتے ہیں اور لوٹ جاتے ہیں بعد اُسکے معزز بوڑھے
[illegible] اور کہتے ہیں ای شہزادے اگر ہم شفاعت [illegible] سے تیری بلا کو دفع کر سکتے تو
[illegible] کرتے لیکن یہ بلا ایسے شخص کی بھیجی ہوئی ہے کہ مال اور جمال اُسکے روبرو بیقدر ہے پھر قیمہ
[illegible] کے خیمے میں جاتا ہے اور دونوں کہتے ہیں اوجان پدر باپ کے قبضہ قدرت میں کیا
[illegible] نہیں ہے اسلیے کہ میں تیرے واسطے بڑی بھاری فوج لایا اور اپنے حکیموں اور بزرگوں اور
[illegible] اور [illegible] اور صاحب جاہوں اور تونگروں اور [illegible] والوں کے ساتھ آیا اگر ان
[illegible] سے اس حادثے کا دفع کرنا ممکن ہوتا تو میں [illegible] صرف [illegible] کر سکتا
[illegible] لاتا لیکن یہ کام ایسے شخص کا ہے کہ تیرا باپ و جو کچھ کہ جہان میں ہے سب اُسکی قدرت کی مٹھی
[illegible] چیز ہے [illegible] اسلام [illegible] کے لیے تجھپر ہو کہتا ہوا لوٹ جاتا ہے
[illegible] ایسا اثر کیا کہ جلد کاروبار [illegible] ہوگیا [illegible]
[illegible] زاد راہ مہیا کر [illegible] پھر [illegible] آئے اور قسم کھائی کہ دوسری بار [illegible]
[illegible] اور ایسا اپنے آپ کو عبادت اور مجاہدہ میں مشغول کیا کہ اُس زمانے [illegible]
[illegible] بے وضو نہ رہے اور گوشہ تنہائی میں بسر کی اور [illegible]
[illegible] ایک روز ایک شخص نے سوال کیا کہ [illegible] زندگی اور بہتر [illegible]
[illegible]
[illegible] انتقال
[illegible]

لیکن ایسا شربت جو ہمنے ہاتھیون کے لئے کے لیے بنایا ہی چیونٹیون کے برتن مین نہین بھر سکتے
اور جب وعظ مین جوش مین آتے تو اپنا مُنھ حضرت رابعہ کیطرف کرتے اور کہتے یہ گرمی وجوش تیری ہی دل کی
گرمی وجوش سے ہی لوگون نے آپ سے پوچھا کہ بڑی کثیر جماعت کہ آپکے وعظ مین حاضر ہوتی ہے آپ
اس سے خوش ہوتے ہین فرمایا کہ ہم کثرت سے خوش نہین ہوتے ہان البتہ اگر کوئی درویش محبت
آلٰہی کا سوختہ حاضر ہوتا ہی تو ہم اُس سے خوش ہوتے ہین لوگون نے پوچھا کہ مسلمانی کیا ہی اور
مسلمان کون ہے آپنے فرمایا کہ مسلمانی کتابون مین ہی اور مسلمان خاک کے نیچے قبرون مین لوگون نے کہا
کہ اصلِ دین کیا ہی آپنے فرمایا کہ ورع و پرہیزگاری لوگون نے کہا وہ کیا شے ہے کہ ورع و پرہیزگاری
کو تباہ کرتی ہی آپنے فرمایا کہ طمع و لالچ لوگون نے کہا کہ عدن کے باغات کیسے ہین آپنے فرمایا کہ سونے
کا ایک محل ہے کہ اُسمین سوا پیغمبر صاحب و صدیق و شہید و سلطان عادل کے کوئی داخل نہ ہوگا
لوگون نے کہا کہ بیمار طبیب دوسرونکا علاج کیسے کرے آپنے فرمایا کہ اول علاج اپنا کرے پھر علاج دوسرونکا
اور آپنے فرمایا کہ میرا کلام سُنو کیونکہ میرا علم تمکو مفید ہوگا اور میری بے علمی تمکو نقصان نکرے گی
لوگون نے سوال کیا کہ ہمارے دل سوئے ہوی ہین اسلیے آپ کا کلام اثر نہین کرتا ہم کیا کرین آپنے
فرمایا تمہارے دل مُردہ ہین اسلیے کہ سویا ہوا ہلانے سے بیدار ہوجاتا ہی پر مُردہ بیدار نہین ہوتا لوگون
نے سوال کیا کہ ایک قوم باتون سے ہمکو ایسا ڈراتی ہی کہ ہمارا دل خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے
آپنے فرمایا بہتر ہے کہ تم آج ڈرانے والونکی ہم صحبت ہو تاکہ کل قیامت کو امید رحمتِ حق ہو
لوگون نے کہا کہ ایک قوم آپکے کلام کو یاد رکھتی ہی تاکہ اُسپر اعتراض کرے اور عیب لگاوے آپنے فرمایا
کہ مین خود آپکو دیکھتا رہتا ہون اسلیے کہ بہشت برین کی حرص رکھتا ہون اور طالب قُربت
تعالیٰ ہون حالانکہ ایک دوسرے کے خلاف ہی اور دوسرے یہ کہ مین سلامتی کی امید ہرگز
لوگون سے نہین کرتا اسلیے کہ پیدا کرنیوالا اُنکی زبان سے نہین چھوٹا ہی کیونکہ اکثر لوگون نے
خداوند کریم کے واحد مطلق ہی الزام دو دیکا لگایا پس انسان کیسے چھوٹ سکتے ہین لوگون نے کہا کہ
بعض کہتے ہین کہ خلق کو پند و نصیحت اُسوقت کرنا چاہیے کہ اپنی ذات کو پاک و صاف بنایا ہو

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ شیطان اس آرزو مین ہی کہ دروازہ امر معروف اور نہی منکر احکام حقتعالی کا بند ہو جاوے لوگون نے کہا کہ ایماندار و مومن کو حسد کرنا روا ہے آپ نے فرمایا کیا تم قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیونکا بھول گئے لیکن جب رنج سینے سے نکالڈالے تو کچھ نقصان نہین رکھتا نقل ہی کہ حضرت حسنؓ کا ایک مرید تھا جبکہ وہ آیت قرآن سنتا تھا زمین پر بیخود ہو کر گر پڑتا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ کام کہ تو کرتا ہی کر لیکن جہانتک ہوسکے آواز نکر ایسا نہو کہ اس سے تجھکو ریا پیدا ہو جاوے اور اپنے آپکو تو ہلاکی مین ڈالے اور پھر شیری اگر ایسی حالت بھی ہووے تو بھی تو آپکو تکلف سے بیخود بناوے اور سمجھو اور ہماری پند و نصیحت و تربیت کو پیٹھ کے پیچھے دس منزل کے فاصلے پر پھینکدیوے پھر فرمایا کہ جو آواز کرتا ہے اسکا قاصد نہین ہے مگر شیطان نقل ہے کہ ایک روز آپ مجلس مین وعظ فرما رہے تھے ناگاہ حجاج مع اپنی فوج شمشیر برہنہ کے آیا ایک بزرگ وہان موجود تھے انھون نے اپنے دل مین کہا کہ آج حسنؓ کا امتحان کیجیے یعنی دیکھیں کہ حجاج کے سامنے بھی پند و نصیحت کرتا ہی یا خوشامد کی گفتگو کرتا ہے حجاج بیٹھ گیا حسنؓ نے ذرا بھی اسکی پروا نکی اور نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اس بزرگ نے کہا کہ حسنؓ حسن ہی یعنی مثل اپنے نام کے صفت حسن رکھتا ہے کہ کسی پاسداری و رعایت احکام خدا مین نہین کرتا جب مجلس برخاست ہوئی تو حجاج حضرت حسنؓ کے پاس گیا اور آپکے ہاتھ کو چوما اور کہا اگر تم چاہتے ہو کہ مرد دیکھو تو حسنؓ کو دیکھو لوگون نے حجاج کو بعد مرگ خواب مین دیکھا میدان قیامت مین تو لوگون نے پوچھا کہ کیا تلاش ہی کہا اسکو ڈھونڈھتا ہون جسکو موحد ڈھونڈھتے ہین یعنی طالب جمال حق تعالی ہون اور کہتے ہین کہ جب حجاج حالت نزع مین تھا تو اسکی زبان پر یہ کلمات جاری تھے کہ ای خداوند تو غفار ہی اور سارے بزرگون سے زیادہ بزرگ اپنی غفاری کا اظہار اس کم حوصلہ مٹھی بھر خاک پر کر یعنی مجھے اپنے فضل سے بخشدے لوگ ایکدل اور ایک زبان ہین کہ مین قابل عفو و رحم نہین ہون اور عذاب مین گرفتار ہو جاؤن تو انکے خلاف مجکو بخشدے اور انکو دکھا کہ فعال لما یرید مین ہون لوگون نے یہ بات حضرت حسنؓ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ یہ بدکار آخرت کو بھی زبان درازی سے حاصل کیا چاہتا ہے۔

Marfat.com

نقل ہے کہ جب حضرت علی (اللہ اُنسے راضی ہو) اونٹ کی مہار اپنی کمر پر باندھے بصرہ مین آئے اور تین روز تک قیام فرما ہوئے آپکے حکم سے سارے منبر توڑوا ڈالے اور واعظونکو منع کیا لیکن جب حضرت حسنؓ کی مجلس مین تشریف لیگئے تو حسنؒ کچھ وعظ کہہ رہے تھے حضرت علیؓ نے سوال کیا کہ تو عالم ہے یا طالبعلم حضرت حسنؒ نے کہا کہ مین کوئی بھی نہین ہون بلکہ جو کلام کہ پیغمبرؐ کا مینے سُنا ہے اسکو بیان کرتا ہون حضرت علی مرتضیٰؓ نے آپکو منع نہ کیا اور فرمایا کہ یہ جوان وعظ کہنے کے لائق ہے اور پھر چلے گئے جب حضرت حسنؒ کو خبر ہوئی کہ وہ حضرت علیؓ ہین آپ منبر سے اوتر کر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے جب اُن تک پونہچے تو کہا کہ آپ خدا کیواسطے مجھکو وضو کرنا سکھلا دیجئے پس طشت لایا گیا اور حضرت علیؓ نے آپکو وضو کرنا سکھلایا اسلیے اب وہ مقام باب الطشت کے نام سے مشہور ہے اور حضرت علیؓ تشریف لیگئے۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ مین خشک سال ہوا دو لاکھ آدمی استسقا کی نماز کے واسطے گئے اور ایک منبر رکھا گیا اور حضرت حسنؒ کو منبر پر بھیجا کہ دعا کرین حضرت حسنؒ نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ مینھ برسے تو مجھے بصرہ سے نکالدو۔ اور اسطرح نقل کی ہے کہ اسقدر خوف خدا حضرت حسنؒ پر غالب تھا کہ اگر تم آپکو بیٹھا ہوا دیکھتے تو کہتے کہ شاید جلّاد کے سامنے بیٹھے ہین اور کبھی کسی نے آپ کو ہنستا نہین دیکھا ہمیشہ دردمند رہتے تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے ایک مرد کو دیکھا جو رو رہا تھا پوچھا کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ مین محمد کعب قرظیؒ کی مجلس وعظ مین حاضر تھا اُنھون نے بیان کیا کہ مومنون سے ایک مرد ہوگا کہ اپنے گناہونکی نحوست و شومی سے کئی برس تک دوزخ مین رہیگا آپنے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ حسنؒ اُسکے عوض دوزخ مین ڈالا جاتا اسلیے کہ اُسکو یعنی مجکو ہزار برس کے بعد آگ سے باہر نکالین گے پس اُسکے عوض بھی اور چند سال آگ مین رہتا اور وہ نجات پاتا۔ نقل ہے کہ ایک روز یہ حدیث پڑھی جاتی تھی کہ سب کے آخر مین اس اُمت کا جو شخص کہ دوزخ سے باہر نکلے گا بعد اسّی برس کے ہناد ہوگا حضرت حسنؒ نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ حسنؒ وہ مرد ہوتا۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؒ ایک رات گھر مین رو رہے تھے لوگون نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین اسلیے کہ جیسے آپ ہین عابد و متقی اور دوسرا کوئی نہین آپنے فرمایا اسلیے روتا ہون کہ خدا نکرے کہ میری نادانستگی اور بھول مین

Marfat.com

تونے ایسا کار ہو گیا ہو یا کوئی قدم غلطی سے میں ایسی جگہ میں رکھا ہو کہ وہ خدا کی درگاہ میں پسندیدہ نہو
پس حسنؒ کو کہا ہو کہ جا تیرا ہماری درگاہ میں کچھ مرتبہ نرہا اور اسکے بعد ہم تیری کسی عبادت کو
قبول نکرینگے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز آپ عبادت خانے کے بالاخانے پر اسقدر روئے
کہ آپ کے آنسو پرنالے سے بہ نکلے ایک شخص وہان سے گذرتا تھا اُس پر ٹپکے اُسنے کہا کہ یہ
پانی پاک ہے یا ناپاک حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ بھائی دھوڈالو اسلیے کہ ایک گنہگار بندے
کی آنکھ کے آنسو ہین **نقل ہے** کہ ایکبار آپ جنازے کی نماز کو گئے جب لوگ مُردے
کو دفن کر چکے اور قبر درست کر دی تو حضرت حسنؒ اُس قبر پر بیٹھ گئے اور اسقدر روئے کہ
خاک کیچڑ ہو گئی پھر فرمایا کہ ای لوگو اوّل اور آخر لحد ہے دُنیا کے آخر گور ہے اور آخرت
کے اوّل گور ہے کہ وارد ہے القبر منزل من منازل الآخرۃ یعنی قبر منزل ہے آخرت کی
منزلون سے۔ کیا فخر کرتے ہو ایسے عالم پر جسکے آخر یہ ہے اور کیون نہین ڈرتے ہو ایسے عالم سے
جسکا اوّل یہ ہے اور جب اوّل اور آخر تمھارا یہ ہے تو ای غافلو اوّل اور آخر کا کام درست کرو
یہ باتین سُنکر جماعت جو حاضر تھی اسقدر روئی کہ سب بیخود ہو گئے۔ **نقل ہے** کہ ایک بار
حضرت حسنؒ ایک قبرستان مین ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے آپنے فرمایا کہ اس قبرستان مین ایسے
مردمدفون ہین کہ اُنکی ہمت کا سر آٹھون بہشتون کی نازونعمت پر نہین جھکا ہے اور اُنھون نے
توجہ نہین کی ہے لیکن اسقدر حسرت اُنکی خاک کے ساتھ ملی ہے کہ اگر اس حسرت کا ایک ذرہ آسمانون
کے سامنے پیش کیا جاوے تو سب خوف کے مارے گر پڑین **نقل ہے** کہ لڑکپن کے زمانے مین
کوئی نافرمانی آپ سے ہو گئی تھی جبکہ آپ نیا کرتا سیتے تھے اُس گناہ کو اُس کرتے کے گریبان پر
لکھتے تھے پھر اسقدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز [illegible]
راضی ہوئے آپ کو ایک نامہ لکھا اور درخواست کی کہ آپ مجھے کوئی [illegible]
ہمیشہ یاد رکھون اور اُسکو اپنا پیشوا بناؤن یعنی [illegible]
اگر خدا تیرے ساتھ ہے تو خوف کسے [illegible] اور اگر [illegible]

Marfat.com

اور دوسرے وقت حضرت حسنؒ نے انکو نامہ لکھا کہ اُس روز کو آیا ہوا جان کہ جس روز کے بعد کوئی نہ جیے گا عمر بن عبد العزیزؒ نے جواب مین لکھا کہ اُس روز کو آیا ہوا جان کہ دُنیا ہی خود نہو گی اور آخرت ہی ہوگی۔ ایک مرتبہ ثابت بنانی نے (اللہ کی رحمت اُسپر ہو) حضرت حسنؒ کو نامہ لکھا کہ مینے سُنا ہے کہ آپ حج کو جائینگے مین چاہتا ہون کہ آپکے ہمراہ رکاب ہون آپنے فرمایا کہ ہمین معاف رکھ تاکہ ہم خدای تعالی کی ستاری کے پردہ مین زندگانی کرین کیونکہ اکٹھا ہونے سے ایک کو دوسرے کا عیب معلوم ہوگا اور پھر ہم ایک دوسرے کو بُرا خیال کرینگے نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے ایک مرتبہ سعید بن جُبیرؒ کو بطور نصیحت فرمایا کہ تین کام مت کیجیو ایک تو یہ کہ بادشاہون کے بچھونے پر قدم مت رکھیو اگرچہ کسیقدر تیرے حال پر مہربانی فرماوین دوسرے یہ کہ کسی سے پوشیدہ راز خلوت مین بھی ظاہر نہ کیجیو اگرچہ رابعہؒ وقت ہو اور تونے اُسکو کتاب خدا سکھائی ہو اور پڑھائی ہو تیسرے یہ کہ ہرگز راگ گانا مت سُنیو اگرچہ تو مردون مین مردانگی کا درجہ رکھتا ہو اسلیے کہ آفت سے خالی نہین اور آخر کار اپنا اثر پیدا کرتا ہے مالک بن دینارؒ نے نقل کی کہ مینے حضرت حسنؒ سے پوچھا کہ لوگون کی خرابی کس چیز مین ہے آپنے فرمایا کہ دل کے مرنے مین کہا کہ دل کا مرنا کیا ہے آپنے فرمایا کہ دُنیا کی محبت۔ عبد اللہؒ نے نقل کی کہ مین علی الصباح اُٹھا کہ جماعت سے جاکر نماز پڑھون مین حضرت حسنؒ کی مسجد کے دروازے پر آیا دروازہ بند تھا اور حضرت حسنؒ دُعا مانگ رہے تھے اور لوگ آمین کہ رہے تھے مینے اپنے دلمین کہا کہ شاید حضرت حسنؒ کے احباب یہان موجود ہین مین تھوڑی دیر ٹھیر رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی مینے دروازے پر ہاتھ رکھا دروازہ کُھل گیا مین اندر گیا حضرت حسنؒ کو اکیلا پایا مین حیرت مین رہا جب مین نماز سے فارغ ہوا تو وہ قصہ اُن سے بیان کیا اور مینے کہا کہ خدا کے واسطے مجھے اس حال سے خبردار کیجیے آپنے فرمایا کہ کسی سے مت کہنا ہر جمعے کی رات کو جن پریان یہان آتے ہین مین اُنکے سامنے وعظ کہتا ہون اور پھر دُعا کرتا ہون اور وہ آمین کہتے ہین۔ نقل ہے کہ جب حضرت حسنؒ دُعا مانگتے تو حبیب عجمیؒ دامن پھیلاتے اور کہتے کہ مین قبولیت کو دیکھ رہا ہون۔ ایک بزرگ نے نقل کی کہ ہم لوگ

Marfat.com

حضرت حسنؒ کے ہمراہ حج کو گئے ہمکو پیاس لگی ہم ایک کوئین کی جگت پر پہونچے ہمنے ڈول اور رسی نہ دیکھا کہ جس سے بھر کر پانی پیین حضرت حسنؒ نے کہا کہ جب مین نماز پڑھون تو تم پانی پیو پھر آپ نماز پڑھنے لگے ہم کوئین کی جگت پر گئے دیکھا کہ پانی کوئین کی جگت پر جوش مار رہا ہی ہم سبنے پانی خوب پیا ایک نے ہمارے ساتھیون میں سے آبخورہ چھپا کر بھر لیا پانی کوئین مین اوتر گیا جب حضرت حسنؒ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم نے خدا پر یقین نرکھا اسلیے پانی کوئین مین اوتر گیا بعد اسکے ہم وہان سے روانہ ہوئے حضرت حسنؒ نے راہ مین کچھ کھجورین پائین اٹھالین اور ہمکو دین ہمنے کھائین ان کھجورون کی گٹھلیان سونے کی تھین ہم ان گٹھلیون کو مدینے مین لے گئے اور انکے عوض کھانا لیا اور خیرات کی کہتے ہین کہ ابو عمرو امام قرآن پڑھا رہے تھے ایکبار ایک بے داڑھی مونچھ کا خوبصورت لڑکا اسکے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھے بھی قرآن پڑھائیے ابو عمرو نے اسمین خیانت کی نظر سے نگاہ کی الف الحمد سے لیکر سین من الجنۃ والناس تک یعنی تمام کلام مجید بھول گیا ایک طرح کا جوش اسمین پیدا ہوا اور بیقرار رہا حضرت حسنؒ کے پاس گیا آپ نے فرمایا کہ اب حج کا زمانہ قریب ہے جا کر حج کر جب حج کر چکے تب تجھے مسجد خیف مین ایک بوڑھے شخص ملینگے محراب مین بیٹھے ہوئے تو انکے وقت کو تباہ نہ کیجیو اور ٹھہرا رہیو جب تک کہ اور [illegible] سے فارغ ہون پھر انسے کہیو تاکہ دعا کرین ابو عمرو نے ایسا ہی کیا اور مسجد کے ایک کونے مین جا بیٹھا ایک شوکت دار بوڑھے کو دیکھا کہ بہت لوگ اسکے گرد بیٹھے ہین جب تھوڑی دیر گذری ایک مرد وہان سفید پاکیزہ لباس پہنے آیا لوگ اسکے سامنے گئے اور سلام کیا اور آپس مین بات چیت کرتے رہے جب نماز کا وقت آیا تو وہ مرد چلا گیا اور لوگ بھی اسکے ہمراہ چلے گئے اور وہ بوڑھے شخص تنہا رہ گئے ابو عمرو کہتا ہے کہ مین انکے پاس گیا اور مینے انکو سلام [illegible] اللہ خدا کیواسطے میری فریاد کو پہونچیے اور اپنا حال تفصیل سے کہا وہ شخص [illegible] آنکھون سے آسمان کیطرف نظر کی ابھی [illegible] سر زمین کی طرف نہ جھکایا تھا [illegible] مجھپر کشف ہو گیا ابو عمرو کہتا ہے کہ مین خوف [illegible] قدمون پر گر پڑا [illegible]

Marfat.com

تجھے میرا پتہ کسنے دیا مینے کہا کہ حضرت حسن بصری نے اُنھون نے کہا کہ حسن نے ہمکو رسوا کیا ہم اُسکو بھی رسوا کرینگے اُسنے ہمارا پردہ پھاڑا ہم اُسکا بھی پردہ پھاڑینگے پھر کہا تو نے اُس بزرگ کو دیکھا جو ظہر کی نماز کے پہلے یہان آئے اور سب سے پہلے چلے گئے اور سفید پاکیزہ لباس پہنے تھے اور ہم سب لوگون نے اُنکی تعظیم کی تھی مینے کہا کہ ہان مینے دیکھا اُس بزرگ نے فرمایا کہ وہ حسن بصری تھے ہر روز ظہر کی نماز بصرہ مین پڑھکر یہان آتے ہین اور ہمسے بات چیت کرتے ہین اور دوسری نماز کے وقت بصرہ چلے جاتے ہین پھر فرمایا کہ جسکا امام حسن جیسا ہو اُسکو ہماری دُعا کی کیا حاجت ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت حسن کے زمانے مین ایک مرد کا گھوڑا عیب دار ہو گیا وہ مرد نہایت حیران و عاجز ہوا اور اپنا حال حضرت حسن سے بیان کیا حضرت حسن نے اُس گھوڑے کو چار سو درم کے عوض اُس سے خرید لیا رات کو اُس مرد نے ایک سبزہ زار بہشت کے اندر خواب مین دیکھا کہ ایک گھوڑا مع چار سو بچھیڑون کے کہ سب مُشکی تھے اُس مین چر رہا ہے پوچھا کہ اِن گھوڑون کا مالک کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ سب تیرے نام تھے اب حسن کے نام کر دیے گئے جب وہ مرد جاگا تو حضرت حسن کے پاس آیا اور کہا کہ اے امام بیع کو واپس کر کیونکہ مین اُسکو بیچکر پشیمان ہوا ہون حضرت حسن نے کہا کہ چلا جا کہ وہ خواب جو تو نے دیکھا ہے مینے تجھسے پہلے دیکھا تھا وہ مرد غمگین ہوا اور لوٹ گیا دوسری رات کو حضرت حسن نے محل اور بالاخانے دیکھے پوچھا کہ اِنکا مالک کون ہے فرشتون نے کہا یہ اُسکے واسطے ہین جو بخوشنودی بیع کو فسخ کرے حضرت حسن نے علی الصباح اُس مرد کو بلایا اور بیع اول بدل کر لیا یعنی درم لے لیے اور گھوڑا دیدیا۔ **نقل** ہے کہ حضرت حسن کے ہمسائے مین ایک آتش پرست شمعون نامی رہتا تھا بیمار پڑا اور قریب المرگ ہوا ایک شخص آیا اور حضرت حسن سے کہا کہ ہمسائے کی خبر لے حضرت حسن اُسکے سرہانے گئے اُسکو دیکھا کہ آگ کے دھوئین سے کالا پڑ گیا ہے آپنے فرمایا کہ خدا سے ڈر کیونکہ تو نے ساری عمر آگ اور دھوئین کی پرستش مین بسر کی اب دین اسلام کو آزما شاید کہ تجھپر رحمت خدا نازل ہو شمعون نے کہا کہ مجھے تین چیزین اسلام سے پھیرے ہوئے ہین ایک یہ کہ تم دنیا کو برا کہتے ہو

Marfat.com

اور پھر رات دن دنیا کی تلاش مین ہو دوسری وہ کہ تم کہتے ہو کہ موت برحق ہے اور کچھ بھی سامان
مرگ تیار نہین کرتے ہو تیسری وہ کہ کہتے ہو کہ خدا کا دیدار دیکھنے کے قابل ہے اور آج وہ کام کرتے ہو
کہ سب اسکی مرضی کے خلاف ہون حضرت حسنؒ نے فرمایا یہ علامت حق شناسونکی ہے اور یہ تو بتا کہ اگر مومن
ایسا کرتے ہین تو تو کیا کرتا ہے تو نے تو اپنی ساری عمر آتش پرستی مین صرف کر دی ہو مومن و ایماندار
اور کچھ نہین تو اسکی یگانگی کے تو مقر ہین اور دیکھ تو نے ستر برس آگ کی پرستش کی اور مین بالکل نہین
پوجا اگر ہم تم دونون آگ مین گرین تو مجھے تجھے دونونکو برابر جلا دیگی اور تیرے حق کا کہ ستر برس پرستش کی
ذرا بھی لحاظ نکریگی لیکن اگر میرا خدا چاہے تو آگ کی کیا مجال ہے کہ میرے تن پر ایک بال کو بھی جلا دیوے
آپ اتنا کہ مین اپنے ہاتھونکو آگ مین کرون تاکہ تو آگ کی کمزوری اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھے آپ نے
یہ فرمایا اور اپنے ہاتھ آگ پر رکھدیے اور دیر تک رکھے رہے ذرا بھی آنچ نہ لگی اور خدا کی قدرت سے نہ جلے
شمعون نے جب یہ حال دیکھا تو بیقرار ہو گیا اور خدا کی محبت کا نور اسکی پیشانی مین چمکنے لگا حضرت حسنؒ
سے کہا اب تک پوری ستر برس ہوے کہ مینے آگ کی پوجا کی اب چند سانس باقی ہین تو اسمین کیا
تدبیر کر سکتا ہون حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری تدبیر آسان ہے کہ مسلمان ہو جا شمعون نے کہا
اگر تو ایک اقرار نامہ لکھدیوے کہ حق تعالی مجھکو عذاب نکریگا تو مین ایمان لاؤن حضرت حسنؒ نے
ایک اقرار نامہ لکھا شمعون نے کہا کہ آپ حکم دیجیے کہ بصرے کے عادل لوگ اسپر گواہی لکھین چنانچہ سب نے
گواہی لکھدی تب حضرت حسنؒ نے وہ خط شمعون کو دیا شمعون بیقرار ہو کر رو دیا اور مسلمان ہو گیا اور
حضرت حسنؒ کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو غسل دینے کے بعد آپ مجھے قبر مین اتارنا اور یہ خط میرے
ہاتھ مین رکھنا کہ میرے مسلمان ہونے کا ثبوت کل قیامت کو یہ خط ہوگا ... شہادت ...
حضرت حسنؒ نے اسکی وصیت کے موافق کیا اور اسکو دفن کیا ...
نماز پڑھی حضرت حسن کو اس بات فکر کے سبب نیند نہ آئی تمام رات ...
کہتے تھے کہ یہ مینے کیا کیا مین تو خود گنہگار ہون مین ڈوبا ہوا ہون ...
کیونکر پکڑ سکتا ہے مجھکو اپنی جان کا ... کچھ قدرت نہین ہے ... خدا کی ملک ...

Marfat.com

اسی خیال مین سو گئے شمعون کو دیکھا کہ شمع کیطرح تاج سر پر اور مکلف لباس بدن مین پہنے بہشت کے باغون مین ٹہل رہا ہی حضرت حسنؒ نے کہا کہ ای شمعون کیا حال ہے اُسنے کہا کہ آپ کیا پوچھتے ہین اسطرح سے کہ آپ دیکھتے ہین حق تعالی نے مجکو اپنے فضل سے اپنے محل مین اُتارا اور اپنے کرم سے اپنا دیدار دکھایا اور جو جو مہربانیان اور انعام کہ مجپر فرمائے مجھین تو قدرت نہین کہ انکو بیان کر سکون اب آپکے ذمہ کچھ بوجھ نرہا اور آپ سبکدوش ہوگئے لیجیے اپنا اقرار نامہ کیونکہ اب اسکی ضرورت نہین ہی جب حضرت حسنؒ خواب سے بیدار ہوئے تو اُس خط کو اپنے ہاتھ مین دیکھا اور کہا کہ ای خداوند ظاہر ہے کہ تیرے کام بے سبب ہین اور کل کام بالکل تیرے فضل پر ہین تیرے دروازے پر کون نقصان اُٹھاویگا جبکہ یہ حال ہو کہ آتش پرست جسنے ستر برس آگ کو پوجا تو نے ایک کلمے مین اپنا قرب عطا فرمایا پس تو مومن کو کہ جسنے ستر برس تیری عبادت کی ہو کس طرح بے نصیب چھوڑ دیگا۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؒ مین اسقدر فروتنی اور عاجزی تھی کہ سبکو دیکھتے تھے اُسکو اپنے سے بہتر جانتے تھے ایک روز دجلے کے کنارے جارہے تھے ایک حبشی کو دیکھا کہ ایک عورت کے ساتھ شراب پی رہا ہے اور شراب کا شیشہ آگے دھرا ہے حضرت حسنؒ کے دل مین گذرا کہ کیا یہ آدمی مجھسے بہتر ہے اور پھر کہا کہ یہ مرد مجھسے بہتر نہین ہوسکتا کیونکہ عورت کے ساتھ شراب پی رہا ہی اور شراب کی بوتل آگے دھری ہو اِسی فکر و خیال مین تھے کہ ایک کشتی اسباب سے بھری دجلے مین پہونچی اور چکر کھا کر ڈوب گئی سات آدمی پانی مین ڈُبکی کھانے لگے وہ حبشی پانی مین کود پڑا اور چھ آدمیونکو باہر نکال لایا پھر حضرت حسنؒ کیطرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اگر آپ مجھسے بہتر ہین تو اوٹھیے ہینے تو چھ آدمیونکو بچایا ہی آپ اِس ایک ہی کو بچائیے ای مسلمانون کے امام وہ عورت کہ آپنے دیکھی میری ماں ہو اور اُس شیشے مین پانی ہو کہ جو مین آپ کا امتحان کرنے کے لیے پی رہا تھا تاکہ معلوم کرون کہ آپ بینا ہین یا کور پس معلوم ہوا کہ کور ہین حضرت حسنؒ اُسکے قدمون پر گر پڑے اور معذرت کی اور سمجھے کہ وہ خدا کا موکل ہو اور آپنے فرمایا کہ ای حبشی جسطرح کہ تو نے اُن لوگون کو دریا سے نجات دی ہے

Marfat.com

ہے بھی خود بینی اور غرور کے دریا سے رہائی دی آسنے کہا کہ اللہ آپ کی آنکھین روشن کرے اسکی
عاکی برکت سے ایسا ہی ہوا کہ کبھی آپ نے اپنے کو بہتر کسی سے خیال نکیا یہانتک کہ ایک مرتبہ ایک
تے کو دیکھا آپ نے فرمایا کہ یا اللہ مجکو اس کتے کے طفیل سے قبول کرے ایک شخص نے حضرت
حسن سے سوال کیا کہ آپ بہتر ہین یا کتا آپنے فرمایا کہ اگر خدا کے عذاب سے نجات پا جاؤنگا تو مین
بہتر ہون اور اگر گرفتار رہونگا خدا کے عذاب مین تو قسم ہے خدا کی بزرگی اور عزت کی کہ کتا
مجھ ایسے سو سے بہتر ہے۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے حضرت حسن کے کان مین یہ پہنچایا کہ
فلان شخص نے آپ کی غیبت کی ہے آپنے تازے چھوہارون کا ایک تھال بھر کر اس مرد کو
بطور تحفہ بھیجا اور معذرت کہلا بھیجی اور فرمایا کہ مینے سُنا ہے کہ تونے اپنی نیکیونکو میرے
اعمال کے دفتر مین نقل کیا پس مینے چاہا کہ اُسکا عوض کرون معاف کریو اسلیے کہ بدلا ایسی
برات کا یہ تحفہ ہرگز نہین ہو سکتا۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ مجھے چار شخصون کے
کلام سے تعجب آتا ہے جب یاد آتا ہے ایک تو لڑکے دوسرے مست تیسرے مخنث چوتھے عورت
لوگون نے پوچھا کیا ہوا تھا آپنے فرمایا کہ مینے ایک روز ایک مخنث کے کپڑے مین لیکر آسنے
کہا اے صاحب ہمارا حال ابتک ظاہر نہین ہوا ہے آپ میرا جامہ نہ کھینچیے کیونکہ روز آخرت کے
ملنے کو خدا جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ اور ایک مست کو دیکھا کہ کیچڑ مین لڑکھڑاتا چلا جاتا ہے مینے کہا
کہ پانون جما کر رکھ تاکہ نہ گرے اُسنے کہا کہ آپ ثابت قدم رہیے کیونکہ آپکو دعوی ہے اور دوسرے
یہ کہ اگر مین گر پڑونگا تو کچھ پروا نہین کہ مست ہون اور اگر آپ کیچڑ مین پھنس جاوینگے تو آٹھ
ہو ڈالونگا اور یہ بات بہت آسان ہے لیکن آپ اگر گرنے سے ڈریے کیونکہ آپکی لغزش سے ساری
تحصیل جاتی رہیگی اور ایک نقصان عظیم وقوع مین آئیگا اس بات نے بھی میرے دل مین اثر کیا
ایک لڑکا اپنے ہاتھ مین چراغ لیے جاتا تھا مینے کہا کہ یہ روشنی کہان سے لایا ہے اُسنے پھونک کر بجھا
دیا اور کہا کہ آپ بتائیے کہ روشنی کہان گئی تاکہ مین بتاؤن کہ کہان سے لایا ہون اسیطرح
مینے ایک عورت کو دیکھا کہ ننگے سر اور منہ اور آستین چڑھائے غصے مین بھری تھی اور حالانکہ

Marfat.com

خوبصورت تھی اپنی خاوندکی شکایت مجھسے کرنے لگی تھی کہا ای عورت اپنا منھ اور ہاتھ ڈھانک لے
اُسنے کہا کہ ایک مخلوق کی محبت مین میرا یہ حال ہے کہ میری عقل جاتی رہی ہو اور ایسی دیوانی
ہون کہ اگر تو نہ کہتا کہ تیرا منھ اور سر برہنہ ہو تو مین اسیطرح اُسکے ذوق و شوق مین بازار
چلی جاتی اگر تو ساتھ اس دعوے کے خدا کی دوستی کا رکھتا ہو کیا اچھا ہوتا اگر میری منھ کو
کھلا نہ دیکھتا۔ **نقل** ہے کہ جب حسنؒ منبر سے اُترتے تو حاضرین مجلس سے چند شخصونکو روک لیتے
اور فرماتے کہ آؤ تا کہ مین نور پھیلا دون یعنی اپنی توجہ خاص مبذول کرون۔ ایک روز ایک
شخص جو اس جماعت سے نہ تھا آپ کے ساتھ چلنے لگا آپ نے فرمایا کہ تو لوٹ جا۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسنؒ نے اپنے یارون سے فرمایا کہ تم رسول علیہ السلام
کے صحابہؓ کے مثل ہو سب یار بہت خوش ہوے آپ نے فرمایا کہ تم صورت و شکل مین مشابہ ہو
نہ افعال و کردار مین اسلیے کہ اگر تم اُنکو دیکھتے تو سب کو دیوانہ سمجھتے اور اگر اُنکو یعنی
صحابہ کرام کو تمھاری حالت پر آگاہی ہوتی تو وہ تم مین سے کسی کو مسلمان نہ کہتے اسلیے
کہ وہ ایسے پیشوا تھے کہ گھوڑون پر سوار سے گئے اور مثل پرندون کے اُڑتے ہوئے اور مثل
ہوا کے تیز چلتے ہوے گئے اور ہم وہ لوگ ہین کہ ایسے گدھون پر سوار ہین کہ جنکی پیٹھین
زخمی ہین پس چلانے اور چلنے سے مجبور ہین۔ **نقل** ہے کہ ایکبار ایک بدوی حضرت حسنؒ
کے پاس آیا اور سوال کیا کہ صبر کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا کہ صبر دو طرح پر ہو ایک بلا اور مصیبت پر
اور دوسرے اُن چیزون پر کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے اُنسے منع فرمایا ہو اور جیسا کہ حق صبر ہے
آپنے بیان کیا اُس بدوی نے کہا کہ ای حضرت جیسے آپ کے مثل زاہد ہرگز نہین دیکھا ہو اور نہ
آپ سے زیادہ کوئی صابر سنا ہو حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ ای بدوی میرا زہد تمامی خواہش اور رغبت
آخرت کے سبب سے ہو اور میرا صبر بے صبری کے سبب سے ہو اُس بدوی نے کہا حضرت آپ اِس بات کا
صاف صاف مطلب فرمائیے کیونکہ میرا دل متردد ہوگیا آپنے فرمایا کہ میرا صبر بلا اور مصیبت یا طاعت
الٰہی پر جو ہے وہ اپنی منھ سے بول رہا ہو کہ مین دوزخ کی آگ سے ڈر رہا ہون اور اسکو جزع

Marfat.com

کہتے ہین اور میری پرہیزگاری و زہد جو اس دُنیا مین ہی وہ آخرت کی رغبت کیوجہ سے ہی اور یہ عین حرص طلبی ہی پھر آپنے فرمایا کہ صبر اُس شخص کا [illegible] ہی کہ اپنے حصّے پر راضی ہو اور آخرت کی نعمتون کا آرزومند ہو تا کہ اسکا صبر خدا کیواسطے ہو نہ اپنے تن کے بچاؤ کے لیے عذاب دوزخ سے اور اسکا زہد خدا کیواسطے ہو نہ بہشت کی نعمتین حاصل کرنے کے لیے اور یہ علامت و نشان اخلاص کا ہی اور آپنے فرمایا کہ وہ علم چاہیے نافع اور عمل چاہیے کامل اور ساتھ اسکے اخلاص خالص اور قناعت پوری اور صبر جمیل اور جب یہ تینون حاصل ہوئین پھر مین نہین جانتا کہ قیامت کے روز اسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے اور آپنے فرمایا کہ بہتر آدمی سے زیادہ آگاہی کوئی ہی اسلیے کہ خبردار ہے کی [illegible] اسکو حرص نفس سے [illegible] گئی ہی اور آدمی خدا کا حکم اپنی مراد کے مقابلے مین ترک کرتا ہی اور فرمایا کہ بدون کی خوشی نیکو کو بدگمان کرتی ہی نیکیون کی طرف سے اور فرمایا کہ اگر کوئی مجھے شراب پینے کو بلاوے تو مین بہتر جانتا ہون [illegible] سمجھتا ہون دنیا کی طلب سے اور فرمایا کہ معرفت وہ ہی کہ تو اپنے مین ذرہ بھر نفسانیت اور خصومت نپاوے اور فرمایا بہشت کہ جاودانی اور دائمی ہی اُن جیسے زیست کے عمل پر حاصل نہوگی بلکہ نیک نیتی سے حاصل ہوگی اور فرمایا کہ جب بہشتی بہشت کی طرف دیکھین گے تو ساٹھ سو ہزار سال تک بیہوش ہوجاوینگے کیونکہ حق تعالی اپنی تجلی کریگا اگر اُسکے جلال کو دیکھین گے تو مست ہیبت ہونگے اور اگر اسکے جمال کو دیکھینگے تو غرق وحدت ہونگے اور فرمایا کہ فکر آدمی کیواسطے ایک ایسا آئینہ ہی کہ جسمین برائیان اور بھلائیان اُسکی اُسکو نظر آتی ہین اور فرمایا کہ جسکا کلام مصلحت بینی سے خالی ہی وہ بالکل شر و فساد ہی اور جسکی کہ خاموشی فکر کے خیال سے نہین ہی وہ تمامی خواہش نفس اور غفلت ہی اور جو نظر عبرت [illegible] کے خیال سے نہین ہی وہ تمامی لہو و بازی و ذلت ہی اور فرمایا کہ تو [illegible] کی خلق سے بے پروا و بے نیاز رہا اور جسنے کہ لوگون کو خدمت [illegible] باقی اور جسنے کہ خواہش نفسانی کو پاؤن کے نیچے کیا آزاد ہوا اور جسنے کہ حسد کو ترک کیا اُسکی دوستی و مروت ظاہر ہوئی اور جسنے کہ چند روز یعنی اپنی مدت عمر کہ قلیل ہی صبر کیا برخورداری

Marfat.com

جاویدپائی اور فرمایا کہ عقلمند ہمیشہ خاموشی کی عادت کرتے ہین یہانتک کہ اُسکی برکت سے اُنکے دل گویا و ناطق ہوجاتے ہین پس اُسکا اثر زبان پر دوڑتا ہی اور فرمایا کہ ورع و پرہیزگاری کے تین درجے ہین ایک وہ کہ بات نہ کہے مگر راست و حق پر خواہ غضب مین ہو خواہ خوشنودی مین دوسرے وہ کہ اپنے تمام اعضا کو نگاہ رکھے ہر چیز سے کہ خدا کا غصہ اُسمین ہی تیسرے وہ کہ اُسکا قصد و ارادہ ایسی چیز کیطرف ہو کہ خدای تعالیٰ نے اپنی مرضی اُسمین ظاہر کی ہی اور فرمایا کہ ذرہ بھر پرہیزگاری و ورع ہزار سال کے نماز و روزے سے بہتر ہی اور پھر فرمایا کہ اعمال مین سب سے زیادہ بزرگ فکر اور ورع و پرہیزگاری ہی اور فرمایا کہ اگر مین جان جاتا کہ مجھہ مین نفاق و دورروئی نہین ہی تو اپنی ذات کو ہر چیز سے کہ روئے زمین مین ہی زیادہ دوست رکھتا اور فرمایا کہ ظاہر اور باطن کا خلاف نفاق و دوروئی سے ہی اور فرمایا کہ کوئی مومن و ایماندار گذری ہوئی ن سے ایسا نہین ہوا ہی اور نہو گا کہ اپنے اوپر کانپتا ہو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ مین منافق ہوں اور فرمایا جو شخص کہ کہتا ہی مین مومن و ایماندار ہون خدا کی قسم وہ مومن نہین مین یقیناً کہتا ہون اور فرمایا کہ مومن وہ ہی کہ اُسمین آہستگی ہووے اور جب کوئی نہووے جو کچھ عبادت و ریاضت کر سکے کرے اور تنہائی مین جو کچھ کہ زبان پر آوے کہے اور فرمایا کہ تین شخصون کی غیبت منع نہین ہی صاحب حرص و ہوا کی اور فاسق کی اور ظالم بادشاہ و پیشوا کی اور فرمایا کہ غیبت کا کفارہ استغفار کافی ہی اگر تو چاہتا ہی کہ چھٹکارا ہو اور فرمایا کہ بیچارہ آدمی راضی ہوا ہی ایسے مکان اور سراے پر کہ جسکے حلال کا حساب دینا ہوگا۔ اور جسکے حرام کا عذاب سہنا ہوگا اور فرمایا کہ آدمی اگرچہ کسی حال مین ہو لیکن دُنیا سے جدائی کے وقت تین حسرتون کے ساتھ جدا ہوتا ہی ایک وہ کہ آسودہ نہوا تھا جمع کرنے سے دوسرے وہ کہ وہ چیز حاصل نہین کی تھی جسکا آرزومند و امیدوار تھا تیسرے وہ کہ سامان تیار نہین کیا تھا اُس راستہ کا جو اُسکے درپیش تھا ایک شخص نے کہا کہ فلان شخص جانکنی مین ہی آپنے فرمایا کہ تو ایسا مت کہہ کیونکہ وہ ستر برس سی جانکندنی اور حالت نزع مین ہے اب اُس جانکنی سی چھوٹ جائیگا اور فرمایا کہ ہلکا بوجھ رکھنے والون یعنی نکوکار جو دُنیا سے کچھ

Marfat.com

دلبستگی نہ رکھتے تھے اُن یاروں نے نجات پائی اور بھاری بوجھ رکھنے والے دنیا دار ہلاک ہوئے
اور فرمایا کہ حق تعالیٰ ایسے لوگوں کو بخشے کہ جنکے خیال میں دنیا امانت تھی یعنی نعمتوں پر دنیا کی نازان
نہ تھے کیونکہ اسکو امانت سمجھتے تھے اور امانت کو واپس دیا اور سبکبار گئے اور فرمایا کہ [illegible]
عاقل اور دانا وہ ہے کہ دنیا کو اجاڑ کرتا ہے اور اُسکے ویرانے میں آخرت کی عمارت تعمیر کرتا ہے اور
فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا وہ اسکو دوست رکھتا ہے اور جسنے کہ دنیا کو پہچانا وہ اسکو دشمن [illegible]
اور فرمایا کہ کوئی سرکش جانور دنیا میں تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام کے لائق نہیں ہے اور فرمایا اگر تو
چاہتا ہے کہ دنیا کو دیکھے کہ تیرے بعد کسطرح ہوگی تو دیکھ لے کہ دوسروں کی موت کے بعد کسطرح ہے
اور فرمایا کہ خدا کی قسم لوگوں نے نہیں پوجا بتوں کو مگر دنیا کی محبت [illegible] اور فرمایا جو لوگ
کہ تم سے پہلے تھے انھوں نے اُس کتاب کی قدر و مرتبہ جانا جو خدا وند تعالیٰ سے انکو پہنچی تھی کہ رات
کو اُسکے مطالب پر غور کرتے تھے اور دن کو اُسپر [illegible] اور [illegible]
عمل کرنا اُسپر چھوڑ دیا اور حالانکہ [illegible] زیر و زبر و پیش [illegible] حروف [illegible]
اور پھر دنیا کی کتاب کی درستی میں مشغول ہوا اور فرمایا کہ خدا کی قسم کہ [illegible]
کوئی شخص عزیز نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ اسکو ذلیل و خوار نہیں کرتا اور فرمایا کہ جس احمق نے کہ
لوگوں کو اپنا پیرو دیکھا اور خیال کیا کہ میں پیشوا ہوں اسکا دل درست نہ رہا
یعنے گمراہ ہوگیا اور فرمایا کہ جس بات کی کہ تو کسیکو نصیحت کرنا چاہتا ہے کہ پہلے خود اسپر
عمل کرے اور فرمایا جو شخص کہ لوگوں کا ذکر تیرے آگے کرتا ہے تیری باتیں بھی اور لوگوں کے
پاس لیجائیگا اور فرمایا کہ دینی بھائی ہمکو بیبیوں اور بچوں سے زیادہ عزیز ہیں اسلیے کہ وہ
دین کے یار ہیں اور بیوی بچے دنیا کے یار اور دین کے دشمن اور فرمایا کہ [illegible]
اور اپنے ماں باپ کے کھانے کپڑے میں خرچ کرتا ہے اسکا حساب [illegible]
مہمانوں اور دوستوں کے آگے رکھتا ہے اسکا حساب نہوگا اور فرمایا کہ جس نماز میں [illegible]
نہیں ہوتا وہ نماز عذاب سے ملی ہوئی ہے اور کسی نے نماز خشوع کیا ہے آپ نے فرمایا [illegible]

Marfat.com

جو ہر دم دل میں جاگیر ہو لوگوں نے کہا ایک مرد ہی کہ وہ بیس برس سے جماعت کی نماز میں نہیں آیا ہی
اور کسی سے ملتا جلتا نہیں ہی حضرت حسنؒ اُسکے پاس گئے اور فرمایا کہ ای فلان تو نماز مین کیون نہیں آتا
اور لوگون سے نہیں ملتا جلتا اُسنے کہا کہ آپ مجھے معاف فرمائین کہ مین مشغول ہون آپنے فرمایا
کس کام مین اُسنے کہا کوئی سانس نہیں لیتا کہ ایک نعمت اُس سے مجھکو حاصل نہیں ہوتی اور کوئی
نافرمانی مجھ سے ظہور مین نہیں آتی کہ مین اُس نعمت کے شکر اور اس نافرمانی کے عذر مین مشغول
ہون حضرت حسنؒ نے کہا اسیطرح کرتا رہ کیونکہ تو مجھ سے بہتر ہے لوگون نے پوچھا کہ کسی وقت
کبھی آپ کو خوشی بھی حاصل ہوئی ہی آپنے فرمایا کہ ایک روز جب مین کوٹھے پر تھا تو ایک پڑوسن
اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ پچاس برس کے قریب ہوئے کہ مین تیرے گھر مین ہون اس مدت مین اگر
کوئی چیز ہوئی تو اور اگر نہ ہوئی تو مینے صبر کیا جاڑے مین بھی اور گرمی مین بھی اور مین نے
زیادہ طلبی تجھسے نہیں کی اور تیرے نام و نمود کا خیال رکھا اور تیری شکایت کسی سے نہیں کی لیکن مین
اس بات پر ہرگز راضی نہونگی کہ تو میرے سر پر دوسری بیوی اختیار کرے اور یہ سب مصیبتین مینے
اسلیے اُٹھائی ہین کہ مین تجھکو دیکھون اور تو مجھکو نہ اسلیے کہ تو دوسری کسی عورت کو دیکھے اور
آج کے روز کہ تو دوسری عورت کیطرف توجہ کرتا ہی اب مین مسلمانون کے امام کا دامن پکڑ کر تیری
شکایت اس سے کرونگی حضرت حسنؒ کہتے ہین کہ مجھے اس بات پر بیحد خوشی ہوئی اور آنسو میری
آنکھون سے بہنے لگے مینے قرآن مین تلاش کیا کہ کوئی آیت اس امر کی ممانعت کے لیے پاؤن مینے
یہ آیت پائی آیہ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ مین تیری
ساری خطائین معاف کرونگا لیکن اگر تو گوشہ خاطر سے دوسرے کی طرف مائل ہو تو بہ کرے گا
ہرگز نہ معاف کرونگا۔ **نقل** ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسنؒ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہین
آپ نے فرمایا اُن لوگون کی حالت کیسی ہوگی کہ دریا مین ہون اور کشتی ٹوٹ جاوے
اور ہر شخص تختے کے ٹکڑے پر رہ جائے اُسنے کہا کہ ایک سخت حالت ہوگی آپ نے فرمایا
کہ میری حالت ایسی ہی ہے **نقل** ہے کہ حضرت حسنؒ عید کے روز ایک ایسی جماعت پر

Marfat.com

کہ ہنس رہی تھی اور کھیل کود کر رہی تھی گذرے آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسے لوگوں سے تعجب آتا ہے کہ ہنستے ہیں اور انکو اپنے حال کی حقیقت کی خبر نہیں نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے ایک شخص کو قبرستان میں روٹی کھاتے دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے لوگوں نے کہا آپ کس طرح یہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس شخص کی ان مُردوں کے آگے خواہش نفس جنبش کرے تو تم ہی بتاؤ کہ وہ موت اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے ہرگز نہیں رکھتا اور یہی علامت منافقوں کی ہے نقل ہے کہ حضرت حسنؒ مناجات میں کہتے تھے الٰہی تو نے مجکو نعمت دی میں نے شکر نہیں کیا تو نے بلا بھیجی میں نے صبر نہیں کیا اس سبب سے کہ میں نے شکر نہیں کیا تو نے اپنی دی ہوئی نعمت واپس نہ لی اور اس سبب سے کہ میں نے صبر نہیں کیا تو نے بلا کو ہمیشہ کے واسطے مجھ پر مسلط نہیں کیا الٰہی تجھ سے سوائے کرم و فضل کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جب حضرت حسنؒ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ ہنسے حالانکہ کبھی کسی نے آپکو ہنستے نہیں دیکھا تھا اور فرمایا کہ کونسا گناہ کونسا گناہ اور جان بحق ہوئے ایک بزرگ نے بعد وفات کے آپکو خواب میں دیکھا کہا کہ آپ زندگی کی حالت میں کبھی نہ ہنسے پھر جان کنی کے وقت ہنسنے کا کیا سبب تھا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آواز سنی کہ اے ملک الموت سختی کر کہ ابھی اسکا ایک گناہ باقی ہے تو مجھے اس خوشی سے ہنسی آگئی اور میں نے پوچھا کہ کونسا گناہ اور جان دیدی اور کسی بزرگ نے اس رات آپ کی وفات کی آپ کو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے تھے اور منادی آواز کرتا تھا کہ حسن بصری خدا کے پاس پہنچا اور خدا اس سے راضی ہوا۔

چوتھا باب مالک دینار کے ذکر میں

حضرت مالک دینارؒ کہ جنکو اگر سراپا ہدایت اور توکل [illegible]

Marfat.com

راہ کا پیشرو اور خدا پرستون اور عارفون کا بادشاہ کہا جاے تو بجا ہے حضرت حسن بصری کے ہم زمانہ اور ان بزرگون صوفیون کی جماعت مین تھے اور آپ کی پیدایش اپنے باپ کے غلامی کے زمانے مین ہوئی اگرچہ آپ غلام زادے تھے لیکن دونون جہان سے آزاد تھے آپ کی کرامتین مشہور ہین اور آپکی ریاضتین مذکور اور آپ کے والد کا نام دینار تھا بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت مالکؒ کشتی مین سوار تھے جب کشتی دریا کے بیچون بیچ مین پہونچی تو ملاحون نے کرایہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کرایہ نہین ہے ملاحون نے اسقدر آپکو مارا کہ آپ بیہوش ہو گئے جب پھر ہوش مین آئے تو کرایہ مانگنے لگے اور دوسری بار آپکو پھر مارا اور کہا کہ آپ کا پانون پکڑ کر دریا مین ڈالدینگے قدرت خدا سے دریا کی مچھلیان پانی کی سطح پر نمودار ہوئین اور ہر ایک کے منھ مین ایک دینار تھا حضرت مالکؒ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک مچھلی سے دینار لیکر ملاحون کو دیا جب انھون نے یہ دیکھا تو آپکے پانون پر گر پڑے آپنے قدم کشتی سے باہر رکھا اور دریا کی سطح پر روانہ ہوئے اور لوگون کی نظر سے گم ہو گئے اِسی سبب سے لوگون نے آپکا نام مالک دینار رکھا اور آپ کی توبہ کا سبب لکھا ہے کہ آپ بہت خوبصورت اور مالدار تھے اور دمشق مین قیام فرماتے تھے آپ جامع مسجد دمشق مین جسکو حضرت معاویہؓ نے تیار کرایا تھا اور بہت کچھ اُس مسجد کے نام وقف کیا تھا اکثر اعتکاف فرماتے تھے ایکبار آپ کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا کام کیجیے جسکے سبب سے لوگ اِس مسجد کا متولی مجھکو کردیوین اور یہ تمام مال ہاتھ لگے اِس خیال سے آپنے اعتکاف پر اعتکاف کرنا شروع کیا اور برابر ایکسال تک نماز مین مشغول رہے یہانتک کہ جب کوئی شخص آتا آپکو نماز مین پاتا لیکن آپ اپنے دل مین کہا کرتے تھے کہ تو منافق ہو گیا ہے اتفاق سے آپ بعد ایکسال کے ایکبار سیر وتماشے کو مسجد سے باہر نکلے غیب سے آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے مالک تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو توبہ نہین کرتا ہے جب آپ نے یہ آواز سُنی تو حیران وپریشان مسجد مین واپس آئے اور اپنے دل مین کہا کہ پورا ایکسال ہو گیا کہ مین نے خدا کی عبادت ریا اور نفاق سے کی اب بہتری اسمین ہے کہ اخلاص سے عبادت کرون اور خدا سے شرم کرون پھر آپ فرماتے ہین کہ اُسی رات کو مَینے صاف دل سے عبادت کی دوسرے روز کیا دیکھتا ہون

Marfat.com

کہ لوگ اس مسجد کے دروازے پر اکٹھا ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسجد کے جملہ کاروبار بگڑے ہوئے ہیں مناسب ہے کہ ایک شخص کو اس مسجد کا متولی بنا کر تمام مسجد اسکے ذمہ کیا جاے پھر سب نے آپس میں اتفاق کر کے کہا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ لائق نہیں ہے پس اسی کو متولی بنانا چاہیے یہ کہکر سب میرے پاس آئے میں نماز میں مشغول رہے جبکہ میں نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگے کہ ہم سب آپکے پاس اسواسطے آئے ہیں کہ آپ ہم سب کے کہنے سے اس مسجد کی تولیت قبول فرماویں جب مینے یہ سنا تو کہا الٰہی مینے تیری برابر ایک سال ریا سے عبادت کی کسی شخص نے میری طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھا اب کہ میں دل سے تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنے اعتقاد کو درست کیا کہ بعد اسکے طمع نکرونگا تو تو نے بیس شخصوں کو بھیجا کہ اس کام کی ہنسلی میری گردن میں ڈالیں اے خدا تیری عزت کی قسم ہے کہ اب تو میں ہرگز اسکا متولی نہ ہونگا لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ کلمات کہکر بیخود ہوے فرمائے اور مسجد سے باہر نکل آئے اور اپنے خدا کی عبادت میں متوجہ ہوئے اور ریاضت اور مجاہدہ کرنے لگے کہتے ہیں کہ شہر بصرہ میں ایک دولتمند تھا جب وہ مرگیا تو اس سے بہت کچھ مال رہا اسکی ایک بیٹی بہت خوبصورت تھی اپنے باپ کے مال کی وارثہ ہی ایکبار ثابت بنانی کے پاس وہ لڑکی آئی اور کہا میں چاہتی ہوں کہ میری شادی مالک دینار کے ساتھ ہو جاوے تاکہ مجھکو عبادت خدا اور دوسرے دینی کاروں میں انسے مدد ملے ثابت نے مالک سے کہا حضرت مالک نے فرمایا کہ مینے دنیا کو تین طلاقیں دی ہیں اور عورت بھی دنیا سے ہے بتائیے کہ جبکہ تین طلاقیں دے چکا ہوں اس سے نکاح کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت مالک ایک روز ایک دیوار کے سایے میں سوتے تھے لوگوں نے دیکھا کہ ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لیے تھا اور آپ کو ہوا کر رہا تھا

نقل ہے کہ حضرت مالک نے فرمایا کہ کئی سال میں اسی آرزو میں رہا کہ جہاد کو جاؤں جب جہاد کا موقع آیا کہ جاؤں تو جنگ کے روز مجھے تپ آگئی اور ایسی شدت سے ہوئی کہ میں جا نہ سکا میں رنج و غم میں یہ کہتا ہوا سو گیا کہ اے مالک اگر تیری خدا کے نزدیک کچھ بھی قدر و منزلت ہوتی تو تجھے یہ تپ نہ آتی میں نے سوتے میں حالت خواب میں یہ آواز سنی کہ ایک ہاتف غیب کہتا ہے

Marfat.com

کہ اگر تو آج کے روز جنگ کرتا تو ضرور پکڑا جاتا اور جب پکڑا جاتا تو وے لوگ تجھکو سوٗر کا گوشت کھانے کو دیتے اور جب تو سوٗر کا گوشت کھاتا تو وے لوگ تجھکو بے دین بناتے یہ تپ تیرے لیے ایک بڑا بھاری تحفہ ہے۔ حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ جب مَین خواب سے بیدار ہوا تو خدا کا شکر کیا مَین نے۔ **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت مالکؒ کا ایک دہریہ کے ساتھ مباحثہ ہوا گفتگو بڑھ گئی اور اِن دونون سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مَین حق پر ہون آخر کار دونون طرف کے لوگون نے اتفاق کر کے کہا کہ اِن دونون کا ایک ایک ہاتھ باہم ملا کر باندھو اور آگ مین کرو جسکا ہاتھ جل جائے جانو کہ باطل و دروغ گو تھا ایسا ہی کیا خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ دونون مین سے کسی کا ہاتھ نہ جلا بلکہ آگ سرد ہو گئی لوگون نے کہا کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ دونون حق پر ہین حضرت مالکؒ رنجیدہ خاطر اپنے گھر کو گئے اور جا کر منھ خاک پر رکھا اور مناجات کی کہ الٰہی مَین نے ستّر برس تیری عبادت کی اور تو نے آخر کار مجھکو ایک دہریہ کے برابر کر دیا غیب سے آواز آئی کہ تجھے خبر نہین ہی کہ تیرے ہی ہاتھ نے دہریہ کے ہاتھ کی مدد کی اگر فقط دہریہ اپنا ہاتھ آگ مین ڈالتا تو ضرور تھا کہ جل جاتا۔ **نقل ہے** کہ مالکؒ کہتے ہین کہ مَین ایک بار ایسا سخت بیمار ہوا کہ مَین خود اپنی زندگی سے مایوس و ناامید ہو گیا جب کہ مَین کچھ تندرست ہوا تو مجھے کسی چیز کی ضرورت ہوئی مَین بڑی ہی کوشش سے بازار مین گیا اتفاق سے شہر کے سردار کی سواری آپہونچی نقیب و چوبدار چلّانے لگے کہ ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ چونکہ مجھ مین طاقت نہ تھی آہستہ آہستہ چلتا تھا ایک چوبدار نے میرے کوڑا مارا مینے کہا کہ اللہ کرے تیرے ہاتھ کٹ جائین دوسرے روز مینے اُس مرد کو دیکھا کہ دونون ہاتھ کٹا شہر کے چوراہے مین پڑا ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک بڑا شورہ پُشت جوان حضرت مالکؒ کے پڑوس مین رہتا تھا حضرت مالکؒ ہمیشہ اُس سے ناخوش رہتے تھے مگر اُسکو کچھ نہین فرماتے تھے اس خیال سے کہ اگر کوئی اُسکی شکایت کرے تو اُس جوان کو تنبیہ تادیب کرون ایکبار ایک جماعت اُس جوان کے ظلم سے تنگ ہو کر آپ کے پاس اُسکی شکایت لائی حضرت مالکؒ اُٹھکر اُسکے پاس گئے وہ جوان نہایت ہی سرکش اور بے باک تھا

Marfat.com

حضرت مالکؒ سے کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے کہ مین ملازم شاہی ہون اور کسیکو یہ قدرت نہین ہی کہ مجھکو
میری کام سے باز رکھ سکے حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ مین بادشاہ سے جاکر کہونگا اُس جوان نے کہا کہ بادشاہ
میری مرضی کے خلاف نہین کرتا ہی اور میری ہر گفتار و کردار کو پسند فرماتا ہی حضرت مالکؒ نے کہا کہ اچھا
اگر مین بادشاہ سے تیری شکایت نہین کرسکتا تو رحمٰن سے تو کرسکتا ہون اُس جوان نے کہا کہ وہ خدا
ایسا کریم و رحیم ہی کہ ہرگز میری گرفت نکریگا حضرت مالکؒ لاجواب ہوکر باہر تشریف لائے اسپر
چند روز اور گذرے کہ اُس جوان کا شر و فساد حد سے گذر گیا دوسری بار لوگ شکایت کو آئے
حضرت مالکؒ نے ارادہ کیا کہ اُس جوان کو ادب دین آپ چلے راہ مین جا رہے تھے کہ ایک آواز سنی
کہ دیکھو ہمارے دوست کے آزار کے درپے مت ہو حضرت مالکؒ کو تعجب ہوا آپ اُس جوان کے پاس گئے
جوان نے جب آپکو دیکھا تو کہا کہ پھر آئے حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ مین اس مرتبہ اسلیے آیا ہون تاکہ
تجھکو خبر کرون کہ مینے ایک آواز ایسی سُنی ہی جوان نے جب یہ بات سُنی تو کہنے لگا کہ اگر اب یہی
بات ہے تو اچھا جو کچھ میرے پاس ہے سب اُسکے واسطے خیرات کرونگا اور جو کچھ کہ اُسکے پاس
مال اور جائداد تھی سب خیرات کردی اور خود چل دیا اور پھر کسی نے اُسکو ندیکھا حضرت مالکؒ کہتے
ہین کہ مینے مدت کے بعد اُسکو مکے مین اس صورت پر دیکھا کہ سوکھ کر مثل تنکے کے تھا اور جان
لبون پر تھی اور کہہ رہا تھا کہ اُسنے فرمایا ہی کہ ہمارا دوست ہی پس مین قربان ہون دوست پر اور
طالب ہون اُسکا کہ جو کچھ اُسکی مرضی ہی اور مین خوب جانتا ہون کہ دوست کی مرضی و خوشنودی
اُسکی عبادت و فرمانبرداری مین ہی پس مین توبہ کرتا ہون کہ کبھی اُسکے حکم کے خلاف نکرونگا
یہ کلمے کہے اور مُردہ ہوگیا۔ **نقل** ہے کہ ایک بار حضرت مالکؒ نے ایک گھر ایک یہودی کے
پڑوس مین کرایہ پر لیا حضرت مالکؒ کا حجرہ اُس یہودی کے مکان کے دروازے پر تھا
اُس یہودی نے ایک پرنالا بنایا تھا اور ہمیشہ نجاست حضرت مالکؒ کے گھر مین
کی راہ سے پھینکا کرتا تھا اور آپ کی جاے نماز کو ناپاک کرتا تھا اُسنے مدت تک ایسا ہی کیا اور
حضرت مالکؒ نے کسی سے نہ کہا ایک روز وہ یہودی آیا اور کہا کہ اے حضرت آپکو میرے پرنالے

Marfat.com

سے کچھ تکلیف تو نہین ہے آپنے فرمایا کہ ہے لیکن مینے ایک تغاری اور ایک جھاڑو رکھ چھوڑی ہے مین جو نجاست کہ گرتی ہے اُسکو جھاڑ ڈالتا ہون اور پانی سے دھو ڈالتا ہون اُسنے کہا کہ آپ اسقدر تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کرتے ہین اور یہ غم وغصّہ کیون کھاتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہمارے خداے تعالی کا حکم یون ہی ہے کہ فرمایا ہے جو لوگ کہ غم کھاتے ہین اور غصّے کو پیتے ہین اور لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین اُنکو ثواب ہے۔ یہودی نے کہا کہ آپکا دین عجب پسندیدہ دین ہے کہ خدا کی دوستی کے لیے دشمن کا رنج یون کھینچین اور فریاد نہ کرین اور اس حد تک صبر کرین اور اُسی وقت وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ **نقل** ہے کہ سالہا سال گذر جاتے تھے کہ حضرت مالکؒ کوئی ترشی یا شیرینی نہ کھاتے تھے ہر رات کو نان بائی کی دُکان پر جاتے اور روٹی خرید کر روزہ افطار فرماتے اور روٹی ہی کی گرمی کو سالن یا لگاون خیال کرتے اور اُسی سے سیر ہو جاتے ایک مرتبہ بیمار ہوئے اور آپکے دل مین گوشت کی آرزو پیدا ہوئی آپنے صبر کیا جبکہ نہایت درجہ جی چاہا کہ گوشت کھائین تو آپ ایک کلّہ فروش کی دکان پر گئے اور تین پارچے خرید کیے اور آستین مین رکھ لیے اور چل دیے کلّہ فروش نے اپنے شاگرد سے کہا کہ آپکے پیچھے جاکر دیکھ کہ مالکؒ ان پارچون کو کیا کرتے ہین شاگرد روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد روتا ہوا آیا اور کہا کہ وہ چلتے چلتے ایک سُنسان مقام پر پہونچے اُن پارچون کو آستین سے نکالا اور تین بار سونگھا اور فرمایا کہ اے نفس اس سے زیادہ تیرا حصّہ نہین ہے پھر وہ روٹی اور پارچے ایک فقیر کو دیدیے اور فرمایا کہ اے میرے کمزور تن یہ تکلیف و رنج کہ مین تجھپر رکھتا ہون تو ایسا خیال نہ کیجیو کہ دشمنی کے سبب سے ہے بلکہ اسلیے ہے کہ تو چند روز صبر کر شاید کہ اس صبر کی برکت سے یہ رنج و تکلیف بسر ہو جاوے اور تو ایسی نعمت پاوے کہ جسکو کبھی زوال و نیستی نہو اور پھر فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ اس بات کا مطلب کیا ہے کہ کہا ہے کہ جو شخص چالیس روز گوشت نہین کھاتا اُسکی عقل مین نقصان آجاتا ہے اور حالانکہ مین نے بیس برس سے گوشت نہین کھایا اور میری عقل روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت مالکؒ

Marfat.com

چالیس برس تک بصرہ مین رہے اور کھجور نہ کھائی جب آپ کھجوروں کے پاس پہنچتے فرماتے
کہ ای اہل بصرہ دیکھو میرا پیٹ کھجور نہ کھانے کے سبب سے گھٹ نہین گیا ہی اور تم کہ ہر روز
کھجورین کھاتے ہو تمھارا پیٹ بڑھ نہین گیا ہی جب چالیس برس گذر گئے تو انکا دل کھجور
کھانے کو بہت للچایا اور آپ نفس کو منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ای نفس مین ہرگز تیری یہ آرزو
پوری نکرونگا یہانتک کہ ایک رات کو آپکو خواب مین ارشاد ہوا کہ کھجورین کھا اور نفس سے قید کو
دور کر جب آپنے خواب مین یہ سنا تو نفس فریاد کرنے لگا حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ ای نفس اگر تو ایک
ہفتے تک ایسے روزے رکھے کہ جسمین دن و رات دونون مین نہ کھاوے اور رات کو خدا کی عبادت مین
بسر کرے تو مین تیری یہ آرزو پوری کرونگا پس نفس نے موافقت کی اور روزے رکھے بعد ختم ہونے کے
حضرت مالکؒ نے کھجورین خریدین اور ایک مسجد مین گئے تا کہ کھاوین ایک لڑکے نے اپنے باپ کو
پکار کر کہا کہ ای باپ ایک یہودی کھجورین خرید کر مسجد مین کھانے کے لیے گھسا ہی اسکے باپ نے کہا
کہ یہودی کا مسجد مین کیا کام۔ اور ایک لاٹھی لیکر آیا جب بغور دیکھا تو پہچانا کہ مالک ہین آپکے
پانون پر گر پڑا اور کہا کہ اے خواجہ معاف فرمائیے کیونکہ ہمارے محلے مین دن کو یہودیون کے
سوا کوئی شخص کچھ نہین کھاتا اور ہر ایک شخص روزہ رکھتا ہی لڑکے نے آپ کو نادانی کی وجہ سے
نہین پہچانا آپ اسکو معاف فرمائیے حضرت مالکؒ نے جب یہ بات سنی تو ایک طرح کا جوش و
خروش آپ کی جان مین پیدا ہوا اور آپ نے فرمایا کہ بیشک لڑکے کی زبان غیبی زبان ہے پھر
اور فرمایا کہ ای خداوند آپ نے میرا نام بغیر کھجورین کھائے ایک بیگناہ کی زبان پر یہودی
جاری کیا اگر مین کھالونگا تو آپ ضرور میرا کوئی ایسا نام رکھینگے کہ جو کفرستان مین پڑھا جاویگا ای
خدا تیری عزت و بزرگی کی قسم ہی کہ مین ہرگز نہ کھاؤنگا نقل ہے کہ ایک رات بڑی آگ
شہر بصرہ مین لگی حضرت مالکؒ اپنی لاٹھی اور جوتیان لیکر بالاخانے پر چڑھ
ان سے دیکھنے لگے اور لوگ رنج و مصیبت مین مبتلا تھے اور بعض اسباب لیتے تھے اور بعض جو
پھاند رہے تھے اور بعض اپنا اسباب نکال رہے تھے حضرت مالکؒ نے فرمایا نجا المخففون

وہلک الثقلون یعنے ہلکے پھلکون نے نجات پائی اور بوجھل ہلاک ہوئے۔ اور ایسا ہی قیامت کو ہوگا۔ نقل ہے کہ ایک روز مالکؒ ایک بیمار کی بیمارپرسی کو گئے آپ فرماتے ہین کہ مینے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکی موت کا وقت قریب ہے مینے کلمۂ شہادت اُسکو تلقین کیا ہرچند کوشش کی لیکن وہ سوائے اِسکے اور کچھ نہ کہتا تھا کہ دہ گیارہ۔ پھر کہنے لگا کہ اے شیخ میری آنکھون کے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہی جبکہ مین یہ چاہتا ہون کہ کلمہ شہادت پڑھون آگ مجھے پکڑنے کو دوڑتی ہے آپ فرماتے ہین کہ مینے پوچھا کہ اُسکا عمل کیا تھا لوگون نے کہا کہ یہ شخص بیاج بھی کھاتا تھا اور ناپ تول مین بھی کمی کرتا تھا اور جعفرؒ بن سلیمان نے نقل کی ہے کہ مین مالکؒ کے ساتھ مکۂ معظمہ مین تھا جب کہ آپ نے لبیک اللھم لبیک شروع کی تو بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے تو مین نے بیہوش ہوجانے کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خوف غالب ہوا کہ ایسا نہو کہ اُسکے جواب مین ندا آوے لا لبیک۔ نقل ہے کہ جب مالکؒ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ جسکے معنی ہین کہ اے پروردگار مین خاص تیری ہی عبادت کرتا ہون اور تجھی سے مدد چاہتا ہون پڑھتے تو بیقرار ہوکر روتے پھر فرماتے کہ اگر یہ آیت کلام مجید کی اور سورۂ فاتحہ مین نہوتی تو مین ہرگز نہ پڑھتا یعنی ہم کہتے ہین کہ تجھکو ہم پرستش کرتے ہین اور حالانکہ اپنے نفس کو پوج رہے ہین اور ہم کہتے ہین کہ تجھسے مدد چاہتے ہین اور حالانکہ ہم اِسکے اُسکے دروازے پر جاتے ہین اور دوسرے لوگونکا شکر یا شکایت کرتے ہین۔ نقل ہے کہ حضرت مالکؒ ساری رات جاگتے رہتے تھے آپ کی ایک صاحبزادی تھی ایک رات کہنے لگی کہ آخر اے باپ تھوڑی دیر تو آرام کر آپ نے فرمایا کہ اے جانِ پدر تیرا باپ غضب الٰہی کے چھاپے و تاخت سے ڈرتا ہے اور بھی فرمایا کہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ دولت سعادت نظہور کرے اور مجھے سوتا پاوے لوگون نے پوچھا کہ یہ بات کس طرح پر ہے آپ نے فرمایا کہ مین خدای تعالی کی نعمت کھاتا ہون اور شیطان کی فرمانبرداری کرتا ہون اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر ندا کرے

Marfat.com

کہ تم سب میں بدتر کون ہی باہر نکلے تو ضرور ہی کہ کوئی سوا ی میرے باہر نہ نکلے گا عبد اللہ بن مبارکؒ
نے جب یہ بات سُنی تو کہا کہ مالکؒ کی بزرگی اِسی بات سے ہی اور اِس امر کی سچائی و صداقت کے
واسطی مین نقل کی ہی کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالکؒ کو کہا کہ ای ریاکار آپ نے کہا کہ بیس
برس ہوگئی کہ کسی نے مجھے میرے نام سے نہیں پکارا لیکن آفرین ہو تجھپر کہ تو نے خوب جانا کہ مین کون ہون اور
فرمایا کہ جب سے مین عادت مخلوق کو پہچانا ہی مجھے کچھ اسکی پروا نہی کہ کوئی میری تعریف کری یا برائی کری
اسلیے کہ نہین دیکھا مینے کوئی تعریف کرنیوالا مگر زیادہ گو اور مفرط۔ اور نہین دیکھا مینے کوئی برائی کرنیوالا
مگر وہ اسی مفرط اور مفرط کے معنی ہین حد سے بڑھنے والا یعنی جسکو دیکھا مبالغہ کرتے دیکھا۔ اور فرمایا کہ جو کچھ
تو چاہے لے مگر اسقدر کہ قیامت کے روز اُسکا حساب نہو۔ اور فرمایا کہ ایسے مصاحب کی صحبت سے پرہیز کر
جس سے تجھے فائدہ آخرت کا نہو۔ اور فرمایا کہ اہلِ زمانہ دنیاداروں کی دوستی بازاری فالودے
کے مثل ہی کہ خوش رنگ و بدمزہ ہوتا ہی۔ اور فرمایا کہ اِس تسخیر کرنیوالی یعنی دنیا سے پرہیز کرو اسلیے
کہ اِسنے عالمونکو اپنے تابع کیا ہی۔ اور فرمایا کہ جو شخص لوگون کے ساتھ بات کرنا بہت پسند کرتا ہی
نسبت خدا کی یاد اور مناجات کے اُسکا علم تھوڑا اور اُسکا دل اندھا اور اُسکی عمر برباد۔ اور فرمایا
کہ میرے نزدیک سب سے بہتر عمل اخلاص ہی۔ اور فرمایا کہ خدای تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو
وحی کی کہ لوہے کی نعلین اور عصا تیار کر اور زمین کی سطح پر چل اور نئی ظاہر ہونیوالی چیزون
اور عبرت سے بھری اشیا کو تلاش کر اور ہماری نعمتون اور حکمتون کا نظارہ کر یہانتک کہ وہ نعلین
گھس جاوین اور اُس عصا کے ٹکڑے ہوجاوین مطلب اِسکا یہ ہی کہ صبر کرنا چاہیے جیسا کہ داود ...
تعشق دین روشن دلیل ہے پس مشغول ہوا سمین نرمی و آہستگی کے ساتھ اور فرمایا کہ توریت میں
... ہی کہ حق تعالی فرماتا ہے مینے تمکو اپنا مشتاق بنایا لیکن تم مشتاق نہ ہوئے اور ...
لیکن تم ناچنے والے نہوئے۔ اور فرمایا کہ مینے بعض آسمانی کتابون مین پڑھا ہے کہ حق تعالی نے
امت محمدیہ کو دو چیزین دی ہین کہ نہ جبرئیل کو دین اور نہ میکائیل کو ایک تو یہ ہے کہ فرمایا
فاذکرونی اذکرکم یعنی جب تم یاد کرتے ہو مجھکو مین یاد کرتا ہون تمکو۔ دوسرے وہ کہ

Marfat.com

ادعونی استجب لکم یعنے جب تم مجھکو پکارتے ہو مین جواب دیتا ہون اور تمھاری دعا کو مستجاب فرماتا ہون۔ اور آپ نے فرمایا کہ مینے توریت مین پڑھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ اے صدیقو تم میرے ذکر سے دنیا مین چین سے بسر کرو اسلیے کہ میرا ذکر دنیا مین ایک بڑی نعمت ہی اور آخرت مین ایک بڑی جزا و ثواب اور آپ نے فرمایا کہ بعض آسمانی کتابون مین ہی کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ جو عالم کہ دنیا کو دوست رکھتا ہی سب سے ادنی بات کہ مین اُسکے ساتھ کرتا ہون یہ ہے کہ اپنی مناجات اور ذکر کی لذت اُسکے دل سے لے لیتا ہون اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ دنیا مین طالب خواہش نفس ہوتا ہی شیطان اُسکی تلاش سے بے فکر ہو جاتا ہی اسلیے کہ وہ خود بے راہ ہی پھر کیا ضرور کہ شیطان اسکی تلاش کرے کہ کہان ہی تا کہ اسکو بے راہ بنادے اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے وقت مرگ آپ سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ ہر وقت خدا کی کارسازی پر راضی ہو اسلیے کہ خدا ہمیشہ تیرے لیے وہ سامان مہیا کرتا ہی جنکے ذریعے سے تو عذاب آخرت سے نجات پاوے۔ جب آپ نے انتقال فرمایا تو ایک بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ خداوند جل جلالہ کو مینے باوجود اس گناہگاری کے دیکھا اور حق تعالے نے نیک گمانی کے سبب سے کہ مین اُسکے ساتھ رکھتا تھا میری ساری خطائین معاف کردین۔ ایک دوسرے بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھا اس طرح سے کہ قیامت قائم ہے اور حضرت مالک دینارؒ اور محمد واسعؒ دونون کو فرشتے بہشت مین اُتار رہے ہین وہ بزرگ فرماتے ہین کہ مینے اس خیال سے نظر کی کہ دیکھون بہشت مین پہلے کون جاتا ہے۔ پہلے حضرت مالک دینارؒ کو لے گئے مینے کہا کہ تعجب ہے اسلیے کہ محمد واسعؒ حضرت مالکؒ سے زیادہ عالم اور زیادہ کامل تھے فرشتون نے جواب مین کہا کہ ہان تو سچ کہتا ہے لیکن محمد واسعؒ کے دنیا مین دو پیراہن تھے اور حضرت مالکؒ کا ایک ہی پیراہن تھا یہ فرق اسی وجہ سے ہے کہ مالکؒ کو پہلے بہشت مین داخل کیا۔ اللہ کی بے نہایت و بے حد رحمتین اُن پر ہون۔

Marfat.com

پانچوان باب حضرت محمدؔ واسع کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُنپر ہو

ہ زاہدون کے پیشوا وہ عابدون کے معظم وہ عالم باعمل وہ عارف کامل وہ قناعت کرنیوالے توانگر حضرت محمد واسع
مدکی رحمت اُنپر ہو اپنے وقت مین اپنا مثل نرکھتے تھے اور آپنے بہت تابعینون کی خدمت کی اور اکثر
ررگ شخون سے ملاقات کی اور طریقت و شریعت مین ایک بڑا حصہ رکھتے تھے اور ریاضت مین ایسے
تھے کہ سوکھی روٹی پانی مین بھگوکر کھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص کہ اسپر قناعت کرتا ہے خلق سے
بے حاجت ہوجاتا ہے اور مناجات مین فرماتے کہ اے خداے تعالی تو مجکو اپنے دوستون کے مثل ننگا
ور بھوکھا رکھتا ہے لیکن یہ مین نہین جانتا کہ یہ بات مجکو کس سبب سے نصیب ہوئی کہ میرا حال تیرے
وستون کے حال کے مثل ہوا۔ اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ آپ نہایت بھوک سے
سن بصریؒ کے گھر جاتے اور جو کچھ پاتے کھاجاتے جب حسنؒ آتے تو اس بات سے خوش ہوتے
ور آپ کا مقولہ ہے کہ خوشحال اُس شخص کا کہ صبح کو بھوکا اُٹھے اور رات کو بھوکا سووے اور
یسی حالت مین خداے تعالی کو فراموش نہ کیا ہو کسی شخص نے حضرت واسعؒ سے وصیّت کی
خواست کی آپنے فرمایا کہ مین تجھے ایسی وصیت کرتا ہون جسکی بدولت تو دنیا اور آخرت کا
بادشاہ بن جاوے یعنی تو دنیا مین زاہدی کو اختیار کرے اور کسی شخص کے ساتھ کبھی طمع
نکرے اور تمامی مخلوق کو محتاج خدا سمجھے ضرور ہے کہ تو سب سے بے نیاز او مستغنی ہوجائیگا اور یہی
دشاہ بننا ہے کہتے ہین کہ ایک روز آپنے مالک دینارؒ سے فرمایا کہ خلق کے لیے زبان
رم اور دینار سے نگاہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے کہتے ہین کہ آپ ایک روز قتیبہ بن مسلم کے
پاس آئے اُونی لباس پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ آپنے اون کیون پہنا ہے آپنے کچھ جواب نہ دیا
پھر اُنھون نے کہا کہ آپ جواب کیون نہین دیتے آپ نے فرمایا کہ مین نہ کہنا زاہد [illegible]

Marfat.com

چاہتا ہون لیکن اس سبب سے نہین کہتا کہ مینے اپنی تعریف کی ہوگی یا درویشی کی کیفیت بیان کرکے حق تعالی کا شکوہ وشکایت کی ہوگی۔ کہتے ہین کہ ایک روز آپنے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ بہت خوش پھر رہا ہے آپنے فرمایا کہ تجھے کچھ خبر ہے کہ تو کون ہے۔ تیری ماں کو مینے دو سو درم کے عوض خریدا تھا اور مین جو تیرا باپ ہون ایسا ہون کہ بدتر مسلمانون مین کوئی شخص نہین ہے پھر جو تو اترا تا ہے کس چیز پر اترا تا ہے ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہین آپنے فرمایا کہ ایسے شخص کا حال کس طرح ہو گا کہ جسکی عمر گھٹ رہی ہو اور گناہ اسکے بڑھ رہے ہون۔ اور معرفت مین آپ کی کیفیت وحالت ایسی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ مینے کوئی چیز نہین دیکھی مگر خدائے تعالی کو اس چیز مین دیکھا۔ لوگون نے آپ سے سوال کیا کہ آپ خدائے تعالی کو پہچانتے ہین آپ تھوڑی دیر سر جھکائے رہے اور فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا اسکا کلام کم ہوا اور اسکو دائمی حیرت لاحق ہوئی۔ اور فرمایا کہ سزاوار ہے کہ خدائے تعالی ایسے شخص کو کہ کبھی اس کے مشاہدہ سے غیر کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور کسیکو اسپر اختیار نہین کرتا اپنی معرفت سے صاحب نصیب و معزز فرماوے۔ اور فرمایا کہ صادق ہرگز صادق نہین ہوتا جب تک کہ جسپر کہ امید رکھتا ہے اس سے خوفناک نہووے یعنی خوف اور امید اسکی برابر ہونا چاہیے تاکہ صادق اور مومن حقیقی ہووے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ خیر الامور اوسطہا

چھٹا باب حبیب عجمی کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُنپر ہو

وہ غیرت کے گنبد کے آقا و متولی وہ وحدت کے پردے کے خاص برگزیدہ وہ صاحب صدق وہ صاحب ہمت وہ صاحب یقین بے گمان وہ خلوت نشین بے نشان وہ فقیر عدمی حبیب عجمی اللہ کی رحمت انپر ہو کرامتون اور ریاضتون سے بھرے تھے اور شروع مین مالدار تھے اپنا مال سود پر اہل بصرہ کو دیتے تھے اور ہر روز اپنے لین دین کے تقاضے کے واسطے جایا کرتے تھے اور جب تک جنسے لینا ہوتا تھا وصول نکر لیتے تھے نہ ٹلتے تھے اور اگر دیکھتے کہ اور کچھ

Marfat.com

وصول نہین ہوتا تو کہتے کہ اچھا میرے آنے کی مزدوری دو اور اُسی سے اپنا گذارا کرتے ایک روز
رو پال کی طلب کو گئے وہ قرضدار گھر مین نہ تھا اُسکی بیوی نے کہا کہ میرا خاوند غیر حاضر ہی اور میرے
پاس کچھ نہین ہے مینے ایک بھیڑ ذبح کی تھی اب اُسکی گردن کے سوا اور کچھ نہین ہی اگر آپ چاہین
مین تمکو دیدون آپنے کہا کہ اچھا دیدو اور وہ بھیڑ کی گردن لیکر اپنے گھر آئے اور اپنی بیوی سے کہا
یہ میری سود مین آئی ہی پکاؤ بیوی نے کہا کہ روٹیان اور لکڑیان نہین ہین آپنے کہا کہ مین ابھی
اُسکے سود مین روٹیان اور لکڑیان لاؤنگا گئے اور اُسیطرح پر روٹیان اور لکڑیان لے آئے بیوی نے
ہانڈی چڑھائی جب پک گئی تو چاہا کہ پیالے مین نکالے ایک سائل نے دروازہ پر آواز دی اور کہا
بابا کچھ موجود ہو تو راہ خدا مین دے حبیب نے فرمایا کہ چل دے کوئی چیز تجھے نہین پہونچتی اسلیے کہ اگر ہم
تجکو دینگے اُسقدر سے تو امیر نہوگا البتہ ہم فقیر ہوجاوینگے بیچارہ مانگنے والا مایوس ہوکر لوٹ گیا
حضرت حبیب کی بیوی نے جو ڈوئی ہانڈی مین ڈالی تو کیا دیکھتی ہی کہ اُسمین سب خون ہی خون ہے
اپنے خاوند کو آواز دے کر کہا کہ آئیے اور دیکھیے کہ آپ کی بدبختی و شومی سے یہ کیا ہوگیا حضرت
حبیب نے جب دیکھا تو اُسکی آگ اُنکے دل مین لگی کہ کسی طرح سے سرد نہوتی تھی آپ نے فرمایا
کہ اے بیوی تو گواہ رہ کہ مینے ہر کار بد سے توبہ کی اور دوسرے روز باہر آئے تاکہ
قرضداروں کو تلاش کرکے اپنا مال و زر اُنسے واپس لیوین اور پھر سود پر نہ چلاوین جمعہ کا روز تھا
اور لڑکے کھیل رہے تھے جبکہ حضرت حبیب کو دیکھا تو آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو حبیب بیاج خور آیا الگ
ہٹ جاؤ ایسا نہو کہ اُسکے پانون کی گرد ہمپر پڑجاوے کہ ہم بھی مثل اُسکے بدبخت ہوجاوینگے
جب یہ آواز حبیب کے کان مین پڑی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرت حسن بصری کی مجلس کی
طرف گئے حسن بصری نے کچھ ایسی نصیحت کی کہ جسکی وجہ سے ایکبارگی حبیب کے دل کو متاثر
کر دیا اور آخر کو یہ ہوا کہ توبہ کی اور جب آپ حضرت حسن کی مجلس سے واپس آئے تو ایک قرضدار [illegible]
آپکو دیکھکر بھاگ رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ مت بھاگ کیونکہ اب مجکو تجھ سے بھاگنا چاہیے
کہا اور گھر کیطرف لوٹے راہ مین وہی لڑکے ملے آپسمین کہنے لگے کہ الگ ہٹ جاؤ ایسا نہو کہ

حبیب توبہ کرکے آرہا ہی ہماری گرد اُسپر پڑجاوے اور ہم خدا کے سامنے گنہگار ٹھہرین حضرت حبیب
نے اپنے دل مین کہا اے خدا اے تعالیٰ تیری عجب قدرت ہی کہ ابھی ایک روز مین کہ تجھسے صلح کی تو
اُسکا اثر اپنے دوستون کے دل مین پونہچایا اور میرا نام نیکنامی کے ساتھ مشہور کیا پھر آپ نے
ندا کی کہ جسپر حبیب کا کچھ لینا ہی وہ آوے اور اپنی دستاویز واپس لیجاوے سب لوگ جمع ہوئے اور
آپنے جو مال کہ جمع کیا تھا سب لوگونکو بانٹ دیا یہانتک کہ کچھ آپکے پاس باقی نرہا ایک شخص آیا اور
دعوی پیراہن کا کیا آپنے پیراہن اُتار کر اُسکو دیدیا اسیطرح دوسرا شخص آیا اور آپ کی بیوی صاحبہ کی
چادر کا دعوی کیا آپنے چادر اُتار کر اُسکو دیدی اور دونون میان بیوی برہنہ رہ گئے آپ نے
فرات کے کنارے ایک عبادت خانہ تیار کیا اور وہان خدا کی عبادت مین مشغول ہوئے دن کو
حضرت حسن بصریؒ کی خدمت مین علم سیکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے اور آپ کو عجمی
اسوجہ سے کہتے تھے کہ آپ قرآن مجید درست نہ پڑھ سکتے تھے جب ایک مدت گذر گئی تو آپ کی
بیوی کے پاس کچھ سامان نرہا آپ کی بیوی نے کہا کہ کھانے کپڑے کی ضرورت ہی حضرت حبیبؒ
نے کہا کہ مَین مزدوری کو جاتا ہون اور دن بھر عبادت خانے مین جاکر عبادت مین مشغول رہے
جب رات کو گھر آئے تو بیوی نے کہا کہ آپ کچھ بھی نہین لائے حضرت حبیبؒ نے کہا کہ جس شخص
کی کہ مینے مزدوری کی تھی وہ کریم ہی مجھے اُسکے کرم کے سبب سے کچھ مانگتے ہوئے شرم آئی
وہ خود ہی جب وقت آجائیگا دیدیگا اور وہ ایسا فرماتا تھا کہ دس روز مین مزدوری دیتا ہون
پس آپ ہر روز عبادت خانے مین جاتے تھے اور عبادت کرتے تھے یہانتک کہ دس روز پورے
ہوگئے دسوین روز آپنے خیال کیا کہ مَین آج کے روز کیا چیز گھر لے جاؤن اور اسی فکر مین
مستغرق ہوگئے حق تعالیٰ اسنے ایک مزدور کو آپکے گھر کے دروازے پر مع ایک بوری آٹے کے
بھیجا اور ایک مزدور کو ایک صاف ذبح کیا ہوا بکرا دیکر اور ایک مزدور کو گھی اور شہد دے کر
اور ایک خوبصورت جوان اُنکے ساتھ تین سَو درہم کی تھیلی سمیت حضرت حبیبؒ کے گھر پر آیا
اور دروازہ کھٹکھٹا کر وہ چیزین حضرت حبیبؒ کی بیوی کو دیدین اور کہا کہ یہ چیزین جسکا کہ

Marfat.com

حضرت حبیبؒ کار کرتے ہین اُسنے بھیجی ہین اور یون فرمایا ہی کہ حضرت حبیبؒ سے کہدو کہ کام مین ترقی کری
تاکہ مین مزدوری بڑھاؤن یہ کہکر چلا گیا جب رات ہوئی تو حضرت حبیبؒ شرمندہ گھر کے دروازے پر
گئے کھانے کی خوشبو گھر سے آپکے دماغ مین آئی جسوقت گھر مین گھسے تو بیوی آپکے سامنے آئی
اور بہت نرمی و آہستگی سے کہا کہ آپ کسکی مزدوری کرتے ہین وہ تو بڑا مہربان اور سخی اور سردار
معلوم ہوتا ہی اور اُسنے آج یہ چیزین بھیجی ہین اور ایسا ایسا کہلا بھیجا ہی حضرت حبیبؒ نے کہا کہ
عجب ہے کہ مینے دس روز مزدوری کی اُسنے میری ساتھ یہ نیکی کی اگر اِس سے زیادہ روز کرونگا
تو نہین معلوم کہ میری ساتھ کیا سلوک کریگا پھر آپنے بالکل دُنیا سے رُوگردانی کی اور خدا کی عبادت کو
سب پر مقدم کیا یہانتک کہ مستجاب الدعوات بزرگون سے ہوئے اور آپکی دعا سے بہت لوگ
اُس زمانے کے بہرہ ور ہوئے ایک روز کا ذکر کرتے ہین کہ ایک عورت بہت روتی ہوئی آئی
اور کہا کہ میرا لڑکا کھو گیا ہی اور مین اُسکی جُدائی مین بیچین ہون خدا کی واسطے آپ دعا کیجیے تاکہ
آپکی دعا کی برکت سے میرا لڑکا مل جاوے آپنے فرمایا کہ تیری پاس کچھ نقد ہی اُسنے کہا کہ ہان دو
درہم ہین آپنے اُس سے لے لیے اور فقیرونکو خیرات کر دیے اور دعا کی اور فرمایا کہ جا تیرا بیٹا
آگیا۔عورت ابھی گھر تک نہ پہونچی تھی کہ اپنے بیٹے کو دیکھا شور و فریاد کرنے لگی کہ میرا لڑکا یہی ہے
پھر کہا ای بیٹے تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ مین شہر کرمان مین تھا اُستاد نے مجھے گوشت
خریدنے کو بازار بھیجا تھا مین گوشت خرید کر گھر لیجا رہا تھا ناگاہ ایک ہوا آئی اور مجھکو اُڑا لے گئی
مینے ایک آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے کہ ای ہوا اُسکو اُسکے گھر پہونچا دے حضرت حبیبؒ کی دُعا کی
برکت سے اور اُن دو درہم کی برکت سے کہ خیرات کیے آ گئے کاتب حضرت فریدالدین عطارؒ
کا مقولہ ہے اگر کسی موقع پر کوئی شخص کہے کہ ہوا اُس لڑکے کو کیونکر اُڑا لائی تو جواب دے کہ
جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ایک ماہ کی راہ پر ایک ... لیجاتی تھی
یا جس طرح کہ بلقیس کے تخت کو ایک مارنے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے
دربار مین پہونچا دیا تھا۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت حبیبؒ کو ترویہ کے روز بصرہ مین دیکھا

Marfat.com

اور عرفات کے روز عرفات مین دیکھا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ شہر بصرہ مین قحط عظیم ہوا حضرت حبیبؒ نے بہت سا کھانا قرض خرید کر فقیرونکو خیرات کیا اور تھیلی سی کر سرہانے رکھی جب قرضخواہ مانگنے آئے تو اپنی تھیلی سرہانے سے باہر نکالی درہم سے بھری آپنے سب قرض ادا کر دیا۔ کہتے ہین کہ آپکا گھر شہر بصرے کے چوراہے مین تھا آپکے پاس ایک پوستین تھا ہمیشہ اُسی کو پہنے رہتے تھے ایک روز آپ پوستین راستے کے سرے پر رکھکر غسل کرنے کو چلے گئے اتفاق سے حضرت حسن بصریؒ وہان پونہچے اُس پوستین کو دیکھکر کہا کہ یہ تو عجمی کا پوستین ہے یہان چھوڑکر چلا گیا ہے ایسا نہو کہ کوئی اُٹھا کر لیجاوے وہان ٹھہرے رہے جبکہ حبیبؒ واپس آئے تو سلام کیا اور کہا کہ اے مسلمانون کے امام یہان آپ کیون کھڑے ہین حضرت حسن بصریؒ نے کہا تم نہین جانتے کہ پوستین یہان چھوڑکر چلے گئے اگر کوئی لیجاتا تو کیا ہوتا تم کسکے بھروسے پر یہان چھوڑ گئے تھے حضرت حبیبؒ نے فرمایا کہ مین اُسکے بھروسے پر چھوڑ گیا تھا کہ جسنے آپکو اسکا نگہبان بنایا تاکہ حفاظت کرین۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت حسنؒ حضرت حبیبؒ کے پاس آئے حضرت حبیبؒ کے یہان ایک جو کی ٹکیا مع چند کنکری نمک کے رکھی تھی حضرت حسنؒ کے سامنے رکھی حضرت حسنؒ نے اُسکو کھانا شروع کیا اتفاق سے ایک سائل نے آکر سوال کیا حضرت حبیبؒ نے وہ ٹکیا مع نمک کے حضرت حسنؒ کے آگے سے اُٹھا کر سائل کو دیدی حضرت حسنؒ نے کہا کہ اے حبیب تو لائق مرد ہے اگر تجھے تھوڑا سا علم ہوتا تو بہت خوب ہوتا اسلیے کہ تو اسقدر نہین جانتا کہ ساری روٹی مہمان کے آگے سے اُٹھانا نہین چاہیے ٹکڑا توڑ کر سائل کو دینا چاہیے اور ٹکڑا مہمان کے آگے چھوڑ دینا چاہیے حضرت حبیبؒ یہ سُنکر خاموش ہو رہے کچھ جواب نہ دیا تھوڑی دیر گذری ہوگی کہ ایک غلام ایک خوان سر پر دھرے جسمین قورمہ اور حلوا اور مانڈے اور پانسو درم تھے آیا اور حضرت حبیبؒ کے سامنے لاکر رکھدیا حضرت حبیبؒ نے نقد فقیرون کو خیرات کر دیا اور دونون نے مل کر کھانا تناول کیا بعد فراغ طعام حضرت حبیبؒ نے کہا اے اُستاد حسن بصریؒ تو نیک مرد ہے لیکن تھوڑا سا یقین رکھتا ہوتا تو بہت خوب ہوتا تاکہ تو دونون صفت سے متصف ہوتا

Marfat.com

تجھے علم بھی ہوتا اور یقین بھی کہ علم یقین کے ساتھ چاہیے **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ شام کی نماز کے وقت حضرت حبیبؒ کے عبادت خانے میں جبکہ وہ تکبیر کہکر نیت نماز باندھ چکے تھے آئے دیکھا کہ حبیبؒ الحمد کی حای حطی کو ہاے ہوز سے یعنی الہمد ادا کرتے ہیں حضرت حسنؒ نے سوچا کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ کلام مجید غلط پڑھتے ہیں حضرت حسنؒ نے اپنی نماز علیحدہ ادا کی اسی رات کو حضرت حسنؒ نے حق تعالی کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ ای بزرگ خدای تعالی تیری خوشنودی کس چیز میں ہی خطاب ہوا کہ ای حسن تو نے ہماری مرضی و رضا پائی تھی لیکن تو نے اسکا مرتبہ نہ جانا آپ نے عرض کی کہ بار خدا وہ کیا چیز تھی ارشاد ہوا کہ نماز حبیبؒ کے پیچھے ادا کرتا کہ وہ نماز تیری ساری نمازوں سے افضل و اعلی تھی لیکن تو الحمد کی عبارت کی درستی کے خیال میں رہا اور نیت کی درستی کو خیال نہ کیا پس بڑا فرق ہے زبان کی درستی اور دل کی درستی میں۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ حجاج کے پیادوں سے بھاگ کر حضرت حبیبؒ کے عبادت خانے میں جاکر پوشیدہ ہوئے پیادے آئے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا کہ حسنؒ کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ اس عبادت خانے میں ہیں لوگ اندر گھسے لیکن حضرت حسنؒ کو نہ دیکھا حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ ان پیادوں نے سات بار ہاتھ مجھپر رکھا اور عجب ہے کہ مجھکو نہ دیکھا پیادے باہر نکلے اور کہا اے حبیب جو کچھ کہ حجاج آپ کے ساتھ کریگا بیشک آپ اسکے لائق ہیں کیلئے کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں حضرت حبیبؒ نے کہا کہ وہ تو میرے ساتھ اس عبادت خانے میں داخل ہوئے اگر تم اندر دیکھو تو میں کیا کروں پیادے دوسری بار اندر گھسے اور تلاش کیا نہ پایا باہر آئے اور چلے گئے بعد کو حضرت حسنؒ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اے حبیب تمنے میری استادی کے حق کا لحاظ نہ کیا اور مجھے بتادیا حضرت حبیبؒ نے کہا کہ اے استاد میرے سچ بولنے کے سبب سے آپ بچ گئے خدا نکرے اگر میں جھوٹ بولتا تو میں تم دونوں گرفتار ہوتا حسنؒ نے پوچھا کہ تم نے کیا چیز پڑھی کہ جسکی برکت سے وہ لوگ مجھکو نہ دیکھ سکے آپ نے فرمایا کہ دس بار آیۃ الکرسی اور دس بار قل ہو اللہ احد اور دس بار امن الرسول اور یہ کہا کہ اے خدای تعالی میں نے حسن کو تیرے سپرد کیا اسکو نگاہ رکھ۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت حسنؒ کہیں کو جا رہے تھے

Marfat.com

دجلے کے کنارے پر پونہچے اتفاق سے حضرت حبیبؒ بھی وہان پونہچے اور پوچھا کہ اے امام آپ یہان کیون کھڑے ہین آپ نے کہا کہ کشتی کا انتظار کر رہا ہون ذرا دیر مین آ ئیگی حضرت حبیبؒ نے کہا کہ اے اُستاد مینے علم آپ سے سیکھا ہے۔ لوگون کے ساتھ حسد دل مین نہ رکھیے اور دُنیا کی محبت دل پر سرد کیجیے اور بلاؤن کو غنیمت سمجھیے اور تمام کامون کو خدا کیطرف سے دیکھیے پھر قدم پانی پر رکھکر پانی سے گذر جائیے اور حضرت حبیبؒ یہ کہکر پانی کی سطح پر قدم دھرتے چلے گئے حضرت حسنؒ بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے لوگون نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا حضرت حسنؒ نے کہا کہ اُسنے علم مجھسے سیکھا ہے اسوقت مجھکو ملامت کی اور خود پانی کے سطح پر قدم دھرتا چلا گیا اگر کل قیامت کو آواز آویگی کہ پلصراط سے جو آگ پر واقع ہے گذر و اگر ہم اسی طرح عاجز رہین گے تو کیا کر سکتے ہین پھر حضرت حبیبؒ سے کہا کہ تمنے یہ مرتبہ کس طرح سے پایا آپ نے فرمایا کہ مین دل کو سپید کرتا ہون اور تو کاغذ کو سیاہ کرتا ہے حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے علم نے دوسرونکو نفع دیا اور مجکو کچھ نفع نہ بخشا آگے کے جملے حضرت فریدالدین عطارؒ کا مقولہ ہین اور شاید کہ کسیکو شک و شبہہ پڑے کہ حضرت حبیبؒ کا درجہ حضرت حسنؒ کے درجے سے بڑھکر ہے ایسا نہین ہے اسلیے کہ کوئی چیز خدا کی راہ مین علم کے درجے سے بلند و عالی نہین ہے اور یہی سبب تھا کہ خطاب فرمان ہوا حضرت محمد مصطفےٰ کو (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنے تو کہہ کہ اے پروردگار میرے زیادہ کر میرے علم کا درجہ اور جیسا کہ کلامِ مشائخ مین ہے کہ کرامات چودھوین درجے پر ہے طریقت سے۔ اور اسرار اٹھارھوین درجے مین ہے اسلیے کہ کرامات بہت عبادت سے حاصل ہوتی ہے اور اسرار بہت غور و فکر کرنے سے۔ اور اسکی مثال حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ شان و شوکت کہ سلیمانؑ کو حاصل تھی جہان مین کسیکو حاصل نہ تھی دیو اور پری اور ابر اور باد اُنکے فرمان بردار تھے اور وحوش اور طیور اُنکے تابع تھے اور آب و آتش اُنکے مطیع تھے اور چالیس فرسنگ کا تخت باوجود اس عظمت کے ہوا مین چلتا تھا اور زبان مُرغون کی اور لغت چیونٹیون کے سمجھتے تھے اور کتاب

عالم اسرار سے تھی حضرت موسیٰ کو عطا کی تھی (حق تعالیٰ نے) اسیوجہ سے سلیمان با وجود اس
دلت اور عظمت کے پیرو اور تابع حضرت موسیٰ کے تھے۔ نقل ہے کہ حضرت احمد حنبلؒ اور
حضرت شافعیؒ دونوں بیٹھے تھے حضرت حبیبؒ وہان جا نکلے حضرت احمد حنبلؒ نے کہا کہ ہم
اس سے سوال کرینگے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ اس قوم سے ایسا نہین کرنا چاہیئے اسلیے
یہ لوگ عجب طرح کے لوگ ہین جب حضرت حبیبؒ نزدیک آئے تو حضرت احمد حنبلؒ نے کہا
آپ ایسے شخص کے بارے مین کہ جسکی پانچ نمازون سے ایک نماز قضا ہو گئی ہو اور وہ نہین
جانتا ہے کہ وہ کونسی نماز ہے کیا فرماتے ہین اور اب اُسکو کیا کرنا چاہیے حضرت حبیبؒ نے کہا
ایسے شخص کا دل خدا سے غافل ہے اُسکو ادب کرنا چاہیے اور پانچون نمازین اُسکو قضا کرنا
چاہیین حضرت احمد حنبلؒ یہ جواب سنکر حیران ہو گئے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ مینے آپ سے
کہا تھا کہ آپ اِن لوگون سے سوال نہ کیجیے۔ نقل ہے کہ حضرت حبیبؒ کے ہاتھ سے
ایک گھر مین سوئی گر پڑی لوگ چراغ لیکر دوڑے آئے گھر روشن ہو گیا حضرت حبیبؒ نے
ہاتھ آنکھون پر رکھا اور کہا کہ نہین نہین یعنی مجھے چراغ کی حاجت نہین اسلیے کہ مین تو سوئی کو
بے چراغ کے ڈھونڈھ لیتا ہون۔ نقل ہے کہ ایک لونڈی حضرت حبیبؒ کے گھر مین تیس برس
سے تھی کبھی آپنے اس مدت مین اُسکا منھ نہ دیکھا تھا ایک روز آپنے اپنی لونڈی سے کہا
کہ اے پردہ نشین ہماری لونڈی کو پکار دے لونڈی نے کہا کہ مین ہی تو آپ کی لونڈی
ہون حضرت حبیبؒ نے کہا کہ اس تیس برس مین مجھکو اپنی لونڈی کے سوا کسیکے منھ پر نگاہ
کرنے کا اتفاق نہوا اسوجہسے مینے تجھکو نہین پہچانا۔ نقل ہے کہ حضرت حبیبؒ بیٹھے
بیٹھے کہہ رہے تھے کہ الٰہی جو تجھسے خوش نہین ہے اُسکو خوشی نصیب نہ
ہو جسے محبت نہین ہے کسی شخص سے اُسکو محبت نہو جو لوگون نے کہا کہ آپ ایسا کیون کہتے ہیں
بیٹھے ہین اور کاروبار دنیوی سے دست بردار ہین یہ تو فرمایئے کہ رضا کس چیز مین ہے
آپ نے فرمایا کہ ایسے دلمین جو کہ نفاق کے غبار سے صاف ہو وے کہ ہم۔ اور جبکہ کوئی ایسے

آپ کے کلام مجید پڑھتے تھے تو آپ نہایت بیقرار ہو کر روتے تھے لوگون نے کہا کہ آپ باشندہ عجم ہین اور قرآن مجید عربی زبان مین ہی اسوجہ سے آپ اسکو نہین جانتے پھر بتائیے کہ رونے کی وجہ کیا ہی آپ نے فرمایا کہ میری زبان عجمی ہے لیکن میرا دل عربی ہی ایک درویش نقل کرتے ہین کہ مینے حضرت حبیب کو مرتبۂ عظیم و بزرگ پر دیکھکر پوچھا کہ آپ تو عجمی ہین اس درجے کو کہان سے حاصل کیا ایک آواز آئی کہ ہان سچ ہی عجمی ہے لیکن حبیب ہے۔ نقل ہے کہ لوگون نے ایک قاتل کو سُولی پر چڑھایا اُسی رات کو قاتل کو خواب مین دیکھا کہ بہشت کے سبزہ زارون مین ٹہل رہا ہے اور لباس فاخرہ پہنے ہے لوگون نے پوچھا کہ تو تو قاتل تھا تجکو یہ درجہ کہان سے حاصل ہوا اُسنے کہا کہ جسوقت مجکو سُولی پر چڑھایا حضرت حبیب عجمی مجھپر گذرے اور کن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور کچھ دعا فرمائی یہ تمامی جو تم دیکھتے ہو اُنکی برکتون کے سبب سے ہے والسلام

ساتوان باب ابو حازم مکّی کے ذکر مین اللہ کی رحمت ہو اُنپر

وہ باخلاص پرہیزگار متقی وہ مقتدیون کے پیشوا وہ سبقت کرنیوالون کی شمع وہ صادقون کی صبح فقیر غنی حضرت ابو حازم مکّی اللہ کی رحمت اُنپر ہو مجاہدے اور مشاہدے مین بمثل تھے اور بہت مشائخ کے پیشوا تھے آپ کی عمر بڑی ہوئی اور ابو عثمان مکّی نے آپکی شان مین بڑا مبالغہ کیا ہی اور آپکا کلام دل کی دوا ہی اور نہ شکل کے واسطے کنجی۔ اور آپ کا کلام کتابون مین کثرت سے ہی جو شخص زیادہ کا خواستگار ہو اُس سے کہدو کہ دوسری کتابون مین تلاش کرے ہم بطور تبرک کے چند کلمے نقل کرتے ہین آپ بزرگان تابعین سے تھے اور بہت صحابہ سے آپنے ملاقات کی جیسے کہ انس بن مالک اور ابو ہریرہ راضی ہو اللہ اُن دونون سے۔ نقل ہے کہ ہشام بن عبد الملک

Marfat.com

حضرت ابو حازم مکی رحمہ سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہی کہ جسکی بدولت ہم اس کار سلطنت مین نجات کو حاصل کرین آپ نے فرمایا کہ تو جو درہم کہ وصول کرے ایسی جگہہ سے وصول کرے کہ وہان سے لینا حلال و جائز ہووے اور ایسی جگہہ مین صرف کرے کہ وہان خرچ کرنا جائز و درست ہووے ہشام بن عبد الملک نے کہا کہ یہ کون کر سکتا ہے آپ نے فرمایا جو کہ دوزخ سے بھاگنے والا اور بہشت کا ڈھونڈھنے والا اور رحمن کی رضا کا طالب ہو وہ کر سکتا ہی اور حضرت ابو حازم مکی کے مقولات سے ہے کہ اے لوگو تمکو چاہیے کہ دنیا سے پرہیز کرو کیونکہ مجھہ تک پونچا ہی کہ قیامت کے روز ایسے بندے کو کہ دنیا کو دوست رکھتا تھا اور ساری عبادتین کہ کرتا تھا جماعت کے روبرو کھڑا کر کے منادی کرینگے کہ دیکھو یہ وہ بندہ ہی کہ جسنے اس چیز کو کہ خدای تعالی اسکو حقیر و بیقدر سمجھتا تھا اور اسکو پھینکدیا تھا اُٹھایا اور دوست رکھا اور دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جس چیز کے آخر مین ایسی چیز نہین ہی کہ تو اس سے غمگین ہووے اور یاد رہے کہ عیش صاف انجس سے کہ اسمین غبار کدورت ہو دنیا مین نہین پیدا کیا ہی۔ اور فرمایا کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیز آخرت کی بڑی بڑی چیزون سے اپنی طرف مائل کرتی ہی۔ اور فرمایا کہ مینے ساری چیزونکو دو چیز مین پایا ایک وہ چیز جو میرے واسطے ہی دوسرے وہ چیز جو میرے واسطے نہین ہی اگر مین اُس چیز سے کہ میرے واسطے ہے بھاگون گا بھی تو بھی میری طرف آویگی اور وہ چیز کہ دوسرے کے واسطے ہی چاہے کیسی ہی کوشش کرون تو بھی مجھہ تک نہ آئیگی اور فرمایا کہ اگر میں دعا سے محروم رہون تو مجھپر قبول ہونے کی دشواری سے زیادہ دشوار ہوگا۔ اور فرمایا اے لوگو تم ایسے وقت مین پیدا ہوئے ہو کہ جس زمانے کے لوگ صرف قول پر فعل سے راضی ہو گئے ہین اور بغیر علم پر عمل ہے خوش ہین پس تم درمیان بدترین مردون اور بدترین زمانے کے ہو سوال کیا کہ آپ کا حال کیا ہی آپ نے فرمایا کہ خدا کی خوشنودی اور خلق سے بے نیازی اور ظاہر ہے کہ جو شخص خدا سے راضی ہوگا خلق سے بے نیاز ہوگا ... لوگون سے بے نیاز تھے کہ ایک روز آپ کا ایک قصاب کی طرف ... کہ جسکے یہان

فربہ گوشت رکھا تھا گذر ہوا آپ نے گوشت کی طرف نگاہ کی قصاب نے کہا کہ لے لیجیے کہ فربہ ہے آپ نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں قصاب نے کہا کہ مین آپ کو مہلت دیتا ہون جب ہو دیجیے گا آپ نے فرمایا کہ مین اپنے نفس کو مہلت پر راضی کرون گا قصاب نے کہا کہ اسی لیے آپ کی پسلی کی ہڈیان نکل آئی ہین آپ نے فرمایا کہ قبر کے کیڑون مکوڑون کے لیے یہی کافی ہین. نقل ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مین نے ارادہ حج کا کیا جب مین بغداد مین پونچا تو ابو حازم مکی کے پاس گیا مینے انکو سوتا ہوا پایا مینے تھوڑی دیر صبر کیا جب آپ بیدار ہوئے تو فرمانے لگے کہ مینے اسوقت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت نے مجکو تیرے لیے پیغام دیا اور فرمایا کہ کہدو کہ اپنی مان کے حقوق کی نگاہداشت کرے کہ اُسکے لیے وہی بہتر ہے حج کرنے سے اب تو لوٹ جا اور اُسکے دل کی رضا کو طلب کر مین واپس پھرا اور مکہ معظمہ نہ گیا والسلام۔

آٹھوان باب عتبۃ بن الغلام کے ذکر مین اللہ کی رحمت ہو اُنپر

وہ جمال الٰہی کے سوختہ وہ وصال الٰہی کے گم شدہ وہ وفاداری کے بحر وہ صفا و برگزیدگی کے کان وہ مخلوق کے خواجہ عتبۃ بن الغلام اولیاؤن کے مقبول تھے اور عجب وتیرہ و روش رکھتے تھے ہر خاص و عام اُنکی تعریف کرتے تھے اور شاگرد حسن بصری کے تھے ایکمرتبہ آپ حضرت حسن بصری کے ساتھ دریا کے کنارے سے گذرے حضرت عتبہ پانی پر قدم دھرتے چلے گئے حضرت حسن نے تعجب کیا اور پوچھا کہ بابا تو سچ کہ آپ کو یہ درجہ کس سبب سے حاصل ہوا حضرت عتبہ نے پکار کر کہا کہ آپ کو تیس برس ہو گئے کہ وہ کام کرتے ہین جو فرمودہ ہین اور مین وہ کام کرتا ہون کہ جو حق تعالے کو منظور ہے اور یہ اشارہ طرف تسلیم و رضا کے ہے۔ اور آپ کی توبہ کا سبب وہ ہوا کہ آپنے شروع مین

Marfat.com

ما ایک عورت کیطرف نظر بھر کر دیکھا ایک طرح کی تاریکی آپکے دلمین چھاگئی لوگون نے اُس عورت کو پوشیدہ طور پر خبر کی اُسنے ایک لونڈی کو بھیجکر دریافت کیا کہ آپنے میرا کونسا عضو بدن دیکھا ہی آپنے فرمایا کہ آنکھین۔ اُس عورت نے اپنی آنکھین نکالین اور ایک طباق مین رکھکر بھیجین اور کہلا بھیجا کہ جو چیز آپنے دیکھی ہی یہ لیجیے ہمیشہ دیکھتے رہیے حضرت عتبہؒ نکلے اور توبہ کی اور حضرت حسنؒ کی خدمت مین گئے یہانتک کہ ایسے ہوئے کہ اپنی قوت اپنی ہی ہاتھ سے بوتے تھے اور اُن جوؤن کو پیسکر آٹا کرتے اور پانی سے بھگوکر آفتاب مین سُکھاتے اور ہفتہ بھر تک ایک ایک ٹکیا کرکے اُس سے کھاتے اور خدا کی عبادت مین مشغول رہتے تھے اور کہتے تھے کہ مین کراما کاتبین سے شرماتا ہون۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے حضرت عتبہؒ کو ایک جگہ سخت جاڑے مین دیکھا کہ آپ ایک تہ کا پیراہن پہنے کھڑے تھے اور پسینا اُس پیراہن سے ٹپک رہا تھا لوگون نے کہا کیا حالت ہے آپنے فرمایا کہ شروع مین ایک جماعت میرے یہان مہمان آئی تھی اُنھون نے اس میری پڑوسی کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لیکر اپنے ہاتھ دھوئے جب کبھی کہ مین یہان پونہچتا ہون تو اُس شرمندگی اور ندامت سے اسقدر پسینا مجھسے ٹپکتا ہی اگرچہ مین اُس سے معاف بھی کرا چکا ہون لوگون نے عبدالواحد زید سے کہا کہ تو کسی ایسے شخص کو جانتا ہی کہ وہ اپنے حال سے لوگون کے ساتھ مشغول نہوا ہو کہا کہ مین ایک کو جانتا ہون کہ وہ ابھی آنیوالا ہے تھوڑی دیر مین حضرت عتبہ بن الغلام آئے لوگون نے کہا کہ آپنے راہ مین کسیکو دیکھا آپنے فرمایا کہ مینے کسی شخص کو نہین دیکھا اور حالانکہ آپ بازار مین ہوکر آئے تھے۔ **نقل ہے** کہ کبھی حضرت عتبہؒ کھانے پینے کی اچھی چیز نہ کھاتے تھے آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ نرمی کرو مین تو قیامت کے روز نرمی چاہتا ہون اسلیے وہ بہتر ہے کہ چند روز تکلیف اٹھا کر ہمیشہ کی آرام و راحت کو حاصل کرون۔ **نقل ہے** کہ حضرت عتبہؒ ساری رات صبح تک نہ سوئے اور یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار اگر تو عذاب کرے تو مین تجکو دوست رکھتا ہون

Marfat.com

اور اگر معاف کرے تو تجھکو دوست رکھتا ہون۔ نقل ہے کہ ایک رات ایک حور کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتی ہے اے عتبہ مین تجھپر عاشق ہون ذرا نظر بھر دیکھ اور ایسا کام نکر کہ مجھمین تجھمین جدائی ہو عتبہؒ نے کہا کہ مینے دنیا کو طلاق دی ہی اور ہرگز مین اُسکی طرف التفات نکرونگا جب تک کہ تجھکو ندیکھ لونگا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت عتبہؒ کے پاس آیا اُسوقت آپ تہ خانے مین تھے اُسنے کہا کہ اے عتبہ لوگ آپ کا حال مجھسے پوچھتے ہین آپ کوئی کرامت مجھے دکھائیے تا مین دیکھون آپنے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اُسنے کہا کہ تر کھجور مانگتا ہون اور موسم جاڑے کا تھا آپنے فرمایا کہ لے اور ایک زنبیل تازہ کھجورون کی بھری اُسکو دی۔ نقل ہے کہ محمد سماکؒ اور ذوالنون مصریؒ دونون حضرت رابعہؒ کے مکان پر تھے حضرت عتبہؒ آئے اور نیا پیراہن پہنے تھے اور اکڑا اکڑا کر چلتے تھے محمد سماکؒ نے کہا کہ یہ کیسی چال ہے حضرت عتبہؒ نے کہا کہ کیون نا اکڑ اکڑ کر چلون کہ میرا نام غلام جبار رکھا گیا اور [illegible] دیکھا تو معلوم ہوا کہ انتقال فرما گئے آپکو خواب مین دیکھا کہ [illegible] کیا ہوا آپنے فرمایا کہ مین ایکمرتبہ جب مین اُستاد کے پاس جایا کرتا تھا [illegible] کے پر پڑگئی تھی حق تعالے نے فرمایا کہ اسکو دوزخ سے بہشت مین [illegible] دوزخ مین ایک سانپ نے نکل کر میرے [illegible] اُسکی نظر پر اگر زیادہ نظر کرتا تو مین زیادہ کاٹتا۔ اور [illegible] راہ راست کی۔ اور اللہ خوب جانتا ہی نیک بات کو۔

حضرت رابعہ بصریہ العدویہ کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُنپر ہو

[illegible] کے نقاب کو منہ پر ڈالنے والی

وہ عشق اور اشتیاق کی جلی ہوئی وہ قرب و احتراق کی شیفتہ وہ دوسری مریم صفیہ مقبول بی بی
رابعہ العدویہ ہین - اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ تو نے ایک عورت کا ذکر مردون کی صف مین
کیون کیا تو ہم جواب مین کہینگے کہ خواجہ انبیا (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) فرماتے ہین کہ
تحقیق اللہ تعالی صورتون پر نظر نہین کرتا بلکہ نظر کرتا ہو اُنکے دلون پر اور اُنکی نیتون پر
کام صورت پر نہین ہی بلکہ نیت پر ہے جیسا کہ فرمایا حضرت رسول صلعم (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور
سلام) کہ لوگون کا حشر حساب و کتاب روز قیامت اُنکی نیتون پر ہوگا - جب [illegible] راہ خدا مین مرد ہو
یعنی عبادت و ریاضت مثل مردون کے کرے اُسکو عورت نہین کہہ سکتے جیسا کہ [illegible] طوسی سے کہا
کہ کل روز قیامت کو جب میدان قیامت مین آواز [illegible] کہ اے مردو اول جو شخص کہ مردون کی
صف مین قدم رکھے گا حضرت مریم [illegible] حضرت حسن بصری کی مجلس مین جب
نہو تی تھین تو آپ وعظ نفرماتے تھے [illegible] تھے - پس [illegible]
حضرت رابعہ کا ذکر مردون مین کیا [illegible]
توحید حکم واحد رکھتے ہین پس [illegible] جیسا کہ
بوعلی فارمدی کہتا ہی کہ نبوت ذات [illegible]
پس ولایت بھی اسی طرح پر ہے [illegible]
معرفت مین ثانی نہ رکھتی تھین [illegible]
کے لیے حجت قاطعہ تھین [illegible]
گھر مین اسقدر بھی نہ تھا کہ [illegible]
تیل لاکر اُنکی ناف پر [illegible]
نہ گھر مین چراغ تھا نہ لتہ [illegible]
اور حضرت رابعہ جو تھی تھین [illegible]
پس اُنکی بیوی نے کہا کہ [illegible]

Marfat.com

چراغ جلائیں اور کہتے ہین کہ حضرت رابعہؒ کے باپ نے یہ عہد کیا تھا کہ مین کسی مخلوق سے کوئی چیز نہ مانگونگا۔ باہر آئے اور اس پڑوسی کے دروازے پر دستک دی اور لوٹ آئے اور بیوی سے آنکر کہا کہ وہ پڑوسی دروازہ نہین کھولتا ہی اور اُسی رنج وغم مین سو گئے حضرت رسول علیہ السّلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین غمگین مت ہو اسلیے کہ یہ لڑکی ایسی مقبول اور برگزیدہ لڑکی ہی کہ ستر ہزار اُمّت اُسکی شفاعت مین ہوگی یعنی میری اُمّت کے ستر ہزار آدمی اُسکی شفاعت سے بخشے جاوینگے پھر فرمایا کہ امیر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر لیجا کہ ہر رات کو تو مجھپر سو بار درود بھیجتا تھا اور جمعے کی رات کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو اُسمین درود پڑھنا بھول گیا اُسکے عوض مین چار سو دینار بطور کفارہ اِس مرد کو دے حضرت رابعہؒ کے والد جب بیدار ہوئے تو روتے ہوئے اُٹھے اور اِس مضمون کی عرضی لکھی اور ایک دربان کے ہاتھ بھیجی امیر نے وہ عرضی دیکھتے ہی کہا کہ دس ہزار درم فقیرون کو اِسکے شکرانہ مین دو کہ حضرت رسول اللہ نے مجکو یاد فرمایا ہی اور چار سو درہم اس مرد کو دو اور اُس سے کہو کہ مین چاہتا ہون کہ تو اندر آئے کہ مین تجھکو دیکھون لیکن خوب نہین معلوم ہوتا کہ تجھ ایسا شخص ساتھ اِس صفت کے متصف کہ پیغام رسول علیہ السّلام کا لایا ہی میرے روبرو آئے۔ مین خود آؤنگا اور داڑھی مونچھون سے تیری چوکھٹ کی خاک صاف کرونگا لیکن مین تجھکو خدا کا واسطہ دیتا ہون کہ جب کبھی تجھے کچھ ضرورت درپیش آئے تو مجھپر ظاہر کرے۔ پھر حضرت رابعہؒ کے باپ نے وہ زر لیا اور جس چیز کی ضرورت تھی خریدی۔

جب حضرت رابعہؒ بڑی ہوئین اُنکے والدین نے انتقال کیا اور شہر بصرہ مین قحط پڑا آپ کی بہنین متفرق ہوگئین اور حضرت رابعہؒ بھی کسی طرف کو چلدین ایک ظالم نے آپکو پکڑ کر اپنی خادمہ بنایا اور پھر چند درہم پر بیچ ڈالا خریدار گھر مین لے گیا اور آپ سے سخت محنت کے کام لیتا تھا۔ حضرت رابعہؒ ایک روز جا رہی تھین ایک نامحرم آپ کے سامنے آگیا حضرت رابعہ بھاگین راہ مین گر پڑین آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا آپ نے منھ خاک پر رکھکر کہا کہ اے بار خدایا مین غریب ہون اور بے ماں اور باپ کی اور قیدی اور ہاتھ ٹوٹی ہوئی مجکو باوجود اِن سب باتون کے کچھ غم نہین ہی مگر ہان تیری

Marfat.com

کسی طرح کا نقصان نہین آیا ہی بلکہ کعبہ استقبال کو ایک ضعیفہ کے گیا ہی کہ وہ اسطرف کو آ رہی ہے حضرت ابراہیم ادہم غیرت سے شور مین آئے اور کہا کہ وہ کون عورت ہے اتنے مین حضرت رابعہ کو دیکھا کہ لکڑی ٹیکتی آ رہی ہین کعبہ اپنی جگہ پر آ کر قائم ہوا حضرت ابراہیم ادہم نے کہا ای رابعہ یہ کیا شور ہے اور کیا ہنگامہ کہ جہان مین تو نے برپا کیا ہی حضرت رابعہ نے کہا کہ تو نے خود شور جہان مین ڈالا ہی کہ چودہ برس کے عرصے مین خانہ کعبہ تک پہونچا ہی حضرت ابراہیم ادہم نے کہا کہ ہان سچ ہی مینے چودہ برس کے عرصے مین قدم قدم پر نماز کرکے بیابان کو طی کیا ہے حضرت رابعہ نے کہا کہ تو نے نمازین پڑھ پڑھ کے طی کیا ہے اور مینے ساتھ عجز و نیاز کے طی کیا ہی پھر حج ادا کیا اور زار زار روئین اور کہا کہ الٰہی تو نے حج پر بھی وعدہ نیک فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج مقبول نہین ہی تو یہ بڑی مصیبت ہے پس میری مصیبت کا ثواب کہان ہی پھر بصرہ کو آئین اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوئین جب دوسرا سال آیا تو کہا کہ اگر اگلے سال کعبے نے میرا استقبال کیا تھا تو اس سال مین کعبے کا استقبال کرونگی جب وقت سفر کا آیا تو حضرت شیخ فارمدی (اللہ کی رحمت ان پر ہو) نقل کرتے ہین کہ آپ بیابان کی طرف راہی ہوئین اور سات برس کے عرصے مین پہلو کے بل لڑھکتی ہوئی عرفات تک پہونچین غیب سے ہاتف نے آواز دی کہ ای مدعیہ دیدار یہ کیا آرزو ہی کہ تجھے [illegible] اگر تو مجھے چاہتی ہی تو درخواست کر تا کہ مین ایک تجلی کرون کہ آنا فانا مین تو بلکہ خاکستر ہو جائے حضرت رابعہ نے کہا کہ ای رب العزت رابعہ کو اسقدر طاقت نہین ہی ہان البتہ رتبہ فقر کی خواستگار ہون ندا آئی کہ ای رابعہ فقر گویا کہ ہمارے قہر کا خشکسال ہی کہ جسکو ہمنے ایسے مردون کی راہ پر رکھا ہی کہ جب انمین اور ہماری وصال کی بارگاہ مین سر کے بال سے زیادہ فرق نہین رہتا معاملہ پلٹ جاتا ہی اور فراق سے مبدل ہوتا ہی یعنی جب وہ قریب ہوتے ہین ہم پھر انکو اپنے قرب سے دور ڈالدیتے ہین اور باوجود اسکے وہ شکستہ خاطر نہین ہوتے اور ہر دم سرگرم رہتے ہین اور تو ابھی ستر زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک تو ان سب سے باہر نہ نکلے اور قدم ہماری راہ مین نہ جمائے اور ان ستر پردون کو نہ اتار —

Marfat.com

تجکو زیب نہیں دیتا کہ ہمارے فقر کا نام لے اور ذکر کرے لیکن وہ جو حضرت رابعہؒ نے دیکھا تو خون
کا دریا ہوا میں معلق نظر آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ یہ سب ہماری عاشقوں
کی آنکھ کا خون ہے کہ ہماری طلب پر مستعد ہوئے ہیں اور پہلی ہی منزل میں ایسے منخسف ہوئے ہیں
کہ اُنکے نام ونشان کا دونوں جہان میں کسی مقام پر سُراغ نہیں لگتا حضرت رابعہؒ نے کہا اے
یا رب العزت ایک صفت تو اُنکی دولت سے مجھے بھی دکھلا دے اُسیدم حضرت رابعہؒ کو عذر کہ عورتوں کو
ہوتا ہے درپیش آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ اول مقام اُنکا یہی ہے جو سات برس
پہلو کے بل چلتے ہیں تاکہ ہماری راہ میں ایک ڈھیلے کی زیارت کریں جب اُس ڈھیلے کے
قریب پہونچتے ہیں اُنکی بیماری کے سبب سے راہ اُنپر بند ہو جاتی ہے حضرت رابعہؒ نے بیقرار ہو کر کہا
کہ اے خداوند اگر تو مجکو اپنے گھر میں رہنے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو اچھا مجکو بصرہ میں
کہ میرا وطن ہے رہنے کی اجازت دے اور بیشک میں تیرے گھر میں رہنے کی لیاقت نہیں رکھتی
ہوں کیونکہ مینے بغیر تیرے گھر کے پہونچے ہوئے تیری دیدار کی آرزو کی اسلیے سزاوار اسکی
محرومی کی ہوں یہ کہکر حضرت رابعہؒ لوٹ آئیں اور بصرہ میں آکر عبادت خانہ میں
معتکف ہوئیں **نقل ہے** کہ دو شیخ حضرت رابعہؒ کی زیارت کو آئے اور دونوں
بھوکے تھے آپس میں کہنے لگے کہ اگر حضرت رابعہؒ کھانا پیش کرینگی تو ہم کھالیں گے اسلیے
کہ انکا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہؒ کے پاس دو ٹکیاں اُسوقت موجود تھیں
پیش کیں اتنے میں ایک سائل نے آواز دی حضرت رابعہؒ نے دونوں ٹکیاں اُٹھا کر سائل کو
دیدیں وہ دونوں شیخ حیرت میں آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک لونڈی آئی اور گرم روٹیوں کی
تھالی لائی اور کہا کہ بیگم صاحبہ نے بھیجی ہیں حضرت رابعہؒ نے گنیں تو اٹھارہ تھیں آپ نے فرمایا
کہ واپس لیجا شاید تو نے غلطی کی ہے یعنی یہ روٹیاں کسی اور کے واسطے بھیجی ہیں مجکو نہیں
بھیجیں تو غلطی سے مجکو لیے جاتی ہے لونڈی نے عرض کیا کہ حضرت بی بی صاحبہ میں بھولی نہیں
ہوں آپ ہی کے پاس بھیجی ہیں حضرت رابعہؒ نے کہا کہ نہیں لیجا تو نے غلطی کی ہے لونڈی

Marfat.com

ناچار ہوکر واپس لے گئی اور اپنی بیگم سے سارا ماجرا کہا اُسنے دو اور روٹیان اور اُن روٹیون پر رکھکر کہا کہ یہجا جب حضرت رابعہؒ کے پاس لونڈی پھر لائی تو آپ نے پھر گنا بیس تھین لے لین اور اُن دونون شیخون کے آگے رکھدین وہ دونون کھاتے جاتے تھے اور حیرت وتعجب مین تھے بعد فراغ طعام اُن دونون نے پوچھا کہ یہ کیا راز تھا حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جب تم آئے تو مین تمکو دیکھکر جان گئی کہ تم بھوکے ہو مینے اپنے دل مین کہا کہ دو ٹکیان دو بزرگون کے سامنے کیا رکھون جب سائل آیا تو مینے اُسکو دیدین اور مناجات کی کہ اے پروردگار تو نے فرمایا ہے کہ ایک کے عوض مین ہم دس گنا دیتے ہین اور اسپر یقین رکھتی ہون اب مینے تیری رضا کے لیے دونون روٹیان دی ہین تو اُنکے عوض مین موافق اپنے فرمان کے بیس بھیجا فرما جب لونڈی اٹھارہ روٹیان لیکر آئی تو مین جان گئی کہ یا تو کچھ تصرف ہوا ہے یا مجھے نہین بھیجی ہین پھر واپس کین یہانتک کہ بیس پوری ہوگئین نقل ہے کہ حضرت رابعہ ایک رات عبادت خانہ مین نماز پڑھتے پڑھتے اسقدر تھک گئین کہ سو گئین [illegible] ذوق وشوق [illegible] جن کہ آپ کی آنکھ مین نرکل چبھ گیا اور آنکھ [illegible] ایک چور آیا [illegible] کہ جلد بوسے راستہ بنایا چادر کو جسپر رکھی تھی ناچار ہو کر [illegible] چادر کو اٹھایا پھر راستہ بھول گیا غرضکہ اُسنے چند بار اسی طرح کیا کہ چادر کو رکھدیا [illegible] اٹھایا [illegible] ملکہ اُسنے عبادت خانہ کے گوشے سے ایک آواز سنی کہ اے [illegible] تو اپنے آپکو [illegible] تکلیف مین مت ڈال اسلیے کہ کئی برس ہوگئے ہین کہ اُسنے اپنے آپ کو ہمارے سپرد کیا ہے [illegible] نہین ہے کہ اُسکے پاس پھٹکے چور بیچارے کی کیا طاقت ہے [illegible] تو چلا جا اور اے [illegible] اس محنت مین مت پڑ اسلیے کہ اگر ایک [illegible] دوست تو جاگ رہا ہے وہ تجکو کسطرح لیجانے دیگا نقل ہے کہ [illegible] کئی روز سے کچھ پکایا نہ تھا پیاز کی حاجت ہوئی لونڈی نے کہا اگر [illegible] پڑوس سے جاکر مانگ لاؤن حضرت رابعہ نے کہا کہ [illegible] عہد کیا ہے

Marfat.com

کہ سوای خدا کے اور کسی سے کچھ نہ مانگونگی اگر پیاز نہین ہی تو نہین سہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک پرندہ چند گٹھیان پیاز کی چھلی ہوئی اپنے پنجون مین لایا اور ہانڈی مین ڈالدین حضرت رابعہ نے فرمایا کہ مین شیطان کی کرتب سے بےخوف نہین ہون اور پیاز کی گٹھیون کو ڈال رہنے دیا اور روکھی روٹی کھائی نقل ہے کہ ایک روز حضرت رابعہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئین سارے شکاری ہرن گورخر وغیرہ آپکے پاس آکر جمع ہوئے اور آپکو تکنے لگے اتفاق سے حضرت حسن بصری ادھر سے گذرے سب بھاگ گئے حضرت حسن نے جب یہ دیکھا تو حیرت مین گئے اور پوچھا کہ ای رابعہ یہ سب جانور مجھسے کیون بھاگ گئے اور تجھسے کیون مانوس ہوئے حضرت رابعہ نے کہا کہ آپنے آج کیا کھایا ہے حضرت حسن نے کہا کہ مینے گوشت روٹی کھائی ہی حضرت رابعہ نے کہا کہ بھلا جب آپ نے انکا گوشت کھایا تو وہ آپسے کسطرح نہ بھاگین نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ حضرت حسن کے گھر جا نکلین حضرت حسن عبادت خانہ کے کوٹھے پر اسقدر روتے تھے کہ آنسو پرنالے سے ٹپک رہے تھے حضرت رابعہ نے دریافت کیا یہ کیسا پانی ہی جب معلوم ہوگیا کہ آنسو ہین تو کہا کہ اے حسن اگر یہ رونا نفس کی مکاری سے نہین ہے تو آنسو مت بہا تاکہ تیرے اندر ایسا دریا ہوجاوے کہ اگر تو دل کو اسمین ڈھونڈھے تو نپاوے مگر نزدیک خدای تعالی کے کہ وہ صاحب قدرت ہی حضرت حسن کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی لیکن آپنے کچھ نہ کہا ایک روز حضرت حسن نے حضرت رابعہ کو دریای فرات کے کنارے پر بیٹھا دیکھا حضرت حسن نے اپنی جانماز پانی پر بچھائی اور کہا اے رابعہ آؤ تاکہ ہم تم دونون یہان دو رکعت نماز ادا کرین حضرت رابعہ نے کہا کہ ای استاد اگر تو چاہتا ہی کہ دنیا کے بازار مین خلق کو دکھاوے تو اسطرح چاہیے تاکہ تیرے دوسرے ہمجنس اس سے عاجز ہون پھر حضرت رابعہ نے اپنی جانماز ہوا مین بچھائی اور کہا کہ ای حسن یہان آؤ تاکہ خلق کی نظرون سے پوشیدہ ہوجاوین پھر حضرت رابعہ نے چاہا کہ حضرت حسن کا دل راضی کرین کہا ای استاد جو کچھ کہ تونے کیا ادنی مچھلی کرتی ہی اور جو کچھ کہ مینے کیا چھوٹی سی مکھی بھی کرتی ہی حقیقت کار ان دونون سے باہر ہے نقل ہے کہ حضرت حسن بصری

Marfat.com

رضا کی طالب ہون اپنے فضل سے مجھپر ظاہر کردے تو مجھ سے راضی ہے یا نہین ایک آواز سنی کہ تو
خدمت کہا کہ کل بروز قیامت تیرا وہ رتبہ ہوگا کہ آسمان کے مقرب فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر حضرت رابعہ
نے مالک کے گھر مین آئین آپ ہمیشہ روزہ رکھتی تھین اور خواجہ کی خدمت کرتی تھین اور شام سے لیکر
صبح تک نماز و قیام مین گذارتی تھین اتفاق سے ایک رات خواجہ خواب سے بیدار ہوا۔ ایک آواز سنی
نگاہ کی حضرت رابعہ کو دیکھا کہ سجدے مین پڑی یہ کہہ رہی ہین۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے دل کی آرزو و خواہش
تیرے فرمان کے بجالانے مین ہے اور میری آنکھونکی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہے اگر کام میرے
اختیار مین ہوتا یعنی اگر مین خود مختار ہوتی تو ایکدم تیری خدمت سے نہ آسودہ ہوتی بلکہ ہر دم کو تیری خدمت مین
بسر کرتی لیکن تو نے مجھکو ایک مجھ ایسے مخلوق کا ماتحت کیا ہے اس سبب سے مین دیر کرکے خدمت مین
حاضر ہوتی ہون۔ اور اس طرح پر مناجات کر رہی ہین۔ خواجہ نے بغور دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک
قندیل نور آپ کے سر پر معلق ہے اور سارا گھر اسکی روشنی سے بھرا ہے جب یہ کیفیت دیکھی تو اٹھ بیٹھا اور صبح
ہونے تک اپنے دلمین کہتا تھا ایسے درجے کے شخص سے اپنا کار خدمت لینا مناسب نہین بلکہ ہمکو اسکی
خدمت کرنا چاہیے جب دن روشن ہوا تو اس خواجہ نے حضرت رابعہ پر نوازش کی اور آزاد کردیا اور کہا
اگر آپ یہان رہینگی تو ہم سب آپکی خدمت کرینگے ورنہ آپ مختار ہین۔ حضرت رابعہ اجازت
لیکر باہر آئین اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئین کہتے ہین کہ حضرت رابعہ ایک رات اور دن مین
ہزار رکعتین پڑھتی تھین اور کبھی کبھی آپ حضرت حسن بصری کی مجلس مین جاتی تھین اور
پند و وعظ سے حظ اٹھاتی تھین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ مطربہ تھین مین گانا گاتی
تھین اور پھر توبہ کی اور ویرانے مین سکونت پذیر ہوئین اور اسکے بعد عبادت خانہ مین گوشہ گزین
ہوئین اور مدت تک وہان عبادت کرتی رہین بعد اسکے آپکو خانہ کعبہ کے حج کا شوق ہوا
جنگل مین آئین آپکے پاس ایک لاغر و ضعیف گدھا تھا آپ نے اپنا سامان اس پر لادا اور جب بیابان
مین گدھا مر گیا لوگون نے کہا کہ ہم آپکا اسباب اٹھا کر لیچلینگے آپ نے فرمایا کہ تم سب لوگ جاؤ واسطے کہ
تمہارے بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ چلدیا حضرت رابعہ اکیلی رہ گئین آپنے [illegible] کہا

Marfat.com

کہ الٰہی عظیم القدر شہنشاہ ایک عاجز و غریب عورت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہیں کہ مجکو تو نے اپنے گھر کی طرف بلایا اور راہ کے درمیان میرے گدھے کو مار ڈالا اور بیابان میں مجکو اکیلا چھوڑ دیا ابھی مناجات ختم نہوئی تھی کہ گدھا اُٹھ کھڑا ہوا پھر حضرت رابعہؒ نے اسباب اُسپر لادا اور جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئیں ایک راوی اسطرح پر روایت کرتے ہیں کہ مدت کے بعد مینے اُس دُبلے ضعیف گدھے کو دیکھا کہ لوگ بیچ رہے ہیں مصنف کی اسجگہ اس نقل کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت رابعہؒ کی دُعا کی برکت سے اُس مُردہ گدھے کو حیات دراز عطا فرمائی کہ بعد مدت کے دیکھنے والے نے اُس گدھے کو اُسی حالت میں کہ پہلے دیکھا تھا پھر دیکھا جب حضرت رابعہؒ مکہ معظمہ کے قریب میں پہنچیں تو آپ چند روز بیابان میں ٹھہریں اور مناجات کی کہ الٰہی میرا دل مغموم و رنجیدہ ہے کہ میں کہاں جاتی ہوں اسلیے کہ میں تو ایک مٹی کا ڈھیلا ہوں اور وہ خانہ کعبہ ایک پتھر کا گھر ہے اور میرا دلی مدعا یہ ہے کہ تجکو پاؤں حق تعالی نے بیواسطہ آپکے دلمیں خطاب کیا کہ اے رابعہؒ کیا تو چاہتی ہے کہ اٹھارہ ہزار عالم کا خون تیرے نام لکھا جائے کیا تو نے نہیں سُنا کہ موسیٰؑ نے دیدار کی آرزو کی ہمنے اپنی تجلی کے چند ذرے پہاڑ پر ڈالے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ **نقل ہے** کہ دوسری مرتبہ حضرت رابعہؒ حج کو جاتی تھیں آپنے بیابان کے درمیان کعبے کو دیکھا کہ آپکے استقبال کے لیے آیا تھا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مجھے رب البیت یعنی مالک خانہ کعبہ کہ حق تعالی ہے چاہیے میں خانہ کعبہ کو کیا کرونگی مجھے استقبال من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا یعنی جو آتا ہے میری طرف ایک بالشت میں آتا ہوں اُسکی طرف گز بھر۔ کا چاہیے۔ میں کعبے کو کیا دیکھوں اور کعبے کے جمال سے کیا خوشنود ہوں۔ **نقل ہے** کہ حضرت ابراہیم ادہم (اللہ کی رحمت اُنپر ہو) جب عازم مکہ ہوے تو چودہ برس کے عرصے میں قدم قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے کعبے تک پہنچے آپ ہر دم یہ فرماتے تھے کہ دوسرے اس راہ میں قدم سے چلے ہیں میں آنکھوں سے چلوں جب آپ مکے میں داخل ہوئے تو آپنے خانہ کعبہ کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ افسوس یہ کیا حادثہ شاید کہ میری آنکھوں میں کچھ خلل آگیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ تیری آنکھوں میں

Marfat.com

نے فرمایا کہ مین ایک شبانہ روز حضرت رابعہؒ کے پاس رہا اور مینے طریقت اور حقیقت کا ذکر
اس خوبی اور محویت کے ساتھ بیان کیا کہ نہ میرے دل پر گذرا کہ مین مرد ہون اور نہ اُنکے
دل پر کہ وہ عورت ہے۔ آخر کار جب مین اُٹھا تو مینے اپنے آپ کو ایک مفلس دیکھا اُنکو
ایک مخلص پایا۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ ایک رات مع اپنے یارون کے حضرت رابعہؒ کے پاس
گئے حضرت رابعہؒ کے یہان چراغ نہ تھا اور اُن لوگونکو چراغ کی ضرورت ہوئی حضرت رابعہ
نے اپنی اُنگلیون پر پھونک ماری اُنگلیان دہک اُٹھین اور تاریک گھر مثل روز روشن کے
منور ہوگیا اگر کوئی مُعترض اعتراض کرے کہ یہ بات خلاف قیاس ہے تو ہم اُس سے کہینگے کہ جو شخص
پیروی نبیؐ کی کریگا ضرور اُسکو آنحضرتؐ کے معجزہ سے حصّہ نصیب ہوگا۔ ہان یہ فرق الفاظ کا ہے کہ
پیغمبرؐ کے کار کو کہ خلاف عادت ہو معجزہ کہتے ہین اور ولی کے ایسے کار کو کرامت اور وہ کرامت
دراصل برکت پیروی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہے جیسا کہ وارد ہے کہ جو شخص
کہ مال حرام سے ایک دانگ دشمن کو لوٹا دیتا ہے اور اُسکو نہین امیا درجہ نبوت سے
ایک درجہ ضرور پاتا ہے اور فرمایا سچا خواب نبوت کے چالیس درجون سے ایک درجہ ہے
نقل ہے کہ ایک بار حضرت رابعہؒ نے تین چیزین حضرت حسنؒ کو بھیجین موم اور سوئی
اور ایک بال اور کہلا بھیجا کہ موم کی طرح جہان کو منور رکھ اور آپ کو جلاتا رہ اور سوئی کی
طرح برہنہ رہ اور ہمیشہ کام کرتا رہ جب ان دونون کو عمل مین لاوے تو مثل بال کے
ہوجا تاکہ تیرا کام نہ بگڑے۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ خاوند
کی رغبت کرو یعنی آپ کسی سے نکاح کرو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ عقد نکاح ایسے شخص کے لیے
ثابت ہے کہ ہستی وجسم رکھتا ہو یہان ہستی وجسم کہان ہے اسلیے کہ مین خود نیستی اور
پروردگار عالم کی مملوکہ ہون اُس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے پھر حضرت حسنؒ نے کہا کہ اے
رابعہؒ تمنے یہ درجہ کیونکر پایا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ واضح ہو کہ مینے کل موجودات کو اس مین گم
کردیا حضرت حسنؒ نے کہا کہ تمنے اُسکو کیونکر پہچانا حضرت رابعہؒ نے جواب دیا کہ چون وچرا سے

آپ نے جانا ہوگا ہم تو اسکو بیچون وچرا جانتے ہین۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسن بصریؒ حضرت رابعہؒ کے عبادت خانہ مین گئے اور کہا کہ میرے سامنے اُن علوم سے جنکو تمکو تعلیم نہین ملی اور نہ سُنے تمنے بلکہ بغیر وسیلے مخلوق کے تمھاری دل مین حق تعالیٰ نے القا کیے کچھ بیان فرماؤ۔ حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مینے چند سُوت کی انٹیان کاتی تھین تاکہ انکو بیچکر اپنی روزی حاصل کرون مینے دو درم کے عوض اُن انٹیون کو بیچکر ایک درم ایک ہاتھ مین لیا اور دوسرا دوسرے ہاتھ مین اور اس خوف سے کہ اگر مین دونون درہمون کو ایک مٹھی مین لونگی تو جوڑا ہو جائیگا اور مجھے راہ سے بے راہ کریگا ایک تو یہی بات میری آج کے دن کی کشایش کی باعث ہوئی۔ حضرت رابعہؒ سے لوگون نے کہا کہ حضرت حسنؒ کہتے ہین کہ اگر کل قیامت کو مین ایک دم حق تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہونگا تو روز آخرت کو اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ تمامی بہشتیون کو مجھپر رحم آویگا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ یہ بات سچ ہی لیکن آخرت مین سوا ایسے شخص کے کسیکو شایان نہین کہ جسکی اس دُنیا مین ایسی حالت ہی کہ اگر ایکدم خدا کی یاد سے غافل رہتا ہو تو بیقراری سے گریہ وزاری آغاز کرتا ہی۔ لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ آپ شوہر کیون نہین کرتین آپ نے فرمایا کہ مجھے تین چیزون کا غم ہی اگر تم مجھے اُس غم سے نجات کرو تو مین شوہر کرون اوّل یہ ہی کہ بتاؤ کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ مرونگی یا نہین لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے اور دوسری یہ ہی کہ میرا اعمال نامہ داہنے ہاتھ مین دینگے یا نہین لوگون نے کہا کہ ہمکو خبر نہین اور تیسری یہ ہی کہ جسوقت کہ ایک جماعت کو داہنے ہاتھ کی طرف سے بہشت مین لیجاوینگے اور ایک جماعت کو بائین ہاتھ کیطرف سے دوزخ مین بھیجینگے تو مین کس گروہ سے ہونگی لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا کہ جب مجھکو یہ رنج دائم پیش نظر ہو تو تم مجھے بتاؤ کہ مجھے کسطرح خاوند کی آرزو ہو۔ لوگون نے حضرت رابعہؒ سے پوچھا کہ آپ کہان سے آئی ہین آپ نے فرمایا کہ اُس جہان سے لوگون نے کہا کہ آپ کہان جائینگی فرمایا کہ اُس جہان مین لوگون نے کہا تو پھر آپ اس جہان مین

Marfat.com

اُرالا زکیا

با کرتی ہین فرمایا کہ افسوس کرتی ہون لوگون نے کہا کہ کیون - فرمایا اسلیے کہ روٹی اُس جہان کی
کھاتی ہون اور کام اِس جہان کا کرتی ہون لوگون نے کہا کہ آپ بہت شیرین زبان ہین مسافرخانہ کی
نگہبانی کی آپ شایان ہین فرمایا کہ مَین خود اپنے مسافرخانہ کی محافظ ہون جو کچھ کہ میرے اندر ہے
اُسکو باہر نکالتی ہون اور جو کچھ کہ باہر ہے اُسکو اندر نہین گھُسنے دیتی ہون خواہ کوئی آوے یا جاوے
مجھے کچھ اُس سے کام نہین کیونکہ مَین محافظِ دل ہون نہ گِل - لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ شیطان سے
آپ دشمنی رکھتی ہین فرمایا کہ رحمٰن کی دوستی سے مجکو فرصت کہان کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول
ہون - نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے رابعہؒ تو مجکو دوست رکھتی ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ
کون ہوگا کہ آپ کو دوست نہ رکھتا ہوگا لیکن خدا کی محبت مجھپر ایسی چھائی ہے کہ اُسکی سوا کی
دوستی اور دشمنی کی میرے دل مین جگہہ نہین رہی لوگون نے محبت کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ
محبت روزِ ازل سے آئی اور ابد ہوکر گذری - ہجدہ ہزار عالم مین کسیکو ایسا نپایا کہ ایک گھونٹ
اُسکا پیتا آخرکار وصل بحق ہوئی اور وہان سے یہ ارشاد ہوا کہ یُحِبُّھُم وَیُحِبُّونَہ اللہ اُن کو
دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ جسکو
آپ پوجتی ہین اُسکو دیکھتی بھی ہو فرمایا کہ اگر مَین نہ دیکھتی تو پرستش نکرتی - نقل ہے
کہ حضرت رابعہؒ ہمیشہ روتی رہتی تھین لوگون نے کہا کہ آپ اِسقدر کیون روتی ہین
فرمایا کہ مَین اُسکی جدائی سے ڈرتی ہون اِسلیے کہ اُسکی خوگر ہوگئی ہون ایسا نہو کہ موت
کے وقت ندا آوے کہ تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہے لوگون نے کہا کہ بندہ کب راضی
ہوتا ہے حضرت رابعہؒ نے فرمایا جسوقت کہ محنت پر شاکر ہوتا ہے جسطرح کہ نعمت پر لوگ
کہا کہ اگر گنہگار توبہ کرتا ہے تو وکیلانِ قضا و قدر قبول کرتے ہین یا نہین حضرت رابعہ
نے فرمایا کہ گنہگار ہرگز توبہ نہین کرسکتا جب تک کہ خداوند اسکو توبہ کی توفیق نہ دیوے
پس خداوند تعالیٰ قبول بھی فرماتا ہے اور حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ اے لوگو دیکھو آنکھ

اور زبان اور کان اور ہاتھ پاؤن سے خدا کی طرف راہ نہین ہے کام دل سے پڑا ہے پس جہانتک ہوسکے کوشش کرو تاکہ دل بیدار ہو اسلیے کہ جب دل بیدار ہوگیا پھر یار کی حاجت نہین یعنی دل بیدار وہ ہی کہ حق مین گم ہوجاوے اور جوکہ اسمین گم ہوا اُسے یار کی کیا حاجت ہے کیونکہ درجۂ فنافی اللہ یہی ہے۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ زبان سے استغفار کرنا کام جھوٹون کا ہے اور فرمایا کہ اگر ہم خودبینی کے ساتھ توبہ کرین تو دوسری توبہ کے محتاج ہین اور فرمایا کہ اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ معرفت کا ثمرہ خدا کیطرف متوجہ ہونا ہے اور فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ حق تعالیٰ سے دل چاہے اور جب حق تعالیٰ اُسکو پاک و صاف دل عطا فرماوے تو اُسیدم اُسکو خدا کے سپرد کردیوے تاکہ اُسکے قبضے مین محفوظ رہے اور اُسکے پردے مین لوگون سے پوشیدہ ہووے حضرت صالح مری رحمہ اللہ اکثر فرماتی تھے کہ جو کوئی کہ کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے ایک نہ ایک دن ضرور وہ دروازہ اُسپر کشادہ ہوتا ہے ایکبار حضرت رابعہؒ موجود تھین یہ سُنکر فرمانے لگین کہ یہ کب تک کہوگے کہ کھلے گا بھلے یہ تو بتاؤ کہ کسنے بند کیا ہے کہ پھر کھولے گا یعنے وہ دروازہ تو ہمیشہ کشادہ ہے بند ہی کب ہوا ہے کہ پھر کھولا جائیگا حضرت صالح مریؒ نے کہا کہ عجب ہے مجھ مرد کی نادانی اور اس بوڑھی عورت کی دانائی پر ایک روز حضرت رابعہؒ نے ایک مرد کو دیکھا کہ ہائے غم کہہ رہا ہے آپنے فرمایا کہ یہ نہ کہہ بلکہ یون کہہ کہ ہائے بیغمی ہائے بیغمی اسلیے کہ اگر تجھ مین غم ہوتا تو بات کیسی تو سانس تک نہ لے سکتا۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے ایکبار ایک شخص کو دیکھا کہ سر کو پٹی باندھی ہے پوچھا کہ یہ پٹی کیون باندھی ہے اُسنے کہا کہ میرے سر مین درد ہے آپ نے فرمایا کہ تیری عمر کیا ہوگی اُسنے کہا کہ تیس برس کا ہون آپنے فرمایا کہ اِتنے دنون تو تندرست رہا یا بیمار اُسنے کہا کہ تندرست رہا آپنے فرمایا کہ تونے اِتنے دنون تک تو شکرگذاری کی پٹی ایک دن بھی سر پر نہ باندھی اور اب ایک روز کی بیماری پر شکایت کی پٹی باندھتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہؒ نے چار درم کسی شخص کو دیے کہ کمبل خرید لاوے اُس مرد نے کہا

Marfat.com

نہ سفید کمبل لاؤن یا کالا۔ آپ نے فرمایا کہ درہم مجھے دے اور نیکر جلے مین ڈالدے
اور فرمانے لگین کہ ابھی کمبل نہین خریدا تفرقہ درپیش آیا۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت رابعہؒ
فصل بہار مین گوشہ نشین ہوئی تھین اور باہر نہین آتی تھین آپ کی ایک خادمہ نے
عرض کی کہ اے سیدہ آپ باہر تشریف لائیے تاکہ حق تعالے کی کاریگری کے آثار دیکھین
حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ذرا تو یہان اندر آ تاکہ خود صانع ہی کو دیکھے اور فرمانے لگین
کہ میرا شغل صانع کا مشاہدہ ہے نہ صنعت کا مطالعہ۔ ایک مرتبہ ایک جماعت حضرت رابعہؒ
کے حضور مین آئی دیکھی کیا ہی کہ حضرت رابعہؒ دانتون سے گوشت کاٹ رہی ہین اُس جماعت
نے کہا کہ آپکے پاس چھری نہین ہے آپنے فرمایا کہ مینے بریدگی کے خوف سے کبھی چھری
نہین رکھی اسلیے کہ چھری کا کام کاٹنا ہے ایسا نہو کہ مجھ مین اور میرے محبوب مین
جُدائی ڈالے۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت رابعہؒ سات دن رات روزے رہین اور مطلق
رات کو نہ سوئین آٹھوین رات کو بھوک نے غلبہ کیا نفس فریاد کرنے لگا کہ آپ مجکو کب تک تکلیف
و رنج مین مبتلا رکھین گی یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کھانے کا پیالہ لاکر حضرت کو دیا
آپ نے لیکر رکھدیا تاکہ چراغ جلاوین اتنے مین ایک بلّی نے آکر پیالے کو اوندھا دیا آپنے
فرمایا کہ اچھا پانی سے روزہ کھول لونگی جب پانی کا آبخورہ بھر کر لائین تو چراغ گل ہوگیا
آپنے چاہا کہ پین آبخورہ ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت رابعہؒ نے ایسی آہ بھری کہ
خوف تھا کہ گھر نہ جلجاوے اور فرمایا کہ یا اللہ یہ کیا ہے کہ تو مجھ بیچاری کے ساتھ کرتا ہے ایک آواز
سُنی کہ آگاہ ہوا اگر تو چاہے تو ہم دنیا کی نعمت تجھکو عطا کرین لیکن اپنا غم تیرے دل سے لے لینگے
اسلیے کہ میرا غم اور دنیا کی نعمت ایک دل مین اکٹھا نہین ہوسکتے [illegible]
مراد ہے اور ہماری بھی ایک مراد ہے اور ہماری مراد تیری مراد [illegible]
فرماتی ہین کہ جب مینے یہ خطاب سُنا تو اپنے دل کو دنیا سے ایسا جُدا کیا اور امید کو کوتاہ کیا کہ
مینے اسکو اپنی آخری نماز سمجھا۔ صلّی صلاۃ المودع یعنی رخصت ہونیوالے کی نماز کے مثل

نماز پڑھتی ہون اور اسقدر مخلوق سے علحدہ ہوئی کہ جب روز ہوتا ہی تو مین اس خوف سے
کہ ایسا نہو کہ لوگ مجھے اپنے کاروبار مین مشغول کریوین دُعا مانگتی ہون کہ ای خداوند مجھے
اپنی طرف مشغول کرتا کہ کوئی مجکو تیری طرف سے نہ پھیر سکے۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ ہمیشہ
روتی تھین لوگون نے کہا کہ ہم ظاہرا کوئی بیماری اور سبب آپ مین نہین پاتے ہین پھر کیا سبب ہے
کہ آپ ہمیشہ روتی رہتی ہین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تمھین کیا خبر ہی میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہے
کہ جہان کا کوئی حکیم وطبیب اُسکا علاج نہین کرسکتا اور میرے زخم کا مرہم اُسکا وصال ہی مین بہانہ
ڈھونڈھتی ہون کہ شاید مین کل قیامت کے روز آخرت مین اپنے مقصد سے بہرہ ور ہون اسلیے
اپنے آپکو دردون کی صورت مین بناتی ہون کہ کل اسی کے ذریعے سے کامیاب ہون۔
نقل ہے کہ چند بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تم مین سے ہر ایک
بیان کری کہ خدائے تعالیٰ کو کس لیے پوجتا ہے ایک نے کہا کہ دوزخ کے سات درجے خوف و
ترس سے پُر ہین اور سب کو اُن پر سے گذرنا ہی مین اسلیے خوف و ترس کی دہشت سے
اُسکی پرستش کرتا ہون دوسرے نے کہا کہ بہشت کے آٹھ درجے بہترین مقامات ہین اور
طرح طرح کی نعمتون اور آسائشون کا وہان وعدہ کیا گیا ہی اسلیے ہم اُسکی پرستش کرتے ہین
حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ بُرا بندہ ہی جو اپنے خداوند کی کسی چیز کے ڈر کے سبب
یا کسی مزدوری کی امید پر عبادت کرے پھر اُنھون نے کہا کہ آپ کس لیے پوجتی ہین کیا
آپ کو خدائے تعالےٰ سے کچھ طمع نہین ہی حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ الجار ثم الدار یعنی اوّل پڑوسی
ہے پھر گھر اُسکا۔ اور پھر فرمانے لگین کہ ہماری واسطے دوزخ و بہشت کا ہونا اور نہونا یکسان ہی
اسلیے کہ اُسکی عبادت ہمارے واسطے فرض عین ہی اور بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر دوزخ اور بہشت
نہوتے تو پھر ہم اُسکی عبادت نکرتے اور کیا خدائے تعالےٰ اسکے لائق نہین ہی کہ بغیر واسطے کے
اُسکی پرستش کرین۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے دیکھتے کیا ہین
کہ آپ میلے کچیلے پھٹے پُرانے سوراخ دار کپڑے پہنے ہین وہ بزرگ یہ دیکھکر کہنے لگے

Marfat.com

کہ بہت سے آدمی ہین کہ اگر آپ ذرا اشارہ فرما دین تو آپ پر نظر شفقت کرین حضرت رابعہؒ
نے فرمایا کہ مجھے دنیا کسی سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہی اسلیے کہ درحقیقت مالک دُنیا کا بھی
حق تعالی ہی اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے مانگنا کہ کوئی چیز عاریۃً اُسکے پاس ہو
نہایت شرم کی بات ہے اُس بزرگ نے کہا کہ اِس بوڑھی عورت کی بلند ہمتی کو دیکھو کہ
حق تعالی نے اُسکو کیا بلند درجہ عطا کیا ہی کہ اُسکو اپنا وقت عزیز سوال مین صرف کرتے
افسوس آتا ہے **نقل ہے** کہ چند لوگ حضرت رابعہؒ کے آزمانے کو اُنکے پاس گئے اور
جا کر کہا کہ ای رابعہؒ دیکھو کہ کیا اِن قضا و قدر نے ساری فضیلتین مُردون پر کھی اور کی ہین
اور کرامت کا ٹیکا بھی مُردون ہی کی کمر پر باندھا ہی اور آج تک کوئی عورت سوائے مُردون
کے پیغمبر بھی نہین ہوئی ہی پھر آپ بتائین کہ یہ ڈینگ کس بات پر کرتی ہین حضرت رابعہؒ
نے فرمایا کہ جو کچھ تمنے کہا سب سچ ہی لیکن یہ تو بتاؤ کہ آج تک کسی عورت نے بھی سوائے مُردون
کے غرور اور تکبر کے سبب سے کلمہ انا ربکم الاعلی (یعنی مین ہون تمھارا بزرگ پروردگار) کا
کہا ہی اور کوئی عورت بھی کبھی مخنث ہوئی ہے سوائے مُردون کے کہ اُنمین مخنث بھی ہین
نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ ایکبار بیمار پڑین لوگون نے پوچھا کہ آپ کی بیماری کا سبب
کیا ہے آپ نے فرمایا کہ صبح ہی جو میرے دل نے بہشت کی طرف توجہ کی تو دوست مجھپر خفا
ہوا اس بیماری کا سبب اُسکا عتاب ہے حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہین کہ مین آپکی بیمار پرسی
کو گیا کیا دیکھتا ہون کہ بصرے کے سردارون سے ایک خواجہ حضرت رابعہؒ کے عبادت خانہ کے
دروازے پر روپیون کا توڑہ آگے دھرے رو رہا ہی مینے پوچھا کہ کیون رو رہے ہو کہنے لگا
کہ اس زاہدہ فاضلۂ کریمہ زمانہ کے واسطے کہ اگر برکت اُسکی نہو وے تو مخلوق
پڑ جاوے یہ کچھ پیسے لایا ہون لیکن اس خوف سے کہ قبول نا کرینگی پیش نہین کر سکتا
آپ سفارش کرین شاید کہ قبول کر لیوے حضرت حسن فرماتے ہین کہ مین اندر گیا اور اُسکا
پیغام کہا حضرت رابعہؒ نے کن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ مینے جب سے

Marfat.com

ایسی ذات کو کہ باوجود نا فرمانی کے روزی بند نہین کرتا ہی اور اپنے عاشقونکو بے دانہ و پانی زندہ رکھتا ہی پہچانا ہے مینے مخلوق کی طرف پُشت کی ہی یعنے مخلوق سے امید رکھنا چھوڑ دیا ہے اور بھلا بتاؤ تو سہی کہ کسیکا مال مین کیسے لے لون حالانکہ نہین جانتی کہ حلال ہے یا حرام نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مینے بادشاہ کے چراغ کی روشنی مین اپنے پھٹے پیراہن کو سیا مدت تک میرا دل بستہ رہا اور مینے جب تک پھاڑ نہ ڈالا میرا دل کشادہ نہوا خواجہ کا عذر چاہ تا کہ میرا دل بند مین نرکھے عبدالواحد عامرؒ کہتے ہین کہ ایک روز مین اور سُفیان حضرت رابعہؒ کی بیمار پُرسی کو گئے ہم اُسکی وحشت اور رعب سے اوّل بات نکر سکے حضرت رابعہؒ نے خود سُفیانؒ سے کہا کہ کوئی بات کہو سُفیانؒ نے کہا کہ اے حضرت رابعہؒ دُعا کیجیے کہ حق تعالی اس رنج و تکلیف کو آپ پر آسان کردیوے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر اُسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے سُفیان آپکو خبر نہین کہ یہ بیماری مجھپر خدا ہی کے حکم سے آئی ہی سُفیانؒ نے کہا کہ آپ درست فرماتی ہین یہ سُنکر حضرت رابعہؒ نے کہا کہ جب آپ جانتے ہین تو پھر کیون فرماتے ہین کہ مین خدای تعالی سے درخواست کرون اور کیا یہ اُسکی مرضی کے خلاف نہوگا اور حالانکہ دوست کو زیبا نہین کہ دوست کی مرضی کے خلاف کرے پھر سُفیان نے کہا کہ ای رابعہؒ آپکو کسی چیز کی آرزو ہی حضرت رابعہؒ نے کہا کہ ای سُفیان آپ تو صاحب علم معلوم ہوتے ہین کیون ایسی بات کہتے ہین دیکھو بارہ برس سے میرا دل تازہ چھوہارون کو چاہتا ہی اور آپ جانتی ہین کہ بصرہ مین چھوہارے کیسے سستے بیقدر ہین لیکن مینے ابتک نہین کھائے ہین اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو آرزو کے ساتھ کیا کام اور ظاہر ہی کہ جس چیز کو میرا خداوند نہین چاہتا ہی اگر مین چاہون تو کفر ہووے۔ پھر سُفیانؒ نے کہا کہ مین تو آپکے معاملہ مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون آپ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ تو نیکمرد ہوتا اگر دنیا کو دوست نرکھتا مینے کہا کہ یہ آپنے کیا فرمایا فرمانے لگین کہ ایسی باتین کرنا جو کہ نادانی پر دلیل ہوتی ہین یعنی باوجود اسکے

Marfat.com

کہ جانتے ہو کہ دنیا فانی ہی اور پھر نادانی کی باتین کرتے ہو کہ مجھ سے پوچھتے ہو کہ تمھارا دل دُنیا کی کس چیز کو چاہتا ہی حضرت سفیانؒ کہتے ہین کہ مجھے اِس بات پر رونا آگیا اور مینے کہا کہ ای خداوند مجھ سے راضی ہو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ اُسکی رضا ڈھونڈھتا ہے جس سے تو خود راضی نہین ہی حضرت مالک دینارؒ کہتے ہین کہ مین حضرت رابعہؒ کے پاس گیا دیکھتا کیا ہون کہ ٹوٹی بدھنی وہان رکھی ہی اور آپ اُس سے وضو کرتی تھین اور اُس سے پانی پیتی تھین اور ایک پُرانا بوریا اور اینٹ پڑی تھی کہ جسکو بجاے تکیے کے سر کے نیچے رکھتی تھین حضرت مالکؒ فرماتے ہین کہ یہ دیکھکر میرے دلکو رنج ہوا مینے کہا ای رابعہؒ میری دولتمندون سے دوستی ہی اگر آپ اجازت دین تو مین اُنسے کچھ آپ کے واسطے مانگون حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ای مالک آپنے بڑی غلطی کی کیا میرا اور اُنکا روزی دینے والا وہی ایک نہین ہی حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا ہان یعنی سب کا وہی ایک رازق ہی فرمانے لگین تو پھر کیا درویشون کی روزی کو اُنکی درویشی کے سبب سے بھول گیا ہی اور دولتمندون کی روزی کو اُن کی دولتمندی کے سبب سے یاد رکھتا ہی حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا نہین یعنی ایسا نہین ہے یہ سُنکر حضرت رابعہؒ نے کہا کہ پھر جس حالت مین کہ وہ حال ہر ایک کا جانتا ہی کیا ضرور کہ ہم اُسکو یاد دلادین اُسکو اسیطرح منظور ہے پس ہم بھی وہی پسند کرتے ہین جو اسکو پسند ہے۔ **نقل ہے** کہ حسن بصریؒ اور مالکؒ اور شقیق بلخیؒ تینون [illegible] پاس موجود تھے اور دربارۂ صدق بات چیت ہو رہی تھی حضرت [illegible] اپنے دعوی مین صادق نہین ہی جو کہ اپنے آقا کی مار پر صبر نکرے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اِس قول سے بُو خودی کی آتی ہے حضرت شقیق [illegible] خداوند کی مار پر شکر نکرے وہ اپنے دعوے مین صادق نہین [illegible] اِس سے بہتر چاہیے حضرت مالکؒ نے کہا کہ جو شخص [illegible] حضرت الذت [illegible] وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہی حضرت [illegible]

Marfat.com

یہ سنکر اُن تینون نے کہا کہ اب آپ فرمائین حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جو شخص کہ زخم کے درد کو اپنے محبوب کے مشاہدے مین بھُول نجائے وہ اپنے دعوے مین صادق نہین ہے اور اگر کوئی خالق کے مشاہدے مین اس صفت پر ہو تو تعجب نہین ہے اسلیے کہ مصر کی عورتون نے حضرت یوسفؑ کے مشاہدے کے وقت اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کچھ تکلیف اُنکو معلوم نہوئی۔

نقل ہے کہ بصرہ کے شیخون سے ایک شیخ حضرت رابعہ کے پاس آئے اور اُنکے سرہانے بیٹھ گئے اور دُنیا کو بُرا کہنے لگے حضرت رابعہ نے یہ سنکر فرمایا کہ تو دُنیا کو بہت ہی دوست رکھتا ہے کیونکہ اگر اُسکو دوست نرکھتا ہوتا تو اُسکا ذکر نکرتا کہ اسباب کا توڑنے والا خریدار ہوتا ہے اگر تو دُنیا سے فارغ ہوتا تو اُسکے نیک و بد کا ذکر نکرتا لیکن اسلیے یاد کرتا ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو شخص کہ کسی شَے کو دوست رکھتا ہے اسکا ذکر بہت کرتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ مین عصر کی نماز کے وقت حضرت رابعہؒ کے پاس گیا اور وہ کچھ پکانا چاہتی تھین گوشت دیگچی مین ڈالدیا تھا جب مین اُنسے باتین کرنے لگا تو فرمانے لگین کہ یہ باتین تو دیگچی پکانے سے بہتر ہین دیگچی کو اسیطرح چھوڑ دیا یہانتک کہ ہمنے نماز مغرب ادا کی بعد نماز مغرب آپ سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور پانی کا آبخورہ لائین اور دیگچی کے پاس گئین تاکہ اُسمین سے سالن نکالین خدا کی قدرت سے ہانڈی پکی تیار تھی آپ پیالے مین نکال لائین اور ہم دونون نے اُس گوشت سے کھایا ایسا گوشت پکا ہوا تھا کہ مینے تو کبھی ایسے مزے کا گوشت نہ کھایا تھا حضرت سفیانؒ کہتے ہین کہ مین ایک رات کو حضرت رابعہؒ کے پاس موجود تھا آپ محراب مین جاکر کھڑی ہو مین اور صبح تک نماز پڑھتی رہین اور مین دوسرے گوشے مین نماز پڑھتا تھا صبح کے وقت آپ فرمانے لگین کہ ہم کس طرح اسکا شکر کرین کہ اُسنے ہمکو تمام رات عبادت کرنے کی توفیق دی اور پھر فرمایا کہ ہم کل شکرانے کا روزہ رکھین گے حضرت رابعہ بصری کی مناجات ذکر لے بار خدا اگر تو کل مجکو دوزخ مین بھیجے گا تو مین تیرا ایسا

جیسے ظاہر کرونگی کہ دوزخ مجھ سے ہزار برس کی راہ پر بھاگے اور فرمایا الٰہی جو کچھ کہ تو نے دنیا
سے ہمارا حصہ کیا ہے وہ اپنے دشمنوں کو دے اور جو چیز کہ آخرت سے تو نے ہمارا حصہ کی ہے وہ اپنے
دوستوں کو دے اسلیے کہ ہماری واسطے تو تو ہی کافی ہے اور فرمایا کہ اے خداوند اگر مین تیری
دوزخ کے خوف سے عبادت کرون تو تو مجکو دوزخ مین جلا اور اگر بہشت کی امید سے پرستش کرون
تو تو اسکو مجپر حرام کر اور اگر تجھے خاص تیری ہی واسطے پوجون تو اپنے جمال باقی سے مجھے
بے نصیب نکرنا اور فرمایا کہ اے بار خدا اگر تو مجکو دوزخ مین ڈالیگا تو مین فریاد کرونگی کہ
مین تجھے دوست رکھتی تھی دوستون کے ساتھ ہرگز ایسا معاملہ نہین کرتے ہاتف نے آواز دی کہ اے
رابعہ تو ہمپر بدگمانی مت کر ہم تجکو اپنے دوستون کے پڑوس مین ٹھہراوینگے تاکہ تو ہم سے بات
چیت کرے اور فرمایا کہ الٰہی میرا کام اور میری آرزو دنیا مین تمامی دنیا سے یاد تیری ہے اور
آخرت مین تمامی آخرت سے دیدار تیرا۔ میری آرزو و خواہش تو یہی ہے آیندہ تو مالک ہے
جو چاہے سو کر۔ اور ایک رات کہتی تھین اے پروردگار تو میرا دل حاضر کر یا میری بے دلی
کی نماز قبول فرما جب آپ کی موت کا وقت قریب ہوا بزرگ لوگ آپکے سرہانے موجود تھے
آپنے فرمایا کہ تم سب اٹھ جاؤ اور خدا کے بھیجے ہوون کیواسطے جگہ خالی کرو وہ سب اٹھ
کھڑے ہوے اور باہر آئے اور دروازہ بند کردیا ایک آواز سنی کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی ا
لی ربک یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر تھوڑی دیر تک کچھ آواز نہ آئی اندر گئے
تو دیکھا کہ آپنے وفات پائی ہے مشائخ نے فرمایا ہے کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور آخرت
کو گئین اور کبھی حق تعالی کے ساتھ بے ادبی نہین کی اور کچھ اس سے نہ چاہا اور نہ کہا کہ مجھکو ا
س طرح یا اس طرح رکھ بھلا اسکا تو کیا ذکر ہے کہ خلق سے کچھ درخواست کرتین
حضرت رابعہؒ کو خواب مین دیکھا کہا کہ منکر نکیر کا تو حال کہیے آپنے فرمایا کہ جب وہ جوانمرد آئے
اور کہا کہ تیرا رب کون ہے تو مینے کہا کہ لوٹ جاؤ اور حق تعالی سے کہو کہ تو نے باوجود ہزارہا
مخلوق کے ایک بوڑھی ناتوان عورت کو فراموش نہ کیا بھلا مین کہ ساری دنیا سے تجھی کو

Marfat.com

رکھتی تھی کیسے بھول جاتی نہین معلوم کہ کیا وجہ ہو کہ تو کسیکو بھیجکر پوچھتا ہو کہ تیرا خدا کون ہے محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی کہ جنھون نے ایک بیابان مین تیس ہزار مرد کو پانی پلایا دونون حضرت رابعہ کی قبر پر آئے اور فرمایا کہ اے وہ شخص کہ تو شیخی مارتی تھی کہ مین دونون جہان سے فارغ ہون اب بتا کہ کیا حال ہو آواز آئی کہ جو چیز کہ مینے دیکھی ہو اور دیکھ رہی ہون مجکو مبارک ہو اللہ پاک و برتر اپنی بخشش سے اُسپر رحمت کرے ❊

دسوان باب فضیل بن عیاض کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُسپر ہو

وہ توبہ کرنیوالون کے پیشوا وہ احسان و کرم کے آفتاب وہ خدا شناسی اور پرہیزگاری کے دریا وہ ہردو جہان سے فارغ اپنے زمانے کے پیر کامل فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ مشائخ بزرگ سے تھے اور طریقت کی کسوٹی اور اپنے ہمزمانہ لوگونکے ممدوح تھے اور اُس زمانے کے لوگ آپکے بہت معتقد تھے اور ریاضت اور کرامت مین دستگاہ بلند رکھتے تھے اور پرہیزگاری اور خداشناسی مین بیمثل تھے اوّل حالت آپکی ایسی تھی کہ آپنے مرو اور باورد کے بیابان مین خیمہ ڈال رکھا تھا ٹاٹ کا لباس پہنتے تھے اور اُونی ٹوپی اوڑھتے تھے اور ایک تسبیح گردن مین ڈالے رہتے تھے اور آپکے یار بہت سے تھے کہ سب چور اور ڈاکو تھے جو مال کہ اُنکے پاس لاتے تھے وہ تقسیم کرتے تھے کیونکہ اُنکے سردار تھے اور جو چیز کہ اُنکو پسند ہوتی تھی وہ اپنے واسطے رکھ لیتے تھے اور کبھی نماز جماعت نہ چھوڑتے تھے اور جو خدمتگار کہ جماعت سے نماز نہ پڑھتا تھا اُسکو اپنے یہانسے نکال دیتے تھے ایک روز ایک بڑا قافلہ اُس طرف سے گذرا قافلہ والون نے چورون کی شہرت سُنی تھی ایک مرد کے پاس قافلے مین بہت سا روپیہ تھا اُسنے اپنے دل مین کہا کہ بیابان کے درمیان کسی جگہ چھپا دون تاکہ اگر قافلہ لٹ بھی جائے تو یہ نقدی تو بچ رہے اُس بیابان مین گیا

دیکھتا کیا ہے کہ ایک خیمے کے اندر ایک شخص ٹاٹ کا لباس پہنے مصلّے پر بیٹھا تسبیح پھیر رہا ہے اسنے اپنے دل مین کہا کہ خوب ہوا کہ اس بزرگ سے ملاقات ہو گئی اب مین روپیہ اسکے سپرد کر دونگا وہان گیا اور اپنا حال بیان کیا آپ نے اشارہ کیا کہ خیمے مین رکھدے اُس مرد نے رکھ دیا اور قافلے کی طرف آیا یہان چورون نے قافلہ لوٹ لیا تھا اس مرد نے جو کچھ کہ قافلے مین بچ گیا تھا اُٹھایا اور اُس خیمے کی طرف آیا کہ اپنی امانت لیوے جب اُس خیمے کے پاس پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ چور مال تقسیم کر رہے ہین اس مرد نے اپنے دل مین کہا ہاے مینے اپنا مال اپنے ہاتھون چور کو دیدیا فضیل رح نے جو اس مرد کو دور سے دیکھا آواز دی وہ مرد ڈرتا ڈرتا وہان گیا فضیل رح نے پوچھا کہ کس کام کو آیا ہے اُس مرد نے کہا کہ اپنی امانت لینے آیا ہون کہا کہ جس جگہ کہ تو نے رکھی ہے اُٹھا لے اُس مرد نے اُٹھا لی اور قافلے کی طرف چلا [illegible] کے یارون نے کہا کہ ہمنے اس قافلے مین کچھ بھی نقدی نہین پائی [illegible] فضیل رح نے کہا کہ یہ مرد مجھپر نیک گمان لایا [illegible] رکھتا ہون مینے اسکے گمان کو سچا کیا ہے تا کہ خدا تعالیٰ [illegible] کرم و احسان [illegible] گمان کو سچا کرے اسکے بعد لٹیرون نے دوسرے قافلے کو لوٹا [illegible] مال [illegible] کھانا کھانے بیٹھے قافلے والون سے ایک مرد نے [illegible] پوچھا کہ [illegible] نے کہا کیون نہین ہو اُسنے کہا کہ کہان ہے [illegible] نماز پڑھ رہا [illegible] کہا کہ نماز کا وقت نہین ہے چورون نے کہا کہ نفل پڑھ رہا ہے [illegible] کہا کہ وہ کھانا نہین [illegible] چورون نے کہا کہ روزہ رکھتا ہے اُسنے کہا کہ ماہ رمضان نہین ہے چورون نے کہا کہ نفل روزے رکھتا ہے اس مرد کو تعجب ہوا [illegible] گیا [illegible] اور چوری اور نماز باہم کیا نسبت رکھتے ہین فضیل رح نے کہا کہ [illegible] جانتا ہون کہا کہ تو نے یہ آیت نہین پڑھی ہے [illegible] خلطوا عملا صالحا [illegible] یعنے اور دوسرون نے اقرار کیا اپنے گناہون کا انھون نے نیک عمل کو ملا جلا دیا

Marfat.com

وہ مرد یہ سنکر سخت حیران ہوا۔ **نقل ہے** کہ فضیلؒ کی طبیعت مین مروت اور ہمت اسقدر تھی کہ اگر قافلے مین کوئی عورت ہوتی تھی تو اُس قافلے کے پاس بھی نہ پھٹکتے تھے اور جسکے پاس کہ مال تھوڑا ہوتا تھا اُسکو نہ پکڑتے تھے اور ہر شخص کے پاس تھوڑی پونجی چھوڑ دیتے تھے اور آپ کی توجہ نیکی پر بہت رہتی تھی شروع مین ایک عورت پر عاشق تھے جو کچھ کہ لوٹ مار سے حاصل کرتے تھے اُس عورت کو بھیجدیتے تھے اور کبھی کبھی اُسکے پاس خود بھی جاتے تھے اور اُسکے عشق و محبت مین رویا کرتے تھے اتفاق سے ایک رات ایک قافلہ گذرا اُس قافلے مین ایک شخص یہ آیت پڑھتا تھا کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ یعنی کیا ایمان والون کے واسطے وہ وقت نہین آیا کہ اُنکے دل خدا سے ڈرین اِس آیت نے فضیلؒ کے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ گویا ایک تیر تھا کہ جسنے جاکر فضیلؒ کی جان کو سوراخ دار بنادیا اُسیوقت یہ کہا کہ ہائے مین کب تک لوٹ مار کرتا رہونگا اب وہ وقت آگیا کہ ای پروردگار ہم تیری راہ طے کرین یہ کہکر فریاد کرنا اور کہنا شروع کیا کہ وَجَاءَ وَقْتُ ٱلْإِيَابِ وَأَنَابَ یعنی وقت آگیا اور آئے اور توبہ کی اور اللہ کی طرف رجوع ہو گئے اور پریشان اور شرمندہ اور بیقرار ایک ویرانے کو چلدیے وہان ایک قافلہ اُترا ہوا تھا بعض نے اُنمین سے کہا کہ فضیل راستے پر موجود ہے ہمین اس راہ سے جانا نہ چاہیے فضیلؒ نے یہ سنکر کہا ای جماعت تمھین خوشخبری ہو کہ اُسنے توبہ کی آج وہ تمسے بھاگتا ہے یہ کہتے جاتے تھے اور زار زار روتے تھے اور جنکا دل دُکھایا تھا اُنکو راضی کرتے تھے اور اپنا قصور اُنسے معاف کراتے تھے مگر باوردمین ایک یہودی تھا کہ وہ کسی طرح راضی نہوا اور اُس یہودی نے اپنے یارون سے کہا کہ آج وہ روز ہے کہ ہم محمدیون کی حقارت کرین پھر فضیلؒ سے کہا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مین تمھین معاف کردون تو اُس ریت کے ٹیلے کو یہان سے اُٹھادو اور وہ ایک بہت بڑا ٹیلا تھا فضیلؒ نے اُسکو رات و دن ڈھونا شروع کیا اتفاق سے ایک رات آندھی آئی اور اُس ریت کو نیست و نابود کردیا یہودی نے جب یہ دیکھا

Marfat.com

تو کہنے لگا کہ مینے قسم کھائی تھی کہ جب تک میرا مال ندوگے معاف نکرونگا اب میری تکیے کے نیچے سُونے کی تھیلی دھری ہو اُٹھا کر مجھے دیدو تا کہ میری قسم راست ہوجاوے اور مین تمھین معاف کردون فضیل نے اُسکے تکیے کے نیچے سے ہاتھ ڈالکر سُونے کی تھیلی نکالکر اُسکو دیدی یہودی نے کہا کہ پہلے دین اسلام کی مجھے ہدایت کرو تب تمھین معاف کرونگا آپنے کلمۂ شہادت پڑھایا اور یہودی مسلمان ہوگیا اور آپکو معاف کردیا پھر کہنے لگا کہ آپ جانتے ہین کہ مین مسلمان کیون ہوگیا آپ نے کہا نہین کہا کہ آج کے روز تک مجھی تحقیق نہین معلوم ہوا تھا کہ سچا دین کونسا ہے آج مجھے تحقیق ہوگیا اسلیے کہ مینے توریت مین پڑھا تھا کہ جسکی توبہ سچی ہوتی ہے اگر وہ شخص خاک کے ڈھیر رہا تھ رکھے تو سُونا ہوجاتی ہے میرے تکیے کے نیچے خاک تھی مینے چاہا کہ آپکو آزماؤن اب مجھی معلوم ہوگیا کہ آپ کا دین سچا ہے۔ **نقل ہے** کہ فضیل نے ایک شخص سے کہا کہ تو خدا کے واسطے مجھے پند و نصیحت کر اور بادشاہ کے پاس لیچل کیونکہ مینے شرع کے خلاف بہت سے کام کیے ہین و مجھپر حکم شرع قائم کرے اُسنے ایسا ہی کیا بادشاہ نے جب اُنکی پیشانی پر نظر کی تو اُنکو اوکار پایا حکم دیا کہ عزت کے ساتھ اُنکے گھر پونچادو جب گھر کے دروازے پر پونچے آپنے آواز دی گھر والون نے کہا کہ ہاے آج اُنکی آواز بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے شاید کہ ی زخم کھایا ہے یہ سنکر فضیل نے کہا کہ ہان تم سچ کہتے ہو مینے بڑا زخم کھایا ہے انھون نے کہا لہان کہا کہ جان پر اور گھر مین گھسے اور بیوی سے کہا کہ مین کعبۃ اللہ کا ارادہ رکھتا ہون م جاہو تو مین تمھین آزاد کردون بیوی نے کہا کہ مین تو آپسے کبھی علیحدہ نہونگی اور جہانکہ پ جینگے آپکی خدمت کرونگی پس دونون نکلے گئے اور حق تعالی نے راستہ انپر آسان کردیا ۔ و ہانکی مجاوری اختیار کی اور بعض اولیاء اللہ سے ملاقات کی اور حضرت اما ت مین مدت تک رہے اور اُنسے علم پڑھا اور ریاضت اور ... کمال حاصل کیا رنگ کے لوگ آپکے پاس جمع ہوتے تھے اور آپ نکو ... ... انسیا ہوا کہ اُنکے رشتہ دار باوردت ... ملاقات کو آئے آپنے ... ... نیا

Marfat.com

اور جب اُنھون نے مجبور کیا تو آپ بالاخانہ پر چڑھ گئے اور کہا ای غافل مرد و خداے تعالیٰ تمکو عقل
دیوے اور کسی کام مین مشغول کرے یہ سُنکر سب کھڑی سے گر پڑے اور آخر کار مایوس ہوکر
خراسان کو روانہ ہوئے اور فضیلؒ سطح کوٹھی پر روتے رہے اور اُنکے واسطے دروازہ نہ کھولا
نقل ہے کہ ایک رات ہارون رشید نے فضیل برمکی سے کہا کہ تو مجھے اِس رات کسی بزرگ کے
پاس لیچل کیونکہ میرا دل اِس کاروبار سے اُکتا گیا ہے تھوڑی دیر آرام پاؤن فضیل برمکی
ہارون رشید کو سفیانؒ عینیہ کے مکان پر لے گئے دروازہ کھٹکھٹایا سفیانؒ نے کہا کون ہے
کہا امیر المومنین کہا کہ مجھے خبر کیون نہ کی کہ مَین خود خدمت مین حاضر ہوتا ہارون رشید نے
یہ سُنکر کہا کہ وہ یہ مرد نہین ہے کہ جسکو مَین تلاش کرتا ہون سفیانؒ نے یہ سُنکر جواب مین
کہا کہ ویسا مرد کہ جیسا آپ تلاش کرتے ہین فضیل عیاضؒ ہے فضیل عیاضؒ کے مکان کے
دروازے پر گئے آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے کہ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَہُمْ
کَالَّذِیْنَ آمَنُوْا ۔ ہارون رشید نے کہا اگر کوئی نصیحت طلب کرون تو یہ آیت کافی ہے اور
معنی اِس آیت کے یہ ہین کہ جن لوگون نے کہ بُرے کام کیے ہین کیا وہ گمان کرتے ہین
کہ ہم اُنکو اُن لوگون کے ساتھ کہ جنھون نے نکوکاری کی ہے برابر کردین گے۔ پھر دروازہ
کھٹکھٹایا فضیلؒ نے کہا کہ کون ہی کہا کہ امیر المومنین ہین کہا کہ امیر المومنین کا مجھسے کیا کام
اور مجھے اُسکے ساتھ کیا کام ہے مجھکو مشغول مت کر فضیل برمکی نے کہا کہ حاکمون کی
اطاعت کرنا واجب ہے کہا کہ مجھے رنج مت دو فضیل برمکی نے کہا کہ ہمکو اجازت دو
ورنہ ہم بزور گھس آئینگے کہا کہ اجازت نہین ہی اگر زبردستی آتے ہو تو تم مختار ہو
ہارون رشید اندر داخل ہوئے فضیلؒ نے چراغ گل کر دیا کہ ہارون رشید کا چہرہ نظر نہ آئے
اسی اثنا مین ہارون رشید کا ہاتھ حضرت فضیلؒ کے ہاتھ پر پڑ گیا حضرت فضیلؒ نے فرمایا
کہ یہ ہاتھ کیسا نرم ہے اگر دوزخ کی آگ سے رہائی پاوے اور یہ کہکر نماز کی نیت باندھی
ہارون رشید رونے لگے اور کہا کہ آخر آپ کوئی بات تو کہیے حضرت فضیلؒ نے جب سلام پھیرا

Marfat.com

تو کہا کہ آپ کے باپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اُنھون نے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ مجھکو کسی قوم کا سردار کر دیجیے آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ ای چچا مینے آپکو آپکے نفس پر سردار کیا یعنی تمھارا نفس خدا کی طاعت مین خلق کی ہزار سال
کی اطاعت سے بہتر ہی اسلیے کہ تحقیق حکومت قیامت کے روز ندامت ہوگی ہارون رشید نے کہا
کچھ اور فرمایے حضرت فضیلؒ نے فرمایا کہ جب عمر عبدالعزیزؒ کو تخت سلطنت پر بٹھایا تو اُنہے سالم بن
عبداللہ اور رجاء بن حیوٰۃ اور محمد بن کعب کو بُلایا اور کہا کہ مین اس کاروبار مین مبتلا ہوا ہون
میری تدبیر کیا ہی ایک نے کہا اگر تو چاہتا ہی کہ کل تجکو عذاب سے نجات ہووے تو مسلمان بوڑھون کو
بجاے اپنے باپ کے جان اور جوانون کو بجاے بھائی کے اور بچّون کو بجاے فرزندون کے
اور عورتون کو بجاے بہن اور مان کے اور اُنکے ساتھ معاملہ ایسا کر کہ باپ اور مان اور
بھائی اور بہن کے ساتھ۔ کہا کچھ اور کیجیے کہا کہ مسلمانون کے گرد تیری گھر کے مثل ہین
اور لوگ تیرے لڑکے بالون کے مثل ہین۔ کہا کہ کچھ اور کہیے کہا کہ مہربانی کر بہنون کے ساتھ
اور احسان کر بھائیون کے ساتھ اور نیکی کر اولاد کے ساتھ پھر کہا کہ مین تیری خوبصورت
صورت سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو دوزخ کی آگ مین مبتلا ہووے اور بُری ہووے اور کہا کم من وجہ
صبیح فی النار یفضح و کم من امیر هناک اسیر یعنی بہت سی اچھی صورتین آگ مین ضعیف ہون گی
اور بہت امیر وہان قید ہونگے۔ کہا کچھ اور بھی فرمایئے اور بادشاہ سے کر کے۔ وتاکف
حضرت فضیل رحمہ اللہ نے کہا کہ خدا سے ڈر اور خداوند کے جواب کے واسطے ہوشیار رہو اور
تیار رہو قیامت کے روز خداے تعالے تجھ سے ایک ایک مسلمان کے بارے مین
باز پرس کریگا اور ہر ایک کا انصاف طلب کریگا اگر کسی رات کوئی
[illegible] کی سوئی ہوگی کل قیامت کو [illegible] اور [illegible] ہارون رشید
روتے روتے ایسا بیہوش ہوگیا کہ [illegible] فضیل [illegible]
کہ آپنے امیرالمومنین کو مار ڈالا [illegible] نے کہا [illegible] بیٹھے ہین

Marfat.com

بلکہ تونے اور تیری قوم نے اُسکو قتل کیا ہارون رشید اِس بات سے اور بھی بیقرار ہوکر رویا اور فضیل برمکی سے کہا کہ تجھے ہامان اِس سبب سے کہا کہ مجکو فرعون جانتا ہی پھر ہارون رشید نے پوچھا کہ آپکو کسیکا کچھ دینا ہے حضرت فضیل نے کہا کہ ہان خدای تعالی کا قرض مجھپر ہے اور وہ قرض طاعت ہے اگر وہ میری اسپر گرفت کرے افسوس مجھپر۔ ہارون رشید نے کہا کہ مین لوگون کا قرض یہ پوچھتا ہون کہا اللہ کا شکر ہے کہ اُسنے مجکو نعمت بہت بخشی ہی اور مجھے اُسکی کچھ شکایت نہین پھر ہارون رشید نے ہزار دینار کی تھیلی اُنکے سامنے رکھدی اور کہا کہ یہ مال حلال ہے اور مجھے مان کے ورثہ سے ملا ہی حضرت فضیل نے کہا کہ میری اِن ساری نصیحتون نے تجھے کچھ فائدہ ندیا اور تونے اسی جگہ سے ظلم شروع کیا اور بے انصافی اختیار کی عجب ہے کہ مین تو تجکو نجات اور بے تعلقی کیطرف بلاتا ہون اور تو مجھے ہلاکت مین ڈالتا ہے اور مجھپر بُوجھ لادتا ہی مین کہتا ہون کہ جو کچھ تیرے پاس ہی حقدارون کو دے تو دوسرے کو کہ جسکو نہین چاہیے دیتا ہی یہ کہکر ہارون رشید کے پاس سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دروازہ بند کرلیا ہارون رشید باہر آئے اور کہا ہاے یہ کیسا مرد ہے اور سچ تو یہ ہی کہ درحقیقت فضیل ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت فضیل اپنے بیٹے کو گود مین لیکر پیار کرنے لگے جیسے کہ معمول والدین کا ہی لڑکے نے کہا ای باپ آپ مجھے دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان کہا کہ آپ خدای تعالی کو بھی دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کہا اے باپ ایک دل مین دو دوست کو نہین رکھ سکتے حضرت فضیل جان گئے کہ یہ بات حق تعالی ہی کی طرف سے ہے لڑکے کو گود سے اُتار دیا اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئے۔ نقل ہے کہ حضرت فضیل ایک روز عرفات مین کھڑے خلق کو دیکھ رہے تھے اور اُنکی گریہ وزاری سُنتے تھے ایکبارگی آپ فرمانے لگے سُبحان اللہ اگر اسقدر مخلوق کسی بخیل کے پاس جاکر اُس سے زر طلب کرین وہ انکو مایوس نہ پھیرے ای خداوند تیرے نزدیک کہ تو خداوند کریم ہے انکا بخشدینا اُس سے آسان زیادہ ہے اور تو تو سارے کرم کرنے والون سے زیادہ کرم

Marfat.com

ڈالا ہی تجھ سے امید ہے کہ اِن سب کو بخشدے۔ نقل ہے کہ عرفات کی رات مین لوگون
حضرت فضیلؒ سے پوچھا کہ آپ اس مخلوق کے باری مین کیا کہتے ہو آپنے فرمایا کہ اگر فضیلؒ
مین نہوتا تو ساری بخشدیے جاتے لوگون نے اُنسے پوچھا کہ کیا وجہ ہی کہ ہم ڈرنیوالون کو نہین
دیکھتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر تم خائف ہوتے تو وہ تم سے پوشیدہ نہوتی اسلیے کہ خائف کو بجز خائف کے
در ماہی کو بغیر ماہی کے کوئی نہین دیکھ سکتا لوگون نے کہا کہ مرد کس وقت خدا کی دوستی مین کمال
کو پہنچتا ہی آپنے فرمایا کہ جب منع کرنا اور عطا کرنا اُسکے نزدیک برابر ہو لوگون نے کہا کہ آپ
اُس مرد کے حق مین کہو لبیک کہنا چاہتا ہی لا کے خوف سے لبیک نہین کہہ سکتا کیا کہتے ہو
آپنے کہا کہ مین امید رکھتا ہون کہ جو شخص کہ ایسا ہو اور آپکو ایسا جانے کوئی لبیک کہنے والا
اس سے زیادہ نہین ہوسکتا لوگون نے پوچھا کہ اصل دین کیا ہی آپنے فرمایا کہ عقل لوگون نے کہا
اصلِ عقل کیا ہی آپنے فرمایا کہ حلم پھر پوچھا کہ اصل حلم کیا ہی فرمایا صبر۔ حضرت احمد حنبلؒ فرماتے ہین
کہ مینے فضیلؒ کو یہ کہتے سُنا کہ جو ریاست دُنیا کا جویان ہوا خوار ہوا مینے کہا کہ آپ مجھے کچھ
وصیت فرمایے آپنے فرمایا کہ تابع ہو متبوع مت ہو کہ یہ پسندیدہ ہی بشر حافیؒ کہتے ہین کہ مینے
حضرت فضیلؒ سے پوچھا کہ زہد بہتر ہے یا رضا آپنے فرمایا کہ رضا اسلیے کہ راضی برضاے مولی
کوئی مرتبہ اپنے مرتبے سے زیادہ طلب نہین کرتا۔ نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوریؒ کہتے ہین
کہ ایک رات کو مین حضرت فضیلؒ کے پاس گیا اور مین آپکے سامنے آیات اور احادیث اور
پسندیدہ اقوال بیان کرتا رہا اور پھر مینے کہا کہ بڑی مبارک رات آج کی رات ہے اور بڑا
مبارک جلسہ اِس رات کا جلسہ ہے اور یقیناً ایسا جلسہ خلوت سے بہتر ہے۔ حضرت فضیلؒ نے کہا کہ بہت
بُری رات جو آج ہی اور بہت بُرا جلسہ کہ کل تھا مینے کہا کہ یہ آپنے کیا فرمایا فرمانے لگے
کہ تو ساری رات اسی خیال مین رہا کہ ایسی بات کہے کہ مجھے پسند ہو اور مین بھی اسی فکر مین رہا
کہ کہان سے ایسا عمدہ جواب دون کہ تجھے پسند ہو [illegible] دونون ایک دوسرے کی بات کے خیال مین
خداے تعالی سے غافل [illegible] تنہائی اور خدا کے ساتھ مناجات کرنا بہتر ہے

نقل ہے کہ ایک روز حضرت فضیل نے عبداللہ مبارک کو اپنے آگے جاتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ جہان سے آئے ہو لوٹ جاؤ ورنہ مین لوٹ جاؤنگا تم اسلیے آتے ہو کہ مجھسے کچھ باتین کرو اور مین تم سے کچھ باتین کرون۔ نقل ہے کہ ایک مرد حضرت فضیل کی زیارت کو آیا آپ نے فرمایا کہ کس کام کو آئے ہو اُسنے کہا اسلیے آیا ہون کہ تم سے آسایش پاؤن اور آپ کی گفتگو سے محبت وانس حاصل کرون آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ امر وحشت سے بہت نزدیک ہی اور تم نہین آئے ہو مگر اسلیے کہ مجھکو جھوٹ سے فریب دو اور مین تمکو جھوٹ سے فریب دون تم جہان سے آئے ہو وہین لوٹ جاؤ اور آپ نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ بیمار ہو جاؤن تاکہ نماز جماعت کو نہ جاؤن اور لوگونکو نہ دیکھون اور فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ایسی جگہ خلوت گزین ہو کہ کوئی تمکو نہ دیکھے اور تم کسیکو نہ دیکھو کہ یہ بات بہت بزرگ ہی۔ اور فرمایا کہ ایسے شخص کا کہ میرے پاس آوے اور مجھے سلام نکرے اور اگر مین بیمار پڑون تو میری بیمار پرسی کو نہ آوے مین بڑا احسانمند اور شکر گزار ہون اور فرمایا کہ جب رات ہوتی ہی تو مین خوش ہوتا ہون کہ اب مجھے خلوت بے تفرقہ حاصل ہوگی اور جب صبح ہوتی ہی تو مین غمگین ہوتا ہون اس خیال سے کہ اب لوگ آوینگے اور مجکو تشویش مین ڈالینگے اور فرمایا کہ جو شخص کہ تنہائی سے بھاگتا ہی اور مخلوق سے اُنس پکڑتا ہی سلامت سے دور ہی اور فرمایا کہ جو شخص کہ اپنے عمل کی گفتگو کرتا ہی اُسکی بات بہت کم ہوتی ہی مگر اُس چیز مین کہ اُسکے کارآمد ہو اور فرمایا کہ جو شخص کہ خدای تعالیٰ سے ڈرتا ہی اُسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے اور فرمایا کہ اگر خدائے تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اُسکو رنج وغم بہت سا دیتا ہے اور اگر دشمن رکھتا ہی تو دُنیا کو اُسپر فراخ کرتا ہی اور فرمایا کہ اگر کوئی غمگین کسی اُمّت کے درمیان روتا ہے تو ساری اُمّت کو اُسکے واسطے غمگین کرتے ہین۔ اور فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ دراز غم ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غمگین رہتے تھے اور فرمایا جیسی کہ یہ عجیب بات ہی کہ بہشت مین کوئی روے اس سے زیادہ یہ عجیب ہے کہ دنیا مین کوئی ہنسے اور فرمایا کہ جس شخص کے کہ دل مین

Marfat.com

ت الٰہی سماجاتا ہی ایسی بات کہ اُسکے کار آمد ہو اُسکی زبان پر نہین گذرتی اور اُس خوف کے
سبب سے دنیا کی محبت اور نفس کی خواہشونکو جلاتا ہی اور دُنیا کی رغبت کو دل سے دور کرتا ہی
ر فرمایا کہ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ساری چیزین اُس سے ڈرتی ہین اور جو شخص کہ
ای تعالےٰ سے نہین ڈرتا وہ خود تمام چیزون سے ڈرتا ہی اور فرمایا کہ بندی کا خوف و ڈر بندے
ے علم کے موافق ہوتا ہی اور بندے کا زہد دنیا مین بندی کی رغبت کے موافق ہوتا ہی آخرت کے
ساتھ اور فرمایا کہ مینے کسی شخص کو اس اُمّت مین ابن سیرین سے زیادہ خدا سے امید کرنیوالا
ور اُس سے ڈرنے والا نہین دیکھا اور فرمایا کہ اگر ساری دُنیا مجھپر حلال کردین تو مین اُس سے
بقدر شرم کرون کہ جسقدر تم مُردار سے شرم کرو اور فرمایا کہ ساری بُرائیون کو ایک مکان مین
ع کیا اور اُسکی کُنجی دُنیا کی دوستی کی اور فرمایا کہ دُنیا مین شروع کرنا آسان ہی لیکن بری الذمّہ ہونا
ور خلاص پانا دشوار ہی اور فرمایا کہ دُنیا مثل ایک بیمارون کے مکان کے ہی اور خلق اُسمین مثل
دیوالون کے ہی دیوانے بیمارخانے مین بندھی جکڑے رہتے ہین اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر آخرت
باقی مٹی کی ہوتی اور دُنیا فانی زر کی تو لائق تھا کہ خلق کی رغبت باقی مٹی پر ہوتی اور جس
صورت مین کہ دُنیا کی اصل فانی مٹی سے ہے اور آخرت کی زر باقی سے تو زیب دیتا ہی کہ آخرت پر
رغبت ہو اور فرمایا کہ کسی شخص کو دُنیا کی کوئی شے نہین دی جب تک کہ اُسکی آخرت [illegible] کم
نہ کیے اسلیے کہ تجھے خدا کے یہان وہی ملیگا کہ تو نے کمایا ہی اور کماتا ہے اب تجھے اختیار ہے
چاہے بہت کر چاہے تھوڑا۔ اور فرمایا کہ نرم جامہ و مزیدار کھا [illegible]
آس لباس اور کھانے کی لذت سے محروم ہوگئے اور فرمایا کہ ان لوگون نے [illegible]
سے ملنا جلنا چھوڑا ہے تکلف کی وجہ سے چھوڑا ہی جس وقت کہ تجھ [illegible] سیان [illegible]
گستاخانہ باہم زندگی بسر کرینگے اور فرمایا کہ حق تعالےٰ نے پہاڑون کو [illegible]
مین سے ایک پر ایک پیغمبر کے ساتھ کلام کرونگا سارے پہاڑون نے تکبر کیا سوا
طور سینا کے کہ اُسپر حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا اسی وجہ سے کہ اُسنے

Marfat.com

تواضع کی اُسکو پسند کیا اور خدا کے ساتھ تواضع کرنا عاجزی کرنا ہی اور اُسکے حکمون کو بجالانا اور جو کچھ فرمائے اُسکا قبول کرنا اور جس سے کہ منع فرمائے اُس سے باز رہنا اور فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنے آپکو معزز سمجھا وہ تواضع سے بے نصیب ہے اور فرمایا کہ تین چیزون کے طالب مت ہوا سواسطے کہ نپاؤ گے ایک تو ایسا عالم کہ جسکا علم عمل کی ترازو مین پورا ہو نپاؤ گے اور بے علم رہو گے دوسرے ایسے عامل کی کہ اُسکا اخلاص عمل کے ساتھ موافق ہو تلاش مت کرو کہ نپاؤ گے اور بے عامل رہو گے تیسرے برادر بے عیب مت ڈھونڈو کہ نپاؤ گے اور بے برادر رہو گے اور فرمایا جو شخص کہ اپنے بھائی کے ساتھ دوستی ظاہر کرتا ہو زبان سے اور دل مین دشمنی رکھتا ہو خدا تعالی اُسپر لعنت کرتا ہے اور اُسکو اندھا اور بہرا کریگا اور فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ عمل کرنا ریا تھا اب وہ وقت ہے کہ عمل نکرنا ریا ہے اور فرمایا کہ خلق کیواسطے عمل کو دوست رکھنا ریا ہی اور خلق کے لیے عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص وہ ہی کہ حق تعالی تجھکو ان دونون صفت سے محفوظ رکھے اور فرمایا کہ اگر مین قسم کھا کر کے یہ کہنا کہ مین ریا کار ہون زیادہ پسند کرتا ہون اس کہنے سے کہ مین ریا کار کا دیکھنے والا ہون اور فرمایا کہ اصل زہد حق تعالی سے ہر کام پر راضی ہونا ہی کہ جو وہ کرے اور سب سے زیادہ لائق مخلوق کہ راضی برضای مولی ہو اہل معرفت ہین اور فرمایا کہ جو شخص کہ خدائے تعالی کو جیسا کہ حق اُسکے پہچاننے کا ہی پہچانتا ہو وہ اُسکی عبادت بھی جیسا کہ حق عبادت کا ہے بجالاتا ہے اور جوانمردی وہ ہی کہ برادران اسلام سے مدد کا خواہان نہو اور فرمایا کہ اصل توکل وہ ہی کہ اللہ کے سوا کسی سے امید نرکھے اور سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرے اور فرمایا کہ متوکل وہ ہے کہ خدا پر اعتماد رکھے وہ شخص نہین ہی کہ خدا پر ہر امر مین الزام لگاوے اور اُس کی شکایت کرے بلکہ ظاہر و باطن اُسکے احکام پر سر جھکاوے اور فرمایا کہ جب تجھ سے پوچھین کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی تو تو خاموش رہ کیونکہ اگر کہے گا نہین تو تو کافر ہو جائیگا اور اگر کہے گا ہان تو تیرا فعل دوستون کے فعل جیسا نہین ہی پس یہ جھوٹ ہوگا اور فرمایا کہ مجھے خدا سے بہت شرم آتی ہی کہ بار بار پاخانے کو جاؤن حالانکہ آپ تین روز مین ایکبار رفع حاجت کو

Marfat.com

جاتے تھے اور فرمایا کہ بہت سے مرد ہین کہ کسی جگہہ مین طہارت کو جاتے ہین اور پاک ہو کر باہر آتے ہین
اور بہت سے مرد ہین کہ کعبہ جاتے ہین اور ناپاک ہو کر باہر آتے ہین یعنی گنہگار کے گنہگار ہی رہتے ہین۔
اور فرمایا کہ عاقلون کے لیے لڑنا بے عقلون کے ساتھ حلوا کھانے سے زیادہ آسان ہے اور فرمایا کہ جو
شخص کہ فاسق کے سامنے بخندہ پیشانی ہنستا ہے مسلمانی کے ویران کرنے مین کوشش کرتا ہے اور فرمایا
کہ اگر کوئی چارپایہ کو لعنت کرتا ہے تو چارپایہ کہتا ہے کہ میری اور تیری دونون کی طرف سے آمین
اور جو کوئی کہ خدا کا نافرمان زیادہ ہے اُسپر لعنت ہو اور فرمایا کہ اگر مجھے خبر کر دین کہ تیری ایک
دُعا مقبول ہوگی جو کچھ چاہے مانگ تو مین وہ دُعا بادشاہ کے لیے مانگون کیونکہ اگر اپنی بہتری
کیواسطے دُعا کرونگا تو اُسمین صرف میری ہی بہتری ہوگی اور بادشاہ کی بہتری مین مخلوق کی
بہتری ہوگی اور فرمایا کہ دو خصلتین دل کو خراب کرتی ہین بہت کھانا اور بہت سونا اور فرمایا کہ
تم مین دو خصلتین ہین کہ دونون نادانی کی اصل ہین ایک تو یہ ہے کہ بغیر کوئی عجیب غریب بات
دیکھے ہوئے ہنستے ہو اور دوسرے یہ کہ لوگون کو نصیحت کرتے ہو اور خود اُسپر عمل نہین کرتے
اور شب بیداری سے بھاگتے ہو اور فرمایا کہ خدای تعالے فرماتا ہے اے فرزند آدم اگر تو مجھے یاد کرتا ہے
تو مین تجھے یاد کرتا ہون اور اگر تو مجھے فراموش کرتا ہے تو مین تجھے فراموش نہین کرتا ہون اور
جبکہ تو مجھے یاد نہین کریگا وہ تیرا قصور ہے اور کیا تیرا قصور نہین ہے اب خیال کر کہ تو کیا
کر رہا ہے اور فرمایا کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے ایک پیغمبر کو ارشاد کیا ہے کہ گنہگارونکو خوشخبری دے
کہ اگر تم توبہ کروگے تو مین قبول کرونگا اور ڈرا صدیقون کو کہ اگر مین عدل سے اُنکے ساتھ
معاملہ کرونگا تو سب کو عذاب کرونگا ایک شخص نے حضرت فضیل سے کہا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت
کیجیے آپ نے فرمایا کہ اہل تفرقہ نیک ہین یا اللہ پاک کہ واحد ہے بڑا قہر کرنے والا
ایک روز آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ ایک دینار ہاتھ مین لیے جا رہا [illegible]
اُسکو ہاتھ سے مل مل کر صاف کر رہا ہے آپ نے فرمایا اے بیٹے [illegible] ترک کرنا
دس حج اور عمرے سے بڑھ کر ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپکے صاحبزادے کا پیشاب

Marfat.com

بند ہوگیا تھا حضرت فضیل رح نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ اے پروردگار مجھے میری دوستی کی قسم ہے کہ تکلیف سے اسکو رہائی عطا فرما فی الفور لڑکا اچھا ہوگیا آپ مناجات مین فرمایا کرتے کہ ای اللہ تو مجھے بھوکا رکھتا ہی اور میرے بال بچون کو بھوکا اور ننگا رکھتا ہی اور رات کو چراغ تک نہین دیتا ایسا معاملہ تو تیرا اپنے دوستون کے ساتھ ہوتا ہی مینے کس طرح سے یہ دولت پائی کہ تو میرے ساتھ بھی ایسا معاملہ کرتا ہے اور آپ مناجات مین فرماتے الٰہی مجھپر رحمت کر کہ تو میرے حال پر دانا و بینا ہی اور مجھپر عذاب مت کر کیونکہ تو مجھپر قادر ہے۔ **نقل ہے** کہ تیس برس تک کسی نے حضرت فضیل رح کو ہنستے نہ دیکھا مگر اُس روز کہ آپکے صاحبزادے نے انتقال کیا آپ مسکرائے لوگون نے کہا کہ ای خواجہ یہ کیا موقع ہنسی کا ہے آپنے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حق تعالے اُسکی موت سے راضی ہوا مین بھی اُسکی رضا کی موافقت کے واسطے مسکرایا اور آخر عمر مین آپ فرماتے تھے کہ مجھے پیغمبرون پر رشک نہین کیونکہ اُنکے لیے بھی قبر اور قیامت اور دوزخ اور پل صراط درپیش ہے اور سب کم حوصلگی کے سبب سے نفسی نفسی کہین گے اور فرشتون پر بھی رشک نہین ہے کیونکہ اُنکا خوف بنی آدم کے خوف سے زیادہ ہی مجھے تو اُسپر رشک آتا ہی جو کہ مان کے پیٹ سے نہ پیدا ہوا ہے اور نہوگا کہتے ہین کہ ایک روز ایک خوش خوان قاری نے آپکے سامنے ایک آیت خوش آوازی سے پڑھی آپنے فرمایا کہ اسکو میرے بیٹے کے پاس لیجاؤ تاکہ اسکے روبرو پڑھے اور اُسے منع فرمادیا کہ دیکھو خبردار سورۃ القارعۃ نہ پڑھنا کیونکہ میرا بیٹا قیامت کے ذکر سُننے کی طاقت نہین رکھتا ہی اتفاق سے قاری نے سورۃ القارعۃ پڑھی اُس پاک ذات لڑکے نے چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوا جب حضرت فضیل رح کے موت کا وقت قریب پہونچا تو آپکی دو صاحبزادیان تھین آپنے اپنی بیوی صاحبہ کو وصیت فرمائی کہ میرے دفن کرنے کے بعد ان دونون کو بوقبیس پہاڑ پر لیجانا اور آسمان کی طرف مُنھ کرکے کہنا کہ ای خداوند فضیل رح نے مجکو یہ وصیت کی کہ جب تک مین جیتا رہا اِن پناہ چاہنے والون کو اپنے پاس رکھتا رہا اب کہ تو نے مجکو قبر کے قید خانے مین قیدی کیا ہی مین ان پناہ چاہنے والونکو تیرے حوالے پھر کرتا ہون کہتے ہین کہ جب حضرت فضیل رح کو دفن کرچکے

Marfat.com

تو آپ کی بیوی صاحبہ نے ایسا ہی کیا اور مناجات کی اور بہت روئین اسی اثنا مین سردار یمن مع اپنی دونون بیٹون کے وہان وارد ہوا اور رو گریہ وزاری سنکر حال پوچھا آپ کی بیوی صاحبہ نے ساری کیفیت بیان فرمائی یہ سنکر اس سردار نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیوین تو مین ان دونون لڑکیون کا اپنے دونون بیٹون کے ساتھ نکاح کردون آپنے فرمایا مجھے منظور ہے اسیوقت سردار نے عماری کی تیاری کا حکم دیا اور تکلف کپڑون سے آراستہ کیا اور دونون کو سوار کرکے یمن مین لیگیا اور وہان کے بزرگونکو جمع کرکے اپنے دونون بیٹون کے ساتھ دونون صاحبزادیون کا نکاح کردیا اور ہر ایک کا دس ہزار مہر قرار دیا۔ سچ ہے جو اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ اسکا ہوجاتا ہے حضرت عبداللہ مبارک فرماتے ہین کہ جب حضرت فضیل نے انتقال فرمایا تو مین کیا بیان کرون کہ کیا صورت پیش آئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان آپکو رو رہے ہین۔

گیارہوان باب حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین اور دنیا کے سلطان وہ قاف یقین کے سیمرغ وہ عزلت کے جہان کے خزانہ وہ دولت کے گنجینہ وہ بہت بڑی ولایت کی دولت کے بادشاہ یعنی ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ متقی وقت تھے اور صدیق روزگار تھے اور طرح طرح کے معاملون اور قسم قسم کی نیستون مین کامل حصہ رکھتے تھے اور مقبول خاص و عام تھے اور آپنے بہت سے بزرگان دین سے ملاقات کی اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی صحبت مین رہے اور شیخ العراق جنید نے فرمایا ہے کہ اس جماعت کے سارے علمون کی کنجی ابراہیم ادہم ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہم حضرت امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے پاس آئے آپکے دوستون نے نظر حقارت سے حضرت ابراہیم ادہم کو دیکھا حضرت ابوحنیفہ صاحب نے فرمایا سیدنا ابراہیم یعنی اے ہمارے سردار ابراہیم ادہم آیئے

Marfat.com

حضرت ابوحنیفہ صاحب کے دوستون نے یہ سنکر کہا کہ اُسنے یہ سرداری کیونکر پائی حضرت ابوحنیفہ صاحب
نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ وہ ہروقت خداوند تعالیٰ ہی کی عبادت مین مشغول رہتا ہی اور ہم تو
دوسرے کامون مین بھی مشغول ہوجاتے ہین پس دیکھو کہ کس درجے کا شخص ہے۔ کہتے ہین کہ آپ کی
شروع حالت ایسی تھی کہ آپ بلخ کے بادشاہ تھے اور ایک جہان آپکے زیر فرمان تھا جب آپ
سوار ہوتے تھے تو چالیس ڈھالین سونے کی اور چالیس گرز سونے کے آپکے آگے اور پیچھے لیکر
چلتے تھے ایک رات آپ تخت پر سو رہے تھے آدھی رات کے وقت آپکو چھت پر آہٹ معلوم ہوئی
آپ نے آواز دیکر پوچھا کہ کون ہی کہا کہ آپ کا جان پہچان ہی ایک اونٹ کھو گیا ہی اُسکو ڈھونڈھ
رہا ہون آپنے فرمایا کہ اونٹ کا چھت پر کیا کام اُسنے کہا کہ ای غافل تو خدا کو اطلسی لباس اور سونے
کے تخت پر ڈھونڈھتا ہے کیا کوٹھے پر اونٹ ڈھونڈھنے سے یہ بات زیادہ تعجب کی نہین ہے
اُسکی اس بات سے حضرت ابراہیم ادہم کے دل مین ایک طرح کی دہشت پیدا ہوئی اور آگ اُنکے
قلب مین لگی آپ بہت فکرمند اور حیران اور غمگین ہوئے دوسرے روز جبکہ سارے امیر وزیر
اپنی جگہون پر استادہ تھے اور غلام سامنے صف بستہ تھے اور دربار عام ہو رہا تھا یکایک ایک مرد
باشوکت دروازے سے اندر آیا اور اُسکا کچھ ایسا رعب نوکرون چاکرون اور سپاہ پر چھا گیا کہ کسی کی ہمت
نہ پڑی کہ پوچھتا کہ وہ کون ہی تمامی گونگے بن گئے وہ مرد جب تخت کے پاس آیا تو آپنے پوچھا
کہ کیا ڈھونڈھتا ہے اُس مرد نے کہا کہ مین اس سرای مین اُترنا نہین چاہتا حضرت ابراہیم ادہم نے
کہا کہ یہ سرای نہین ہی یہ تو میرا محل ہے اُس مرد نے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ آپ سے پہلے یہ محل کس کے
پاس تھا آپنے فرمایا کہ میرے باپ کے پاس تھا اُس مرد نے کہا کہ اُس سے پہلے اسکا کون مالک تھا
آپنے فرمایا کہ میرے دادے کا تھا اُس مرد نے کہا کہ اُس سے پہلے کس کا تھا آپنے فرمایا فلانے
مالک تھا اسی طرح آپنے چند آدمیون کے نام لیے یہ سنکر کے اُس مرد نے کہا کہ اچھا اب
آپ ہی بتائیے کہ یہ مسافرخانہ نہین ہی تو کیا ہے کہ ایک آتا ہی اور ایک جاتا ہی اور یہ کہکر باہر چلا گیا
اور گم ہو گیا حضرت ابراہیم ادہم اکیلے اُسکے پیچھے روانہ ہوئے یہانتک کہ اسکو پایا پوچھا

Marfat.com

کون ہی اُسنے کہا کہ مین خضر ہون یہ سُنکر ایک طرح کی آگ حضرت ابراہیم ادہم کی جان مین لگی ور آپکا
شوق ذوق بڑھا اور حکم دیا کہ گھوڑا کسو تاکہ ہم جنگل مین پھرین اور دیکھین کہ کیا ظہور مین آتا ہی اور
ایک جماعت کے ہمراہ جنگل کو راہی ہوئے اور جدھر مُنھ اُٹھتا تھا چلدیتے تھے اسی اثنا مین آپ
لشکر سے بچھڑ گئے یکایک ایک آواز سُنی کہ بیدار ہوجا گو دوسری بار پھر بھی آواز سُنی یہانتک کہ تین
بار یہی آواز سُنی کہ جاگو جاگو اُس سے پہلے کہ موت سے تجکو بیدار کرین حضرت ابراہیم ادہمؒ
سُنکر بیخود ہوگئے اِتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک ہرن نمودار ہوا آپنے اپنے آپکو اُسکی طرف متوجہ کیا
ہرن نے کہا کہ مجھے تو خود شکار کرنے کو بھیجا ہی آپ مجکو شکار نہین کر سکتے ہین [illegible] آپکو اسی کام
واسطے پیدا کیا ہی جو آپ کر رہے ہین اور آپکے لیے دوسرا کام نہین ہی حضرت ابراہیم ادہمؒ سمجھ گئے
کیا حال ہے ہرن کی طرف سے مُنھ پھیرا وہی بات کہ ہرن سے سُنی تھی زین پوش سے سُنی ایک
[illegible] کا خوف آپ مین سما گیا اور کشف کا درجہ زیادہ ہوا جب حق تعالیٰ جل جلالہٗ کو منظور ہوا کہ
[illegible] تمام کرے دوسری بار آپکے گریبان کی گھنڈی سے یہی آواز آئی [illegible] مرتبہ کشف
[illegible] تمامیت کو پوہنچا اور عالم ملکوت کا دروازہ آپ پر کھل گیا اور واقعات نازل ہونے لگے
درجۂ یقین حاصل ہوا آپ اسقدر روئے کہ سارا لباس [illegible] اور گھوڑا [illegible] آنسو [illegible] گیا
آپنے توبۂ نصوح کی اور راستے سے ایک جانب کو متوجہ ہوئے آپنے ایک چرواہے کو دیکھا
[illegible]ل کا کُرتا اور اُون کی ٹوپی پہنے ہے آپنے اپنا جڑاؤ تاج اور زر بفت کا لباس [illegible] دیا
[illegible]وہ کُرتا اُس سے لے لیا اور فرمایا کہ یہ بھیڑین بھی ہمنے تجھی کو بخشین اور سارا عالم ملکوت آپکو
[illegible] آیندہ فقرہ مؤلفؒ کا ہے کیا خوب بادشاہت ہی کہ جسنے ابراہیم ادہم کو [illegible]
لباس شاہی اُتار کر جامۂ فقر پہنا اور پیدل پہاڑ اور بیابان مین پھرتے [illegible]
[illegible] روتے تھے پھرتے پھرتے مرو تک پوہنچے وہان ایک پل تھا ایک اندھا اُس پر سے
[illegible] تھا حضرت ابراہیم ادہمؒ نے کہا اللھم احفظ یعنی یا اللہ اس اندھے کو بچا وہ معلق ہوا مین
ہو گیا اور حضرت ابراہیمؒ کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا آپ اس معاملے سے حیرت مین آئے

Marfat.com

اور خیال کیا کہ یہ کیسا بزرگ شخص ہے پھر وہانسے روانہ ہوئے اور نیشاپور مین پہنچے وہان ایک غار مشہور ہے نو برس تک اُس غار مین سکونت پذیر رہے اور بہت مجاہدے اور ریاضتین کین اور سامان آخرت جمع کیا آپ تنہا اُسمین رہتے تھے جمعرات کے روز غار سے باہر نکلتے اور لکڑیونکا ڈھیر جمع کرتے اور صبح کو نیشاپور مین لیجاکر بیچتے اور جمعہ کی نماز پڑھکر روٹی خریدتے اور آدھی فقیر کو دیتے اور پھر دوسرے ہفتے تک غار مین رہتے۔ نقل ہے کہ آپنے غار کے اندر ایک رات کڑاکے کے جاڑے مین برف توڑکر غسل کیا اور صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح کو آپکو بہت سردی معلوم ہوئی اور سمجھے کہ اب یہ بجھ جائیگا آپکے دل مین آیا کہ اگر تھوڑی سی آگ ہوتی تو کیا خوب ہوتا یہ خیال ہی کرتا تھا کہ آپکو معلوم ہوا کہ کسی نے پوستین آپ کی پیٹھ پر ڈالدیا اور آپکی پیٹھ گرم ہوگئی آپ سوگئے جب جاگے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ تو اژدہا ہے کہ جسنے آپ کو گرم کر رکھا ہے آپکا دل دھڑکنے لگا اور آپنے فرمایا کہ اے خداوند آپنے تو اُسکو لطف کی صورت مین میرے پاس بھیجا تھا لیکن اب مین اُسکو قہر کی صورت مین دیکھتا ہون مجھ مین اُسکی برداشت نہین ہے اُسی دم اژدہا زمین پر اُتر پڑا اور چلکر گم ہوگیا۔ نقل ہے کہ جب لوگون نے آپ کے حال پر آگاہی پائی تو آپ اُس غار سے نکلکر بھاگ گئے اور مکہ معظمہ کی جانب راہی ہوئے اور اُسوقت کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اُس غار کی زیارت کو گئے تو فرمایا کہ سبحان اللہ اگر یہ غار مشک سے بھرا ہوتا تو بھی ایسی خوشبو نہ دیتا کہ جسقدر کہ اب ایک جوانمرد باخدا کے رہنے سے عیش و آسایش سے بھرا ہے نقل ہے کہ جب حضرت ابراہیم ادہمؒ نے بیابان نوردی اختیار کی ایک شخص بزرگان دین سے آپ کو ملے اور اسم اعظم آپ کو سکھایا آپنے اُسی نام سے خدا کو یاد کرنا شروع کی فی الفور حضرت خضر کو دیکھا کہا کہ اے ابراہیم ادہمؒ وہ شخص کہ جسنے تجھکو خدائے تعالیٰ کا نام سکھایا ہے میرا بھائی الیاسؑ تھا پھر حضرت خضر اور آپ کے درمیان بہت گفتگو رہی اور آپ خضرؑ کے مرید ہوئے جسکی بدولت اس درجے کو خدا کے حکم سے پونہچے حضرت ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہین کہ مین بیابان مین جارہا تھا جب ذات العرق پر

Marfat.com

پونہچا تو کیا دیکھتا ہون کہ ستر مرد گدڑی پوش مقتول پڑے ہین اور خون اُنسے بہ رہا ہے
ہین اُسکے آس پاس پھر ایک مین تھوڑی سی جان باقی تھی مین نے اُس سے پوچھا
اے جوانمرد یہ کیا حالت ہے اُسنے کہا اے ادہم کے بیٹے علیک بالماء والمحراب یعنے
پنے اوپر صرف پانی اور عبادت گاہ لازم کرلے۔ دور دور مت جا کہ مہجور ہوگا اور نزدیک
نزدیک مت آ کہ رنجور ہوگا خدا نکرے کہ کوئی شخص سلامت کے بچھونے پر بے ادبی کرے
اور ایسے دوست سے ڈر کہ حاجیون کو روم کے کافرون کی طرح قتل کرتا ہی اور حاجیون
کے ساتھ جہاد کرتا ہے دیکھ ہم سب صوفی تھے ہم سب خدا کے توکل پر بیابان کیطرف
راہی ہوے اور ہمنے اپنے دل مین یہ عہد کرلیا کہ ہم بات چیت نہ کرینگے اور سوای خدا کے
کسی سے فکر و اندیشہ نہ رکھین گے اور اُسی کے واسطے حرکت و سکون کرینگے اور سواے
اُسکے کسی کی طرف توجہ نکرینگے جب ہم جنگل طے کرکے احرام گاہ مین پونہچے تو خضر علیہ السّلام
ہمارے پاس آئے ہمنے سلام کیا اور ہم خوش ہوئے اور ہمنے کہا الحمد للہ کہ ہماری کوشش
حق تعالیٰ کے یہان مقبول ہوئی اور طالب مطلوب تک پونہچا کہ ایسا شخص ہمارے
استقبال کو آیا اُسی دم ہماری جانون کیطرف خطاب ہوا کہ ای جھوٹو اور بدعہدو تمنے مجھسے
یہی قول و قرار کیا تھا کہ مجھکو بھول گئے اور ہماری سوا دوسرے کے ساتھ مشغول ہوگئے اچھا
کیا پروا ہے مین اُسکے جرمانے مین تمھاری جانین لونگا اور تمھارا خون بکھیر دونگا۔ ترجمہ بیت
ہماری ولایت مین ہمیشہ خونریزی ہوتی ہی اور ہمیشہ بجاے اگر کے جان انگیٹھی پر جلائی جاتی ہے
اگر تمھارا خیال ہمارے خیال کے مثل ہے تو تو آؤ ورنہ ہمارے پاس سے دور ہٹ جاؤ
اسلیے کہ ہم مقبول دوست ہین اور شاید کہ تم ایسا خیال نہ رکھ سکو یہ سارے جوانمرد جو
ہے اسی باز خواست کے سوختہ ہین اور خبردار ہو اے ابراہیم ادہم کہ اگر تیرا بھی ایسا خیال ہے
تو تو پانون آگے بڑھا نہین تو ابھی کچھ نہین گیا ہے دور رہ۔ حضرت ابراہیم ادہم کہتے ہین
کہ مین حیران رہا اور پوچھا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم کیسے بچ گئے اُسنے جواب دیا کہ یہ سب

Marfat.com

کامل تھے اور مین ابھی ناقص ہون اب مین کوشش کر رہا ہون کہ کامل ہون اور اُنکے پیچھے چلون یہ کہا اور رجان بحق تسلیم کی۔ **نقل ہے** کہ حضرت ابراہیم ادہم چالیس برس کے عرصے مین اسطرح راہ طے کرکے کہ قدم بقدم گریہ وزاری و نماز کرتے تھے مکۂ معظمہ تک پونہچے حرم کے بزرگون نے جب آپکے پونہچنے کی خبر پائی تو استقبال کے لیے باہر آئے حضرت ابراہیمؒ یہ سُنکر قافلے سے آگے بڑھ گئے تاکہ کوئی اُنھین نہ پہچانے خدمتگارون نے کہ اُن بزرگون سے آگے آئے تھے حضرت ابراہیم ادہمؒ کو دیکھا پوچھا کہ کیا ابراہیم ادہمؒ نزدیک ہی کہ سارے حرم کے بزرگ و مشائخ اُسکے استقبال کو آئے ہین حضرت ابراہیم ادہمؒ نے یہ سُنکر کہا کہ وہ اُس بے دین سے کیا چاہتے ہین خادمون نے یہ سُنکر آپکی گردن پر گردنیان مارنی شروع کین اور کہنے لگے کہ ہا مین تو ایسے بزرگ و عالیقدر مرد کو زندیق اور بیدین بتلاتا ہی زندیق درحقیقت تو ہی ہی حضرت ابراہیم ادہمؒ نے کہا کہ بھائی مین بھی تو یہی کہتا ہون کہ زندیق مین ہی ہون جب وہ سب آپسے آگے بڑھ گئے تو آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ کیون اے نفس تو نے اپنی سزا پائی بہت خوش ہو رہا تھا اور آرزو کر رہا تھا کہ حرم کے مشائخ میرے استقبال کو آوین خدا کا شکر ہے کہ مینے اپنے مقصد کے موافق تجھکو دیکھا آپ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ اُن لوگون نے پہچان لیا کہ ابراہیم ادہمؒ یہی ہین بہت معذرت کی پھر آپ مکّے مین سکونت پذیر ہوئے اور وہان آپ کے بہت سے مُرید ہو گئے لیکن آپ ہمیشہ اپنی کمائی کھاتے تھے کبھی لکڑیان ڈھوتے تھے اور کبھی کھیت کی نگہبانی کرتے تھے۔ **نقل ہے** کہ جب آپ بلخ سے روانہ ہوئے تو آپکا ایک چھوٹا لڑکا تھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اُسنے ماں سے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہے ماں نے ساری کیفیت مفصل بیان کی اور کہا کہ اب لوگ کہتے ہین کہ مکۂ معظمہ مین ہین لڑکے نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیوین تو مکۂ معظمہ جاؤن اور خانۂ کعبہ کی زیارت کرون اور اپنے باپ کو تلاش کرکے اُن کی خدمتگزاری مین رہون بعد اسکے شہر بلخ مین منادی کروا دی کہ بس کسیکو آرزوی حج ہو آوے اُسکا سارا خرچ کھانے پینے اور سواری کا مین دونگا کہتے ہین کہ چار ہزار آدمی آئے آپکا صاحبزادہ

مع اپنی والدہ کے سب کو خرچ کھانے اور سواری کا اپنے پاس سے دیکر مکۂ معظمہ تک لایا اور
مید دار تھا کہ اب باپ کا دیدار نصیب ہوگا جب مکے مین پوہنچا مسجد حرم مین گُدڑی پوشون
ن ایک جماعت دیکھی پوچھا کہ تم ابراہیم ادہمؒ کو پہچانتے ہو اُنھون نے کہا کہ وہ تو ہمارا شیخ و پیر و
رشد ہے پوچھا کہان ہی کہا کہ لکڑیون کی تلاش مین جنگل گیا ہوا ہی تاکہ لاوے اور بیچے
ور ہمارے واسطے روٹی خرید کر لاوے لڑکا یہ سُنکر جنگل کیطرف راہی ہوا ایک بوڑھے کو دیکھا
لکڑیون کا گٹھا گردن پر رکھے آرہا ہے لڑکا یہ حال دیکھکر بیقرار ہوگیا اور اُسکی آنکھون سے
نسو بہنے لگے لیکن اپنے آپکو ضبط کیا اور آپکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا جب حضرت ابراہیمؒ بازار
ن پوہنچے تو آواز دی کہ کوئی ہے کہ مال حلال [illegible]
لکڑیان خریدلین اور روٹیان آپکو دیدین حضرت ابراہیم ادہمؒ لیکر دوستون کے پاس آئے
ر روٹیان اُنکے آگے دھردین اور خود نماز پڑھنے لگے اُنھون نے روٹی کھانی شروع کی
رت ابراہیم ادہمؒ ہمیشہ اپنے مُریدون سے کہا کرتے تھے کہ دیکھو اپنے آپکو بے داڑھی موچھ
لڑکون سے نگاہ رکھا کرو خاص کرکے آج کے روز کہ عورت اور لڑکے کثرت سے ہوتے
ن سب مُریدون نے آپکے فرمان کو قبول کرلیا تھا جب حاجی طواف مین مشغول ہوئے
پ بھی اپنے مُریدون کے ساتھ طواف کرنے لگے اُسوقت آپکا فرزند آپکے روبرو آگیا
رت ابراہیم ادہمؒ نے نظر بھر کر اُسکی طرف دیکھا مُرید اس بات سے تعجب مین ہوئے جب
ب طواف کر چکے تو سب مُریدون نے عرض کی کہ اللہ آپ پر رحم فرما دے ہمکو تو آپنے فرمایا
ی عورت اور بے داڑھی موچھ کے لڑکے پر نظر نکرنا اور آپنے خود ایک خوبصورت لڑکے
رف نظر بھر کر دیکھا فرمایئے کہ اسمین کیا حکمت تھی آپ نے فرمایا کہ تمنے دیکھا تھا [illegible]
سے روانہ ہوا تو ایک شیر خوار بچے کو وہان چھوڑ آیا تھا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ وہی
بیٹا ہے دوسرے روز آپکے مُریدون سے ایک مُرید قافلے مین گیا اور بلخ کا قافلہ تلاش کیا
کہ ایک دیبا کا خیمہ استادہ ہے اور اُسکے اندر کرسی بچھی ہے اور وہی لڑکا کرسی پر بیٹھا

Marfat.com

قرآن پڑھ رہا ہے اور رو رہا ہے اُس درویش نے اجازت چاہی اور پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہین
اُسنے جواب دیا کہ بلخ سے پھر پوچھا کہ آپ کسکے بیٹے ہین اُس لڑکے نے کہا کہ مینے اپنے باپ کو
سوائے کل کے روز کے نہین دیکھا ہے اب نہین معلوم کہ وہی ہے یا اور کوئی ہے اور اس ڈر
کے سبب سے نہین پوچھ سکتا ہون کہ اگر مین پوچھون تو ایسا نہو کہ وہ بھاگ جاوے کیونکہ ہم سب سے
بھاگ کر یہان آیا ہے اور میرے باپ کا نام ابراہیم ادہم ہے اُس درویش نے کہا کہ آپ
آئیے تا کہ مین آپ کو اُنکے پاس لیچلون جبکہ یہ لوگ روانہ ہوئے حضرت ابراہیم ادہم رکن یمانی
کے آگے مع اپنے مریدون کے بیٹھے تھے دور سے آپنے نظر کی اور دیکھا کہ آپکا مرید آپ کے
بیٹے کو مع اُسکی والدہ کے ساتھ لیے آرہا ہے اتنے مین آپکی بیوی کی نظر بھی آپ پر پڑی بیقرار
ہوگئی اور فریاد برلائی اور اپنے بیٹے سے کہا دیکھو تمھارے باپ یہی ہین ساری مرید بھی اس حالت
کو دیکھکر فریاد برلائے اور جو اور لوگ وہان بیٹھے تھے اُنکے ساتھ فریاد کرنے لگے اور
بہت روئے آپکے صاحبزادے بیہوش ہوکر گر پڑے جب افاقہ ہوا تو باپ کو سلام کیا
حضرت ابراہیم ادہم علیک السلام فرماکر بغلگیر ہوتے اور فرمایا کہ تو کس دین پر ہے بیٹے نے
کہا کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہون آپنے فرمایا الحمدللہ پھر آپنے فرمایا کہ تو قرآن کو جانتا ہے
اُسنے جواب دیا ہان آپنے فرمایا الحمدللہ پھر دریافت فرمایا کچھ تو نے علم بھی پڑھا ہے اُسنے
کہا ہان آپنے فرمایا الحمدللہ پس حضرت ابراہیم ادہم نے چاہا کہ چلے جاوین بیٹے نے آپ کو
چھوڑا اور آپکی بیوی صاحبہ شور و فریاد کرنے لگین حضرت ابراہیم ادہم نے آسمان کی طرف منھ
اُٹھا کر کہا یا اللہ تو میری مدد کر بیٹے نے اسی حال مین آپ ہی کی گود مین جان دیدی مریدون
نے یہ حال دیکھکر کہا کہ اے حضرت یہ کیا ہوا آپنے فرمایا کہ جب مین اُس سے بغلگیر ہوا اُسکی محبت
میرے دل مین جوش زن ہوئی جناب باری تعالی کا خطاب ہوا کہ ای ابراہیم تو ہماری دوستی کا
تو دعوی کرتا ہے اور ہمارے سوا اور دوسرے کے ساتھ میل کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور دوستی
و شرکت کرتا ہے اور اپنے مریدون کو تو تو نے نصیحت کی تھی کہ بے داڑھی مونچھ کے لڑکے پر

Marfat.com

نظر کرنا اور تو خود بیوی اور لڑکے کے ساتھ عشق کرتا ہی جب مینے یہ سُنا تو دُعا کی کہ اے رب العزت میری فریاد کو پہنچ اگر میرے بیٹے کی محبت تیری محبت سے مجکو جُدا کرنیوالی ہی تو یا تو اُسکی جان لے لے یا میری جان لے لے میری دُعا اُسکے حق مین مستجاب ہوگئی (فقرۂ آیندہ مؤلف کا ہی) اگر اس حال سے کسیکو عجب آوے تو ہم جواب دیتے ہین کہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے معاملے سے کہ خدا کی راہ مین اپنے فرزند رشید اسمٰعیل علیہ السّلام کو قربانی کرتے تھے زیادہ تعجب خیز نہین ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مین خانۂ کعبہ بہت راتون ایسی جگہ تلاش کرتا رہا کہ جہان کوئی نہو لیکن تنہائی اتفاق سے ایک رات بڑی بارش ہوئی اور صرف مین ہی طواف کر رہا تھا مینے خانۂ کعبہ کے حلقے مین ہاتھ ڈالکر اپنے گناہ سے پاکی کی درخواست کی مینے ندا سُنی کہ اے ابراہیم تو ہمسے گناہ سے پاکی کی درخواست کرتا ہی اور ساری مخلوق بھی ہمسے یہی درخواست کرتی ہی اور ہم سب کو پاک بنا دیوین تو ہماری غفاری اور غفوری اور غافری اور رحمانی اور رحیمی کے دریا جو جوش مار رہے ہین کس کام آدینگے آپ فرماتے ہین کہ مینے یہ سُنکر کہا یا اللہ تو صرف میری ہی گناہون کو بخشدے پھر مینے آواز سُنی کہ اے ابراہیم سارے جہان کا ذکر تو ہمارے سامنے کرے پر اپنا ذکر نکرے اور تیرے حق مین یہی بہتر ہوگا کہ دوسرے کہین اور آپ مناجات مین فرماتے تھے الٰہی تو جانتا ہی کہ آٹھون بہشتین اُس اکرام کے مقابلے مین کہ تو نے مجھپر کیا ہی بہت ہی کم ہین اور اسیطرح سے آٹھون بہشتین اُس تیری محبت کے مقابلے مین کہ تو نے مجکو عطا کی ہی اور اُس اُنس کے مقابلے مین جو اپنے ذکر کے ساتھ بخشی ہی اور اُس فراغت کے مقابلے مین جو تو نے اپنی عظمت کے تفکر کے وقت مین مجکو عطا فرمائی ہے ہیچ ہین۔ اور دوسری آپکی مناجات ... مجکو نافرمانی کی خواری و ذلت سے چھُڑا کر اپنی عبادت و بندگی کی عزت عطا کر اور آپ فرماتے تھے کہ افسوس ہو کہ تجکو جانتا ہو نہین جانتا ہے کیا حال ہوگا ایسے شخص کا کہ ... تجکو نہین جانتا ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ ...

Marfat.com

سختی اور مشقت جھیلانے کے بعد ایک ندا سنی کہ اسکا بندہ بن حالانکہ تو آرام و چین مین پھنسا ہے یعنی جیسا کہ حکم ہوا اسکی بجا آوری کے واسطے آمادہ و مستعد ہو۔ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم سے پوچھا کہ آپکے بادشاہت کے چھوڑ دینے کا باعث کیا ہوا تھا آپنے فرمایا کہ ایک روز مین تخت پر بیٹھا تھا آئینہ دار ونے آئینہ میری سامنے رکھا مینے نظر کی تو اپنی منزل قبر دیکھی اور اُسمین باوجود کسی دوست اور غمخوار نہونے کے دور دراز سفر درپیش دیکھا اور اپنے آپ کو بے توشہ پایا اور کیا دیکھتا ہون کہ منصف قاضی فرمانروا ہی اور میرے پاس کوئی حجت نہین۔ اس سب کیفیت کے دیکھنے سے بادشاہت کی محبت میری دل پر سرد ہوگئی پھر لوگون نے پوچھا کہ آپ خراسان سے کیون بھاگے آپنے فرمایا کہ لوگ آتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کل آپکا مزاج کیسا تھا اور آج کسطرح ہے۔ پھر پوچھا کہ آپ بیوی کیون نہین کرتے ہین آپنے فرمایا کہ بھلا کوئی عورت ہی کہ ایسا خاوند کرے کہ جسکی بدولت ننگے پانون اور بھوکی رہے اور مجھ سے تو ہوسکے تو مین اپنے آپکو طلاق دینے کو موجود ہون پھر بتاؤ تو سہی کہ مین دوسرے کو اپنے شکار بند مین کسطرح باندھ سکتا ہون اور یہ کیسے ہوسکتا ہی کہ کسی بچاری عورت کو فریب دون پھر آپنے ایک درویش سے پوچھا کہ تیری بیوی ہی اُسنے کہا نہین پھر پوچھا کہ کوئی لڑکا ہی اُسنے جواب دیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ تو بہت اچھا ہی اُس درویش نے کہا کہ یہ کیونکر ہی آپنے فرمایا کہ جس درویش نے کہ عورت کی گویا کہ کشتی مین بیٹھا اور اگر کوئی لڑکا پیدا ہوا تو گویا کشتی ڈوب گئی۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم نے ایک درویش کو ایک درویش کے سامنے شکایت کرتے دیکھا آپنے فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تونے درویشی کو مفت خریدا ہے اُس درویش نے کہا کہ کیا درویشی بھی خریدی جاتی ہے آپنے فرمایا کہ ہان دیکھو ایک مین ہی ہون جسنے بلخ کی بادشاہت کے عوض خریدا ہی اور اب بھی نفع مین ہون اس لیے کہ یہ اُس سے زیادہ قیمتی شئے ہے نقل ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم کے پاس کوئی شخص ایک ہزار درم لایا اور عرض کی کہ آپ انھین قبول فرمائیے آپنے فرمایا

Marfat.com

کہ مَین درویشون سے کچھ نہین لیتا ہون اُسنے کہا کہ مَین توانگر ہون آپ نے فرمایا کہ جسقدر کہ تیرے پاس ہے کیا اُس سے زیادہ کی تجھکو ضرورت ہی اُسنے کہا کہ ہان ضرورت تو ہے آپ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تو لایا ہے لیجا کیونکہ درویشون کا سردار تو خود تو ہی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اسکو درویشی بلکہ گدائی یعنی بھیک مانگنا کہنا چاہیے اور آپنے فرمایا کہ بہت دشوار حالت کہ مجھکو پیش آتی ہی یہ ہے کہ ایسی جگھ پونہچ جاؤن کہ مجھے پہچانتے ہون ضرور ہے میرے واسطے کہ وہان سے بھاگون اور مَین نہین جانتا ہون کہ ناشناسی کے وقت مین ذلت کھینچنا دشوار زیادہ ہی یا پہچاننے کے وقت مین عزت سے بھاگنا مشکل زیادہ ہی اور فرمایا کہ ہمنے درویشی ڈھونڈھی توانگری پیش آئی اور دوسرون نے توانگری ڈھونڈھی ور درویشی پائی۔ ایک شخص دس ہزار درم آپ کے پاس لیگیا آپنے قبول نہ کیے اور فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میرا نام درویشی کے دفتر سے اِن ڈھونڈھے سے درمون کے عوض میٹے۔ نقل ہے کہ جب غیب سے کوئی حالت آپ پر طاری ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے کہ دُنیا کے بادشاہ کہان ہین تاکہ دیکھین کہ یہ کیا کاروبار ہے اور انکو اپنی بادشاہی سے شرم آوے اور آپنے فرمایا کہ جو کہ طالب خواہش نفس ہو صادق نہین ہی اور آپنے فرمایا کہ نیت کی سچائی کا نام اخلاص ہی خداے تعالیٰ کے ساتھ۔ اور آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ پناہ دل تین مقام پر حاضر نپاوے سمجھ جاوے کہ دروازے اُسپر بند کر رکھے ہین ایک تو قرآن پڑھنے کے وقت مین دوسرے خدا کے ذکر کرنے کے وقت مین تیسرے نماز پڑھنے کے وقت مین اور آپنے فرمایا کہ علامت عارف کی یہ ہی کہ اکثر اُسکا دل تفکر مین رہے اور ہر چیز سے عبرت لے اور اکثر خدا کی تعریف وثنا مین رہے اور سب سے زیادہ عمل کرتا رہے اور ہمیشہ اسکی نظر خدا کی قدرت اور کاریگریون کی باریکیون پر رہے اور آپ نے فرمایا کہ مَین نے ایک پتھر راستے مین پڑا ہوا دیکھا اُسپر لکھا تھا کہ اسکو الٹ کر پڑھو مَین نے اُلٹا اور پڑھا لکھا تھا کہ جبکہ تو جس چیز کو کہ جانتا ہی اور اُسپر عمل نہین کرتا ہی تو کس واسطے آتی ہے کہ جو تو نہین جانتا ہے

طلب کرتا ہی اور فرمایا کہ کوئی چیز مجھپر کتاب کی جدائی سے زیادہ نہ تھی کہ حکم ہوا کہ اُس کو مطالعہ مت کر اور فرمایا کہ کل قیامت کے روز وہی اعمال ترازو مین سب سے زیادہ وزنی ہون گے کہ آج کے روز تجھپر گران و دشوار زیادہ ہین اور فرمایا کہ تین پردے تو سالک کے دل کے آگے سے ضرور ہی اُٹھنے چاہیین تا کہ دولت کا دروازہ اُسپر کشادہ ہووے ایک یہ ہی کہ اگر دو جہان کی بادشاہت اُسکو ہمیشہ کیواسطے بخشین خوش نہووے اسلیے کہ شی موجودہ پر خوش ہوا ہوگا اور یہ بات حرص سے ہے پس وہ ابھی حریص ہی اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہی دوسرے یہ ہی کہ اگر دو جہان کی بادشاہی اُسکے پاس ہو اور اُس سے چھین لیوین مفلسی سے غمگین نہو اسلیے کہ یہ نشانی کمینگی کی ہے اور کمینہ عذاب کے لائق ہو تیسرے یہ ہی کہ کسی طرح کی بخشش یا تعریف پر فریفتہ نہووے اسلیے کہ جو شخص کہ بخشش پر فریفتہ ہوتا ہی پست ہمت ہوتا ہے اور پست ہمت شرمندہ رہتا ہی پس بلند ہمت رہنا چاہیے۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیمؒ ادہم نے ایک شخص سے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ اولیا کی جماعت مین شریک ہو اُسنے کہا کہ ہان چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ دنیا اور آخرت مین ذرے کے برابر رغبت مت کر اور خدای تعالی کی طرف متوجہ ہو اور اپنے آپکو غیر اللہ سے فارغ کر اور کھانا حلال کا کھا اگرچہ قیام شب و صیام روز نکر اور فرمایا کہ کسی شخص نے مَردون کا درجہ نماز اور روزہ اور جہاد اور حج سے نہین پایا مگر اُسی شخص نے جسنے جانا کہ وہ کیا کھاتا ہے لوگون نے کہا کہ ایک جوان بہت صاحب وجد و حالت ہی اور ریاضت بہت کرتا ہی حضرت ابراہیمؒ ادہم نے فرمایا کہ تم مجھے اُسکے پاس لیچلو تا کہ مین اُسکو دیکھون آپ وہان گئے اُس جوان نے کہا کہ آپ تین روز میرے یہان مہمان رہیے آپ تین روز تک اُسکے یہان رہے اور اُس جوان کے حال کو معائنہ فرماتے رہے آپنے اُسکو اُس سے زیادہ پایا کہ لوگون نے کہا تھا حضرت ابراہیم ادہم کو غیرت آئی کہ ہمتو ایسے افسردہ اور مرجھائے ہوے رہتے ہین اور وہ تمام رات بیدار و بیقرار رہتا ہی آپکے دل مین آیا کہ آؤ اسکا حال تو دریافت کرین تا کہ معلوم ہو کہ کسی شیطان نے تو اُسکی حالت مین راہ نہین پائی ہی اور جملہ اعمال اسکے خالصاً للہ ہین

Marfat.com

پھر آپ نے کہا کہ جو چیز کہ بنیاد کار ہے اُسکی تلاش کرنا چاہیے اور وہ اکل حلال ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اسکا کھانا کسطرح پر ہے معلوم ہوا کہ حلال روزی نہیں ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہ شیطان ہے پھر آپ نے اُس جوان سے فرمایا کہ تو بھی تین روز کیواسطے ہمارے یہان مہمان چل اور اُس جوان کو اپنی ہمراہ لے آئے اور اپنا کھانا کھلایا جوان کا وہ وجد و حال گھٹ گیا اور وہ اُسکا شوق و عشق نرہا اور وہ گرمی و بیقراری بالکل جاتی رہی اُسنے حضرت ابراہیمؒ ادہم سے کہا کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا کہ کچھ نہین تیری روزی حلال کی نتھی اسوجہ سے شیطان اُس سبب سے ساتھ تیری اندر جاتا تھا اور باہر آتا تھا اب کہ لقمۂ حلال تیرے باطن مین گیا اصل کار نمایان ہو گیا تاکہ تو جان جاوے کہ اس خدمت کی بنیاد لقمۂ حلال پر ہے اور آپ نے ابو سفیانؒ سے فرمایا کہ تو تھوڑے سے یقین کا محتاج ہے اگرچہ علم بہت سا رکھتا ہے **نقل ہے** کہ ایک روز شقیقؒ اور ابراہیمؒ باہم تھے شقیقؒ نے کہا کہ آپ خلق سے کیون بھاگتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین اپنے دین کو بغل مین مارے ہون اور اس شہر سے اُس شہر کیطرف بھاگتا ہون اور اس پہاڑ سے اُس پہاڑ کیطرف تاکہ جو کہ مجھکو دیکھے خیال کرے کہ مزدور ہے یا یون کہو کہ وسواسی ہون اس خیال سے کہ شیطان سے دین کو بچاؤن اور سلامت موت کے دروازے سے باہر لیجاؤن اسلیے بھاگتا پھرتا ہون

نقل ہے کہ حضرت ابراہیمؒ ادہم رمضان شریف مین دن کو گھاس لاکر بیچتے اور جو قیمت ملتی درویشون کو خیرات کر دیتے اور خود تمام رات صبح تک نماز پڑھتے لوگون نے پوچھا کہ یہ تو بتائیے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ کبھی نیند آپ کو نہین آتی تو آپ نے فرمایا کہ جسکے کہ دم بھر آنکھون کا رونا بند نہین ہوتا ہے اور تم ہی بتاؤ کہ جسکی یہ حالت ہو اُسمین نیند کا گذر کیسے ہو سکتا ہے اور جب آپ نماز پڑھ چکتے تو اپنے منھ کو ہاتھون سے ڈھک لیتے اور فرماتے کہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ نماز اُٹھا کر میرے منھ پر مار دیجاوے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ نے کچھ کھانا نپایا آپ نے فرمایا کہ الٰہی مین شکرانے کی چار رکعت نماز ادا کرونگا دوسری رات مین کچھ نپایا آپ نے اسیطرح چار رکعت نماز ادا کی سات رات تک

ایسا ہی ہوا اور آپ برابر شکرانے کی چار رکعت نماز ادا کرتے رہے اُسکے بعد بہت کمزور ہو گئے آپ نے فرمایا ای پروردگار اگر اب کچھ عطا فرمایئے تو خوب ہے اُسیوقت ایک جوان آیا اور کہا کہ آپکو کھانے کی ضرورت ہے آپ نے فرمایا ہے۔ کہا آپ میرے گھر مہمان چلیے آپ اُسکے گھر گئے میزبان نے جب آپکو بغور دیکھا تو چیخ ماری اور کہا کہ مَین آپکا غلام ہون اور جو کچھ کہ میرے پاس ہے یہ سب آپ ہی کا مال ہے آپ نے فرمایا کہ مینے تجھے آزاد کردیا اور جو کچھ کہ تیرے پاس ہے تجھی کو بخشدیا اب تو مجھے اجازت دے تاکہ مَین جاؤن پھر آپنے فرمایا کہ یا اللہ مَین عہد و پیمان کرتا ہون کہ اسکے بعد سوای تیرے کسی چیز کی درخواست نکرونگا کیونکہ مینے تو آپ سے روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا آپ نے دنیا میرے سامنے پیش کردی **نقل ہے** کہ حضرت ابراہیمؒ ادہم مع اپنے تین مریدون کے ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد مین رہتے تھے ایک رات ہوا نہایت ٹھنڈی تھی حضرت ابراہیمؒ ادہم جا کر اُسکے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور صبح تک کھڑے رہے پوچھا کہ آپنے ایسا کیون کیا فرمایا کہ ہوا بہت ٹھنڈی چل رہی تھی مینے اپنے دل مین کہا کہ اگر مین دروازے پر کھڑا رہونگا تو ٹھنڈی ہوا تمکو لگے گی۔ عطای سلمیؒ نے عبداللہ مبارکؒ کی اسناد سے **نقل کی ہے** کہ ایکبار حضرت ابراہیمؒ ادہم سفر مین تھے آپکے پاس توشہ نرہا آپنے چالیس روز تک مٹی کھائی اور صبر کیا اور اس خیال سے کہ کسیکو تکلیف نہو کسی سے نہ کہا۔ **نقل ہے** کہ سہل بن ابراہیم کہتے ہین کہ مینے حضرت ابراہیمؒ کے ساتھ سفر کیا اتفاق سے مَین بیمار پڑ گیا آپکے پاس جو کچھ کہ تھا آپنے سب میری کھانے پینے مین خرچ کیا اور بعد اُسکے اپنی گدھے کو بیچ ڈالا اور مجھپر خرچ کیا جب مین اچھا ہو گیا تو مینے پوچھا کہ گدھا کہان ہے آپنے فرمایا کہ بیچ ڈالا مینے کہا کہ اب مَین کس چیز پر سوار ہونگا آپنے فرمایا کہ میری گردن پر سوار ہوجا اور آپ مجھکو اپنی گردن پر بٹھا کر تین منزل تک [illegible] عطا ے سلمیؒ کہتے ہین کہ ایکبار حضرت ابراہیمؒ ادہم کے پاس کھانے کو نرہا آپنے پندرہ روز تک ریت کھائی اور آپنے فرمایا کہ بیت اللہ معظمہ کا میوہ چالیس برس سے نہین کھایا ہے اور اگر مین جانکنی کی حالت مین ہوتا تو کہتا اور مینے اس لیے نہین کھایا

Marfat.com

شکریون نے بعضی زمینین مکہ معظمہ کی خرید لی ہین۔ نقل ہے کہ آپ نے کئی حج پیدل کیے
بر چاہ زمزم سے پانی نہ پیا کیونکہ کنوئین کا ڈول شاہی تھا نقل ہے کہ آپ ہر روز مزدوری کو
تے اور رات تک کام کرتے اور جو کچھ ملتا یارون مین خرچ کرتے لیکن آپ کا یہ معمول تھا
مغرب کی نماز پڑھکر کوئی چیز خریدتے اور یارون کے پاس لیجاتے ایک رات اتفاق سے
ہوگئی یارون نے آپسمین کہا کہ اب ہم انکا انتظار نکرینگے کچھ خرید کر کھا پی سو رہے حضرت
راہیم ادہم جب آئے تو سب کو سوتا پایا آپ نے فرمایا کہ ہی ہاے آج یہ بیچارے بھوکے ہی سو رہے
پ تھوڑا سا آٹا لائے تھے آپ نے گوندھا اور آگ کو پھونکنے لگے مگر وہ بھڑکتی نہ تھی آپ نے اپنی
ڑھی سے دھونکنا شروع کیا اتنے مین یارون کی آنکھ کھل گئی پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہین
پ نے فرمایا کہ مینے تمکو سوتا پایا اپنے دلمین خیال کیا کہ تم بھوکے سو رہے ہو مینے کہا کہ کھانا طیار
رکھون تاکہ جب جاگین تو کھالیوین انھون نے آپسمین کہا کہ دیکھو ہمنے آپکی نسبت کیا خیال
ا تھا اور وہ ہماری نسبت کیا خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کوئی آپکے ساتھ رہنے کی
خواست کرتا تھا آپ اس سے تین شرطین کرتے ایک تو یہ کہ خدمت سب کی مین کرونگا اور اذان مین
گا اور اگر کوئی چیز ملیگی تو باہم برابر تقسیم کرینگے ایکبار ایک شخص نے کہا کہ مجھے اسکی طاقت نہین ہے
رت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ مجھے تیرے صدق پر تعجب آتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص مدت تک حضرت
راہیم ادہم کی صحبت مین رہا جب وہ جدا ہونے لگا تو کہا کہ اے حضرت جو عیب کہ آپنے مجھ مین
جا ہو اس سے مطلع فرمایئے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ بھائی مینے تو تم مین کوئی عیب نہین
کھا اسلیے کہ مین تو تمکو دوستی کی نظر سے دیکھتا تھا اپنا عیب [illegible] سے پوچھو نقل ہے
ایک عیال دار شخص تھا جب [illegible] وقت آگیا [illegible]
وز مینے کچھ پایا نہین [illegible]
و پریشان و حیران گھر کی جانب [illegible]
کہنے لگا اے ابراہیم مجھے آپ پر رشک [illegible]

Marfat.com

پریشان اور حیران جا رہا ہون حضرت ابراہیمؒ نے یہ سُنکر جواب دیا کہ مینے جسقدر کہ عبادت مقبول اور خیرات پسندیدہ کی ہی سب کا ثواب تجھی بخشتا تو اپنا اس ایکدم کا غم مجھے بخشدے نقل ہے کہ معتصم نے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ آپکا پیشہ کیا ہی آپنے فرمایا کہ دنیا کو مینے اُسکے طالبون کے واسطے چھوڑا ہی اور آخرت کو آخرت کے طالبون پر چھوڑ دیا ہی اور مینے اپنے واسطے اس جہان مین خدا کے ذکر کو چُن لیا ہی اور اُس جہان مین اپنے واسطے خدا کے دیدار کو پسند کیا ہی۔ ایک اور شخص نے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ آپکا پیشہ کیا ہی آپنے فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ خدا کے کارکنون کو حاجت پیشہ کی نہین ہے۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک حجّام آپکے لب کے بال کاٹ کر درست کر رہا تھا آپکا ایک مُرید اتفاقاً وہان نکلا اُسنے کہا کہ اگر آپکے پاس کچھ چیز ہے تو اس حجّام کو دیجیے آپنے ایک ہمیانی حجّام کو دی اتنے مین ایک سائل وہان آیا اور حجّام سے سوال کیا حجّام نے کہا کہ یہ ہمیانی اُٹھالے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ یہ تھیلی زر سے بھری ہی حجّام نے کہا کہ اے کنجوس مجھے بھی یہ خبر ہے اور تو نہین جانتا کہ توانگری درحقیقت دل کی توانگری ہی نہ مال کی توانگری۔ حضرت ابراہیم ادہم نے پھر فرمایا کہ یہ سُونا ہی اُسنے کہا کہ اے جھوٹے اور بیہودہ گو جس شخص کو کہ مین دیتا ہون مین جانتا ہون کہ کون ہی حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مجھے اُسوقت ایسی شرمندگی ہوئی کہ کسی چیز سے مین اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہون اور مینے اُسوقت نفس امارہ کو دیکھا کہ اُسنے جیسا کہ چاہیے تھا سزا پائی۔ لوگون نے آپسے پوچھا کہ جبسے آپنے اس راہِ خدا کو اختیار کیا ہی کبھی کوئی خوشی بھی آپنے پائی ہی آپنے فرمایا کہ کئی بار پہلی مرتبہ یہ کہ مین ایک کشتی مین سوار تھا اور میرے کپڑے پھٹے اور بال لنبے تھے اور کشتی کے لوگ میری حالت سے کہ یہ کون ہی بالکل بیخبر تھے سب مجھپر ہنستے تھے اور ایک مسخرہ اُن مین تھا دم بدم آتا اور میرے سر کے بال پکڑکے نوچتا اور گردنیان میری گردن پر مارتا اور مجکو اس نفس کی خواری سے خوشی حاصل ہوتی تھی کیونکہ مین خیال کر رہا تھا کہ جیسی سزا کہ نفس کو پائی چاہیے تھی اُس کو

Marfat.com

...ہمی ہی یکایک ایک بڑا جوش دریا مین پیدا ہوا سب سمجھے کہ اب ڈوبی ملّاح نے کہا کہ کسیکو کشتی سے دریا
...ن ڈالو تاکہ جوش وخروش دریا کا ٹھیرے لوگون نے میرا کان پکڑ کر چاہا کہ پھینکین کہ اتنے مین
...ب ہلکا پڑ گیا اور کشتی یا تو جھکولے کھا رہی تھی یا ٹھہر گئی جسوقت کہ میرا کان پکڑا تھا کہ دریا مین
...بلین اُسوقت مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی تھی کیونکہ مینے نفس کی خواری اور سزا جیسی کہ چاہیے تھی
...ی۔ اور آپ فرماتے ہین کہ ایکبار مین ایک مسجد مین گیا تاکہ سو رہون لوگون نے مجکو سونے کی
...زت ندی اور مین ایسا تھک گیا تھا کہ مجھ مین اتنی طاقت نتھی کہ کھڑا بھی ہوسکون لوگون نے میرا
...ن پکڑ کر کھینچنا شروع کیا اور مسجد کے زینے تک لاکر مجکو دھکا دیدیا مین لڑھکتا اور سر ہر سیڑھی سے
...ٹکراتا ٹوٹتا ہوا نیچے کی سیڑھی تک آیا اور ہر سیڑھی کے نیچے مجھپر راز ایک اقلیم ولایت کا کشف ہوا مینے
...دلمین کہا کہ کیا اچھا ہوتا کہ سیڑھیان زیادہ ہوتین تاکہ مین اس سے زیادہ کشف حاصل کرتا۔
...ایکبار کا ذکر ہے کہ مین ایک ناشناسون کی جلسے مین جا پھنسا اور وہان ایک مسخرے نے مجھپر
...تاب ڈالدیا وہان بھی مین خوش ہوا اور ایکبار کا ذکر ہے کہ میرے پاس ایک پوستین تھا اُس مین
...مین کثرت سی تھین مجھے کاٹتی تھین یکایک مجکو شاہی لباس یاد آیا میرے نفس نے شور کیا کہ
...مصیبت ہے کہ تونے اپنا اوپر گوارا کی ہے مین اُس حالت مین بھی نفس کو اُسکی مُراد پر دیکھکر خوش ہوا
...نقل ہے کہ حضرت ابراہیمؒ ادہم فرماتے ہین کہ ایکبار خدا کے توکّل پر مین ایک بیابان مین
...کئی روز تک کچھ میتسر نہ آیا میرا ایک دوست تھا دلمین آیا کہ اُسکے پاس چلیے لیکن پھر مینے
...ل کیا کہ اگر اُسکے پاس جاؤنگا تو میرا توکّل باطل ہوجائیگا مین ایک مسجد مین گھُس گیا اور یہ کہنا
...مینے بھروسا کیا ہے ایسی ذات پر کہ وہ زندہ ہے اور اُسکو موت نہین ہے) شروع کیا ایک ہاتف
...نے آواز دی کہ پاک ہے وہ خدا جسنے روی زمین کو متوکّلون سے پاک وصاف کر
...نے کہا کیون۔ اُسنے کہا کہ ایسا شخص متوکّل کسطرح ہوسکتا ہے جو کھانے کے واسطے دنیا کے
...دوستون کے پاس جانے کا قصد کرے اور پھر کہے کہ مینے بھروسا و توکّل کیا ہے ایسی ذات پر
...جو وہ زندہ ہے اور اُسکو موت نہین ہے اور دروغ کا توکّل نام رکھے۔ نقل ہے

Marfat.com

کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مینے ایکبار ایک زاہد متوکل کو دیکھا مینے اُس سے پوچھا کہ آپ کہان سے کھاتے ہین اُسنے کہا کہ مین اسکی حقیقت سے واقف نہین ہون روزی دینے والے سے پوچھنا چاہیے مجھے اِن بیہودہ باتون سے کیا سروکار ہے اور آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکبار ایک غلام خریدا اُس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا وہی ہے جس سے آپ پکارین مینے کہا کہ تو کیا کھاتا ہے اُسنے کہا کہ جو آپ کھانے کو دیوین مینے کہا کہ کیا پہنتا ہے اُسنے کہا کہ جو آپ پہنا دین مینے کہا کہ کیا کرتا ہے اُسنے کہا جبکا آپ حکم دیوین مینے کہا کیا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ بندہ کا اپنی خواہش کے ساتھ کیا کام ہی مینے اپنے دل مین کہا کہ ای مسکین تو عمر بھر خدا کا ایسا بندہ ہوا اب تجھے بندگی سیکھنا چاہیے اور مین اسقدر رویا کہ بیہوش ہوگیا۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم کبھی آلتی پالتی مار کر نہ بیٹھتے تھے لوگون نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ مین ایک روز آلتی پالتی مار کر بیٹھا تھا مینے ایک آواز سُنی کہ اے ادہم کے بیٹے مالکون کے سامنے اسطرح بیٹھا کرتے ہین مینے توبہ کی اور دوزانو بیٹھا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ کسکے بندے ہین آپ کانپنے لگے اور گر پڑے اور خاک پر لوٹتے تھے پھر اوٹھے اور یہ آیت پڑھی۔ ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمٰن۔ یعنے اسمین شک نہین ہے کہ جو چیزین زمین اور آسمان مین ہین رحمٰن کی طرف سے آئی ہین لوگون نے کہا کہ آپنے اوّل ہی جواب کیون نہ دیا آپنے فرمایا کہ مین ڈرا کہ اگر یہ کہون کہ اُسکا بندہ ہون تو وہ اپنی بندگی کا حق طلب کریگا اور اگر یہ کہون کہ نہین ہون تو یہ کہہ نہین سکتا لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے وقتون کو کسطرح گذارتے ہین آپنے فرمایا کہ میرے پاس چار سواریان ہین اور مین انکو چھوڑ رکھا ہی جبکہ کوئی نعمت ظاہر ہوتی ہی شکر کی سواری پر سوار ہو کر اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب کسی طرح کی بندگی ظاہر ہوتی ہی اخلاص کی سواری پر سوار ہو کر اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب کوئی بلا پیش آتی ہی صبر کی سواری پر سوار ہوتا ہون اور جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو توبہ و استغفار کی سواری پر سوار ہوتا ہون

Marfat.com

اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کہ تو اپنی بیوی اور بچون کو نچھوڑے اور انکو مثل بے باپ کے بچون کے نہ سمجھے اور رات کو گھورے پر مثل کتون کے نہ سووے مردون کی صف مین بیٹھنے کی طمع مت رکھ اور آپکا یہ فرمانا بالکل صحیح ہے اسلیے کہ آپنے جب بادشاہی کو چھوڑا تب اس درجے کو پہونچے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک مشائخون کی جماعت بیٹھی تھی حضرت ابراہیم ادہم نے اُنکی صحبت مین بیٹھنا چاہا اُنھون نے اجازت ندی اور کہا چلدیجیے ابھی آپ سے بوے بادشاہت آتی ہے مجھے تعجب آتا ہے کہ جب اُن مشائخون نے باوجود اس خدا پرستی اور دُنیا گذاشتی کے حضرت ابراہیم ادہم کو اپنے پاس آنے کی اجازت ندی نہین معلوم اور دوسرون کو کیا کہتے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم سے پوچھا کہ دلون پر حق تعالی سے پردہ کیون ہے آپنے فرمایا اسلیے کہ جس چیز کو حق تعالی دشمن رکھتا ہے دوست رکھتے ہین اور اس نیست ہونیوالی بہار کی دوستی مین کھیل کود کا گھر ہے مشغول ہوئے ہین اور ہمیشگی کے گھر اور بے زوال نعمتونکو چھوڑ دیا ہے اور ایسے ملک اور ایسی زندگی اور ایسی لذت سے کہ نہ اسکو نقصان ہے اور نہ جُدائی محروم رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ اپنے خداوند کو اپنا یار رکھ اور تمامی خلق کو چھوڑ دے دوسرے نے وصیت چاہی آپنے فرمایا کہ بندھے کو کھول اور کھلے کو بند کر اسنے کہا کہ مین اسکا مطلب نہین سمجھا آپنے فرمایا کہ تھیلی کا منہ کھولدے اور زبان کو کہ کھلی ہے بند کر احمد خضرویہ کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے ایک شخص سے طواف مین کہا کہ تو صالحون کا درجہ نپائے گا جب تک کہ چار دشوار گذار منزلون کو طے نہ کرے گا اول تو یہ ہے کہ نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور محنت کا دروازہ کھول دوسرے عزت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور ذلت کا دروازہ کھول تیسرے خواب کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور بیداری کا دروازہ کھول چوتھے توانگری کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور درویشی کا دروازہ کھول۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت ابراہیم ادہم کے پاس آیا

Marfat.com

اور کہا کہ ای شیخ مینے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہی مجھے آپ کوئی ایسی نصیحت فرمائیے کہ مین اسکو اپنا پیشوا بناؤن حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اگر تو میری نصیحت قبول کرے تو مین تجھ چھ خصلتین بتاتا ہون کہ پھر تو جو کچھ کریگا تجھے نقصان نہ ہوگا اوّل یہ ہی کہ جب تو گناہ کرے اُسکی روزی مت کھا اُسی کہ روزی دینے والا تو وہی ہی پھر مین کہان سے کھاؤن آپ نے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ اُسی کی روزی کھائے اور اُسی کی نافرمانی کرے دوسرے یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہی تو اُسکے ملک سے باہر نکل کے کر اُسنے کہا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک خدا کے مُلک ہین مین کہان جاؤن حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ تو اُسی کے ملک مین رہی اور اُسی کی نافرمانی کرے تیسرے جب تو گناہ کرنا چاہی تو ایسی جگہ مین جاکر کر کہ وہ تجھے نہ دیکھے اُسنے کہا کہ وہ تو چھپے بھیدون کا جاننے والا ہی اور دلون کے رازون پر واقف ہی اور ذرّہ بھی اُس سے چھپا نہین ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ تو اُسی کی روزی کھائے اور اُسی کے مُلک مین رہے اور اُسی کے سامنے گناہ کرے چوتھی یہ ہے کہ جب ملک الموت تیری جان قبض کرنے کو آوین تو تو اُنسے کہے کہ آپ مجھے مُہلت دیجیے تاکہ مین توبہ کر لون اُسنے کہا کہ وہ ہرگز یہ میرا کہنا نہ سُنین گے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ جبکہ تجھ مین یہ قدرت نہین ہے کہ ملک الموت کو روک سکے اور موت سے پہلے توبہ کر سکے تو تجھے لازم ہی کہ اسوقت کو غنیمت سمجھے پانچوین یہ ہی کہ جب مُنکر و نکیر تیرے پاس آوین تو دونون کو اپنے پاس سے دور کرے اُسنے کہا کہ مین یہ بھی نہین کر سکتا ہون آپ نے فرمایا تو لازم ہی کہ اُنکا جواب طیّار رکھے چھٹے یہ ہی کہ جب قیامت کو حکم ہو کہ گناہگار کو دوزخ مین لیجاؤ تو تو کہے کہ مین تو نہین جاؤنگا اسنے کہا کہ وہ زبردستی لیجاوینگے آپ نے فرمایا کہ اب لازم ہی کہ تو گناہ نکرے جب اُسنے سب یہ باتین سُنین کہنے لگا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا حق ہی اور اُسیوقت توبہ کی اور اُسی توبہ پر قائم رہا والسّلام نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم خداوند تعالی سے دعا مانگتے ہین اور مقبول نہین ہوتی آپ نے فرمایا کہ وجہ یہی ہے

Marfat.com

اور تم خدای تعالی کو جانتے ہو اور اُسکی بندگی نہین کرتے اور اُسکے رسول صلعم کو جانتے ہو اور اُسکی سنّت کی پیروی نہین کرتے اور قرآن پڑھتے ہو اور اُسپر عمل نہین کرتے اور حق تعالے کی نعمت کھاتے ہو اور اُسکا شکر نہین کرتے اور تم خوب جانتے ہو کہ بہشت فرمانبردارون کے واسطے آراستہ کی گئی ہی اور طلب نہین کرتے اور یہ بھی خوب جانتے ہو کہ دوزخ جسمین آگ کی بیڑیان اور طوق ہین نافرمانون کیواسطے بنائی گئی ہی اور تم اُس سے نہین بھاگتے اور جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہی اور اُس سے عداوت نہین کرتے بلکہ اُسکے ساتھ دوستی کرتے ہو اور جانتے ہو کہ موت ہے اور موت کا سامان مہیا نہین کرتے اور ماں اور باپ اور اولاد کو قبر مین رکھتے ہو اور اُس سے عبرت نہین لیتے اور اپنی عیبون سے باز نہین آتے ہو اور [illegible] کے عیبون کیطرف مشغول ہوتے ہو جو کہ ایسا ہووے بھلا بتاؤ کہ اُسکی دعا کیسے قبول ہو [illegible] لوگون نے کہا کہ اگر مرد بھوکا ہو اور اُسکے پاس کچھ نہو تو کیا کرے آپنے [illegible] دو روز تین روز لوگون نے کہا کہ ہمنے مانا دس روز تک صبر کیا پھر کیا کرے آپنے فرمایا صبر کرے اور اسی حالت مین مرجاوے تاکہ خون بہا قاتل پر ہووے نقل ہے کہ لوگون نے آپسے کہا کہ گوشت مہنگا ہے آپنے فرمایا کہ ہمین خریدنا نچاہیے سستا ہو جائیگا کہتے ہین کہ ایک قوم نے آپکی دعوت کی اور لوگ ایک شخص کا انتظار کرتے تھے ایک نے اُنمین سے کہا کہ وہ بڑا بدمزاج آدمی ہے حضرت ابراہیم ادہم نے یہ سنکر کہا کہ ای لوگو دستور ہے کہ پہلے روٹی کھاتے ہین پھر گوشت لیکن تمنے پہلے گوشت ہی کھانا شروع کر دیا یعنے غیبت کرنے لگے نقل ہے کہ آپ ایکبار ایک گام کی طرف گئے آپکے کپڑے پھٹے تھے لوگون نے گھسنے نہ دیا آپ جذبے مین آگئے اور فرمایا کہ جب مفلس کو شیطان کے گھر مین گھسنے نہین دیتے تو بھلا حق تعالی کے گھر مین بغیر بندگی کب دینگے اور آپنے فرمایا کہ مین ایکبار ایک جنگل مین توکل بخدا کرکے جاتا تھا [illegible] نہ آئی شیطان نے آکر مجھسے کہا کہ تمنے اپنی بادشاہی [illegible] پیاسے بھوکے کو جاتے ہو کیا [illegible] کے ساتھ نہین جاسکتے [illegible]

Marfat.com

دشمن کو دوست پر مقرر کیا ہی تاکہ مجکو پریشان کرے اِس بیابان کو مَین تیری ہی مدد سے طے کر سکتا ہون مینے ایک آواز سُنی کہ ای ابراہیم جو کچھ کہ تیری جیب مین ہی نکالکر پھینکدی تاکہ جو کچھ غیب مین ہی ہم باہر نکالین مینے جیب مین ہاتھ ڈالا تو چار دانگ چاندی تھی کہ مَین اُسکو اپنے پاس سے پھینکنا بھول گیا تھا جب مینے پھینکدی تو شیطان میرے پاس سے بھاگا اور غیب سے قوت مجھمین آگئی اور آپنے فرمایا کہ ایک مرتبہ مین گُچھے چُننے گیا جتنی بار کہ مینے دامن بھرا مجھے مارتے تھے اور مجھسے چھین چھین لیتے تھے چالیس مرتبہ ایسا ہی کیا اکتالیسوین مرتبے کچھ نہ کہا مینے ایک آواز سُنی کہ یہ چالیس بار اُن چالیس سونے کی ڈھالون کے مقابلے مین ہی جو آگے آگے لیکر چلتے تھے۔ اور آپنے فرمایا کہ میرے ایک باغ سپرد کیا تاکہ اُسکی نگہبانی کرون باغ کا مالک آیا اور مجھسے کہا کہ میٹھا انار لے آؤ مَین کئی انار اُسکے آگے لایا لیکن سب کھٹے نکلے اُسنے کہا کہ آپکو انار کھاتے مدت گذر گئی اور اب تک یہ نہین پہچانتے ہو کہ یہ انار میٹھا ہی اور یہ کھٹا یہ سُنکر مینے کہا کہ آپنے باغ مجھے اِسلیے سپرد کیا ہی کہ نگہبانی کرون نہ اِسلیے کہ انار کھاؤن اُس مرد نے یہ سُنکر کہا کہ یہ پرہیزگاری کہ آپ مین ہی مَین خیال کرتا ہون کہ آپ تو ابراہیم ادہم ہین جسوقت کہ مینے سُنا اُسیوقت باغ سے نکلکر چلدیا اور آپنے فرمایا کہ مینے جبریل علیہ السلام کو خواب مین ایک کتاب ہاتھ مین لیے دیکھا مینے کہا کہ یہ کیسی کتاب ہے اُنھون نے فرمایا کہ اسمین خدا کے دوستونکے نام لکھون گا مینے پوچھا کہ کیا آپ میرا نام بھی لکھینگے فرمانے لگے کہ تو خدا کے دوستون سے نہین ہی مینے کہا کہ مَین آخر اُنکے دوستون کے دوستون سے تو ہون یہ سُنکر تھوڑی دیر اندیشہ کیا اور پھر کہا کہ حکم الٰہی آیا ہی کہ پہلے تیرا نام لکھون کہ اِس راہ مین امید ناامیدی سے پیدا ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مَین ایک رات بیت المقدس مین تھا مینے اپنے آپ کو ایک چٹائی کے اندر پوشیدہ کیا اور اُسکو اوپر سے اوڑھ لیا کیونکہ خادم رات کے وقت وہان کسی کو رہنے نہ دیتے تھے جب تھوڑی رات گذری تو مسجد کا دروازہ کھلگیا اور ایک پیر مرد ٹاٹ کا لباس پہنے تشریف لائے اور چالیس مرد کہ اُن سب کا لباس بھی ٹاٹ کا تھا اُنکے

Marfat.com

او تھے وہ پیر مرد مع اُنکے محراب کے دروازے پر گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر محراب
طرف پُشت کرکے بیٹھ گئے ایک نے اُنمین سے کہا کہ آج کوئی ایسا شخص اِس مسجد مین ہے کہ جو
ین سے نہین ہے پیر مرد مُسکرائے اور کہا کہ ادہم کا بیٹا ہے چالیس رات دن ہو گئے ہین
بادت کا مزہ نہین پاتا ہے جب مینے یہ بات سُنی تو مین باہر نکلا اور مینے کہا کہ آپ درست
تے ہین لیکن آپ کو خدا کی قسم یہ تو فرمایئے کہ اِسکا سبب کیا ہوا ہے اُنھون نے فرمایا کہ
ن روز تو نے بصری مین کھجورین خریدی تھین اُنمین ایک کھجور دوسری کی گر پڑی تو نے جانا
ری ہے اُٹھا لی اور اپنی کھجورون مین ملالی حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مین یہ سنتے ہی
کو راہی ہوا اور اُس مرد کے پاس جاکر جسکی کھجور تھی معافی چاہی اُس خُرما فروش نے
ف کر دیا اور کہا کہ جب معاملہ ایسا نازک ہے تو مینے آج سے کھجورین بیچنا چھوڑا اور اِس کام سے
کی اور دُکان کو چھوڑ دیا اور گروہ ابدال سے ہوا نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم جنگل مین
ہے تھے ایک سپاہی ملا اور آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے فرمایا کہ بندہ ہون کہا کہ آبادی
طرف ہے آپ نے قبرستان کیطرف اشارہ کیا اُسنے کہا کہ تم مجھ سے ہنسی کرتے ہو حضرت
ہیم ادہم کو بہت مارا یہانتک کہ آپ کا سر پھوٹ گیا اور آپکی گردن مین ایک رسی ڈالکر لے چلا
تے مین اور لوگ مل گئے اُنھون نے کہا کہ اے نادان کسواسطے تو نے ایسا کیا تو نہین جانتا
حضرت ابراہیم ادہم ہین وہ مرد یہ سُنکر حضرت ابراہیم ادہم کے قدمون پر گر پڑا اور معذرت کی
ت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اِس معاملے پر کہ تو نے میرے ساتھ کیا مین تیرے واسطے نیک دُعا کرتا تھا
لئے میرے لیے اِس معاملے کے عوض کہ تو نے میرے ساتھ کیا بہشت ہے مینے چاہا کہ تیرے لیے دوزخ
و اُس سپاہی نے کہا کہ آپنے یہ کیون فرمایا کہ مین بندہ ہون آپنے فرمایا کہ کون
ا بندہ نہین ہے اُسنے کہا کہ جب مینے آپ سے آبادی کا نشان پوچھا تو آپنے قبرستان
ف اشارہ کیون کیا آپ نے فرمایا اسلیے کہ ہر روز قبرستان آبادی مین بستا جاتا اور شہر ویران
جاتا ہے ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مینے بہشتیونکو خواب مین دیکھا ہر ایک کی آستین

Marfat.com

اور دامن موتیون سے بھرے تھے مینے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے انھون نے جواب دیا کہ
حضرت ابراہیم ادہم کا ایک نادان نے سر پھوڑ دیا ہے بلکہ جناب باری کا حکم ہوا ہے کہ
جب بہشت مین داخل ہو تو اسکے سر پر موتی نچھاور کرو اسلیے ہمنے دامن موتیون سے
بھرے ہین نقل ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہم ایک مست کی طرف سے گذرے آپ نے
اسکا منھ لتھڑا دیکھا آپ نے پانی لاکر اسکا منھ دھویا اور فرمایا کہ ایسا منھ کہ خدا کے ذکر
اسپر گذر کیا ہو لتھڑا رہے بڑی بے عزتی کی بات ہے جب وہ مرد ہوش مین آیا تو لوگون
اس سے کہا کہ حضرت ابراہیم ادہم نے تیرا منھ دھویا اور [illegible] یہ کہا اس مرد نے کہا کہ
میری بھی توبہ ہو گئی اسکے بعد حضرت ابراہیم ادہم نے خواب مین دیکھا کہ کسیان قضا و قدر
کہتے ہین تو نے ہمارے واسطے اسکا منھ دھویا ہمنے تیرا [illegible] دھویا نقل ہے
کہ حضرت محمد مبارک صوفی فرماتے ہین کہ مین حضرت ابراہیم ادہم کے ساتھ بیت المقدس
کو گیا [illegible] انار کے درخت کے نیچے اترے اور کئی رکعت
نماز پڑھی [illegible] درخت سے ایک آواز آئی کہ یا [illegible] بزرگ کر اور میرے انار سے
کھا [illegible] حضرت ابراہیم ادہم نے سر آگے جھکا لیا تین بار اس درخت نے یہی کہا پھر
کہا [illegible] مجھ سے انار کھاؤ [illegible] آپ سنتے ہین آپ
[illegible] اور دو انار توڑے ایک کھلو دیا اور ایک آپ کھایا وہ درخت
[illegible] انار بھی کھٹے تھے جب ہم واپس آئے تو دیکھا اس درخت کو بہت گھنا
[illegible] انار بھی میٹھے پائے اور ایک سال مین دو بار اسمین انار پھلے
[illegible] نے اس درخت کا نام اسکی برکت کے سبب رمان العابدین کہا
[illegible] مین جا کر بیٹھے تھے نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم
[illegible] پہاڑ پر تھے آپس مین باتین [illegible] تھین اس بزرگ نے پوچھا
کہ [illegible] کا کمال کیا نشان ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اگر پہاڑ کو کہے کہ چل

Marfat.com

چلنے لگے اُسی دم پہاڑ چلنے لگا حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اے پہاڑ میں نے تجھ سے
نہین کہا ہے کہ چل مینے تجھپر مثل کہی ہے فوراً پہاڑ ٹھیر گیا۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ
فرماتے ہین کہ مین حضرت ابراہیم ادہم کے ساتھ کشتی مین تھا مخالف ہوا چلی لوگ
سمجھے کہ اب کشتی ڈوبی کھلبلی پڑگئی ہوا سے ایک آواز آئی کہ اے لوگو ڈوبنے کا خوف
مت کرو کیونکہ ابراہیم ادہم تمھارے ساتھ ہے اور اُسیوقت ہوا تھم گئی۔ نقل ہے
حضرت ابراہیم ادہم ایک کشتی مین تھے بڑی لہر اُٹھی حضرت ابراہیم ادہم نے
پاک کلام مجید لیکر ہوا کے درمیان کیا اور کہا الٰہی تو ہمکو غرق کریگا درحالیکہ کتاب تیری
ہمارے درمیان ہے فوراً جوش و خروش دریا کا ٹھیر گیا اور [illegible] آواز آئی کہ لاتخف
نقل ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہم کشتی مین سوار ہونا چاہتے تھے اور آپکے
پاس کچھ موجود نہ تھا کشتی والون نے کہا کہ دینار دیجیے تب ہم آپکو سوار کرینگے
آپ نے دو رکعت نماز پڑھکر کہا الٰہی مجھسے کرایہ مانگتے ہین اُسیدم سارا [illegible]
نے ایک مٹھی بھر کر اُنکو دیدی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہم [illegible]
کنارے بیٹھے تھے اور اپنی گدڑی [illegible] سی رہے تھے [illegible] نے آکر کہا
کہ آپ نے بلخ کو چھوڑ کر کیا پایا آپ نے اپنی سوئی [illegible]
مچھلیان [illegible] کے منھ مین ایک سونے کی [illegible]
ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ میری [illegible]
سوئی اسکے منھ مین تھی [illegible] حضرت ابراہیم ادہم نے
خطاب کرکے فرمایا کہ [illegible] بلخ کی بادشاہی [illegible]
نقل ہے کہ ایکروز آپ ایک [illegible] پر بیٹھے [illegible]
پھینکدیا اور پھر ڈالا پانی [illegible]
حضرت ابراہیم ادہم نے [illegible] الٰہی [illegible]

جانتے ہین کہ مین اُسپر فریفتہ نہونگا آپ مجھے پانی دیجیے تاکہ مین طہارت کرون۔ نقل ہے کہ ایکمرتبہ آپ حج کو جارہے تھے اور دوسرے آپکے ہمراہ تھے انھون نے آپ سے کہا کہ ہمارے پاس کھانا نہین ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ خدا پر یقین رکھو پھر فرمایا کہ اس درخت کی طرف غور سے دیکھو اگر زر کی طمع رکھتے ہو سب نے اسکی طرف دیکھا خدا کی قدرت سے سارا درخت سونے کا ہوگیا تھا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہم درویشون کی جماعت کے ساتھ جارہے تھے ایک قلعے کے پاس پہونچے قلعے کے دروازے پر بہت لکڑیون کا ڈھیر لگا تھا لوگون نے کہا کہ آجکی رات ہم اسجگہ ٹھیرینگے اور آگ روشن کرینگے کیونکہ لکڑیان بھی بہت ہین اور پانی بھی بہ رہا ہے سب وہان ٹھیرے اور آگ روشن کی اُنھین سے ایک درویش نے کہا کہ کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے پاس حلال کا گوشت ہوتا تاکہ ہم اس آگ پر بھونتے حضرت ابراہیم ادہم نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ خدائے تعالے قادر ہے کہ ہمکو حلال گوشت بھیجدے اور آپ نے یہ کہکر پھر نماز کی نیت باندھ لی آپنے نیت باندھی ہی تھی کہ شیر کے غرانے کی آواز آئی درویشون نے نظر کی دیکھا کہ ایک شیر ایک گورخر کو رگیدتا چلا آرہا ہے۔ درویشون نے اُس گورخر کو پکڑ لیا اور ذبح کیا اور کباب بنائے اور کھائے اور شیر برابر بیٹھا دیکھتا رہا۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم اپنی آخری عمر مین گم ہوگئے اور ایسے کہین جا کے چھپے کہ اُن کی قبر کا بھی پتہ نہین لگتا بعضے کہتے ہین کہ بغداد مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ شام مین ہے اور بعضے کہتے ہین حضرت لوط علیہ السّلام کے پاس ہے اور زمین مین دھنس گئی ہے اور وہ جب لوگون سے بھاگے تھے تو وہان آکر رہے تھے اور وہان وفات کی۔ نقل ہے کہ جب حضرت ابراہیم ادہم نے وفات کی تو ایک ہاتف نے آواز دی کہ آگاہ ہو کہ روے زمین کی امان نے وفات کی لوگ متحیر ہوئے اور سوچنے لگے کہ دیکھیے کیا ہوگا اتنے مین خبر حضرت ابراہیم ادہم کی وفات کی مشہور ہوئی۔ والسّلام

Marfat.com

بارھوان باب بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجاہدہ کے میدان کے بہادر وہ مشاہدہ کے ایوان کے آراستگی بخشنے والے وہ ہدایت کے بارگاہ کے عامل وہ عنایت کی بارگاہ کے کامل وہ ممالک صافی کے مالک یعنی بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کشف و مجاہدہ مین دستگاہ بلند رکھتے تھے اور بڑے صاحب کرامت اور مشہور زمانہ تھے اور [illegible] ملی خشرم کے مرید تھے اور علم اصول اور فروع مین عالم تھے اور آپ کی [illegible] رہتے تھے آپ کی توبہ کا آغاز اسطرح پر ہوا کہ آپکے مزاج مین جنون تھا [illegible] حالت مین جا رہے تھے آپ نے راہ مین ایک کاغذ پڑا دیکھا اسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] عطر خرید کر اسکو معطر کیا اور بڑی تعظیم کے ساتھ ایک بلند جگہ مین رکھدیا [illegible] ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا کہ وکیلان قضا و قدر ان بزرگ سے [illegible] جے بشر حافی سے کہدیجیے کہ تو نے میری نام کو پاک اور معطر کیا اور تعظیم کی ہم [illegible] کرینگے اور دنیا اور آخرت مین بزرگی عطا فرماوینگے ان بزرگ نے اپنے دل مین سوچا وہ تو ایک فاسق شخص ہے شاید کہ مینے یہ خواب غلط دیکھا ہو اس بزرگ نے [illegible] کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو رہے دوسری بار ان بزرگ نے پھر یہی خواب دیکھا اسیطرح تین مرتبہ انکو یہی ارشاد خواب مین ہوا جب صبح ہوئی تو ان بزرگ نے انکو طلب کیا لوگون سے [illegible] کہا کہ وہ تو شراب کی مجلس مین بیٹھے ہین وہ بزرگ خود اس مکان کے دروازے پر گئے لوگون نے کہا وہ بیہوش اور بیخبر پڑے ہین ان بزرگ نے کہا کہ تم جا کر انسے کہدو کہ بھیجا ہے ایک پیغام کہتا ہو لوگون نے پھر آکر کہا کہ وہ پوچھتے ہین کہ آپ کسکا پیغام لائے ہین [illegible] نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا پیغام لایا ہون حضرت بشر حافیؒ [illegible] عتاب آمیز ہے یا عقاب آلودہ ہے اور دوستون کو رخصت کر کے کہا کہ مین آج سے جدا ہوتا ہون اب تم کبھی مجھے اس کام مین نہ دیکھو گے پھر باہر آئے اور توبہ کی اور [illegible]

Marfat.com

پہونچیے کہ آپکے نام سننے کی برکت سے لوگونکو تسکین دل حاصل ہوئی۔ حاصل کلام آپنے طریقہ زہد کو
اختیار کیا اور حق تعالی کے مشاہدے کے غلبے کی شدت سے کبھی جوتی پاؤن مین نہ پہنی
اور آپ اسیوجہ سے کہ برہنہ پا رہتے تھے حافی مشہور ہوئے لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ جوتی
کیون نہین پہنتے ہین آپنے فرمایا کہ جس روز کہ مینے صلح کی مین ننگا پاؤن تھا اب مجھے شرم آتی ہے
کہ جوتی پہنون اور علاوہ برین یہ بھی ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ مینے زمین کو تمھارا بچھونا بنایا ہے
پس بادشاہون کے فرش پر جوتی پہنے جانا بے ادبی ہوتی ہے اور ایک جماعت صاحبان خلوت کی ایسی
ہوئی ہے کہ ڈھیلے سے استنجا کرتے تھے اور تھوک زمین پر نہ پھینکتے تھے کیونکہ ہر جگہ اور ہر چیز مین
خدا کا نور دیکھتے تھے حضرت بشر حافی کا بھی یہی حال تھا بلکہ خدائے تعالے کا نور سالک کی آنکھ
ہو جاتا ہے کہ اُس سے سوائے خدا کے کسیکو نہین دیکھتا اور ظاہر ہے کہ جسکی خدائے تعالی آنکھین ہو وہ
سوائے خدا کے اور کسیکو نہین دیکھ سکتا جیسا کہ رسول علیہ السلام ثعلبہ کے جنازے کے پیچھے
انگلیون کے بل چلتے تھے اور آپنے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ ایسا نہو کہ میرا قدم فرشتون کے پر پر
رکھا جائے وہ فرشتے تم سمجھتے ہو کیا ہین وہی اللہ کا نور ہے۔ نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل
بہت حضرت بشر حافی رح کے ساتھ رہتے تھے اور بہت آپکے معتقد تھے ایکبار امام احمد حنبل رح
کے شاگردون نے کہا کہ آپ عالم اور محدث اور مجتہد ہین اور ہر علم مین آپکو دستگاہ
حاصل ہے کہ کوئی آپکا مثل نہین ہے آپ ہر گھڑی ایک دیوانے کے پیچھے پھرتے ہین یہ بات
آپکے لائق نہین ہے حضرت امام احمد حنبل رح نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو جن علمون کے کہ تم نے
نام لیے ہین اُنسے بہتر جانتا ہون لیکن وہ خدائے تعالے کو مجھسے زیادہ جانتے ہین پس
حضرت امام احمد حنبل رح آپکے ساتھ ساتھ پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ حدثنی عن ربی یعنی مجھسے
میرے رب کی باتین کہیے۔ نقل ہے کہ ایک رات بشر حافی اپنے گھر مین جاتے تھے
آپنے ایک قدم چوکھٹ کے اندر رکھا تھا اور ایک باہر تھا کہ ایک طرح کی حیرت آپ پر
طاری ہوئی اور آپ صبح تک یون ہی کھڑے رہے اور کہتے ہین کہ آپکی ہمشیرہ صاحبہ کے

Marfat.com

دل مین گذرا کہ آج کی رات بشر میرے گھر آتے ہین آپکی ہمشیرہ صاحبہ گھر مین گئین اور منتظر تھین
اتنے مین حضرت بشرؒ پریشان ودست تشریف لائے اور کوٹھے پر چڑھنے لگے زینے کی چند سیڑھیون پر
چڑھے تھے کہ آپ پر حیرت طاری ہوئی اور صبح تک عالم حیرت مین رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے
مسجد مین جاکر صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور پھر آئے آپکی ہمشیرہ صاحبہ نے آپ سے اس حال کو
دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل مین آیا کہ بغداد مین کئی شخص ہین کہ انکا نام بشر ہے ایک
یہودی ہے اور ایک آتش پرست ہے اور ایک نصاری ہے اور میرا نام بھی بشر ہے اور اللہ تعالیٰ نے
مجھکو ایسی دولت عطا فرمائی ہے اور مسلمان ہون نہین معلوم کہ انھون نے کیا کیا کہ دور پڑے
اور مینے کیا کیا کہ اس دولت کو پہونچا مین اس بات کی حیرت مین مبتلا تھا نقل ہے کہ بلال خواص
کہتے ہین کہ مین بنی اسرائیل کے بیابان مین تھا ایک شخص میرے ساتھ ساتھ جاتے تھے میرے دل مین آیا
کہ خضر ہین مینے کہا کہ آپکو خدا کی قسم ہے آپ بتلا دیجیے کہ آپ کون ہین انھون نے کہا کہ تیرا
بھائی خضر ہون مینے کہا کہ آپ امام شافعیؒ کے بارے مین کیا کہتے ہین انھون نے فرمایا کہ وہ اوتاد
مین سے ہے مینے کہا کہ آپ امام احمد حنبلؒ کی نسبت کیا فرماتے ہین انھون نے کہا کہ وہ
صدیقون سے ہین مینے کہا کہ آپ حضرت بشر حافیؒ کی نسبت کیا فرماتے ہین انھون نے کہا کہ وہ
ایسا ہے کہ انکے بعد اس جیسا نہ ہوگا اور عبداللہ جلا کہتے ہین مینے حضرت ذوالنون مصریؒ کو دیکھا وہ
صاحب عبارت تھے اور سہلؒ کو دیکھا وہ صاحب اشارت تھے اور بشر حافیؒ کو دیکھا وہ پرہیزگاری
مین مشغول تھے لوگون نے مجھسے پوچھا کہ آپ کس پر مائل زیادہ ہین مینے کہا بشر حافی کہ وہ ہمارا استاد ہے
نقل ہے کہ حضرت بشر حافیؒ نے حدیث کی [illegible] کتابون کو زمین مین
دفن کر دیا اور کبھی آپ نے حدیث بیان نہ کی اور آپ نے فرمایا کہ مین اسوجہ سے حدیث بیان نہین
کرتا ہون کہ مین اپنے دل مین [illegible] خواہش [illegible]
[illegible] جاوے تو البتہ بیان کرون [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible]
بغداد مین حرام و حلال [illegible]

Marfat.com

فرمایا کہ جہان سے تم کھاتے ہو پھر لوگون نے کہا کہ پھر آپ کسوجہ سے اس درجے کو پونہچے آپ نے فرمایا کہ نوالہ کم کرنے سے اور ہاتھ کے کوتاہ کرنے سے۔ اور جو شخص کھاتا ہے اور ہنستا ہے وہ برابر نہین ہوسکتا ہے اُس شخص سے کہ کھاتا ہے اور روتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ حلال مین بھی فضول خرچی ہوتی ہے ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ سالن کس چیز کا کھاؤن آپ نے فرمایا عافیت کا۔ **نقل ہے** کہ چالیس برس سے آپ کا دل بکری کی سری کو چاہتا تھا لیکن آپ بوجہ تنگدستی مول نہ لے سکے کہ کھاتے اور کہتے ہین کہ آپ کا دل باقلے کے سالن کو چاہتا تھا اور آپ نے نہین کھایا تھا۔ **نقل ہے** کہ آپ نے کبھی پانی اُس نہر کا کہ بادشاہی ملازمون نے کھدوائی تھی نہین پیا اور ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مین ایک روز بشرؒ کے پاس گیا سخت جاڑا تھا مینے آپ کو برہنہ تن کپکپاتے دیکھکر کہا یا ابا نصر یہ کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے درویش یاد آئے میرے پاس مال نہین تھا کہ اُنکی مدد کرتا مینے چاہا کہ تن ہی سے اُنکے ساتھ موافقت کرون لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ اس مرتبے کو کس طرح پونہچے آپ نے فرمایا اس ذریعے سے پونہچا کہ مینے اپنے حال کو خداے تعالی کے سوا کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا لوگ عمر بھر آپ سے کہتے رہے کہ آپ بادشاہ کو وعظ و نصیحت کیون نہین کرتے ظلم و ستم ہوتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین خداے عزّوجل کا نام اُس سے بزرگتر جانتا ہون کہ ایسے شخص کے سامنے کہ اُسکو نہین جانتا ہے لون احمد بن ابراہیم المطیب کہتے تھے کہ حضرت بشرؒ نے مجھ سے کہا کہ معروفؒ سے کہنا کہ مین نماز صبح کی پڑھکر تمھارے پاس آؤنگا مینے آپ کا پیغام آکر دیا اور ہم منتظر رہے ہم ظہر کی نماز پڑھ چکے نہ آئے یہانتک کہ ہمنے نماز عشا پڑھی مینے اپنے دل مین کہا کہ عجب ہے بشر جیسا آدمی وعدہ خلافی کرے اور مین امید کر رہا تھا اور مسجد کے دروازے کو تک رہا تھا کہ بشرؒ مصلّے اُٹھا کر جلدی جب وہ جلے پر پونہچے تو آپ پانی کی سطح پر گئے اور حضرت معروفؒ کے ساتھ باتین کین اور صبح تک بیٹھے رہے پھر اسی طرح لوٹے اور پانی پر گئے مین آپ کے قدمون پر گر پڑا اور مینے کہا کہ آپ میرے

Marfat.com

واسطے دُعا فرمایئے آپ نے مجھے دُعا دی اور فرمایا کہ ظاہر مت کرنا جب تک آپ زندہ رہے میں نے کسی سے یہ کیفیت بیان نہ کی۔ نقل ہے کہ ایک جماعت حضرت بشرؒ کے سامنے موجود تھی اور آپ رضائے الٰہی کا ذکر فرما رہے تھے ایک شخص نے اس جماعت میں سے کہا یا ابانصر آپ خلق سے کچھ چیز بھی قبول نہیں فرماتے ہیں اس خیال سے کہ آپ صوفی ہیں ہم نے فرض کیا کہ آپ زہد کی حقیقت کے جاننے والے ہیں اور دُنیا سے روگردان ہیں لیکن اگر آپ لوگوں سے کچھ لیویں اور پوشیدہ طور پر درویشوں کو دیدیں اور خود توکل پر بسر کریں اور اپنی روزی غیب سے حاصل کریں تو کیا نقصان ہے یہ بات حضرت بشرؒ کے دوستوں کو نہایت ناگوار معلوم ہوئی حضرت بشرؒ نے فرمایا کہ اے شخص جواب سُن دیکھ اہل فقر تین قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں کہ کبھی سوال نہیں کرتے اور اگر لوگ اُنکو دیتے بھی ہیں تو نہیں لیتے اور لوگوں کی صحبت سے بھاگتے ہیں یہ جماعت تو روحانیوں کی ہے کہ جب خدای تعالےٰ سے سوال کرتے ہیں اور جو کچھ مانگتے ہیں خدائے تعالیٰ اُنکو عطا فرماتا ہے اور ہر دُعا اُنکی فی الفور قبول ہوتی ہے دوسری قسم وہ ہے کہ سوال نہیں کرتے اور اگر دیتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں یہ قوم اوسط درجے کی ہے یہ لوگ خدائے تعالیٰ کے توکل پر ثابت قدم رہتے ہیں اور یہی لوگ جنت کے دسترخوان پر بیٹھنے والے اور پاکی کے [illegible] محلوں میں ٹھیرنے والے ہیں تیسری قسم وہ ہے کہ صبر سے بیٹھے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوا اپنے وقتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور خواہش نفسانی کو دور کرتے ہیں۔ وہ صوفی یہ جواب با صواب سُنکر کہنے لگا کہ میں آپ کی اس بات سے راضی ہوا حق تعالیٰ آپ سے راضی ہو [illegible] حضرت [illegible] فرماتے [illegible] ہیں علی جرجانی کے پاس جبکہ وہ [illegible] پانی کے چشمے کے [illegible] [illegible] مجھکو دیکھتے ہی بھاگے اور فرمانے لگے کہ میں نے کیا گناہ کیا [illegible] آدمی کو دیکھا میں اُنکے پیچھے دوڑا اور میں نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا

کہ فقر کو بغل میں لے اور زندگانی صبر کے ساتھ کر اور خواہش نفسانی کو دشمن بنا کر اور خواہش نفسانی کی مخالفت کر اور اپنے گھر کو آج کے روز قبر سے زیادہ خالی کر اسلیے کہ تیرا گھر ایسا ہو جاوے کہ جس روز کہ قبر سے تجھکو پکاریں تو خوش اور آسودہ خدا کی طرف پہونچے۔ نقل ہے کہ ایک جماعت حضرت بشرؒ کے پاس ملک شام سے آئی اور کہا کہ ہم سب کا ارادہ حج کا ہے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں حضرت بشرؒ نے فرمایا کہ تین شرط سے میں تمہارے ساتھ چلونگا۔ ایک تو یہ کہ کچھ زاد راہ نہ لیویں اور دوسرے کہ کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں تیسرے یہ کہ اگر کوئی کچھ دیوے تو قبول نہ کریں انھوں نے کہا کہ ہم دو تو کر سکتے ہیں لیکن یہ کہ اگر کوئی دیوے اور ہم قبول نہ کریں ہم سے نہیں ہو سکے گا حضرت بشرؒ نے فرمایا تو تم نے توکل حاجیوں کے توشہ راہ پر کیا ہے اور یہ بیان اس بات کا ہے کہ آپ نے صوفی کے جواب میں فرمایا کہ اگر تو نے دل میں یہ ٹھانی ہوتی کہ ہرگز لوگوں سے کوئی چیز قبول نہ کریگا تو تیرا توکل خدا پر ہوتا۔ نقل ہے کہ حضرت بشرؒ فرماتے تھے کہ میں ایک روز گھر میں گیا تو میں نے ایک مرد کو دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے کہ بے اجازت چلا آیا ہے کہا کہ تیرا بھائی خضر ہوں میں نے کہا کہ میرے واسطے دعا کیجیے انھوں نے کہا کہ خداے تعالیٰ اپنی عبادت کا ادا کرنا تجھپر آسان کیجیو میں نے کہا کہ اور کچھ فرمائیے انھوں نے فرمایا کہ خدا کرے تیری عبادت تجھپر پوشیدہ ہوجیو۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت بشرؒ کے ساتھ مشورہ کیا کہ میرے پاس دو ہزار درم حلال کے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ حج کو جاؤں آپ نے فرمایا کہ تم حج کو نہیں جاتے ہو تماشے کو جاتے ہو اگر خدا کی رضامندی کیواسطے جاتے ہو تو کسی درویش کا قرض ادا کردو یا کسی یتیم کو دو یا کسی عیالدار کو کہ وہ آرام پاوے کیونکہ دل کا آرام پہنچانا سو حج سے بزرگتر ہے اُس نے کہا کہ میں اپنے دل میں حج کی زیادہ رغبت پاتا ہوں آپ نے فرمایا اسلیے کہ یہ مال تو نے حلال سے نہیں حاصل کیا ہے جب تک کہ حرام خرچوں میں خرچ نکریگا تجھکو قرار نہ پڑیگا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ

Marfat.com

قبرستان کی طرف گذرے آپ نے فرمایا کہ میں نے مُردوں کو دیکھا کہ قبروں پر بیٹھے باہم جھگڑ رہے
تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی جماعت کوئی چیز آپس میں بانٹتی ہے میں نے دعا مانگی
اے بار خدا مجھکو آگاہ کیجیئو کہ یہ کیا حال ہے میں نے ایک آواز سُنی کہ [illegible]
میں نے جا کر پوچھا اُنھوں نے کہا کہ ایک ہفتہ ہوتا ہے کہ ایک دیندار شخص [illegible]
اور تین بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر ہمکو ثواب اُسکا بخشا اُس روز سے اُس ثواب کو ہم
آپس میں تقسیم کر رہے ہیں اور ابھی تقسیم نہیں کر چکے ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت بشر نے
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر تجھے
خبر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تجکو تیرے ہمعصروں سے کیوں بزرگ کیا [illegible]
کیوں بڑھایا کہا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھ خبر نہیں آپ نے فرمایا یہ وجہ ہے کہ تو نے
میری سُنت کی متابعت کی اور نیکوکاروں کی تعظیم و عزت کا لحاظ رکھا [illegible]
مسلمانوں کو نصیحت کی اور میرے اصحاب اور اہل بیت کو دوست رکھا [illegible]
نیکوکاروں کے مقام پر پہنچایا۔ نقل ہے کہ حضرت بشر نے [illegible]
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے کہا یا رسول اللہ [illegible]
نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ توانگر کی شفقت درویشوں پر [illegible]
ثواب کے واسطے خوب کام ہے اور اس سے بھی بڑھکر کام درویشوں کا [illegible]
مالک کے پیدا کرنے والے کی بخشش پر ہے۔ نقل ہے کہ حضرت بشر نے [illegible]
سے فرمایا کہ سیر کرو کہ جب تک پانی بہتا رہتا ہے صاف رہتا ہے اور جب ٹھہر جاتا
ہے اسکی رنگت بدل جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ چاہتا ہے [illegible]
ہووے اُس سے کہہ دو کہ تین چیز [illegible]
حاجت نہ مانگے دوسرے [illegible]
اور آپ نے فرمایا کہ آخرت کی حلاوت [illegible]

Marfat.com

اور آپ نے فرمایا کہ اگر قناعت مین زندگانی کی عزت کے سوا اور کچھ نہین ہو تو بھی کافی ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ مخلوق تجکو جانے یہ دوستی دنیا کی محبت کا خیال ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہرگز تو عبادت اور نیاز کی حلاوت نپائیگا جب تک کہ اپنے اور خواہش نفس کے درمیان لوہے کی دیوار نہ کھینچے اور آپ نے فرمایا کہ سب سے مشکل مین کام تین ہین تنگدستی کے وقت مین سخاوت اور خلوت مین پرہیزگاری اور بات کہنا ایسے شخص کے سامنے کہ جس سے ڈرتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ ورع وہ ہے کہ تو شبہات سے بالکل صاف ہو جاوے اور نفس سے حساب و کتاب ہر طرفۃ العین مین لیوے اور آپ نے فرمایا کہ زہد ایسا فرشتہ ہے کہ خالی دل کے سوا کہین قرار نہین پکڑتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ غم ایسا فرشتہ ہے کہ جب کسی جگہ قرار پکڑتا ہے تو دوسری چیزون کو نہین چاہتا کہ وہان قرار پکڑین اور آپ نے فرمایا کہ سب سے بزرگ جو چیز کہ بندی کو دی ہے وہ معرفت ہے اور صبر ہے فقر پر اور آپ نے فرمایا کہ اگر خدا کے خاص بندے ہین تو عارف ہین اور آپ نے فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ خدا کے ساتھ دل صاف رکھے اور آپ نے فرمایا کہ عارف وہ لوگ ہین کہ انکو سوائے خدا کے اور کوئی نہین چاہتا اور انکی کوئی تعظیم و عزت نہین کرتا مگر خدا کے لیے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ آزادی کا ذائقہ چکھے اس سے کہہ دو کہ اپنے خیال کو پاک و صاف رکھے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ سچائی سے خدا کے لیے عمل کرتا ہے اسکو لوگون سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ اہل دنیا کو سلام کرو مگر ان پر سلام کرنے کو دوست رکھو اور آپ نے فرمایا کہ بخیل کو دیکھنا دل کو سخت کرتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ برادران اسلام کے درمیان ادب کا ترک کرنا ادب ہے اور آپ نے فرمایا کہ مین کسی شخص کے ساتھ نہ بیٹھا اور کوئی شخص میرے ساتھ نہ بیٹھا کہ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو مجکو یقین ہوا کہ اگر ہم دونون باہم نہ بیٹھتے تو دونون کے واسطے بہتر ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ مین موت کا نوالہ ہونا اور موت کا نوالہ نہووے سوائے اس شخص کے کہ وہ شک مین ہووے اور آپ نے فرمایا کہ توکل نہوگا

Marfat.com

...ب تک کہ تیرا دشمن تجھ سے بےخوف نہو جاوے اور آپنے فرمایا کہ اگر تو خدا کی عبادت کی قدرت نہین
رکھتا ہی تو بہرحال اُسکی نافرمانی بھی مت کر ایک شخص نے آپکے سامنے کہا کہ توکلت علی اللہ آپنے
فرمایا کہ تو خدای تعالے پر جھوٹ بولتا ہی اگر تیرا توکل اُسپر ہوتا تو جو کچھ کہ وہ کرتا تو اُسپر راضی ہوتا
اور آپنے فرمایا کہ اگر بات کے کہنے سے تجھے غرور و تکبر آوے تو تو خاموش رہ اور اگر خاموشی سے
کچھ خیال خودبینی کا پیدا ہو تو بات کر غرض یہ ہی کہ ایسا کام کر جس سے خودبینی و غرور دور ہو اور
آپنے فرمایا کہ اگر ساری عمر دنیا کے اندر شکر کے سجدون مین پڑا رہے تو بھی اُسکا شکر ادا نہ کیا ہوگا
اور فرمایا کہ خدای تعالیٰ نے روز ازل مین تیرا ذکر دوستون مین کیا پس کوشش کر تاکہ تو
دوستون سے ہووی جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا آپ کو بڑی بےچینی اور بے قراری
پیدا ہوئی لوگون نے کہا کہ شاید آپ جینے کو عزیز رکھتے ہین آپنے فرمایا یہ بات تو نہین ہے
لیکن بادشاہون کے بادشاہ کی درگاہ مین جانا بہت دشوار بات ہے۔ **نقل ہے** کہ
آپ حالت سکرات مین تھے کہ ایک شخص آیا اور مفلسی اور زمانے کی شکایت کی آپنے
جو پیراہن کہ پہنے تھے اُتار کر اُسکو دیدیا اور آپ ایک پیراہن مستعار لیکر پہنا اور اُسی
پیراہن مین وفات کی۔ **نقل ہے** کہ جب تک حضرت بشرؒ بغداد مین زندہ رہے
کسی چارپایہ نے لید نہ کی آپکی حرمت کے لحاظ سے کہ آپ ننگے پانون پھرتے تھے
ایک رات ایک چارپایہ نے لید کی اُسکا مالک شور کرنے لگا اور کہا کہ حضرت بشرؒ رحلت
کر گئے کیونکہ بغداد کے سارے راستے مین کہین لید نہین تھی آج کی رات مینے اُسکے
خلاف دیکھا مین جان گیا کہ بشرؒ چل بسے ہین لوگون نے وفات کے بعد آپ کو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالے نے آپ کے ساتھ کیا کیا [illegible]
فرمایا عتاب کیا اور فرمایا کہ تو ہم سے کیون دنیا مین اسقدر ڈرا [illegible]
بات کو نہ سمجھا کہ کرم میری صفت ہے [illegible] شخص نے حضرت بشرؒ کو [illegible]
دیکھا اور پوچھا کہ خدای تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا

Marfat.com

اور فرمایا کہ کل یا من لا یاکل واشرب۔ یا من لا یشرب یعنے کھا وہ کہ تو نے میری واسطے
نہین کھایا اور پی اسے وہ کہ تو نے میرے واسطے نہین پیا۔ اور ایک شخص نے آپ کو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ خداے تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا
کہ مجھے بخشدیا اور آدھی بہشت مجھپر حلال کردی اور فرمایا کہ اے بشر دیکھ اگر تو آگ مین بھی
سجدے کرتا تو بھی اسکا شکریہ نہ ادا کرسکتا کہ ہم نے اپنے بندون کے دلوان مین تجھے جگہ
دی تھی۔ دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا آپ سے پوچھا کہ خداے تعالے نے
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ فرمان آیا کہ مرحبا اے بشر جسدم کہ تیری جان
کو اٹھایا ہے تجھ سے زیادہ کوئی شخص ہمارا دوست روے زمین پر نہ تھا۔ نقل ہے
کہ ایک روز ایک بوڑھی عورت حضرت امام احمد حنبلؒ کے پاس آئی اور کہا کہ مین
کوٹھے پر بیٹھی روئی کات رہی تھی اور خلیفہ کی مشعل ظاہر ہوئی کہ خلیفہ کے نوکر چاکر لیے
ہوئے جاتے تھے اُسکی روشنی مین مینے تھوڑا سا سُوت کاتا اب آپ یہ فرمایئے کہ وہ
جائز ہے یا نہین آپ نے پوچھا کہ تو کون ہے کہ اس طرح کی باتین کرتی ہے اُسنے کہا
کہ مین حضرت بشر حافی کی بہن ہون حضرت امام احمد حنبلؒ یہ سنکر زار زار روئے اور فرمایا
کہ ایسی پرہیزگاری اُن ہی کے خاندان کے واسطے روا ہے پھر فرمایا کہ آپ کے واسطے
ہرگز جائز نہین ہے خبردار رہیے کہ آپ کا صاف پانی گندلا نہووے اور پیروی
اپنے بھائی کی کیجیے یعنے اپنے بھائی صاحب کی تاکہ آپ ایسی ہوجاوین کہ آپ چاہین
کہ انکی مشعل کی روشنی مین روئی کاتین تو آپ کا ہاتھ آپ کی فرمانبرداری نکرے
کہ آپ کے بھائی صاحب ایسے تھے کہ جسوقت کہ ہاتھ کسی ایسے کھانے کی طرف
کہ شبہ آمیز ہوتا تھا بڑھاتے تھے ہاتھ اُنکی فرمانبرداری نکرتا تھا آپ نے فرماتے
کہ میرا ایک بادشاہ ہے کہ اُسکو دل کہتے ہین اور اُسکی رعیت تقوی ہے مجھ مین
طاقت نہین ہے کہ اُسکی اجازت کے بغیر سفر کرون۔ والسلام۔

Marfat.com

نرہوان باب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

اہل ملامت کے پیشوا اور جمع قیامت کے شمع وہ تجرید اور موہبت الٰہی کی برہان وہ توحید او ...فت
ی کے سلطان وہ فقر فخری کی محبت یعنی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ طریقت الٰہی کے
دشاہ تھے اور ملامت اور بلا کی راہ کے چلنے والے تھے توحید کے اسرار مین نظر نہایت باریکیون کو
نہچنے والی رکھتے تھے درویش کامل تھے اور ریاضت اور کرامت مین درجہ بزرگ ...
لے آپ کو مصر کے لوگ زندیق کہتے تھے اور بعضے آپ کے کامون سے دنگ رہتے تھے
رجب تک کہ آپ زندہ رہے سب آپ سے منکر رہے اور آپنے بھی اپنے آپ کو ایسا چھپایا کہ وقت
ے وقت تک کسی پر اپنا حال کھلنے ندیا اور آپ کی توبہ کا سبب وہ ہوا کہ آپ ... کہا
فلان جگہ ایک عابد ہے آپنے اُنکی زیارت کا قصد کیا اور اُنکو جا کر دیکھا کہ ...
ن لٹکے ہوئے ہین اور یہ کہہ رہے ہین کہ ای تن تو طاعت مین میری ساتھ موا...
مین تجکو اسیطرح لٹکا رہنے دونگا تاکہ تو بھوک پیاس سے مرجائے حضرت ذوالنون ...
دیکھکر ایسے بیقرار ہوکر روئے کہ اس عابد نے آپکے رونے کی آواز سُنی اور کہا کہ یہ کون ...
آیا ہے ایسے شخص پر کہ جسکو شرم تھوڑی ہی اور بہت گنہگار ہی حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا
مین اُنکے سامنے گیا اور سلام کیا اور پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے اُنھون نے فرمایا کہ یہ تن ...
اتھ حق تعالیٰ کی طاعت مین قرار نہین پکڑتا اور مخلوق سے ملنا چاہتا ہی حضرت ذوالنون ...
یہ سُنکر کہا کہ مینے تو یہ خیال کیا تھا کہ آپنے کسی مسلمان کو مار ڈالا ہی یا کوئی بڑا گناہ ...
نھون نے کہا کہ تو نہین جانتا ہے کہ مخلوق سے ملنا ہی ساری عیب ...
ضرت ذوالنون فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ آپ بڑے زاہد ہین اُنھون ...
آپ مجھ سے بھی بڑا زاہد دیکھنا چاہتے ہین مینے کہا کہ ہان چاہتا ہون اُنھون سے ...

Marfat.com

کہ آپ اِس پہاڑ پر چڑھ جایئے جب مَین پہاڑ پر چڑھا تو کیا دیکھا کہ ایک جوان ایک عبادت خانے کے دروازے پر بیٹھا ہے اِسطرح سے کہ ایک پانون چوکھٹ کے اندر ہے اور ایک کٹا ہوا باہر پڑا ہے اور کیڑے اُسکو کھا رہے ہین مَین اُسکے پاس گیا اور سلام کیا اور اُسکا حال پوچھا کہ کس طرح اُسنے کہا کہ مَین ایک روز اِس عبادت خانے مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت یہان سے گذری میرا دل اُسپر مائل ہوا اور میرے تن نے تقاضا کیا مینے عبادت خانے سے قدم باہر رکھا تھا کہ ایک آواز سُنی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ تیس برس تک خداے تعالے کی عبادت اور طاعت کر کے شیطان کی طاعت کرتا ہی یہ پانون کہ مینے باہر نکالا تھا کاٹ ڈالا اور یہان بیٹھ گیا اب دیکھیے کیا ظاہر ہوا اور میرے ساتھ کیا کرین آپ اِس گناہگار کے پاس بھلا کیون آئے اور اگر آپ کا یہ ارادہ ہے کہ خداے تعالے کے مردون سے ایک مرد کو دیکھو تو اِس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو حضرت ذوالنون فرماتے ہین کہ پہاڑ کی اونچائی کے سبب سے مَین وہان پونہچ نہ سکا اور مینے اُسی جوان سے اُنکی خبر پوچھی اُسنے کہا کہ مدت سے ایک مرد بزرگ اِس عبادت خانے مین عبادت کرتے ہین ایک روز ایک شخص اُنسے بحث کرنے لگا کہ روزی کسب سے حاصل ہوتی ہی اُنھون نے عہد کر لیا کہ مَین ہرگز ایسی چیز کہ جسمین مخلوقات کی کسب و تحصیل ہو گی نکھاؤنگا چند روز گذر گئے اور اُنھون نے کچھ نکھایا حق سبحانہٗ تعالی نے شہد کی مکھیون کو بھیجا اور اُنھون نے گرد اُڑنا اور شہد دینا شروع کیا حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہین کہ اِن معاملون اور باتون سے ایک بڑا ذوق شوق میرے دل مین پیدا ہوا اور مَین جان گیا کہ جو خداے تعالے پر توکل کرتا ہی خداے تعالی خود اُسکے کامون کو انجام دیتا ہے اور اُس شخص کی کوشش و محنت برباد نہین پھر مَین پہاڑ سے اوتر آیا ایک چھوٹا سا اندھا پرندہ دیکھا ایک درخت پر بیٹھا ہی ایکبارگی وہ پرندہ درخت سے نیچے اُترا مینے کہا کہ یہ بیچارہ اندھا پرندہ دانہ کہان سے کھاتا ہوگا اور پانی کہان سے پیتا ہوگا کہ اُسنے اپنی چونچ سے زمین کو کھودا ایک سونے کی پیالی کہ تلون سے پُر تھی اور ایک چاندی کی پیالی کہ گلاب سے بھری تھی ظاہر ہوئین اُسنے

Marfat.com

پیٹ بھر کر کھایا اور پانی پیا اور درخت پر اڑ کر جا بیٹھا اور وہ بیابان گم ہو گئیں حضرت ذوالنونؒ نے جب یہ بات دیکھی تو بالکل بیخود ہو گئے اور آپ کو توکل پر کامل بھروسا ہو گیا اور آپ کی توبہ مقبول ہوئی پھر آپ وہان سے چلے اور راہ مین آپکے کئی یار آپ سے مل گئے جب آپ رات کے وقت ایک ویرانے مین پہنچے تو وہان ایک دفینہ زر کا پایا کہ اُس دفینے پر ایک تختہ ڈھنکا تھا اور اُسپر نام اللہ جل جلالہ کا لکھا ہوا تھا آپ کے یارون نے اُس زر کو نکالکر باہم تقسیم کیا حضرت ذوالنونؒ مصری نے فرمایا کہ یہ تختہ کہ جسپر میرے دوست کا نام لکھا ہے مجھے دیدو اور آپنے اُس تختے کو لیکر چوما اُسکا چومنا تھا کہ اُسکی برکت سے آپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ آپ نے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ اے ذوالنونؒ اور لوگون نے تو زر و جواہر پر میل کیا اور تو نے اُن سب سے بزرگتر چیز کو کہ وہ نام ہمارا ہے پسند کیا پس ہم نے بھی اُسکی برکت سے علم اور حکمت کے دروازے تجھپر کھولدیے۔ پھر آپ شہر مین آئے آپ فرماتے ہین کہ مین ایک روز ایک نہر پر جسکے کنارے ایک محل تھا پہنچا مینے نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کیا جب وضو کر چکا تو ناگاہ میری نظر اُس محل کے کوٹھے پر پڑی کیا دیکھتا ہون کہ ایک صاحب جمال لونڈی اُس محل کے کنگورے پر کھڑی ہے مینے چاہا کہ اُسکو آزماؤن مینے اُس سے کہا کہ کوئی بات کہو اُسنے کہا کہ ای ذوالنونؒ جب آپ دور سے دکھائی پڑے تو مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید یہ دیوانہ ہے اور جب نزدیک آئے تو مینے خیال کیا کہ یہ عالم ہین اور جب اور بھی زیادہ نزدیک آئے تو مینے جانا کہ یہ عارف ہین لیکن اسوقت جو مین غور خیال کرتی ہون تو نہ آپ دیوانے ہین اور نہ عالم ہین اور نہ عارف ہین مینے کہا کہ یہ کیونکر اُسنے کہا کہ اگر دیوانے ہوتے تو وضو نکرتے اور اگر عالم ہوتے تو نامحرم کی طرف نہ دیکھتے اور اگر عارف ہوتے تو اپنی آنکھ خداے تعالیٰ کے سوا کسی پر نہ کھولتے اور یہ کہکر غائب ہو گئی حضرت ذوالنون مصریؒ کہتے ہین کہ مین سمجھ گیا کہ یہ آدمی نہ تھی بلکہ تنبیہ تھی پھر تو آپکے دل مین ایک طرح کی سوزش پیدا ہوئی اور آپ دریا کی طرف روانہ ہوئے یہ جماعت

کشتی مین سوار ہو رہی تھی آپ بھی اُنکے ساتھ کشتی مین سوار ہوئے راستے مین ایک سوداگر کا کشتی مین ایک موتی کھو گیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ انھون نے لیا ہے اور انکو ستانا اور بے عزت کرنا شروع کیا آپ چپکے بیٹھے رہے جب نہایت ہی تنگ کیا تو آپ نے کہا خداوندا تو جانتا ہے یہ کہنا ہی تھا کہ ہزارون مچھلیان دریا سے اپنے منھ مین ایک ایک موتی لیکر نکلین آپ نے ایک مچھلی سے ایک موتی لیکر انکو دیدیا کشتی کے لوگون نے جب یہ دیکھا تو آپکے قدمون پر گر پڑے اور معذرت کی اور اسی سبب سے آپ کو ذوالنونؒ کہنے لگے آپ کی عبادت اور ریاضت کا کیا بیان ہو سکے جبکہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کہ آپ کی خدمت مین رہتی تھین ایسی عارفہ ہو گئی تھین کہ ایک روز یہ آیت پڑھکر کہ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ فرمانے لگین کہ الٰہی تو نے اسرائیلیون کو تو مَنّ اور سلوی بھیجا اور محمدیون کو نہین بھیجا اور یہ کہکر آپ نے فرمایا مین تیری خدائی کی قسم کھاتی ہون کہ جب تک من وسلوی نہ بھیجے گا مین کھڑی ہی رہونگی یہ کہنا ہی تھا کہ فی الفور من سلوی برسنے لگا آپ یہ دیکھکر گھر سے باہر نکلین اور بیابان کی طرف چلدین اور پھر کسی نے اُنکا پتہ نہ پایا۔ **نقل ہے** کہ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہین کہ مین ایکبار پہاڑون پر پھر رہا تھا مینے بہت سے بیمارون کو دیکھا کہ ایک جگہ جمع ہین مینے پوچھا کہ تم سب یہان کیون جمع ہوئے ہو اُنھون نے کہا کہ یہان عبادت خانے مین ایک عابد رہتا ہے اور وہ ہر سال ایکبار باہر نکلتا ہے اور جو بیمار کہ یہان ہوتے ہین سب پر دَم کرتا ہے سب کے سب اچھے ہو جاتے ہین پھر عبادت خانے مین گھس جاتا ہے حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہین کہ مین یہ سنکر دوسرے سال تک ٹھہرا رہا یہانتک کہ وہ بزرگ باہر آئے ایک مرد زرد رُو بہت دُبلے تھے کہ اُنکی آنکھون مین حلقے پڑ گئے تھے مگر انکی شوکت کے سبب سے پہاڑ کانپنے لگا پھر اُنھون نے مہربانی کی نظر سے بیمارون کی طرف نگاہ کی اور آسمان کی طرف دیکھا اور سب بیمارون پر کچھ دَم کیا سب کے سب اچھے ہو گئے بعد اسکے اُنھون نے چاہا کہ عبادت خانے مین جاوین مینے انکا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ آپ نے ظاہری بیماریون کا علاج تو کیا ہی خدا کے واسطے

Marfat.com

ری باطنی بیماری کا بھی علاج کیجیے اُنھوں نے میری طرف نگاہ کی اور کہا کہ اے ذوالنون
ا دامن چھوڑ دے کیونکہ دوست اپنی بلندی عظمت اور جلال سے ملاحظہ فرمارہا ہے جبکہ تجکو
یکھے گا کہ تو اُسکے سوا دوسرے کا دامن پکڑتا ہے تجکو اُسکے حوالے کردیگا اور اُسکو تیرے
لیکر وہ بزرگ عبادت خانے کے اندر گھس گئے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپکے یاروں
نے آپ کو روتا دیکھا پوچھا کہ کیوں روتے ہو آپنے فرمایا کہ کل رات سجدے میں
ری آنکھ جھپک گئی مینے خدا ے تعالیٰ کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا اے ابا الفیض مینے
لوق کو پیدا کیا دس حصّے ہوئی جب دنیا کو مینے اُنکے سامنے پیش کیا تو اُن میں سے
حصّے مخلوق دنیا کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک حصّے نے اُسکی طرف رُخ بھی نہ کیا
پھر اس ایک حصّے کے دس حصّے ہوگئے مینے بہشت کو اُن پر جلوہ گر کیا تو نو حصّے
ست کی طرف مائل ہوئے اور ایک حصّے نے بہشت پر بھی کچھ توجہ نہ کی پھر اس ایک حصّے
ے دس حصّے ہوئے مینے دوزخ کو اُنکے سامنے ظاہر کیا تو نو حصّے تو بھاگے اور دوزخ
خوف سے پریشان ہوگئے لیکن ایک حصّہ ٹھہرا رہا کہ نہ دُنیا پر فریفتہ ہوا اور نہ بہشت پر
غب ہوا اور نہ دوزخ سے ڈرا مینے اُن سے پوچھا کہ اے میرے بندو نہ تو تم نے دنیا پر
دی کی اور نہ بہشت پر مائل ہوئے اور نہ دوزخ سے ڈرے تم کیا چاہتے ہو سب نے نہ
کا لیا اور کہا کہ اَنۡتَ تَعۡلَمُ مَا نُرِیۡدُ یعنے آپ جانتے ہیں جو کچھ کہ ہم چاہتے ہیں۔
نقل ہے کہ ایک لڑکا حضرت ذوالنون مصریؒ کے پاس آیا اور کہا کہ مجکو ایک لاکھ
ینار ورثہ میں ملے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں صرف کروں حضرت
النون مصریؒ نے کہا کہ تو بالغ ہے اُسنے کہا کہ نہیں آپنے فرمایا کہ جب تک تو بالغ نہ
و جاوے تب تک تجھے اس مال کا خرچ کرنا روا نہیں جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اُسنے
خ لینے حضرت ذوالنون مصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کی اور وہ ایک لاکھ دینار درویشوں
خرچ کردیے ایک روز جوان درویشوں کے پاس آیا اتفاق سے ان درویشوں کو

Marfat.com

کوئی کام درپیش تھا کہ اُس مین خرچ کی ضرورت تھی اور کچھ موجود نہ تھا جوان نے یہ حالت دیکھکر آہ بھری اور کہا کہ ہائے اگر میرے پاس اور سو ہزار دینار ہوتے تو مین اُن سب کو بھی اِن درویشون پر خرچ کرتا حضرت ذوالنون مصریؒ یہ بات سُنکر سمجھ گئے کہ وہ اصل کار سے غافل ہے کہ دینار کی اُسکے نزدیک عزت وقدر ہے آپ نے اُس جوان کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ فلان عطار کی دُکان پر جاؤ اور میری طرف سے کہو کہ تین درم کی فلان دوا دیدو وہ جوان گیا اور وہ دوا لیکر واپس آیا آپ نے فرمایا اِسکو اُوکھلی مین ڈالکر رگڑو اور پھر تیل مین گوندھکر تین گولیان بناؤ اور ہر ایک مین سوئی سے سُوراخ کرکے لاؤ اُسنے ایسا ہی کیا اور آپکے سامنے تیار کرکے لایا آپ نے اُن گولیون کو ہاتھ مین لیکر مَلا اور کچھ پھونک دیا یاقوت کے تین ٹکڑے ہوگئے کہ کبھی اُس جوان نے ویسے نہ دیکھے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اِن کو بازار مین لیجا اور دیکھ کیا قیمت اوٹھتی ہے لیکن بیچ مت ڈالنا وہ جوان بازار مین لے گیا اور دکھائے ہر ایک کے سو ہزار دینار قیمت لگی واپس لے آیا اور حضرت ذوالنون مصریؒ سے کہا کہ یہ قیمت ملتی ہے آپ نے فرمایا اِنکو اُوکھلی مین ڈالکر چور کر اور پانی مین ڈالدے اور خبردار ہو کہ یہ دُرویش روٹی کے بھوکے نہین سب کچھ اُنکے پاس موجود ہے اُس جوان نے توبہ کی اور بیدار ہوا اور جہان کی اُسکے دل مین کچھ وقعت نہ رہی۔

نقل ہے ۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے تیس برس تک مخلوق کی دعوت کی ایک ایسا شخص کہ جیسا کہ چاہیے خدا کی درگاہ مین آیا اور وہ ایک شہزادہ تھا کہ ایک روز میری مسجد کے دروازے کے آگے سے مع اپنے ماہی مراتب کے گذرا اور مین یہ بات کہہ رہا تھا کہ کوئی شخص زیادہ احمق اُس کمزور سے نہوگا کہ زبردست کے ساتھ لڑتا ہی وہ شہزادہ مسجد کے اندر آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ اِسکا مطلب کیا ہی مینے کہا کہ آدمی ایک ضعیف چیز ہے اور زبردست خداے تعالے کے ساتھ لڑتا ہی اُس جوان کا رنگ فق ہوگیا اور چلا گیا اور دوسرے روز پھر آیا اور مجھ سے پوچھا کہ خدا کی طرف کا راستہ کونسا ہے

Marfat.com

میںنے کہا کہ دو راستے ہیں ایک بہت چھوٹا اور ایک بہت بڑا اگر تو بہت چھوٹا راستہ چاہتا ہے
تو ترک گناہ اور ترک دُنیا اور ترک خواہش نفسانی کر اور اگر تو بہت بڑا راستہ چاہتا ہی تو وہ یہ ہے
جو کچھ کہ سوا خدا کے ہی اُس سب کو چھوڑ دینا اور دل کو ساری چیزوں سے خالی کرنا ثم قال لا
اختار الا طریق الاکبر آپنے کہا کہ مین تو بزرگتر طریق کے سوا اختیار نکرونگا۔ پھر دوسرے روز کمبل کا
باس پہنکر آیا اور ریاضت اور عبادت مین مشغول ہوا یہانتک کہ ابدال سے ہوا حضرت ابو جعفر اعور
رماتے ہین کہ مین حضرت ذوالنونؒ کے پاس موجود تھا اور آپکے یارون کی جماعت بھی حاضر تھی اور
پ جمادات کی طاعت کا ذکر فرما رہے تھے وہان ایک تخت رکھا تھا حضرت ذوالنون مصریؒ نے
یکبارگی فرمایا کہ دیکھو جمادات اولیاء اللہ کے ایسے فرمانبردار ہوتے ہین کہ اگر مین اس گھڑی
س تخت سے کہون کہ اس گھر کے گرد گھوم تو گھومنے لگے آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ وہ تخت حرکت
ین آیا اور تمام گھر کے گرد گھومکر پھر اپنی جگہ مین آیا ایک جوان موجود تھا جب اُسنے یہ دیکھا
سقدر رویا کہ مر گیا اُسی تخت پر اُسکو نہلا دھلا کر دفن کیا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ ایک شخص
پکے پاس آیا اور کہا کہ مجھپر قرض ہے اور میرے پاس کچھ نہین ہی آپنے ایک پتھر زمین سے
ٹھا کر اُسکو دیدیا وہ شخص اُس پتھر کو بازار مین لے گیا وہ پتھر زمرد ہو گیا تھا چار سو درم کو بیچا
ور اپنا قرض ادا کیا۔ **نقل ہے** کہ ایک جوان ہمیشہ صوفیون کا انکاری تھا ایک روز شیخ نے
سکو اپنی انگوٹھی دیکر کہا کہ نانوائی کے پاس لیجا اور ایک دینار کے عوض گرو کر وہ لے گیا
انوائی نے کہا کہ مین ایک درم سے زیادہ پر نہ رکھونگا پھیر لایا آپنے فرمایا کہ اچھا اب صراف
کے پاس لیجا وہ صراف کے پاس لے گیا صراف نے اُسکی ایک ہزار دینار قیمت [illegible]
پھیر لایا آپنے فرمایا کہ تیرا علم صوفیون کے ساتھ ایسا ہی جیسا کہ نانوائی [illegible]
کے ساتھ ہے جوان نے توبہ کی اور اپنے اُس انکار سے باز آیا۔ **نقل** [illegible]
[illegible] برس تک مزیدار کھانے کو چاہتا رہا اور آپ نے نہ کھایا ایکبار [illegible] عید کی رات [illegible]
[illegible] نے کہا کہ کیا اچھا ہو کہ اگر کل عید ہی مجھے لذیذ کھانا دو آپنے فرمایا کہ اگر تو موافقت کرے

Marfat.com

کہ مین دو رکعت نماز مین ایک قرآن ختم کرون تو لذیذ کھانے کی درخواست کرنا درست ہے
آپکے دل نے اسمین موافقت کی آپ دوسرے روز لذیذ کھانا لائے نوالہ اُٹھا کر چاہتے تھے
کہ منھ مین رکھین کہ پھر پیالے مین رکھدیا اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے
تو لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا حال تھا آپنے فرمایا کہ جس گھڑی کہ مینے وہ نوالہ اُٹھایا تو میرے
دل نے کہا کہ دیکھو مین آخر ابھی دس برس کی مراد سے کامیاب ہوا نہ۔ مینے کہا کہ خدا کی قسم تو ابھی
مراد پر کامیاب نہوگا اور کہتے ہین کہ اُسیوقت ایک مرد آیا اُسکے سر پر لذیذ کھانے کی ایک دیگ
تھی کہنے لگا کہ مجھے بھیجا ہے اور مین ایک مزدور ہون مدت سے میرے بال بچے لذیذ کھانے کے
آرزومند تھے مجھے اسقدر میسر نہ تھا کہ طیار کرون کل کی رات کہ عید کی تھی مینے لذیذ کھانا
اُنکے واسطے طیار کرایا آج مین تھوڑی دیر کے واسطے سو گیا مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ اگر تو کل قیامت کو مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو اس دیگ کو حضرت
ذوالنون مصریؒ کے پاس لیجا اور اُنسے کہہ کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب سفارش
کرتے ہین کہ دم بھر نفس کے ساتھ صلح کرلے اور چند نوالے اس کھانے سے کھالے حضرت
ذوالنونؒ روئے اور کہا کہ مین فرمانبردار ہون۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت ذوالنون مصریؒ
کے کاروبار نے بلندی پائی تو آپ کا کاروبار لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا اور کوئی اُسپر
نظر نکر سکا سارے مصریون نے اسپر گواہی دی کہ وہ زندیق ہے اور سب یکجا کرکے متوکل کے
پاس کہ خلیفہ اُس زمانے کا تھا گئے اور آپکے احوال سے اُسکو آگاہی دی خلیفہ نے آدمی بھیجا
کہ اُنکو حاضر کرین بغداد مین آپکے پائون مین بیڑیان ڈالین اور خلیفہ کی درگاہ مین لائے
جب آپ کو لارہے تھے ایک بوڑھیا راہ مین ملی اور کہا کہ دیکھو ہرگز اس بات سے مت
ڈرنا کیونکہ خلیفہ بھی تمھاری ہی طرح ایک خدا کا بندہ ہے جب تک خدا نہ چاہے بندہ کچھ
نہین کرسکتا پھر حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہین کہ مجکو راستے مین ایک سقا ملا کہ آراستہ
پیراستہ تھا اور اُسنے مجھے پاکیزہ پانی دیا مینے اُس شخص سے کہ میرے ساتھ تھا اشارہ کیا کہ ایک دینار

Marfat.com

اسکو دیدو اُسنے قبول کیا اور کہا کہ تو قیدی ہے اور بیڑیان پہنے ہے جوانمردی کی بات نہین ہے
تجھسے کچھ لینا۔ پھر خلیفہ نے حکم دیا کہ آپکو قیدخانہ مین لیجاؤ آپ چالیس دن رات قیدخانہ مین رہے
اور حضرت بشر حافی کی ہمشیرہ صاحبہ ہر روز ایک روٹی کی ٹکیا آپکے واسطے لیجاتی تھین جس روز کہ
آپکو قیدخانہ سے باہر نکالا تو دیکھا کہ وہ چالیس ٹکیان روٹی کی اسیطرح آپکے سرہانے رکھی ہین
حضرت بشر حافی کی ہمشیرہ صاحبہ نے جب یہ سُنا تو آزردہ ہوئین اور کہنے لگین کہ آپ جانتے ہین
کہ وہ ٹکیان حلال روزی سے تھین اور کچھ احسان بھی اُسکے ساتھ نہ تھا آپنے کیون نہ
کھائین آپنے فرمایا کہ اسلیے کہ اُسکی طبیعت پاک نہ تھی یعنے وہ روٹی قیدخانہ کے داروغہ کے ہاتھ سے
جاکر آپکو پہنچتی تھین جب آپ قیدخانہ سے باہر آئے تو گر پڑے اور آپکی پیشانی
پھوٹ گئی اور بہت خون بہا لیکن خدای تعالے کے حکم سے آپکے بدن یا کپڑے پر
چھینٹ یا دھبّا نہین پڑا اور جسقدر کہ زمین پر گرا اُسکا پتہ نہ لگا کہ کہان گیا پھر آپکو خلیفہ کے
روبرو لے گئے اور خلیفہ نے آپسے چند سوال کیے اور آپنے اُنکے جواب ایسے فصیح و بالتشریح دیے
کہ اُس محفل کے سارے امیر وزیر بہت روئے اور آپکی فصاحت اور بلاغت پر دنگ ہوگئے
اور خلیفہ آپکا مُرید ہوگیا اور آپکو بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھ مصر کو روانہ کیا۔
نقل ہے کہ احمد سلمی کہتے ہین کہ مین حضرت ذوالنون مصری کے پاس گیا اور دیکھا کہ سونے کا طشت آپکے سامنے دھرا ہی اور آپکے اردگرد مشک اور عنبر اور عود کی مجمر جل رہی ہین آپنے مجھسے فرمایا کہ تو ہی ہر بادشاہون کے پاس جانیوالا اور اُنکے نقب لگانیوالا ایکا یہ فرمانا ہی تھا کہ میرے دل پر انوار الٰہی نازل ہوئے اور جب مین چلنے لگا تو حضرت ذوالنون مصریؒ نے ایک درم مجھکو دیا وہ ۔۔۔ خرچ کرتا بلخ تک پہونچا۔ نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری
چالیس چلّے کھینچے تھے اور چالیس بار عرفات مین استادہ ہوا تھا اور چالیس برس تک
سویا تھا اور چالیس برس مراقبہ کیا تھا ایک روز حضرت ذوالنون مصری کے پاس آیا

Marfat.com

اور کہنے لگا اے شیخ مینے ایسا اور ایسا کیا ہے اور باوجود اس تمام ریاضت اور مشقت کے دوست مجھسے کوئی بات نہین کہتا ہے اور نظر مجھپر نہین کرتا ہے اور مجھے کسی چیز کے برابر نہین سمجھتا اور کچھ بھی عالم غیب سے مجھپر ظاہر نہین ہوتا اور یہ سب جو مینے بیان کیا ہے اس سے میری غرض یہ نہین ہے کہ مین اپنی تعریف کرون بلکہ اس بات کا ذکر کرتا ہون کہ جو کوششین کہ میرے امکان مین تھین بجالایا اور مین خدا کی شکایت بھی نہین کرتا ہون کیونکہ میرا دل وجان اُسکی خدمت کا مشتاق ہے البتہ اپنی بے اقبالی پر روتا ہون اور اپنی بدقسمتی کی شکایت کرتا ہون اور مین یہ بات اس لیے بھی نہین کہتا ہون کہ میرا دل اُسکی عبادت سے ملول ہے یا اُکتا گیا ہے بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ اتنی عمر تو یون ہی محرومی مین گذری ہے ایسا نہو کہ یہ باقی عمر بھی اسیطرح ختم ہوجاوے اور میری ساری عمر دروازے کو کھٹکھٹاتے گذری ہے اور مینے کوئی آواز نہین سُنی مجھے سخت رنج والم ہے آپ کہ غم کے مارون کے طبیب ہین مجھے کوئی تدبیر بتایئے حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ جا آج کی رات خوب پیٹ بھر کر کھا اور عشا کی نماز مت پڑھ اور ساری رات چادر تان کر سو کہ اگر دوست مہربانی سے پیش نہین آتا ہے تو غصّے سے تو پیش آئیگا اور اگر رحمت سے تجھپر نظر نہین کی تو خفگی سے تو نظر کریگا وہ درویش چلا گیا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا لیکن اُسکے دل نے اجازت ندی کہ نماز عشا قضا کرے اور نہ پڑھے ناچار نماز عشا پڑھ کر سو رہا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ تیرا دوست تجکو سلام پہونچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ مخنث اور نامرد ہے جو کہ ہماری درگاہ مین آوے اور جلد آسودہ ہوجاوے اِسلیے کہ اصل کار قیام واستقامت اور ترکِ ملامت ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری چالیس برس کی مُراد دونگا اور جو کچھ کہ تیری امید ہے اُسپر کامیابی بخشونگا لیکن ہمارا پیغام اُس لٹیرے دعویٰ کرنیوالے یعنے ذوالنون کو پونچا اور اُس سے کہہ کہ اے جھوٹے مدعی اگر مین تجکو شہر مین رُسوا نہ کردون تو تو مجکو خدا نہ کہنا تاکہ تو ہماری درگاہ کے عاجزون اور عاشقون کے ساتھ مکر نکرے وہ درویش جاگ پڑا اور گریہ وزاری اُسپر طاری ہوئی حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت مین آیا اور حال کہا

Marfat.com

...ذوالنونؒ نے سُنا کہ خدای تعالیٰ نے اُسکو سلام پونہچایا ہو اور مدعی اور جھوٹا فرمایا ہے خوفی
...اری ہائے ہائے کرکے رونے لگے اگر کوئی معترض کہے کہ بھلا یہ کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شیخ کسی
...ہیگا کہ نماز مت پڑھ اور سُورہ ہم کہینگے کہ وہ طبیبون کے مثل ہین اور طبیب کسی موقع پر زہر سے
...کرتا ہی جبکہ جان جاتا ہی کہ مریض کو اُس سے نفع ہوگا اسیطرح حضرت ذوالنون مصریؒ نے اس مُرید کو
...جبکہ یقیناً جانتے تھے کہ وہ ہرگز نماز قضا نکریگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو فرمایا
...بیٹے کو قربان کر اور خوب جانتا تھا کہ وہ قربان نکرینگے اور طریقت مین بعض باتین ایسی میش
...ہین کہ ظاہر شریعت کے مقابل نادرست معلوم ہوتی ہین جیسا کہ حضرت خلیل اللہ کو حکم فرمایا اور پھر
...ہی چاہا کہ ایسا نکرے جیسا کہ حضرت خضر کا لڑکے کو مار ڈالنا کہ حکم نہین کیا کہ ایسا کر لیکن مرضی یہی
...کہ ایسا کرے اور جو شخص اس درجے کو نہین پونہچتا ہی اور پھر قدم یہان دھرتا ہی وہ زندیق
...اباحتی اور واجب القتل ہوتا ہی مگر یہ درست ہے کہ جو کام کری شرع کے حکم کے موافق کرے۔
...ل ہے کہ حضرت ذوالنونؒ نے فرمایا کہ مینے ایک بدوی کو کہ دُبلا اور زرد اور ضعیف اور بہت
...وان تھا اور اُسکی ہڈیان تک گھُل گئی تھین طواف مین دیکھا مینے اُس سے کہا کہ تو خدا کا
...ہے اُسنے کہا ہان مینے کہا کہ تیرا دوست تیری نزدیک ہے یا دور ہی۔ اُسنے کہا کہ نزدیک ہے
...کہا کہ موافق ہی یا مخالف ہی اُسنے کہا کہ موافق ہی مینے کہا سُبحان اللہ کہ تیرا دوست تیرے
...دیک اور تجھ سے موافق ہی اور پھر تو اسقدر بیقرار اور کمزور اور دُبلا سوکھا ہوا ہی اُسنے کہا
...ای بیہودہ گو تجھے یہ خبر نہین ہی کہ موافقت کا عذاب مخالفت کی دوری کے عذاب سے زیادہ
...ہے نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ مینے ایکبار سفر مین ایک عورت کو دیکھا
...نے اُس سے پوچھا کہ محبت کی نہایت کا درجہ کہا تک ہی اُسنے کہا کہ ای بیہودہ گو محبت کی
...یت نہین ہی مینے کہا کیون اُسنے کہا اسلیے کہ دوست بے نہایت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
...ذوالنون مصریؒ ایک شخص کے پاس اُن شخصون سے کہ اپنے آپ کو عاشق خدا بتاتے ہین اور
...فناق خدا مشہور ہین تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک بیماری مین مبتلا ہے وہ حضرت

ذو النون مصریؒ کو دیکھکر کہنے لگا کہ خدا کو دوست نہین رکھتا ہی وہ شخص کہ حق سے دور سے
پاتا ہی حضرت ذو النون مصریؒ نے یہ سنکر کہا کہ مین تو یہ کہتا ہون کہ خدا کو دوست نہین رکھتا
وہ شخص کہ جو اپنے آپ کو خدا کی دوستی مین مشہور کرتا ہی اُس مرد نے کہا کہ استغفر اللہ و اتوب
یعنے مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون اُسکی طرف ایسی باتون سے
آیندہ اپنے آپ کو دوست خدا نہ مشہور کرونگا۔ **نقل** ہے کہ حضرت ذو النونؒ بیمار
ایک شخص انکی بیمار پرسی کو آیا اور کہا کہ دوست کا درد پسندیدہ ہوتا ہے حضرت ذو النون
بہت خفا ہوے اور کہا کہ اگر تو اُسکو جانتا تو اِس آسانی کے ساتھ اُسکا نام نہ لیتا۔ **نقل** ہے
کہ ایکبار حضرت ذو النون مصریؒ نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا کہ خدای تعالے مجکو اور تجکو
نادانی کی چادر اُڑھائے یعنی نادان و بے خبر دنیاوی امور سے بنا دیوے اور پھر مجھسے اور
تجھسے وہ کام کرائے کہ جس مین اُسکی رضامندی ہو اسلیے کہ بہت سے ایسے کام بھی کہ جن
وہ خوش نہین نادانی کے پردے مین ہین۔ **نقل** ہے کہ حضرت ذو النون مصریؒ نے
کہ ایکبار ایسے جنگل مین کہ برف سے پُر تھا میرا گذر ہوا مینے ایک آتش پرست کو دیکھا کہ دانہ
سر پر رکھے ہوئے چھینٹا بکھیر رہا ہے مینے کہا کہ اے آتش پرست یہ کیا کر رہا ہی اُس نے کہا کہ آج
پرندون کو دانہ میسر نہین ہوا ہے کیونکہ تمام جنگل برف سے ڈھنک رہا ہی شاید کہ اسکا
ثمرہ مجکو ملے اور خدا اسے تعالی مجپر رحمت کرے مینے کہا کہ بیگانہ کا دانہ وہان پسند نہین
اُسنے کہا کہ اگر پسند نہ بھی کرین تو بھی دیکھتے تو ہین کہ جو کچھ مین کر رہا ہون مین نے کہا
ہان دیکھتے تو ہین اُسنے کہا کہ بس یہی میرے واسطے کافی ہے حضرت ذو النون مصری
فرماتے ہین کہ مین حج کو گیا تو کیا دیکھا کہ وہ آتش پرست عاشقون کی طرح طواف مین
مشغول ہے مجھے دیکھکر کہنے لگا یا ابا الفیض آپ نے دیکھا کہ اُسنے میری عمل کو دیکھا اور پسند کیا
اور وہ بیج جو مینے بوئے تھے کیسے بار آور ہوے اور اُسکے ذریعے سے مجھے اپنا آشنا بنایا یا اور
حضرت عطا کی اور اسے لوہا تنک کیا کہ اپنے گھر مین بلا لیا حضرت ذو النونؒ فرماتے ہین

Marfat.com

د جوش آگیا اور مینے کہا کہ اے خداوند مشتی بھر چینا کے عوض آپ ایسی گبر کو کہ جسنے چالیس برس تک
وحی اپنی طرف راہ دیتی ہین آپ تو بڑے وارزان فروش ہین ایک ہاتف نے آواز دی کہ حق سبحانہ وتعالے
بلاتا ہی نہ کسی وجہ سے بلاتا ہی اور جسکو ہنکاتا ہی نہ کسی سبب سے ہنکاتا ہی تو اے ذوالنون ایسی باتون
ل ندرے کیونکہ یہ کام فعال لما یرید کے ہین تیری عقل کا [illegible] نقل ہے کہ حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ نے
لا ایک فقیر سے میری دوستی تھی جب وہ مرگیا تو مینے اسکو خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خداے تعالی نے
ساتھ کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ خداے تعالی نے فرمایا کہ مینے تجھے بخشدیا اُس فکر و تردد کے سبب سے
ورہتا تھا کہ تو دُنیا کے کمینون سے کچھ نہ لیوے اور وہ فقیر کہتا تھا کہ میرا حال یہ تھا کہ مینے کبھی پانی ور
آسودہ ہو کر نہین پیا اور نہین کھائی اس خیال سے کہ ایسا ہو کوئی گناہ مجھ سے صادر ہو یا خدا کی
ی کا قصد میرے دل مین پیدا ہو نقل ہے کہ جب حضرت ذوالنون مصری نماز کے واسطے کھڑے ہوتے
کہتے تھے کہ اے بار خدایا مین کون سے قدم سے تیری درگاہ مین آؤن اور کونسی آنکھ سے تیرے قبلے
ف دیکھون اور کون سی زبان سے تیرا راز کہون اور کونسی لغت سے تیرا نام لون مینے بے سامانی کا
ن مہیا کیا ہی اور تیری درگاہ مین آیا ہون اور جب کچھ بن نہ پڑا تو حیا و شرم کو بالاے طاق رکھا
ن درگاہ مین آیا جب یہ کلمات فرما چکتے تو [illegible] نقل ہے کہ آپ [illegible]
ٹھ کر فرماتے کہ اگر آج کے روز مجھکو کوئی رنج [illegible] ہی تو اس سے کہ رہا ہون
ے بجائے اور اگر کل کو کوئی رنج اُسی سے مجھکو پہنچے [illegible] کرونگا اور فرماتے
خداوند مجھپر عذاب مت کر اور حجاب کی ذلت سے محجوب مت کیجیو اور فرمایا کہ سب سے
ا جسنے اہل معرفت کو آخرت کے حجاب مین دنیا کی تمامی مخلوق سے پوشیدہ کیا اور تمامی
آخرت کو دُنیا کے پردے سے روپوش کیا اور فرمایا کہ محبت [illegible] پردہ نفس کی آنکھ [illegible]
ہے کہ منہیات پر نظر نہ کر سکے اور فرمایا کہ حکمت [illegible] معدہ مین کھانے سے پر ہو
مین کم جلتی۔ اور فرمایا کہ استغفار کرنا اور گناہ سے [illegible] ان کی توبہ سے
فرمایا کہ بہت خوش حال ہے وہ شخص کہ [illegible] سے اور فرمایا کہ

Marfat.com

جسم کی تندرستی کم کھانے مین ہی اور روح کی تندرستی کم گناہ کرنے مین ہی آور فرمایا کہ اُس شخص پر کہ اگر
کسی مصیبت مین مبتلا ہوا ور صبر کرے تو تعجب نہین آتا بلکہ تعجب تو ایسے شخص پر آتا ہی کہ کسی بلا مین پڑ
ہو کر بلا پر راضی رہے آور فرمایا کہ جب تک آدمی خدا سے ڈرتے رہینگے کام کے رہینگے اور جبکہ اُنکا
خوف اُنکے دل سے نکل جائیگا گمراہ ہو جائینگے آور فرمایا کہ سیدھی راستے پر وہ ہی کہ جو خدا سے ڈرتا ہے
اگر خوف نکل گیا تو راستے سے بہکا۔ آور فرمایا کہ بندی پر خدا کے غضب کی علامت بندہ کا درویشی
ڈرنا ہووے آور فرمایا کہ آدمی پر خرابی چھہ چیزون سے آتی ہے ایک تو آخرت کے عمل پر نیت
کمزور ہونا دوسرے شیطان کے حکمون کی فرمانبرداری مین کوشش وسعی کرنا۔ تیسرے باوجود
نزدیکی موت کے امید کی درازی کا غالب ہونا چوتھے خدا کی رضا پر مخلوق کی رضامندی کو اختیار کر
پانچوین خواہش نفسانی کی پیروی کے سبب رسول علیہ السلام کی سُنّت کو ترک کرنا اور پس پشت ڈالنا
چھٹے گذشتہ بزرگون کی چوکون کو اپنے واسطے حجت قرار دینا اور اُنکے ہنرون کو دفن کرنا ایسا
کہ جسکی وجہ سے اُن بزرگان دین پر الزام عائد ہو آور فرمایا کہ صاحب ہمت اگرچہ کم ہی ہو سلامت سے
نزدیک ہے اور صاحب ارادہ اگرچہ صحیح ہو لیکن منافق ہو جائیگا۔ یعنی جو کہ صاحب ہمت ہوگا اُس کا
دل غنی ہوگا اور اُسکو سوال کی خواہش نہوگی اور جو صاحب ارادہ ہے جلد راضی ہو جائیگا اور
تھوڑی سی چیز پر پھسل جائیگا۔ آور فرمایا کہ اگر زندگانی ہے تو ایسے مردون کی صحبت مین ہے کہ
جنکے دل پرہیزگاری سے زندہ ہین اور اُنکی خوشی ذکر مولی ہے آور فرمایا کہ ایسے شخص سے
دوستی کرنا کہ تیرے ناراض ہونے سے ناراض نہو آور فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ مصاحب و دوست
تو دوستون کے ساتھ ایسا معاملہ کر جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی علیہ الصلٰوۃ
والسلام کے ساتھ کیا کہ دین اور دنیا مین کچھ مخالفت آن حضرت کی نہوئی اسلیے خدا نے صاحب
آپ کو فرمایا آور فرمایا کہ خدا کی محبت کی علامت وہ ہے کہ خدا کے محبوب کی پیروی اخلاق اور
افعال اور احکام اور سُنتون مین کرے آور فرمایا کہ خدا کے ساتھ موافقت سے رہ اور خلق کے ساتھ
نصیحت سے رہ اور نفس کے ساتھ مخالفت سے رہ اور دشمن کے ساتھ عداوت سے رہ آور فرمایا کہ مینے کوئی

Marfat.com

یہ سب نادان اُس طبیب سے نہین دیکھا کہ جو مستون کا مستی کی وقت مین معالجہ کرتا ہی یعنے جو شخص کہ ایسے
می کو کہ دُنیا کی ہوس کے نشے مین بیہوش ہے نصیحت کرتا ہی بیفائدہ کام کرتا ہے پھر فرمایا کہ
ست کی دوا نہین ہے مگر یہ کہ جب ہوشیار ہو جاوے تو پہ سے اُسکی دوا کرین اور فرمایا کہ خدا اپنے
س بندی کو کہ عزیز کرتا ہی اُسکے نفس کی خواری اُسکو دکھاتا ہی اور جسکو کہ ذلیل کرتا ہے اُسکے
س کی خواری اُس سے چھُپاتا ہی تاکہ اپنے نفس کی ذلت کو نہ دیکھے اور فرمایا کہ نیک دست وہ ہے
کہ کان کی بدخواہشون سے باز رکھے اور فرمایا کہ اگر تجکو لوگون کی محبت مے تو آرزو مت رکھ
ہی بھی تجھے خدا کے ساتھ محبت ہوگی اور فرمایا کہ مینے کوئی چیز خلوت سے بڑھکر اخلاص تک
ہچانیوالی نہین دیکھی اسلیے کہ جو خلوت اختیار کرتا ہی خدا کے سوا کسیکو نہین دیکھتا اور جو شخص کہ خلوت کو
ست رکھتا ہے اخلاص کے کھمبون کے ساتھ لٹکتا ہی یعنے سچائی کے ستونون مے ایک ستون
مضبوط پکڑتا ہے اور فرمایا کہ پہلے قدم پر جسکا تو تلاشی ہی اُسکو نہ پائیگا یعنے اگر تو کچھ نیا وے
نشان اُسکا ہے کہ ابھی تو نے اُس راہ مین ایک قدم بھی نہین رکھا ہی اور خوب سوچو کہ جب تک
ہی بھی ہستی باقی ہی قدم اِس راہ مین رکھنا محال ہی اور فرمایا کہ مقربون کا گناہ برابر نیکوکارون
یون کے ہی اور فرمایا کہ جسوقت بساط محمدی بچھاتے ہین اگلے اور پچھلون کے گناہ اُس بچھونے
ناروں پر محو و ناچیز ہو جاتے ہین اور فرمایا کہ انبیا کی ارواح کو جب معرفت کے میدان مین
ے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ساری ارواحون سے سبقت کرکے روضۂ وصال مین
ا اور فرمایا کہ کیا اچھا ہووے کہ خدا کے محب کو محبت جب دیتے کہ پہلے اُسکے دل سے خوف کو
یتے اور بالکل دور کر دیتے کیونکہ فراق کے خوف سے بڑھکر کوئی چیز دل کی ملول کرنیوالی
ہے اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کی ایک سزا مقرر ہے اور محبت کی سزا وہ ہی کہ خدا تعالے [illegible]
غافل رہے اور فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ جب کچھ [illegible] حال کی
ت ہووے یعنی ایسی بات نہ کہے کہ اُس مین موجود [illegible] ہووے تو اُسکا
اسکے حال کا بیان کرنیوالا ہووے اور اُسکا حال [illegible] کہ [illegible] ہووے

Marfat.com

اور فرمایا کہ عارف ہر گھڑی خوف ناک رہتا ہے اِسلیے کہ اُسکو ہمیشہ قربت حاصل ہی تو لوگون نے کہا کہ عارف کون ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص ہوتا ہے کہ مخلوق مین رہتا ہو اور پھر اُن سے جُدا رہتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ عارف خوف کرنے والا ہوتا ہے نہ اپنی تعریف خود کرنیوالا اور جو ایسا ہوا اُسکو عارف نہ کہنا چاہیے اِسلیے کہ عارف وہی ہے کہ جو خوف کرنیوالا ہووے جیسا کہ ارشاد ہوا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ یعنے تحقیق ڈرنیوالے اللہ سے بندون مین سے علما ہین اور فرمایا کہ عارف کیواسطے ایک حالت لازمی نہین اِسلیے کہ عالمِ غیب سے ہر دم اُسپر ایک حالت وارد ہوتی ہے تاکہ وہ صاحب حالات رہے نہ کہ صاحب ایک حالت رہے اور فرمایا کہ عارف کا ادب سارے ادبون سے بڑھکر ہوتا ہے اِسلیے کہ معرفت کو مؤدب بناتی ہی اور فرمایا کہ معرفت تین قسم پر ہے ایک تو معرفت توحید ہے اور یہ سارے ایمانداروں کو حاصل ہے اور دوسری معرفت حجّت و بیان ہی اور یہ حکیمون اور بلیغون اور عالمون کے واسطے خاص ہے تیسری صفات وحدانیت کی معرفت ہے اور یہ اولیاءاللہ کے لیے مخصوص ہی جو لوگ کہ اپنے دلون سے شاہد حق ہین حق تعالےٰ اُن پر ایسے حالات ظاہر فرماتا ہے کہ اہل جہان سے کسی پر ظاہر نہین فرماتا اور فرمایا معرفت کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے اسرار پر آگاہی بخشتا ہے جسکے سبب سے لطائف انوار ظاہر ہوتے ہین جس طرح کہ آفتاب کی روشنی سے آفتاب کو دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کہ دیکھو خبردار معرفت کا دعویٰ نکرنا یعنے اگر تو دعویٰ کریگا تو جھوٹا ہوگا دوسری وجہ یہ ہے کہ جب عارف اور معروف حقیقت مین ایک ہے تو تو بتا کہ درمیان مین کیا چیز ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر تو دعوےٰ کریگا تو یہ ضرور ہے کہ یا تو سچ کہے گا یا جھوٹ کہے گا اگر تو سچ بھی کہتا ہوگا تو یہ بھی خیال کرلے کہ صدیق اپنی تعریف آپ نہین کرتے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ یعنی مین تم جیسا نیک نہین اور اِس بارے مین منیٰ بھی کہا ہی اَکْبَرُ ذَنْبِی مَعْرِفَتِی اِیَّاہُ یعنے میرا بڑا گناہ اُسکو پہچاننا میرا ہے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہوگا تو عارف نہوگا حاصل کلام یہ ہی کہ تو خود مت کہہ کہ مَین عارف ہوں

Marfat.com

اکہ کہنے والا ہے اور فرمایا کہ جسقدر زیادہ عارف ہوتا ہے اُسیقدر اُسکو خدا کے ساتھ تحیر زیادہ
ہوتا ہے کیونکہ جسقدر کوئی آفتاب کے زیادہ قریب جائیگا اُسیقدر اُسکی حیرت بڑھتی جائے گی
یہانتک کہ بالکل اُسمین گم و محو ہو جائیگا بیت نزدیکان را بیش بود حیرانی + کایشان دانند
سیاست سلطانی + یعنی نزدیکون کو حیرانی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ بادشاہ کے قہر و غضب سے پورے
پورے واقف ہوتے ہین کو گون نے آپ سے عارف کی صفت پوچھی فرمایا کہ عارف دیکھنے والا
ہوتا ہے بغیر علم کے اور بغیر آنکھ کے اور بغیر خبر کے اور بغیر مشاہدے کے اور بغیر صفت کے اور بغیر
کشف کے اور بغیر حجاب کے اسلیے کہ جو عارف ہین وہ وہ نہین رہتے بلکہ ایسے واصل بحق ہوتے
ہین کہ اُنکی حرکت حق کی حرکت ہوتی ہے اور اُنکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہے کہ اُنکی زبان سے کہا جاتا ہے
اور اُنکی نظر خدا کی نظر ہوتی ہے کہ اُنکی آنکھون سے دیکھتی ہے پھر فرمایا کہ دیکھو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے اِن لوگونکے حال سے خبر دی ہے کہ حق تعالے نے فرمایا کہ جب مین بندے کو اپنا دوست
بناتا ہون تو مین کہ خداوند ہون اُسکے کان ہوتا ہون تاکہ مجھسے سُنے اور اُسکی آنکھین ہوتا ہون
کہ مجھسے دیکھے اور اُسکی زبان ہوتا ہون تاکہ مجھ سے بات کرے اور اُسکا ہاتھ ہوتا ہون تاکہ مجھ سے
پکڑے یعنی مجھ مین اور اُسمین اسقدر نزدیکی ہو جاتی ہے کہ مین اُس سے جدا نہین ہوتا اور فرمایا کہ زاہد
آخرت کے بادشاہ ہین اور عارف زاہدون کے بادشاہ ہین اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کی صحبت کی
علامت وہ ہے کہ جسقدر چیزین کہ خدا سے باز رکھنے والی ہین سب کو چھوڑ دیوے یہانتک کہ دو رہجاوے
اور شغل خدا کا فقط اور فرمایا کہ بیمار دل کی چار علامتین ہین ایک وہ کہ عبادت سے مزہ نہ پانا
دوسرے یہ کہ خدائے تعالے کا خوف نہ ہونا تیسرے یہ کہ اس جہان کی چیزون کو نظر عبرت سے [illegible]
چوتھے یہ کہ علم کی باتون کو سُنکر اُنپر دھیان نہ دینا اور فرمایا کہ وہ شخص کہ مقام عبودیت پر پہونچا
اُسکی علامت یہ ہے کہ خواہش نفسانی کے مخالف ہوتا ہے اور لذات دنیوی کا چھوڑنے والا
اور فرمایا کہ عبودیت اُسکو کہتے ہین کہ تو دل و جان اور ہر طرح سے اُسکا بندہ ہو جاوے
جیسا کہ وہ تیرا خداوند ہے ہر طرح [illegible] اور فرمایا کہ علامہ جو [illegible]
[illegible]

Marfat.com

اور اخلاص عمل مین گم اور حُب موجود ہی اور صدق حب مین گم آور فرمایا کہ عوام الناس اپنے گناہ سے توبہ کرتے ہین اور خواص الناس اپنی غفلت سے توبہ کرتے ہین آور فرمایا کہ توبہ کی دو قسمین ہین ایک توبۂ انابت دوسری توبۂ استجابت توبۂ انابت وہ ہی کہ بندہ حق تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے توبہ کرے اور توبۂ استجابت وہ ہی کہ خدا کے شرم سی توبہ کرے یعنی اِس سے شرمندہ ہو کے کہ خدای تعالےٰ بہت بزرگ و برتر ہے یہ جو عبادت مین کرتا ہون اُسکی بزرگی کے مقابلہ مین ہیچ ہی آور فرمایا کہ ہر عضو کی توبہ ہی دل کی توبہ یہ ہے کہ حرام کے چھوڑنے کی نیت کرنا آور آنکھ کی توبہ یہ ہی کہ حرام کردہ چیزون کی طرف نظر اُٹھاکر نہ دیکھنا آور کان کی توبہ یہ ہی کہ نا راست اور بیہودہ باتون کا نہ سُننا اور ہاتھ کی توبہ یہ ہی کہ منہیات کیطرف نہ بڑھانا اور توبہ پاؤن کی یہ ہی کہ منع کردہ چیزون کی طرف نہ چلنا آور پیٹ کی توبہ یہ ہی کہ حرام چیزون کا نہ کھانا اور اُنسی دُور رہنا آور توبہ شرمگاہ کی یہ ہی کہ فحش باتون یعنے زنا و بدکاری سے دور رہنا آور فرمایا عمل کا چوکیدار خوف ہے اور نکوئی کا سفارشی امید ہی آور فرمایا کہ خوف ایسا ہونا چاہیے کہ امید سے قوت مین بڑھکر ہو کیونکہ اگر امید غالب ہوجائیگی تو دل پریشانی مین پڑجائیگا اور فرمایا کہ حاجت کی تلاش و طلب فقر کی زبان سی کرنا چاہیے نہ حسکم کی زبان سی کرنا چاہیے اور فرمایا کہ اُس صفائی و خلوت سی کہ جسمین خود بینی اور غرور ہی مجکو وہ دُرویشی کہ جسمین کچھ کدورت و غبار بھی ہی پسندیدہ تر ہی آور فرمایا خدا کا ذکر میری جان کی غذا ہی اور اُسکی تعریف میری جان کی شراب ہی اور اُس سے شرم کرنا میری جان کا لباس ہی آور فرمایا کہ شرم اُسکو کہتے ہین کہ خوف و دہشت ہو دل کے اندر اُن بُرائیون اور کدورتون کے غم و رنج سے کہ جو تجھ سے ہوگئی ہین آور فرمایا کہ دوستی بات چیت کی ہمت بندھاتی ہے اور شرم خاموش کرتی ہے اور خوف بے آرام بناتا ہے آور فرمایا کہ تقوی اُسکو کہتے ہین کہ ظاہر کو گناہ و نافرمانیون سے آلودہ نہ کرے اور باطن کو بیہودہ باتون سے نگاہ رکھے اور خدای تعالےٰ کے حضور مین استادہ رہے یعنی ہر وقت اِسکا خیال رکھے کہ مَین اُسکے حضور مین ہون پس مجکو گناہ و فضول باتون سے ہوشیار رہنا چاہیے آور فرمایا کہ صادق وہ ہی کہ اُسکی زبان راست بازی

Marfat.com

بجائی کے نکلے بولے اور فرمایا کہ صدق خدای تعالیٰ کی تلوار ہے اور کبھی اس تلوار سے
یا پر گذر نہیں کیا مگر اسکو دو پارہ کیا یعنی جسپر یہ تلوار گذری اُسکو دو ٹکڑے کر کے چھوڑا اور
مایا کہ صدق زبانی مخزونی ہی اور سچ بات کہنا موزونی ہی اور فرمایا مراقبہ دم ہی کہ جسکو
تعالیٰ نے پسند کیا ہی اُسکو ایثار کرنا یعنی جو چیزین کہ بہتر ہین اُنکو تو اسپر نثار کر دے اور جسکا
کو خدای تعالیٰ نے بزرگ رکھا ہی اُسکو عزیز اور عظیم سمجھے اور اگر تجھ مین ذرہ بھر بھی غرور یعنی
ات و ایثار سے پیدا ہو تو کن انکھیون سے بھی اُس ایثار کیطرف نہ دیکھے اور جو ایثار کہ تو کرے اُسکو
اکا فضل سمجھے اپنا عمل نہ خیال کرے اور جس چیز کو کہ حق تعالیٰ نے ذلیل و خوار کیا ہی اُسکی طرف
نہ نگرنا اور بالکل اُسکو ترک کرنا اور آپ کو اس روگردانی کرنے مین درمیان مین نہ دیکھنا
ور فرمایا کہ وجد ایک سر ہے دل مین اور سماع توارد ہی حق تعالیٰ سی کہ دلون کو آمادہ کرتا ہے
ر اسکی طلب پر حریص بناتا ہی اور جو کہ اُسکو حق سی سُنتا ہی وہ حق کی طرف راہ پاتا ہی اور جو
نفس سے سُنتا ہی زندیق ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ توکل یہ ہی کہ ساری آقاؤن کو اور اُنکی بندگی کو
ترک کر آیا تھا یعنی خدای واحد کا غلام ہو جاوے اور اُسی کے ساتھ مشغول ہووے اور سارے
چھوڑن کو قطع کر کے خدا کی بندگی کی صف مین داخل ہووے اور صاحبی کی صفت سے باہر آوے یعنی اپنے
پ کو غلام و بندہ اُسکا سمجھے اور فرمایا کہ توکل ترک تدبیر ہی اور اپنی قوت اور حیات [illegible]
بھی ان سب کا خیال کر [illegible] مین [illegible] حکیم [illegible] دل [illegible] خدا [illegible]
بھروسا کرنا ہی اور فرمایا کہ انس وہ ہی کہ صاحب انس کو دنیا اور دنیا کی مخلوق [illegible]
پیدا ہوتی ہو مگر حق تعالیٰ کے دوستون یعنی اولیاء اللہ سے انس [illegible]
ولیا اللہ کے ساتھ انس کرنا حقیقت مین [illegible] تعالیٰ کے ساتھ انس [illegible]
سب انس کے عیش مین [illegible] ہین تو گویا اُنکے ساتھ [illegible] خطاب کرتے
ہین اور جب ہیبت کے عیش مین [illegible] ہین تو گویا [illegible] مین خطاب کرتے
ہین اور فرمایا کہ خدا کی موافقون کا [illegible] اگر [illegible] ہین بھلا دیتی ہین تو دوستی کے برابر

اُنکی ہمت کم ہو اس سبب سے کہ اُس سے اُنس رکھتے ہین اور فرمایا کہ علامت اُنس کی یہ ہی کہ مخلوق ساتھ اُنس نہ کرین اور فرمایا کہ عبادت کی کنجی فکر کرنا ہی اور علامت وصال حق کی نفس و ہوا کی مخالفت ہی اور مخالفت نفس و ہوا کی آرزوؤن کا ترک کرنا ہی اور جو کوئی کہ دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہے عالم غیب کو روح سے دیکھتا ہی اور فرمایا کہ رضا یہ ہی کہ قضا کی تلخی پر خوش دل ہووے اور اپنا اختیار کو قضا کے سامنے ترک کرے اور قضا کے بعد اپنے بین تلخی نپاوے اور مصیبت و بلا مین دوستی کا جوش مارے لوگون نے کہا کہ وہ کون ہی کہ اپنے نفس کو خوب جانتا ہی آپنے فرمایا جو کہ راضی ہی اُس چیز پر کہ اسکی تقدیر مین لکھی ہی اور فرمایا کہ اخلاص کامل نہین ہوتا جب تک کہ صدق اور صبر اُسکے ساتھ نہو اور فرمایا کہ اخلاص یہ ہی کہ دشمن سے اپنے آپ کو بچاوے تا کہ تباہ نکرے اور فرمایا کہ علامت اخلاص کی یہ ہی کہ تعریف اور ہجو اُسکے نزدیک یکسان ہووے اور نکوکاریان کرکے فراموش کرے اور اُنپر آخرت مین کچھ ثواب کی امید نہ رکھے اور فرمایا کہ مینے کوئی چیز اخلاص سے خلوت مین مشکل زیادہ نہین دیکھی اور فرمایا کہ جو کہ آنکھون سے دیکھتا ہی اُسکی نسبت علم کی طرف ہے اور جو کہ دل سے دیکھتا ہی نسبت اُسکی یقین کیطرف ہے اور فرمایا کہ صبر یقین کا پھل اور فرمایا کہ یقین کی علامتین تین ہین ایک تو حق کیطرف نظر کرنا ہر چیز مین دوسرے اُسکی طرف رجوع کرنا ہر کام مین تیسرے اُس سے مدد چاہنا ہر حال مین اور فرمایا کہ یقین پکارتا ہی امید و آرزو کی کوتاہی کو اور کوتاہی آرزو کی پکارتی ہی زہد کو اور زہد پکارتا ہے حکمت کو اور حکمت عاقبت بینی کے پھل و پھول نکالتی ہی اور فرمایا کہ تھوڑا سا یقین ساری دُنیا سے زیادہ تر ہے کیونکہ تھوڑا سا یقین دل کو آخرت کی خوشحالی کیطرف مائل کرتا ہے اور تھوڑے سے یقین سے تمامی ملکوت کو مطالعہ کرتا ہی اور فرمایا کہ یقین کی علامت وہ ہی کہ خلق کی زندگی مین بہت مخالفت کرے اور خلق کی مدح اور عطا کو ترک کرے اور باوجود آزار پانے کے خلق کو بُرا نہ کہے اور فرمایا کہ جسنے خلق سے اُنس پکڑا فرعونیون کے بچھونے پر قرار پکڑنے والا ہوا اور جسنے کہ اپنے نفس کی نگاہداشت نکی اور اُس سے بیخبر رہا اخلاص سے دور پڑا اور جسکو کہ حضوری حق تعالیٰ کی حاصل ہی خواہ تمام چیزین اُسکو حاصل ہون یا ساری چیزین اُسکے پاس سے جاتی رہین

Marfat.com

روا نہین کرتا اور فرمایا کہ جو مدعی کہ دعوی حق بینی کا کرتا ہی حق تعالی کے شہود سے محجوب ہے اور
جھوٹا ہی اور جسکو کہ حضوری حق تعالی کی حاصل ہی اُسکو دعوی کی حاجت نہین لیکن البتہ جس کو
ری حاصل نہین ہی وہی دعوی کرتا ہے اور یہی دعوی علامت محجوبی کی ہی اور فرمایا کہ ہرگز مرید نہین ہوتا
کہ خدا سے زیادہ فرمانبردار اپنے اُستاد کا نہو۔ اور جو کوئی کہ دل کے وسوسون کو دور کر کے خالصاً
واسطے مراقبہ کرتا ہی حق تعالی اُسکی حرکات ظاہر کو بزرگ کرتا ہی اور جو کوئی کہ حق سے ڈرتا ہے
سی طرف دوڑتا ہی اور جو کہ خدا کی طرف دوڑتا ہی نجات پاتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ قناعت
ہے اہل زمانہ سے راحت پاتا ہی اور سب کا سردار بنجاتا ہی اور جو شخص کہ تکلیف اُٹھاتا ہی ایسے
ن مین کہ اُسکے کارآمد نہین ہی وہ اُس چیز کو کہ اُسکے دل کے کارآمد ہے برباد کرتا ہی اور فرمایا کہ
دا سے ڈرتا ہے اُسکا دل خدا کو نہین چھوڑتا ہی اور خدا کی دوستی اُسکے دل مین مضبوط
تا ہے اور اُسکی عقل کامل ہوتی ہی اور فرمایا کہ جو شخص طلب کار عظیم کرتا ہے مخاطرہ عظیم مین
ہے اور جو شخص کہ ایسی چیز کو طلب کرتا ہی کہ اُسکی قدر نہین پہچانتا ذلیل ہوتا ہی اُسکی آنکھ پر
ایسی چیز کا کہ جسکی قدر دل سے کرنا چاہیے اور فرمایا کہ اگر تو حق پر افسوس کم کھاتا ہے تو یہ
علامت ہے کہ تیرے نزدیک حق کا مرتبہ کم ہی اور فرمایا کہ جسکا ظاہر اُسکے باطن پر دلالت نکرے
ی صحبت مین مت بیٹھنا اور فرمایا کہ جو کہ درحقیقت خدا کو یاد کرتا ہی تمام اُسکی یاد کے واسطے
ر تمام چیزون کو بھول جاتا ہی کیونکہ حق تعالے تمام چیزون کا عوض ہوتا ہی لوگون نے آپ سے
یا کہ آپ نے خدای تعالی کو کس طرح پہچانا آپ نے فرمایا کہ خدای تعالی کو خدای تعالے سے پہچانا
خلق کو رسول سے پہچانا یعنے اللہ تعالی ہی اور نور اللہ تعالی کا اور خدا خالق ہی اور خالق کو
ت سے پہچان سکتے ہین اور نور خدا خلق ہی اور اصل خلق نور محمدی ہی پس خلق کو محمد صلی اللہ علیہ
م سے پہچان سکتے ہین لوگون نے کہا کہ آپ خلق کے بارے مین کیا فرماتے ہین
غیب کی وحشت مین ہی لوگون نے اُنسے پوچھا کہ بندہ وصل حق کب تک ہوتا ہی فرمایا جب
ل و نفس سے ناامید ہوجاتا ہی اور تمامی احوال مین خدا ہی سے پناہ ڈھونڈھتا ہے

Marfat.com

اور حق تعالےٰ کی سوا کسی سے علاقہ نہین رکھتا ہے لوگون نے کہا کہ ہم کیسے شخص کے ساتھ
مصاحب ہون آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی صحبت مین رہو کہ اُسکے پاس جائداد وغیرہ نہو اور
کسی حال مین تم سے انکاری نہو اور تمھارے تغیر سے متغیر نہو اگرچہ وہ تغیر بزرگ ہو وے اسلیے
کہ جسقدر تغیر زیادہ ہوگا اُسیقدر دوست کی زیادہ حاجت ہوگی لوگون نے کہا کہ بندے
خوشنودی کی راہ کب آسان ہو جاتی ہی آپنے فرمایا اُسوقت کہ اپنے آپ کو بیمار گنتا ہی اور ساری
چیزون سی بیماری کے بڑھجانے کے خوف سی پرہیز کرتا ہی لوگون نے کہا کہ بندہ بہشت کا مستحق
کس چیز سے ہوتا ہی آپنے فرمایا پانچ چیزون سی ایک تو ایسی استقامت کہ جسمین برگشتگی نہو دوسرے
ایسا اجتہاد کہ جسمین سہو نہو تیسرے ظاہر اور باطن مین خدای تعالےٰ کا مراقبہ چوتھے موت کی
انتظاری کی ساتھہ زادراہ کی طیاری مین کوشش وجان سپاری پانچوین قبل اسکے کہ اُس سے
حساب لیا جاوی اپنا حساب آپ لینا لوگون نے پوچھا کہ خوف کی کیا علامت ہے فرمایا کہ یہ ہی کہ خدا کا
خوف اُسکو تمام خوفون سے بیفکر کر دیتا ہی لوگون نے کہا کہ خلق مین کون محفوظ زیادہ ہی آپنے
فرمایا وہ شخص کہ اپنی زبان کو نگاہ رکھے لوگون نے کہا کہ توکل کی کیا علامت ہے فرمایا یہ ہے کہ
تو ساری مخلوق سے طمع کو قطع کر دیوے پھر پوچھا آپنے فرمایا خلع ارباب و قطع اسباب پھر کہا کہ
کچھ اور فرمایئے آپنے فرمایا کہ نفس کو ربوبیت سے نکالکر عبودیت مین ڈالنا توکل ہی لوگون نے
پوچھا کہ عزلت ٹھیک کسکو کہنا چاہیے آپنے فرمایا جبکہ اپنے نفس سے یکسوئی کی ہو لوگون نے
کہا کہ غم کسکو سب سے زیادہ ہوتا ہی آپنے فرمایا جو کہ مخلوق مین سب سے زیادہ بدخصلت ہی لوگون نے
کہا کہ دُنیا کیا ہے کہا جو چیز کہ حق تعالیٰ سے تجکو غافل کرے دُنیا ہی لوگون نے کہا کہ کمینہ
کون ہی فرمایا جو کہ خدا کی راہ سے بیخبر ہو اور پھر اُسکو دریافت نکرے یوسف بن الحسین نے
حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ مین کسکا مصاحب بنون فرمایا کہ ایسے شخص کے مصاحب بنو
کہ جہان تو اور مین درمیان نہو پھر کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے فرمایا کہ خدا کی ساتھہ یار رہو
اپنے نفس کی دشمنی مین نہ اسکے خلاف نفس کا یار رہو خدا کی دشمنی مین اور کسی شخص کو حقیر مت سمجھ

Marfat.com

بود مشرک ہوا ور اُسکے انجام پر نظر کر کہ شاید کہ اُسکی تباہی اُس سے دور کردیوین اور ایک شخص نے
بے وصیّت کی درخواست کی فرمایا کہ اپنی باطن کو خدا کے سپرد کردی اور اپنے ظاہر کو خلق کے سپرد کر دے
خدای تعالی کا پیارا ہوجا تاکہ خدای تعالی تجکو تمامی خلق سی بے نیاز کردیوی کہا اور کچھ فرمایئے فرمایا کہ
ن پر شک کو اختیار مت کر اور اپنی نفس سے رضامند ہو جب تک کہ تیرا مطیع نہ ہوجاوے اور اگر
ن بلا تجھپر نازل ہو تو صبر سے اُسکی برداشت کر اور ہمیشہ خدا کی حضوری امین رہ۔ دوسرے شخص نے
ت کی درخواست کی فرمایا کہ اپنی دل کو گذشتہ اور آیندہ چیزون کیطرف سے ہیچ کر کہا کہ اسکو
مل فرمایئے فرمایا کہ جو چیزین کہ گذر گیئن اور جو کہ آنیوالی ہین اُنکا خیال مت کر اور موجودہ
غنیمت جان لوگون نے پوچھا کہ صوفی کیسے لوگ ہین آپ نے فرمایا کہ ایسے مرد ہین کہ جنھون نے
لو ساری چیزون پر اختیار کیا ہی اور چُنا ہے اور خدا نے اُنکو ساری چیزون پر چُنا ہے
مقبول کیا ہی ایک نے کہا کہ آپ مجھی حق تعالی کی رہنمائی کیجیے فرمایا کہ اگر تو اُسکی طرف
ہنمائی چاہتا ہے تو وہ تو وہ بیان سے باہر ہی اور اگر اُسکے قُرب کا طالب ہے تو وہ پہلے ہی
م مین ہی اور اسکی شرح پہلے ہوچکی ہے۔ ایک شخص نے حضرت ذوالنّون سے کہا کہ مین آپ کو
ت رکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تو خدا کو پہچانتا ہی تو وہی تیرا دوست کافی ہے اور کی
جت نہین اور اگر نہین پہچانتا ہے تو ایسے شخص کو تلاش کر کہ تجکو اُسکی راہ دکھاوے
ری دوستی سے تجکو کیا فائدہ ہوگا۔ لوگون نے پوچھا کہ معرفت کی نہایت کیا ہے فرمایا کہ جو کہ
رفت کی نہایت کو پہنچا اُسکی علامت یہ ہے کہ وہ اُس مین گم ہوجاتا ہے اور جیسا کہ تھا
یسا ہی ہوجاتا ہے لوگون نے پوچھا کہ اوّل درجہ کہ عارف اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہے
یا ہے فرمایا تحیّر ہے بعد اُسکے افتقار پھر اتصال بعد اُسکے حیات ابدی ہی لوگون نے پوچھا
عارف کا عمل کیا ہی فرمایا کہ کُل احوال مین حق کو نظر کرنیوالا ہوتا ہی لوگون نے
پال معرفت کیا ہی فرمایا کہ ہمیشہ اُس سی بدگمان رہنا اور کبھی اُسپر گمان نیک نہ کرنا اور فرمایا کہ
نفس کے نصیبے کو فراموش کرنا حقائق قلب ہے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ دور خدای تعالی سے

Marfat.com

وہ شخص ہے کہ جسکا ظاہر مین اشارہ خدای تعالےٰ کی طرف بیشتر ہو جیسا کہ ابن ذوالنون کی
سرگذشت ہی کہ ستّر برس تک توحید اور تفرید اور تجرید مین کوشش کی اور ہاتھ پانون مارے
اور آخر کو گمان کے سوا اور کچھ حاصل نہوا۔ نقل ہے کہ مرض موت مین لوگون نے
آپ سے کہا کہ آپ کو کیا آرزو ہے فرمایا کہ یہ آرزو ہے کہ پہلے اُس سے کہ مرون اگرچہ
ایک ہی لحظہ ہو اُسکو جان لُون اور پھر ایک بیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے خوف نے مجکو بیمار
ڈالا اور شوق نے مجکو جلایا محبت نے مجکو مارا اور حق تعالےٰ نے مجکو زندہ کیا
اور بعد اسکے ایک روز بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو یوسف حسینؒ نے اُنسے
کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا کہ مجھے باتون مین مت لگاؤ کیونکہ مین خداے تعالےٰ
کے احسانات کی حیرت مین ہون پھر وفات کی اُسی رات کو ستّر بزرگون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا کہ ہم خدا کے دوست ذوالنون کے استقبال کو
آئے ہین تو لوگون نے آپ کی وفات کے بعد آپ کی پیشانی پر سبز خط سے لکھا ہوا دیکھا کہ
(ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ ہذا قتیل اللہ مات بسیف اللہ) یعنے یہ شخص خدا کا محبوب ہے
جان دی اسنے محبت مین اللہ کی یہ شخص اللہ کا قتل کیا ہوا ہی مارا گیا تلوار سے اللہ کی۔
جب آپ کا جنازہ اُٹھایا تو نہایت تیز دھوپ تھی پرندے ہوا کے آئے اور اپنے پرون سے
پَر ملائے اور آپکے جنازے پر گھر سے قبر تک اپنے پرون کے سائے مین پونہچا دیا جس راہ
سے کہ آپ کو لیجا رہے تھے اُس راہ مین ایک مؤذن اذان دے رہا تھا جب اُسنے
کلمۂ شہادت کہا تو حضرت ذوالنونؒ نے انگشت شہادت اُٹھائی لوگ یہ دیکھکر شور و
غل مچانے لگے اور کہا کہ شاید آپ زندہ ہین آپ کا جنازہ رکھدیا آپ کی انگلی
اُسی طرح تھی بہتیرا چاہا کہ انگلی کو بند کر دیوین لیکن بند نہ ہوئی آخر کار آپ کو اُسی
طرح دفن کیا جبکہ اہلِ مصر نے یہ دیکھا تو بہت شرمندہ ہوئے اور اُس ظلم و ستم سے
کہ آپ پر کیا تھا پشیمان ہوئے اور توبہ کی۔

Marfat.com

ودھوان باب حضرت ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

مارفون کے سلطان و حقیقت جاننے والون کے برہان وہ خلیفہ الٰہی وہ علاّئہ نامتناہی وہ ناکامی
جہان کے پختہ یعنی حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ روحہ العزیز اکبر مشائخ اور اعظم اولیا تھے اور خدا
بت اور خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور اوتاد کے مرجع تھے آپ نے بہت ریاضتین کی تھین اور بہت
ین رکھتے تھے اور اسرار و حقائق مین نظر روشن اور کوشش کمال رکھتے تھے ہمیشہ مقام قُرب
یبت مین رہتے تھے اور محبت کی آگ مین مستغرق تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے مین اور دل کو
اہدے مین مشغول رکھتے تھے اور احادیث اور روایات کے بیان مین آپکو کمال حاصل تھا
طریقت و حقیقت مین آپ بیمثیل تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اس طریقے مین جو کچھ تھے وہی
ے کہ جنھون نے حضرت کا جنگل مین نکالا اور آپکے کمالات چھپے نہین ہین یہانتک کہ حضرت
ید بغدادیؒ نے فرمایا کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگو مین ایسے ہین کہ جیسے ملائکہ مین جبرئیل علیہ السلام
یہ بھی حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ تمامی چلنے والون یعنی سالکون کی دوڑ دھوپ کی نہایت
مام توحید مین اور بایزید کی ابتدا برابر ہے بلکہ تمامی مردم جبکہ بایزید کی ابتدا تک قدم
نہچتے ہین ہین رہجاتے ہین اور گم ہوجاتے ہین او بمقام محویت مین تحیر
ر دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی دو سو برس تک باغ معرفت مین سیر کرے تب شاید کہ ایسا
پھر ایسا جیسے کہ ہمیر بہت سی شگفتہ ہوئے ہین شگفتہ ہووے شیخ ابو سعید
ٹھارہ ہزار عالم کو بایزید سے پُر دیکھتا ہون اور دیکھا بایزید کو درمیان
یزید خود حق مین محو و گم ہے اور کہتے ہین کہ حضرت بایزید کے دادا آتش پرست تھے اور آپکے
الد بسطام کے بزرگون سے تھے اور جسوقت کہ اپنی والدہ کے پیٹ مین تھے اسوقت سے

Marfat.com

آپکی کرامتین ظاہر ہونے لگی تھین جیسا کہ آپکی والدہ صاحبہ سے نقل کرتے ہین کہ جب مین ایسا
نوالہ منہ مین رکھتی تھی کہ اسمین کسی طرح کا شبہہ ہوتا تھا آپ میری پیٹ مین تڑپنے لگتے تھے
اور جب تک مین اُس لقمی کو باہر نہ نکال ڈالتی آپ قرار نہ پکڑتے اور اس امر کا گواہ یہ ہے
لوگون نے آپ سے پوچھا کہ مرد کے واسطے طریقت مین کیا بہتر ہے فرمایا کہ دولت مادر زاد بہتر
کہا کہ اگر یہ نہووی فرمایا کہ چشم بینا بہتر ہے کہا اگر یہ بھی نہووی فرمایا کہ گوش شنوا بہتر ہے کہا
اگر یہ بھی نہووے فرمایا کہ توپھر مرگ مفاجات بہتر ہی. کہتے ہین کہ جب آپکی والدہ صاحبہ نے
آپکو مکتب مین بھیجا تو آپ تحصیل علم مین مشغول ہوئے جس روز کہ سورۂ لقمان مین آپ نے
یہ آیت کہ ان اشکر لی ولوالدیک پڑھی یعنے حق تعالی فرماتا ہی کہ شکر کرو میرا اور شکر کرو
مان باپ کا- آپنے اُستاد سے اس آیت کے معنی پوچھے جب اُستاد نے اس آیت کی معنی بتائے
تو آپکے دل پر اثر پیدا ہوا تختی رکھدی اور اُستاد سے کہا کہ آپ مجھی اجازت دیجیے تاکہ مین
گھر جاؤن اور ایک بات اپنی مان سے کہون اُستاد نے آپکو اجازت دیدی آپ گھر مین آئے
آپکی والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ ای طیفور کس کام کو آیا ہی شاید کہ کسی لڑکے نے مکتب مین قرآن شروع
کیا ہی یا اور کوئی عذر درپیش آیا ہی آپنے فرمایا کہ یہ تو کچھ نہین ہوا بلکہ آج مینے ایک آیت
پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ شکر کر میرا اور شکر کر مان باپ کا- اور یہ بڑی مشکل
بات ہے کیونکہ مجھ سے دو کام تو نہین ہو سکتے اب یا تو آپ مجھی خدا سے مانگ لیجیے تاکہ
مین آپکی خدمت کرون یا خدا کے حوالے کر دیجیے تاکہ مین اُسی کا ہو رہون آپکی والدہ صاحبہ
نے فرمایا کہ مین نے تجکو خدا ہی کے حوالے کیا اور اپنا حق تجکو بخشدیا جا اور خدا ہی کا
ہو رہ پھر آپ بسطام سے روانہ ہوئے اور تیس برس تک شام کے بیابان مین رہا کئے
اور مجاہدے کیے اور کھانا پینا سونا ترک کیا اور ایک سو تیرہ پیرون کی خدمت مین رہے
اور سب سے فیض حاصل کیا اور انمین سی ایک حضرت امام جعفر صادقؓ ہین کہتی ہین کہ ایک دن
آپ حضرت امام جعفر صادقؓ کے پاس بیٹھے تھے حضرت صادقؓ نے بایزیدؒ سے فرمایا کہ اُس

Marfat.com

کتاب کو طاق سے اُتار لاؤ حضرت بایزیدؒ نے کہا کون سے طاق سے حضرت صادقؓ نے فرمایا
کہ تمکو مُدت گذر گئی اور تمنے یہان طاق نہین دیکھا بایزیدؒ نے کہا نہین مجھے اُس طاق سے کیا کام تھا
کہ مین آپکے سامنے سر اُٹھاتا اور اوپر کیطرف نظر کرتا حضرت صادقؓ نے فرمایا اگر یہی معاملہ ہے
تو بسطام کو جا تیرا کام پورا ہوگیا۔ کہتے ہین کہ آپ کو لوگون نے نشان دیا کہ فلان جگہہ ایک بڑا
شیخ ہے آپ اُنکی زیارت کو گئے جب اُنکے قریب تک پوہنچے تو اُس بزرگ نے قبلے کیطرف
مُنھ کر کے تھوکا آپ اُسیوقت لوٹ آئے اور فرمایا کہ اگر اُسکا طریقت مین قدم ہوتا تو شریعت کے
خلاف نہ چلتا۔ کہتے ہین کہ آپکے مکان سے مسجد تک چالیس قدم کا فاصلہ تھا آپ کبھی راہ مین مسجد
کی عظمت و حرمت کے لحاظ سے نہ تھوکتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ بارہ برس مین کعبے تک پوہنچے
کہ چند قدم پر جا کے نماز بچھاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے اور فرماتے کہ یہ دہلیز دُنیا کے
بادشاہون کی نہین ہے کہ وہان ایکبارگی پوہنچ سکین جب آپ کعبے مین پوہنچے تو اُس سال مدینہ
شریف نہ گئے اور فرمایا کہ اوب سے بعید ہے سردار کی رُوکھن مین زیارت کرنا مین اُنکی زیارت کا
جُدا احرام باندھون گا اور لوٹ آئے اور دوسرے سال جُدا گانہ اپنے مکان سے احرام باندھا اور
شہر سے باہر تشریف لائے یہ سُنکر بہت لوگ آپکی پیروی کے لیے آمادہ ہوئے ایکبارگی آپ نے
مُڑکر دیکھا کہ بہت لوگ پیچھے چلے آتے ہین پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے عرض کیا کہ یہ سب
لوگ آپکی ہمراہی مین جانا چاہتے ہین آپنے دُعا کی کہ اے خداوند مین تجھ سے عاجزی سے
کہتا ہون کہ مخلوق کا پردہ اپنے سے مجھپر کر پھر آپ نے اپنی محبت اُنکے دل سے دور ہونے اور
اپنی تکلیف اُنکی راہ سے اٹھانے کی تدبیر کی آپنے صبح کی نماز پڑھکر اُن لوگون کی طرف
دیکھا اور فرمایا (اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ) لوگون نے کہا یہ
شخص دیوانہ ہے اور آپ کو چھوڑ کر چلے گئے اور درحقیقت شیخ نے یہ کلمات زبان خدا سے
فرمائے تھے جیسے کہ بالاے منبر واعظ لوگ کہتے ہین کہ جناب باری جل شانہٗ یہ فرماتا ہے
پھر حضرت بایزید بسطامیؒ نے راہ طے کرنی شروع کی راہ مین ایک کھوپڑی پائی جسپر

Marfat.com

صُمٌّ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَھُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ لکھا تھا۔ آپنے ایک چیخ ماری اور اُسکو اُٹھالیا اور چوما اور فرمایا کہ یہ تو کسی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہے کہ حق مین محو ہو کر ناچیز ہو گیا اب نہ تو اسکے کان ہین کہ خطاب لم یزلی سُنے اور نہ آنکھین ہین کہ جمال لایزالی دیکھے اور نہ زبان ہی ہے کہ کچھ معرفت کا ذکر کرے یہ آیت جو اسپر لکھی ہے ٹھیک ٹھیک اُسکی شان مین ہے کہتے ہین کہ حضرت ذوالنون مصریؒ نے ایک مُرید کو حضرت بایزیدؒ کے پاس بھیجا اور کہا کہ اُس سے کہنا کہ ای بایزید تمام رات جنگل مین سُوتا ہے اور عیش و آرام مین مشغول رہتا ہے یہانتک کہ قافلہ گذر گیا اُس مرد نے آکر پیغام حضرت ذوالنون مصریؒ کا پہنچایا حضرت بایزیدؒ نے سُنکر جواب دیا کہ ذوالنون سے کہہ مردکامل وہی ہے کہ ساری رات سوئے اور جب صبح کو اُٹھے تو قافلے سے پہلے منزل مقصود پر آکر اُترے جب یہ بات حضرت ذوالنون مصریؒ نے سُنی تو رو دئے اور کہا کہ اُسکو مبارک ہو کہتے ہین کہ حج کے راستے مین آپ کے پاس ایک اونٹ تھا کہ آپ نے اپنا توشہ اور اسباب اور اپنے مُریدون کا اسباب اُسپر لاد رکھا تھا ایک شخص نے کہا کہ اس بیچارے اونٹ پر بہت بوجھ لدا ہوا ہے اور یہ سراسر ظلم ہے حضرت بایزیدؒ نے کہا ای جوانمرد اس بوجھ کا اُٹھانیوالا اونٹ نہین ہے ذرا غور کرکے دیکھ کہ کچھ بوجھ بھی اونٹ کی پیٹھ پر ہے یا نہین اُسنے جو نظر کی تو دیکھا کہ تمامی اسباب اونٹ کی پیٹھ سے ایک ہاتھ بھر اونچا تھا کہنے لگا سُبحان اللہ یہ تو عجب معاملہ ہے حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ اگر اپنا حال تمسے پوشیدہ رکھتا ہون تو تم ملامت کی زبان دراز کرتے ہو اور اگر ظاہر کرتا ہون تو تم اُسکی برداشت نہین کر سکتے ہو اب مین حیرت مین ہون کہ تمھارے ساتھ کیا کرنا چاہیے پھر جب آپ گئے اور مدینہ شریف کی زیارت سے فارغ ہوئے تو آپکے دل مین گذرا کہ ماں کی خدمت مین چلنا چاہیے بہت سے لوگون کے ساتھ بسطام کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی تو اہل بسطام بہت فاصلے پر دور دراز راستہ طے کرکے آپکے استقبال کو آئے جب آپنے اُن کو دیکھا تو خیال فرمایا کہ اِن لوگون کی مُدارات مجھے حق سے باز رکھے گی ضرور ہے کہ کوئی تدبیر کیجیے

Marfat.com

کہا کہ وہ سب مجھ سے برگشتہ ہوجاوین۔ جب وہ سب لوگ حضرت بایزیدؒ کے قریب پونہچے توآپ نے ایک دُکان سے ایک روٹی کی ٹکیا لی اور رمضان تھا کھانے لگے جب اُن لوگون نے یہ دیکھا توسب کے سب آپ سے پھر گئے اور اُنکا اعتقاد جو تھا وہ نہ رہا آپ نے اپنے مُریدون سے فرمایا کہ تمنے دیکھا کہ مینے ایک شریعت کے مسئلے پر عمل کیا اور سارے لوگون نے مجکو مردود بنایا کہتے ہین کہ آپ بہت سویرے گھر کے دروازے پر پونہچے کان لگا کر سُنا تو یہ آواز معلوم ہوئی کہ آپکی والدہ صاحبہ وضو کرتی جاتی تھین اور یہ دُعا فرمارہی تھین کہ الٰہی میرے اُس مسافر کو اچھی طرح رکھیو اور بزرگون کا دل اُس سے راضی رکھیو اور احوال نیک اُسکو عطا کیجیو حضرت بایزیدؒ نے جب یہ باتین سُنین تو بہت روئے اور پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپکی والدہ صاحبہ نے اندر سے کہا کہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ آپکا مسافر آپکی والدہ صاحبہ رونے لگین اور دروازہ کھولا اور فرمایا کہ ای طیفور اتنی مُدت کیون لگائی میری آنکھین تو تیری جُدائی مین روتے روتے اندھی ہوگئین اور تیری جُدائی کے غم سے پیٹھ جُھک گئی کہتے ہین کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ کام کہ جسکو مین سب کامون سے پیچھے جانتا تھا سب سے پہلے نکلا اور وہ خوشنودی مان کی تھی اور فرمایا کہ جو چیزین کہ مین ریاضتون اور مجاہدون اور سفر مین ڈھونڈھتا تھا مینے صرف اس سے حاصل کین کہ ایک رات میری والدہ صاحبہ نے مجھسے پانی مانگا مین پانی لینے کیواسطے گیا دیکھا تو آبخوری مین پانی نتھا اور گھڑا دیکھا تو وہ بھی خالی تھا مین نہر پر گیا اور پانی لایا جب تک کہ پانی لیکر آؤن والدہ صاحبہ سوگئی تھین اور جاڑا بہت پڑرہا تھا مین آبخورہ ہاتھ مین لیے کھڑا رہا چونکہ سردی بہت تھی پانی آبخوری مین میرے ہاتھ پر جمکر رہ گیا جبکہ میری والدہ صاحبہ بیدار ہوئین تو پانی پیا اور مجکو دُعا دی اور کہا کہ تونے آبخورہ ہاتھ سے رکھ کیون نہ دیا مینے کہا کہ ڈر سے کہ آپ بیدار ہون اور پانی مانگین اور مین حاضر نہون ایسا کیا۔ ایکبار اور ایسا ہوا کہ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک کواڑ کھولدے مین صبح تک اسی خیال مین رہا کہ اپنا کواڑ کھولون کہ بایان کھولون نہین معلوم کہ کونسے کواڑ کو فرمایا ہے ایسا نہو کہ خلاف اُنکے حکم کے ہو جبکہ صبح ہوئی

Marfat.com

تو جس چیز کا کہ مین تلاشی تھا دروازے سے میرے سامنے آئی اور مین مالامال ہوگیا کہتے ہین کہ جب آپ مکے سے آرہے تھے ہمدان مین پہونچے آپنے وہان کسم کا بیج خریدا اور گدڑی کے ایک کونے مین باندھ لیا جب گھر مین آکر کھولا تو چند چیونٹیان اسمین دیکھین آپنے فرمایا کہ بڑی افسوس کی بات ہی کہ مینے ان بیچاری چیونٹیون کو انکی جگہہ سے آوارہ کیا اسیوقت اُٹھ کھڑی ہوئے اور اُن چیونٹیوں کو اُسیطرح بازنگر ہمدان مین لائے کوئی شخص التعظیم لامر اللہ کے مرتبے کی نہایت کو نہ پونہچا اور نہ الشفقۃ علی خلق اللہ کے نہایت کے درجے کو بجالایا مانند حضرت بایزید بسطامی کے کہتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا کہ مین بارہ برس تک اپنے نفس کا آہنگر رہا اور اُسکو ریاضت کی بھٹی مین ڈالکر مجاہدہ کی آگ سے تپاتا رہا اور ملامت کے ہتوڑی سے کوٹتا رہا جب کہین مینے اپنے نفس کو آئینہ بنایا پانچ سال تک اُسمین اپنے آپکو دیکھا اور طرح طرح کی طاعتون اور عبادتون سے اُس آئینہ پر قلعی کی پھر ایک سال جو اعتبار کی نظر اُسپر ڈالی تو عمل خودپسندی اور اعتماد طاعت اور غرور و تکبر کا زنار اپنی کمر پر پایا پھر پانچ برس تک بڑی بڑی کوششین کین تب کہین وہ زنار کٹ گیا اور مین از سر نو مسلمان ہوا اب لوگون کی طرف جو نظر کی تو سب کے سب مجکو مردہ نظر آئے مینے سب کے اوپر نماز جنازہ ادا کی اور سب کے جنازے کیطرف سے لوٹ کر بغیر زحمت خلق کے حق کی مدد سے واصل بحق ہوا۔ **نقل** ہے کہ آپ جب مسجد کے دروازے پر پونہچتے تو کھڑی ہوکر روتے لوگون نے کہا کہ یہ کیا حالت ہے آپ فرماتے کہ مین اپنے آپ کو عذر والی عورت کے مثل پاتا ہون کہ اُسکو ڈر ہوتا ہی کہ اگر مین مسجد مین جاؤن تو ایسا نہو کہ مسجد کو ناپاک کرون۔

نقل ہے کہ ایکبار آپنے ارادہ حج کا کیا اور چند منزل جاکر پھر واپس آئے لوگون نے کہا کہ آپنے کبھی پہلے اسطرح اپنے ارادے کو فسخ نہین کیا اس بار کیا ہوا کہ آپ لوٹ آئے آپنے فرمایا کہ مینے راہ مین ایک زنگی شمشیر برہنہ دیکھا اور اُسنے مجھ سے کہا کہ اگر لوٹ جائیگا تو خیر ہے ورنہ تیرا سر تن سے جدا کردونگا اور کہا ترکت اللہ ببسطام وقصدت البیت الحرام۔ یعنی تو خدا کو بسطام مین چھوڑ کر ارادہ خانہ کعبہ کا کرتا ہی مینے یہ سنا اور واپس آیا کہتے ہین کہ ایک شخص آپ کو راہ مین ملا

Marfat.com

چھا کہ کہان جاتے ہو آپنے فرمایا حج کو جاتا ہون اُسنے کہا کہ آپکے پاس کیا ہے آپنے
کہ دو سو درم ہین اُسنے کہا مجھ کو دیدیجیے کہ مین عیالدار ہون اور سات بار آپ میرے آس
پھیریے کہ آپکا حج یہی ہے آپنے ایسا ہی کیا وہ مرد درہم لیکر چلا گیا جب آپکا کام بلند ہوا اور
کلام اہل ظاہر نہ سمجھ سکے تو سات بار آپکو بسطام سے باہر کیا آپنے فرمایا کہ مجھے کیون نکالتے ہو
ن نے کہا کہ تو ایک بُرا آدمی ہے آپنے فرمایا کہ وہ شہر بڑا اچھا شہر ہے کہ جسکا بُرا بایزید ہو
ہین کہ ایک رات آپ عبادت خانہ کے کوٹھے پر گئے تاکہ خدا کی یاد کرین آپ دیوار کی مُنڈیر پر
ے ہوے اور چپ چاپ کھڑے رہے لوگون نے نظر کی تو دیکھا کہ بجاے پیشاب کے آپ کو خون
ا لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے آپنے فرمایا کہ دو سببون سے یہ حالت پیش آئی ایک تو یہ کہ
ا صبح کو بیکار رہا اور کچھ عبادت الٰہی بجا نہ لایا دوسرے یہ کہ لڑکپن مین ایک ایسی بات
ی زبان پر گئی تھی کہ اُسکا خوف ایسا مجھپر چھایا کہ مین حیرت مین مُبتلا ہو گیا اور میری
لت ہو گئی کہ اگر میرا دل حاضر ہوا تو زبان بیکار ہو گئی اور زبان حرکت مین آئی تو دل
رہ گیا ساری رات اسی حالت مین مُبتلا رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی اور میرا پیشاب اسی
ے دہشت سے خون ہو گیا کہتے ہین کہ جب آپ عبادت کیواسطے خلوت مین تشریف لیجاتے
خدا کا ذکر و فکر کرنا چاہتے تو گھر کے سارے سوراخ بند کر دیتے اور فرماتے کہ ایسا نہو
ئی آواز میرے دلکو پریشان کرے اور یہی میرے واسطے بہانہ ہو جاوے حضرت عیسی
طامی کہتے ہین کہ مین تیس برس تک آپکی صحبت مین رہا لیکن مینے آپسے کوئی بات دُنی
ا آپکی عادت یہ دیکھی کہ آپ زانو پر سر دھرے رہتے اور اگر کبھی اُٹھاتے تو آہ بھرتے
پھر سر کو زانو پر دھرتے شیخ سہلگی کہتے ہین کہ یہ حالت آپکی قبض مین تھی ورنہ حالت
ن آپنے بہت کلام فرمایا ہے اور آپسے بہت لوگون کو فیض پہونچا ہے کہتے ہین کہ ایکبار
وت مین آپکی زبان پر یہ کلمات کہ سبحانی ما اعظم شانی گذرے جب آپ اس حالت سے
وشی مین آئے تو مُریدون نے کہا کہ آپ نے ایسے لفظ فرمائے آپنے فرمایا کہ خدا سے

Marfat.com

غالب بزرگ کی تمکو قسم ہی کہ اگر ابکی بار ایسا سُنو تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور پھر آپنے ہر
مُرید کو ایک ایک چھُرا دیا دوسری بار پھر آپنے وہی کلمات حالت وجد مین فرمائے مُرید
نے آپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا دیکھتے کیا ہین کہ تمام وہ مکان بایزیدؒ سے بھرا ہی مُریدو
تلوارین مارنا شروع کین جو تلوار کہ مارتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر مار رہے
جب تھوڑی دیر گذری تو وہ صورت چھوٹی ہوتے ہوتے حضرت بایزیدؒ اپنی اصلی صو
مین محراب مین نظر آئے مُریدون نے وہ حالت آپ سے بیان کی آپنے فرمایا کہ مین تو یہ ہو
کہ جسکو اب تم دیکھتے ہو اور جسکو تمنے کہ جب دیکھا وہ بایزید نہ تھا اگر کوئی معترض اعتر
کرے کہ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہی تو ہم اُسکو جواب دینگے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام شروع
زمین پر آئے تو آپ کا سر آسمان سے ٹکراتا تھا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپ
آپکے سر پر ہلا تو آپ کا قد چھوٹا ہو گیا پس جبکہ بڑے قد کا چھوٹا ہونا ممکن ہے تو یہ
ہوسکتا ہی کہ چھوٹا قد بڑا ہوجاوے اور دوسرے یہ کہ ذرا بچے ہی کی حالت پر غور کیجیے کہ اگر
کے پیٹ مین مثلاً دو من کا ہوتا ہی تو پیدایش کے بعد کیسی ترقی کرتا ہی کہ گویا سو من
ہو جاتا ہی تیسرے یہ کہ جسطرح حضرت جبرئیل علیہ السلام انسان کی صورت مین حضرت مر
علیہا السلام پر تجلی ڈالنے والے ہوئے اسیطرح حضرت بایزیدؒ کی حالت کو بھی خیال کر لو لیکن
سچ تو یہ ہی کہ جب تک کہ کوئی اس شان و مرتبہ کا نہو اُسکے لیے یہ تمامی جواب مفید نہون گے
کہتے ہین کہ ایک مرتبہ آپنے ایک سُرخ سیب ہاتھ مین لیکر اُسکی طرف بغور دیکھا اور فرمایا
کیا خوب سیب ہے اُسیدم آپکو الہام ہوا کہ ای بایزید تجھے شرم نہین آتی کہ ہمارا نام کہ خو
سیب پر لگاتا ہے پھر چالیس روز تک خدا کا نام آپکے دل سے فراموش کر دیا گیا آپ نے
یہ معاملہ دیکھکر کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ جب تک جیونگا بسطام کا کوئی میوہ نہ کھاؤنگا
حضرت بایزیدؒ فرماتے ہین کہ مین ایک روز بیٹھا تھا میری دل مین یہ خطرہ گذرا کہ مین آج کے
روز پیر وقت ہون اور اپنی اس زمانے کا قطب ہون جب مینے خیال کیا تو سمجھ گیا کہ ہاے مینے

Marfat.com

بڑی غلطی کی اُسیدم مین اُٹھ کھڑا ہوا اور خراسان کیطرف روانہ ہوا راستہ مین ایک منزل پر مینے مقام کیا اور قسم کھائی کہ مین یہانسے ہرگز آگے نہ بڑھونگا جب تک کہ حق تعالیٰ کسی ایسے کامل کو کہ وہ میری حقیقت مجکو بتادے نہ بھیجے گا مین تین رات دن وہین پڑا رہا چوتھے روز کیا دیکھتا ہون کہ ایک کانا شخص ایک ونٹ پر سوار چلا آتا ہے جب مینے اُسکی طرف بغور دیکھا تو آشنائی کی علامتین اُسمین پائین مینے اونٹ کی طرف اشارہ کیا کہ ذرا ٹھہر جا یہ اشارہ کرنا ہی تھا کہ اونٹ کا پانون زمین مین اُتر گیا اُس مرد نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ کیا تو مجھے جوش دلاکر یہ چاہتا ہی کہ بند آنکھ کو کھولون اور کھلی کو بند کرون اور شہر بسطام کو اہل بسطام اور بایزید بمیت غرق کردون یہ سُنکر تو میرے ہوش اُڑ گئے اور مینے اپنے آپ کو بہت سنبھال کر کہا کہ آپ کہان سے تشریف لاتے ہین کہا کہ جسوقت کہ تونے خدا کے ساتھ عہد کیا مین یہانسے تین ہزار فرسنگ پر تھا وہین سے چلا آتا ہون اور پھر کہا کہ دیکھ لے بایزید دل کی نگہبانی کر اور خبردار رہ یہ کہا اور میری طرف سے مُڑنا تھا کہ غائب ہو گئے کہتے ہین کہ حضرت بایزید چالیس برس تک ایک مسجد مین مجاور رہے آپنے مسجد کے کپڑے جدا اور گھر کے جدا اور طہارت کے جدا بنا رکھے تھے اور اس چالیس سال کے عرصے مین آپنے کبھی کسی دیوار سے پیٹھ سوا مسجد کی یا رباط کی دیوار کے نہ لگائی۔ نقل ہے کہ حضرت بایزید نے فرمایا کہ مین نے چالیس برس تک وہ چیزین کہ آدمی کھاتے ہین نہین کھائین ... میرا کھانا اور ... مقرر تھا اور یہ بھی آپنے فرمایا کہ مین چالیس برس تک اپنے دل کا ... نگاہ کی تو بندگی اور خداوندی دونون کو خدا ہی کی طرف سے دیکھا ... تیس برس تک خدا کے آستانہ کو تلاش کیا اور آخر جو نگاہ کی تو ... مطلوب پایا اور یہ بھی آپنے فرمایا کہ تیس برس ہو گئے ہین کہ جبکہ مین ... نام لینے کا قصد کرتا ہون تو تین بار پانی سے منھ اور زبان کو خدا کی عظمت کے خیال سے دھوتا ہون کہتے ہین کہ بوموسیٰ نے آپسے پوچھا کہ آپنے دشوار تر کام اس راہ مین کیا دیکھا آپنے فرمایا

Marfat.com

کہ مین مدت تک کوشش مین رہا کہ نفس کو خدا کی درگاہ مین لیجاؤن لیکن وہ روتا تھا اور نجاتا
اور جب خدا ئے تعالی کیطرف سے توفیق ہوئی تو وہی نفس ایسا ہو گیا کہ مجکو اسکی درگاہ کیطرف لگ
کھینچے اور مجبیر ہنسنے کہتے ہین کہ آخر کو آپکا کام اس درجے کو پونہچا کہ جو کچھ کہ آپکے باطن مین
گذرتا تھا فی الفور وہ ظہور مین بھی آتا تھا اور جب آپ خدا ی غالب بزرگ کو یاد کرتے تو پیشیاب
بجاے خون آتا کہتے ہین کہ ایک روز ایک جماعت آپکے پاس آئی آپنے پہلے سر جھکایا اور پھر
اُٹھا کر کہا کہ مین صبح سے ابتک ایسا ادنی لطیفہ تلاش کر رہا ہون کہ تمکو دون اور تم اسکی سہار کر سکو
لیکن نہین پایا ہی کہتے ہین کہ ابو تراب نخشبی کا ایک مرید راہ خدا مین گرم رو اور صاحب وجد وحال تھا
ابو تراب اُس سے ہمیشہ فرماتے تھے کہ جیسا کہ تو ہی تجھے صحبت حضرت بایزید کی چاہیے ایک روز
اُس مریدنے کہا کہ جو شخص دن مین سو بار بایزید کے خدا کو دیکھتا ہی وہ بایزید کو کیا کریگا یہ سُنکر
ابو تراب نے کہا کہ تو جو خدا کو دیکھتا ہی اپنی قوت اور حوصلے کے موافق دیکھتا ہی اور اگر حضرت بایزید
کی توجہ سے دیکھیگا تو وہ دیکھنا کچھ اور ہی ہوگا اور یاد رکھ کہ دیکھنے دیکھنے مین بھی فرق بڑا درمیان ہی
اور تجھے خبر نہین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر ایکبار تجلی کرنیوالا ہوگا اور تمام خلق پر ایکبار
اس بات نے مرید کے دل پر اثر کیا اور کہنے لگا کہ اوٹھیے تا کہ ہم دونون چلین پھر دونون بسطام مین
آے شیخ گھر مین موجود نہ تھے پانی لینے کو گئے ہوے تھے یہ دونون بھی آپکی تلاش مین پیچھے گئے
راستے مین دیکھتے کیا ہین کہ حضرت بایزید ایک پانی کا گھڑا ایک ہاتھ مین لٹکائے اور ایک پھٹا سا
پوستین دوسرے ہاتھ مین لیے چلے آتے ہین جون ہی کہ حضرت بایزید مرید سے دوچار ہوے
وہ لرزنے لگا اور گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا ابو تراب نے یہ دیکھکر کہا کہ ای شیخ ایک ہی
نظر مین اسکا کام تمام کر دیا آپنے فرمایا ای ابو تراب اس جوان کی نہاد مین ایک دقیقہ
رہ گیا تھا جو ابتک اُسپر کشف نہین ہوا تھا بایزید کے مشاہدے مین ایکبارگی کشف ہو گیا
اور وہ اسکی برداشت نکر سکا اور جان بحق تسلیم ہوا مصر کی عورتون کو ایسا ہی واقعہ وقوع
مین آیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جمال کی برداشت نکر سکین اپنے ہاتھونکو ایکبارگی

Marfat.com

کاٹ ڈالا کیونکہ اُس سے پہلے وہ بیخبر تھین کہتے ہین کہ یحیی معاذ رازی نے حضرت بایزیدکو
یک خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے بارہ مین کیا کہتے ہین کہ جو ازل کے ایک ہی پیالے مین ایسا
مست ہوا ہی کہ ابد تک مست ہی رہیگا حضرت بایزیدؒ نے جواب مین لکھا کہ یہان ایک مرد ہی
کہ ایک ہی رات دن مین ازل اور ابد کے دریا کو پیتا ہی اور نعرہ ہَل مِن مَزِید مارتا ہے یعنی
کچھ اور ہی کی آواز لگاتا ہے اور یہ بھی حضرت یحیی معاذؒ نے لکھا تھا کہ مجھے تیرے ساتھ کہ تیرا
نام بایزید ہی ایک راز کہنا ہی بشرطیکہ مین اور تو دونون بہشت مین داخل ہوئے تو طوبی کے
سایے کے نیچے کہونگا اور ایک روٹی کی ٹکیا اُس خط کے ساتھ بھیجی تھی اور خط کے لیجانے والے
سے کہدیا تھا کہ بایزیدؒ سے کہنا کہ اس روٹی کی ٹکیا کو کھاوے کیونکہ یہ زمزم کے پانی سے خمیر کی
گئی ہے۔ حضرت بایزیدؒ نے جواب لکھا کہ جسجگہ کہ یادِ حق ہو وہان سایۂ طوبی اور بہشت دونون
موجود ہین اور اُس راز کا جواب بھی تحریر فرمایا اور لکھا کہ ہم اس روٹی کی ٹکیا کو نہین کھائینگے
کیونکہ آپنے یہ تو کہلا بھیجا کہ زمزم کے پانی سے گندھی ہی لیکن یہ نہ فرمایا کہ کون سے بیج سے
یہ غلہ کہ جسکی یہ روٹی ہی حاصل ہوا ہی حضرت یحیی معاذؒ نے جب یہ باتین دیکھین تو انکے
دل مین آپکی ملاقات کا بڑا شوق پیدا ہوا اور آپکی زیارت کو روانہ ہوئے اور عشا کی نماز کے
وقت آ پونہچے لیکن اپنے دل مین یہ سوچ کر کہ رات کا وقت ہی شیخ کو تکلیف نہ دینا چاہیے صبح
تک قیام کیا جب صبح ہوئی تو سُنا کہ حضرت بایزید قبرستان مین خدا کی عبادت مین مشغول ہین
یہ سُنکر آپ قبرستان مین گئے اور حضرت بایزید کو دیکھا کہ دونون پانؤن کے دونون انگوٹھون پر
کھڑے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شام سے اسیطرح کھڑے عبادت کر رہے ہین یحیی معاذ کو بڑا
تعجب ہوا اور چپ چاپ منتظر رہے حضرت بایزیدؒ اپنی عبادت مین مشغول رہے جبکہ دن روشن ہوا
تو حضرت بایزید کی زبان پر یہ کلمات کہ اَعُوذُ بِکَ اَن اَسْئَلُکَ ہٰذَا الْمَقَام جاری ہوئے
حضرت یحیی معاذؒ آگے گئے اور سلام کیا اور رات کے واقعات دریافت کرنے لگے حضرت بایزید
نے کہا کہ بیس مقام مجھے بتلائے گئے لیکن مینے کہا کہ مجھے انمین کسیکی حاجت نہین کیونکہ یہ سب

Marfat.com

مقامات حجاب کے ہین چونکہ یحییٰ معاذؒ مبتدی تھے اور بایزیدؒ منتہی تھے یحییٰ معاذؒ کہنے لگے
کہ اے شیخ کیون آپ نے اُس مالک الملکوت سے معرفت کی درخواست نہ کی جبکہ خود اُسنے فرمایا
کہ جو مانگتے ہو مانگو حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر ایک چیخ ماری اور کہا چُپ سُن اے یحییٰ معاذؒ مجھے
شرم آتی ہے کہ مین اُسکو جانون کہ جسکو مین نہین چاہتا کہ اُسکے سوا اور کوئی اُسکو جانے اور
ذرا خیال تو کر کہ جسجگہ کہ اُسکی معرفت ہے مجھ بیچارے کا وہان کیا کام ہے اور اے یحییٰ معاذؒ یاد رکھ
کہ اُسکی مرضی یہی ہے کہ اُسکے سوا کوئی اُسکو نجانے - یحییٰ معاذؒ نے یہ سُنکر کہا کہ آپ کو خدا کی
عزّت وعظمت کی قسم ہے کہ اُن فتوحات سے کہ آپکو گذشتہ رات مین نصیب ہوئی ہین مجھے بھی
کچھ حصہ عنایت کیجیے حضرت بایزیدؒ نے کہا اے یحییٰ معاذؒ اگر تجھکو صفوت آدمؑ اور قدس جبرئیل
اور خلت ابراہیم اور شوق موسیٰ اور طہارت عیسیٰ اور محبت محمد علیہم السلام دیوین تو تو
ہرگز راضی نہوجیو اور کسی طرف توجہ نہ کیجیو اور اِنکے علاوہ طلب کیجیو اور صاحب ہمت رہ
اور کسی چیز کی طرف التفات نکر کیونکہ جس چیز کی طرف تو جھکیگا محجاب مین پڑیگا اِسلیے
کہ یہ سب مقامات حجاب ہین کہتے ہین کہ احمد بن حربؒ نے ایک چٹائی حضرت بایزیدؒ کے
پاس بھیجی کہ آپ رات کو اسپر نماز پڑھا کرین حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ زمینون اور آسمانون کی
عبادت کو جمع کر کے اُسکا تکیہ بناکے نیچے رکھا ہے کہتے ہین کہ حضرت ذوالنون مصریؒ نے ایک
دیبائے نماز حضرت بایزیدؒ کے پاس بھیجی آپ نے اُس جائے نماز کو لوٹا دیا اور کہا کہ مجھے مُصلّے
درکار نہین ہان البتہ ایک مسند درکار ہے بھیجدیجیے تاکہ مین اُسپر بیٹھون یعنی اب میرا کام اِس
درجے کو پونہچا ہے کہ مرفوع القلم ہوگیا ہون اب حاجت نماز نہین ہے حضرت ذوالنون مصریؒ
جب یہ سُنا تو ایک بڑی اچھی مسند آپکے پاس بھیجی آپ نے اُسکو بھی لوٹا دیا اور کہا کہ جسکے پاس
کہ حق تعالیٰ کے لطف وکرم کی مسند ہو اُسکو مخلوق کی مسند زیب نہین دیتی اور حالانکہ آپ
اُسوقت مین کہ مسند بھیجی ہے نہایت دُبلے اور ہڈیون کے ڈھانچ تھے اگر لے بھی لیتے تو مباح
تھا لیکن آپ نے اپنے تقویٰ کے سبب اُسوقت مین بھی مخلوق سے کوئی چیز لینا روا نہ سمجھا

Marfat.com

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہین کہ مَین ایک رات کو جنگل مین تھا اور گدڑی لپیٹے پڑا تھا مجکو نہانے کی حاجت ہوگئی اُس رات جاڑا بہت پڑ رہا تھا مینے چاہا کہ غسل کرون نفس نے سُستی کی اور کہا کہ ذرا صبر کر کہ آفتاب نکل آوے تب آرام سے دھوپ مین نہانا جب مینے نفس کی کاہلی دیکھی تو مَین سمجھا کہ اب نماز قضا ہوئی مَین اُسی طرح گدڑی سمیت برف کے توڑ کر نہایا اور اُسی طرح گدڑی مین بیٹھا رہا یہانتک کہ تمام گدڑی پر برف جم گئی لیکن مینے اُسکو اپنے سے جُدا نکیا جبکہ آفتاب نکلا تو برف گھلی اور گدڑی سُوکھی لیکن پھر مینے تمام جاڑے یہی ورد رکھا کہ روز نہاتا اور بھیگی گدڑی اوڑھے بیٹھا رہتا اور ایک روز تو ایسا ہوا کہ مَین نفس کو کاہلی کی سزا دینے کے لیے سَتّر بار نہایا اور ہر بار بیہوش ہو ہو گیا۔ کہتے ہین کہ ایک رات حضرت بایزیدؒ قبرستان کی طرف سے آرہے تھے ایک جوان بسطام کے بزرگون کی اولاد مین تھا بربط بجاتا جاتا تھا جب قریب حضرت بایزیدؒ کے پونہچا تو آپ نے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فرمایا جوان نے بربط آپکے سر پر دے مارا آپ کا سر بھی پھُوٹا اور بربط بھی ٹوٹ گیا حضرت بایزیدؒ اپنے گوشے کی طرف چلے آئے جبکہ صبح ہوئی تو آپ نے بربط کی قیمت اور ایک طباق حلوے کا اُس جوان کے پاس بھیجا اور عذر کہلا بھیجا کہ بھائی کل رات کو تمنے اپنا بربط میرے سر پر مار کر توڑ ڈالا یہ اُسکی قیمت ہے، دوسرا خرید لو اور یہ حلوا کھاؤ تاکہ اُسکے ٹوٹنے سے جو غصّہ اور رنج کہ تمہارے دلکو پونہچا ہے رفع ہوجاوے جب جوان نے یہ باتین سُنین تو دوڑا آیا اور حضرت بایزیدؒ کے قدمون پر گرا اور توبہ کی اور بہت رویا اور کئی ایک جوان اُسکو دیکھکر تائب ہوئے اور یہ سب حضرت بایزیدؒ کے اخلاق کی برکت سے ہوا۔ کہتے ہین کہ ایک روز آپ اپنے مُریدون کے ساتھ ایک تنگ کوچے سے جا رہے تھے آپنے ایک کُتّے کو دوسری طرف آتے دیکھا آپ لوٹ آئے اور کُتّے کے واسطے راستہ چھوڑ دیا آپکے مُریدون سے ایک مُرید کے دلمین یہ بات گذری کہ حق تعالیٰ نے تو آدمی کو بزرگ کیا ہے اور شیخ العارفین نے باوجود اس مرتبے کے اور ہم سب مُریدون صادق کے کہ آپکے ہمراہ ہین یہ کیا کام کیا کہ کُتّے کے واسطے آپ بھی لوٹے اور ہم سبکو بھی لوٹایا تاکہ وہ چلا جاوے گویا کہ ہم سب پر

Marfat.com

اُسکو ترجیح دی عجب کام کیا کہ خلاف عقل و نقل ہے حضرت بایزیدؒ نے اُس مُرید کے خدشے کو معلوم کرکے کہا کہ ای میرے پیارے اُس کُتّے نے مجھ سے زبانِ حال سے یہ کہا کہ روزِ ازل مین یہ تو بتائیے کہ مجھ سے کیا قصور دیکھا کہ مجکو کتا بنایا اور تم سے ایسی کیا بزرگی و عزت کا نشان دیکھا کہ تمھارے بدن پر سلطان العارفین کی قبا پہنائی اِس بات کے جواب نے مجکو پریشان بنا دیا اور میرے دل مین یہی آیا کہ کچھ نہین یہ سب اُسکا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اور وہ سب برابر ہین پس مینے اُسکے واسطے راہ خالی کر دی کہتے ہین کہ ایک روز آپ جا رہے تھے ایک کتّا آپ کے ساتھ ہو لیا آپ نے اُسکی طرف سے اپنے دامن کو سمیٹا کُتّے نے زبانِ حال سے کہا کہ ای حضرت بایزیدؒ یہ تو فرمایئے کہ آپ نے دامن کو میری طرف سے کیون سمیٹا اِس لیے کہ اگر مین خشک ہون تو کچھ اندیشے کی بات نہین ہی اور اگر تر بھی ہون تو میرے اور آپکے درمیان پانی یا مٹی سے پاکی حاصل ہو سکتی ہی لیکن یہ جو نخوت سے آپ نے دامن سمیٹا ہی اِسکا پاک ہونا تو سات دریاؤن سے بھی ممکن نہین حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے کہ تو ظاہری ناپاکی رکھتا ہی اور مین باطنی ناپاکی رکھتا ہون۔ آؤ تا کہ ہم تم دونون مِلکر رہین تا کہ جمعیت کے سبب سے کچھ پاکی مجھ مین بھی پیدا ہو جاوے کُتّے نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہین رہ سکتے کیونکہ مین تو مردودِ خلائق ہون کہ جو کہ مجھ تک پونہچتا ہی ایک پتھر میرے پہلو مین مارتا ہی اور آپ مقبولِ خلائق ہین کہ جو آپ تک پونہچتا ہے سلام علیک یا سلطان العارفین کہتا ہی اور دوسرے یہ کہ مین ہڈی کل کے واسطے نہین رکھتا اور آپ گیہون کے مٹکے بھر بھر کر رکھتے ہین حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر کہا کہ افسوس جب مین کُتّے کی ہمراہی کے لائق نہین ہو سکتا تو بھلا ایسے خدا کی کہ لایزال و لم یزل ہے قُربت کے لائق کیسے ہو سکتا ہون اور آپ نے فرمایا کہ پاک ہی وہ خدا کہ بہترین مخلوق کو کمترین مخلوق سے پرورش دیتا ہے۔ اور آپ فرماتے ہین کہ ایک طرح کا شک میری دلمین پیدا ہوا اور مین اپنی بندگی و عبادت سے ناامید ہو گیا مینے اپنے دل مین کہا کہ اب بازار چلکر ایک زنار خریدے اور کمر پر

ڈھونڈھے میں نے بازار میں جاکر ایک ترسا کی دُکان پر زنار لٹکا دیکھا پوچھا کہ کیا قیمت کو بیچتے ہو اُسنے کہا اسکی قیمت ہزار درم ہے میں نے یہ سنکر سر آگے جھکا لیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تجھ ایسے لوگ کہ زنار باندھتے ہیں وہ ہزار درم سے کم کا نہیں خریدتے آپ فرماتے ہیں کہ یہ سنکر میرا دل خوش ہوا اور مین سمجھا کہ حق تعالیٰ کی عنایت مجھ پر ہے۔ کہتے ہیں کہ بسطام کے بزرگوں سے ایک زاہد صاحب بیعت اور صاحب قبول تھا اور وہ کبھی حضرت بایزید کے حلقے سے غائب نہوتا تھا ایکروز اُسنے حضرت بایزید سے کہا کہ اے شیخ مجھے پورے تیس برس ہوگئے کہ دن بھر روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر عبادت کرتا ہوں لیکن آجتک اس علم سے کہ جسکی آپ تعلیم دیتے ہیں اپنے میں کچھ اثر نہیں پاتا ہوں اور حالانکہ مین اس علم کو سچ جانتا ہوں اور دوست رکھتا ہوں حضرت بایزید نے کہا کہ اگر تو تین سو برس تک دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو بھی اسطرح سے جسطرح تو نے اب ذرہ کے برابر خوشبو اس کلام کی نہیں سونگھی اُسنے کہا کیوں آپنے فرمایا اسلیے کہ تو اپنی نفس سے محجوب ہے اُسنے کہا کہ اس حجاب کے دور کرنے کا کوئی علاج ہے آپنے فرمایا کہ ہاں میرے پاس ہے لیکن اگر میں بتاؤنگا تو تو قبول نکریگا اُسنے کہا نہیں میں ضرور قبول کرونگا کیونکہ مجھے برسوں ہوگئے کہ طالب ہوں حضرت بایزید نے فرمایا کہ اچھا ابھی جاکر داڑھی مونچھ اور سر منڈا ڈال اور یہ کپڑے کہ پہنے ہے اُتار ڈال اور ایک کملی کمر سے باندھ کر اپنے محلّے کے سرے پر کہ جس کے لوگ تجھکو خوب پہچانتے ہوں جا بیٹھ اور ایک تھیلی میں اخروٹ بھر لے اور لڑکوں کو اپنے پاس اکٹھا کر اور اُنسے کہہ کہ جو کوئی ایک دھپ ماریگا میں اُسکو ایک اخروٹ دونگا اور جو کہ دو دھپ ماریگا اُسکو دو اخروٹ دونگا اور تمام شہر میں پھر تاکہ لڑکے تیری گردن پر دھپ ماریں اور جسجگہ کہ تو دیکھے کہ وہاں تیری بےعزتی زیادہ ہوتی ہے وہیں قیام کر کہ تیرا علاج یہی ہے اُسنے سُبحَانَ اللہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ حضرت بایزید نے یہ کلمہ سنکر فرمایا کہ اگر کوئی کافر یہ کلمہ پڑھتا ہے تو ایماندار ہوجاتا ہے اور عجب ہے کہ تو اس کلمے کی پڑھنے سے مشرک ہوگیا اُسنے کہا کہ کیوں میں مشرک کیوں ہوگیا آپنے فرمایا اسلیے کہ تو نے جو یہ کلمہ پڑھا تو اسمیں اپنی بزرگی بیان کی خدا کی

Marfat.com

عظمت بیان نہین کی اُس مرد نے کہا کہ مجھ سے یہ کام تو کہ آپ فرماتے ہین نہو سکے گا آپنے فرمایا کہ تیرا علاج یہی ہی کہ مینے تجھے بتایا اور یہ تو مینے پہلے ہی کہا تھا کہ تو نکریگا۔ کہتے ہین کہ حضرت شفیق بلخیؒ کے ایک مُرید کا ارادہ حج کا ہوا حضرت شفیق بلخیؒ نے اُس سے فرمایا کہ تو بسطام مین جا کر حضرت بایزید بسطامیؒ کی زیارت سے مشرف ہو جب وہ مُرید حضرت بایزیدؒ کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ تو کس کا مُرید ہی اُسنے کہا کہ مین شفیق بلخیؒ کا مُرید ہون آپنے پوچھا کہ اُسکے اعمال و اقوال کیا ہین اُسنے کہا کہ وہ خلق سے بے پروا ہین اور خدا کے توکّل پر بیٹھے ہین اور اُنکا یہ مقولہ ہی کہ اگر آسمان کانسے کا اور زمین لوہے کی ہو جاوے کہ نہ آسمان سے پانی برسے اور نہ زمین سے اُگے اور تمام جہان کی مخلوق میری عیال ہو تو بھی مین اپنے توکّل سے نہ پھرونگا حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ سخت کافر ہے اور ایک بڑا مُشرک ہی اگر بایزید کوّا ہو جاوے تو اُس مُشرک کے شہر کیطرف نہ اُڑے جب تو لوٹ کر جائے تو اُس سے کہنا کہ خداے عزّ شانہٗ کی دو روٹی کی ٹکیون پر آزمایش کرتا ہی اگر تو بھوکا ہو تو اپنے کسی ہمجنس سے دو روٹی مانگ کھائیو اور خبردار توکّل کا نام بھی پھر نہ لیجیو کیونکہ مجھے خوف ہی کہ ایسا نہو کہ تیری بدبختی سے شہر و ملک زمین مین دھنس جاوین وہ مرد یہ باتین سُنکر واپس گیا جب حضرت شفیق بلخیؒ کے آگے گیا تو اُنھون نے کہا کہ ہا مین ایسی جلدی لوٹ آیا اُسنے کہا کہ آپنے فرمایا تھا کہ بایزیدؒ کے پاس جا مین گیا اور اُنھون نے ایسا ایسا کہا حضرت شفیقؒ نے جو تامّل کیا تو درحقیقت اپنے مین اس بات کا عیب پایا اور بعضے یون کہتے ہین کہ حضرت شفیق بلخیؒ کے پاس چار سو انبار کتابے تھی اور اگرچہ آپ بڑے بزرگ تھی لیکن بزرگونکو تکبّر اکثر ہوا کرتا ہے آپ سُنکر فرمانے لگے کہ تو نے نہ کہا کہ اگر وہ ایسا ہی تو تو کیسا ہی مُرید نے کہا کہ مینے یہ تو نہین کہا آپ نے فرمایا کہ لوٹ جا اور جا کر پوچھ وہ مُرید پھر وہان سے روانہ ہوا اور حضرت بایزیدؒ کے پاس آیا حضرت بایزیدؒ نے اُسے دیکھکر فرمایا کہ پھر کیون آیا اُس مُرید نے کہا کہ مجھے حضرت شفیق بلخیؒ نے پھر بھیجا ہی تاکہ آپسے پوچھون کہ اگر وہ کافر و مُشرک ہین تو آپ تو بتایئے کہ آپ کیسے ہین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ یہ دوسری نادانی دیکھو پھر فرمایا کہ اگر مین یہ بتا ہی دون کہ مین کیسا ہون

Marfat.com

بھی تو بخانیگا اُسنے کہا کہ آپ اگر مصلحت دیکھین تو ایک کاغذ پر تحریر فرما دین تا کہ میری اِسنے
تکلیف و محنت کچھ کار آمد ہو کیونکہ راہ دراز سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
یزید یہ ہی یعنے بایزید کچھ بھی نہین ہی پس جبکہ کوئی موصوف نہو گا تو وصف اُسکا کیسے بیان ہو سکتا
اور جبکہ بایزید ذرّی کے برابر بھی ظاہر نہین ہی پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ کوئی اُس سے پوچھے
توکیا ہی اور توکّل رکھتا ہی یا اخلاص کہ جو تمامی صفتین خلق کی ہین اور تخلقوا باخلاق اللہ ہونا چاہیے
توکّل سے مشہور ہونا۔ اور پھر وہ کاغذ لپیٹ کر مُرید کے حوالے کیا وہ مرید لیکر حضرت شقیق بلخیؒ کی
طرف روانہ ہوا جب شہر مین پونہچا تو حضرت شقیق بلخیؒ کو دیکھا کہ بیمار پڑی ہین اور قریب المرگ ہین اور جواب
کا انتظار کر رہے ہین اُس مُرید نے کاغذ کو آپکے ہاتھ مین دیا جب آپنے مطالعہ فرمایا اور اشہد ان لا الہ
الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ پڑھکر از سر نو مسلمان ہوے اور اپنے عیب پر آگاہی پاکر اُس سے
توبہ کی اور جان بحق تسلیم ہوئی کہتے ہین کہ حضرت احمد خضرویہؒ اپنے ہزار مُریدون کو ہمراہ لے کر
حضرت بایزیدؒ کی ملاقات کو آئے اور ہر مُرید اُنمین سے ایسا تھا کہ ہوا مین اُڑتا تھا اور پانی پر
چلتا تھا جبکہ حضرت احمد خضرویہؒ حضرت بایزیدؒ کے قیام گاہ کے نزدیک پونہچے تو آپنے فرمایا کہ جو کہ
تم مین حضرت بایزیدؒ کے مشاہدے کی طاقت رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آئے ورنہ باہر ٹھہرا رہے جب تک
کہ ہم حضرت بایزیدؒ کی زیارت سے فارغ ہوکر آئین سب نے کہا کہ ہم سب چلین گے اور سب اندر گئے
سب کے پاس ایک ایک عصا تھا سب نے دہلیز مین گھسکر مقام مبیت العصا مین رکھدیا ایک اُنمین سے بولا کہ
میرا تو دل اندر جاتے ہوئے ڈرتا ہی تم سب جاؤ مین اِن عصاؤن کی نگہبانی کرونگا اور یہ کہکر دروازے
مین ٹھہر گیا باقی سب اندر گئے جبکہ احمد خضرویہؒ اور اُنکے مُرید حضرت بایزیدؒ کے سامنے گئے تو حضرت با[illegible]
نے فرمایا کہ وہ ایک جو تم سب مین اچھا ہی اُسکو تو لاؤ پس اُسکو بھی بلا لائے حضرت [illegible]
احمد خضرویہ سے کہا کہ آپ کب تک سیر و سفر کرینگے اور عالم کے گرد پھرینگے حضرت احمد خضرویہ نے کہا
کہ اگر پانی ایک جگہ ٹھہرا رہتا ہی تو بدبودار ہو جاتا ہی اور اُسکی رنگت بدل جاتی ہی حضرت بایزیدؒ
نے یہ سنکر فرمایا کہ کیون دریا نہین بنجاتے تا کہ کبھی رنگت نہ بدلے اور بدبودار نہو آلودگی سے علیحدہ رہو

Marfat.com

پھر حضرت بایزید کچھ معرفت کی باتین کرنے لگے حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ آپ کچھ ایسی گفتگو فرمائیے کہ ہم سمجھین یہ تو اس درجے کی باتین ہین کہ مطلق ہم سمجھ نہین سکتے حضرت بایزید نے پھر گفتگو شروع کی پھر حضرت احمد خضرویہ نے اسیطرح کہا حاصل کلام سات بار جب احمد خضرویہ نے اسیطرح کہا تو حضرت بایزید کا کلام اُنکی سمجھ مین آیا جب بایزید خاموش ہوے تو حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ ای شیخ مینے ابلیس کو آپکے کوچے کے سرے پر سُولی پر چڑھا ہوا دیکھا حضرت بایزید نے فرمایا کہ ہان تم سچ کہتے ہو اُسنے مجھ سے اقرار کیا تھا کہ مین بسطام کے قریب نہ آؤن گا اب اُس نے وعدہ خلافی کی کہ ایک کو بہکایا اسیواسطے اُسکی سزا مین سُولی پر لٹکایا گیا اور تم جانتے ہو کہ چورون کو بادشاہ کی درگاہ کے سامنے سُولی پر چڑھاتے ہین پس وہ لٹکایا گیا ایک نے اُن مین سے کہا کہ ہم سب آپکے پاس عورتون کی سی ایک جماعت دیکھتے ہین یہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا کہ فرشتے ہین کہ جو میرے پاس آتے ہین اور مجھسے علمی مسائل پوچھتے ہین اور مین اُنکو جواب دیتا ہون حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ ایک رات کو مینے خواب مین دیکھا کہ پہلے آسمان کے فرشتے میرے پاس آئے اور کہا اُٹھیے تاکہ ہم آپ ملکر خدا کی یاد کرین مینے کہا کہ میری زبان مین اُسکے ذکر کی لیاقت نہین ہی پھر دوسرے آسمان کے فرشتے آئے اور اسیطرح کہا مین نے اُنسے بھی یہی کہا یہانتک کہ ساتوین آسمان کے فرشتے آئے اور مین سب کو وہی جواب دیتا رہا کہ اگلون کو دیا تھا پھر اُنھون نے پوچھا کہ اچھا یہ تو بتائیے کہ تمھاری زبان مین اُسکے ذکر کی لیاقت کب ہوگی مینے کہا کہ اُسوقت کہ دوزخی دوزخ مین قرار پکڑینگے اور بہشتی بہشت مین قرار پکڑین گے اور قیامت کا حساب و کتاب ختم ہو چکیگا تب یہ بایزید حضرت باری تعالے عزشانہٗ کے عرش کے گرد پھریگا اور اللہ اللہ کہیگا اور یہ بھی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ ایک رات میرا گھر ایکبارگی روشن ہوگیا مینے کہا اگر تو شیطان ہو تو مین اُس سے بزرگتر اور بلند حوصلہ زیادہ ہون کہ تجھکو مجھپر طمع ہے مین تیرے دھوکے مین نہین آنے کا اور اگر مقربون سے ہی تو مجھے اجازت دی تاکہ خدمت کے ذریعے سے کرامت کے درجے کو پہنچون کہتے ہین کہ

Marfat.com

ایک رات حضرت بایزیدؒ کا کچھ عبادت میں دل نہ لگتا تھا اور آپ عبادت سے کچھ حلاوت نہ پاتے تھے آپ نے خادم سے فرمایا کہ ذرا دیکھ تو سہی کہ گھر میں کیا شے ہے اُسنے جو گھر میں تلاش کیا تو ایک انگور کا گچھا دھرا دیکھا آپ نے فرمایا کہ کسیکو دیدو کیونکہ ہمارا گھر کنجڑی کی دوکان نہیں ہے گچھے کا دینا تھا کہ آپ پر انوار الٰہی نازل ہونے لگے اور آپ کا دل لذت سے پُر ہوگیا کہتے ہیں کہ حضرت بایزیدؒ کے ہمسایہ میں ایک آتش پرست رہتا تھا اُسکا ایک دودھ پیتا بچہ تھا بچہ رات بھر اندھیری کی وجہ سے روتا چلاتا تھا کیونکہ اُس آتش پرست کی بیوی کو اتنا مقدور نہ تھا کہ چراغ جلاوے حضرت بایزیدؒ ہر رات اپنا چراغ اُٹھا کر اُس آتش پرست کے گھر میں رکھ آتے تو وہ بچہ خاموش ہوجاتا جبکہ وہ آتش پرست سفر سے واپس آیا تو اُسکی بیوی نے حضرت بایزیدؒ کا سلوک بیان کیا آتش پرست نے یہ سُنکر کہا کہ جبکہ شیخ کی روشنی ہمارے گھر آئی بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم تاریک راستی پر چلیں اُسیوقت آیا اور مشرف باسلام ہوا کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک آتش پرست سے کہا کہ تو مسلمان ہوجا اُسنے کہا کہ اگر مسلمانی یہی ہے کہ حضرت بایزیدؒ کرتے ہیں تو مجھ میں اتنی قدرت نہیں ہے کہ ایسا کرسکوں اور اگر یہ ہے کہ تم سب کرتے ہو تو میں اُسپر کچھ بھی اعتماد و اعتبار نہیں رکھتا ہوں کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت بایزیدؒ مسجد میں تشریف رکھتے تھے یکایک آپ نے اپنے معتقدوں اور مُریدوں سے کہا کہ اُٹھو تاکہ ہم تم سب خدا کے دوستوں سے ایک دوست کے استقبال کو چلیں. جب دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ہروی ایک دراز گوش پر سوار چلے آتے ہیں حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ مجھے الہام ہوا کہ اُٹھ اور اُنکا استقبال کر اور اُنکو ہماری درگاہ میں اپنا سفارشی ٹھہرا حضرت ابراہیم ہرویؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اگر اگلے دن کی شفاعت آپکو دیں اور پچھلے دن کی مجھے تو بھی حضرت کی شفاعت کے مقابلہ میں ایک مُٹھی ... حضرت بایزیدؒ اس بات سے تعجب میں رہے جونکہ کھانے کا وقت تھا تو خوان بچھا اور اسپر عمدہ عمدہ کھانے چُنے گئے حضرت ابراہیم ہروی نے اپنے دل میں کہا کہ شیخ ایسے کھانے کھاتا ہے اسکو تو ایسے مکلّف کھانے نوش نہ کرنا چاہئیں حضرت بایزیدؒ اس بات کو تاڑ گئے

چھلکے ہو رہے ہے جب کھانا کھا چکے تو آپ حضرت ابراہیم ہروی کا ہاتھ پکڑ کر ایک گوشہ مین لیگئے اور دیوار پر ہاتھ مارا ایک دروازہ کھل گیا اور ایک بے نہایت دریا ظاہر ہوا آپنے ابراہیم ہروی سے فرمایا کہ آؤ تاکہ ہم تم دونون اس دریا مین چلین حضرت ابراہیم ہروی یہ سُنکر ڈر گئے اور کہا کہ مقام میرا نہین ہے پھر حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ وہ جَو جو تمنے جنگل سے لاکر روٹی پکائی ہے اور جھولی مین رکھی ہے وہ تو وہ جَو ہین کہ جو چارپایون نے کھا کر ہگ دیے تھے اور تم اُن ہی جَو کو سمیٹ لائے اور روٹی پکا کر کھائی اور یہ بھی نہ دریافت کیا کہ یہ کیسے تھے اور ان عُمدہ کھانون کو دیکھکر کہتے ہو کہ تقوی نہین ہے کہ لذیذ کھانے کھائے جاوین حضرت ابراہیم ہرویؒ نے یہ سُنکر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شیخ درست فرماتے ہین آپنے توبہ کی اور استغفار چاہی۔ ایک شخص نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ مینے طرستان مین فلان شخص کے جنازے کے سرہانے آپکو دیکھا کہ آپ خضر علیہ السلام کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے تھے اور جب جنازے کی نماز ہو چکی تو مینے آپکو دیکھا کہ آپ ہوا مین اُڑے حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے کہتے ہین کہ ایکبار ایک جماعت حضرت بایزیدؒ کے پاس آئی اور قحط کی شکایت کر کے رونے لگی اور کہا کہ آپ دُعا کیجیے کہ حق تعالی مینھہ برساوے آپنے یہ سُنکر سر جھکالیا اور پھر اُٹھایا اور کہا کہ جاؤ اور پرنالون کو ٹھیک کرو کیونکہ مینھہ آرہا ہے آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مینھہ برسنے لگا اور ایسا برسا کہ ایک رات دن برابر برستا ہی رہا کہتے ہین کہ ایک مرتبہ حضرت بایزیدؒ نے اپنے پانون پھیلائے ایک آپکا مُرید بھی وہان موجود تھا اُسنے بھی یہ دیکھکر اپنے پانون کو پھیلایا آپنے اپنا پانون گھسیٹ لیا مُریدنے ہر چند چاہا کہ گھسیٹے نہ گھسیٹ سکا اور اُسکا پانون پھیلا کا پھیلا رہ گیا اور اسکی آخر عمر تک ویسا ہی رہا اور یہ اسوجہسے ہوا کہ اس مُرید نے یہ خیال کیا تھا کہ شیخ کا پانون پھیلانا دوسرون کے پانون پھیلانے کے مثل ہوگا۔ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ حضرت بایزیدؒ پانون پھیلائے تھے کہ ایک احمق جو نام کو عقلمند کہلاتا تھا جانے کیواسطے اُٹھا جاتے جاتے اُسکے دلمین یہ آئی کہ حضرت بایزیدؒ کے پانون پر پانون رکھدیا لوگون نے کہ وہان موجود تھے کہا ای احمق یہ کیا کرتا

Marfat.com

اُسنے کہا کہ مینے سُنا ہی کہ پانؤن مین بھی کرامت ہی اُسکو آزماتا ہون تھوڑی ہی روز گذری تھے
کہ اُس احمق دانشمند نام کے پانؤن مین جذام ہوگیا اور اُسی مرض مین مرا اور یہ بھی بعض لوگ
کہتے ہین کہ اُسکی اولاد مین بھی یہ بیماری رہی لوگون نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ اسکی کیا
وجہ ہی کہ گناہ تو ایک شخص کرے اور سزا اُسکے خاندان کا خاندان بھگتے اُس بزرگ نے جواب
مین کہا کہ جیسا تیرانداز زبردست ہوتا ہی ویسا ہی اُسکا تیر دور جاتا ہی کہتے ہین کہ ایک شخص جو
حضرت بایزیدؒ کی بزرگی اور کرامت کا قائل تھا ایکبار شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ فلان مسئلہ
مجھے بتائیے آپنے اُسکے انکار پر مطلع ہوکر فرمایا کہ فلان پہاڑ مین ایک غار ہی اور وہان ہمارے
دوستون سی ایک دوست رہتا ہی تم وہان چلے جاؤ وہ تمکو اچھی طرح سمجھادینگے وہ شخص آپ کے
پاس سے اُٹھکر اُس غار کیطرف روانہ ہوا جب نزدیک پونہچا تو کیا دیکھا کہ ایک بڑا خوفناک
اژدہا بیٹھا ہی یہ شخص اُسکی صورت دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا اور پائجامہ مین پاخانہ کردیا اور
ویسا ہی بیخود وہان سے باہر آیا اور اپنی جوتیان گھبراہٹ مین وہین چھوڑ آیا پھر شیخ کی خدمت
مین حاضر ہوا اور آپکے قدمون پر گر پڑا آپنے فرمایا سبحان اللہ تم بڑے حوصلے کے شخص ہو کہ
ایک دنی مخلوق کی ہیبت سے اپنی جوتیان چھوڑکر بھاگے اور پائجامہ مین ہگ مارا بھلا یہ تو بتاؤ
کہ جب تمھارا یہ حال ہی تو خالق کی ہیبت کی برداشت کیسے کرسکتے ہو اور اُسپر طرہ کہ مجھی تو
فلان مسئلہ سمجھا دیجیے کہتے ہین کہ ایک رنگریز حضرت بایزیدؒ کی کرامتون کو دیکھ دیکھ کر رشک
سے کہا کرتا کہ وہ کیا ہی جیسے کہ مجاہدے اور ریاضتین وہ کرتا ہی مَین بھی کرسکتا ہون ہان
البتہ اُسکی باتین میری سمجھ مین نہین آتین حضرت بایزیدؒ بھی اُس سے واقف تھے کہ مجکو یون بُرا
...کہا کرتا ہی ایک روز اتفاق سے وہ آپکے پاس آیا آپنے اُسے دیکھا ایک...
آہ کا بھرنا تھا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور تین روز تک یون ہی پڑا رہا اور پانی نہ تک
پائجامہ مین خطا ہوگیا جب ہوش مین آیا تو نہایا اور حضرت بایزیدؒ کے سامنے آیا آپنے فرمایا
کہ تو نے جانا کہ ہاتھیون کا بوجھ گدھون پر نہین لادتے کہتے ہین کہ شیخ ابوسعید میخورانی

Marfat.com

حضرت بایزید کے پاس آئے تاکہ آپکو آزماوین حضرت بایزید تاڑ گئے فرمایا کہ ای ابوسعید تم میرے
اُس مرید کے پاس کہ جسکا نام ابوسعید راعی ہے اور مینے کرامت و ولایت اُسکی حوالہ کر دی ہے
جاؤ ابوسعید یہ سنکر روانہ ہوئے جبکہ ابوسعید راعی تک پوہنچے تو دیکھا کہ ابوسعید راعی تو نماز مین
مشغول ہین اور بھیڑیے اُنکی بکریون کی نگہبانی کر رہے ہین جبکہ ابوسعید راعی نماز سے فارغ ہوئے
تو پوچھا کہ کیا چاہتے ہو ابوسعید میخورانی نے کہا کہ گرم روٹی اور انگور حضرت ابوسعید راعی کے ہاتھ
مین ایک چھڑی تھی آپ نے اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالے اور ایک ٹکڑا ابوسعید کیطرف زمین مین گاڑا
اور دوسرا اپنی طرف زمین مین گاڑا فی الفور وہ دونون ٹکڑے سرسبز ہوگئے اور دونون مین انگور
لگ گئے لیکن ابوسعید راعی کیطرف کی شاخ مین سفید انگور آئے اور ابوسعید کیطرف کی شاخ مین کالے
انگور لگے ابوسعید نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپکی طرف تو سفید اور میری طرف سیاہ ہین
ابوسعید راعی نے کہا اسلیے کہ مینے از سر صدق و یقین طلب کیے اور تمنے از رہ امتحان طلب کیے
پس ضرور ہے کہ رنگ ہر چیز کا اُسکے حال کے موافق ہو بعد اُسکے ایک کمبل ابوسعید میخورانی کو دیا اور
کہ اچھی طرح حفاظت کرنا کھو یا نجائے جب ابوسعید حج کو گئے تو عرفات مین وہ کمبل اُنکے پاس سے
غائب ہوگیا جب پھر ابوسعید بسطام کو واپس آئے تو اُسی کمبل کو ابوسعید راعی کے پاس دیکھا
کہتے ہین کہ لوگون نے حضرت بایزید سے پوچھا کہ آپکے پیر کون ہین آپنے فرمایا کہ ایک بڑھیا
ایک روز کا ذکر ہے کہ مین شوق و توحید کے ایسے غلبے مین کہ بال برابر غیرت نتھی بیخود جنگل کیطرف
نکل گیا ایک بڑھیا آٹے کی گٹھیا لیے وہان آئی اور مجھسے کہا کہ یہ میری گٹھیا میرے کندھے سے
اُتار کر تو لیچل اور میری اُسوقت یہ حالت تھی کہ مین اپنے آپکو نہین لیجا سکتا تھا اور اپنا سنبھالنا
مجھے مشکل تھا اسی مین ایک شیر نظر آیا مینے اُس شیر کیطرف اشارہ کیا وہ چلا آیا مینے اُسکی گٹھری
اتار کے اس شیر کی کمر پر رکھ دی پھر مینے اُس بڑھیا سے پوچھا کہ اگر تو شہر مین جائیگی تو کیا کہیگی
کہ مینے کسکو دیکھا اُسنے کہا کہ مین یہ کہونگی کہ مینے ایک خود نما ظالم کو دیکھا مینے اُس سے کہا
ہان مین تو یہ کیا کہتی ہے بڑھیا نے کہا کہ سچ تو کہتی ہون آپ ہی بتلائیے کہ یہ شیر مکلف شرع ہے

Marfat.com

نے کہا نہین کہنے لگی کہ پھر جبکہ تم اُسکو کہ جسکو خداوند عزّوجل نے تکلیف نہین دی ہو تکلیف دیتی ہو تو ظالم نہین تو اور کون ہو اور یہ ظلم نہین ہے تو اور کیا ہو اور علاوہ اسکے یہ چاہتے ہو کہ سارے شہر کے لوگ جانین کہ شیر آپ کا فرمانبردار ہے اور آپ صاحب کرامات ہین یہ خود نمائی نہین ہے تو اور کیا ہو مینے کہا کہ تو سچ کہتی ہے پھر مینے توبہ کی اور مقام اعلیٰ سے مقام اسفل مین آرہا یہ بات بڑھیا کی کہ تمنے سنی میری پیر ہوئی اُسکے بعد مین ایسا ہو گیا کہ جب کوئی کرامت انسانی ظہور مین آئی اُسکی تصدیق مینے حق تعالیٰ سے چاہی اور اُسیوقت ایک زرد نور نودار ہوا کہ جسپر سبز خط سے لکھا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نوح نجی اللہ ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ان پانچون گواہون سے کرامت کی تصدیق ہونے لگی پھر مجھے کیا ضرورت تھی کہ گواہون کی حاجت ہوتی - احمد خضرویہ فرماتے ہین کہ مینے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ سب لوگ مجھسے اور چیزین طلب کرتے ہین مگر بایزید مجھسے مجھی کو طلب کرتا ہی کہتے ہین کہ حضرت شقیق بلخیؒ اور ابو ترابؒ نخشبی حضرت بایزیدؒ کے پاس آئے حضرت بایزیدؒ نے کھانا منگایا سب لوگ کہ وہان حاضر تھے کھانے لگے مگر ابو ترابؒ علٰحدہ بیٹھے رہے حضرت بایزیدؒ کے ایک مُرید نے کہ وہان کھڑا تھا ابو ترابؒ سے کہا کہ آپ بھی موافقت کیجیے اُنھون نے کہا کہ مین روزے سے ہون اُس مُرید نے کہا کہ روزہ کھول لیجیے اور ایک مہینے کا ثواب لیجیے ابو ترابؒ نے کہا کہ مین روزہ نہین توڑ سکتا ہون یہ سنکر حضرت شقیق بلخی نے کہا کہ روزہ کھول لو اور ایک سال کا ثواب حاصل کرو اسپر بھی ابو ترابؒ نے یہی کہا کہ مین روزہ نہین توڑ سکتا ہون حضرت بایزیدؒ بولے کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندہ ہوئے ہین چنانچہ تھوڑے ہی دن کے بعد ایک چوری کی علّت مین ابو ترابؒ پکڑے گئے اور اُنکا ہاتھ کاٹ ڈالے گئے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت بایزید کا عصا ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر کھڑا تھا گر پڑا ایک بڈھے نے جھک کر اُسے اُٹھایا اور پھر کھڑا کر دیا حضرت بایزید اُس بڈھے کے مکان پر گئے اور معذرت کی اور معافی چاہی کہ آپکو یہ جھکانے کی تکلیف دی

جھلکر اُٹھایا تکلیف ہوئی ہوگی معاف کیجیے گا کہتے ہین کہ ایک روز ایک شخص نے آکر حضرت بایزیدؒ سے
ایک حیا کا مسئلہ پوچھا حضرت بایزیدؒ نے اُس مسئلے کو تفصیل بیان فرمایا وہ درویش پانی ہوگیا آپ کا
ایک اور مرید آیا اور وہ زرد پانی دیکھکر حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ یہ کیا ہی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ ایک
شخص آیا اور مجھسے ایک حیا کا مسئلہ پوچھا مینے اُسکو اُسکا جواب مفصل دیا وہ برداشت نکرسکا اور گھلکر یہ زرد
پانی ہوگیا کہتے ہین کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ دجلے پر گئے دجلہ جوش مارکے آپکے استقبال کو بڑھا
آپنے فرمایا کہ مین تیری اس جوش و خروش سے مغرور نہونگا کیونکہ مین آدھا دانگ دیکر تجھسے پار جاسکتا ہون۔
اپنی تیس برس کی عمر کو اس ذرہ سے جوش پر برباد نکرونگا مجھے کریم درکار ہی نہ کرامت **نقل ہے**
کہ حضرت بایزیدؒ فرماتے ہین کہ ایکبار میری دلمین یہ خیال گذرا کہ حق تعالی سے درخواست کرون کہ
عورتون کے نان و نفقہ کے رنج و تکلیف سے مجکو دور رکھے پھر دل مین یہ خیال آیا کہ حضرت پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس باربرداری کو ترک نہین کیا مین کیونکر آپکے خلاف اختیار کرکے
آپکی سُنّت کو ترک کرون جب مینے اس کام کو اپنے ذمہ لیا تو حق تعالی نے مجپر ایسا آسان کردیا کہ
میری سامنے عورت اور دیوار دونون یکسان ہین۔ **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے ایک
امام کے پیچھے نماز پڑھی امام نے نماز سے فارغ ہوکر حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ ای شیخ آپ کوئی
کام و پیشہ نہین کرتے اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہین یہ تو بتائیے کہ کھاتے کہان سے ہین۔
حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ ذرا صبر کیجیے مین نماز کو قضا کرلون تو بتاتا ہون اُسنے کہا کہ کیون
نماز کس لیے پھر ادا کرتے ہو آپنے فرمایا کہ ایسے شخص کے پیچھے کہ جو روزی دینے والے کو نہین
جانتا نماز درست نہو سے۔ **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے کسی شخص کو مسجد مین نماز
پڑھتے دیکھکر فرمایا کہ اگر تو نے یہ خیال کیا ہی کہ یہ نماز خدا تک پونہچنے کا ذریعہ ہے تو تو نے
غلطی کی ہے اور یہ خیال مُحال ہے نہ خیال وصال ورد دیکھ خبردار نماز کو نہ چھوڑنا کہ کافر
ہوجائیگا اور نہ نماز پر ذرا بھی بھروسا کرنا کہ مُشرک بنجائیگا۔ **نقل ہے** کہ حضرت بایزیدؒ
نے فرمایا کہ بعض آدمی میری زیارت کو آتے ہین اور اُسکا پھل یہ پاتے ہین کہ لعنتی ہوتے ہین

Marfat.com

دربعض آدمی ہین کہ میری ملاقات کو آتے ہین اور اُس سے یہ فائدہ اُٹھاتے ہین کہ رحمتی
تے ہین لوگون نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ کوئی شخص ہے کہ میری
یسی حالت مین آتا ہی کہ مَین اپنے آپ مین نہین ہوتا اور وہ میری اِس حالت کو دیکھکر میری
بت کرتا ہے اور لعنت کا گرفتار ہوتا ہی اور کوئی شخص ہے کہ میری ایسی حالت مین آتا ہی
حق کو مجھپر غالب پاتا ہی اور مجکو معاف رکھتا ہے اور اُسکا پھل کہ رحمت ہی اُسکو پاتا ہی۔
قل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مَین چاہتا ہون کہ قیامت بہت جلد آجاوے
کہ مَین اپنا ڈیرہ دوزخ کے کنارے ڈالون کہ جب دوزخ مجکو دیکھے تو سرد ہوجاوے اور مَین
اکی مخلوق کے آرام کا سبب ٹھیرون۔ **نقل ہے** کہ حضرت حاتم اصمؒ اپنے مُریدون سے
تے تھے کہ جو کہ روز قیامت کو تم مین سے دوزخیون کا شفیع نہوگا وہ میرا مُرید نہین ہے
ون نے یہ بات حضرت بایزیدؒ کے سامنے کہی حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ مَین کہتا ہون
یرا مُرید وہ ہی جو کہ دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہو اور جو شخص کہ دوزخی ہو اُسکا ہاتھ پکڑ کر
نت مین پہونچا دے اور خود اُسکے عوض دوزخ مین جاوے لوگون نے کہا کہ اے حضرت جبکہ
ق تعالے نے آپ پر یہ فضل و کرم فرمایا ہی تو پھر آپ لوگون کو خدا کی طرف کیون نہین
ینچ لیتے حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ جس شخص کو خدا ے تعالیٰ نے مردود کیا ہے
زید بیچارہ کیا قدرت رکھتا ہی کہ اُسکو مقبول بنا دے۔ **نقل ہے** کہ ایکبار جبکہ حضرت
یزیدؒ سر فکر کے گریبان مین ڈالے بیٹھے تھے ایک بزرگ آپکی خدمت مین آئے جب آپ نے
ر اُٹھایا تو اُن بزرگ نے کہا اے شیخ کیا کر رہے ہو آپنے فرمایا کہ مَین اپنی نیستی مین جھکا ہے
اور ڈوب گیا تھا اب حق تعالیٰ کی ہستی کی بدولت سر اوپر اُٹھایا اور تیر آیا۔ نقل
ایکروز ایک خطیب نے منبر پر یہ آیت کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ پڑھی حضرت بایزیدؒ نے
سُنکر اسقدر سر منبر سے ٹکرایا کہ بیہوش ہوگئے پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ اے خداوند کریم
نہین جانتا ہون کہ تیری اِسمین کیا مصلحت ہے کہ تو نے اِس فقیر دروغ زن کو وہ مرتبہ عطا فرمایا

Marfat.com

اگر وہ تیری معرفت کا دعویٰ کرے ایکبار کا ذکر ہی کہ حضرت بایزید کانپتے تھے ایک مُرید نے یہ دیکھا عرض کی
کہ ای حضرت یہ کیسی حرکت ہے آپ نے فرمایا کہ ای مرد تیس برس تک راہ صدق مین قدم رکھا اور گھوڑون کی
خاک داڑھی مونچھ سے بٹول اور طرح طرح کے رنج وغم مین مبتلا ہو پھر اس حرکت کو پوچھ کہ کیسی ہے تو
ایک دو روز مین بلا مشقت و تکلیف جھیلے چاہتا ہے کہ مردون کے بھید پر واقفیت حاصل کرے
نقل ہے کہ ایک مرتبہ شہر روم مین اہل اسلام کے لشکر کو قریب تھا کہ کفار کے لشکر سے شکست ہو جاوے
حضرت بایزیدؒ نے ایک آواز سنی کہ ای بایزیدؒ مدد کر فی الفور خراسان کی طرف سے ایک آگ نمودار ہوئی
اور ایسا اُس آگ کا خوف کفار پر چھایا کہ سب پسپا ہوئے اور اہل اسلام کے لشکر نے فتح پائی
نقل ہے کہ ایک روز جبکہ حضرت بایزیدؒ مراقبے مین سر جھکائے تھے ایک بزرگ آپ کے پاس آئے
جب آپ نے سر اُٹھایا تو اُن بزرگ نے پوچھا کہ آپ کہان تھے آپ نے فرمایا حضرت خداوند عالم کے دربار مین
اُن بزرگ نے کہا کہ مین بھی تو اسوقت حضرت خداوند جل شانہٗ کی بارگاہ مین حاضر تھا لیکن مینے آپ کو
نہین دیکھا حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو مین پردے کے اندر تھا اور آپ پردے کے باہر تھے
اور ظاہر ہے کہ پردے کے اندر والون کو پردے سے باہر کے لوگ نہین دیکھ سکتے پس تم نے مجھے نہ دیکھا ہوگا
اور حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ جو کہ قرآن نہین پڑھتا اور مسلمانون کے جنازے پر حاضر نہین ہوتا اور
بیمارون کی بیمار پرسی کو نہین جاتا اور بے باپ کے بچون کی دلدہی و دلجوئی نہین کرتا اور پھر
یہ دعویٰ کرتا ہی کہ مجکو قرب وصال حاصل ہی سچ جانو کہ وہ جھوٹا ہی اور صرف مدعی ہے اور کچھ
بھی نہین ۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ آپ صاف دل سے میری
طرف متوجہ ہون تو مین آپ سے ایک بات کہون حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ مجھے تیس برس
گذر گئے مین حق تعالےٰ سے صاف دلی کی التجا کر رہا ہون لیکن ابتک مجکو حاصل نہین
ہوا پھر تم ہی بتاؤ کہ ایک دم مین تمھارے واسطے صاف دل کہانسے لاؤن اور فرمایا
کہ لوگ یہ نہ سمجھین کہ حق تعالیٰ کی راہ آفتاب سے زیادہ روشن ہی مجھے کئی سال ہوگئے ہین کہ مین
اس بات کا خواہشمند ہون کہ اس راستے سے سوئی کے ناکے کے برابر مجھپر راہ کشادہ ہو جاوے

Marfat.com

في مسجد المدينة فلم لا يجوز ان يكون الرجل راكبا كما في الرواية بعد هذا فلا بد
من ابطال هذه الاحتمالات حتى يتم استدلالهم على مدعاهم وروى الامام
مالك ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب الى عماله ان يصلوا
العصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين
او ثلاثة قبل غروب الشمس قلنا هذا مذهب عمر رضي الله عنه فلا يقوم
حجة على من وافق غيره من الصحابة رضي الله عنهم مع ورود الاحاديث
على خلافه قال النووي في شرح مسلم المراد بهذه الاحاديث المبادرة
بصلاة العصر اول وقتها مسلم لكن قوله لانه لا يمكن ان يذهب بعد
صلاة العصر ميلين او ثلاثة والشمس لم تتغير الا اذا صلى العصر حين كان
ظل الشئ مثله غير مسلم فانهم لم يثبتوا كون الذهاب مشيا بالقدم
ولا كون ما اتى اليه ثلاثة او ميلين ثم قال وفي هذه الاحاديث دليل
لمذهب جمهور العلماء ان وقت العصر يدخل اذا صار ظل كل شئ مثله
الدليل هو الذي يلزم من العلم به العلم بشئ آخر ولم يلزم العلم بكون المثل
وقت العصر من العلم بما ذكر وقال الامام الترمذي في جامعه ان تعجيل
صلاة العصر هو الذي اختاره اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم ورضي عنهم منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود وعائشة
وانس رضي الله عنهم وغير واحد من التابعين قلنا هذا لا ينفعهم لانه
يفيد انهم اختاروا تعجيل العصر ولا يدل على انهم اختاروا اداءه
في المثل ولو سلم افاد كلامه ان الآخذين بعض الصحابة وبعض التابعين

Marfat.com

ن ہوتی۔ نقل ہے کہ جس روز کوئی مصیبت حضرت بایزیدؒ کو پونہچتی تو آپ فرماتے
ی روٹی تو آپ نے بھیجی سالن بھی بھیجئے تاکہ مَین اچھی طرح سے کھاؤن۔ نقل ہے کہ ایک روز
وموسیٰؒ نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپ کی صبح کیسی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے نہ صبح ہے
ر نہ شام ہی اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا کہ ای بایزید ہمارا خزانہ مقبول طاعت اور پسندیدہ خدمت
معمور ہے اگر تو ہمکو چاہتا ہی تو ایسی چیز لا کہ ہمارے پاس نہو مینے کہا کہ ای پروردگار ایسی
سی شے ہے کہ جو تیری پاس موجود نہو ارشاد ہوا کہ بیچارگی اور عجز اور خواری اور شکستگی
نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مَین ایکبار جنگل مین جارہا تھا عشق کی بارش اس
درت سے ہوئی کہ زمین تر ہوگئی اور پانون پھسلنے لگا مَین عشق کی دلدل مین گلے تک تر گیا اور
پ نے فرمایا کہ مینے نماز سے سوای تن کی استقامت کے اور کچھ نپایا اور روزے نے سوائے
بھوکا رکھنے پیٹ کے اور کچھ نپایا جو کچھ کہ پایا اُسکے فضل وکرم سی پایا نہ اپنے عمل وفعل سے پایا۔
ور فرمایا کہ کوشش وتحصیل سے کچھ حاصل نہین کرسکتے اور یہ کلام کہ میرا ماہی ہر دو عالم سے برتر ہے۔
یکن نیکبخت بندہ وہی ہی کہ کوشش ومحنت مین سرگرم رہے کبھی نہ کبھی تو اُسکا پانون خزانے پر
جا ہی پڑیگا اور دولتمند ہوجائیگا اور فرمایا کہ جو شخص کہ آکر میرا مرید ہووی مجھے لازم ہے کہ
مقام اعلیٰ سے مقام پست پر آؤن اور اُسکی سمجھ بوجھ کے موافق اُس سے گفتگو کرون۔ نقل ہے
کہ جب حضرت بایزیدؒ حق تعالیٰ کی صفات بیان فرماتے تو خوش ہوتے اور اطمینان سے
بیٹھے رہتے اور جبکہ حق تعالیٰ کی ذات کا بیان فرماتے تو بیخود ہوجاتے اور وجد مین آتے
اور فرماتے کہ آمد آمد وبسر آمد۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے ایک مرید کو یہ کہتے سنا
کہ مجھکو تعجب آتا ہی ایسے شخص پر کہ جو اُسکو جانتا ہی اور پھر اُسکی عبادت نہین کرتا
بایزیدؒ نے یہ سنکر فرمایا کہ مجھے عجب آتا ہی ایسے شخص پر کہ جو اُسکو جانے اور پھر اُسکی عبادت
کرے یعنی عجب یہ ہی کہ پھر ہوش وحواس مین رہے اور بیخود نہو۔ نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ
نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ کہ مَین حج کو گیا صرف خانہ کعبہ کو دیکھا اور دوسری بار کہ حج کو گیا تو

Marfat.com

بالعين والجمهور على خلافهم ولا بد من بيان ان من اختار المثل اهل العلم
ن اختار المثلين ليسوا من اهل العلم ولا يقتدى بهم اذ اعلمه في ذلك
يصل العلم لا لنا ولا لاحد من طلبة العلم حتى شككنا في حصول العلم
ستدل الغير بل علمنا خلاف ما ذكره جزما نعلم ان الحكم بالمنع
ن صلاة العصر وقت مصير الظل مثله جماعة او فرادى من المسجد
رام او غيره مخالف لهذه الاحاديث لم تثبت عندنا افته فلا يرتفع
الخلاف بل لا يرتفع لتحقق شرطه وهو بعدهم ظهور الاحاديث الدالة
ا خلافه بل لا يثبته سبحان الله فعلى هذا الزعم ان لا يثبت اكثر
احكام لورود الاحاديث الدالة على خلافه بزعم المخالفين لاسيما
عمل الناس في الاعصار والامصار بدخول وقت العصر عند صيرورة الظل
مثله اقول هذا جهل او تجاهل والا فهو كذب صريح فان الناس في كثير
ن الامصار والاعصار كالهند والسند وخراسان وما وراء النهر الى
سط الصين ودشت قبچاق وفي بلاد بني الاصفر من فرق المسلمين
يؤخرون العصر الى قريب صفرار الشمس فمن لم يشهد حال تلك البقاع
يعرفه بالسماع خصوصا بعد ما امتد زمان وقوع النزاع بل تحقق هذا
من الحجاز كانه اراد بالناس نفسه ومن وافقه ولم يشعر بانه مصادرة
على المطلوب فانه يرجع كلامه الى انه قال مدعانا صلاة العصر في المثل
لان عملنا على هذا فهو كما ترى فاذا لم يكن هو الراجح يكون عمل الناس في
الامصار والاعصار جاريا على مرجوح مع توفر وجود العلماء في كل عصر

Marfat.com

صاحب کعبہ کو دیکھا اور تیسری بار کہ حج کو گیا نہ خانہ کعبہ کو دیکھا اور نہ صاحب کعبہ کو یعنی مین ایسا از خود رفتہ ہو گیا کہ سوائے حق کے اور کچھ مجکو دکھائی ہی نہ دیا جس طرف دیکھا وہی نظر آیا اور دلیل اس بات کی یہ ہی کہ ایکبار ایک شخص حضرت بایزیدؒ کے دروازے پر گیا اور آواز دی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ کسکو پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ بایزیدؒ کو آپ نے فرمایا کہ مین بیچارے بایزید کو تیس برس سے ڈھونڈھ رہا ہون اور پتہ نہین لگتا یہ بات لوگون نے حضرت ذوالنون مصریؒ کے سامنے کہی فرمایا کہ حق تعالیٰ میرے بھائی بایزیدؒ کو بخشے کہ وہ حق تعالیٰ مین محو ہو گیا ہی جیسے کہ اور خاصانِ خدا اُسمین گم ہو گئے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ آپ اپنے مجاہدات ہمارے سامنے کچھ بیان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اگر بزرگتر مجاہدے کو بیان کرون تو دیکھتا ہون کہ تم اُسکے سُننے کی طاقت نہین رکھتے ہو خیر تمھارے سامنے ایک کمتر مجاہدے کو بیان کرون ایک وزکا ذکر ہی کہ مینے نفس سے خدا کی عبادت کو کہا اُسنے سرکشی کی مینے اُسکو ایک سال تک پانی نہ دیا اور کہا ای نفس خدا کی عبادت پر راضی ہو ورنہ تجکو اسی طرح پیاسا مارونگا اور لوگون نے پوچھا کہ آپ ایسے شخص کے بارے مین کہ جسکا حجاب حق تعالیٰ ہی کیا فرماتے ہین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ جب تک کہ وہ شخص یہ جانتا ہی کہ حق تعالیٰ ہی حجاب ہے اُسکو چاہیے کہ آپکو ایسا گُم کرے کہ نہ خود رہے اور نہ اُسکی سمجھ بوجھ رہے تا کہ کشف حقیقی حاصل ہو کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے استغراق کی یہ کیفیت تھی کہ آپکا ایک مُرید تھا جو کہ بیس برس سے آپ سے کبھی جُدا نہوا تھا جب آپ اُسکو بُلاتے دریافت فرماتے کہ میان تمھارا نام کیا ہی ایک وز اُس مُرید نے عرض کی کہ یا شیخ شاید آپ مجھ سے ہنسی کرتے ہین کیونکہ مین بیس برس سے آپکا خدمت گذار ہون اور آپ ہر روز مجھسے پوچھتے ہین کہ تیرا نام کیا ہی حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ میان مین تمسے ہنسی نہین کرتا ہون سبب اسکا یہ ہی کہ جب سے میرے مالک کا نام میرے دل مین سمایا ہی سارے نامون کو میرے دل سے بُھلا دیا ہی مین تمھارا نام روز پوچھکر یاد کرتا ہون لیکن کیا کرون پھر بھول جاتا ہون لوگون نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپ نے یہ درجہ کس طرح سے پایا اور

Marfat.com

وفی کل مصر وهذا لا یعقل ان اراد جمیع الناس فالملازمة غیر صحیحة لعمل
عمل کثیر من الناس بالمثل وان اراد بعض الناس فالملازمة مسلمة لکن التالی
حق لا باطل فلا یمکن له استثناء نقیض التالی بقوله وهذا لا یعقل فانک
ستعرف ان المثل مرجوح والمثلین راجح وکلامه هذا مبنی علی زعمه
بان جمیع الناس فی جمیع الامصار یصلون العصر فی الوقت الاول وقد
عرفت انه غیر مطابق للواقع فآل کلامه الی ان فعلنا راجح والالزم
کون فعلنا مرجوحا وهذا مثل ما قال عالم فی المدینة المنورة بان القیام
خلف صف وجد فیه فرجة غیر مکروه والا لزم کون قیامنا خلف صف
وصفه ما ذکر مکروها ویرد الجمیع علی قوله جاریا علی مرجوح انه لا یلزم من
عدم کون الشیء راجحا ان یکون مرجوحا لجواز ان یکون هو ومقابله
متساویین وسینقل هو فی السوال الوارد عند مفتی الحنفیة بالمدینة المنورة
بل المعتمد الی قوله اوهما بمرتبة واحدة لان قوله فاذا لم یکن الخ اثبات
المطلوب بقیاس الخلف وهو اثبات الشیء بابطال نقیضه فالراجح
والمرجوح لیسا بنقیضین لتصور الواسطة بینهما فلا یلزم من بطلان کونه
راجحا کونه مرجوحا وما ذکره من توفر العلماء یشعر بان العلماء لهم اهتمام بالامر
بما هو الاهم والنهی عن العمل بالمرجوح ویزیلون المنکر بالید واللسان ولا یکتفون
بالانکار القلبی الذی هو اضعف الایمان ولا یخافون فی الامر بالمعروف
والنهی عن المنکر ممن له الشان وهذا مما لا یشاهد فی کل مکان منذ ازمان
وان ادعی انهم ما انکروا علیه بالجنان فالانکار القلبی لا یطلع علیه الا العلیم الحکیم

ں مقام کو کسطرح پہونچے آپنے فرمایا کہ جب مَین لڑکا تھا ایک رات شہر بسطام سے باہر آیا چاندنی
پھٹکی تھی اور لوگ آرام سے سو رہے تھے مینے ایک درگاہ دیکھی کہ اٹھارہ ہزار عالم اُس درگاہ
کے مقابلے مین ذرہ کے برابر نہین ہین میرے دلمین ایک سوز وگداز پیدا ہوا اور ایک عجب حالت مجھپر
ہا گئی مینے کہا خداوندا اتنی بڑی بارگاہ اور ایسی خالی اور ایسی نادر درگاہ اور اسطرح چھپی ہوئی
پیدم غیب سے آواز آئی کہ درگاہ خالی اسوجہ سے ہے کہ کوئی نہین آتا کیونکہ ہم نہین چاہتے ہین کہ
نسته شایستہ اِس درگاہ کا ہو میرا ارادہ ہوا کہ مَین سب لوگون کی سفارش کرون پھر دلمین گذرا
شفاعت تو مقام حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے پس ادب کے لحاظ سے مَین خاموش رہا
خطاب ہوا کہ اِس ادب کے سبب سے کہ تونے کیا ہمنے ترا نام بلند کیا جا تجکو قیامت تک لوگ بایزید
سلطان العارفین کہتے رہینگے۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے ابو نصر قشیریؒ کے سامنے یہ بات
کہ حضرت بایزیدؒ نے اسطرح پر کہا ہے کہ کل رات کو مینے چاہا کہ پروردگار سے ملتجی ہوکر اگلون اور
پچھلون کی خطاؤن اور گناہون پر مغفرت کی چادر ڈلوادون لیکن مجکو یاد آئی حاجت ایسے
کی بارگاہ مین لیجاتے شرم آئی اور دوسرے یہ خیال پیدا ہوا کہ مقام شفاعت تو حضرت صاحب
یت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے کہ آپ شفیع المذنبین ہین مَین کیسے اِس مقام پر
قدمی کر سکتا ہون اِس ادب کے لحاظ سے باز رہا اور کچھ زبان نہ ہلا سکا قشیریؒ نے یہ سُنکر کہا
سچ ہے اِسی بلند ہمتی کے سبب سے شرف کی بلندی پر پرواز کر رہا ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت
بایزیدؒ نے فرمایا کہ میری ساری عمر اِسی آرزو مین گذر گئی اور گذری جاتی ہے کہ ایک ایسی نماز
کی درگاہ کے لائق ہو ادا کرون اور آجتک ادا نہوئی۔ **نقل ہے** کہ حضرت بایزیدؒ اکثر
اکی نماز کے بعد چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور ہر بار سلام پھیر کر یہ فرماتے تھے کہ
لے لائق نہین ہوئی پھر نیت باندھتے اور پھر اسیطرح نماز ختم ہونے کے بعد فرماتے
تک کہ نماز پڑھتے پڑھتے صبح ہوجاتی آپ فرماتے کہ الٰہی مینے بہت کوشش کی ایسی نماز کہ
کے لائق ہو ادا کرون لیکن افسوس صد افسوس کہ ادا نہو سکی جیسا کہ بایزید ہے ویسی ہی اسکی

Marfat.com

بجميع الديار على ان كثيرا منهم ينكرون بالبنات ولا يظهرون عند كل انسان
فى اثر من يتكلم فى ازالته حرام قطعى لا حاجة الى البنات خوفا من الفتان على ان
قاضى الشرع الشريف قائمه مولانا السلطان لتنفيذ الاحكام الشرعية
فمثل الحكم فى هذه القضية لا تخفى سخافة هذه الجماعة السلبية ومنافعه
ما تحتها التعصبية لبدايتها النفس الامرية لانه اذا كان القاضى مأمورا
بتنفيذ كل الاحكام الشرعية كان حكمه هذا داخلا فى تلك الكلية لان معنى
الشرعية الماخوذة من الشرع فكون وقت اعصر المتقلدين اخذه من جنسه
من الاحاديث الصحيحة المروية ولا يعتقد جاهل انه اخذه بالرأى مخالفا
للنصوص القطعية فضلا عمن تصدر للفتوى ورياسة ارباب الكمالات العلمية
على انه لو لم يكن حكمه هذا من الاحكام الشرعية كان اللازم على مفتى الشافعية
للجواب فى المسائل الشرعية ان يعرض عن الجواب عنه ويقول انه ليس
من شغلنا لعدم كونها من الاحكام الشرعية ولا يتعب نفسه بايراد التقييدات
الواهية الغير المرعية للبراهين العقلية واهل الاستانة العلية التى هى
محل الخلافة السنية يصلون فى العصر الاول هذا انما يفيد له اذا كانوا
يتبعون فى كل الافعال لارجح الاقوال للعمل وهذا حاله معلوم لكل احد
لا يحتاج الى ان يطول فيه كبقية امصار الاسلام قد عرفت انه جهل جاهل
او تخمين لمذهب الخواص والعوام فكيف يعقل ان مولانا السلطان ياذن
للقاضى فانه يجعل اهل مكة مخالفين لاهل الاستانة العلية فيه ان
السلطان امره بتنفيذ الاحكام الشرعية لا باجراء ما فى الاستانة العلية المبنى على

نماز ہوئی اب الٰہی تیری بہت سے بندے نمازی بھی ہین مجھے ایک اُن ہی مین سے شمار کر۔
نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ جب مجکو چالیس برس ریاضتین کرتے گذر گئے تو ایک رات کو
مینے دیکھا کہ درمیان سے پردہ اُٹھا دیا گیا ہی مینے یہ دیکھکر بہت عاجزی اور زاری کی کہ مجکو راہ دیوین
خطاب ہوا کہ ٹوٹے بدھنی اور پھٹے پوستین کے سبب سے کہ تیری پاس ہے تو داخل نہین ہو سکتا مینے بدھنے اور
پوستین کو پھینکدیا ایک آواز سُنی کہ اے بایزید اِن عیوب سے کہدو کہ بایزید باوجود چالیس برس کی ریاضت
اور محنت کے ٹوٹے بدھنی اور پھٹے پوستین کے سبب سے داخل دربار نہو سکا جبتک کہ انکو پھینکا تمنے کہ گٹھڑ کے گٹھڑ
علاقون کے باندھی ہین اور ہماری راہ کو جال اور دانہ اپنی نفس کی خواہشون کا بنائی ہو بھلا بتاؤ تو سہی
کہ تم کیسے داخل ہو سکتے ہو حاشا و کلا تم تو کسی صورت سے داخل ہی نہین ہو سکتے ہو۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص
ایک صبح کو حضرت بایزیدؒ کی طرف دیکھ رہا تھا اس خیال سے کہ دیکھون کہ صبح کو حضرت بایزیدؒ کیا
کرتے ہین کہ آپنے ایکبارگی اللہ کہا اور گر پڑے اور آپ کے ایسی چوٹ آئی کہ سر پھٹ گیا اور
خون بہنے لگا لوگ دوڑے اور آپ کو اُٹھا کر پوچھا کہ کیا ہوا آپنے فرمایا کہ جبکہ مینے اللہ کہا
تو ندا آئی کہ تو کون ہے کہ ہمارا نام لیتا ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک رات حضرت بایزیدؒ عشا کی نماز
سے صبح کی نماز تک پیر کی انگلیون پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور برابر خون آپکی آنکھون
سے جاری رہا کہ زمین تر ہو گئی اتفاق سے آپ کا ایک مُرید اُس طرف آنکلا آپ کی
حالت اور خون بہا دیکھکر سخت متعجب ہوا صبح کو اُسنے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپکی رات کو
کیا حالت تھی بیان فرمائیے تا کہ ہم بھی اُس سے برکت حاصل کرین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مین
قدم اُٹھاتے ہی عرش پر پہونچا دیکھا کہ وہ بھیڑیے کی طرح لب کشادہ اور خالی شکم ہی مینے کہا
اے عرش تجھے نشان دیتے ہین کہ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی۔ دکھا کہ تیرے پاس کیا ہے
عرش سے آواز آئی کہ فرمان ایسا ہی ہے لیکن ہمکو تیرے دل مین نشان دیتے ہین کہ
انا عند المنکسرۃ قلوبہم یعنے مین ٹوٹے اور عاجز دلون کے نزدیک ہون پس یہی وجہ ہے
کہ آسمانی زمینون سے ٹوٹے دلکو ڈھونڈھتے ہین اور اگر زمینی ہین تو وہ آسمانون سے

Marfat.com

القانون النظامية وقد ثبت ان ما نحن فيه من الاحكام الشرعية بلاريب
وقد سمعت انا باذني الاذان الامر التي بيد خالد باشا المرحوم وفيهما حاصله
لما ان الحجاز الشريف ليس كسائر البلدان لا نامرهم الا بالتزام قوانين
توافق الشريعة السنية لا باجراء جميع القوانين الجارية في سائر ممالك الدولة
العلية وبقية الممالك الاسلامية ليس كذلك في البلدان النائية بل ولا
في المدينة المنورة وقد سمعت من مؤذني طيبة يقولون الاذان في المثل
والصلاة في المثلين ومعلوم انهم يصلون العصر في الصيف للتحية ساعة
ويؤخرون عنها في الشتاء فان ذلك يؤدي الى الافتراق وعدم الاتحاد
والاتحاد مفقود من ١٢١٥ سنة حيث فرقوا ما هو المستمر من زمان النبي صلى الله
عليه وسلم والصحابة والتابعين والائمة المجتهدين من الصلاة بجماعة واحدة
حيث جعلوا اربع جماعات مخالفين لقوله تعالى واعتصموا بحبل الله
جميعا ولا تفرقوا وجوزوا التعدد الجماعة الذي لم يجوزه الشرع في حالة الحرب
التي لا شك في تحقق الضرورة في تلك الحالة ولم يفعله النبي صلى الله عليه وسلم
لما صلى الجماعة في مسجده ومخالفين لتصريح الامام مالك والشافعي بان
جماعة ان اتوا مسجد الحرمين وقد صلى اهله يصلون افذاذا وابو حنيفة
يكرهه في كل مسجد بخلاف ما اذا كان اهل الممالك الاسلامية على سنن
وطريق واحد فان ذلك موجب للاتحاد واتفاق الكلمة وايتلاف
القلوب هذا مجد التشهي وتمنى ما هو لهم المرغوب فلو كان كون الكل على
طريق واحد موجبا للاتفاق نقول لهم اتفقوا عندنا وصلوا العصر معنا في المثلين

ڈھونڈھتے ہین اور اگر بُڈھا ہے تو وہ جوان سے اور اگر جوان ہے تو وہ بُڈھے سے اور اگر
زاہد ہے تو وہ فاسق سے اور اگر فاسق ہے تو وہ زاہد سے طلب کرتا ہی بعد اسکے حضرت
بایزیدؒ نے فرمایا کہ جب مین مقام قرب تک پہونچا تو ارشاد ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہے [illegible]
عرض کی کہ الٰہی مین خود کچھ نہین چاہتا مین تو آپکی رضا چاہتا ہون اور جو آپ میرے لیے
چاہین وہی مین اپنے لیے چاہتا ہون ندا آئی کہ جب تک بایزید کی ہستی ذرّے کے برابر
باقی ہی یہ خواہش بیفائدہ ہی اچھا اپنے آپکو نیست کرڈے اور چلا آ مینے عرض کی اے پروردگار
بغیر فیض و برکت حاصل کیے اب مین یہان سے نجاؤنگا حکم ہوا عرض کر مینے کہا الٰہی سارے
مخلوق پر رحمت کیجیے ارشاد ہوا غور سے دیکھ مینے بغور دیکھا تو کیا دیکھا کہ ہر [illegible]
کے ساتھ ایک ایک شفیع ہی اور ہر بندے پر حق تعالیٰ مجھسے بھی زیادہ مہربان ہے
مین چپ رہ گیا اُسکے بعد مینے کہا کہ ابلیس پر رحمت کیجیے فرمان آیا کہ چپ رہ گستاخی [illegible] قدم
مت رکھ کیونکہ وہ آگ سے ہی اور آگ کے واسطے آگ ہی چاہیے تو خود وہ کوشش و
مشقّت کر کہ آگ سے بچے کیونکہ تو اُسکی برداشت نہین کرسکتا ہی اور فرمایا کہ [illegible]
نے مجکو دو ہزار مقام مین اپنی حضوری مین حاضر فرمایا اور ہر مقام مین ایک [illegible]
میری سامنے پیش کی مینے قبول نہ کی پھر مجھے ارشاد ہوا کہ اے بایزید کیا مانگتا [illegible]
مینے عرض کی کہ اے پروردگار مین یہ مانگتا ہون کہ کچھ نہ چاہون جب کوئی [illegible]
سے دعا کی درخواست کرتا تو آپ فرماتے خداوندا یہ سب تیری مخلوق ہی [illegible]
مین درمیانی کون ہون کہ تیری اور اُنکے درمیان واسطہ ٹھیرون پھر [illegible]
بھیدون کا جاننے والا ہی مجھے اس زیادہ گوئی سے کیا کام۔ کہتے ہین
بایزیدؒ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے ایسی چیز سکھلائیے کہ میری نجات کا [illegible]
اِن دو حرفون کو یاد کرلے اور اسیقدر علم تجکو کافی ہوگا ایک تو یہ کہ تو جانے [illegible]
واقف ہی اور دوسرے یہ کہ جو کچھ کہ تو کرے وہ دیکھتا ہے اور اچھی طرح سمجھ [illegible]

Marfat.com

فى المثلين ليحصل الاتفاق فكل فريق يقول لو كان خصومنا على طريقنا
لحصل الاتفاق ثم لا يخفى عدم كون هذه القضية مفيدة حيث صار الشرط
والجزاء شيئا واحدا اذ حاصل كلامه لو اتفقوا وقع الاتفاق لا ان يحصل
لنا ايهم فح يمنع الملازمة ثم هذا تمنى شئ لم يقع من اول الاسلام الى آخره
وما قاله من الافتراق لو صلوا فى المثلين واقع لو صلوا فى المثل فاين
الايتلاف وهل هو مغمض عينيه مما شاهده من الاختلاف وحدوث جماعة مستقلة
من اصناف الاحناف ولولا خشية من الحكومة لزادوا على الآلاف او لم
يسمع الصلاة فى البيوت جماعة او فرادى من كثير من المسلمين حفظا لاداء
الصلاة فى وقتها بيقين وايضا يلزم بالزامهم بالعمل بالعصر الثانى محذور
محذور كبير وهو ان لبعض الملاحدة قد يتكلم ويشنع ان اهل مكة افسدوا
على المسلمين دينهم حيث انهم افسدوا صلاة العصر لبقية اهل الاسلام
التى كانت تصلى قبل دخول وقت العصر الثانى اعلم ان الملحدة طائفة
من الرفضة ولهم القاب اخر على ما فى المواقف كالاباحية والزنادقة
والقرامطة وليس لهم اثر فى هذه الديار وليس لكلامهم وطعنهم قدر
واعتبار وهل يخلص فرقة من طعن مخالفيهم ولو موافقة للكتاب والسنة
ولو جاز تغير الاحكام بتوهم كلام الملحد الحاصل من العداوة لزم علينا
ترك جميع الاحكام لجريان توهم الكلام من الملحدة وغيرهم من الفرق
المبتدعة بل تشنيعهم متحقق فى جميع افعالنا الشرعية واما فى هذه المسئلة
لو تكلموا كان كلامهم موجبا لاحتمال كون صلاة من صلى قبل المثلين قبل

Marfat.com

تیرے عمل سے بے پروا ہے اُسکو تیرے عمل کی حاجت نہین۔ کہتے ہین کہ ایک روز حضرت بایزیدؒ جا رہے تھے ایک جوان قدم پر قدم حضرت بایزیدؒ کے رکھتا ہوا چلنے لگا اور کہنے لگا کہ قدم بر قدم مشائخ اسطرح رکھتے ہین حضرت بایزیدؒ بغل مین ایک پوستین لیے تھے اُس جوان نے کہا کہ اے شیخ ایک ٹکڑا اس پوستین سے مجھے عنایت کیجیے تاکہ آپکی برکتون سے فیضیاب ہون حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ بھائی تم تو پوستین کا ٹکڑا مانگتے ہو اگر بایزید کی کھال بھی اُتار کر لیجاؤ تو تمکو کچھ فائدہ نہوگا جب تک بایزید جیسے عمل نکروگے کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ نے ایک روز ایک دیوانے کو دیکھا کہ کہہ رہا ہے الٰہی میری طرف نظر کر حضرت بایزیدؒ کو بڑی غیرت آئی اور آپ وجد کے جوش و خروش مین آگئے اور کہا کہ تو بڑا ہی خوبصورت سردار ہے کہ وہ تیری طرف نظر کرے اُس دیوانے نے کہا اے شیخ اُسکی نظر مین اسی لیے تو چاہتا ہون کہ مَین خوبصورت سردار ہو جاؤن حضرت بایزیدؒ کو اُس دیوانے کا یہ کہنا بہت پسند آیا اور فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔ نقل ہے کہ ایکروز حضرت بایزیدؒ حقیقت کا ذکر فرما رہے تھے اور اپنے مُنھ کے تھوک کو مزا لیکر چاٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اُو ہو مَین کیا خوش قسمت ہون کہ شراب بھی مَین ہی ہون اور شراب خوار بھی مَین ہی ہون اور ساقی بھی مَین ہی ہون نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مینے ستّر زنّار اپنی کمر سے کھولے ایک باقی رہ گیا مینے ہرچند کوشش کی پر نہ کھلنا تھا اور نہ کھُلا تب تو مَین بہت گڑگڑایا اور کہا الٰہی مجھے ایسی طاقت عطا کر کہ مَین اِس زنّار کو بھی کھولکر پھینکدون آواز آئی کہ تو نے سب زنّارون کو کھولا لیکن اِس زنّار کا کھولنا تیرا کام نہین ہے اسکو ہم ہی دور کرینگے اور حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مینے ہر طرح کی کوشش و تدبیر سے دروازہ حق تعالیٰ کا کھٹکھٹایا پر نہ کھُلا اور کھُلا تو مصیبت کے ہاتھون سے کھُلا اور سب قدمون سے اُسکی راہ مین چلا پر بیفائدہ ہوا لیکن جبکہ دل کے قدمون سے چلا تو عزت کی منزل پر ہی گویا کھڑا تھا۔ اور فرمایا کہ تیس برس تک مَین یہی کہتا رہا کہ الٰہی ایسا کر اور یہ عطا فرما لیکن جب مینے معرفت کے میدان مین پہلا ہی قدم رکھا تو کہا کہ الٰہی

Marfat.com

الوقت لقوة دليل الامام والعجب انه يراعي قول الملحد المخالف للملة
يصلي قبل دخول الوقت يقينا ولا يراعي كلام الامام المستنبط من
الحديث الصحيح المؤخر عن حديث الامامة ولعله يجزم بان كلام الامام
الأعظم خطأ لا يحتمل الصواب اذ لو احتمل الصواب لاحتمل افساد صلاة من
صلى قبل المثلين فكان الاليق التاخير خوفا من وقوع الصلاة قبل الوقت
ونقلب تقريره عليه بانه لو قلنا الوقت هو المثل واخر بعض الناس العصر
حتى صلوا بعد المثلين اما فرادى او جماعة كالجماعة الخامسة الحادثة في مكة
الملحدة ويشيع ان اهل مكة افسدوا صلاة من اخر بناء على قول من قال
ان وقت العصر يخرج بالمثلين فسدوا اي اخرجوا صلاة هؤلاء عن وقتها
اونقول ان كان الوقت هو المثل وصلى الناس فيه تكلم الملحد وشنع
صلاتهم فاسدة لكونها قبل الوقت على قول اعظم المجتهدين عندهم ا
نقول صلاة الحنفية فاسدة على قول امامهم على انه لا حكم الحاكم الشرعي
بان الوقت هو المثلان وشروط كون حكمه لا ينقض متكاملة فكيف يصلي
بعض الناس في المثل حتى يتوجه طعن الملحد وايضا القول بالعصر الثاني وان

كان ظاهر الرواية عن الامام الاعظم رضي الله عنه لكنه له قول آخر موافق
للائمة الثلاثة وهو القول بالعصر الاول نعم هو رواية وكذا رواية اخرى
وهي ان ما بين المثل والمثلين وقت مهمل وانما الكلام في مذهب الا
وما عليه الاعتماد والعمل وما هو باقوى الادلة مدلل واختاره كثير من اصحا
الآخذين عنه هم ثلاثة او اربعة على زعمه واصحابه الوف ورجحه كثيرون منهم

Marfat.com

تو میرا ہوجا اور پھر جو کچھ تو چاہے کر۔ اور فرمایا کہ ایکبار مینے حق تعالیٰ کی درگاہ مین مناجات کی اور کہا
کہ الٰہی مین تیری طرف کس راہ سے آؤن مینے ایک ندا سُنی کہ اے بایزید پہلے اپنے نفس کو تین
طلاقین دے پھر ہمارا نام اللہ لیجیو۔ اور فرمایا کہ مینے ایکبار کہا کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے حساب
ستّر برس کا چاہیگا تو مین بھی اُس سے حساب ستّر ہزار برس کا چاہونگا کیونکہ ستّر ہزار سال ہوئے جب
الستُ بربّکم فرما کر سب کو بلیٰ کے شور مین ڈالا ہی اور یہ تمامی شور کہ زمین اور آسمان مین ہے
الستُ کے شوق سے ہی خطاب آیا کہ اے بایزید اپنے سوال کا کہ تو کریگا جواب سُن ہم روز
قیامت کو تیری ہفت اندام کو ذرّہ ذرّہ کرینگے اور ہر ذرّہ ذرّہ پر ایک ایک دیدار عطا کرینگے اور
پھر کہینگے اب یہ ستّر ہزار برس کا حساب ہے اور حاصل اور باقی کو تیری گود مین رکھینگے۔ اور حضرت
بایزید نے فرمایا کہ اگر آٹھون بہشتونکو میری جھونپڑے کے دروازہ پر رکھینگے اور ولایت
دونون جہان کی بطور جاگیر مجھے عطا کرینگے تو بھی مین اُس ایک آہ کی عوض کہ جو پچھلی رات کو
بھری ہی نہ قبول کرونگا بلکہ اُس ایک دم کو کہ جو اُسکے ذوق شوق مین مینے لیا ہے اٹھارہ ہزار عالم
کی بادشاہت سے بدل نکرونگا اور فرمایا کہ اگر کل قیامت کو بہشت مین حق تعالےٰ مجھکو اپنا
دیدار نہ دکھلائینگے تو مین اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ ساتون دوزخ کے طبقون کے
دوزخی میری گریہ اور نالہ سے اپنے عذاب کو بھول جاوینگے اور فرمایا کہ جو لوگ کہ ہم سے پہلے
گذرے ہین ہر ایک اُنمین سے ادنیٰ ادنیٰ چیز پر راضی ہوگئے ہین لیکن ہم کسی چیز پر راضی
نہین ہوتے ہین اور ہمنے ایکبارگی آپکو اُسپر قربان کردیا ہی اور پھر اسے آباد نہین چاہتے ہین
کیونکہ اگر ایک ذرّہ بھی ہماری صفتون سے میدان مین آجاوے تو ساتون آسمان اور ساتون
زمینین درہم برہم ہوجاوین اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے چاہا کہ ہمکو دیکھے ایک
کہ ہم اسکو دیکھین یعنی ہم بندے ہین اور بندے کا اپنی مرضی کے ساتھ ایک دم [illegible] اور فرمایا
کہ مین چالیس برس تک خلق کو خالق کیطرف بلاتا رہا لیکن کسی نے قبول نکیا نا چار ہوکر
اُنسے رُوگردان ہوکر حضرت باریتعالیٰ کی بارگاہ مین گیا جب وہان پہونچا تو سبکو [illegible]

Marfat.com

فى الدر المختار لابد فى اثباتها من بيان ان كثيرا من اصحاب الامام رجحوا المثل
وى الذين قال هو فى عصرهم واختاره كثير من اصحابه وان ارادهم الصاحبين
فرد الحسن ان ثبت منه صـ كلامه تكرار امحضا والكثير عرفا اقله عشرة
مافوقها واقل جمعها ثلاثون فاين هؤلاء المرجحون وان ارتكب المجاز
راد بالاصحاب اصحابه بلا واسطة وبها فلابد من بيان ان اصحاب الترجيح
ن الحنفية مائة مثلا وبيان ان كثيرا من المائة رجح المثل ولم يرجح المثلين
احد منهم او رجحه قليل منهم وان الطائفة الثانية ليست اقوى واعلى
رجة من الاولى حتى تتم دعواه ولم يبين شيئا من ذلك [illegible]
راه ولهذا اختار الغزار وقال كما فى الدر المختار نقلا عنه انه يفتى [illegible]
نهار وليس فى الدر المختار اثر من الترجيح الا بالتصحيح [illegible]
نقله عن الكثير ولعله من لفظ [illegible]
له قوة التمييز بين الاصح والصحيح وان كان اصدق [illegible]
دعا انه المختار روايه وان كان [illegible]
ما قيل فردوسى فرد فرد اول النشر وسمى اى ثلاثون [illegible]
صاحب الدر المختار المثل لان دليله كذا [illegible]
وان اختر ما نقله الدر من الطحاوى والغرر والبرهان والفيض [illegible]
غير الطحاوى وليس لهم وظيفة الترجيح فانهم من الطبقة [illegible]
فهم كحاطب الليل لا يفرقون من رطب الحلبة بيابسه ولئن سلم انهم
اصحاب الترجيح فهم اقل قليل وبالنسبة الى العلماء المشهورين [illegible]

Marfat.com

وہان پایا یعنی حق تعالی کی عنایت خلق کے حق مین اپنے سے زیادہ دیکھی پس مجھے معلوم ہوگیا کہ جو کچھ مین اتنے سال تک چاہتا رہا اور رہا وہ حق تعالے کی ایک عنایت مین ہوگیا کہ جب تو سب کو مجھسے پہلے پونہچا دیا اور فرمایا کہ جبکہ مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا جسطرح کہ سانپ اپنی کینچلی سے باہر آتا ہی تو مجھے عاشق ومعشوق ایک ہی نظر آئے کیونکہ عالم توحید مین سکو ایک ہی دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کہ مجھسے مجھمین ندا کی کہ ای تو مین یعنی مین مقام فنا فی اللہ کو پونہچا اور فرمایا کہ مینے کئی ہزار مقامات طی کیے لیکن جب بغور دیکھا آپکو مقام حزب اللہ مین دیکھا یعنی معنی اللہ مین کہ وہ کُنہ ذات ہی کسیکو وہان راہ نہین ہی اور فرمایا کہ حق تعالی تیس سال تک میرا آئینہ تھا اور اب مین اپنا آئینہ آپ ہون یعنی جو کچھ کہ مجھمین تھا نہ رہا کیونکہ مین اور حق تعالی شرک ہو تو جب مین مین نہ رہا حق تعالے ہی آئینہ اپنا ہوا ای تو اب مین کہتا ہون کہ مین آئینہ اپنا ہون وہ حق تعالی ہی ہے کہ میری زبان سے بات کہتا ہی اور مین درمیان سے گم ہون اور فرمایا کہ مینے بہت دنون اس درگاہ مین مجاوری کی آخر کار سوای ہیبت اور حیرت کے اور کچھ حاصل نہ ہوا اور فرمایا کہ مین ربّ العزّت کی بارگاہ مین پونہچا کچھ روک ٹوک نہ تھی اہل دُنیا دُنیا مین مشغول تھے اور محجوب تھے اور اہل آخرت آخرت کیطرف رجوع تھے اور اہل دعوی دعوی مین محو تھے اور طریقت والے اور تصوف والے کچھ لوگ کھانے اور پینے مین بیہوش تھے اور کچھ لوگ راگ اور ناچ مین مصروف تھے اور جو لوگ کہ راہ کے پیشوا اور قافلے کے پیشرو تھے حیرت کے بیابان مین گم ہوئے تھے اور حیرت کے دریا مین ڈوبے ہوئے تھے اور فرمایا کہ مین مدت تک خانۂ خدا کا طواف کرتا رہا لیکن جب مین حق تعالے تک پونہچا تو دیکھا خانۂ کعبہ میرے گرد طواف کر رہا ہی اور فرمایا کہ ایک رات مینے اپنے دلکو بہت تلاش کیا لیکن نہ ملتا تھا اور نہ ملا صبح کی وقت مینے ایک آواز سُنی کہ ای بایزید تو ہماری سوا دوسری چیز کا تلاش کرتا ہی تجکو دل سے کیا کام ہی اور فرمایا کہ وہ مرد نہین ہی جو کہ کسی چیز کے پیچھے جاوی بلکہ مرد وہ ہی کہ جسجگہ کہ وہ ہو جو کچھ کہ چاہیے اُسکی آگے آوے اور جس چیز سے کہ بات کہے اُس سے

Marfat.com

من النيل وليسوا ادنى حالا منهم فى معرفة الحكم والدليل وسيجئ الكلام فيه ان
شاء الله تعالى قال وعليه عمل الناس وبه يفتى ناقلا من الفيض والفرحل الناس

فى الاعصار والامصار على العمل بالعصر الاول ان احاديثه كثيرة صحيحة
قد عرفت ان ارادة الاستغراق من الناس فى الاعصار والامصار غير صحيحة
ودلالة الاحاديث على العصر الاول غير ثابتة على ما عرفته بالبراهين القاطعة
وبالعمل به رفق بالناس هذا عجيب لا يقبله العوام فضلا عن الخواص العارفين
بالاستحسان والقياس فاى رفق فى هذا بل هو تضييق لاهل المشاغل والراغبين
فى الطاعات وكثرة النوافل لكراهة الطواف وصلاته والنوافل بعده
عند المالكية وكراهة النوافل وصلاة الطواف عند الحنفية والارفق لمن
اراد القعود فى المسجد من العصر الى العشاء العصر الثانى ولعله اراد بالناس
الذين ابتلوا بالتنباك والقهاوى والذين اعتادوا بالملاعب والملاهى فانهم
اذا فرغوا من العصر يقعدون فى المجالس على الكراسى وفى ايديهم وافواههم
غليون والمساوى اصلح الله الاحوال وفى الغياثية وعليه اى على المثلين
الفتوى فى زماننا لقلة الجماعة وخوف الفوات وكسل الناس فى غفلة

كذا فى المستصفى وفى العصر الثانى اختلاف كثير بين العلماء فى المذاهب

فمن العلماء من يقول يكره التاخير اليه ومنهم من يقول يحرم التاخير اليه
ومنهم من يقول يخرج به وقت العصر لابد من بيان القائلين بهذه الاقوال
وبيان ادلتهم وانها اقوى من ادلة الامام الاعظم فى العصر الثانى فيجب اتباع
قولهم دون قول الامام مع ان اداء الصلاة مع الكراهة او الحرمة او القضاء

واب سُنئے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجکو اُس درجہ کو پونچایا کہ مینے تمامی مخلوق کو اپنی دو انگلیون کے
درمیان دیکھا اور فرمایا کہ مُرید کو عبادت کی حلاوت دیتے ہین اگر کوئی اُسی پر خوش ہوجاتا ہی
تو وہی اُسکی خوشی خدا کی قربت سے اُسکے واسطے پردہ ہوجاتی ہی اور فرمایا کہ عارف کا کمتر
درجہ وہ ہی کہ حق تعالیٰ کی صفتین اُسمین موجود ہون اور فرمایا کہ اگر حق تعالےٰ ساری مخلوق
کے عوض مجکو آگ مین جلادے اور مین صبر کرون اسلیئے کہ مین اُسکی محبت کا مدعی ہون
دیکھو مینے اُسکی محبت کا کوئی حق نہ ادا کیا ہوگا اور اگر حق تعالےٰ میرے اور ساری مخلوق کے
گناہ بخشدیوے تو اُسکی رحمت اور رافت کی صفت کے مقابلہ مین یہ کچھ بھی بڑا کام نہوا اور فرمایا
گناہون سے توبہ کرنا ایک ہے اور عبادت سے ہزار یعنی عبادت پر خودبینی کرنا بدتر گناہ سے ہے
اور فرمایا کہ عارف کے درجے کی کمالیت اُسکی سوزش ہے حق تعالیٰ کی محبت مین اور فرمایا کہ
علم ازل کا دعویٰ کرنا اُسکو زیبا دیتا ہی جو کہ پہلے اپنے اوپر نورِ ذات دکھادے اور فرمایا کہ
مینے دُنیا کو دشمن سمجھا اور خدا کے پاس گیا اور تمامی مخلوقات پر خدا ے تعالیٰ کو اختیار کیا
حق تعالیٰ کی اسقدر محبت میرے دل پر غالب ہوئی کہ مین اپنے وجود کو بھی دشمن سمجھنے لگا۔
جب اُن تینون کو کہ میری اور حق تعالیٰ کے درمیان ۔ دُکھ تھین مینے درمیان سے دور کیا
حق تعالیٰ کے لطف لازوال سے فیض پانیوالا اور خوگر ہوا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کے بعض
ایسے بندے ہین کہ اگر بہشت کو آراستہ و پیراستہ کرکے اُنکے سامنے پیش کرین تو وہ بہشت
ایسا شور و فریاد کرین کہ دوزخی دوزخ مین کرینگے اور فرمایا کہ عارف متقی اور عامل تصدیق
وہ ہی کہ مجاہدے اور ریاضت کی تلوار سے کُل مُرادون کے سر کاٹ ڈالے اور تمام نفس
خواہشون اور آرزوؤن کو حق تعالیٰ کی محبت کے سامنے نیست و نابود کرد
دوست رکھے جسکو حق تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور وہ آرزو کرے جسکو حق تعالیٰ پسند فرماتا ہے
لوگون نے پوچھا کہ اے حضرت کیا خدا ے تعالےٰ اپنی مرضی سے بندون کو بہشت مین داخل
نہین فرماتا آپ نے فرمایا کہ یہ سچ ہی کہ اپنی رضامندی ہی سے بہشت مین داخل فرماتا ہے

Marfat.com

ـل من الصلاة قبل الوقت على ان اقوالهم مخالفة للحديث الصحيح من ادرك
ـعة من العصر فقد ادرك العصر فما فعله من قبيل بناء قصر وهدم مصر وقولهم
ن ظاهر الرواية مرجح مقيد عندهم بما اذا لم يصحح مقابله نعم في صورة عدم تصحيح
ـم تصحيح ظاهر الرواية ايضا لان ظاهر الرواية تصحيح التزامي وغيره اذا
ـح كان تصحيحا صريحا والصريح مقدم على الالتزامي وما نحن فيه ليس كذلك
فقد صحح القول بالعصر الاول كثيرون منهم لا ينفعه الا اذا لم يصحح ظاهر الرواية
الكتب مشحونة بنقل تصحيحها وقد قلنا لا بد من بيان جمع كثير صححوا العصر الاول
و الطحاوي من اصحاب التصحيح لتصحيح كلامه وان لم يكن مفيد المرامه
ـقيد ايضا بما اذا لم يكن عمل الناس على خلافه وههنا عمل الناس على خلاف
ـعصر الثاني اعادة ثالثة لكلامه الباطل عند القاصي والداني انما العمل
اتباع المذاهب الثلاثة وبعض الحنفية الذين ليس لهم اهتمام بالمذهب
لذلك قولهم يقدم قوله على قول الصاحبين قيده اهل مذهبه بما اذا لم يكن
ـل الناس على قولهما والا فيقدم قولهما على قوله كما قالوه في وقت العشاء
ن قول الامام يدخل وقت العشاء بمغيب الشفق الابيض وله ادلة قوية
ـر ذلك وقال الصاحبان يدخل وقت العشاء بمغيب الشفق الاحمر فقدموا
ـولهما على قوله وقالوا ان عمل الناس على قولهما وقالوا بمثل ذلك في المزارعة
فانه لا يقول بها وقال بها الصاحبان فقدموا قولهما على قوله وعللوا
ذلك بان عمل الناس عليه وقال كثير منهم بمثل ذلك في صلاة العصر تطويلا
بلا طائل اذ يكفي له ان يقول قدم قول الامامين على قوله في العصر كما في العشاء

لیکن یہ توسوچو کہ جسکو خدای تعالےٰ اپنی رضا سے سربلندی عطا فرمائے بہشت اُسکی کس کام کی
ہے اور وہ بہشت لیکر کیا کریگا اور فرمایا کہ حق تعالےٰ کی ذرّہ بھر معرفت عارف کے دل کو وہ
لذت بخشتی ہی کہ ایک لاکھ محل بہشت اعلیٰ کے اُسکو اُسکے مقابل ہیچ معلوم ہوتے ہین اور فرمایا
کہ حق تعالیٰ کی محبت بہت سے مردون کو عاجز بنادیتی ہی اور بہت سے عاجزون کو مرد بنادیتی
اور فرمایا کہ جو کہ اپنے آپکو حق تعالیٰ مین فنا کرتا ہی وہ اُسی طرح کہ جسطرح پہلے عدم سے وجود مین آیا
دوبارہ زندگی جاوید پاتا ہے اور فرمایا کہ اس زہد وصلاح کو ایسا سمجھو کہ ایک ہوا ہے کہ
چل رہی ہے اور فرمایا کہ خداشناس لوگ اگرچہ بہشت کیواسطے زینت ہین لیکن وہ بہشت کو
وبال سمجھتے ہین اور فرمایا کہ گناہ تمھارا اسقدر نقصان نکریگا کہ جسقدر بھائی مسلمان کو
بےعزت و ذلیل کرنا تمکو نقصان پہنچاویگا اور فرمایا دُنیا دُنیاداروں کیواسطے غرور در غرور
ہے اور آخرت آخرت والون کیواسطے سرور در سرور ہے اور حق تعالیٰ کی دوستی
معرفت والون کیواسطے نور در نور ہے اور فرمایا معائنہ اگرچہ نقد ہی لیکن مشاہدہ بالکل نقد وار
ہے اور فرمایا کہ معرفت والون کی عبادت پاس انفاس ہی اور فرمایا کہ جبکہ عارف خاموش ہو
اُسکی آرزو یہ ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ بات کرے اور جبکہ آنکھین بند کرتا ہے تو اُسکا
مقصود یہ ہوتا ہی کہ جب کھولے تو حق تعالیٰ کیطرف دیکھے اور جب زانو پر سر دھرتا ہی تو اُسکی
خواہش یہ ہوتی ہی کہ سر نہ اُٹھاوے جبتک کہ حضرت اسرافیل علیہ السّلام صور نہ پھونکین غرض کہ
امید کے سبب سے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہی اور فرمایا کہ سوا دل رہا اور زیادہ ترک
اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کے پہچاننے کی علامت خلق سے بھاگنا اور اُسکی معرفت مین خاموش
رہنا ہے اور فرمایا کہ جو کہ حق تعالیٰ پر شیدا ہوا حق تعالیٰ بادشاہت کو اُس سے عزیز
نہین رکھتا لیکن وہ ایسا ہوجاتا ہی کہ دونون جہان کیطرف مائل نہین ہوتا اور فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا عشق آیا اور جو کچھ کہ اُسکے سوا تھا اُسکو درمیان سے اُٹھا دیا اور کہین نام کو
بھی ماسوا کو نہ چھوڑا یہانتک کہ تن تنہا رہ گیا جیسے کہ حق تعالیٰ یکتا ہی اور فرمایا کہ عارف کا

والمزارعة لعمل الناس بهما ثم اعاد قوله الكاذب عمل الناس في العصر رابعا ثم
ان الناس في المقيس عليه عامتهم وفي المقيس بعضهم وايضا الذين قدموا
قولهما في المقيس عليه هم اصحاب الترجيح وليس في المقيس من اصحاب الترجيح
الا الحلبي وفي قوله وقال كثير منهم غلط صريح وايضا لم ينقل الحلبي ردّه بأخذ بعمل
الناس وانما القائل به ابن الكركي وليس له وظيفة الترجيح على ان المحققين
يراعون قول الامام في العشاء ايضا وقد اعترف هو بان العلة في تقديم قولهما
عمل الناس الا انه اضعفها في [illegible] ان العلة متحققة فيما نحن فيه ذلك العمل بالمثل
لبعض الناس لا جميعهم بل كثير من الناس افتوا بالعصر الثاني وعملوا به
سقط قوله واما ترجيح العلامة ابن نجيم للقول بالعصر الثاني فانه مخالف لعمل
الناس [illegible] فيه حيث اعترف بانه يقدم قولهما اذا كان عمل الناس
عليه فكيف يرجح قول الامام وعمل الناس على خلافه كرر كلامه الكاذب
وسما وسادسا وقوله فكيف يرجح كذب ايضا لان صاحب البحر لا يدعي الترجيح
من عنده لانه ليس من اصحاب الترجيح بل ينقل كلام اصحاب الترجيح وهم
الترجيح علموا ان العلة عمل عامة الناس غير متحققة في العصر الاول وانه
لم يرجحوا قولهما على قوله فيه وفي شرح العلامة العيني وهو من اكابر علماء
الحنفية على صحيح البخاري نعم هو من اكابرهم في عصره في المائة التاسعة
لكنه ليس من اصحاب الترجيح اعتراض على النووي حيث قال في شرح
مسلم وقال ابو حنيفة لا يدخل اي وقت العصر حتى يصير ظل كل شيء مثليه
فتعقبه العلامة العيني في شرحه المذكور بان الحنفية لم يقولوا بذلك وانما

Marfat.com

ال حق تعالیٰ کی دوستی مین جل جاتا ہو۔ اور فرمایا کہ کل قیامت کو بہشتی زیارت کو جاوینگے
ب لوٹ کر آوینگے تو بہت سی صورتین اُنکے سامنے پیش کرینگے اور جسنے کہ اُن صورتون سے
ی صورت کو اختیار کر لیا اُسکو زیارت سے بے نصیب رکھینگے اور فرمایا کہ بندی کیواسطے کچھ
نر اس سے نہین ہی کہ بے ہیچ ہو جاوی نہ زہد اور نہ علم اور نہ عمل جبکہ بے ہمہ ہوگا باہمہ ہوگا اور
مایا کہ اس قصے کے لیے آلم چاہیے کیونکہ اسکی تصریح سے قلم عاجز ہے اور فرمایا کہ عارف معرفت
ے اسقدر بیان کرتا ہی اور اُسکے کوچے مین دواد دش کرتا ہی کہ معارف باقی نہین رہتین اور
رف درجۂ کمال کو پہونچ جاتا ہی پس ظاہر ہی کہ معارف عارف کے گماشتہ ہین اور یہ ضرور ہے کہ عارف
رت کو نہین پہونچتا جب تک کہ معارف مین غور و فکر نکرے اور فرمایا کہ علم اور اخبار کا سیکھنا
ے شخص سے چاہیے کہ جو علم سے معلوم تک پہونچا ہو اور خبر سے مخبر تک اور جس شخص نے کہ فخر
اسطے علم پڑھا ہو اور اُس سے مرتبہ اور آرائش چاہتا ہو کہ مخلوق اُسکو پسند کرے اُس سے پرہیز کرو
نکہ وہ ہر روز زیادہ دور ہوتا جاتا ہی حتی کہ اُس سے بالکل بچھڑ جاتا ہی اور فرمایا کہ دنیا مرتبہ ہی
رکھتی ہی کہ اُسکا چھوڑنا ایک بڑا کام سمجھا جاے اور فرمایا کہ محال ہی کہ کوئی حق تعالےٰ کو
نے اور اُسکو دوست نرکھے اور دیکھو کہ معرفت بغیر محبت کے بیقدر ہی اور فرمایا کہ دیکھو تم ندی
الے سے بہتے پانی کی آواز سنتے ہو کسطرح آرہا ہی لیکن جب وہی پانی دریا مین پہونچتا ہے تو
پ ہو جاتا ہی اور اُسکے آنے اور جانے سے دریا مین کمی اور زیادتی نہین ہوتی اور فرمایا کہ
ا تعالیٰ کے بندی ہین کہ اگر ایکدم دنیا مین اُس سے محجوب ہین اسکی پرستش نکرین اور اُسکی
بادت سے فارغ ہو جاوین یعنی جب محجوب ہو جاوین تو نابود بن جاوین اور ظاہر ہی کہ جب نابود
گئے تو عبادت کیونکر کرین اور فرمایا کہ جو کہ خدا کو جانتا ہی وہ خدا کے ذکر کے سوا
ذکر مین نہین کھول سکتا اور فرمایا کہ ادنی چیز جو عارف کے لیے واجب ہے یہ ہی کہ ملک و مال پر
ر کرے اور سچ تو یہ ہے کہ دونون جہان کو اُسکی دوستی پر قربان کرے تو بھی کچھ کام نہ کیا ہو
ر فرمایا کہ عارفون کا ثواب حق تعالیٰ سے حق تعالیٰ ہی ہو وی اور فرمایا کہ عارف لوگ

Marfat.com

وانما هو رواية اسد بن عمرو وحده عن ابي حنيفة رحمه الله وروى الحسن عنه ان اول
وقت العصر اذا صار ظل كل شيء مثله وهو قول ابي يوسف ومحمد وزفر واختاره
الطحاوي فهذا الكلام من الامام العيني اقل ما يدل عليه انه يرجح القول بان
وقت العصر اذا صار ظل كل شيء مثله عبارة طويلة لا تجدي منفعة قليلة مشيرة
الى عدم محافظة معنى الترجيح واصحابه فان معناه ذكر الدليل من الجانبين
وتقوية احد الدليلين مع ان العلامة العيني ليس من اصحابه ولا يدعي هو في
شيء من المسائل انه مختاري او به ناخذ ولا يقول كما قال ابن الهمام فيما لم توجد
فيه الرواية عن الائمة فاذا آل الامر الى المشائخ فلنا ان نقول كذا وانه مراد
العيني مجرد تخطئة النووي حيث فهم ما ذكره اسد بن عمرو رواية عن ابي حنيفة رحمه الله انه قوله
ومذهبه بانه ليس كذلك ومعنى قوله الحنفية لم يقولوا بذلك لم ياخذ به احد من اصحابه
واصحاب المتون الملتزمون ذكر ما في المذهب لم يذكروه وانما ذكروا رواية الحسن التي
اخذ بها ثلاثة من اصحابه واختاره واحد من المشائخ وهو الطحاوي وليس في كلام العيني
ميل الى ترجيح المثل بل القوي ترجيح المثلين في كتبه قال في شرح البخاري لما قال
القرطبي خالف الناس كلهم ابا حنيفة فيما قاله حتى اصحابه بانه اذا كان لا يستدل
ابو حنيفة رحمه الله بالحديث لا يضره مخالفة الناس ويؤيده حديث علي بن شيبان قدمنا
على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فكان يؤخر العصر ما دامت الشمس بيضاء
نقية رواه ابو داود وابن ماجه وهذا يدل على انه كان يصلي العصر عند صيرورة
ظل كل شيء مثليه وهو حجة على خصمه وحديث جابر رضي الله عنه صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم العصر حين صار ظل كل شيء مثليه قدر ما يسير الراكب الى ذي الحليفة العنق و

Marfat.com

عیان مین مکان ڈھونڈھتے ہین اور عین مین اثر کو نہین کہتے ہین اور اگر اُسکی عمر سی فری تما
سو ہزار آدم مع اپنی ذریات بسیار اور متعلقین اور نسل بے شمار کے اور سو ہزار مقرب فرشتے جیسے
جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام قدم عدم سے عارف کے دل کے گوشے مین رکھین تو وہ حق
کی معرفت کے مقابلے مین اُنکو موجود نہ خیال کریگا اور اُنکے اندر آنے اور باہر جانے پر مطلع
اور اگر اُسکے خلاف ہووے تو وہ مدعی ہی عارف نہین ہے اور فرمایا کہ عارف کو معروف دیکھتا
اور عالم عارف کے ساتھ بیٹھتا ہے عالم کہتا ہی مین کیا کرونگا عارف کہتا ہی وہ کیا کریگا اور فرما
بہشت کا خدای تعالے کے دوستون کے نزدیک کچھ بھی مرتبہ نہین ہے اور باوجود اسکے کہ
محبت محبت سی جُدا ہین کار اُس قوم کا رکھتے ہین کہ اگر سوئے ہوئے ہین اور اگر بیدار ہین طالب
مطلوب کے ہین اور اپنی طلب گاری اور دوستداری سے فارغ ہین مغلوب مشاہدہ حق تعا
کے ہین کیونکہ عاشق کے لیے اپنے عشق پر نظر کرنا تاوان ہی اور مطلوب کے مقابلے مین
طلب گاری کو دیکھنا محبت کی راہ مین طغیان ہی اور فرمایا کہ حق تعالی اپنے دوستون
دلون پر واقف ہوا بعضے دل ایسے دیکھے کہ اُسکی معرفت کا بوجھ نہین کھینچ سکتے تھے اُنکو
عبادت مین مشغول کیا اور فرمایا کہ حق تعالی کا بوجھ سوای حق تعالی کے بوجھ اُٹھانیوالو
کوئی نہین اُٹھا سکتا کیونکہ وہ مجاہدے کی ذلت وخواری اور مشاہدے کی ریاضت کیے
ہوے ہوتے ہین اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ مخلوق اپنی پہچان تک پونہچ سکتی کہ اُنکو ا
پہچاننے مین پوری معرفت آلہی حاصل ہوجاتی اور فرمایا کہ کوشش کرتا کہ تو ایسا ایک دم حا
کرے کہ اُس دم تو زمین وآسمان مین حق تعالے کے سوا کسیکو نہ دیکھے اور فرمایا کہ جنکو
حق تعالے دوست رکھتا ہی تین خصلتین اُسکو عطا فرماتا ہی سخاوت مثل سخاوت دریا
اور شفقت مثل شفقت آفتاب کے۔ اور تواضع مثل تواضع زمین کے۔ اور فرمایا کہ حاجی ا
جسم سے خانۂ خدا کے گرد طواف کرتے ہین اور بقا کے خواستگار ہوتی ہین اور اہل محبت
دلون سے عرش کے گرد طواف کرتے ہین اور دیدار آلہی کی درخواست کرتے ہین اور فرمایا کہ علم

Marfat.com

ابن ابی شیبة بسند لا بأس به اه وقال فی ذلک الشرح فی حدیث یصلی بالهاجرة
لا یعارض هذا حدیث الابراد لانه ثبت بالفعل وحدیث الابراد بالفعل
والقول فیترجح ذاک وقیل انه منسوخ لانه متاخر عنه انتهی وقال فی شرحه لمعانی
الآثار الاحادیث اذا تعارضت لا ینقضی الوقت الثابت بیقین بالشک
وما لم یکن ثابتا بیقین وهو العصر لا یثبت بالشک انتهی وقدم نقله عن
الطحاوی فی ذلک الشرح فی حدیث الشمس فی الحجرة انه قال لا دلالة فیه
علی التعجیل لاحتمال ان الحجرة قصیرة الجدار فلم تکن الشمس تحتجب عنها الا
بقرب غروبها فیدل علی التاخیر لا علی التعجیل انتهی ومن راجع مؤلفات
العینی لا یتوهم منه المیل الی المثل فضلا عن الترجیح وعلی فرض ترجیحه لا یزید
علی من ذکره الدر بالتصحیح وقد وقفت علی سوال وجواب لمولانا العالم
الفاضل الشیخ امین البالی الحنفی مفتی المدینة المنورة الآن علی ساکنها
افضل الصلاة والسلام افتی فیه بترجیح العمل بالعصر الاول والعجب انا
نقول مثل العینی ومن بعده کابن نجیم والکرکی من اهل الترجیح وجعل المؤلف
معاصره کنفسه من المرجحین وبنی کلام البالی مثل المؤلف علی الاغترار
بما فی الدر المختار وسیجیء الکلام علیه بعون الملک الغفار وقد شهر نا البعض
وکان المناسب للمؤلف ان یقول وافقنا مفتی المدینة فی الجواب بلا حاجة
والاطناب ونصها ما قولکم ساداتنا الحنفیة هل المعتمد المفتی به مذهب
سیدنا الامام الاعظم هو روایة العصر الاول التی نحا ما صحابه الاربعة
وعلیها عمل جمیع مراکز اهل الاسلام وهی الارفق بالعباد او روایة العصر الثانی

Marfat.com

یک ایسا علم ہی کہ جسکو عالم لوگ نہین جانتے اور زہد مین ایک ایسا زہد ہی کہ جسکو زاہد لوگ نہین پہچانتے
ور فرمایا کہ جسکو حق تعالی قبول فرماتا ہی ایک فرعون کو اُسپر مقرر کرتا ہی تاکہ اُسکو رنج پونہچا دے اور
رمایا کہ یہ ساری بات چیت اور آواز اور حرکتین اور آرزوئین پردے کے باہر ہین پردے کے اندر
خاموشی اور سناٹا اور آرام اور دہشت و رعب ہے اور فرمایا کہ یہ دلیری اُسوقت تک ہی کہ خواجہ درگاہ
حق تعالی کی غائب ہے اور اپنا عاشق بنا ہوا ہی جبکہ حضوری حاصل ہوئی پھر کیا جگہ گفتگو کی ہے۔
ور فرمایا کہ نیکون کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور برون کی صحبت بد کام سے بدتر ہی اور فرمایا کہ
ساری گوشہ نشین مجاہدے مین کرکے خدا کے فضل پر نظر رکھنا چاہیے نہ اپنی فعل پر اور فرمایا کہ جسنے خدا ے
طالب و بزرگ کو پہچانا اُسکو سوال کی حاجت نہین ہی اور نہوگی اور جسنے کہ نہ پہچانا وہ حاجتمند ہے
ور حاجتمند رہیگا اور فرمایا کہ عارف وہ ہی کہ کوئی اُسکے مشرب کو بگاڑ نہ سکے اور جو گدلا پن کہ
اس تک پہونچے صاف ہو جاوے اور فرمایا کہ آگ ایسے شخص کے واسطے عذاب ہے جو کہ خدا کو نہین جانتا
لیکن خداشناس آگ کیواسطے عذاب ہونگے اور فرمایا کہ ہر روز ایسے ہزار آدمی اس راہ مین آتے ہین
اور رات کے وقت ایمان سے خالی اور تہیدست ہوتے ہین اور فرمایا کہ جو کچھ کہ ہی دو قدم مین ملتا ہے
انسان ایک قدم اپنی نصیبون پر رکھتا ہی اور ایک خدا کے حکم پر جاتا ہی وہ ایک قدم کو اٹھاتا ہی
اور دوسرا اُسکی جگہ مین لاتا ہی اور فرمایا کہ جسنے خواہش نفسانی کو ترک کیا واصل بحق ہوا اور فرمایا
کہ جسکو خدا کی قربت حاصل ہوتی ہی ساری چیزین اُسکی ہوجاتی ہین اسلیے کہ حق تعالی ہر جگہ موجود ہے
اور ساری چیزین حق تعالی کی ہین اور فرمایا کہ جو عارف سچ کہتا ہے کہ مین جاہل ہون اور جو کہ
جاہل سچ کہتا ہے کہ مین عارف ہون اور فرمایا کہ عارف مثل اُڑنے والے پرندون کے ہی اور
زاہد مثل گردش کرنے والے حیوانون کے ہی اور فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا عذاب
اور جسنے خدا کو نہین جانا آگ عذاب ہوئی ہیر اور فرمایا کہ جسنے خدا تعالی کو پہچانا بہشت
کیواسطے زینت ہوا اور بہشت اُسکے واسطے وبال ہوئی یعنے وہ بہشت کو ایک جنجال سمجھنے لگا۔
اور فرمایا کہ عارف کسی چیز سے خوش نہین ہوتا سواے وصال کے۔ اور فرمایا کہ عارفون کا نفاق

Marfat.com

لث ؤ او بما بمرتبة واحدة في الاعتماد والصحة ولعل المسئلة وقعة حال فتونا
ا جوزين اظن السائل اما المؤلف او من اتباعه حيث ادرج في السوال ما ظنه
علة الترجيح من المعاملة والرفق واخذ بعض الاصحاب وجعلهم اربعة و سكت
مما يفيد رجحان العصر الثاني عند اولي الالباب والعجب من حال البالي الذي
كان لا يستعجل في الجواب وكان لا يخرج جواب سوال اقل من نصف شهر
ليف سكت في قوله وعليها عمل جميع الح وان لم يشاهد البلاد فاى مانع
من تحقيق صدقه وكذبه من المشاهدين لها او السامعين المحققين ومن التامل
في كون الارفق للعباد بالعباد المهتمين وتفتيش اقوال البقية اصحاب الامام المجتهد
في امر الدين فكيف تبادر الى الجواب واهل المدينة المنورة يعملون على خلافه
ويعتقدونه الصواب الجواب حيث الحال كذلك في رواية العصر الثاني
قول الامام وهو الصحيح والمختار وظاهر الرواية ورواية العصر الاول
قول الصاحبين ورواية عن الامام وهو قول زفر والائمة الثلاثة وبه
يفتى وهو الاظهر وبه ناخذ وعليه العمل ياليت المفتي كان يتتبع الدر المنتقى
هذه الالفاظ الى صحابها كان له بحسب الظاهر معبر الخلاص مما به واظهر
صاحب رد المحتار ان الكلمتين الاخيرتين متساويتان للفظ الفتوى
فكيف كان حال الناس قبل ظهور ستظهره في الافتاء، وصاحب الغياثية
لتقدمه لم يحصل له العلم بهذه القطعة المستحدثة ولهذا قال وعلى
المثلين الفتوى وانت خبير بان لفظ الفتوى مرجح على غيره من الفاظ
التصحيح كما في رسم المفتي وانت خبير ايضا بان لفظ الفتوى موجود في الطرفين

Marfat.com

مُریدون کے اخلاق سے فاضلتر ہے اور فرمایا کہ یہ جو روایت کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم نے کہا کہ خدایا ہمکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت مین شامل کر اُسکا باعث یہی تھا کہ اُنھون نے اِس اُمّت محمدیہ مین ایسے لوگ دیکھے کہ اُنکے قدم تحت الثریٰ پر تھے اور اُنکے سر اعلیٰ علّیین کے اُس پار تھے اور وہ ایسے ذوق و شوق مین مستغرق تھے کہ درمیان سے گُم تھے اور تم اِس بات کے سُننے سے یہ گمان نہ کرنا کہ مین اِس بات سے اپنی فضیلت چاہتا ہون حاشا وکلّا اور فرمایا کہ حظ اول بقدر تفاوت درجات چار نام سے ہے اور قیام ہر فرقہ انسان کا خدائے غالب و بزرگ کے نامون سے ایک نام پر ہے اور وہ قول خدای تعالیٰ کا ہے کہ ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن پس جس کسی کا وظیفہ ہو الاول ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کی قدرت کے عجائب پر ناظر تر ہوتا ہے اور جسکا وظیفہ ہو الآخر ہوتا ہے اُسکو شغل و اشغال آیندہ مین کمال حاصل ہوتا ہے اور جسکا ورد ہو الظاہر ہوتا ہے اُسکو ہر چیز مین اُسکی قدرت نمایان ہوتی ہے اور جسکا شغل ہو الباطن ہوتا ہے اُسکو اسرار و انوار پر مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہر شخص کو ان اسمون سے اُسکی طاقت کے موافق کشف و برکت حاصل ہوتی ہے اور فرمایا کہ اگر ساری دولتین اور نعمتین جو خلائق کیواسطے ہین تمھارے حوالے کرین تو بھی تم اُسیر مائل نہونا اور اگر ساری بدبختیان تمھین راہ مین آوین تو بھی نا امید نہونا کیونکہ کام خدای تعالیٰ کا کُن فیکون ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اپنی عبادت کو خالص خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو صافی قلب شمار کرتا ہے اور اپنے نفس کو بدترین ساری نفسون سے نہین سمجھتا ہے وہ شخص کسی شمار مین بھی نہین ہے اور فرمایا کہ جسنے کہ اپنے دلکو خواہشون کی کثرت سے مُردہ بنایا ہے اُسکو جب مرے تو لعنت کے کفن مین لپیٹنا اور ندامت کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور جس شخص نے کہ اپنے نفس کو خواہشون کے روکنے سے مارا ہے اُسکو جب مرے تو رحمت کے کفن مین لپیٹنا اور سلامت کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تک نہ پہنچا مگر وہ شخص کہ جسنے حرمت کی

على ما نقلنا عن المستصفى والمسئلة مبسوطة فى معتمدات المذهب
نعم مصرحات بان المعتمد قول الامام وحيث كان قولهما مصرحا بان
يفتى وبه ناخذ وعليه عمل الناس يكون هو المفتى به فى المذهب كلها
مقدوحات لا تفيده المطلب الله سبحانه وتعالى اعلم نمقه الفقير
امين البالى الحنفى مفتى المدينة المنورة عفى الله تعالى عنه
وها انا انقل اليك ما اطلعت عليه فى كتب ساداتنا الحنفية مما يتعلق
بهذه المسئلة وان كان ذلك فضولا منى حملنى عليه الرغبة فى زوال
الاشتباه تجرى الرياح على خلاف ما يهواه ثم يعرض ذلك على مولانا
شيخ الاسلام وعلى بقية علماء اهل المشرق والمغرب من السادة
الحنفية وغيرهم ليميزوا الخطأ من الصواب ياليت لم يعرض عليهم
يقولوا ما قاله شئ يتلى عليه ان هذا الشئ عجاب لكونه خطأ لا يرتاب
ويحصل بذلك ان شاء الله تعالى اتحاد اهل الاسلام على طريق واحد
وتتفق كلمتهم وتاتلف قلوبهم ولا ينسب خطأ فى العمل للسابقين
منهم واللاحقين وهذا الذى تمناه يمكن حصوله عند ظهور امام الزمان
بين المسلمين ولا حاجة الى العرض على شيخ الاسلام ولا العلماء
ادنى الطلبة عرف انه اخطأ من اول الرسالة الى المنتهى قال فى تنوير
الابصار وشرحه الدر المختار ووقت الظهر من زواله اى ميل ذكاء عن
كبد السماء الى بلوغ الظل مثليه وعنه مثله وهو قولهما وزفر والائمة
الثلاثة قال الامام الطحاوى وبه ناخذ وفى غرر الاذكار وهو المأخوذ

Marfat.com

نگاہداشت کی اور راہِ خدا سے بے راہ ہوا اگر وہ شخص کہ جسنے حرمت کو ترک کیا اور فرمایا کہ ہرگز
اس بات کے مطلب کو کوئی نہین پونہچ سکتا مگر وہ لوگ کہ طالب ہین اور فرمایا کہ جو مرید کہ نعرہ مارتا ہی
اور شور و فریاد کرتا ہی وہ مثل ایک چھوٹے سے حوض کے ہی اور جو خاموش ہی وہ مثل ایک موتی
بھرے دریا کی ہے اور فرمایا کہ اُسیقدر دکھلانا چاہیے کہ جسقدر ہو یا ویسا ہونا چاہیے کہ جیسا کہ
دکھلاوے - اور فرمایا کہ جسکا کہ ثواب کل روزِ قیامت کو حق تعالی ہوگا بیشک اُسنے آج کے روز
ایسی عبادت نہین کی ہی کہ جسکے ہر ایکدم کے مجاہدون کا ثواب اُسیوقت حاصل ہو اور فرمایا کہ
علم غدر ہے اور معرفت مکر ہے اور مشاہدہ حجاب ہے پس تو کسطرح پاویگا ہر چیز کو کہ اُسکو طلب کرتا ہی
اور فرمایا کہ دلون کی بستگی نفوس کی کُشادگی مین ہے اور دلون کی کشادگی نفوس کی بستگی مین ہے
اور فرمایا کہ نفس ایک ایسی صفت ہے کہ کبھی نہین چلتی مگر باطل کیطرف اور فرمایا کہ حیات علم مین ہے
اور راحت معرفت مین ہی اور ذوق ذکر مین ہی اور فرمایا کہ شوق عاشقونکی ایسی دارالسلطنت ہے
کہ جسمین ایک تخت فراق کی سیاست کا بچھا ہی اور ایک تلوار ہجران کی ہول کی کھنچی ہے اور ایک شاخ
وصال کے نرگس کی ہجران کے ہاتھ مین ہی اور ہر دم مین اُس تلوار سے ہزار سر کاٹے جاتے ہین
اور فرمایا کہ سات ہزار برس گذر گئے ہین اور ابتک وہ وصال کے نرگس کی شاخ بن جھولی ہی اور
کسیکی آرزو کا ہاتھ اُس تک نہین پونہچا ہی اور فرمایا کہ معرفت وہ ہی کہ تو خلق کی حرکات [illegible]
سکنات کو خدا ہی سے پہچانے اور فرمایا کہ توکل زیست کو ایک ہی روز پر موقوف کرنا اور [illegible]
خیال بالکل نرکھنا ہے اور فرمایا کہ ذکر کثیر شمار پر نہین ہی بلکہ غفلت سے خالی ہو حضور دل پر ہے
اور فرمایا کہ محبت وہ ہی کہ تو دنیا و آخرت کو دوست نرکھے اور فرمایا کہ عالمون کا اختلاف [illegible]
مگر تجرید اور توحید مین نہین اور فرمایا کہ [illegible] کا رہنا ایک لباس ہی کہ [illegible]
اور فرمایا کہ وہ شخص حقتعالی سے سارے مخلوق سے دور تر ہے [illegible]
سے کام چلاتا ہی اور فرمایا کہ وہ بندہ ساری خلائق [illegible] لوگون کی [illegible]
اُٹھاتا ہی اور خوش خلقی سے پیش آتا ہی اور فرمایا کہ نفس کو [illegible]

Marfat.com

فی البرہان وہو الاظہر لبیان جبرئیل وہو نص فی الباب فی الفیض وعلیہ
عمل الناس الیوم وبه یفتی اه فصاحب الدر ناقل لیس له کلام من نفسه
لیس فیه اثر من الترجیح لان معناه تفضیل ارباب الترجیح المجتهد فی المذهب
بعض الروایات علی البعض ولم یذکر من اهل الترجیح الا الطحاوی والطحاوی
خبر باختیاره مع اتباعه لعصر الاول ولم یذکر ان دلیلهما اقوی من دلیله
وان ذکره لم ینقل وله اختیارات فی بعض مسائل واصحاب الترجیح فی عصر
الطحاوی او قبله او بعده من الحنفیة کثیرون لا تقدر علی عدهم واهل الاجتهاد
لا یلزمهم اتباع الطحاوی والعمل بترجیحه وما بعد الطحاوی ومن ذکره من صاحب
غرر الاذکار هو شمس الدین محمد بن محمد بن محمود البخاری وصاحب البرهان
ابراهیم الطرابلسی من المتاخرین وصاحب الفیض ابراهیم الکرکی المتوفی سنة
٩ ٢٢ قد مر انهم من الطبقة السابعة لیس لهم رتبة الترجیح ولو فرض انهم
کالکمال فی الفضل والکمال والکمال ان ادعی الاجتهاد قالوا لیسلم له ولکن
ما ادعی فمثل صاحب الغرر والفیض والبرهان کثیر فی کل مکان وزمان
ولا یلزمهم اتباع کلام هؤلاء الثلاثة فی کل شان فقول الغرر وهو المأخوذ
لیس المراد به انه اخذه هو لعدم الاعتداد باخذه فمراده حکایة اخذ مجتهد
ایاه فالمجتهد الآخذ ان کان الطحاوی فرجع الی حکایة اختیار الطحاوی
وان کان غیر الطحاوی فلا بد من بیانه وبعد البیان یعلم ان الآخذ به
الاثنان وبقی المأخوذ عند الجمهور المثلان وقول البرهان وهو الاظهر
مخالف لاقوال الآخرین وهم الاکثر وقوله لبیان جبرئیل وهو نص فی الباب

Marfat.com

اور جو شخص کہ حق تعالی کو حق تعالی سے پہچانتا ہی زندہ ہوتا ہی اور جو شخص کہ حق تعالی کو اپنے سے
پہچانتا ہی فانی ہوتا ہے اور فرمایا کہ عارف کا دل مثل اُس چراغ کے ہی کہ صاف آئینہ کی قندیل مین
دھرا ہو کہ اُسکی روشنی عالم ملکوت کو روشن کرتی ہی اور جب یہ حال ہی تو پھر اُسکو تاریکی سے کیا خوف ہے
اور فرمایا کہ خلق کی ہلاکی دو چیزون مین ہی ایک تو مخلوق کی حرمت نکرنا اور دوسرے خالق کا
احسان نہ ماننا۔ لوگون نے آپ سے پوچھا فریضہ اور سُنت کیا ہی آپ نے فرمایا کہ حق تعالی کی صحبت فرض ہے
اور دُنیا کا ترک کرنا سُنت ہے۔ کہتے ہین کہ آپکے ایک مُرید نے سفر کو جاتے وقت آپسے عرض کیا کہ مجھے
کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ مین تجھے تین نصیحتین کرتا ہون اُسپر عمل کیجیو ایک تو یہ ہی کہ اگر کسی
بدخصلت سے تجھے ملنے کا اتفاق ہو تو اُسکی بدخصلتی کو اپنی نیک خصلتی مین لائیو تاکہ تیری خوشی برقرار رہے
زائل نہو اور جب کوئی تجھکو کچھ دیوے تو پہلے خدا کا شکر کیجیو بعد اُسکے اُس شخص کا کہ جسکا دل خدا نے
تجھپر مہربان کیا ہے اور جب کوئی بلا تجھے درپیش آوے تو عاجزی کا اقرار کیجیو اور فریاد کریو کیونکہ تو
صبر نکر سکیگا اور حق تعالی کے یہان کچھ اسکی پروا نہین ہے پھر لوگون نے کہا کہ کچھ زہد کی تعریف
فرمایئے آپ نے فرمایا کہ زہد بے قیمت چیز ہی کیونکہ مین تین روز زاہد رہا روز اول دُنیا مین اور روز
دوم آخرت مین اور روز سوم اُس چیز سے کہ ماسوا ہی ایک ہاتف نے آواز دی کہ دیکھ بایزید تو ہماری
برداشت نکر سکیگا مینے کہا کہ میری مراد تو یہی ہی میرے کان مین آواز آئی کہ کہتے ہین کہ تو نے پائی
تو نے پائی اور فرمایا کہ مین اُسکی رضا پر اسقدر راضی ہون کہ اگر کسی بندے کو ہمیشہ کے واسطے
اعلی علیین مین داخل فرماوین اور مجھکو ہمیشہ کیواسطے اسفل السافلین مین قید کرین تو بھی مین بہت
راضی اور خوش ہونگا۔ لوگون نے آپسے پوچھا کہ بندہ کمال کے درجے کو کب پہونچتا ہے آپ نے
فرمایا جبکہ اپنے عیبون کو پہچانتا ہی اور مخلوق سے توجہ دلی کو اُٹھا لیتا ہی اُسوقت حق تعالے
اُسکو اُسکی ہمت اور اُسکو اپنے نفس سے دوری کے موافق اپنی قربت عطا فرماتا ہی لوگون نے کہا کہ
حضرت آپ [illegible] کہ تو زہد اور عبادت کیواسطے فرماتے ہین اور ہم آپکو دیکھتے ہین کہ آپ زیادہ زہد
اور عبادت مین مشغول نہین ہوتے حضرت بایزیدؒ نے یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور فرمایا کہ آہ زہد اور

Marfat.com

لكنه ليس بحكم يقبل النسخ فلا بد من سد هذا الباب وقوله الكرم وعليه عمل
الناس اليوم ان اراد جميع الناس فقد مر ارا انه كذب وان اراد ناس
بلاده وحواليها من الروم قد عرفت انه لا عبرة بعملهم المخالف للكتب
والعلوم وقوله اليوم افاد ان هذا العمل حدث فى زمانه وكان قبل اليوم
العمل بخلافه فسقط به اعتراز المؤلف بقوله والحكم بان العمل به فى جميع
الاعصار والامصار وكثر الكلام فيه بالتكرار وقوله وبه يفتى لا يتم الا ببيان
من افتى به من اهل الاجتهاد وبيان انه لم يفت احد من المجتهدين على خلافه
او افتى ولكن دليل هذا اقوى من دليل ذاك ولم يبين لكن قال محشيه
العلامة ابن عابدين رحمه الله عند قوله وهو نص ما نصه فيه ان الادلة
تكافأت ولم يظهر ضعف دليل الامام بل ادلته قوية ايضا كما يعلم من مراجعة
المطولات وشرح المنية وقد قال فى البحر لا يعدل عن قول الامام الى قولهما
او قول احدهما الا لضرورة من ضعف دليل او تعامل بخلافه كالمزارعة وان
صرح المشائخ بان الفتوى على قولهما كما هنا اه واقر العلامة المذكور
كلام صاحب البحر هنا كما ترى وناقشه فى كتاب القضاء من الحاشية المذكورة
بما نصه وفى فتاوى ابن الشلبى لا يعدل عن قول الامام الا اذا صرح
احد من المشائخ بان الفتوى على قول غيره وبهذا سقط ما بحثه فى البحر
من ان علينا الافتاء بقول الامام وان افتى المشائخ بخلافه وقد صرح
محشيه الخير الرملى بما معناه ان المفتى حقيقة هو المجتهد واما غيره فناقل
لقول المجتهد فكيف يجب علينا الافتاء بقول الامام وان افتى المشائخ

Marfat.com

...اوت کو مجھ سے چھین لیا ہی لوگون نے پوچھا کہ خدا کی طرف راستہ کس طور پر ہے آپنے فرمایا
...دراہ سے کھڑا ہو واصل بحق ہوگا لوگون نے پوچھا کہ ہم کسطرح سے حق تعالیٰ تک پہونچ سکتے ہین
...پنے فرمایا کہ اندھے اور بہری اور گونگے بننے سے لوگون نے کہا کہ ہمنے بہت سے بزرگان دین کا کلام
...الیکن کسی کا کلام بہتر آپکے کلام سے نہ پایا آپنے فرمایا کہ اُنھون نے بحر صفا اور معاملہ مین گفتگو کی
...مین بحر صفاء محبت کی گفتگو کرتا ہون اُنھون نے ملی جلی باتین کہین اور مین بے میل کہتا ہون
...رظاہر ہی کہ جو چیز خالص نہین ہے وہ دوسری چیز کو کہ میلدار ہے خالص نہین کر سکتی اور اُنھون نے
...ورہم کہا اور مین کہتا ہون کہ تو ہی تو - ایک شخص نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ آپ مجھے وصیت
...ایئے آپنے فرمایا کہ آسمان کیطرف نظر کر اُسنے نگاہ کی پھر آپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اُس کو
...سنے پیدا کیا ہی اُسنے کہا کہ ہان جانتا ہون آپنے فرمایا کہ جسنے آسمان کو پیدا کیا ہی جہان ہے تو
...مین ہووے تجھپر واقف ہوگا اُس سے ڈرتا رہ - ایک شخص نے کہا حضرت یہ کیا وجہ ہی کہ طالب
...ل سیر و سفر سے آسودہ نہین ہوتے آپ نے فرمایا کہ جو کچھ کہ مقصود ہے وہ مقیم ہی اور ظاہر ہے
...رجب مقیم ہے تو مسافر کا سفر مین اُسکو تلاش کرنا ایک محال بات ہے لوگون نے کہا کہ ہم
...سکے ساتھ صحبت رکھین آپنے فرمایا کہ ایسے شخص کے ساتھ کہ اگر تم بیمار پڑو تو بیمار پرسی کو آوے
...ورکوئی خطا تم سے ہوجاوی تو اُسکو معاف فرماوے اور جو کچھ کہ حق ہووے اُسکا تم سے نہ چھپاوے
...ایک شخص نے کہا حضرت یہ تو فرمایئے کہ آپ رات کو نماز کیون نہین پڑھتے آپنے فرمایا کہ مجھے
...نماز کی چھٹی نہین ہے مین عالم ملکوت کے گرد پھرتا ہون اور جہان کہین کسیکو عاجز اور پڑا گرا
...پاتا ہون اُسکی مدد کرتا ہون یعنے مین باطنی کامون مین مشغول رہتا ہون لوگون نے پوچھا
...سب سے بڑی علامت عارف کی کیا ہی آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تیرے ساتھ کھانا کھا
اور تجھ سے بھاگتا ہے اور تجھی سے خریدتا ہے اور تیرے ہی ہاتھ بیچتا ہے اور اسکا دل
پاکی کے محل کے بزرگ مرتبون کے مسند پر تکیہ لگائے ہوتا ہی - اور فرمایا کہ عارف مرد ہے کہ
خواب مین خدا کے سوا کسیکو نہ دیکھے اور اُسکے سوا کسیکے ساتھ اتفاق نہ کرے اور اپنا راز

Marfat.com

المشائخ بخلافه ونحن انما نحكي فتواهم لا غير انتهى اقول وحيث كان كلام البحر
ساقطا فلا ينبغي التشبث به عند الفتوى فيه مفاسد كثيرة لا تخفى من خذف
بعض الجمل وعدم فهم المرعي او المدعي التلبيس والاخفاء واسقاط كلام
البحر راسا فاعلم اولا ان صاحب الدرر اما من نفسه او من البرهان نقل
دليل ان ما بين بقوله لبيان جبرئيل عليه السلام حيث قال بعد ما ام النبي
صلى الله عليه وسلم في اليومين الوقت بين هذين الوقتين وهو نص في
الباب بان وقت العصر من المثل الى المثلين فعارضه المحشي بان هذا انما يكون
مرجح قولهما اذا لم يكن للامام دليل اصلا او له دليل ضعيف وليس كذلك
بل له ادلة تدل على المثلين ولما كانت مشهورة ومبسوطة في المعتمدات
اجمل كما اجمل صاحب الدرر فهذا معنى الادلة تكافات ثم قال والمهدد ضعف
دليله حتى يعدل عن قوله فلا يفيد ما ذكرت رجحان قولهما وكان هذا القدر
كافيا في منع ترجيح قولهما ومع هذا ازاد قوله بل ادلته قوية ايضا تبرعا او
ترقيا واحال الى المطولات وشرح المنية فبنا كله على المطولات الى
بكلام البحر الماخوذ من المعتمدات تاييد المنع المستند لا على انه على كلام
البحر فقط اعتمد حتى يعترض عليه بانه اعتمد عليه هنا ثم رد في باب القضاء
مع انه رده هناك من جهة ادعائه الافتاء لا من جهة هذا المعنى وحاصل ما في
البحر الذي استفاده من الشيخ قاسم واستفاده ابن الهمام لا يترك قول
الامام ولا يعمل بقولهما الا اذا ظهر ضعف دليله او التعامل على خلافه في
او اختلاف عصر وترك آخر كلام البحر وهو قوله وقد صرح بذلك اي بالعمل

Marfat.com

ترقی کی اور مجکو زندہ کیا اور فرمایا کہ مینے خیال کیا کہ مین اُسکو دوست رکھتا ہون جب غور کیا
معلوم ہوا کہ اُسکی دوستی تو میری دوستی سے بھی پہلے تھی اور فرمایا کہ ہر کوئی ثمل کے دریا مین
ڈوبا ہے اور مین اُسکے خشکی کے دریا مین ڈوبا ہون یعنی دوسرون نے اپنی ریاضت پر نظر کی ہے
اور مین حق تعالی کی عنایت پر نظر رکھتا ہون اور فرمایا اور لوگون نے علم مُردون سے سیکھا ہے
اور مینے علم ایسے زندہ سے سیکھا ہے کہ جو کبھی نہ مریگا اور فرمایا کہ سب لوگ حق تعالی کے ساتھ
باتین کہتے ہین اور مین حق تعالی کی طرف سے باتین کہتا ہون کیونکہ حق میرے واسطے ہے۔ اور فرمایا
کہ علم ظاہری کی فرمانبرداری و پیروی سے کوئی چیز مجھپر دشوار زیادہ نہین ہے اور فرمایا کہ مینے نفس کا
حق تعالی کیطرف بلایا اُسنے قبول کیا مینے اُسکا ساتھ چھوڑا اور اکیلا اُسکی حضوری مین گیا اور
فرمایا کہ میرے دلکو آسمان پر لے گئے مین تمام عالم ملکوت کے گرد پھرا جب واپس آیا تو مجھسے
پوچھا کہ کیا لایا مینے کہا محبت و رضا کیونکہ یہی دونون بادشاہ تھے۔ اور فرمایا کہ جب مینے حق تعالی
اپنے علم سے جانا تو اپنے دلمین سمجھا کہ یہی میرے واسطے کافی ہوگا لیکن جب مینے حق تعالی کو اُسکا
فضل سے پہچانا تو سمجھا کہ ابھی مجھے اور ترقی کرنا چاہیے یہ میرے واسطے کافی نہین ہے۔ اور فرمایا
کہ مین اپنے اعضا کو عبادت مین مشغول کرتا اور جب کسی عضو کو سُست پاتا تو دوسرے عضو سے
کام لیتا یہانتک کہ مین بایزید ہوگیا اور فرمایا کہ میرے دلمین گذرا کہ معلوم کرون کہ سب سے زیادہ
سخت عذاب جسم کے لیے کونسا ہے آخر کو معلوم ہوا کہ غفلت سے بڑھکر کوئی عذاب سخت تر نہین ہے
کیونکہ دوزخ کی آگ آدمی کو اسطرح نہ جلاویگی جسطرح کہ ذرہ بھر غفلت جلاویگی اور فرمایا کہ
برسون گذر گئے کہ جب مین نماز کو کھڑا ہوتا ہون تو میرا اعتقاد اپنے نفس کے بارے مین یہی
رہتا ہے کہ مین آتش پرست ہون مجھے زنار توڑنا چاہیے اور فرمایا کہ عورتون کا کام ہمارے
کام سے بہتر ہے کیونکہ وہ ہر مہینے مین غسل کرکے ناپاکی سے پاک ہوتی ہین اور ہمین ہمارے
ساری عمر پاکی کا غسل نصیب نہوا اور فرمایا کہ اگر ساری عمر مین ایک کلمہ بایزید سے درست
نکل جاوے تو پھر اُسے کسی کا خوف نہین ہے اور فرمایا کہ کل قیامت کے میدان مین کہین گے

Marfat.com

واشار الى بعض ذلك بقوله ولم يظهر ضعف دليله بل ادلته قوية ولم يصحح لفقد
ماسواه لكونه معلوما اذ لا ضرورة فى تعجيل العصر ولم يختلف العصر بان
يكون الناس فى عصرهما اسرع فى العبادات منهم فى عصره ولا تعامل
الناس عامة على خلاف قوله وبهذا سقط ايضا ما كرره المؤلف كثيرا من
ان عمل الناس على خلاف قول الامام وقوله وان صحح المشائخ لعله
سقط المصنف ونحوه من قلم الناسخ اى احد من المشائخ او بعض وافر
فالمراد بالبعض هو الطحاوى اذ لو كان معه واحد ممن له رتبة الترجيح لذكره
صاحب الدر وغيره من غير الالتجاء الى صاحب الفيض والغرر والقرينة على
كون مراد صاحب البحر بعض المشائخ امران احدهما ان صاحب البحر لم يخترع
هذا الاصل من عند نفسه بل فهمه من كلام الشيخ قاسم وابن الهمام بحيث
لا يشك فى فهمه الخواص والعوام على ما سننقله ان شاء الله تعالى وثانيهما ان
صاحب البحر صرح بعد نقل ترجيحات المتون والشروح ونقل قول قاضيخان
بانه يعمل بقوله لا بقولهما الا فى مسائل يسيرة كالمزارعة والمعاملة بقوله وحيث
ثبت ان وقت العصر اذا صار ظل كل شئ مثليه انه مذهب ابى حنيفة وصححه
المشائخ واختاروه وجب على مقلديه العمل به ولا يجوز لهم العمل بالقول
غيره فقد افصح بان المشائخ صححوا المثلين واختاروه قولا مطابقا
للواقع فكيف يمكنه القول بان جميع المشائخ صرحوا بان الفتوى على قولهما
قولا غير مطابق للواقع اذ لو سئل صاحب البحر بانه هل احد قال به غير الطحاوى
لا يقدر ان يقول نعم وقد قال فى رسالته بعد كلام الشيخ قاسم وشيخه ابن

Marfat.com

کہ تونے یہ کام کیون کیا یا اس کام کو تونے کیون نہین کیا تو مین اسکو زیادہ پسندیدہ سمجھتا ہون اور دوست رکھتا ہون کہ مجھسے یون پوچھین کہ تونے کیون نہین کیا یعنے یہ نہین کہ تونے کیون کیا مین پایا جاتا ہی اور مین پنا شرک ہے اور شرک بدترین گناہ ہے اسلیے مین چاہتا ہون کہ ایسی عبادت کرون کہ جسمین لفظ مین درمیان مین نہو اور فرمایا کہ خداے تعالیٰ خلائق کے اسرار پر واقف ہے جس طرف کو کہ نظر فرماتا ہے اپنی محبت سے خالی پاتا ہے مگر بایزید کے اسرار کو اپنی محبت سے پُر پاتا ہے اور فرمایا کہ بہت سے لوگ ہین کہ ہمسے نزدیک ہین اور دراصل وہ دور ہین اور بہت سے لوگ ہین کہ ہمسے دور ہین اور دراصل ہمسے نزدیک ہین اور فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ تو مجھسے توحید سے زیادہ کی درخواست کر رہا ہون جب مین بیدار ہوا تو مینے کہا کہ اے پروردگار مین توحید کے بعد زیادہ اور کچھ نہین چاہتا ہون اور فرمایا کہ خداے بزرگ اور برتر کو دیکھا کہ مجھسے فرمایا اے بایزید کیا چاہتا ہے مینے کہا کہ مین وہ چاہتا ہون کہ تو چاہتا ہے حق تعالےٰ نے فرمایا کہ مین تیرا ہون جیسا کہ تو میرا ہے اور فرمایا کہ مینے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تیری طرف راہ کسطرح ہے فرمایا کہ خودی کو ترک کر اور چلا آ اور فرمایا کہ لوگ خیال کرتے ہین کہ مین ایک انکے مثل ہون اگر میری صفت عالمِ غیب مین دیکھین تو ہلاک ہو جاوین اور فرمایا کہ مین مثل دریا کے ہون کہ نہ اسکی گہرائی ظاہر ہے اور نہ اوّل اور نہ آخر ظاہر ہے ایک شخص نے حضرت بایزید سے سوال کیا کہ عرش کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ مین ہون پوچھا کہ کرسی کیا ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون پھر پوچھا کہ لوح وقلم کیا ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون کہا کہ خداے غالب و بزرگ کے بہت بندے ہین جیسے ابراہیم علیہ السّلام اور موسیٰ علیہ السّلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہ وہ سب مین ہون پھر کہا کہ کہتے ہین کہ خداے غالب و بزرگ کے بندے حضرت جبرئیل او میکائیل اور عزرائیل علیہم السّلام ہین آپنے فرمایا وہ بھی سب مین ہون وہ مرد خاموش ہو رہا حضرت بایزید نے کہا ہان جوکوئی کہ حق مین فنا ہو جاوے حقیقت مین تمام چیزین جو موجود ہین حق ہی ہین اگر وہ شخص درمیان مین نہ ہے سب کو حق ہی حق دیکھے کیا عجب ہے والسّلام۔

Marfat.com

بن الهمام واستفيد منه انه لايفتى ولايعمل الا بقول الامام ولا يعدل الخ واستفيد
منه ايضا ان بعض المشائخ وان قال الفتوى على قولهما وكان دليل الامام
واضحا ومذهبه ثابتا لايلتفت الى فتواه ولايعمل بها اه وهذا كما ترى صريح
بذكر بعض ومقيد بكون دليل الامام واضحا ومذهبه ثابتا فاللازم للمؤلف الذي
قام لنصرة الدر موجبا لكلامه دفع المعارضة بان ينكر ادلة الامام او يظهر
ضعفه ولو بالخيالات والاوهام فترك منصبه كما ترك زما للمنصب مذهبه
واشتغل باحداث التناقض في كلام المحشي بحكم وهمه واظهر للعلماء مراتب
فهمه وتوهم جفاف البحر من غير تنقيص جزء من القطر وهل ينقص البحر بشرب طير
ولو اكبر من الصقر وقوله وناقشه الخ ان اراد ناقش كلام البحر في الجملة فهو
صحيح لكنه لاينفعه لان مناقشته في كلام البحر في دعوى الافتاء بانه ليس
عليك الافتاء لعدم كونك مجتهدا وان اراد انه ناقشه في كلامه المستفاد من
كلام ابن الهمام وتلميذه بانه لايعدل عن قول الامام الا لكذا فليس كذلك
ولايتوهم احد هذا من كلامه في كتاب القضاء على ما ستعرف ان شاء الله تعالى
وفهم المؤلف ان ابن عابدين لما راى كلام ابن الشلبي حيث افاد انه لايعدل
عن قول الامام ان صرح احد من المشائخ بان الفتوى على قول غيره قبله لاجله
واعتقد انه حق ورجع عن اعتقاد حقيته كلام البحر المدلل ومثل هذا في شان
ادنى الطلبة لايعقل ولاشك انه لامخالفة بين الكلامين فصاحب البحر يسلم
انه لو كان دليل الامام ضعيفا وافتى واحد من المشائخ على خلافه لضعف
دليله يعدل عن قوله وكذلك ابن الشلبي يسلم لو لم يكن دليل الامام ضعيفا وصححه المشائخ

Marfat.com

معراج شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے یقین کی آنکھ سے حق تعالیٰ کو دیکھا بعد اس بات کے کہ مجھکو تمامی موجودات سے درجۂ استغنا پر پہنچایا اور اپنے نور سے منور فرمایا اور عجائب و اسرار پر مجھکو ماہر کیا اور اپنی عظمت اور ہُویّت مجھپر ظاہر فرمائی اور مینے حقتعالیٰ کی مدد سے اپنے مین دیکھا اور اپنی صفتوں مین غور و فکر کی تو ظاہر ہوگیا کہ میرا نور حق تعالیٰ کے نور کے مقابلے مین تاریکی تھا اور میری عظمت حق تعالیٰ کی عظمت کے مقابلے مین بالکل حقارت تھی اور میری عزت حقتعالیٰ کی عزت کے مقابلے مین گم ہوگئی وہان بالکل صفا پائی اور یہان بالکل کدورت پائی۔ پھر جو مینے نگاہ کی تو اپنا نور حقتعالیٰ کے نور مین دیکھا اور اپنی عزت حقتعالیٰ کی عزت و عظمت مین پائی مینے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی قدرت سے کر سکا اُسکا نور میری قالب مین چمکا مینے انصاف و حقیقت کی نظر سے دیکھا تو ساری پرستش حقتعالیٰ سے تھی نہ مجھسے اور حالانکہ مینے جانا تھا کہ مین اُسکی پرستش کرتا ہون مینے کہا بار خدایا یہ کیا معاملہ ہے فرمایا کہ وہ تمام مین ہون نہ غیر میرا یعنے فعلون کا ظہور تجھسے ہے لیکن طاقت اور قوت فعل کی مجھسے ہے جب تک میری توفیق تیری حال پر نہو تیری قدرت نہین کہ کسی طرح کی خیر یا عبادت کر سکے بس میری آنکھ کو واسطہ دیکھنے اور عین کو دیکھنے سے بند کیا اور اُسکو اپنی ذاتِ پاک کا اصلی دیکھنا عطا فرمایا اور مجھکو میری ہستی سے نیست کرکے اپنی بقا سے باقی بنایا اور عزیز کیا اور اپنی خودی بغیر روک ٹوک میرے وجود کے مجھکو دکھائی پھر تو میری حقیقت نے ترقی پائی اور مینے حق تعالیٰ سے حق تعالےٰ کو دیکھا اور حق تعالےٰ کو حقیقت مین پایا اور وہان مینے مقام کیا اور آرام لیا اور کان بہرے کیے اور زبان گونگی بنائی اور جو علم کہ کسی [illegible] اُسکو ترک کیا اور نفس امّارہ کی روک ٹوک کو درمیان سے اُٹھا دیا بغیر آلات بشری ایک مدت وہان ٹھہرا اور فضول کو وصول کیوجہ سے توفیق کے ہاتھ سے بہار احق تعالیٰ کی مجھپر بخشایش ہوئی اور مجھکو علم ازلی عطا فرمایا اور اپنے لطف سے زبان میری حلق مین رکھی اور اپنے نور سے مجھکو آنکھ عطا کی مین پھر تو مینے سارے موجودات کو حق تعالیٰ دیکھا اور لطف کی زبان سے حق تعالیٰ سے

Marfat.com

واحد المشايخ افتى على قول غيره انه لا يعدل عن قوله وان لم يسلم فهو مورد عند الكل فصاحب البحر صرح بعد نقل كلام البدائع ونحوه بانه لا يعدل عن قول الامام الا لكذا وكذا وكل ذلك مفقود ههنا ونقل عن كثير من المشايخ انهم صححوا قول الامام واختاروه والذي ختار خلافه هو الطحاوي وحده وهو ادنى رتبة احد من رجح قول الامام او دونهم او فوق بعضهم فاشار بقوله وان صحح بعض المشايخ الخ الى ان تصحيح هذا البعض لا يوجب العدول عن قوله اذ الموجب ظهور ضعف دليله او ضرورة او تعامل او اختلاف عصر ولم يوجد شيء منها بخلاف المزارعة ونحوها ولهذا قيده بقوله ههنا وكلام ابن الشلبي مقيد بانه اذا ظهر موجب العدول ولم يصحح احد من اهل الترجيح بتصحيح قول الامام وبان الفتوى عليه وصحح احد بان الفتوى على قول غيره يعمل عنه فلا منافاة بين الكلامين وان لم يقيد كلام ابن الشلبي بما ذكرنا لا صحة لكلامه لانه اذا صحح احد من المشايخ بان الفتوى على قول غيره وصحح واحد آخر منهم او اكثر بان الفتوى على قول الامام ولم يظهر ضعف دليله او موجب آخر كيف يعدل عنه بل اللازم ان لا يعدل لانه اذا لزم اتباع بعض المشايخ ولو على قول غير الامام فلزوم اتباع بعض المشايخ الذي هو على قول الامام بالاولى والمؤلف عفي عنه نقل آخر كلام المحشي في كتاب القضاء دون اوله حيث قال وفي فتاوى ابن الشلبي الخ وجعل المشار اليه بقوله بهذا ما قاله ابن الشلبي وحكم بان ابن عابدين اسقط كلام البحر لكلام ابن الشلبي وليس كذلك بل المشار اليه بهذا ما ذكره الدر والتنوير وغير

مناجات کی اور حق تعالی کے علم سے علم حاصل کیا اور اُسکے نور سے اُسکو دیکھا جناب باری عزّ اسمہٗ کا ارشاد ہوا ای تو تو سب کے ساتھ اور سب سے علیحدہ اور بغیر اسباب کے اور اسباب کے ساتھ ہے مینے عرض کیا ای بارِ خدا مین اسی پر فریفتہ ہونگا اور اپنی ہستی پر تیرے سے بے پروانہ ہونگا مجھے تو بغیر اپنے تیرا ہونا بغیر تیرے اپنی ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور تیرے ساتھ تیری ہی سی بات کرنا تیرے ساتھ نفس سے بات کرنے سے بہتر ہے حضرت حق تعالی نے فرمایا اب شریعت کو ترک مت کر اور امر و نہی کی حد سے قدم باہر مت رکھ تاکہ تیری سعی و کوشش ہمارے نزدیک پسندیدہ ہو مینے کہا کہ میری بھی یہی مُراد ہے اور میرے دلکو یقین ہے اور اگر تو اپنے سے شکر کیے تو اُس سے بہتر ہے کہ مجھ سے کیے اور اگر تو برائی کرے تو میرے سے کرے کیونکہ تو نقصان اور عیب سے پاک ہے حضرت باری تعالے نے فرمایا کہ یہ راز تو نے کس سے سیکھا مینے کہا کہ سائل بہتر جانتا ہے مسئول سے کیونکہ وہی مُراد ہے اور وہی مرید اور وہی مجاب ہے اور وہی مجیب جب حق تعالے نے میرے راز کی صفائی دیکھی تو یہ توفیق بخشی کہ اپنی رضامندی کی ندا سے سرفراز کیا اور خوشنودی کی رقم میرے نام پر کھینچی اور مجھکو منور فرمایا اور نفس کی تاریکی اور بشریت کی کدورت سے پاک کردیا پس مینے جانا کہ مین اُسی سے زندہ ہون اور اُسی کے فضل سے خوشی کا بچھونا دل مین بچھائے ہون حضرت حق تعالے نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے مینے کہا تجھی کو مانگتا ہون کیونکہ بزرگونکا بڑا بزرگ اور کریمونکا بڑا کریم تو ہی ہے اور مین تیرے ہی سے تجھپر قانع ہون جب تو میرا ہوا اپنے فضل اور کرم کے فرمان کو لپیٹ رکھا لینے سے مجھے دور مت کر اور جو کچھ کہ تیرے سوا ہے اسکو میرے آگے مت لا تھوڑی دیر جواب ندیا پھر کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا اور مجھسے فرمایا کہ تو حق کہتا ہے اور تو حق ڈھونڈھتا ہے اس سبب سے کہ تو نے حق دیکھا اور حق سُنا مینے کہا کہ اگر تو تیرے سے دیکھا اور اگر مینے سُنا تو تیرے سے سُنا پہلے تو نے سُنا پھر مینے سُنا اسکے بعد مینے اُسکی بہت حمد و ثنا کی اسلیے اُسنے اپنی کبریائی سے مجھکو پر عطا فرمائے تب مین عزت کے میدانون مین اڑا اور اُسکی صنعت و قدرت کے عجائبات کو دیکھا جب اُسنے میرے ضعف و کمزوری کو معلوم کیا اور میری عاجزی و

Marfat.com

وغيرهما حاصله ان صاحب التنوير والدر نقلا عن المنية والسراجية وغيرهما
ان القاضي كالمفتي ياخذ بقول ابحنيفة ره على الاطلاق ثم بقول الثاني
ثم بقول الثالث ثم بغيره كزفر والحسن رحمهم الله ولا يخير ولا يخالف الترتيب
المذكور الا اذا كان مجتهدا في المذهب من المشائخ الذين هم اصحاب
الترجيح فلا يلزمه الاخذ بقول الامام على الاطلاق بل عليه النظر في الدليل
وترجيح ما رجح عنده دليله ونحن نتبع ما رجحوه واعتمدوه والقاضي
اذا لم يكن مجتهدا فعليه تقليدهم وان قضى بخلافه لا ينفذ حكمه ثم ذكر
لتاييد قوله ونحن نتبع ما رجحوه قول ابن الشلبي بانه اذا صحح احد من المشائخ
نتبع ما رجحه يعني لم يرجح احد قول الامام ثم قال بهذا اي بما ذكر من ان المجتهد
لا يفتي ولا يحكم ولا يختار قولا من الاقوال بل يتبع ما رجحه المشائخ سقط
ما بحثه صاحب البحر وبين المبهم بقوله من ان علينا الافتاء يعني كيف نفتي
ولسنا بمجتهد والمفتي لزم ان يكون مجتهدا واوضحه بذكر اعتراض الرملي اي معنى سقط
وهذا ظاهر جدا لا يخفى على احد وحذف اول ما في الحاشية واخذ من آخره
واوهم الغير ان ما بحثه البحر هو كلامه الاول لا يعدل الى سقط بقول
آخر انه يعدل ليت شعري اذ قيل له كيف يسقط كلام البحر المعروف في
الديار المنتشر مصنفاته في الاقطار المقبول عند الصغار والكبار بكلام شخص
ليس له ولفتاويه اشتهار كيف يجيب اني له الاقتدار وان كان مراد
المحشي ما فهمه يتوجه عليه هذا السوال على ان صاحب البحر له ان لا يسلم
وجوب اتباع من افتى من المشائخ بخلاف قول الامام متمسكا بما قاله الامام

Marfat.com

پہچانا مجھکو اپنی قوت سے قوی کیا اور اپنی زینت و آرایش سے آراستگی بخشی اور کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا اور توحید کے محل کا دروازہ مجھپر کشادہ کیا جب آپ میں واقف ہوا کہ میری صفات اُسکی صفات تک پہونچیں اپنی حضرت جل و علا سے میرا نام رکھا اور اپنی خودی سے مجھکو خلعت عطا فرمایا اور یکتائی ظہور میں آئی اور دوئی جاتی رہی اور فرمایا کہ تیری رضامندی وہی ہے کہ جو رضا ہماری ہے تیرا کلام آلودگی سے پاک رہیگا اور تیرا مین ہونا کسی پر ظاہر نہوگا تاکہ وہ تجھپر عیب لگاوے پھر مجھے غیرت کے زخم سے گھائل کیا اور دوبارہ مجھکو زندگی عطا فرمائی جب مین آزمایش کی بھٹی سے بالکل خالص و کھرا باہر نکلا تب حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا لِمَنِ الْمُلْكُ مینے کہا تیرے ہی واسطے ہے پھر فرمایا لِمَنِ الْحُكْمُ مین نے کہا تیری ہی واسطے ہے پھر فرمایا لِمَنِ الْاِخْتِیَارُ مینے کہا کہ تیری ہی واسطے ہے جب کلام سابق سے پھر مجھے سُنانا چاہا تو فرمایا کہ ہماری رحمت کی سبقت نہوتی تو مخلوق ہرگز آسودہ نہوتی اور اگر ہماری محبت نہوتی تو ہماری عظمت و قدرت سارے عالم کو ہلاک کر ڈالتی پھر قہاری کی نظر سے بواسطہ جباری میری طرف نظر کی تو بھی میری ہستی سے کوئی نشان نظر نہ آیا جب مینے حالت مستی مین اپنے آپکو ہر جنگل مین ڈالا اور غیرت کی آگ سے اپنے تن کو ہر گھریا مین گلایا اور تلاش کا گھوڑا میدان فضا مین دوڑایا تو مینے عاجزی سے بہتر کوئی شکار نہ پایا اور خاموشی سے بڑھکر کوئی چراغ روشن نہ دیکھا اور کوئی کلام بے کلامی سے بہتر نہین سُنا مینے سکوت کے محل مین سکونت اختیار کی اور صبر و شکیبائی کی صدری پہنی یہانتک کہ کام اس درجے کو پہونچا کہ میری بشریت کے دیوان خانے کا ظاہر و باطن صاف و خالی دیکھا میرے تاریک دل مین ایک فرحت کا روزن کشادہ کیا اور مجھکو تجرید اور توحید سے ایک زبان عطا کی اسلیے اب میری زبان اُسکی صمدیت کی خوبیوں مین گویا ہے اور میرا دل اُسکی ربانیت کے نور سے منور ہے اور آنکھیں اُسکی صنع یزدانی سے بینا ہین مین اسی کی مدد سے بولتا ہون اور اُسی کی قوت سے پھرتا ہون اور جب مین اُسی کے فضل سے زندہ ہون ہرگز نہ مرونگا اور چونکہ مینے اس مقام کو حاصل کیا ہے میرے تمامی اشارے ازلی ہیں اور میری عبادت ابدی ہے میری زبان زبان توحید ہے میری جان جان تجرید ہے تو مین اس خوف سے خود بولتا ہون کہ ایسا نہو کہ بولنے کی نسبت میری طرف کیجائے یا مین

Marfat.com

قاضیخان المسلم عند شارح المنیة والسراجیة وبما استفاده من اقاویلهم وابن الہمام ولا یلتفت الی کلام من یأتی بعده من صاحب الدرر والمحقق ونحوہما والیہ صاحب البحر اخبر بان المفتی ہو المجتہد ووظیفة غیر المجتہد نقل کلام المجتہد فمعنی کلامه علینا الافتاء یعنی نقل کلام المجتہد فسقوط بحثه غیر تام بل لابد لاسقاط بحثه من نقل شیٔ تقرر فی موضعه او یکون من کلام الباحث ثم قول المؤلف ولا ینبغی التشبث به اعجب من فہمه السابق لانه ان فرض سقوط بحثه غایة ما لزم منه ظهور خطأ عالم غیر مجتہد لیس بمعصوم ولا محفوظ من الخطأ ولا یلزم منه سقوط کل کلامه عن درجة الاعتبار والا لم یبق فی العالم عالم یعتمد علی قوله سوی المعصومین اذ لا یوجد سواہم من لا یخطأ ولو من المجتہدین وینقلب علی المؤلف بانه علی ہذا لیس لرسالته ثبوت حیث سقط قوله وعمل الناس فی العصر علی المثل لکذبه وکان اللازم علی المؤلف ان ینظر الی کلام البحر ویتکلم فی براہینه الظاہرة کالبدر او یسلم لمن جاءه من عند اللّٰہ النصر ویعترف بصدق ما قیل الجهد الزائد علی الجهد یکسر الظهر ویصدق بان ما قبل المثلین للظهر وما بعده للعصر بل ینبغی النظر بالفاظ التصحیح لکل من القولین فما صح المشائخ بان الفتوی علیه او العمل علیه ای بناء علی کلام ابن الشلبی بلا تقیید علی ما فہمه المؤلف وقد صحح صاحب الفیض بقوله وعلیه عمل الناس الیوم وبه یفتی جعل صاحب الفیض من المشائخ الذین لهم ملکة الاجتہاد وترجیح ما علیه الاعتماد وقد اشرنا الی حاله سابقا وصحح الطحطاوی بقوله وبه نأخذ فیه اولا انه اخذه من الدر المختار وهو

تو اگر ٹھہرون وہی میری زبان کو حرکت دیتا ہی جسطرح چاہتا ہی اور مین تو فقط درمیان مین ترجمانی ہون کہنے والا درحقیقت وہی ہی نہ مین ہون جب مجھکو بزرگ فرمایا تو ارشاد کیا کہ خلق تجھکو دیکھنا چاہتی ہے مینے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ انکو دیکھون اور اگر تجھکو یہی پسند ہی کہ مجھکو خلق کے سامنے کرے تو مین تیری خلاف نہین چاہتا مگر پہلے مجھکو اپنی وحدانیت سے آراستہ فرمائیے تاکہ خلق جب مجھکو دیکھے تو تیری صنعت مین نظر کرین اور درحقیقت تجھی کو دیکھین اور مین درمیان مین موجود نہون حق تعالی نے یہ میری مراد پوری کی اور کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا اور بشریت کے مقام سے مجھکو گذار دیا پھر فرمایا کہ ہماری مخلوق کے روبرو آ مینے بارگاہ حضرت عزت سے ایک ہی قدم باہر رکھا تھا کہ دوسرے قدم پر مین کھڑے سے گر پڑا مینے ایک ندا سنی کہ میرے دوست کو پھر لاؤ کیونکہ وہ بغیر میرے نہین رہ سکتا اور بغیر میری راہ نہین چل سکتا اور حضرت بایزید نے فرمایا کہ جب مین وحدانیت کے مقام کو پہونچا تو مینے مقام توحید کو کہ برسون تک فہم کے قدمون سے اُس میدان مین دوڑا تھا اور طائر یگانہ ہوکر بیچونی کی ہوا مین اُڑتا پھرا تھا پہلا درجہ پایا اور اسیطرح جبکہ مین مخلوق سے غائب ہوا تھا تو مینے کہا تھا کہ مین واصل بحق ہوا لیکن جبکہ مین ربوبیت کے مقام مین پہونچا تو مینے ایسا پیالہ پیا کہ ابد تک جسکے ذکر کی پیاس نہ بجھے گی حاصل کلام یہ ہی کہ مین تیس ہزار سال تک وحدانیت کی فضا مین اڑا اور تیس ہزار سال الوہیت مین پرواز کرتا رہا اور تیس ہزار سال فردانیت مین جب پورے نوے ہزار سال ہوگئے تو مینے بایزید کو دیکھا اور یہ بھی کھل گیا کہ جو کچھ کہ مینے دیکھا وہ سب یہ بایزید ہی تھا پھر چار ہزار میدان طے کرکے اولیاء اللہ کے درجے کی نہایت تک پہونچا نگاہ کی تو مینے اپنے تئین انبیاء علیہم السلام کے شروع درجے مین پایا پھر مین اسقدر اُسمین بے نہایت چلا کہ مینے اپنے دلمین کہا کہ کبھی کوئی یہانتک نہ پہونچا ہوگا اور کوئی مقام اس سے برتر نہوگا جب بغور نظر کی تو مینے اپنا سر ایک نبی کے پاؤن کے تلوے پر پایا مجھکو یہ بات معلوم ہوئی کہ اولیاء اللہ کا نہایت عروج انبیاء علیہم السلام کے [illegible] اور انبیاء علیہم السلام کے عروج کی نہایت نہین پھر میری روح تمامی ملکوت پر گذری اور بہشت اور دوزخ اُسکو دکھائے اُسنے کسیکی طرف توجہ نہ کی اور جو چیز اُسکے سامنے آیا اُسکی پروا نہ کی اور بجز غیر کی

Marfat.com

فهل له سند الى صاحب الدر ويعلم انه ضد من صاحب الدر ولم يدخله من يميل الى
قول الصاحبين وثانيا على اسلوبه حيث اسقط كلمات البحر بخطائه وحذ ناش
من زعمه الفاسد ينبغي ان لا يتشبث بكلام الدر اذ لصاحبه اوهام في كتابه
هذا تزيد على الف محل كتجويزه الاجارة على التلاوة وان اخذ من غيره لابد
من بيان سنده اليه والى الطحاوي بانه تكلم به بالتصريح فلابد من اثبات
النقل والتصحيح والحال ان الطحاوي قال في معاني الآثار في آخر حديث
بريدة رضي الله تعالى عنه فكان قد اخرها في اليومين جميعا ولم يعجلها في
اول وقتها كما فعل في تاخيرها فثبت بذلك ان وقت العصر الذي ينبغي
ان يصلي فيه ما ذهب اليه من ذهب الى تاخيرها وهذا كما ترى ترجيح قول
الامام وكذلك ما مر من ان الطحاوي قال حديث والشمس في حجرتها يدل
على التاخير لا على التعجيل نص فيما قلنا فكيف يقدم ما نقله على ما نقلنا وعلى
تقدير ثبوته فمعنى قوله وبه ناخذ اخبار عن اختياره ولا يكون اختياره حجة
على غيره ولا يلزم المشائخ وصاحب غرر الاذكار وهو المأخوذ اي
اخذه الطحاوي ولان صاحبه ليس من اصحاب الفتوى ولم يذكر ان الآخذ
به من يفوق الطحاوي او يساوي وصاحب البرهان بقوله وهو الاظهر
لا يفيد مدعاه لكون القائل من الذين ليس لهم ملكة الاجتهاد ولكثرة
القائلين بالظهرية قول الامام ممن عليهم الاعتماد قال العلامة ابن عابدين
طاب ثراه عند قول صاحب الدر المختار وقال شيخنا الرملي في فتاويه
وبعض الالفاظ آكد من بعض فلفظ الفتوى آكد من لفظ الصحيح والاصح

جان تک پونہچی اُس سے سلام علیک کی جب حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی جان تک پونہچی تو دیکھا
اُسنے کیا دیکھا کہ ایسے سو ہزار آگ کے بیکران سمندر آگے بہ رہے ہین کہ اگر ایک قدم رکھے تو جل بھُن جائے
اُسنے ہزار پردے ایسے نوری اپنے آگے پائے کہ اگر ذرا جرأت کرے تو اپنے آپکو برباد کردے تو آخرکار مجبور ہوئی اور ہیبت
اور دہشت کے سبب سے ایسی بیہوش ہوگئی کہ کچھ خبر نرہی جب افاقہ ہوا تو اُسنے ہرچند چاہا کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کی طناب تک پونہچے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہو لیکن نہ پونہچ سکی اور حالانکہ حق تعالےٰ
تک پونہچی تھی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اُسکی رسائی نہوئی یعنے ہر شخص اپنے مرتبہ کے موافق حق تعالےٰ تک پونہچتا ہے کیونکہ
حق تعالےٰ سب کے ساتھ ہے لیکن حضرت محمد علیہ الصّلوٰۃ و السّلام تک پونہچنا محال ہے کیونکہ آپ صدرِ خاص میں
تشریف فرما ہین اسلیے کہ جب تک لا الٰہ الا اللہ کا وادی طے نہو حضرت محمد رسول اللہ کی وادی تک پونہچنا ناممکن ہے
اور اصل تو یہ ہے کہ یہ دونون وادی ایک ہی ہین جیسا کہ مینے اس امر کا پہلے ذکر کیا کہ ابو تراب کا مرید حق تعالےٰ
کو تو دیکھتا تھا لیکن باوجود اسکے بایزیدؒ کے دیدار کی تاب لا سکا پھر حضرت بایزیدؒ نے کہا الٰہی جو کچھ کہ مینے دیکھا
وہ سب مین ہی تھا اور مین خوب جان گیا کہ جب تک کہ مین ہون مجھمین ہے مجھکو تیری طرف راہ نہوگی اور مشکل
یہ ہے کہ مجھکو اپنی خودی سے چارہ نہین ہے اب تو ہی بتا کہ مین کیا کرون حکم ہوا کہ تیری رہائی تیری تو تی سے
ہمارے دوست محمد علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی متابعت و پیروی مین ہے جا اپنی آنکھونمین اُنکی قدمونکی خاک کا سرمہ
اور اُنکی متابعت پر مداومت کر اس کمترین بندہ عطار کو اُن لوگونسے تعجب آتا ہے کہ ایسے شخص کی شان مین کہ
جسکے دل مین اسقدر تعظیم نبوت کی ہو کلمات لاطائل کہتے ہین اور حالانکہ خود حقیقت سے بیخبر ہین جیسا کہ
لوگون نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ کل قیامت کے روز خلائق حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے جھنڈے
کے نیچے ہونگی آپ نے فرمایا کہ خدای برتر کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ میرا جھنڈا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ و السّلام
کے جھنڈے سے زیادہ تر ہوگا کہ کل خلائق اور پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے میرا جیسا نہ آسمانون مین
اور نہ زمین مین کوئی ایسا پاؤنگے جسمین میری جیسی صفات ہون اگر ہو تو غیب مین پوشیدہ ہے پس ظاہر ہے
جب کوئی ایسا ہو پھر کیونکر اُسکو کہہ سکتے ہین کہ یہ شخص ہے ہان اگر کہہ سکتے ہین تو یون کہہ سکتے ہین
کہ اس شخص کی زبان حق ہے اور کہنے والا بھی در اصل حق ہے اور اُسی کا قول اُسکا بول ہے اور وہ خو

Marfat.com

والاشبه ونحوها ولفظ وبه يفتى آكد من الفتوى عليه ما نصه قوله فلفظ الفتوى
اى اللفظ الذى فيه حروف الفتوى الاصلية باى صيغة عبر بها آكد من لفظ
الصحيح الخ لان مقابل الصحيح والاصح ونحوه قد يكون هو المفتى به لكونه
هو الاحوط او الارفق بالناس او الموافق لتعاملهم وغير ذلك مما يراه
المرجحون فى المذهب داعيا الى الافتاء به فاذا صرحوا بلفظ الفتوى فى قول
علم انه الماخوذ به اقول هذا كله عليه لا له لان مفهومه ان لفظ الفتوى انما
يكون آكد من غيره لاحتمال ان يكون هو المفتى به فهذا القول ان حاصله ان المفتى
يحتمل ان يكون هو المفتى به الا ان يكون مناط الحكم ما بعده من الاحوط ونحوه
فما له انه افتى به لاجل شئ من العلل المذكورة التى لم توجد فى طرف لفظ الصحيح
ومعنى قوله فاذا صرحوا الخ ان لفظ الفتوى اذا وجد فى قول علم ان فيه شيئا
من العلل المذكورة فيوخذ به فهذا يفيد قطعا انه مقيد ان لم يوجد فى طرف
الصحيح ونحوه لفظ الفتوى واما اذا وجد فى ذلك الطرف ايضا لفظ الفتوى
لا يكون هذا آكد منه لانه اذا وجد الفتوى فى طرف الصحيح ايضا علم انه الماخوذ
به لوجود شئ من العلل فاذا عرفت ذلك فلفظ الفتوى موجود فى المثلين
على ما مر من المستصفى ناقلا من الفتاوى الغياثية فعلم انه هو الماخوذ به وان
يوجد لفظ الفتوى فى طرف المثل والكل كما حاله سمعت انه ليس من اصحاب
الترجيح فقوله وبه يفتى لا يفيد بلا نقل من المرجحين بالتصحيح ولم يتحقق شئ
من العلل المذكورة للافتاء بالمثل على ما قررناه سابقا ولا شك ان الاحوط
هو قول الامام كما صحح به المشايخ وصاحب البدائع والهداية وابن الهمام وكذا

Marfat.com

نطق اور بی یسمع اور بی یبصر اور اسی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت حق تعالیٰ بایزید کی زبان سے کہتا ہے اور اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ فرمایا کہ میرا عظیم القدر جھنڈا کہ درحقیقت وہ حضرت جل شانۂ کا جھنڈا ہے حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے سے زیادہ تر ہوگا اور دوسرے یہ کہ جب کوئی اس بات کا قائل ہے کہ اِنّیِ اَنَا اللّٰہُ ایک درخت سے ظہور میں آیا تو اسکو بھی ماننا چاہیے کہ یہ کلمات کہ لوائی اعظم من لواء محمد و سبحانی ما اعظم شانی۔ بایزید کی ذات کے درخت سے ظہور میں آئے۔ والسلام۔

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

خدایا کب تک میرے اور تیرے درمیان منی اور توئی یعنی مین ہونا اور تو ہونا رہے گا اس منی یعنے اپنے کو درمیان سے اُٹھا دیجیے تاکہ میری منی یعنی مین پن ایسا تجھ مین سمائے کہ مین کچھ نہ ہون جب تک مین تیری ساتھ ہون سب سے بیشتر ہون اور جبکہ مین اپنے ساتھ ہون سب سے کمتر ہون۔ فقر و فاقے نے مجھکو تجھ تک پونہچایا اور تیرے لطف نے پھر اسکو بھی یعنی فقر و فاقہ کو زائل کر دیا خدایا مجھے زاہدی نہین چاہیے اور قرائی کی ضرورت نہین اور عالم ہونے کی ہوس نہین ہے اگر یہ منظور ہے کہ مجھے صاحبان خیر مین شامل کرے تو ذرا سی بو اپنے اسرار کی سُنگھا کے اپنے دوستون مین شامل کر لیجیے الٰہی مین تجھپر ناز کرتا ہون کیونکہ مین تیرے ہی فضل سے تجھ تک پونہچا ہون الٰہی تیرے الہام دلون کے خطرات پر کیسے اچھے ہین اور تیری روشن افہام غیب کے راستون مین کیسے روشن ہین اور کیسی بزرگ وہ حالت ہے کہ جسکا کشف مخلوق پر دشوار ہے اور زبان اسکی وصف سے قاصر ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر عمر بھی اسی دُھن مین آخر ہو تو بھی یہ قصّہ آخر نہوا اے پروردگار یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے اگر مین تجھکو دوست رکھون کیونکہ مین بندۂ ضعیف و ناتوان عاجز ہون ہان البتہ یہ تعجب کی بات ہے اگر تو مجھکو دوست رکھے کیونکہ تو خداوند اور قادر ہے اور بادشاہ ہے اور بے پروا۔ الٰہی پہلے مین تجھ سے ڈرتا تھا اور اب مین تجھسے خوش ہون اور کیون نہون کہ بیخوف ہو رہا ہون بارخدایا بایزید باوجود تیری بزرگ بارگاہ کی قربت سے مشرف ہوا

Marfat.com

وكذا هو على ما مر من الغياثية بالناس ارفق وبالمتون والشروح وتعامل كثير من
الناس اوفق ويفهم من قول ابن عابدين فاذا صرحوا الخ ان المراد فتوى
جمع المشائخ او الاكثرين حيث عبر بصيغة الجمع فيكون المراد بقوله
لفظ الفتوى آكد لفظ الفتوى الصادر من الجماعة فاذا صرح الجماعة بعلم
انه المأخوذ به لكونه مما اجمعوا به او في حكمه لا من واحد كالطحطاوي ان سلمنا
ان لفظ وبه ناخذ مساو للفتوى بقي الكلام فى ان ما نقله الدر عن الرملي
ليس من كلام المتقدمين والا كان يستند اليهم ولعل صاحب البحر
لا يسلمه وايضا يلزم منه ان العلماء الذين سبقوا على الرملي حيث لم يعرفوا
هذا الترتيب ان يخطئوا فى بعض المسائل بان يعملوا فيه بما قالوا انه الصحيح
ونحوه فاذا وجد فى لمثل لفظ الفتوى من واحد غير الكرخي ايضا لا يدل
على ان عليه فتوى الجماعة بل فتوى واحد كالطحطاوي وبناء على قول ابن عابدين
وبه ناخذ مساو للفتوى فيفيد ان عليه فتوى الطحاوي مثلا فلا يلزم اتباعه
لمن هو العالم منه او المساوي كقول القهستاني لا يشير بالسبابة فى
التشهد وعليه الفتوى اي فتوى صدر الشهيد لا غير فتبعه صاحب الخلاصة
والسراجية ومنية المفتي وغيرهم ولم يأخذ بفتواه المحققون ثم [illegible]
وبه علم ضعف قول ابن عابدين الفتوى قد تكون لكونه هو الاحوط الخ
ويظهر لي ان لفظ وبه ناخذ وعليه العمل مساو للفظ الفتوى نظر محتاج
الى الدليل وكذا بالاولى لفظ وعليه عمل الامة لانه يفيد الاجماع وهو
مسلم قوله وغيرها كالاحوط والاظهر وفي الضياء المعنوي مستحبات الصلاة

Marfat.com

جبکہ بیٹا ایک زُنّار پہنا اور پھر اُسکو کاٹا اور جب عمر اُسکی آخر ہوئی محراب عبادت مین بیٹھا اور عمّامہ باندھا اور پوستین اُلٹ کر پہنا اور ٹوپی اُلٹ کر سر پر دھری۔ الٰہی مین تمام عمر کی ریاضت کا اظہار نہین کرتا ہون اور نماز شبینہ پیش نہین کرتا ہون اور روزے تمام عمر کے یاد نہین دلاتا ہون قرآن کے ختمونکو نہین گنواتا ہون قُربت اور مناجات کے اوقات کو بیان نہین کرتا ہون اور تو جانتا ہی کہ مین ان کامون کیطرف کچھ بھی نظر اعتبار سے نہین دیکھتا ہون لیکن یہ جو مین ان سب کا ذکر کرتا ہون نہ ایسا کرتا ہون کہ مجھکو ان کامون پر فخر اور اعتماد ہی بلکہ صرف اسلیے کرتا ہون کہ مین اپنے کیے سے نہایت شرمندہ ہون اور یہ سب تیرا فضل ہے کہ تو نے مجھکو ایسا خلعت عطا فرمایا ہی کہ مین اپنے آپکو ایسا دیکھتا ہوا ورنہ میری جملہ کاروبار ہیچ و ناچیز ہین الٰہی آپ ایسا خیال فرمایئے کہ مین وہی ایک ناچیز ترکمانی ہون کہ جسکی عمر کے ستر برس آتش پرستی مین گذری اور جوان سے بوڑھا ہوگیا ضلالت اور گمراہی ہی مین اور گویا کہ وہ جنگل سے آیا ہی تنگری تنگری کہتا ہوا اللہ اللہ کرنا سیکھتا ہی اور زُنّار کاٹتا ہی اور اسلام کے حلقے مین داخل ہوتا ہی آمادہ ہی کہ زبان سے کلمہ شہادت پڑھے الٰہی تیرا کام سبب و اسباب سے پاک ہی اور تیری قبولیت کے واسطے عبادت کی حاجت نہین اور تیری حضور مین یہ بات بھی نہین کہ گنہگار گناہونکی سبب سے مردود ہی کر دیا جائے بلکہ جسکو تو چاہی باوجود گناہونکی انبار کے بخشدیوی اور اپنی حضوری مین حاضر کرے الٰہی مینے جو کام کہ کیے اُنکو بڑا قیمتی سمجھا اور درحقیقت کچھ بھی نہین ہین کہ تیری بیان پسند کے قابل ہو پس تو معافی کا خط اُن کارونپر کہ تیری درگاہ کے لائق نہین ہین کھینچدے اور گناہ کی گرد مجھسے دور فرمادی تاکہ میری بندگی تیری درگاہ کے لائق ٹھہرے۔ **نقل ہے** کہ حضرت بایزید شروع سے اللہ اللہ کہا کرتے تھے جبکہ آپکو سکرات موت تھی اُسوقت بھی آپ اللہ اللہ فرمانے لگے پھر کہا کہ یارب مینے جب کبھی تیری یاد نہین کی مگر غفلت سے اور اب کہ جان پرواز مین ہی اور تیری عبادت سے غافل ہون نہین جانتا ہون کہ حضوری کب حاصل ہو یہ کلمات آپکی زبان سے نکلے کہ جان بحق تسلیم کرکے واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جس رات کو آپنے رحلت فرمائی ابو موسیٰ غیر حاضر تھے یعنی آپکے پاس موجود نہ تھے ابو موسیٰ کہتے ہین کہ مینے خواب

Marfat.com

لفظ الفتوی آکد وابلغ من لفظ المختار انتهی فیه انه ان کان اللام فی
کل واحد منهما للعهد کان فتوی واحد واختیار واحد فلا یترجح احد اللفظین
علی الآخر الا بقوة صاحب الفتوی او الاختیار وان کان للاستغراق فلا فرق
بینهما لافادة کل واحد منهما الاجماع وان کان اللام فیهما تخالفین فلا شک
ان الاکثر اقوی وایضا لا معنی للمختار الا انه اختاره المرجح واحدا کان او
اکثر فما معنی اختیاره الا انه اخذه وعمل به فرجع الی معنی وبه ناخذ او علیه
به وقد قال انه مساو للفظ الفتوی وبعبارة اخری لا یوجد الفتوی بدون اختیار
ولا اختیار قول بدون الفتوی علیه فی الفقه لا فی التقوی وایضا نقول بل فی الآخر قوة
مستفادة من جواهر الحروف او بحسب المعنی او الاصطلاح اما الاول
فالفتوی حروفها الاصلیة الفاء وهو ضعف الحروف لاجتماع الاوصاف الضعیفة
فیه من الهمس والرخوة والتسفل والانفتاح وغیرها والتاء کذلک الا انها
من الشدیدة والیاء لیست فیها من صفة القوة الا الجهر والحروف الاصلیة
للاختیار الخاء وفیه الشدة والاستعلاء والاصمات والیاء مشترکة بین
الکلمتین والراء بین الرخو والشدة والاصل فیها التفخیم وبحسب الصیغة الاول
للتانیث والثانی للتذکیر واما الثانی فلان معنی الفتوی جواب السائل
افتی به ای اجاب السائل فی حادثة ماخوذ من الفتی بادنی مناسبة بان
الفتی فیه القوة غالبا والفتوی ان کثرت افادت قوة للسائل فی مسئلة
والا اذ ربما لا یتقوی السائل بفتوی مجتهد ویتردد فی مسئلة ویسائل
غیره فان اجاب الثانی موافقا للاول تقوی ظنه ادنی تقوٍ وان اجاب

Marfat.com

کہ مین عرش کو سر پر اُٹھائے اُڑ رہا ہون مین تعجب مین رہا اور صبح کو روانہ ہوا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے جاکر اسکی تعبیر پوچھون یہان آکر معلوم ہوا کہ حضرت بایزیدؒ نے رات کو وفات پائی اور بہت لوگ ہر چہار طرف سے اکٹھا ہوئے ہین جب یہ کا جنازہ اُٹھایا تو مینے بہت کوشش کی کہ مین بھی آپ کے جنازے کا ایک پایہ پکڑون لیکن میری باری نہین آتی تھی مین بہت بیقرار ہوا آخر کار مینے جنازے کے نیچے گھسکر اپنے سر پر اُٹھالیا اور مین اُس خواب کو بھول گیا تھا مینے کیا دیکھا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ بولتے ہین ای ابو موسیٰ یہی تیری رات کے خواب کی تعبیر ہے کہ تو عرش کو سر پر اُٹھائے تھا وہ یہ بایزید کا جنازہ ہی ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک مُرید نے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حضرت آپنے منکر و نکیر کے سوال سے کیونکر خلاصی پائی آپنے فرمایا کہ جب اُن عزیزون نے سوال کیا مینے یہ کہا کہ تمھارا اس سوال سے مقصد پورا نہوگا کیونکہ اگر مین کہونگا کہ میرا خداوہ ہے تو یہ میری بات ہیچ و پوچ ہو گی ہان البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم واپس جاؤ اور حق تعالیٰ سے پوچھو کہ مین اُسکا کون ہون جو کچھ وہ جل شانہٗ فرماوے وہ بالکل حق و درست ہے، اور اگر مین سو بار کہون کہ وہ میرا خداوند ہے تو بیفائدہ ہے جبتک وہ مجھے اپنا بندہ نجانے۔ ایک بزرگ نے حضرت بایزیدؒ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حضرت حق تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھسے پوچھا کہ ای بایزید تو کیا لایا ہے مینے کہا بارخدایا مین ایسی کوئی چیز نہین لایا ہون کہ تیری حضرت عزاسمہٗ کے قابل ہو ہان البتہ یہ ایک چیز لایا ہون کہ مینے تیرا کسیکو شریک نہین گردانا حضرت حق تعالیٰ سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ لا لیلۃ اللبن یعنے اُس رات کو کہ تو نے دودھ پیا شرک نہ تھا اُن بزرگ نے کہا ای حضرت مین اسکا مطلب سمجھا آپنے فرمایا کہ مینے ایک رات دودھ پیا تھا میری پیٹ مین درد ہوا میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ مینے دودھ پیا اسوجہ سے پیٹ مین درد ہوا حضرت حق تعالیٰ نے اسقدر مجھپر عتاب فرمایا یعنی کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میری سوا اس کا رمین دخل ہے ہرگز نہین۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کر چلے تو اُم علی کی جو احمد خضرویہؒ کی بیوی تھین حضرت بایزیدؒ کی قبر کی زیارت کو آئین جب زیارت سے فارغ ہوئین فرمانے لگین کہ تم جانتے ہو کہ شیخ بایزیدؒ کون تھے لوگون نے کہا کہ آپ بہتر جانتی ہین اُنھون نے فرمایا

Marfat.com

اجاب بخلافہ زاد تردده فان كان الثانی اقوی من الاول ازال
ما اخذه من الاول كما ورد فی البخاری فی كتاب الفرائض ان سائلا سأل
ابا موسى رضی اللہ عنہ عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت فقال للابنۃ النصف
وللاخت النصف ثم سأل السائل ابن مسعود بامر ابی موسى رضی اللہ عنہما
فاجاب للابنۃ النصف ولابنۃ الابن السدس تكملۃ للثلثین وما بقی
للاخت فلما اخبر ابا موسى قال لا تسألونی ما دام ہذا الحبر فیكم ومعنى الاٰخیر
ہو اخذ الخیر فیشعر بالاخذ والخیریۃ والرجحان وان لم یكن راجحا
لم یكن مرجوحا لعدم الملازمۃ ولا نقول كما قال المؤلف ان العمل ہا لمثل
ان لم یكن راجحا كان مرجوحا واما الثالث فاصطلاح بعض سیما
المتاخرین لا یكون حجۃ على الآخرین فلا بد من بیان انہ اصطلاح جمہور
المرجحین او الممیزین وفرسان میادین الفتوى متحیرین اذا علمت ہذا ظہر لك
ان الفاظ الترجیح لقول الامام على ما ذكر فی حاشیۃ ابن عابدین كلہا
دون الالفاظ التی تقدم ذكرہا وہی نص عبارۃ الحاشیۃ المذكورۃ التی
كتبہا على قول الامام قولہ الی بلوغ الظل مثلیہ ہذا ظاہر الروایۃ عن الامام
نہایۃ وہو الصحیح بدائع ومحیط وینابیع وہو المختار غیاثیہ واختاره
الامام المحبوبی وعول علیہ النسفی وصدر الشریعۃ تصحیح قاسم واختاره
اصحاب المتون وارتضاه الشارحون فقول الطحاوی وبقولہما ناخذ لا یدل
على انہ المذہب لانہ اخبار عن اختیاره ولا یلزم للآخرین اتباعہ وما فی
الفیض من انہ یفتی بقولہما فی العصر والعشاء مسلم فی العشاء فقط

Marfat.com

کہ مین ایک رات خانہ کعبہ کے طواف مین تھی مین تھوڑی دیر بیٹھ گئی اور سو گئی مینے ایسا دیکھا کہ مجھے آسمان پر لیگئے یہانتک کہ مین عرش کے نیچے تک پہونچی مینے دیکھا کہ عرش کے نیچے ایک بڑا لنبا چوڑا بیابان ہے اور تمامی گل اور ریحان سے پُر ہے اور سب سے عجیب و غریب یہ دیکھا کہ ہر پھول کی پتی اور پنکھڑی پر لکھا تھا کہ بایزید ولی اللہ ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مینے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجیے آپنے ایک شعر عربی مین پڑھا جسکے معنی یہ ہین کہ آدمی ایک بڑے گہرے اور بے نہایت سمندر مین ہین اور کشتی اُنسے بہت دور ہے اسمین کوشش کر کہ اُس کشتی مین سوار ہو جائے اور اس بیچارے تن کو اس دریا سے چھڑا دے۔ **نقل ہے** کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا التصوف کیا ہے آپنے فرمایا آسایش کا دروازہ اپنے اوپر بند کرنا اور محنت کے زانو کے پیچھے بیٹھنا جب شیخ بوسعید ابو الخیر حضرت بایزید کی زیارت کو آئے تو تھوڑی دیر ٹھہرے اور جب واپس جانے لگے تو یہ کہا کہ ایسی جگہ ہے جسکو کوئی چیز جہان مین گم کی ہو یہان آکر ڈھونڈھ لیوے۔ **نقل کرتے ہین** کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے چوہتر برس کی عمر پا کر اس جہان فانی سے ۲۶۱ ہجری نبوی مین رحلت فرمائی اور واصل بحق ہوئے

عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ رہنمائے دین اور ایمان کے ستون و شریعت اور طریقت کے پیشوا وہ حقیقت کے خزانے اور الجہاد مین وہ امیر اقلیم دیانت حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ تھے جنکو علما نے شہنشاہ کہا ہے علم اور شجاعت مین ثانی نہ رکھتے تھے اور ہین محتشم اور صاحبان شریعت مین محترم تھے اور فنون علم مین احوال عجیبہ و غریبہ رکھتے۔ اور مشائخ کے صحبت یافتہ تھے اور مقبول جملہ تھے اور انکی تصانیف بہت ہین اور مشہور اور انکی کرامتین لوگون کی زبانون پر جاری ہین۔ **نقل ہے** کہ ایک روز عبد اللہ بن مبارک آئے بیٹھے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تعال یا رجل المشرق فضیل حاضر تھے کہنے لگے والمغرب وما بینہما یا ... تو انکو حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا ہی جس شخص کی فضیل بزرگی و ثنا و صفت کرین ا

Marfat.com

على ما فيه يعني ان اصحاب المتون المتاخرين صرحوا في العشاء وبه يفتي ولم ينقلوه
في العصر وان وجد في كتاب غير مشهور لا يعمل به وصاحب الفيض
ليس من اهل الافتاء وتمامه في البحر اه ولا تنس ما تقدم من ان اللفظ
الذي فيه حروف الفتوى بای صيغة عبر بها آكد من الصحيح ولفظ المختار
وغيرها وان لفظ وبه ناخذ مساو للفظ الفتوى لا بد من دليل لهذا
كما اتى للاول بالدليل العليل وتوجه عليه القال والقيل والعجب انه بنى كلامه
على حاشية ابن عابدين ولم ينظر الى كلام المتقدمين من عصر ابي حنيفة
له الى هذا الحين الذي اشار اليه ابن عابدين بقوله كي يعلم من مراجعة
المطولات واختاره اصحاب المتون وارتضاه الشارحون وعبر
عن الطرف الثاني بالالفاظ ولم يطلع انا ما تركنا منها الا لفظا
واحدا وهو لفظ الطحاوي وترددنا في ثبوته منه وان اراد بها الالفاظ
الصادرة ممن وصف بالعلم سواء كان من المخرجين او المرجحين او من المقلدين
فنقول في مقابلة كل من الطحاوي ومن بعده ممن ذكره جم غفير مثل مقابله
او فوقه واما مثل الكرخي في عصره في كل بلد فاكثر من احاطة العدد
فليأت بعباراتهم ثم يرجح عبارة الفيض عليها ان كان هو من اصحاب
الترجيح فنحن ان اتينا بعباراتهم تظهر قوة ترجيحاتهم ولكن ليس من وظيفتنا
بل وظيفة من تصدى للترجيح ولا يقدر على عد كتب الحنفية المعتبرة بالاجمال
فضلا عن التفصيل والتصحيح وتفريق الاقوى والاصح والصحيح ومن
صنيع المؤلف يظهر ان الحنفية كانوا لا يعرفون منذ مدة اكثر من الف سنة

Marfat.com

تعریف بھلا ہم کیا کر سکتے ہین- اور آپ کی توبہ کا آغاز یون ہوا ہے کہ آپ ایک کنیز پر عاشق ہو گئے اور اُسکا عشق ایسا پیدا ہوا کہ ہردم بیقرار رہنے لگے ایکبار جاڑے کے موسم مین ایک رات اُسکی دیوار کے نیچے صبح تک کھڑے رہے اور اُسکی انتظاری مین تمام رات کی برف اپنے اوپر لی جب صبح کی اذان ہوئی تو آپنے خیال کیا کہ عشا کی اذان ہے جب دن روشن ہوا تو آپنے اپنے دلمین کہا کہ [illegible] یہ تو دن نکل آیا آج مین ساری رات اُس محبوبہ ہی کے خیال مین کھڑا رہا اور انتظاری مین [illegible] صبح کر دی یہ کہنے کے بعد آپنے پھر اپنے دلمین یہ کہا کہ اے مبارک کے بیٹے تجھے شرم [illegible] کہ تونے آج ساری رات کو خواہش نفسانی کی لذت کے خیال مین کھڑے کھڑے دن کیا اگر تو امام کے پیچھے نماز مین ہوتا اور وہ امام لمبی سورۃ پڑھتا اور تو کھڑے رہ کر سنتا تو کیسا اچھا ہوتا اور اگر محبت الہی [illegible] رات آپکو ایسا منتظر رکھتا تو کیا پاتا بس یہ خیال کرنا ہی تھا کہ حق تعالی کے عشق محبت کا درد آپکے دل مین پیدا ہوا آپنے اسیوقت توبہ کی اور عبادت الہی مین مشغول ہو گئے اور پھر تو ایسی [illegible] ریاضت کی اور اس درجے کو پہنچے کہ ایکروز آپکی والدہ شریفہ باغ مین تشریف لیگئین آپکو دیکھا کہ ایک [illegible] نیچے غفلت مین پڑے ہین اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ مین لیے مگس رانی کر رہا ہے [illegible] در اصل باشندہ مرو کے تھے آپنے اکثر مقامات مشہورہ کی سیر و سیاحت کی [illegible] مین بڑے بڑے مشائخ کی صحبت مین رہے اور پھر [illegible] واپس مرو کو آئے اور اہل مرو سے آپکا بہت ربط ضبط پیدا ہوا اور بہت لوگ آپکے معتقد [illegible] زمانہ مین دو فریق تھے کہ ایکفریق کو فقیہ اور دوسرے کو محدث اور راویان اخبار کہتے تھے لیکن آپ کا برتاؤ دونون جماعتون کے ساتھ ایسا تھا کہ آپکو دونون فریق مانتے تھے اور آپ [illegible] کہ دونون فریق مین کسی قسم کی بحث و تکرار ہوتی تھی اسکو آپکے سامنے پیش کرتے [illegible] اُسکے موافق پسند کرتے تھے پھر آپنے وہان دو رباط بنائے ایک [illegible] واسطے. پھر آپ مکہ معظمہ تشریف لیگئے اور وہین [illegible] منقول ہے کہ آپ ایک سال حج کو جاتے اور ایکسال جہاد کو اور ایکسال تجارت کرتے اور جو کچھ کہ نفع حاصل ہوتا وہ سب فقیرون کو تقسیم کرتے

Marfat.com

سنته الی تالیف رد المحتار وظهما ہ هذا الاستظهار لا بل الی استنباط المولف
هذا المعیار ترجیح لفظ وبه ناخذ علی ما فیه لفظ الصحیح او المختار وقد عملوا
فی المسائل کیف ما اتفق سواء خالف هذا المعیار او طابق واختاروا کثیرا ما
لفظا من هذه الالفاظ علی الاکد وربما اخذوا ونقلوا الفتوی علی القول
الغیر المعتمد کما فی هذه المسئلة ولیس لهم عذر الا الاعتراف بالجهل بهذه
المسئلة نعم انهم معذورون لتقدمهم علی زمان استنباط المولف
مثل اهل الفترة مع انهم عارفون بقول الطحطاوی وغیره فعلی کلام المولف
الجلیل کلهم اخطأوا السبیل وما عرفوا ما وجب او استحب العمل علیه و
التعویل وان کان لهم فی المشهور معرفة الحکم والدلیل فیا لیت کان ایام
ابن عابدین والمولف من المتقدمین حتی یسلکوا منهجهما العدیل ولم
یقعوا فی مهامه الضلالة والتضلیل وهذا الذی تمنینا مثل الذی تمناه
مولانا الجامی ونطق لو کان جلال الدین الرومی فی زمن الحسین المنصور
لم یشنق والعجب انا کنا نعتقد ان ابن عابدین من العلماء المتبحرین له معرفة
تامة بالفروع والاصول وخائض فی لجج المنقول والمعقول وقبل کلامه الموافق
والمخالف حتی استند بکلامه جناب المولف فصار الآن کامثالنا یجمع
الکلام من ههنا وههنا وینسی ما صدر من نفسه من اللفظ والمعنی ویأتی
بجمل تبطل اخراها باولیها الا تری انه مع کونه واضعا لذلک المعیار المتین
الذی لم ینقل عن المتقدمین والمتاخرین لم یعمل بقوله هذا فی مسئلة اعتبر
وصار لقول الامام من اهل التائید والنصر والظاهر ان المولف لاقاه قلم

اور درویشوں کو چھوہارے دیتے اور گٹھلیاں گنتے اور جو شخص کہ سب سے زیادہ کھاتا اُسکو اُسکی گٹھلیوں کے تعداد کے موافق درم دیتے **نقل ہے** کہ ایکبار آپ کا ایک بدخو سے سابقہ پڑا جب آپ اُس سے جُدا ہوئے تو روئے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں آپنے فرمایا کہ وہ بیچارہ مجھسے جُدا ہوا درحالیکہ اُسکی بدخصلتی اُس سے جُدا نہوئی تھی **نقل ہے** کہ ایکبار آپ ایک اونٹ پر سوار مکۂ معظمہ کے بیابان میں تشریف لیجا رہے تھے ایک درویش بھی آپکے ہمراہ ہولیا آپنے فرمایا کہ ای درویش ہم لوگ تو دولتمند ہیں اور بلائے ہوئے ہیں تم ہمارے ساتھ کہاں جاتے ہو کہ طُفیلی ہو درویش نے جواب دیا کہ جب میزبان کریم ہوتا ہے تو طفیلی کی مہمان سے بھی زیادہ خاطرداری کرتا ہے اگر تمکو اپنے گھر بلایا ہے تو ہمکو اپنے پاس بلایا ہے آپنے یہ سُنکر فرمایا کہ وہ ہم دولتمندوں سے تو قرض مانگتا ہے درویش نے کہا کہ ہاں وہ قرض ہماری ہی لیے مانگتا ہے یہ جواب پاکر آپ بہت شرمندہ ہوے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ **نقل ہے** کہ آپکا تقوی اِس درجہ کا تھا کہ ایکبار آپ ایک منزل پر اُترے اور آپکی سواری میں ایک قیمتی گھوڑا تھا آپ نماز میں مشغول ہوے اور آپکا وہ گھوڑا ایک شخص کے کھیت میں چلا گیا جب آپنے نماز سے فارغ ہوکر یہ حالت دیکھی تو گھوڑے کو وہیں چھوڑا اور پیدل روانہ ہوے ایکمرتبہ آپ مرو سے شام گئے صرف اسلیے کہ آپنے کسی سے قلم مانگ کر لیا تھا اور پھر اُسکو دینا بھول گئے تھے تاکہ اُسکا قلم اُسکو واپس کریں۔ **نقل ہے** کہ ایک روز آپ راہ میں گذرتے تھے لوگوں نے ایک اندھے سے کہا کہ عبداللہ بن مبارکؒ آرہے ہیں تجھے جس چیز کی ضرورت ہو اُنسے طلب کر اندھے نے سُنکر یہ کہا کہ ای عبداللہ ذرا ٹھہر آپ کھڑے ہوگئے اُس اندھے نے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ حق تعالی میری آنکھیں پھر مجکو عطا کرے آپنے سر آگے جھکالیا اور دعا کی فی الفور وہ اندھا بینا ہوگیا۔

نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ میں ایک بیابان میں تھا کہ حج کا زمانہ آگیا میں نہایت بیقرار ہوا کہ کسطرح آپکو وہاں پہونچاؤں آخرکار مینے اپنے دلمیں خیال کیا کہ میں اب وہاں تو نہیں پہونچ سکتا خیر وہ اعمال ہی عمل میں لاؤں کہ جنکی بدولت اسی جگہ حج کا ثواب حاصل کروں یعنی ناخن نہ کتراؤں اور بال نہ منڈاؤں میں اسی شش و پنج میں تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کُبڑی بڑھیا لکڑی ٹیکتی چلی آتی ہے جب میرے پاس آئی تو مجھسے کہا ای عبداللہ شاید تو حج کی آرزو رکھتا ہے

Marfat.com

لم یعلمہ بان الحق فی مسئلۃ العصر غیر ما املاہ اذ استفاد من کلامک ما یقوم علی خلاف مرامک فی الرزیۃ کل الرزیۃ انا ادرکنا زمن ہذا المجتہد النحریر وما اتبعناہ فی حیاتہ ولا بعد ما راح عند العلیم الخبیر سامحہ اللہ تعالی بلطفہ الخطیر فلزم المؤلف ان یترک کلام ابن عابدین حیث سقط میلہ الی ارجحیۃ المثلین بما وضعہ من المعیار بین اللفظین المتقابلین کما ترک المؤلف کلام البحر فی رسالتہ بتوہم سقوط بحثہ بکلام المحشی وبما قالہ ابن الشلبی علی زعمہ واما قولہ وہذا ظاہر الروایۃ المقتضی عدم العدول عنہ الی غیرہ فہو مقید بما اذا لم یصحح مقابلہ کما فی رد المحتار کیف وقد صرح العلماء بان الذی یفتی بہ اتی بلفظ العلماء بلام الاستغراق ولم یصحح بالفتوی الا الکرخی المقلد علی الاطلاق حاصل کلامہ علی ما فہم ان احد القولین ان کان فی ظاہر الروایۃ والآخر فی غیرہ یقدم ظاہر الروایۃ وان صحح غیرہ یعمل بغیرہ ففیما نحن فیہ صحح غیرہ فیعدل عن ظاہر الروایۃ فنقول ادنی الطلبۃ یفہم ان المراد بمفہوم القید صحح مقابلہ ولم یصحح ظاہر الروایۃ ففیما نحن فیہ صحح ظاہر الروایۃ اصحاب الدرایۃ تصحیحاً ظاہراً لم یقدر ہو علی الانکار والایراد ولہذا اندرع لباس الاجتہاد ورجح ما عندہ بما ہو ظاہر الفساد ولعلہ اسقط آخر کلام رد المحتار عن درجۃ الاعتبار وان تمسک بالاولہ فی الاستظہار اذ لو نظر الی آخر کلام رد المحتار لم یکن لہ امکان التکلم عند الکبار والصغار ہذا وقد قال فی الدر المختار فی وقف البحر متی کان فی المسئلۃ قولان مصححان جاز الافتاء والقضاء

میںنے کہا ہاں نہایت آرزومند ہوں پھر کہنے لگی کہ مجھے تیرے ہی واسطے بھیجا ہے آتو میرے ساتھ چلا آتا کہ میں تجھکو
عرفات میں پہونچا دوں حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سنکر اپنے دلمیں کہا کہ اب تو صرف تین روز اور
باقی رہے ہیں بھلا یہ مجکو عرفات تک کیسے پہونچا سکتی ہے اس بڑھیا نے کہا کہ جسنے صبح کی نماز سنتیں
بخارا میں پڑھی ہوں اور فرض جیحون کے کناری پر اور نماز اشراق شہر مرو میں تو اُسکے ساتھ ہمراہی کر سکتا ہے
میںنے کہا بسم اللہ اور ہم دونوں روانہ ہوگئے اور راہ میں ہمکو ایسا ایسا گہرا پانی کہ جسمیں بے کشتی میں سوار ہو کر بھی
گذرنا دشوار ہوتا ملا اور ہم اُس سے باسانی عبور کر گئے جبکہ پانی کے کنارے پہونچے تو وہ بڑھیا مجھ سے کہتی کہ
آنکھیں بند کرلے جب میں آنکھیں بند کرلیتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کمر کمر پانی میں چلتا ہوں یہانتک کہ مجھکو
عرفات میں پہونچا دیا جب ہم حج ادا کر چکے اور طواف اور سعی اور عمرہ سے فارغ ہوئے اور رخصتی طواف بجا لائے
تو اُس بڑھیا نے مجھ سے کہا آکہ میرا ایک بیٹا ہے کہ جسکو عرصہ ہوگیا ایک غار میں عبادت و ریاضت میں مشغول ہے
آ اُسکو دیکھیں میں اُسکے ہمراہ وہاں گیا میںنے دیکھا کہ ایک جوان [illegible] ضعیف [illegible] نور [illegible] کا
وہاں موجود ہے جوں ہی کہ اُسنے اپنی ماں کو دیکھا اُسکی قدموں پر گر پڑا اور اپنا منھ اُسکے تلوؤں پر ملا اور کہنے لگا
میں جانتا ہوں کہ آپ یہاں آپ سے نہیں آئی ہیں بلکہ خدای تعالی نے آپکو بھیجا ہے تاکہ میری تجہیز و تکفین کریں کیونکہ
میرے چلنے کا وقت قریب ہے اُس بڑھیا نے مجھسے کہا کہ ای عبد اللہ تو یہاں قیام کر تاکہ اس میری بیٹے کو
دفن کریں کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُس جوان نے وفات کی اور ہمنے اُسکو دفن کیا اسکے بعد اُس بڑھیا نے کہا کہ
مجھے کوئی کام نہیں ہے اب میں اپنی باقی عمر اُسکی قبر پر بیٹھونگی اور ای عبد اللہ اب تو جا اور دوسرے سال کہ تو آئیگا
مجھکو تو نہ پائیگا لیکن دعای خیر سے محروم نہ کیجیو نقل ہے کہ ایکسال حضرت عبد اللہ حج سے فارغ ہوکر
خانہ کعبہ میں ذرا سی دیر سو گئے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس
سال کسقدر لوگ حج کیواسطے آئے ہیں اُس دوسرے نے جواب دیا کہ چھ لاکھ پھر اُسنے کہا کہ حج کتنوں کا
مقبول ہوا اُسنے کہا کہ اُنمیں سے کسیکا بھی مقبول نہیں ہوا حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ میںنے سنا
تو بڑی بیقراری میری دلمیں پیدا ہوئی اور میںنے کہا کہ یہ اسقدر خلائق جہان کی ہر چہار طرف سے اتنی رنج اور
تکلیف جھیلکر اور دور دور راستے کو طی کرکے آئی اور بڑی بڑی بیابان طی کیے انکی یہ سب محنت اکارت گئی

Marfat.com

ولقضا باحدھما قال محشیہ ابن عابدین رحمہ اللہ قولہ فی وقف البحر ہذا اذا
لم یکن لفظ التصحیح فی احدھما آکد من الآخر کما افادہ الحلبی ای فلا تخییر
بل یتبع الآکد اہ قلت لم یتم کلامہ بل بعدہ شیء یزول بہ مرامہ فانہ قال
بعدہ وینبغی تقیید التخییر ایضا بما اذا لم یکن احد القولین فی المتون لما قدمنا
آنفا عن الخیری ولما فی قضاء الفوائت من البحر من انہ اذا اختلف التصحیح
والفتوی فالعمل بما وافق المتون اولی اہ وکذا لو کان احدھما فی الشروح
والآخر فی الفتاوی لما صرحوا من ان ما فی المتون مقدم علی ما فی الشروح
وما فی الشروح مقدم علی ما فی الفتاوی لکن ہذا عند تصحیح کل من التصحیح ۲
القولین او عدم التصحیح اصلا اما لو ذکرت مسئلۃ فی المتون ولم یصرحوا
بتصحیحہا بل صرحوا بتصحیح مقابلہا فقد افاد العلامۃ قاسم ترجیح الثانی
لانہ تصحیح صریح وما فی المتون تصحیح التزامی والتصحیح الصریح
مقدم علی الالتزامی ای التزام المتون ذکر ما ہو الصحیح فی المذہب
وکذا لا تخییر ان کان احدھما قول الامام والآخر قول غیرہ لانہ لما تعارض
التصحیحان تساقطا فرجعنا الی الاصل وہو تقدیم قول الامام الی آخر ما فصلہ
وہذا الذی قلتہ اولا انہ اسقط آخر الکلام فوجدت جہۃ تقدیم المثلین
من وجوہ کونہ قول الامام وکونہ ظاہر الروایۃ وکونہ فی المتون والشروح
واما کون لفظ الآخر آکد فانہ مقدوح وعلی فرض خلاصہ من الجروح
فبالنسبۃ الی کثرۃ مرجحات المثلین مرجوح فصار کلام المؤلف کجسد
بلا روح وخزینۃ بابہا مفتوح فان کان المراد من نقل بعض الکلام وترک

Marfat.com

پھر اُس ہاتف نے کہا کہ دمشق میں ایک موچی ہے کہ جسکا نام علی بن الموفق ہے اور وہ حالانکہ حج کو نہیں آیا ہے لیکن اُسکا حج مقبول ہوا ہے اور ان سب لوگوں کو حق تعالیٰ نے اُسکے طفیل میں بخشدیا جب مینے یہ سُنا تو میری آنکھ کھل گئی اور مینے کہا کہ اب دمشق کیطرف چلنا چاہیے اور اُس شخص کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیے جب مین دمشق میں پہونچا اور اُسکا گھر تلاش کرکے آواز دی تو ایک شخص نکلا مینے کہا تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا کہ علی بن الموفق ہے پھر مینے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ بات کہنا ہے اُسنے کہا فرمایئے مینے کہا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں اُسنے کہا کہ مین جوتیوں میں پیوند لگاتا ہون پھر مینے یہ واقعہ اُنسے بیان کیا اُنسے کہا کہ تمھارا نام کیا ہے مینے کہا عبداللہ بن المبارک۔ اُسنے یہ سُنکر ایک چیخ ماری اور گر پڑا اور بیہوش ہو گیا جب افاقہ ہوا تو مینے کہا کہ مجھے آپ اپنے حال پر آگاہ کیجیے اُسنے کہا کہ تیس برس سے مجھے آرزو حج کی تھی اور مینے جوتیوں میں پیوند ٹانک ٹانک کر تین سو درم جمع کیے اور مینے اِس سال ارادہ کیا کہ حج کو جاؤن ایک روز کا ذکر ہے کہ میری بیوی نے کہ حاملہ تھی مجھسے کہا کہ ہمسایہ کے گھر سے کھانے کی بو آرہی ہے تو جاکر تھوڑا سا کھانا اُس سے میرے واسطے مانگ لا مین گیا تو ہمسایہ نے کہا کہ یہ کھانا تمھارے لائق نہیں ہے آج سات روز سے ہمنے اور ہمارے بچون نے کچھ نہیں کھایا تھا ایک مردہ گدہا پڑا ہوا دیکھا تھوڑا سا اُس سے کاٹ لایا ہون اور اُسی کو پکایا ہے جونہی کہ مینے یہ سُنا میرے سینہ میں ایک آگ لگ گئی اور مین دوڑا گیا اور وہ تین سو درم لاکر اُسکو دیدیے اور کہا کہ ان کو اپنے بال بچون میں خرچ کرو کہ ہمارا حج یہی ہے حضرت عبداللہ نے یہ سُنکر کہا صدق الملک فی الرویا وصدق الملک الحق فی الحکم والقضاء۔

نقل ہے کہ حضرت عبداللہ کا ایک غلام مکاتب تھا ایک شخص نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ یہ آپ کا غلام کفن چور ہے اور کفن چرا چرا کر بیچتا ہے اور اُسکی قیمت لاکر آپکو دیتا ہے حضرت عبداللہ یہ سُنکر غمگین ہوئے ایک رات اُسکے پیچھے پیچھے گئے جبکہ وہ غلام قبرستان میں پہونچا ایک قبر کو کھولا اور اُسمین ایک محراب تھی وہان نماز کے لیے استادہ ہوا حضرت عبداللہ اُسکو دیکھتے رہے پھر چپکے دبے پاؤن قریب جاکر دیکھا کہ وہ غلام ایک ٹاٹ کا لباس پہنے اور ایک طوق گردن میں ڈالے زمین پر سر رگڑ رہا ہے اور رو رہا ہے حضرت عبداللہ یہ حال دیکھکر چپکے سے آئے اور ایک کونے میں بیٹھکر رونے لگے اور صبح تک وہان چھپے بیٹھے رہے اور غلام

Marfat.com

بعضہ سہوا فمعفو عنہ و مصفوح وان کان للتدلیس قصدا فلا یناسب رتبۃ
المؤلف اذ لیظہر الاستار لکون رد المحتار روافرا فی کل الدیار والحکم واضحا
غایۃ الوضوح فتحصل من ہذا کلہ ان لفظ التصحیح لقولہما اکد منہا
لقول الامام فلیکن قولہما المتبع فی الافتاء قد تکمل بما ذکرنا ان تحصیل
مرامہ من کل ما ذکر من احکام الاوہام کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء
لا سیما والتعامل علیہ فی اکثر بلاد المسلمین رجع عن دعاء الاول
بانہ فی جمیع الامصار حیث ذکرہ بصیغۃ الجمع المحلی باللام المفید للاستغراق
بالتکرار لعلہ علم عدم صدق الاستغراق باخبار البعض من اہل الآفاق
ومع ذلک لا یخلص مما یرد علیہ من ان لفظ الاکثر لیفید انہ احاط بجمیع البلاد
علما اما بالمشاہدۃ او المخابرۃ وعلم ان المسلمین العاملین بالمثل فیہا
ازید من العاملین بالمثلین مثل ان یقول جمیع البلاد مائۃ الف مثلا
فالاول ازید من خمسین الفا فانی لہ ذلک ؎ بیا برگو کہ از عالم چہ دیدی
تو از عالم ہمین نامی شنیدی ؎ بیا برگو کہ جابلسا چہ نام است ؎ جہان شہر ان کیست
جابلقا کدام ست ؎ کما ہو علیہ فی انتہاء وقت المغرب بغروب الشفق
وہو الحمرۃ دون البیاض الذی ہو قول الامام قال فی رد المحتار قال
فی الاختیار الشفق البیاض وہو مذہب الصدیق ومعاذ بن جبل وعائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہم ورواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ وعمر بن عبد العزیز
وفی فتح القدیر والاوزاعی والمزنی وابن المنذر والخطابی واختارہ المبرد
وثعلب ولا ینکر انہ یقال علی الحمرۃ یقول علیہ ثوب کانہ الشفق کما یقال الی

تک اُس قبر کے اندر نماز میں مشغول رہا جب صبح قریب ہوئی تو وہ غلام اُس قبر سے باہر نکلا اور
کے سر کو ڈھانک دیا اور مسجد میں گیا اور صبح کی نماز ادا کی اور کہا الٰہی اب دن ہوا اور میرا خواجہ مجازی
ہے وہ مجھسے درم مانگیگا مفلسوں کو روزی اور پونجی دینے والا تو ہی ہے عطا فرما جہان سے
تو مناسب سمجھے فی الفور ایک نور ہوا سے ظاہر ہوا اور درم بھر چاندی کی صورت بنکر غلام کے ہاتھ پر
ہوا حضرت عبداللہ کو یہ حال معائنہ کرنے کے بعد طاقت نرہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور غلام کو
میں لیلیا اور بار بار چومتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسے غلام پر ہزار جان ایسے خواجہ کی جان قربان کرن
تیکے خواجہ تو ہوتا اور میں غلام ہوتا۔ غلام نے جب یہ حالت دیکھی تو کہا الٰہی میرا پردہ فاش ہو گیا
اور میرا راز کھل گیا اب دنیا میں میرے آرام کی کوئی صورت نہ رہا [illegible] خدا [illegible]
واسطے مجکو اس دنیا کا مفتون نہ کیجیو [illegible] فضل سے مجھکو اُٹھا لے الٰہی [illegible]
حضرت عبداللہ بن مبارک کی گود [illegible] مبارک [illegible]
[illegible] میں کر بیٹھے تھا لپیٹ [illegible] گیا [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم خلیل [illegible]
ایک بُراق [illegible] رفتار [illegible]
و حضرت حق تعالےٰ [illegible]
بڑے بڑے جھنڈوں اور [illegible]
[illegible] یہ کیا معاملہ ہے کہ میں فرزند [illegible]
روزی پاتا ہوں اور تو اس شان [illegible]
کرتا ہوں کہ آپ کے جناب دادا بزرگوار نے کیا ہی اور [illegible]
اعمال پر عمل نہیں کرتے ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت [illegible]
آپ درست فرماتے ہیں آپ کے بھی ایک باپ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میرا باپ ایک گمراہ اور [illegible]

Marfat.com

الرقیق ۳

علی البیاض و منہ شفقۃ القلب رقتہ الی آخر ما افادہ فی ترجیح قول الامام

فی السنن ایضا ولم یرو البیہقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

یعنی انہ موقوف علیہ تمامہ فیہ واذا تعارض الاخبار والآثار فلا یخرج وقت

المغرب بالشک کما فی الہدایۃ وغیرہا قال العلامۃ قاسم فثبت

ان قول الامام ہو الاصح ومشی علیہ فی البحر مؤیدا لہ بما قدمناہ عنہ من

انہ لا یعدل عن قول الامام الا لضرورۃ من ضعف دلیل او تعامل بخلافہ

کالمزارعۃ لکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولہما وقد ایدہ

فی النہر تبعا للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والمواہب

وشرحہ البرہان وغیرہم مصرحین بان علیہ الفتوی وفی السراج قولہما اوسع

وقولہ احوط اہ اطال فی النقل وفی کل واحد کلام بحسب العقل ترکناہ خوفا

من الملالۃ اقول فکما عدل عن قول الامام رحمہ اللہ فی الفتوی فی العشاء مع

انہ احوط الی قولہما لتعامل الناس علیہ فکذا ما نحن بصددہ وہو العصر ویؤیدہ

ما تقدم نقلہ عن الدر المختار قلنا علم ابن عابدین ان الفرق بینہما

بین بان التعامل فی العشاء فی عامۃ البلاد والتعجیل فیہ ارفق بالعباد المشار

الیہ فی حدیث لولا ان اشق علی امتی الحدیث ووجود الفتوی علیہ فی

بعض المتون بخلاف العصر والتاخیر فیہ ارفق للعباد من العمال والعباد

علی ان مراد ابن عابدین مجرد ایراد المیل الی ترجیح البعض فلیتق ما یمیل

الیہ وقد اشار الی خلافہ فی اول الحاشیۃ بقولہ ردہ فی الفتح والشیخ قاسم

فی تصحیح القدوری فی کلام الفتح فی شرح الہدایۃ ہکذا روی الدارقطنی

اور مینے اُس میراث کو حاصل کیا اور عزیز ہوا اور میرے باپ کی گمراہی میراث رہی اور اُسکو آپ نے
اختیار کیا اور ذلیل ہوئے اُسی رات کو حضرت عبد اللہؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
کہ آپ ناراض ہین پوچھا یا رسول اللہ باعث برہمی کا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اور میری بیٹی پر عیب گیری کرے
حضرت عبد اللہ جاگ اُٹھے اور اُن سیدزادی کو تلاش کیا تاکہ معذرت کرین اُن سیدزادی نے اُسی رات کو
خواب مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تو ویسا ہوتا کہ جیسا کہ تجھکو ہونا چاہیے تھا
تو وہ کلمہ تجھکو نہ کہہ سکتا وہ سیدزادی جب بیدار ہوئے تو ارادہ کیا کہ حضرت عبد اللہؒ کی خدمت مین حاضر ہون کہ عذر
چاہین غرض دونون راہ مین باہم ملاقی ہوئے اور اپنے اپنے خواب کو بیان کیا اور توبہ کی نقل ہے کہ سہیل
ابن عبد اللہ ہمیشہ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ کے پاس آتے تھے ایکروز جب سہیل ابن عبد اللہ باہر آئے تو کہا
کہ مین آج سے آپکے درس مین حاضر نہونگا کیونکہ آج آپکی لونڈیان کوٹھے پر آئین اور مجھکو اپنے پاس یون کہکر
بلانے لگین اے سہیل اے سہیل مجھکو بہت ناگوار معلوم ہوا آپ اُنکو تنبیہ دیتا ہے کیون نہین فرماتے ہین کہ
اس طرح بے ادبی سے نہ بولین حضرت عبد اللہؒ نے یہ سنکر کہا کہ اے دوستو آؤ تاکہ ہم سب چلکر سہیلؒ کے جنازے کی
نماز پڑھین اُسی دم سہیلؒ نے وفات کی اور سب نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھی پھر پوچھا کہ اے حضرت آپ کو
کیسے معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ حورین تھین کہ اُسکو بلاتی تھین اور میرے گھر مین تو کوئی لونڈی نہین ہے۔
نقل ہے کہ لوگون نے حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ سے پوچھا کہ آپنے کیا کیا عجائب دیکھے آپنے فرمایا کہ
مینے ایک راہب کو دیکھا جو مجاہدہ کرتے کرتے بہت کمزور و ناتوان ہوگیا تھا مینے اُس سے پوچھا کہ خدا کا
رستہ کسقدر لمبا ہے اور وہ کیا چیز ہے اُسنے جواب مین کہا کہ تو جب خدا کو جانتا ہے تو اُسکا رستہ
بھی ضرور جانتا ہوگا اور مجھکو عجب یہ ہے کہ باوجود اُسکے نہ جاننے نہ پہچاننے کے میرا اُسکی پرستش
کرتے کرتے یہ حال ہوگیا کہ ہڈیون پر صرف چمڑا باقی ہے اور تم اپنے آپکو عارف بتاتے ہو
اور مین تم مین اُسکا خوف مطلق نہین پاتا ہون حالانکہ یہ امر بالکل خلاف و برعکس ہے کیونکہ معرفت کا
تقاضا یہ ہے کہ خوف و بیم ہو اور کفر کا تقاضا یہ ہے کہ جہل و نادانی ہو حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہین کہ مجھکو اُس
راہب کی یہ بات بڑی باعبرت وہ ہوئی اور بہت اُن کامون سے کہ جو کرنے کے لائق نتھے اُسکی اُس

Marfat.com

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الشفق الحمرة فاذا غاب
وجبت الصلاة قال البيهقي والنووي والصحيح انه موقوف على
ابن عمر ومن المشايخ من اختار الفتوى على رواية اسد بن عمرو عن ابي حنيفة
رحمه الله كقولهما ولا تساعده رواية ولا دراية اما الاول فلانه خلاف
الرواية الظاهرة عنه واما الثاني فلما قدمناه في حديث ابن فضيل
وان آخر وقتها حين تغيب الافق وغيبوبتها بسقوط البياض الذي
يعقب الحمرة والا كان باديا ويجي ما تقدم اعني اذا تعارضت الاخبار
لا ينقضي الوقت بالشك قد نقل عن الصديق والصديقة رضي الله عنه الى آخر
ما مر من الاختيار مع ما نقلناه عنه ثم قال غير ان النظر عند الترجيح افاد
ترجيح البياض هنا واقرب الامر انه اذا تردد في انه الحمرة او البياض
لا ينقضي الوقت بالشك لان الاحتياط في ابقاء الوقت الى البياض
لانه لا وقت مهمل بينهما فبخروج وقت المغرب يدخل وقت العشاء اتفاقا
ولا صحة للصلاة قبل الوقت فالاحتياط في التاخير انتهى قال الشيخ قاسم
رح في تصحيح القدوري قول ابي يوسف ومحمد رحمهما الله هو الحمرة قال
الامام ابو المفاخر السديدي في شرح المنظومة وقد جاء عن ابي حنيفة رحمه الله
في جمع التفاريق انه رجع الى قولهما فقال الحمرة لما ثبت عنده من حمل
عامة الصحابة رضي الله عنهم الشفق على الحمرة وعليه الفتوى وتبعه المحبوبي
وصدر الشريعة قلت اما ما ذكره من الرجوع فشاذ لم يثبت لما نقله
الكافة عن الكافة من لدن الائمة الثلاثة الى الآن من حكاية القولين ودعوى

Marfat.com

نصیحت نے مجھکو باز رکھا۔ نقل ہے کہ حضرت عبد اللہؒ نے فرمایا کہ مین ایکبار روم کو ایک علاقہ مین تھا
یکروز مینے دیکھا کہ ایک جگہ بہت لوگ جمع ہین وہان مین گیا کہ دیکھون کیا ہے مینے ایک شخص کو دیکھا کہ
ہاتھ پاؤن بندھا ایک شکنجے مین کھنچا ہوا ہے اور ایک شخص اُسکو مار رہا ہے اور دوسرے لوگ یہ کہہ رہے ہین کہ توبہ بار
اگر ہی کریگا تو دیکھ یہ بات تجھ سے سمجھ لیگا اور وہ بیچارہ باوجود اس پیٹنے کے اُف بھی نہین کرتا ہے مجھے یہ
دیکھکر تعجب ہوا مینے پوچھا کہ اسکی وجہ کیا ہے کہ تجھپر اسقدر مار پڑ رہی ہے اور تو آہ بھی نہین کرتا ہے اُسنے کہا کہ
مجھسے ایک بڑا گناہ ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے یہان دستور ہے کہ جب تک کہ گناہ سے پاک نہو جاوین نام بڑے بت کا
مین لیتے ہین مینے گناہ کی حالت مین بڑے بت کا نام لیلیا اُسکی ہی وجہ سے اس غضب مین گرفتار ہوا ہون حضرت
عبد اللہؒ نے یہ سنکر کہا کہ شکر ہے اُس خدا قدوس کا کہ ہمکو ایسا مذہب عطا فرمایا کہ جسمین اگر گناہ کرے اُسکا نام لیوے
تو گناہ سے بلکہ پاک ہو جاوے اور جبکہ اسکے یہان جاوے [illegible] اسکو [illegible] نہایت ہی [illegible] زبان بستہ ہو جاوے
عیسا کرو اور [illegible] نقل ہے کہ حضرت عبد اللہؒ [illegible] جبکہ ایک کافر کی [illegible]
[illegible] وقت نماز کا آگیا [illegible] جبکہ کافر کی [illegible] وقت آیا تو اُسنے بھی
[illegible] اُنکی [illegible] طرف متوجہ ہوا حضرت [illegible] خدمت [illegible] تلوار کھینچا اُسکو
قتل کرو [illegible] بلکہ تلوار [illegible]
[illegible] العہد [illegible]
لگے [illegible]
ہاجرا بیان کیا کہ تیرے واسطے مجھپر [illegible]
ہوری ایسے [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
خوش ہوا اُسیوقت مسلمان ہوگیا [illegible]
اک مینے ایکبار مکہ معظمہ مین دیکھا کہ ایک جوان [illegible]
بیہوش ہوگیا مین اُسکے پاس گیا [illegible]
ایمان لایا مینے اُس سے پوچھا کہ [illegible] تھا [illegible]

Marfat.com

دعوى حمل عامة الصحابة خلاف المنقول قال فى الاختيار الشفق البياض
ن آخر ما نقل عنه ثم قال واما ما اختاره للفتوى فبناء على ظن ضعيف
ذلك لانه قال الشفق الحمرة وعليه الفتوى لان فى جعله اسما للبياض
ونه شفق اثبات اللغة بالقياس وانه لا يجوز فظن ان هذا حجة الامام
يس كذلك وانما حجته الحديث الصحيح مع تفسير الصحابة مع موافقته
مول النظر فكان اختياره مخالفا لما هو الاصح رواية ودراية ثم قال
نل ما قال المحقق من الرواية والدراية ثم قال فثبت ان قول الامام
والاصح كما اختاره النسفى انتهى كلام الشيخ قاسم مع كلام استاذه المحقق
مهما الله وكان ابن عابدين اشار فى اول الحاشية الى هذه المذكورات
قوله ورده المحقق وقال تلميذه كذا والمؤلف ما التفت اليه لكونه ضا
ملية فكيف تيوهم من ابن عابدين انه عدل الى قولهما من غير ابطال مقال
قاسم والكمال من نفسه او ممن له قوة الابطال فظهر ما قلنا ان مراده مجرد
يراد فى مقابلة مقدمة واحدة سواء تم او لم يتم ولو سلم انه عدل الى قولهما
ى العشاء ثم عدل اليه فى العصر ايضا بتعليم المؤلف فلا يثبت بميله مدعى المؤلف
يلى ما سمعته من كلام المحققين وليس مدار المذهب على اختيار ابن عابدين
ما كان قبله من سنين لا فى العصر ولا فى العشاء ثم لا يخفى انه تبين مما بيناه
من كلام المحقق وتلميذه انه ان وجدت صيغة الفتوى فى كل مكان فى كتب
المشائخ لم يلزم قبول قوله للآخرين ولو كان الآخر من غير المجتهدين لاحتمال
بنا فتواه على ظن ضعيف كما وقع للسديدى وظهر ايضا ان العدول عن قول

Marfat.com

اور چاہتا تھا کہ بھیس بدلکر اپنے آپ کو خانۂ کعبہ مین داخل کرون تا کہ کعبۃ اللہ کے جمال سے مشرف ہون
لیکن جون ہی مینے قصد داخل ہونیکا کیا ایک ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ تو یہ امر کیونکر جائز رکھتا ہے کہ
ایسے دل سے جو دوست کی دشمنی سے بھرا ہی دوست کے گھر مین داخل ہووے۔ نقل ہے کہ ایکبار شدت کا
جاڑا تھا اور حضرت عبد اللہؒ نیشاپور کے بازار مین تشریف لیے جاتے تھے آپنے ایک غلام کو دیکھا جو صرف
ایک کرتا پہنے تھا اور سردی کے سبب سے کانپ رہا تھا آپنے فرمایا کہ اپنے آقا سے کیون نہین کہتا تا کہ تجھکو
ایک پوستین خرید دیوے اُسنے کہا مین اس سے کیا کہون کہ وہ خود دیکھتا ہی اور میری حال پر خوب واقف ہی
حضرت عبد اللہؒ یہ بات سُنکر ذوق وشوق سے بھر گئے اور ایک نعرہ مارا اور گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب
افاقہ ہوا تو فرمایا کہ طریقت اس غلام سے سیکھو۔ نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عبد اللہؒ ایک مصیبت مین مبتلا
ہوئے لوگ آپکے پاس تعزیت کو گئے کبری بھی گئی اور حضرت عبد اللہؒ سے کہا کہ عقلمند وہی ہے کہ
جب کسی مصیبت مین مبتلا ہووے تو پہلے روز وہ کرے کہ جاہل تین روز کے بعد کریگا حضرت عبد اللہؒ نے
فرمایا کہ اس بات کو لکھ لو کہ حکمت ہے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت عبد اللہ سے پوچھا کہ کونسی خصلت
آدمی کو زیادہ نفع دینے والی ہے آپنے فرمایا کہ عقل کامل لوگون نے کہا کہ اگر نہووے فرمایا کہ
حسن ادب لوگون نے کہا کہ اگر یہ بھی نہووے آپنے فرمایا کہ مہربان بھائی کہ اُسکے ساتھ صلاح ومشورہ کر
لیا اگر یہ بھی نہووے آپنے فرمایا کہ ہمیشہ خاموش رہے لوگون نے کہا کہ اگر یہ بھی نہ رکھے آپ نے فرمایا
کہ اسکے واسطے مرگ مفاجات بہتر ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ ادب کو ایک یون ہی سرسری چیز خیال
کرتا ہو اسکی سنتون مین نقصان کا خلل راہ پاتا ہی اور وہ خلل اُسکو فرائض سے بے نصیب رکھتا ہے اور جو کہ
فرائض سے محروم رہا خدا کی معرفت سے محروم رہا اب تم جانتے ہو کہ اُسکا حال کیسا ہی لوگون نے کہا کہ
جب دنیادار درویشون کا حال یہ ہی تو اب آپ فرمایئے کہ خدا کے درویشون کا حال کیسا ہی آپنے فرمایا کہ
خدا کے درویشون کا دل ہمیشہ اُسکی طلب مین رہتا ہی کیونکہ جو کوئی کہ اپنے حال مین قانع رہا بے طلب رہا
اور فرمایا کہ ہم بہت علم سے تھوڑی ادب کے زیادہ محتاج ہین اور فرمایا کہ تم اب ادب کو تلاش کرتے ہو جب
ادیب لوگ چلے گئے اور فرمایا کہ بزرگان دین نے ادب کے بارے مین بہت کچھ فرمایا ہے اور میری نزدیک

Marfat.com

الامام لضعف دليله لا يتم الا اذا كان ضعفه مسلما عند الآخرين وبان
ايضا ان القول بان عليه الفتوى لا يدل على انها من الكل كما قلنا وعلم ايضا
ان معنى عليه الفتوى ان القائل اختاره ليفتي به وقت السؤال فيساوي ما
للمختار لا اكد حيث قال المحقق ومن المشائخ من اختار الفتوى على رواية
اسد ونقل الشيخ قاسم من السديد انه قال وعليه الفتوى ثم قال
في طرف الجواب واما ما اختاره للفتوى فلم ينقل واما ما قاله وعليه الفتوى
وكذا لفظ وبه يفتي معناه يجاب به وقت السؤال غايته يفيد حصر جوابه
بهذا ان كان تقديم الجار للحصر وظهر ايضا ان الصحيح المفتى به قول الامام
ويعمل به ولا يعدل عنه الى قولهما الا لموجب من ضعف دليل او ضرورة او
تعامل وان قال بعض المشائخ ان الفتوى على قولهما وتبعه آخرون وان كان
دليل الامام واضحا ومذهبه ثابتا ولا يلتفت الى فتواه ولا العمل بها وان
كان في كتاب مشهور معروف فانهما لم يلتفتا الى فتوى السديد في شرح
المنظومة فكيف بحال الكركي او الزبيدي وفرع الشيخ قاسم بانه الاصح
وقبل قولهما المحققون من تلاميذ الكمال مثل ابن امير حاج الحلبي صاحب الحلية
وابراهيم الحلبي شارح المنية مع انهما والقاسم لم يكونوا يقبلون قول
استاذهم في كل حال ويناظرونه بالرد والابطال وظهر ايضا ان قول
صاحب البحر حيث قال لا يعدل من قول الامام الخ مستفاد من كلام
القاسم وابن الهمام المفيد له بلا ارتياب حيث صرح صاحب البحر بعد
نقل كلامهما ويستفيد منه ايضا ان لبعض المشائخ وان قال الفتوى على

Marfat.com

و نفس کا پہچاننا ادب ہے۔ اور فرمایا کہ اُس چیز سے سخاوت کرنا کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے افضل تر ہے
[illegible] اس چیز کے سخاوت کرنے سے کہ تیرے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ میں ایکدرم قرض حسنہ دینا ہزار درم صدقہ
دینے سے زیادہ دوست رکھتا ہوں اور فرمایا کہ جو کوئی ایک کوڑی بھی مال حرام سے لیوے وہ متوکل
نہیں ہے اور فرمایا کہ توکل وہ نہیں ہے کہ جسکو تو اپنے نفس سے توکل سمجھے بلکہ توکل وہ ہے کہ جسکو
[illegible] خود دل تجھ سے توکل جانے اور فرمایا کہ توکل مانع کسب نہیں بلکہ یہ دونوں عبادت میں اور فرمایا کہ
کوئی زیادہ کسب کرے اس خیال سے کہ شاید اگر بیمار ہو جاؤ تو بیماری میں خرچ کرے یا مرجاؤ تو تجہیز و تکفین کیا
جاہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور فرمایا کہ آدمی میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جسکے حصول میں ذلت نہ اٹھائی ہو
فرمایا کہ وہ مروت کہ جس سے کسیکا دل خوش ہووے دینے کی مروت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ پرہیزگاری
یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنا اور درویشی سے دوستی کرنا ہووے اور فرمایا کہ جسنے لذت عبادت کا [illegible]
[illegible] چکھا اُسکو کبھی ذوق شوق الٰہی حاصل نہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] لگاتا ہے اور راتوں کو [illegible] اعمال [illegible] کو
[illegible]
[illegible]
[illegible] لوگوں نے پوچھا کہ دل کا علاج کیا ہے آپنے فرمایا کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور فرمایا کہ [illegible] کرنا [illegible] کے ساتھ عاجزی اور تواضع سے پیش آنا
[illegible] تواضع ہے اور فرمایا کہ تواضع اور فروتنی اسکو کہتے ہیں کہ جو شخص [illegible]
[illegible] اسکے ساتھ [illegible] کرے اور وہ شخص کہ تجھ سے کمتر ہو اسکے ساتھ عاجزی اور فروتنی سے
[illegible] اور فرمایا کہ ریا [illegible] [illegible] سے پیدا ہو اور خوف [illegible] وہ [illegible]
[illegible] پیدا ہوا اور صدق اعمال وہ ہے کہ تصدیق سے پیدا ہو اور فرمایا کہ جس شخص [illegible]
[illegible] وہ شخص بہت ہی جلدی بخوف اور بیباک ہو جاویگا اور فرمایا کہ ہر ایک خوف کو [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی وجہ سے قرار حاصل [illegible] اور باطن کا [illegible] کہتے ہیں کہ

Marfat.com

علی قولہما وکان دلیل الامام واضحا ومذہبہ ثابتا لا یلتفت الی فتواہ
ولا یعمل بہا وان کانت فی کتاب مشہور ولیس ہذا الکلام من عند
صاحب البحر نفسہ وہذا ظاہر لمن یمیز یومہ من امسہ والخصم ان کان لہ کلام
فی مقامات ابن الہمام وتلمیذہ فلیأت بہ ولا یغیر عبارۃ البحر الذی
ہو قال البعض المشایخ اخذا من کلام المحققین ولا یحذف لفظ البعض
وان کان فی النسخۃ کذا فلیحمل علی خطأ الناسخ ثم بقی کلام سبق اولا
من انہ لا ینبغی التشبث بکلام ابن عابدین حیث لم یعمل فی الظہر بمقالتہ
فی العشاء وما نقل عن العلامۃ نوح من قولہ لا یؤخذ بکل ما قال ذو الفیض
وبہ یفتی لعلہ محمول علی ما اذا لم ینقل عن غیرہ ما یؤیدہ لما علمت من موافقۃ
غیرہ لہ فی التصحیح بالفتوی علی قولہما فی وقت العشاء وبما ہو مساو
للفظ الفتوی فی العصر کما تقدم ذکرہ اقول ولو وافقہ غیرہ لا ینفع لما
سمعت من عدم الاخذ بفتوی السدیدی مع موافقۃ المحبوبی وصدر الشریعۃ
ومن بعدہم ومن اخذ بقولہما فی العشاء اخذ بقول المشایخ لا بقول
الفیض ومن وافقہ من الطبقۃ السابعۃ ومن لم یاخذ بقولہم لم ینفعہ
انضمام الفیض علی ان کلام العلامۃ المذکور یحتمل انہ مبنی علی ما بحثہ فی
البحر ظن فاسد لان العلامۃ المذکور مقابل لصاحب البحر ومجادل معہ
فی اکثر المباحث ولہ اطلاع کامل باقوال العلماء ومصنفاتہم ولہ تعلیقات
وشروح علی مؤلفاتہم ولم یخف لہ فتح القدیر والقدوری والتصحیح
ویفہم من الکتب سیما من الفتح والتصحیح ما ذکرہ البحر وما افادہ انما

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ کے حضور مین غیبت کا ذکر آیا آپنے فرمایا کہ اگر مین غیبت کرون تو اپنے مان اور باپ
کی غیبت کرون کیونکہ اُنھون نے میرے ساتھ بڑے بڑے احسان کیے ہین تاکہ میری ساری نیکیان
اُنکے نامۂ اعمال مین لکھی جائین **نقل ہے** کہ ایکروز ایک جوان آیا اور حضرت عبداللہ رح کے قدمون
پر گر پڑا اور بہت روکر کہنے لگا کہ مینے ایک ایسا گناہ کیا ہی کہ مجھکو شرم ہے کہ نہین کہہ سکتا ہون حضرت
عبداللہ رح نے کہا کہ بھائی کچھ تو کہہ کہ تو نے کیا گناہ کیا ہے اُسنے کہا کہ مینے زنا کیا ہی حضرت عبداللہ رح
فرمانے لگے کہ مین تو ڈر گیا تھا اس خیال سے کہ شاید تو نے کسیکی غیبت کی ہی ایک شخص نے حضرت عبداللہ
سے نصیحت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ خدای تعالی کا ہردم خیال رکھ اُس شخص نے کہا کہ حضرت اسکو
مفصل فرمائیے آپنے فرمایا کہ خدای تعالی کو ایسا سمجھ کہ گویا خدای عز و جل کو اپنی آنکھون سے
دیکھ رہا ہے **نقل ہے** کہ حضرت عبداللہ رح نے اپنی زندگی ہی مین اپنا سارا مال درویشون کو تقسیم کر
دیا ایکبار حضرت عبداللہ رح کے گھر مین ایک مہمان آیا آپنے جو کچھ کہ آپکے پاس موجود تھا اُسکی مہمانداری مین
صرف کیا اور فرمایا کہ مہمان حضرت خدای عز و جل کا فرستادہ ہوتا ہی جہانتک ممکن ہو اُسکی خاطر و تواضع کرنا چاہیے
آپکی بیوی اس بات مین آپسے خلاف ہوئین اور جھگڑنے لگین آپنے فرمایا کہ جو بیوی کہ خاوند کے ساتھ
اور جھگڑا کرے وہ اس قابل نہین ہی کہ گھر مین رکھی جای اور اُسکو بیوی سمجھا جاے پس آپنے اُنکا مہر ادا کیا
اور اُنکو طلاق دیدی خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ایک سردار کی صاحبزادی آپ کی مجلس وعظ مین حاضر ہوئی
آپ کا وعظ سُنکر فریفتہ ہو گئی اور جب اپنے گھر واپس گئی تو اپنے باپ سے عرض کیا کہ آپ میری شادی
حضرت عبداللہ کے ساتھ کر دیجیے اُسکے باپ نے یہ سُنکر پسند کیا اور پچاس ہزار دینار اپنی بیٹی کو دے
اور اُسکا نکاح حضرت عبداللہ رح کے ساتھ کر دیا حضرت عبداللہ رح نے اُسکے بعد خواب دیکھا کہ ارشاد ہوا
کہ تو نے ہمارے واسطے اپنی بیوی کو طلاق دی ہمنے اُسکے عوض مین تجھکو یہ بیوی عطا کی تاکہ تو جانے
کہ ہمارے معاملے مین کسیکو نقصان نہین ہوا کرتا ہے **نقل ہے** کہ جب آپ کی وفات کا وقت
قریب ہوا تو آپنے اپنا سارا مال درویشونکو بُلا کر دیدیا آپ کا ایک مُرید اُسوقت آپکے سرہانے
موجود تھا کہنے لگا کہ ای شیخ آپ کی تین صاحبزادیان ہین اور پھر آپکا یہ حال ہی کہ آپ دنیا کو چھوڑ...

علی ما وقع منی التصحیح ولو بنی علیه کان بناء علی شئ صحیح ثابت فی
نفس الامر وان کان القائل مقابلہ صاحب البحر اذ الخلاف لایتاتی
فی الامور النفس الامریۃ الا المستبعد الاھواء النفسیۃ وقد علمت سقوطہ
عاماً واعلمناک ثبوتہ بالبراھین المضبوطۃ وبینا ان بحثہ کان شیئا
آخر وسقطہ شیئا آخر ان سلم حالہ قال صاحب البحر علینا الافتاء
بقول الامام وان صحح بعض المشائخ بان الفتوی علی خلافہ واورد علیہ
بانہ لیس علیک الافتاء بل اتباع ما رجحوا وقد ذکرنا ما علیہ وما لہ ومتی
کان کلام العلامۃ نوح محتملا لما ذکرناہ سقط الاستدلال بہ بناء فاسد
علی فاسد ولا حاجۃ لنا الی الاستدلال بکلام العلامۃ المذکور اذ یکفی
فی ذلک ما ھو من المسلمات المشھورۃ انہ لا یعمل بقول کل کتاب بل بقول
کتاب مشھور تلقاہ بالقبول الجمھور علی ما نذکرہ من الفتح وغیرہ ومن
ذکر قول العلامۃ لم یذکرہ للاستدلال بل ذکرہ للقدح فی استدلال الدر
بان العمل بالمثل لان الفیض قال وبہ یفتی فاورد علیہ بان قول
الفیض لا یکون دلیلا فان العلامۃ قال کذلک فی دفع الایراد لا یکفی
الاحتمال بل لابد من ابطال قول العلامۃ ثم لا یخفی ان العلامۃ زین بن
نجیم صاحب البحر معترف فی بحرہ بان المشائخ صرحوا بان الفتوی علی
قولھما فی وقت العصر حیث قال لا یعدل عن قول الامام الی قولھما
او قول احدھما الا لضرورۃ من ضعف دلیل او تعامل بخلافہ کالمزارعۃ
وان صرح المشائخ بان الفتوی علی قولھما کما ھنا اہ تطویل بلا طائل وقد

Marfat.com

قل آنکھیں بند کیے لیتے ہیں کچھ اُنکے واسطے ہی تو چھوڑ جاتے ہیں آپ نے اُنکے گزارے کا کیا بندوبست کیا ہے
آپ نے فرمایا کہ میں نے اُنسے کہدیا ہے کہ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ یعنے اُنکو کارسازِ حق کا رسا ... خود ... ہے
یعنی کارساز وہ ہوا اسکو عبداللہ کی کیا ضرورت ہے پھر آپ نے موت کے وقت آنکھیں کھولیں اور ...
... فرمایا کہ ای عمل کرنیوالو اسیطرح عمل کرو تاکہ وصل حق ہو لوگون نے حضرت سفیان ثوری کو ... دیکھا
... پوچھا کہ حقتعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ بخشدیا پھر لوگون نے پوچھا کہ حضرت ...
حضرت عبداللہ بن مبارک کا حال کیا ہے آپ نے فرمایا کہ انکا کیا حال پوچھتے ہو وہ تو ...
... جنکو ایک روز مین دو بار حضرت عزاسمہ کی حضوری حاصل ہے ... واللہ اعلم ...

سولھوان باب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین و دیانت کے تاج وہ رہبر و ہدایت کی شمع وہ عالمون کے شیخ اور بادشاہ وہ اگلے بزرگان دین کی ...
... بزرگان قطب حرکت دوری پیشوای بزرگ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ دین کے بزرگون سے ...
لوگ آپکو امیر المومنین کہتے تھے آپ نے اپنی عمر بھر کسی سے خلاف نکیا اور آپ سچے پیشوا ور صاحب قبول ... اور
ظاہری اور باطنی علمون مین وہ دستگاہ حاصل تھی کہ آپ بے مثل سمجھے جاتے تھے اور ... یگانہ تھے اور ...
اور تقوی آپکا کمال درجے پر تھا اور ادب اور تواضع کی گویا آپ ... تھے آپ بڑے بڑے بزرگان دین سے
صحبت یافتہ تھے اور آپ شروع سے آخر تک ایک ہی حالت پر رہے ذرا بھی آپکے مزاج مین تغیر نہ ...
جیساکہ نقل کرتے ہین کہ ابراہیم نے ایکروز ایک آدمی آپکے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ آپ تشریف لائیے ...
حدیث کرین آپ اسیوقت ابراہیم کے پاس تشریف لیگئے ابراہیم نے کہا کہ مین تو ...
کہ دیکھون آپ تشریف لاتے ہین یا نہین کیونکہ ہم نے ... آپکا تقوی ...
اور کہتے ہین کہ آپ اپنی والدہ شریفہ کے شکم سے بارہ برس ... پیدا ہوے ... نقل ہے کہ ... آپ ...

Marfat.com

وقد عرفت ان لفظ بعض ساقط عن الكلام بقرينة استفادته هذا الكلام
من القاسم وابن الهمام فيما نقل عنه من قوله فی رسالته رفع الغشاء مانصه
واما مانقله بعض حنفية زماننا من ان الفتوى على قولهما فعلى تقدير وجوده
فهو فی کتاب غیر مشهور وغیر المشهور لایجوز الافتاء بما فیه الی آخر ما نقل
عنه مناف لما اعترف به هو نفسه فی بحره بقوله وان صرح المشائخ
بان الفتوی علی قولهما کما هنا جعل صاحب البحر الذی احاط کتبه کالبحر المحیط
لکل القطر وقطرات امواج بحره نضرت بساتین المستفیدین حسن النضر
وصعدت نجوم کمالاته ذروة سماء القدر ونور شموع مقالاته بواطن المستفیدین
کالبدر واعترف باستقامة احواله العارف الشعرانی قطب ذلک العصر سلم
له فی اجوبته ابن حجر المکی ادنی رتبة من المعتوه الذی لایمیز بین البر والبحر
حیث یاتی بشیء فی کتابه ثم ینسی کتابه ولایراجعه وقت تالیف رسالته
ویاتی بما یخالفه کلامه الاول وکیف یتصور من عاقل انه یعترف بان جمیع
المشائخ صرحوا بان الفتوی علی قول الامام ثم یجهل الجاهل لا یصدق هذا الکلام
من احد والعجب من المؤلف انه قال ولاینبغی التشبث بکلام صاحب البحر
حیث سقط الخ یمنع الغیر من التشبث به ویتشبث هو به ان توهم انه ینفعه
ولایتفکر انه یضره فهل سقط کلام البحر کله حتی ما فی رسالته جمیعا الا هذه
الجملة الکاذبة بان جمیع المشائخ صرحوا بان الفتوی علی قولهما العجب
والعجب انها لم تسقط ومع ذلک لم یشعر بها صاحبها صاحب البحر او ترکها
لیاخذها ویرد علیه المؤلف لعالی القدر علی ان کلام العلامة علاء الدین

Marfat.com

وہاں دسترخوان سے اٹھ بیٹھتا تھا تھے ایک روز آپکی والدہ کوٹھے پر تشریف لے گئیں اور پڑوسی کی ترشی یا سرکہ کی ایک انگلی بھر کر چاٹی آپ پیٹ میں بے چین ہو گئے اور اسقدر پیٹ میں سر دیدی مارا کہ آپکی والدہ نادم ہوئیں اور اسیوقت جاکر اس پڑوسن سے معافی مانگی اور آپکی توبہ کا آغاز یوں ہوا ہے کہ ایک روز آپ نے بیخبری کی حالت میں بیابان یا گاؤں پہلے مسجد میں کہا آپ نے ایک آواز سنی کہ یا ثور ثوری یہ گاؤں میں یہاں سے کر اس در آنکو ثوری کہنے لگے جب آپ نے یہ آواز سنی تو بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو آپ نے اپنی داڑھی پکڑ کر کھینچی اپنے منہ پر مارتے اور کہا کہ تو نے کیوں ادب کے ساتھ قدم مسجد میں نہ رکھا دیکھ تیرا نام انسانوں کے دفتر سے کاٹ ڈالا گیا اب بیہوش میں رہا کہ پھر کبھی اسطرح قدم مسجد میں نہ رکھے نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپکا قدم کسی کی کھیتی پر پڑا آپ نے ندا سنی کہ یا ثوری ذرا دیکھکر قدم رکھ بیت النسے مقولہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ذرا خیال کرنا چاہیے جس شخص کے حال پر حقتعالیٰ کا فضل و کرم اور رضا ہے تو کیا ہر میں ایک قدم خلاف چلنے پر پکڑا جانے اسکے باطن کا کیا حال ہوگا ظاہر ہے کہ نور سے پر نور ہوگا آپ کا ایک جسم ہر ایک رات کو بھی نہیں سوتے نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی نہیں سنی کہ جسپر عمل نہیں کیا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے اہل حدیث تمہاری حدیث کی زکوٰۃ دو لوگوں نے کہا کہ حضرت حدیث کی زکوٰۃ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ دو سو حدیث میں سے پانچ پر عمل کرو نقل ہے کہ ایکبار خلیفہ وقت نے نماز پڑھتے ہیں ہاتھ سے داڑھی پر پھیرا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اسپر پڑی آپ نے فرمایا کہ اسطرح کی نماز نماز نہیں ہے اور یہ نماز قیامت کے روز ملامت کی صورت میں تیرے منہ پر ماری جائیگی خلیفہ نے یہ سنکر کہا کہ آہستہ کہو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسی ضروری بات سے خاموش رہوں تو اسیوقت میرا پیشاب خون ہو جائے خلیفہ اس بات سے ناراض ہوا اور حکم دیا کہ سولی کھڑی کیجاوے اور کل سفیان ثوری کو سولی پر چڑھایا جائے تاکہ پھر کوئی شخص ایسی دلیری نہ کرے جس روز سولی کھڑی کی گئی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ کی گود میں سر اور سفیان بن عیینہ کی گود میں پاؤں پھیلائے سو رہے تھے دونوں بزرگوں کو یہ کیفیت کہ ناگاہ شور اٹھا کی جاتی ہے ..... آپ نے ..... کی .....

الحصكفي في دیباجة کتابه الدر المختار ليفيد ان الفيض کتاب مشهور في المذهب
حيث قال وما مولى من الناظر فيه ان ينظر بعين الرضا والاستبصار
وان يتلافى تلافه بقدر الامكان الى ان قال لكن يا اخي بعد الوقوف
على حقيقة الحال واطلاع ما حرره المتاخرون كصاحب البحر والنهر والفيض
الخ فتبين من هذا ان الفيض من الكتب المحررة المشهورة عبارات
موفورة مداخلة اكثرها في مقصده مطوره لعدم مستوره اذ يكفيه ان يقول
عده صاحب الدر من المعتبرين كصاحبي البحر والنهر على ان مراد صاحب الدر
ليس هذا بل اراد ان لا يتعرض احد على كلامه ابتداء بل لابد ولا من الاطلاع
على كثير من المتاخرين ثم الكلام معه ادعى تبيين شيئين التحرير والشهرة
اما الاول فلا حاجة الماخذه من الدر لان التحرير ان اراد المعنى بالكتابة
فهو والكتابة والتسطير سواء وان اراد بالتحرير جعل الشيء حرا صافيا عن اللغو
والفضل ونحوه فهو لا يتبين عن كلام الدر اصلا وباي معنى كان لا ينفع
في دفع كلام نوح افندي الذي قال انه کتاب غير مشهور واما الثاني
وهو الشهرة فليس في الدر اشارة اليها اصلا ولعله توهم من عده
مع البحر والنهر وهما مشهوران فهو باطل لان مجرد ذكر بكر بعد زيد وعمرو
مشهورين عند البعض لا يلزم ان يكون بكر ايضا مشهورا ومعلوم اشتهار
البحر والنهر واما الفيض فلم يسمع اسمه كثيرون ولم يعرف كتابه الا الاقلون
مع ان شهرة البحر والنهر ليس مما هو الكلام فيه على ما تعرفه وكلام الدر
لا يقتضي انه اشتهر واشتبه لفظ المشهورة وذلك من عدم التدبر في كلام

Marfat.com

[حض]رت سفیان ثوریؒ خود جاگ رہے تھے پوچھا کہ کیا بات ہے اُنھوں نے حال بیان کیا اور بہت [آز]ردہ اور ملول ہونے لگے حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ مجھ اپنی جان کے ساتھ ارتقد تعلق نہیں ہے [ک]ہ میں اس کیفیت کے سُننے سے رنجیدہ ہوں ہاں البتہ دینی کاموں کے اداکرنے اور جو مجھ پر واجب ہے اُس میں کسی صورت [illegible] ہرگز نہیں کر سکتا پھر آپ نے آنسو آنکھوں میں بھر لائے اور فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گرفتار کرتے ہیں کہ خلیفہ تخت پر بیٹھا تھا [illegible] [illegible] [illegible] ایک بار گی تڑاق کی آواز محل میں آئی [illegible] [illegible] میں دھنس گیا اُن دونوں بزرگوں نے فرمایا کہ ہم نے کبھی ایسی [illegible] [illegible] حضرت سفیان ثوریؒ نے کہا کہ [illegible] [illegible] حکام رسانی [illegible] [illegible] [illegible] جانشین ہوا وہ حضرت سُفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا بہت معتقد تھا اور [illegible] [illegible] ایسا اتفاق ہوا کہ آپ بیمار ہوگئے اُس خلیفہ نے ایک طبیب کو [illegible] [illegible] آتش پرستی رکھتا تھا آپ کے علاج کو [illegible] [illegible] دیکھا تو معلوم ایسا معلوم [illegible] [illegible] کوئی عمدہ [illegible] شخص ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سفیان ثوری [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علم [illegible]

ایکبار کی کہ ایک مجھ سے کہا کہ اے سفیان تو دیکھتا [illegible] لوگوں کو راہ راست کی ہدایت کر رہا ہوں [illegible] کہتے ہیں

Marfat.com

قوله بعد کلام البحر وابن عابدین وغیرہما فان صاحب البحر قال فی رسالته
وبغیر المشهور لا یجوز الافتاء بما فیه لما قال المحقق ابن الہمام فی شرح الہدایة
انه لا یفتی الا المجتهد وقد استقر رای الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتهد
فاما غیر المجتهد ممن یحفظ اقوال المجتهدین فلیس بمفت والواجب علیه
اذا سئل ان یذکر اقوال المجتهد کالحنفیه له علی جهة الحکایة فعرف ان
ما یکون فی زماننا من فتوی الموجودین لیس بفتوی بل ہو نقل کلام
المفتی لیاخذ به المستفتی وطریق نقله کذلک عن المجتهد احد امرین
اما ان یکون له سند فیه الیه او اخذه من کتاب معروف تداولته الایدی
نحو کتب محمد بن الحسن ونحوها من التصانیف المشهورة لانه بمنزلة
الخبر المتواتر عنهم او المشهور ہکذا ذکره الرازی فعلی ہذا لو وجد بعض
نسخ النوادر فی زماننا لا یحل عزوه الی محمد ولا الی ابی یوسف رحمهما الله
تعالی لانها لم تشتهر فی عصرنا ودیارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن
النوادر مثلا فی کتاب مشهور معتبر کالهدایة والمبسوط کان ذلک تعویلا
علی ذلک الکتاب انتهی کلام المحقق فقد افاد انه لا یحل النقل من کتاب
غیر مشهور انتهی کلام البحر فعلم کل احد ان المراد بالمشهور التصانیف التی
ثبتت انها للمجتهدین بطریق التواتر والشهرة لا بطریق الندرة الا
اذا کانت الروایة التی عن النوادر فی کتاب مشهور معتبر حتی لا یفید الشهرة
بدون ان یکون معتبر الکتب المشائخ المتقدمین والمتاخرین لکن الا من
الطبقة السابعة وبنقل صاحب البحر کون المفتی مجتهدا الخ من صاحب الفتح

کہ جل بیان سے دور ہو تو ہماری بیان کے لائق نہیں ہے اور بعض یون کہتے ہین کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مین تین استادون کی خدمت مین رہا اور اُنسے علم حاصل کیا جب اُنکے اس دنیا سے کوچ کا وقت نزدیک پہنچا تو ایک صبور ہو کر مرے اور دوسرے گبھرا کر اور تیسرے ترسا ہو کر مرے اُس خوف سے میرا لہو نکل آیا اور میری پیٹھ جھک گئی کہ حق تعالےٰ بڑا بے نیاز ہے جسکو چاہے جو بنا دیوے اور کر دیوے
نقل ہے کہ ایکبار کسی شخص نے آپ کے حضور مین دو بدری زر کے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ آپ انکو قبول فرمایئے کیونکہ میرا باپ آپکے دوست تھے اور کار خیر مین بہت کوشان ہوتے تھے اب اُنکا انتقال ہو گیا اور اُنکی پاک کمائی سے جو ورثہ مجھکو پہنچا ہی اُسمین سے یہ آپ کی خدمت مین ارسال ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بدری اپنے صاحبزادے کے ہاتھ اُسکے پاس واپس بھیج دیے اور کہلا بھیجا کہ میری دوستی آپکے والد سے اللہ کے واسطے تھی نہ دنیا کے واسطے آپکے صاحبزادے کہتے ہین کہ جب مین دیکر واپس آیا تو مینے عرض کیا کہ اے بابا شاید آپکا دل پتھر کا ہی کیونکہ آپ دیکھتے ہین کہ مین بال بچون والا ہون اور میرے پاس کچھ نہین ہے اور مجھ پر آپ ذرہ بھی رحم نہین فرماتے ہین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے یہ سنکر فرمایا کہ بیٹا اگر تم بےفکر ہو لے آؤ اگر وہ دو اور کھاؤ پیو لیکن مین ایسا نہین کرونگا کہ خداوند کی دوستی دنیا کی ارزنی کی عوض بیچون اور قیامت کے روز عاجز مجبور اور شرمندہ ہون کہتے ہین کہ ایکبار ایک شخص کچھ تحفہ آپکے واسطے لایا آپنے قبول فرمایا اُسنے کہا کہ مین کبھی آپکے کوئی حدیث نہین سنی ہی آپنے فرمایا کہ اگر تمنے نہین سنی ہی تو تمہارے دوسرے مسلمان بھائی نے تو سنی ہے اور مجھے خوف ہے کہ ایسا نہو کہ اُس تیرے ہدیہ کے سبب سے میرا دل تجھ پر دوسرون سے زیادہ مائل ہو جاوے اور یہی دنیا داری سمجھی جاوے کہتے ہین کہ آپ کبھی کسی سے کوئی چیز نہین لیتے تھے۔ نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ ایکروز ایک صاحب حشمت کے مکان کے آگے سے گذرے ایک شخص جو آپ کے ہمراہ تھا وہ شخص اُس محل کیطرف دیکھنے لگا آپنے اُسکو منع فرمایا اور کہا کہ خبردار کبھی ایسے مکانون کیطرف کہ آراستہ و پیراستہ ہین نظر نکرنا کیونکہ یہ مکاندار مکانون کی تیاری مین ایسا اسراف نہین کرتے کہ سیر نظر کرنے سے نظر کرنیوالا اُنکے ساتھ گناہ مین شریک نہو۔
نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے ہمسایہ مین ایک شخص مرگیا آپ بھی اُسکے جنازے پر

Marfat.com

واعتماده عليه وتقريره اتضح ان كلامه السابق ان علينا الافتاء بقول الامام
معناه نقل كلام المجتهد اما بالسند او الاخذ من كتاب معتمد كالمتون المعتبرة
الملتزمة نقل ظاهر الرواية والشروح المعتبرة لا متون المتأخرين
مثل الغرر والملتقى والتنوير المخلوطة باقوال المتأخرين قال ابن عابدين
بعد نقل ما مر عن الفتح فلا يجوز الافتاء مما في الكتب الغريبة وفي شرح
الاشباه لا يجوز الافتاء من الكتب المختصرة كالنهر وشرح الكنز للعيني
والدر المختار او لعدم الاطلاع على حال مؤلفها كشرح الكنز لملا مسكين
والقهستاني او لنقل الاقوال الضعيفة كالقنية فلا يجوز الافتاء من
هذه الا اذا علم المنقول عنه واخذه منه اه وقال اقول وينبغي الحاق
الاشباه والنظائر بها فان فيها من الايجاز الى آخر ما قال وفي حاشية
ابي السعود على المسكين لا يعتمد على فتوى ابن نجيم والطوري انتهى
باذن اختصار ولا يخفى ان الكل ليس له مثل المذكورين من التاليفات
ولا اشتهار مثل العيني والقهستاني ومسكين وعلى فرض شهرته
مثلهم لا يعتمد على كتابه للعلل المسطورة ولا يخفى ان المراد بالافتاء
هو نقل الفتوى لئلا يرد عليه انه كيف يفتي غير المجتهد لانقطاع الاجتهاد
من زمان خصوصا من الحنفية وعلمت منه ان معنى كلام صاحب البحر
في باب القضاء ما قلنا فلا يتجه عليه قول ابن عابدين وبهذا اسقط
ما بحثه في البحر ولا اعتراض الرملي فسقط به ما في المؤلف من سقوط بحثه

وان معتمد صاحب البحر في هذه المسئلة بحثه المتقدم ذكره وقد تقدم ما

...لیف لے گئے اور بہت لوگ جمع تھے اور وہ آپس مین کہتے تھے کہ یہ بہت نیک شخص تھا آپنے یہ سنکر
...یا کہ اگر مجھکو یہ خبر ہوتی کہ دنیا کی مخلوق اس سے خوش ہی تو مین اسکے جنازے پر نہ آتا کیونکہ آدمی
...تک منافق نہو دنیا کی مخلوق اس سے خوشنود نہین ہو سکتی۔ کہتے ہین کہ آپکی عادت تھی کہ جامع مسجد کے
...ے مین رہا کرتے تھے لیکن جب بادشاہ کرمال سے عود جلایا جاتا تھا تو آپ فی الفور وہان سے بھاگ گئے
...اسکی خوشبو آپکے دماغ مین نہ پونہچے۔ **نقل ہے** کہ آپ ایکروز الٹا جبہ پہنے تھے لوگون نے آپ سے
...ض کیا کہ اسکو سیدھا کر لیجیے آپنے نہ کیا اور فرمایا کہ مینے یہ جبہ حق تعالی کیواسطے پہنا ہی مین نہین
...تا کہ مخلوق کیواسطے اسکو پلٹاؤن اور ویسا ہی پہنے رہے۔ **نقل ہے** کہ جب حماد بن سلیمان نے جو کوفے
...عالمون سے تھے وفات کی تو لوگون نے آپسے عرض کیا کہ آپ انکی جنازے کی نماز کو نہین چلتے آپنے فرمایا کہ اگر مینے
...نیت کی ہوتی تو جاتا۔ **نقل ہے** کہ ایک جوان کا حج فوت ہو گیا تھا اسنے آہ کی حضرت سفیان ثوری
...علیہ الرحمۃ نے اس سے کہا کہ مینے چار حج کیے ہین انکا ثواب تمکو دیا تم یہ آہ مجھکو دیدو اسنے کہا کہ مینے دی اسی رات کو
...آپنے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین ای سفیان تونے ایسا نفع حاصل کیا ہی کہ اگر تو اسکو ساری اہل عرفات پر تقسیم کرے
...تو وانگر ہو جاوین۔ **نقل ہے** کہ ایکروز آپ حمام مین گئے اتفاق سے ایک بے داڑھی مونچھ کا لڑکا بھی وہان آگیا
...آپنے فرمایا کہ ابھی اسکو باہر نکالو کیونکہ ہر ایک عورت کے ساتھ تو ایک ہی شیطان رہتا ہے لیکن ہر ایک
...بے داڑھی مونچھ والے کے ساتھ اٹھارہ شیطان رہتے ہین کہ اسکو لوگونکی نظرون مین آراستہ پیراستہ کرکے
...دکھاوین۔ **نقل ہے** کہ ایک روز آپ روٹی کھا رہے تھے ایک کتا وہان کھڑا تھا اسکو بھی دینے لگے لوگون نے کہا
...کہ آپ اپنی بیوی بچون کے ساتھ کیون نہین کھاتے آپنے فرمایا کہ اگر مین بیوی بچون کے ساتھ روٹی کھاؤن تو مجھکو
...عبادت سے باز رکھتے ہین اور اس کتے کو اسلیے روٹی دیتا ہون کہ دن بھر میری رکھوالی کرتا ہی اور مین بیفکری سے
...نماز پڑھتا ہون ایک روز آپنے اپنے مریدون سے فرمایا کہ دیکھو کھانے کا مزہ دار اور بدمزہ ہونا اسی حلق تک ہے
...جبکہ حلق سے نیچے اتر گیا دونون برابر ہین پس تمکو صبر اختیار کرنا چاہیے تاکہ مزہ دار اور بدمزہ ... ... بھار
...ایک ٹھہرے کیونکہ جو چیز کہ ایسا تھوڑا اثر رکھتی ہو اسکے بغیر بسر کر سکتے ہین کہتے ہین کہ آپ اپنی
...مریدون اور درویشون کی تعظیم ایسی کرتے تھے کہ جیسے امیرون کی تعظیم کرتے ہین۔ **نقل ہے** کہ ایکبار آپ

Marfat.com

مافيه وعلمت سقوطه هذا الكار بلا فائدة ومضرة عليه عائدة ثم اعلم ان الفروع
التى عدل فى الافتاء عن قول الامام الى قولهما وان كانت يسيرة كما نصوا عليه فاى
مانع من دخول مسئلتنا فيها هذا ليس من وظيفة المستدل اذ مجرد الاحتمال
لايكفيه بل الواجب عليه اثبات موجب الدخول كما تقدم نقله عن الدر
المختار بل كثيرة فى نفسها يسيرة بالنسبة الى غيرها اقول المانع
انقطاع اسباب العدول باسرها عند ارباب الترجيح وليس للمتاخرين الذين
لم يبلغوا رتبة الاجتهاد وظيفة ادخالها فيها بلا علة اومعها والذين
لهم الاقتدار فى الاجتهاد اكثرهم رجحوا قول الامام واصحاب المتون اهتموا
به غاية الاهتمام وكون المسائل التى فيها عدلوا عن قوله الى قولهما
قليلة كثيرة لاتاثير له فى العدول حتى لو كان العدول فى كل المسائل الا
فى واحدة لم يتحقق فيها سبب العدول لايجوز العدول عنه الا
والافتاء بقولهما افتاء بقوله قال فى تنقيح الحامدية فى بحث الحكم الملفق
مانصه فان اقوال ابى يوسف ومحمد وغيرهما مبنية على قواعد ابى حنيفة
اوهى اقوال مروية عنه وانما نسبت اليهم لااليه لاستنباطهم لها
من قواعده اولاختيارهم اياها كما اوضحت ذلك فى صدر حاشيتى
على الدر المختار المدان قال ثم رايت فى فتاوى العلامة امين الدين
عبد العال مانصه ومتى اخذ المفتى بقول احد من اصحاب ابى حنيفة يقطع
ان القول الذى اخذ به هو قول ابى حنيفة فانه روى عن جميع اصحاب
ابى حنيفة الكبار كابى يوسف ومحمد وزفر والحسن انهم قالوا ماقلنا فى

Marfat.com

محل مین سوار مکہ معظمہ کو جاتے تھے ایک آپکا رفیق آپکے ہمراہ تھا آپ تمام راہ مین روتے جاتے تھے اس رفیق نے
کہا کہ شاید آپ گناہ کے خوف سے روتے ہین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے ایک گھانس کی تیلی اُٹھائی اور
کہا اگرچہ بڑا گنہگار ہون اور میرے گناہ بہت ہین لیکن میرے گناہ حضرت حق تعالی کی درگاہ مین اُسکی رحمت اور
لطف کی کشادگی و گرانباری کے مقابل اس گھاس کی تیلی کے برابر بھی مقدار نہین رکھتے مجھے تو خوف اس
امر کا ہے کہ مین حق تعالے پر جو ایمان لایا ہون وہ میرا ایمان صدق دل سے بھی ہے یا نہین۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے کلمات

فرمایا کہ عارف حضرت حق جل شانہٗ کی بارگاہ کیطرف ہمہ تن مصروف ہوئے حضرت حقتعالی نے انکو اپنی نزدیکی سے سرفرازی
بخشی عابد عبادت حق مین مشغول ہوئے حقتعالے نے انکو اپنی قربت عطا فرمائی دوسرے لوگ جو حکمت کی طرف رخ لائے انکو
حکمت دی اور فرمایا کہ رونا دس حصے رکھتا ہے نو حصے اسمین سے ریا کا ہے اور ایک حصہ خدا کے واسطے اور فرمایا کہ اگر ایک سال مین
ایک بوند آنکھو نسے نکلے کہ واسطے خدا ہی کے ہو تو بہت ہے۔ اور فرمایا کہ اگر بہت سے لوگ کسی جگہ مین جمع ہون اور کوئی وہان
ندا کرے کہ جس کسیکو یہ خبر ہو کہ آج شام تک جیئے گا کھڑا ہو تو کوئی نہ کھڑا ہوگا اور اسپر عجب ہے کہ اگر سب لوگون سے
یہ پکار کر کہین کہ جس کسی نے اس اوکا سامان کہ جو اسکو درپیش ہے طیار کیا ہے کھڑا ہو جاوے تو کوئی ایسا نہین کہ کھڑا
ہوسکے اور فرمایا کہ عمل پر پرہیز کرنا مشکل تر ہے عمل سے۔ اور فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آدمی نیک عمل کرتا ہے
یہانتک کہ اُسکا وہ عمل تمام ملائکہ مین مشہور ہو جاتا ہے اور حقتعالی کے یہان دفتر مین لکھا جاتا ہے پھر ایسا ہوتا ہے کہ
اُس شخص کے دلمین اُس عمل سے فخر پیدا ہوتا ہے اور وہ بار بار اُسکی تکالیف بیان کرتا ہے یہانتک کہ وہ اُسکا عمل
ریا ہو جاتا ہے اور حقتعالی کے دفتر مین ریا لکھا جاتا ہے اور فرمایا کہ جب کسی درویش کو توانگر یا کسی سلطان کا ذریعہ
دیکھو جانو کہ ریاکار ہے اور چور۔ اور فرمایا کہ زاہد وہ ہے جو کہ دنیا مین اپنے زہد کو عمل مین لاتا ہے اور اُسپر جیسا کہ
عمل چاہیے کرتا ہے۔ اور جس شخص کا کہ زہد صرف زبانی ہے اُسکو زاہد کہنا نہ چاہیے۔ اور فرمایا کہ زہد ٹاٹ کا
لباس پہننا اور جو کی روٹی کھانا نہین ہے بلکہ دل کا دنیا مین نہ باندھنا اور درازی امید کا کوتاہ کرنا ہے
اور فرمایا اگر تو حقتعالے کے نزدیک جاوے اُس گناہ کے ساتھ کہ جو تیرے اور حقتعالے کے درمیان ہے یہ آسان زیادہ ہوگا

مسئلة قولا الا هو رواية عن ابي حنيفة رضي الله عنه وقسموا عليه ايمانا
غلاظا هذا محي الف لا نقله من تنقيح الحامدية لانه يفيد حصر اقوالهم
في قوله وما سبق يفيد عدم الحصر حيث قال مبنية على قواعد ابي حنيفة
او هي اقوال مرجوع عنها فان كان الامر كذلك الحالة هذه لم يتحقق
بحمد الله تعالى في الفقه جواب ولا مذهب الا له كيف ما كان وما نسب
لغيره الا مجازا وهو كقول القائل قولي قوله ومذهبي مذهبه او المقصود
من هذا الاطناب تسويد جسد الكتاب والخصم قائل بانه رواية عن
الامام والمتون والشروح مصرحة به نعم لو قال الخصم بانا احناف لا ناخذ
بقول غير ابي حنيفة كان يكفي جوابه ان يقول الاخذ بقولهما غير خارج
عن قول الامام لانه رواية عنه كما في كتبكم ولو لم يوجد في المتون والشروح
كان محتاجا الى نقل هذه الكلمة بان يقول اقوال اصحاب ابي حنيفة
ليست الا هي رواية عنه كما في تنقيح الحامدية ونحن نقول هذا لا ينفع
المؤلف لان المجتهد اذا قال قولا ثم رجع عنه لم يجز له العمل به ولا الفتوى
عليه ولا لمتبعيه ولو لم يرجع وقال قولا آخر ورجحه الكثيرون لم يجز
العمل بالمرجوح سواء اخذ به صحابه اولا ففيما نحن فيه القول بالمثلين اختاره
المتون والشروح فيجب العمل به دون القول بالمثل المرجوح قال
الامام محمد له في آخر الموطا تاخير العصر افضل من تعجيله ما دامت
الشمس بيضاء نقية ما لم تخالطها صفرة وهو قول ابي حنيفة والعامة من
فقهائنا انتهى وبهذا تبين ان نقل الرجوع مردود قطعا وان محمدا له

Marfat.com

ں گناہ ہی کہ جو تیرے اور اُسکے بندون کے درمیان ہو اور فرمایا کہ یہ وہ زمانہ ہی کہ جسمین زبان کو خاموش
ین اور اپنے گھر مین گوشۂ خلوت مین بیٹھین تاکہ قابل نجات ہون ایک شخص نے یہ سُنکر کہا کہ اے حضرت
د فرمایئے کہ اگر ایک کونے مین چپ چاپ بیٹھین تو کمائی دھمائی کس طرح پر کرین آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈر
بلکہ مینے کسی خدا سے ڈرنیوالے کو نہ دیکھا کہ وہ کمائی دھمائی کا حاجتمند ہوا ہو اور فرمایا کہ آدمی کے واسطے بہتر
س سے نہین ہے کہ ایک سُوراخ مین گھس جاوے اور اپنے آپکو اُسمین چھپاوے کیونکہ اگلے بزرگان دین نے ایسے
س کو کہ جس سے انگشت نما ہون بہت ہی نفرت کی ہی اور اُسکو حقیر سمجھا ہی اور شہرت کو خوار جانا ہی اور
یا کہ اہل زمانہ کے حق مین سونے سے بہتر کوئی سلامتی نہین ہی اور فرمایا کہ سب سے بہتر سلطان وہ ہے کہ
ون کی صحبت مین بیٹھے اور اُنسے تحصیل علم کرے اور سب سے بدتر عالم وہ ہی کہ جو سلطانون کی صحبت مین بیٹھے۔
ر فرمایا کہ پہلی عبادت خلوت نشینی ہے اُسکے بعد طلب علم پھر علم پر عمل اُسکے بعد اُسکی اشاعت۔ اور فرمایا
مینے کبھی کسیکے ساتھ تواضع نہین کی جب تک کہ اُس سے ایک حرف حکمت کا نہین دیکھا۔ اور فرمایا کہ دُنیا کو
سل کر جسم کی ضرورت بھر۔ اور آخرت کو حاصل کر دل و جان کی حاجت بھر۔ اور فرمایا کہ اگر گناہ مین
ہ گی ہوتی تو کوئی شخص کسی شخص کے پاس اُس گندگی کی وجہ سے بیٹھ نہ سکتا۔ اور فرمایا کہ جو کہ اپنے دوسرونسے
فضل سمجھتا ہی وہ متکبر ہے۔ اور فرمایا کہ عزیز ترین خلائق پانچ ہین ایک تو عالم زاہد دوسرے فقیہ صوفی۔
تیسرے توانگر متواضع چوتھے درویش شاکر۔ پانچوین شریف سُنی۔ اور فرمایا کہ جسکی نماز مین جز و فرض نہین
سکی وہ نماز نماز ہی نہین ہی۔ اور فرمایا کہ جو کہ مال حرام سے صدقہ دیتا ہی یا خیرات کرتا ہی وہ مثل اُس شخص کے
ہے کہ جو ناپاک کپڑے کو خون سے دھو کر طاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور فرمایا کہ نیک خصلتی خدائے تعالیٰ کے غصے کو
ٹھنڈا کرتی ہی اور فرمایا کہ یقین وہ ہی کہ تو خدا پر الزام نہ لگا دے جبکہ کوئی مصیبت کہ تجھپر آوے بلکہ اُسکو
احت سمجھکر اُسکا شکر بجا لاوے۔ اور فرمایا کہ سُبحان اللہ وہ خدا ایسا خدا ہی کہ ہمکو ماتا ہی
ور پھر ہم اُسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا کہ اگر کوئی تجھکو کہے کہ تو بہت اچھا آدمی ہے اور تجھکو اُسکا
یہ کہنا بہت بھلا معلوم ہو اُس سے کہ کہے تو بہت بُرا شخص ہے تو جان کہ ابھی تک تو ناقص ہے۔ لوگون نے
کہا کہ حضرت یقین کی تعریف فرمایئے آپ نے فرمایا کہ وہ ایک قول ہی دل کا جب یقین درست ہو

Marfat.com

مع قوله بالمثل لفضل التاخير وفي المواهب اللطيفة شرح مسند الامام ابي حنيفة رضي الله عنه للشيخ عابد السندي ما نصه وقد الف ابن نجيم صاحب البحر الرائق رسالة لتائيد مذهب الامام في هذه المسئلة واستدل بادلة متعددة واجاب عنها الشيخ ابو الحسن السندي في حاشية فتح القدير الشيخ ابو الحسن هو شيخ شيخ مولانا عابد محدث اصولي جدلي حنفي متكلم يناظر في الدلائل باسلوب اصحاب الجدل من غير تقيد الى ثبوت المذهب وعنده نكت ابن الغز الشافعي على مشكلات الهداية وكثيرا ما يطعن على اهل مذهبه ويمسك بظاهر حديث ثم يقول اصحابنا كيف يخالفون الحديث ويستند بكلام ابن الغز وله اوهام كثيرة يعرفها من يشاهد كلامه وقد اشرت الى بعضها في هوامش شرح المنار للقاري فان اجاب ههنا عن ادلة علمائنا فهو مناظرة على ما جرت به عادته ولا ترجح به ما تقرر حجيته فان كانت عبارته حاضرة كانت حالة ظاهرة لكن لما رايت رجوع الامام الى قول الجمهور ما وسعني ذكر شئ من الادلة والجواب عنها روما للاختصار ولكن كان اللازم على المؤلف احضار نسخة البدر المنير حاشية فتح القدير او نقل ما يتعلق بهذا المقام لكونه اعون له في المرام واحسن من فتوى البالي عن النفع الخالي ونسخته موجودة في المدرسة المحمودية من المدينة المنورة مع ان في المسئلة المذكورة عن الامام روايات متعددة فمنها رواية صيرورة المثلين ومنها رواية المثل الى ان قال وذكر في خزانة الروايات

Marfat.com

معرفت ثابت ہو اور یقین اُسکو کہتے ہین کہ جبکہ کوئی آفت یا مصیبت آدمی تو سمجھے کہ حق تعالی کیطرف سے آئی ہی یا ایسا ہو جاوے کہ تیرا وعدہ عیان ہو جاوی بلکہ عیان سے بھی زیادہ تر یعنی حاضر ہے بلکہ اِس سے بھی زیادہ کو لوگون نے پوچھا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی اُس گھر کے لوگونکو کہ جو گوشت زیادہ کھاتے ہین آپ فرمایئے کہ اِسمین راز کیا ہی اور اِس کا مطلب کیا ہی آپ نے فرمایا کہ اُس سے مُراد غیبت کرنیوالے ہین کہ جو کہ مُردہ مسلمان بھائیون کا گوشت کھاتے ہین یعنی غیبت کرنا ایسا ہی کہ گویا ایک مُردہ مسلمان بھائی کا گوشت کھایا۔ آپنے حاتم اصم سے فرمایا کہ مین تمسے چار باتین کہتا ہون کہ جنسے اکثر بیخبر ہین ایک تو یہ کہ لوگونکو ملامت کرنا اور کسی کام کا الزام اُنپر دھرنا خدای تعالی کے احکام سے غافل ہونا ہوتا ہی اور قضای الٰہی سے غافل ہونا کافری ہو۔ دوسری حسد کرنا مسلمان بھائی پر قسمت کا لحاظ نہ رکھنے سے ہوتا ہے اور قسمت کا لحاظ نہ رکھنا کافری ہو۔ تیسرے حرام مال جمع کرنا قیامت کے فراموش کرنے سے ہوتا ہی اور قیامت کا فراموش کرنا کافری ہو۔ چوتھے حق تعالی کی وعید سے بیخوف ہونا اور حق تعالی کے وعدے پر امید نہ رکھنا کافری ہو۔ نقل ہے کہ جب آپکا کوئی مُرید سفر کو جاتا تھا تو آپ فرماتے تھے کہ اگر کہین موت کو دیکھیو تو میرے واسطے خرید لانا جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو آپ روئے اور فرمایا کہ مین تو موت کی آرزو کیا کرتا تھا لیکن اب جو مینے اُسکو دیکھا تو جانا کہ وہ بہت سخت ہے کاشکے میرا تمام سفر ایسا ہوتا کہ لاٹھی ٹیکتا ایک سیدھی گلی مین چلا جاتا لیکن جانا نزدیک خداے عز وجل کے آسان نہین ہی اور کہتے ہین کہ زندگی کی حالت مین بھی آپکا یہ حال تھا کہ جب کبھی کہ آپ موت اور اُسکے غلبے کا ذکر سُنتے تھے تو کئی کئی روز تک بیہوش ہو جاتے تھے اور جس شخص کے پاس کہ تشریف لیجاتے فرماتے کہ موت کی طیاری موت کے آنے سے پہلے کر رکھ اور خود بھی موت سے بہت ڈرتے تھے حالانکہ اُسکی آرزو کرتے تھے اُس وقت کہ آپکے پاس کہتے کہ بہشت آپکو مبارک ہو آپ سر ہلاتے اور فرماتے کہ تم کیا کہتے ہو کیا مین اِس لائق ہون کہ بہشت مین داخل کیا جاؤن وہ کہ بہشتی ہین اور ہی شخص ہین کہتے ہین کہ جب آپ بصری مین بیمار پڑے تھے حاکم بصرہ نے آپکو طلب کیا لوگون نے تلاش کیا تو آپکو ایک چار پایون کی جگہ مین پایا کہ آپ پیٹ کے درد سے بیقرار تھے اور نجاست صادر ہے کی تھی

Marfat.com

ناقلا عن ملتقى البحار ان ابا حنيفة له قد رجع في خروج وقت الظهر و
دخول وقت العصر الى قولهما وممن نقل ايضا رجوع الامام الى قول صاحبيه
صاحب فتاوى الشافي وصاحب كتاب الانيس وصاحب الجوهرة المنيرة
شرح تنوير الابصار وذكره ايضا في زيادات الهندواني على مستدرك
الشيباني في باب ما يحل اكله وما لا يحل وقال وقد صح رجوع ابي حنيفة
عن قوله لا يحل اكل لحم الخيل وخروج وقت الظهر ودخول وقت العصر
وعن اشياء عددها وممن نقل الرجوع ايضا صاحب الصراط القويم
واذا كان هذا القدر مقررا في رجوع الامام الجواب الكافي الحاسم لجميع ذلك
جواب الشيخ قاسم في رجوع الامام في العشاء حيث قال اما ما ذكره في
الرجوع فشاذ لم يثبت لما نقله الكافة عن الكافة من لدن الائمة الثلاثة
الى الآن حكاية القولين الخ والكتب التي نقلت الرجوع كادت ان
لا توجد فضلا عن الاشتهار وعلى تقدير الشهرة ليست لها رتبة الاعتبار
عند العلماء اولي الابصار والا لذكروا في كتبهم المستقلة المعمول بها فيها في
الاقطار فهل يترك احد ما في المتون والشروح والفتاوى المعتبرة التي عمل
بها العلماء حينا من الدهر ويأخذ ما في الكتب الغريبة ويعمل به كمثل من
يطلب الماء الموهوم من وراء الجبل وفي جنبه يجري النهر وعلى فرض الرجوع
هل علم العلماء كالقدوري والكرخي واصحاب المتون المعتبرة والشروح
المحررة بالرجوع ام لا فعلى الاول ضل سعيهم حيث اشتغلوا بتقوية قول
تركه القائل كشهود شهد والرجل ابطل دعواه ولا شك ان مرادهم لم

Marfat.com

لیکن باوجود اسکے آپ عبادت سے ایکدم بھی فارغ نہ تھے لوگون نے صرف اُسی رات کا شمار کیا تو آپ ساٹھ بار قضای حاجت کو گئے اور وضو کیا اور پھر نماز مین استادہ ہوئے لوگون نے یہ دیکھکر کہا کہ حضرت آپکی تو یہ حالت ہے وضو نہ کیجیے آپنے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ جب عزرائیل آوین تو مین پاک ہون نجس نہون کیونکہ پلید جناب حضرت جل شانہٗ کی درگاہ کی طرف رُخ نہین کرسکتا حضرت عبد اللہ مہدیؒ کہتے ہین کہ مین آپکے پاس حاضر تھا آپنے مجھسے فرمایا کہ میرا مُنھ زمین پر رکھدے کہ میری اجل نزدیک آ ئی مینے آپکا مُنھ زمین پر رکھا اور باہر آیا تاکہ لوگونکو خبر کرون جبکہ مین باہر آیا تو کیا دیکھا کہ تمام لوگ جمع ہین مینے کہا کہ تم سبکو کسنے خبر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے خواب مین دیکھا کہ سفیان کے جنازے پر حاضر ہو بعد اسکے سب لوگ اندر آئے اُسوقت آپکا حال نہایت تنگ تھا آپ ایکبارگی اپنا ہاتھ تکیے کے نیچے لیگئے اور ہزار دینار کی ہمیانی نکالکر کہا کہ صدقہ کرو لوگون نے یہ حال دیکھکر کہا کہ سبحان اللہ یہ تو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دینار جمع نکرنا چاہیں اور خود اسقدر زر رکھتا تھا حضرت سفیانؒ نے یہ سنکر فرمایا کہ یہ زر میرے دین کا چوکیدار رکھا اور مینے اسی سے اپنے دین کو بچایا ہے کہ ابلیس اسکے سبب سے مجھپر غالب نہ آسکا کیونکہ جب وہ مجھسے آکر کہتا تھا کہ اے سفیان آج تو کیا کھائیگا اور کیا پہنےگا تو مین کہتا تھا کہ یہ زر- اور اگر مجھسے کہتا تھا کہ تیرے پاس کفن نہین ہے تو مین کہتا تھا دیکھ یہ زر رکھا ہے اور اسطرح سے اُسکے وسوسون کو اپنے سے دفع کرتا تھا حالانکہ مجھکو اسکی کچھ حاجت نہ تھی- پھر آپنے کلمہ شہادت پڑھا اور واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہین کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا شہر بخارا مین ایک وارث تھا جب وہ مرگیا تو بخارا کے عالمون نے اُسکے مال کو بطور امانت اپنے پاس نگاہ رکھا اور حضرت سفیانؒ کو خبر کی آپنے بخارا کا قصد کیا جب آپ قریب پونہچے تو اہل بخارا دریاے جیحون کے کنارے تک آپکے استقبال کو آئے اور بڑی عزت کے ساتھ شہر مین لیگئے اُسوقت آپکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور وہ روپیہ کہ بطور امانت جمع تھا آپکو دیا وہی روپیہ تھا کہ جسکو آپ نے اُسوقت تک رکھا تھا کہ کسی سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑے اور جبکہ آپکو اس بات کا یقین کامل ہوگیا کہ بسر ہونگے تو آپنے صدقہ کردیا کہتے ہین کہ جس رات مین کہ آپنے وفات پائی غیب سے آواز سُنی کہ مات الورع مات الورع- لوگون نے بعد وفات آپکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ آپنے قبر کی وحشت اور

Marfat.com

لم يكن تكبير حجم الكتاب وتكثيره بتكثير المباحث والابواب وعلى الثانى لزم حمل جم غفير من المتقدمين والمتاخرين من العلماء المتبحرين المعتمدين المتصدين نقل اقوال صاحب المذهب التى عليه عمل اتباعه المهتمين ولزم تقرر سقوطهم عن درجة اعتبار نقولهم حيث لا يعرفون القول الذى لا يجوز العمل به وهو القول المرجوع عنه بل يتوجه الكلام الى الامام محمد بانه ذكر القول المرجوع عنه فى كتبه مع انه صرح فى الموطا بانه قول ابى حنيفة والعامة من فقهائنا كما مر آنفا وايضا لا نعلم كيف حصل العلم بالرجوع للذين ذكرهم ولم يحصل للذين هم وسائط بين الامام وبين الناقلين فهل كان الوسائط حملوا الفاظا لم يفهموا معانيها مع ان الجهال لا يتوقفون فى فهمها وبلغوا تلك الالفاظ الغامضة الى من ذكره فهم فهموا واستنبطوا من تلك الالفاظ معنى الرجوع كما استنبط المجتهدون المسائل من الاحاديث التى بلغها اليهم الناقلون فافهموا ذلك ايها العاقلون او اخذوا علم الرجوع من الامام من غير واسطة فى العالم الروحانى كاخذ ابى يزيد البسطامى من الامام جعفر الصادق والشاه نقشبند من الشيخ عبد الخالق الغجدوانى لكن هذا فى الطريقة لا فى الشريعة اذ لم ينقل عن احد من اهل الكشوف الصحيحة الصريحة انهم قالوا فى مسئلة بان الرواية فيها كذا بحكم الكشف وعلى فرض انهم قالوا لا العمل به وقد تقرر ان الالهام ليس من اسباب المعرفة عند اهل الحق ولا يخفى ايضا انه ذكر ستة كتب فى نقل الرجوع فكون ماخذ كل واحد مغايرا للآخر

Marfat.com

تنہائی مین کسطرح صبر کیا آپنے فرمایا کہ میری قبر بہشت کے سبزہ زارون سے ایک سبزہ زار ہے دوسرے شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مینے ایک قدم پل صراط پر رکھا اور دوسرا قدم بہشت مین۔ ایک اور شخص نے آپکو خواب مین دیکھا کہ آپ بہشت مین ایک درخت سے دوسرے درخت پر اُڑ رہے تھے۔ پوچھا کہ یہ آپکو کسطرح حاصل ہوا آپنے فرمایا کہ ورع سے نقل ہے کہ اُس شفقت سے کہ آپ خداوند عزّوجل کی مخلوق پر رکھتے تھے ایکروز آپنے بازار مین ایک چڑیا کو پنجرے مین تڑپتا دیکھکر خرید لیا اور اُسکو آزاد کردیا وہ چڑیا ہر روز حضرت سُفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے گھر آتی آپ رات بھر نماز پڑھتے رہتے اور وہ دیکھتی رہتی اور کبھی کبھی آپکے جسم مبارک پر بیٹھتی جبکہ حضرت سُفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے جنازے کو لیے جاتے تھے وہ چڑیا فریاد کرتی تھی اور بار بار جنازے پر لوٹتی تھی اور لوگ یہ حال دیکھکر ہاے ہاے کرکے روتے تھے جب آپکو دفن کیا تو چڑیا اپنے آپکو قبر کی خاک پر دے مارتی تھی یہانتک کہ قبر سے آواز آئی کہ حضرت حقتعالی نے سُفیان کو بخشدیا برکت اُس شفقت کے کہ مخلوق کے حال پر فرماتے تھے۔ والحمد للہ رب العالمین یعنے سب تعریف ثابت ہے اُس خدا کو کہ پالنے والا عالمون کا ہے والسّلام۔

سترھوان باب حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ کے ذکر مین

وہ نکوکارون کے متوکل وہ اسرار آلہی کے متصرف وہ رکن مُحترم وہ قبلہ مُحتشم وہ سردار طریق زہد کے حضرت ابو علی شقیق علیہ الرحمۃ یگانۂ وقت تھے اور شیخ زمان اور زہد اور عبادت مین قدم اُستوار رکھتے تھے اور آپکی ساری عمر توکل مین گذری اور علم کے ہر نوع مین کامل تھے اور آپکی بہت سی تصانیف ہر فن علم مین موجود ہین آپ ہر علوم اور حاتم اصمؒ کے اُستاد تھے آپنے علم طریقت حضرت ابراہیم ادہمؒ سے حاصل کیا تھا اور آپ بہت سے بزرگان دین کی صحبت مین رہے اور آپسے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے ایک ہزار سات سو اُستاد کی شاگردی کی اور مینے کئی اونٹ کتابین حاصل کین اور آخر کار مجھکو یہ ثابت ہوا کہ خداے تعالی کی رضامندی چار چیز مین ہے ایک تو روزی سے مطمئن ہونا دوسرے ہر کام مین اخلاص تیسرے

Marfat.com

ممنوع اذ يحتمل ان احد الكلم به والباقي اخذ منه بواسطة او بدونها وقد
يقع مثله كثيرا ومنها مسئلة الاشارة في التشهد قال الصدر الشهيد
في فتاويه لا يشير فتبعه صاحب الخلاصة والسراجية ومنية المفتي وغيرهم
فحكاية الرجوع لا تسمن ولا تغني من جوع وانضم الى ذلك قول اهل المذهب
اذا كان الامام في جانب وصاحباه في جانب فالمفتي بالخيار ان
شاء افتى بقول الصاحبين فقد ان ذلك المفتي هو المجتهد ولم يوجد من
زمان مجتهد واحد ولم ياخذ باجتهاد المؤلف فتواه لا غائب
ولا شاهد كما لم يقبلوا افتواه لما تخلف ثم قهره قهقرا الى ما تألف كان الرجوع
الى مذهب الجمهور واجبا فاين الجمهور فلعله لما كان المؤلف هو الاول
الكامل عند نفسه اتباعه جمهورا وجعل اصحاب المتون وغيرهم من الحنفية
تاركين للواجب ليس الرجوع جائزا لكون المفتي المجتهد مفقودا او كون
القول بالرجوع مردودا واما قول صاحب البحر لا نفتي ولا نعمل الا
بقول الامام الاعظم وان افتى المفتون بخلافه فالعجب انه يغرف من البحر
ويرجع ويشرب من مائه ويحسبه دواء لدائه ولا يشعر انه يغرقه
وملح مفتت لامعائه وقد عرفت ما ينهدم به ما بناه عليه من ابتدائه
الى انتهائه فذلك محله فيما لم تختلف الرواية في تلك المسئلة عن الامام
فاين ذلك المحل وقد اعترف هو ان اقوال الاصحاب هي اقوال الامام
يعني لا يوجد محل لا تختلف فيه الرواية بناء على ما ذكر من ان اقوالهم
اقواله ولم ينقل عنه الرجوع مجرد النقل لا يدل على صحته واذا صح الرجوع

Marfat.com

شیطان سے عداوت چوتھے موت کے سامان کی تیاری مین لگا رہنا اور آپکی توبہ کا حال یون بیان کرتے ہین کہ آپ تاجر تھے ایکبار تُرکستان مین تجارت کو گئے اور وہان ایک تبخانہ تھا اُسکے دیکھنے کو تشریف لیگئے آپنے ایک بُت پرست کو دیکھا کہ وہ بُت کی پُوجا کر رہا تھا اور بہت رُو رہا تھا حضرت شقیقؒ نے یہ دیکھکر اُس سے فرمایا کہ ای شخص تیرا تو ایک ایسا بخشنے والا ہی کہ وہ زندہ اور حی القیوم ہی اور عالم وقادر ہی تجھے شرم نہین آتی کہ اُسکو چھوڑکر اُس بُت کو کہ بیجان ہی اور ناتوان پُوجتا ہی اُسنے کہا کہ اگر وہ ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ تم اُسکو کہتے ہو تو کیا وہ اِسپر قادر نہین ہی کہ آپکو روزی آپکے شہر مین دیوے اور تجھے یہان آنا نہ پڑے حضرت شقیقؒ کے دلمین اُسکی اس بات نے ایک ایسا اثر پیدا کیا کہ آپ اُسیوقت بلخ کیطرف روانہ ہوی راہ مین ایک گبرہی آپکے ہمراہ ہوا اور آپسے پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہین آپنے فرمایا کہ سوداگری۔ اُس نے کہا اگر آپ اُس روزی کے واسطے کہ جو آپکی تقدیر مین نہین ہی مُلک بہ مُلک دوڑتے ہین تو یہ تو ایک بیفائدہ کام ہی اور عمر کو برباد کرنا ہے اور اگر آپ کا یہ خیال نہین ہی بلکہ آپ اُسی روزی کی تلاش مین ہین کہ جو آپکی تقدیر مین ہی تو آپ کہین نہ جائیے آپ جہان رہینگے آپکو ملیگی حضرت شقیقؒ نے جب یہ سُنا تو اور بھی آپ بیدار ہو گئے اور دُنیا کی محبت آپکے دل پر سرد ہو گئی۔ پھر آپ جب بلخ مین آئے تو آپکے دوستون کی ایک جماعت جمع ہوئی کیونکہ آپ نہایت جوانمرد وظلیق تھے اور اکثر اوقات اپنی جوانون کے ساتھ گذارتے تھے اُس زمانے مین علی بن عیسی بن ہامان بلخ کا سردار تھا اتفاق سے اُسکا کتا کھو گیا تھا اُسکے نوکرون نے حضرت شقیقؒ کے ایک ہمسایہ کو گرفتار کیا اور کہا کہ کتا تیرے پاس ہی اور اُسکو مارتے تھے اُسنے آکر حضرت شقیقؒ سے التجا کی آپ سردار کے پاس گئے اور فرمایا کہ تین روز آپ صبر فرمائیے چوتھے روز آپکا کُتا آپکے پاس پونہچ جاویگا اور آپ اس میری ہمسایہ کو چھوڑ دیجیے اُس نے اُس آپکے ہمسایہ کو چھوڑ دیا تین روز کے بعد جس شخص نے کہ اُس کُتے کو پایا تھا اپنے دلمین کہا کہ اس کُتے کو حضرت شقیقؒ کے پاس لے چلنا چاہیے وہ ایک جوانمرد شخص ہین ضرور مجھکو اُس کے عوض مین کوئی چیز دیگا بس آپکے پاس لایا حضرت شقیقؒ اُسکو اُس سردار کے پاس لیگئے اور بالکل دُنیا سے رُوگردان ہوئے نقل ہے کہ ایکبار بلخ مین بڑا کال پڑا کہ آدمی آدمی کو کھانے لگا

لم يبق للخيار محل والا فمتى اختلفت الروايات عنه وكانت احديها

مما يتمسك صاحباه ويرويانه عن الامام فمتى افتى بقولهما فانما
افتى بقول الامام كما فعل الطحاوي ولا نقول انه خرج عن قول
الامام وليس الآن المجتهد الذي يفتي او دون من الطحاوي فضلا
عن المساوي وفي الازمنة المتقدمة افتى على قول الامام انتهى
ويرد عليه ان المستفاد من كلامه هذا ان اقوال الاصحاب انما يكون
قول الامام اذا اختلفت الرواية عنه حيث جعل المقدم قوله
اختلفت الروايات وجعل التالي قوله فمتى افتى الخ ومفهوم
هذه القضية الشرطية انه لو لم تختلف الروايات لا يكون افتاء
بقولهما افتاء بقوله لكون قولهما غير قوله فنقض ما نقله من الحامدية
ونتج عليه قوله لم يتحقق في الفقه جواب ولا مذهب الا له لانه انما

يرويان من قول الامام لا برأي لهما مجرد عن قول الامام فتنبه اه
اقول على هذا ليس لهما الا التقليد وما بلغا رتبة الاجتهاد لان
المجتهد من يستنبط معرفة الاحكام عن ادلتها التفصيلية والكتب
مشحونة بان اصل ابي يوسف كذا واصل محمد كذا واصل ابي حنيفة كذا
في المسألة الفلانية ويرد ايضا على الكلمة المذكورة ما حكاه ابو البقا
في البحر العميق وغيره في غيره بان ابا يوسف لما اتى مالكا قال
مالك الصاع خمسة ارطال وثلث وقال ابو يوسف قال استاذنا
ثمانية ارطال فنادى مالك اناسا من اولاد الصحابة رضي الله تعالى عنهم

Marfat.com

اسی اثنا مین آپ نے ایک غلام کو بازار مین دیکھا کہ ہنستا اور خوش و خرّم پھر رہا ہی آپ نے فرمایا کہ ای غلام یہ کیا موقع ہنسنے اور خوشی منانے کا ہی کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ لوگ بھوک کے سبب سے مری جلتے ہین اور کس مصیبت مین مبتلا ہین غلام نے کہا کہ مجھے کیا پروا ہی کیونکہ مین ایسے شخص کا غلام ہون کہ اُسکا ایک بڑا گانون ہے اور بہت غلّہ اُسکے یہان بھرا ہی وہ ہرگز مجھے بھوکا نہ رہنے دیگا اور کبھی تباہ حال مین نہ چھوڑیگا حضرت شقیق یہ سُنکر بالکل بیخود ہو گئے اور فرمایا کہ یا اللہ وہ غلام ایسے خواجہ پر کہ جسکے یہان ایک غلّہ کا ڈھیر ہے اِتنا خوش و خرّم ہے اور تو مالک الملوک ہے اور رزّاق پھر ہمین کیا ضرور ہی کہ روزی کا غم کھاوین فی الفور آپ دُنیا کے کاروبار سے دست بردار ہوے اور توبۂ نصوح کرکے متوجہ بخدا ہوی اور پھر تو آپ توکّل مین درجۂ کمال کو پہونچے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے کہ مین تو اُسی غلام کا شاگرد ہون۔ **نقل ہے** کہ حضرت حاتم اصم نے فرمایا کہ مین ایکبار حضرت شقیق کے ساتھ جہاد کو گیا ایکروز سخت جنگ ہوئی کہ تمام میدان مین سوای نیزونکے سَر کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور برابر تیر چل رہے تھی اُسوقت حضرت شقیق نے مجھسے فرمایا کہ ای حاتم اسوقت تیری کیا حالت ہے شاید اپنی دلمین یہ خیال کر رہا ہی کہ یہ وہی کل کا روز ہی کہ مین عیش و خوشی کی بچھونے پر آرام سے سو رہا تھا یہ آپ نے مجھسے کہا اور پھر آپ اُسی جنگ و جدل کی حالت مین دونون صفون کے درمیان جاکر لیٹ رہے اور اپنی گدڑی کا تکیہ بناکر سرہانے رکھا اور آپکو بسبب اسکے کہ متوکّل بخدا تھے کسیکے تیر یا تلوار کی آنچ نہ پہونچی اور بیفکری کے ساتھ لنبی تان کر سوتے رہے۔ **نقل ہے** کہ ایکروز آپ وعظ فرما رہے تھے ناگاہ شور و غل مچا کہ کافر آگئی کافر آگئے حضرت شقیق یہ سُنکر جیسے کہ بیٹھے تھے ویسے ہی اُٹھکر باہر دوڑے گئے اور کافرونکو بھگا کر پھر واپس آئے آپ کے ایک مرید نے چند پھول لاکر آپکے مصلّے پر رکھے تھے آپ اُنکو سونگھنے لگے ایک جاہل نے یہ دیکھکر کہا کہ ای تو کفّار کا لشکر شہر کے دروازی پر ہے اور مسلمانون کا امام پھول سونگھ رہا ہے حضرت شقیق نے یہ سُنکر فرمایا کہ منافقون کو یہی پھول سونگھنا نظر آتا ہی اور شکست جو کفّار کو ہوئی اور وہ سب بھاگ گئی وہ اُنکی نظر مین نہین۔ **نقل ہے** کہ ایکروز آپ تشریف لیجا رہے تھی ایک بیدین نے آپکو دیکھکر کہا کہ ای شقیق آپکو شرم نہین آتی کہ آپ خدا پرستی کا دعوی کرتے ہین اور پھر ایسی بات کہتے ہین کہ مینے روزی کا بھروسا خدا پر کر رکھا ہی آپکی اس بات سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا آپ اُس خدای بزرگ کی عبادت اسلیے کرتے ہین کہ وہ آپکا

Marfat.com

او احفادہم وامرہم ان یأتوا باصوع آبائہم او جدودہم التی کانت فی
عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوابہا وامتحنوہا بحضور ابی یوسف
فوجدہا ابو یوسف ان شیئا منہا لا یزید علی خمسۃ ارطال وثلث فاضطر
الی القول بہ ولیس ہو قول الامام وکذلک لم یرو عن الامام القول
بطہارۃ بول ماکول اللحم وخرئہ وقال بطہارتہما محمد موافقا لمالک لہ
وامثالہ کثیرۃ والحاصل انہ علی تقدیر عدم رجوع الامام الاعظم
رضی اللہ عنہ عن القول بالعصر الثانی فالروایۃ الاخری عنہ بالعصر
الاول لہا مرجحات کثیرۃ لیس لک الترجیح ولم یستفسر المستفتی
منک بان تنظر الی ادلۃ القولین وترجح احدہما علی الاخر مع انک
ما نظرت الیہا واتبعت شرذمۃ من المقلدین لاسیما وقد اخذ
بہا اکثر اصحابہ الآخذین عنہ بلا واسطۃ قدمر انہ دعوی غیر ثابتۃ کابی
یوسف ومحمد بن الحسن وزفر والحسن بن زیاد زیادۃ ابن زیاد وان
کان الحسن لیست من جنس الحسن غایتہ انہ راوی ہذہ الروایۃ ولا یلزم
من الروایۃ الاخذ بہا والا لذکرہ العلماء العارفون بالفن کما ذکروا
زفر فہم اعرف الناس باقوالہ من غیرہم نعم عرفوا وبینوا اقوالہ لکن
الکلام فی مذہبہ ومذہبہم فترجیحہم یقدم علی ترجیح غیرہم نزل
الاصحاب من رتبۃ اہل الطبقۃ الثانیۃ الی زمرۃ الطبقۃ الرابعۃ
وعزلہم عن منصب الاجتہاد المطلق الی منصب الاجتہاد فی المذہب
ولکن قدمہم علی بقیۃ اصحاب الترجیح تسلیۃ وجبرا لانکسار خواطرہم

Marfat.com

روزی دیوے پس یہ تو خدا پرستی نہوئی بلکہ روزی پرستی ہوئی حضرت شقیقؒ نے یہ سُنکر اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ اس بات کو لکھ لو جو اُسنے کہی ہے اُس بیدین نے یہ سُنکر کہا کہ آپ جیسا عظیم القدر شخص مجھ جیسے کم رُتبہ شخص کی بات کو لکھواتا ہی آپنے فرمایا کہ ہان جب ہم جوہر پاتے ہین اگرچہ وہ نجاست مین پڑا ہو ہم اُسکو اُٹھا لیتے ہین اور پاک کرکے اپنے پاس احتیاط سے رکھتے ہین اُس بیدین نے یہ سُنکر کہا کہ حضرت آپ مجھے کلمۂ ایمان تلقین فرمائیے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ بیشک یہ دین اسلام سچا دین ہی اسلیے کہ سرتاپا تواضع اور فروتنی سے پُر اور حق پسند وحق جو ہی آپنے فرمایا کہ ہمارے سردار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یون ہی ہی کہ حکمت ایماندار کی گم کی ہوئی چیز کے مثل ہے پس تم اُسکو جہان پاؤ لے لو اگرچہ کسی بیدین ہی کے پاس کیون نہو **نقل** ہے کہ ایکبار حضرت شقیقؒ سمرقند مین وعظ فرما رہے تھے آپنے قوم کیطرف مُنھ کرکے فرمایا کہ اے قوم اگر تم مُردہ ہو تو قبرستان مین جاؤ اور اگر لڑکے ہو تو مکتب مین جاؤ اور اگر دیوانے ہو بیمارستان مین جاؤ اور اگر کافر ہو تو کافرستان مین جاؤ اور اگر بندے ہو تو داد مسلمانی کی دو اے مخلوق پرستو **نقل** ہے کہ کسی نے حضرت شقیقؒ سے کہا کہ لوگ آپکو اسپر کہ آپ لوگون کی محنت و مزدوری کا کھاتے ہین ملامت کرتے ہین آپ میرے ساتھ چلیے مین آپکو کچھ مال دیدون تاکہ آپ اپنے صرف مین لائین اور زبان طعنہ کرنیوالونکی بستہ ہو آپ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اگر تم مین پانچ عیب نہوتے تو البتہ مین ایسا کرتا ایک تو یہ کہ تیرا خزانہ کم ہوجائیگا دوسرے ممکن ہے کہ چور چرا کر لیجائے تیسرے ہوسکتا ہی کہ تو دیکر پچھتائے چوتھے شاید کوئی عیب مجھ مین دیکھے اور کہے کہ میرا مال واپس کر دیجیے پانچوین ممکن ہی کہ تو مر جائے اور مین تیرے بعد مفلس ہوجاؤن لیکن ہان البتہ میرا جو خداوند ہے اور آقا اور مالک ہے وہ اِن سب عیبون سے جو مینے بیان کیے پاک اور بے عیب ہے **نقل** ہے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ حج کو جاؤن آپنے فرمایا کہ تیرے پاس زاد کا توشہ ہی اُسنے کہا کہ ہان چار چیزین ہین ایک تو یہ کہ مین کسی شخص کو اپنے سے زیادہ روزی کے قریب نہین دیکھتا ہون اور دوسرے یہ کہ کسی شخص کو اپنی روزی سے زیادہ دولت غیر سے نہین پاتا ہون یعنی جو کہ میری روزی ہی اُسکو ہرگز دوسرا نہین لے سکتا ہی تیسرے یہ کہ مین

Marfat.com

خواطرہم فان اراد بقولہ ترجیحہم تقویۃ مذہبہم فکل صاحب مذہب
یقوی مذہبہ فعلی ہذا ان اراد بغیرہم ارباب الطبقۃ الرابعۃ لاینفع
لان اکثرھم لایقبلون تقویتہم بل یقبلون ترجیح الامام التقویۃ
مذہبہ وان اراد بغیرہم صاحب المذہب فہذا المذہب ما مہذ
لہذا المطلب من کونہم آخذین منہ وعارفین باقوالہ فنقول
ترجیح الامام بہذا المعنی مقدم علی ترجیحہم وایضا یتوجہ علیہ ان الازم
من کلامہ تقدیم قول الاصحاب علی قول الامام فی کل مسئلۃ
خالفوہ فیہا لاسیما وذلک ہو الذی اختارہ جماہیر علماء
المسلمین رجع القہقری من ہہنا الی آخر رسالتہ واعاد عبارات
التی ابطلناہا فیہا بجملتہا وان کان نقلہا من تضییع الاوقات
غیر مناسب وغیر قابل للالتفات ننقلہا لیظہر حالہا وزاد علی
کذبہ الاول لفظ جماہیر العلماء وہو الارفق بالمومنین غیر صحیح کما بینا
وعلیہ عمل اکثر امصار الاسلام خلاف الواقع علی ممر اللیالی والایام
ممنوع ومن جملتہم اہل البلد الامین فان علمہم علیہ فیما مضی من سنین
لم یثبت فاذا خالفوا الآن ذلک العمل ومنعوا من الصلاۃ فی العصر الاول
والزموا الناس بالاذان والصلاۃ فی العصر الثانی کان ذلک
مناقضا لما کانوا علیہ ولما علیہ اکثر اہل الاسلام اشبعنا علیہ
الکلام فیوجب ذلک ان علمہم الاول مع عمل اکثر اہل الاسلام
باطل وجار علی جوج مع وجود العلماء فی کل عصر ومصر وذلک لایقول

Marfat.com

جہان کہین رہونگا حکم خدا برابر میرے ساتھ رہیگا چوتھے یہ کہ جاہی مین جس حال مین ہون خداے تعالیٰ
میری حال پر مجھ سے زیادہ دانا اور بینا ہی حضرت شفیق رح نے فرمایا کہ تو نے خوب کہا یہ بڑا اچھا توشہ
اور زاد راہ ہی کہ تو رکھتا ہے تجھکو مبارک ہو نقل ہے کہ جب حضرت شقیق رح نے کعبۃ اللہ کا عزم کیا اور
بغداد مین پونہچے ہارون رشید نے آپکو بلایا جب آپ ہارون رشید کے حضور مین تشریف لیگئے تو اُسنے
پوچھا کہ آپ ہی شقیق زاہد ہین آپنے فرمایا کہ شقیق تو مین ہون لیکن زاہد تو مین نہین ہون ہارون رشید
نے کہا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کیجیے آپنے فرمایا کہ ہوش رکھ کہ خداے تعالیٰ نے تجھکو صدیق رض کی جگہہ مین
بٹھایا ہی تجھسے صدق کو طلب کریگا اور فاروق رض کی جگہہ مین بٹھایا ہی تجھسے فرق باطل اور حق کے
درمیان چاہیگا اور ذوالنورین کی جگہہ مین بٹھایا ہی تجھسے حیا و کرم چاہیگا جیسا کہ اُن جناب سے چاہا
اور تجھکو مرتضیٰ کی جگہہ مین بٹھایا ہے تجھسے علم اور عدل چاہیگا ہارون رشید نے پھر کہا اور کچھ زیادہ
کیجیے آپنے فرمایا کہ حضرت حق تعالیٰ کا ایک مکان ہی کہ جسکو دوزخ کہتے ہین تجھکو اُسکا دربان بنایا ہی
اور تین چیزین تجھکو دی ہین مال اور تلوار اور تازیانہ اور فرمایا ہی کہ مخلوق کو ان تین چیزون سے
دوزخ سے علیحدہ رکھ جو حاجتمند کہ تیرے پاس آوے مال اُس سے افسوس و عزیز مت رکھ اور جو کہ
حق تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرے اس کوڑے سے اُسکو تنبیہ اور ادب کر اور جو کہ کسی کو مار ڈالے اس
تلوار سے اُس سے قصاص لے اُسکے رشتہ دارون اور عزیزونکی اجازت سے اور اگر ان کامونکو تو نہ کریگا
تو قیامت کے روز دوزخیون کا پیشرو اور پیشوا تو ہوگا ہارون رشید نے کہا کہ اور کچھ فرمایئے آپنے
فرمایا کہ تو چشمہ ہے اور اعمال نہرین ہین اگر کوئی چشمہ روشن ہوگا تو اُسکو نہرونکی تاریکی اور گدلا پن
نقصان نہ پہونچا ویگی لیکن اگر کوئی چشمہ تاریک ہوگا تو نہرونکی روشنی سے اُسکے روشن ہونیکی
کچھ امید نہ رہیگی ہارون رشید نے کہا کہ اور کچھ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا کہ اگر بیابان مین تجھی پیاس لگے
اور تو پیاس سے قریب الرگ ہو اور اُس وقت پانی کا شربت تو پاوے تو کتنے کو خریدے ہارون رشید
نے کہا کہ جس قیمت کو ملے آپنے فرمایا اگر وہ یہ کہے کہ مین آدھی بادشاہت کے عوض بیچتا ہون ہارون رشید
نے کہا کہ مین آدھی بادشاہت دیدون اور اُسکو خریدون آپنے فرمایا کہ اگر پھر اُس پانی پینے کے بعد

Marfat.com

به عاقل فضلا عن فاضل يضحك بهذه الكلمات من سمعه ولو هو جاهل
وايضا اذا خالف عمل اهل البلد الحرام عمل اكثر اهل الامصار كان ذلك
سببا للافتراق وعدم الاتحاد قد شاهدنا وشاهده هو خلافه الملازمة
بين الفساد ولاشك ان بقائهم على ما كانوا عليه هو الموجب لاتحاد
الكلمة وايتلاف القلوب بل الامر مقلوب بل انتقالهم للعمل بالعصر
الثاني موجب لافتراق اهل البلد الحرام بقطع النظر عن غيرها من
البلدان هذا ادخل في الاول الظاهر البطلان لانه اجتمع في البلد الحرام
اهل المذاهب الاربعة وفي العصر الثاني اختلاف كثير في المذاهب فمن
العلماء من يقول يخرج الوقت بمصير الظل مثليه ومنهم من يقول يحرم
التاخير اليه ومنهم من يقول يكره فاذا التزموا تاخير الاذان والصلاة
في المسجد الحرام الى العصر الثاني اقتضى ذلك ان كثيرا من الناس المقيمين
في البلد الحرام يصلون في العصر الاول فرادى او جماعات متفرقة
بعد ان كانوا يصلون مع الامام الاول في جمع عظيم والذي يصلي
قبل الوقت بيقين فاي ضرورة له لم تكن الاحوط ان يصلي بعد دخول
الوقت لا قبله فذلك المصلي لا يستحق المراعاة الموجبة للتكريم والتقديم
موجب لتقليل الجماعة الاولى وسبب لترك الجماعة او الحضور في المسجد
الحرام او الصلاة فيها جماعة خاصة او فرادى وما ذكره متوهم وهذا
متحقق نراه ونرى فان منعوا من الصلاة جماعة في العصر الاول كان
منعا غير جائز ويكون سببا لاضطراب كثير بل الاضطراب في عدم منعه

Marfat.com

تیرا پیشاب بند ہو جائے اور بالکل نہ ہو دے یہانتک کہ خوف ہلاکت کا ہو اور کوئی شخص آوے اور کہے
کہ میں تیرا علاج کرونگا مگر اس شرط پر کہ اگر تو اچھا ہو جاویگا تو آدھی بادشاہت لے لونگا تو تو کیا کرے
ہارون رشید نے کہا کہ میں دیدوں آپ نے فرمایا تو پھر تو کیا فخر کرتا ہے ایسی بادشاہت پر کہ جسکی
قیمت ایک گھونٹ پانی ہوا اور وہ بھی ایسا کہ جب پیے تو پیشاب بند ہو جاوے اور لینے کے دینے پڑیں
ہارون رشید یہ سنکر رو دیا اور آپکو بڑی تعظیم اور عزت کے ساتھ رخصت کیا پھر حضرت شقیق مکہ معظمہ
میں گئے اور وہاں بہت لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہاں روزی کی تلاش کرنا نادانی ہے اور
روزی کے واسطے کام کرنا حرام ہے حضرت ابراہیم ادہم بھی وہاں موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم آپ
معاش کس طرح حاصل کرتے ہیں حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ کچھ چیز ملجاتی ہے تو شکر ادا کرتا ہوں ورنہ
صبر کرتا ہوں حضرت شقیق نے یہ سنکر فرمایا کہ ہمارے کوچے کے کتوں کا یہی خاصہ ہے کہ اگر انکو کوئی چیز ملتی ہے
تو شکر گذار ہوتے ہیں اور دم ہلاتے ہیں اور کچھ نہیں پاتے ہیں تو صبر کرتے ہیں حضرت ابراہیم ادہم نے
کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر ہمکو کچھ ملتا ہے تو اسکو خیرات کرتے ہیں اور اگر نہیں ملتا تو شکر
کرتے ہیں ابراہیم ادہم اٹھے اور آپ کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ خدا کی قسم آپ استاد ہیں جب آپ
مکہ معظمہ سے بغداد میں تشریف لائے تو آپ نے وعظ فرمایا اور آپکا اکثر کلام توکل [illegible]
وعظ کے درمیان فرمایا کہ میں ایک بیابان میں اترا میرے پاس جیب میں [illegible]
اس طرح میری جیب میں پڑی ہے ایک جوان جو وہاں موجود تھا اٹھا کہ [illegible] تو جب کہ جیب کے
چار دانگ جیب میں رکھتے تھے تو کیا خدا وہاں موجود نہ تھا یا یہ کہ اس وقت [illegible] اعتماد نہ رہا تھا
حضرت شقیق کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے اور منبر پر [illegible] نقل ہے
کہ ایکبار ایک بوڑھا آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے گناہ بہت کیے ہیں اب میں چاہتا [illegible]
حضرت شقیق نے فرمایا کہ بہت دیر میں آیا بوڑھے نے کہا کہ میں [illegible] بہت جلد [illegible]
کہ جو شخص موت سے پہلے توبہ کرلے [illegible] ایسا سمجھنا چاہیے کہ وہ بہت جلد آیا [illegible]
حضرت شقیق نے یہ سنکر فرمایا کہ تو بہت [illegible] اور تو نے سچ کہا نقل ہے کہ حضرت شقیق [illegible]

Marfat.com

منعه مشاهد كبير وصغير وايضا ان الدولة العلية ادام الله ظله على
البرية اقامت ائمة من اهل المذاهب الاربعة يالتيهما على الامام الواحد
كلا جمعه اجراء لما كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم والصحابة والتابعين
والائمة الاربعة المتبعة وكان الكل في السابق جماعة واحدة معتصمين
بحبل الله جميعا الى المائة السادسة وللعلماء رسائل بان التعدد
من الامور المبتدعة على ما ذكره محققو المذاهب الاربعة وجعلت
لهم وظائف ومرتبات ومن المعلوم بالضرورة ان ذلك اذن لهم
في الاذان والصلاة على مذاهبهم كل يكون على مذهبه لا على مذاهب
غيره كما كان عملهم جاريا قبل الآن فكيف يمنعون الآن من العمل على
مقتضى مذاهبهم في الاذان والصلاة ان اذنوا وصلوا في المثلين
لم يخرجوا من مذاهبهم مع انه لا كلام في هذا ولا في عملهم على مذاهبهم
وانما الكلام في الراجح من مذهب الامام فاذا كانوا باقين على ما كانوا
عليه قبل الآن تزول هذه المحظورات ويصلون في جمع عظيم مع الامام
الاول كما كانوا قبل الآن ويكون عملهم موافقا لعمل اكثر اهل الاسلام
ويكون ذلك من اسباب الاتفاق والائتلاف وعدم الافتراق
ولا شك ان ذلك هو الاصلح للاسلام والمسلمين وقد ظهر
حال هذه المهملات المكررات للناظرين ولا عيب في تكرار الكلام ثم
بمرات من المعمرين كما وقع منا في هذه الوريقات لتطرق الخلل في
القوى والتمكين عفى الله تعالى عنا يوم الدين ولو لم يكن من المرجحات

Marfat.com

فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ جو شخص کہ خدای تعالےٰ پر اعتماد کرتا ہی اُسکی روزی اور نیک خوئی زیادہ ہوتی ہی اور اُسکا تن سخی ہوتا ہے اور اُسکی عبادت مین وسوسے کو دخل نہین ہوتا اور فرمایا کہ جو کوئی کہ مصیبت مین واویلا کرتا ہی اُسکی مثال ایسی ہے کہ ایک نیزہ لیکر خدا سے لڑتا ہی اور فرمایا کہ عبادت کی اصل خوف ہے اور امید اور محبت۔ اور فرمایا کہ خوف کی علامت ترک محارم ہی اور امید کی علامت عبادت پر ہمیشگی کرنا ہی اور محبت کی علامت شوق اور توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہی اور فرمایا کہ جسمین کہ یہ تین چیزین نہین ہین دوزخ سے نجات نہ پائیگا امن اور خوف اور اضطرار۔ اور فرمایا کہ بندہ خائف وہی ہی کہ جسکو ہر دم اس بات کا خوف ہے کہ میری زندگی مین جو جو فعل مجھسے سرزد ہوے ہین نہین معلوم کہ اُنکے عوض مین میرے ساتھہ کیا معاملہ کیا جائیگا اور فرمایا کہ عبادت کے دس حصے ہین نو حصے خلائق سے بھاگنا ہے اور ایک حصہ ہمیشہ خاموش رہنا اور فرمایا کہ آدمیونکی ہلاکت تین چیز مین ہی ایک وہ کہ گناہ کرتا ہی توبہ کی امید پر اور دوسرے یہ کہ توبہ نہین کرتا زندگانی کی امید پر اور تیسرے یہ کہ بغیر توبہ کے رہتا ہی رحمت کی امید پر پس ایسا شخص کبھی توبہ نہین کرتا ہے اور فرمایا کہ حقتعالیٰ طاعت وعبادت والونکو موت کی حالت مین زندہ کرتا ہے اور معصیت والونکو زندگی کی حالت مین مُردہ بناتا ہی اور فرمایا کہ تین چیزین فقر کے قریب ہین فراغت دل۔ اور آسانی حساب۔ اور آرام نفس۔ اور تین چیزین لازم تونگری ہین رنج تن۔ اور شغل دل۔ اور سختی حساب۔ اور فرمایا کہ موت کیواسطے طیار رہنا چاہیے کیونکہ جب وہ آتی ہی تو پھر واپس نہین جاتی۔ اور فرمایا کہ جس کسیکو کہ تو کوئی چیز دیتا ہی اگر تو اُسکو زیادہ دوست رکھتا ہے اُس چیز سے کہ اُسکو دیتا ہی تو تو دوست آخرت کا ہی ورنہ دوست دُنیا کا ہی اور فرمایا کہ مین کسی چیز کو مہمان سے عزیز زیادہ نہین رکھتا ہون اسلیے کہ اُسکی روزی اور اشیاے کا محتاج اور جزا خدا پر ہے اور مین درمیان مین کوئی چیز نہین ہون اور فرمایا کہ جو کوئی نعمت سے تنگی مین پڑا اور اُسنے اُس تنگی کو فراغت سے بہتر نہ سمجھا تو اُسکو دو غم ہین ایک غم دنیا کا اور دوسرا غم آخرت کا اور جو کہ نعمت سے تنگی مین پڑا اور اُس تنگی کو نعمت سے غنیمت سمجھا اُسکے واسطے دو خوشیان ہین ایک دُنیا مین دوسری آخرت مین۔ لوگون نے کہا کہ کسطرح سمجھین کہ بندی کا بھروسا خدا پر پورا پورا ہے اور وہ خدای تعالیٰ کے

Marfat.com

للعمل بالعصر الاول الا هذا لكان كافيا من غير احتياج الى مرجح آخر كيف
وقد تقدم كثير من المرجحات فالواجب على كل من يتعاطى الفتوى
النظر الى كثرة المرجحات ولم ينظر هو الى كثرتها ومرجحيها حتى تخيل
من هذه المكررات مرجحات مذهب الامام في المعتبرات عن حد
العد زيادة وهي تنتهي الى المشائخ المعتبرين ومشائخ من شيخ الاسلام
خواهر زاده ومرجحاته اما من مخترعاته المخالفة للبراهين القاطعة
صورة ومادة او ممن هو من الطبقة العاشرة او السابعة ممن لا يعرف
صحة كلامه او فساده والطحاوي لم يتعرض بالترجيح بل اخبر عن اختياره
لان الترجيح على ما مر انما يكون بعد نقل ادلة الامام وتضعيف ادلتهما
على المرام وتقويتها ادلة الامامين كما وقع عكسه من علمائنا العظام
ولم يقع ذاك من الطحاوي مع مراعاة ما هو الاصلح للاسلام والمسلمين
فانه من اعظم المرجحات وليحذر من الفتوى بما يوجب التفرق وعدم
اتفاق الكلمة مع وجود قول صحيح يوجب الاتحاد والاتفاق ادعى
مولانا المؤلف رتبة الاجتهاد في المذهب هضما لنفسه والا فبالنظر
الى استنباطاته الدقيقة لو ادعى الاجتهاد المطلق كان اليق وانسب
وقد كان الكلام في ورود الاحاديث على خلاف حكم الى كم الذي كان
عدم نقضه مشروطا بعدم ورودها ولما لم يقدر على اثبات هذه الدعوى
بل رأى كثرة الاحاديث الواردة على وفق الحكم او سمعها وعلم انها
اقوى كحديث ابردوا وحديث مساواة الفيء التلول وحديث مثل

Marfat.com

م پر ثابت قدم ہو آپنے فرمایا کہ دیکھو کہ جب اُسکی دنیا کی کوئی چیز فوت ہو جاوے تو اُسکو غنیمت سمجھے
رمایا کہ اگر چاہتی ہو کہ مرد خدا کو پہچانو تو چاہیے کہ دیکھو کہ وہ خدا کی وعدے پر بخوف زیادہ ہی یا لوگو نکی وعدہ پر
ے یادہ ہی اور فرمایا کہ تقوی تین چیزون سے معلوم ہوتا ہی فرستادن اور منع کردن اور سخن گفتن سی اور فرمایا
ستادن یعنی بھیجنا دین ہووے یعنے جو کچھ کہ تو نے بھیجا ہی وہ دین ہی۔ اور منع کرنا دنیا ہووے یعنے جو مال کہ
دیوین تو نہ لیوے کیونکہ وہ دُنیا ہے۔ اور بات کہنا دین اور دنیا مین ہووے مطلب اسکا یہ ہی کہ جو
نے بھیجا وہ دین ہی یعنے احکام الٰہی کا بجالانا اور منع کرنا دُنیا ہی یعنے جن کاموںسے کہ منع کیا گیا ہے
ے دور رہنا اور بات کہنا دونوںکو گھیرنے والا ہی کیونکہ بات سے معلوم کرسکتے ہین کہ مرد دین مین ہے
یا مین اور آپنے فرمایا کہ مینے سات سو عالمون سی پوچھا کہ خردمند یعنی عاقل کون ہے اور تو انگر
ولتمند کون ہی اور زیرک یعنی دانا کون ہی اور درویش کون ہی اور بخیل کون ہی کل سات سو کے
سونے یہی ایک جواب دیا کہ خردمند وہ ہی کہ دُنیا کو دوست نرکھے اور زیرک وہ ہی کہ دنیا اُسکو فریب
سکے اور تو انگر وہ ہی کہ خدا کی تقسیم و قسمت پر راضی ہووے اور درویش وہ ہی کہ اُسکے دلمین طلب یادتی نہ
وہ ہی کہ خدا کے مال کو خلائق سے عزیز رکھے حضرت حاتم اصمؔ کہتے ہین کہ مینے آپسے وصیت کی
ت کی اور کہا کہ آپ مجھے ایسی وصیت کیجیے کہ نافع ہو آپنے فرمایا اگر وصیت عام چاہتا ہے
ان کو نگاہ رکھ اور کبھی کوئی بات مت کہہ جب تک کہ اُس بات کا جواب اپنی ترازو مین ٹھیک اور
نہ پائے اور اگر وصیت خاص چاہتا ہی تو دیکھ اُسوقت تک بات نہ کہنا کہ جب تک یہ نہ جان جاوے
ہے نہ کہنے مین کوئی تباہی اور خرابی ہوگی کہتے ہین کہ آپنے ۱۵۳ھ مین وفات پائی۔
ِللّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والسلام

ٹھارھواں باب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

رع اور ملت کے چراغ وہ دین اور دولت کی شمع وہ نعمان ثابت حقائق دہ کمان جواہر معانی و دقائق

Marfat.com

مثل هذه الامة واهل الكتابين وحديث بريدة فی تاخیر العصر لیعلم
السائل المواقیت وغیرها طفق فی ترجیح المثل علی المثلین ووقع
فیما وقع کما رأیته رأی العین فقد اتضح وظهر الجواب عن
سوال السائل لم ینفع جوابه الا کغسل الجرح السائل وانه لا یجوز
منع من اراد الاذان والصلاة فی العصر الاول یجوز بل یلزم للذی
یتطرق بصلاتهم لکونها قبل الوقت خلل ولا یجوز ایضا ان
یجعل بدل الاذان الصلاة والسلام علی النبی صلی الله علیه وسلم
علی المنابر لا بد من النقل عن المجتهدین الاکابر ولو من ای مجتهد کان
من المواضع المنهیة عن الصلاة علی افضل الاوائل والاواخر
علیه الصلاة المتواترة والسلام المتواخر ما دار الفلک فی الزمان
الشارع جعل للاذان الفاظا مخصوصة لا یجوز ابدالها لغیرها
لیس هو ابدال بل شیء یؤتی به قبل الدعاء وبعده رجاء خیره والاثر
مندوب قبل الاذان وبعده علی انه لا یلتبس علی احد لان
الفاظ الاذان معلومة لا تشبهها الفاظ اخر والیضا ان
التبس علی بعض انما یلتبس ان کان فی وقت الاذان [illegible]
وقت الصلاة وفیما نحن فیه لم یحصل [illegible]
واذا اذن قبل الوقت لا یحصل الاعلام واما الصلاة والسلام
قبل دخول الوقت فلا مانع منه کما هو المعمول فی الحرمین والاستانة
وغیرها یوم الجمعة وقبل الصبح فمن افتی بجواز ذلک فعلیه بیان

Marfat.com

وہ عارفِ الٰہی وہ عالمِ خدائی وہ صوفیِ صافی وہ جہان کے امام حضرت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ برگزیدہ جہان تھے اور سچ تو یہ ہی کہ جنکی تعریف ہر زبان مین ہو رہی ہو اور ہر ملّت مین مقبول ہون اُنکی تعریف کا کسکو یارا ہی کہ کرسکے آپ ریاضت اور مجاہدہ اور خلوت اور مشاہدہ مین اس درجہ کو پہنچے ہین کہ جسکی انتہا خدا ہی خوب جانتا ہی اور آپ اصول طریقت اور فروع شریعت مین درجہ بلند اور نظر رکھنے والے تھے اور آپنے بہت سے بزرگ اصحابون سے ملاقات کی جیسے کہ انس بن مالک اور جابر بن عبد اللہ بن ابی اوفی اور واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ الزبیری رضی اللہ عنہم اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مصاحبت رکھتے تھے اور فضیل بن عیاض اور ابراہیم بن ادہم اور بشر حافی اور داؤد طائی کے (اللہ کی رحمت اُن سب پر ہو) آپ اُستاد تھے جس وقت کہ آپ حضرت رسالت مآب سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے روضہ مبارک کی زیارت کو گئے اور وہان پہنچکر کہا السلام علیک یا سید المرسلین تو جواب آیا وعلیک السلام یا امام المسلمین پس آپنے گوشہ نشینی اختیار کی منقول ہے کہ جب آپ قبلہ حقیقی کیطرف متوجہ ہوے اور لوگونکی طرف سے رخ پھیر لیا اور اونی لباس پہنن فرمایا تو ایک رات آپنے خواب مین دیکھا کہ آپ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیان لحد مبارک سے جمع کرکے بعض کو بعض سے جدا کرکے اپنے پاس اکٹھا کر رہے ہین آپ اُسکی دہشت سے جاگ پڑے اور اس خواب کی تعبیر ابن سیرین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون سے تھے پوچھی اُنھون نے کہا کہ تم پیغمبر علیہ السلام کے علم اور اُنکی سُنّت کے حفظ مراتب مین اس درجہ کو پہنچوگے کہ اُسمین تصرف کرسکو اور حدیث صحیح کو حدیث سقیم سے جدا کرسکو اور ایکبار اور آپنے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا کہ اے ابا حنیفہ تجھکو ایسا زندہ کیا ہی کہ میری سُنّت کو ظاہر کرے پس تجھے گوشہ نشینی کا قصد کرنا نہ چاہیے۔ اور آپ مین احتیاط اس درجہ کی تھی کہ لکھتے ہین کہ اُسوقت کے خلیفہ نے کہ جسکا نام منصور تھا ایک مجمع علما کیا تمام بغداد کے علما جمع ہوے لیکن ایک بزرگ جو آپکے اُستاد تھے بوجہ پیری کے حاضر نہو سکے خلیفہ نے ایک عہدنامہ لکھایا اور ایک خادم کے ہاتھ اُنکے پاس بھیجا کیونکہ وہ قاضی بغداد تھے اور کہلا بھیجا کہ امیر المومنین کہتا ہی کہ اسپر اپنی گواہی لکھدو اُنھون نے اپنی گواہی اُس عہدنامہ پر کردی بعد اُسکے دوسرے علما نے بھی اپنی گواہی اور دستخط سے

Marfat.com

ں کاغذ کو مزین کیا پھر وہ حضرت ابو حنیفہ رح کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ امیر المومنین فرماتا ہے
ی گواہی اسپر لکھدو آپنے فرمایا کہ وہ کہاں ہے خادم نے کہا کہ وہ اپنے محل میں ہے آپنے فرمایا
تو امیر المومنین یہاں آویں یا مین وہاں چلوں تب گواہی درست ہو سکتی ہے خادم آپکے ساتھ
ار نے لگا کہ قاضی وقت نے اور دوسرے علما نے تو اپنی گواہی لکھدی اور آپ ایسی ٹال ٹال
تے ہیں آپنے فرمایا کہ ہر ایک کا عمل اسکے واسطے ہے یہ بات خلیفہ کے کان تک بھی پہنچی خلیفہ
شعبی کو بلایا اور پوچھا کہ کیا گواہی میں دیدار شرط ہے انھوں نے کہا کہ ہاں کہا تمنے مجھکو کب دیکھا
ی گواہی اسپر لکھدی انھوں نے کہا کہ مینے آپکی معرفت کے اعتبار پر لکھدی اور مینے نہ چاہا کہ آپکو
ف دوں خلیفہ نے یہ سنکر کہا کہ یہ بات حق سے دور ہے اور یہ جواب تعصبات سے بعید ہے بہتر ہے
مدہ قضات تم سے لے لیا جائے بعد اسکے خلیفہ نے اندیشہ کیا کہ قاضی کسکو بنانا چاہیے اور [illegible]
ری کی تو مشیروں نے چار آدمیوں کیطرف کہ علما میں مشہور و معروف تھے اشارہ کیا ایک ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ دوسرے سفیان رحمۃ اللہ علیہ تیسرے شریح رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھے مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ
ان چاروں صاحبوں کو طلب کیا جبکہ چاروں راہ میں آ رہے تھے حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں
سب ایک حکمت کی بات کہتا ہوں انھوں نے کہا کہ فرمایئے آپنے فرمایا کہ میں تو کسی حیلہ سے اس
عہدہ قضا کو اپنے سے دور و دفع کر دونگا اور سفیان تمکو چاہیے کہ تم بھاگ جاؤ اور مسعر اپنے تئیں دیوانہ
بناویں اور شریح قاضی ہو ویں پھر سفیان تو راہ سے بھاگ گئے اور ایک کشتی میں جا کر چھپے اور
کشتی والے سے کہا کہ مجھکو چھپا لو کیونکہ اگر خلیفہ کے میں ہاتھ پڑ جاؤنگا تو وہ میرا سر کاٹے گا اس حدیث کی
دلیل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکسی کو کہ قاضی بنایا پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے
حاصل کلام ملاحوں نے انکو پوشیدہ کیا اور یہ تینوں خلیفہ منصور کے پاس گئے پہنچے [illegible]
ے کہا کہ آپکو عہدہ قضا قبول کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہ اے امیر المومنین مین [illegible]
نکا [illegible] ہوں عرب کے سردار سلاطین میرے فتوی پر راضی نہونگے جسقدر [illegible] میں حاضر [illegible] گئے
اس عہدہ کو نسب سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ علم کی ضرورت ہے حضرت ابو حنیفہ نے یہ سنکر کہا کہ [illegible]

کہتا ہون کہ مین اس کام کے لائق نہین ہون اور دلیل اسکی یہ ہی کہ یہ جو مین کہتا ہون کہ مین اس کار کے لائق نہین ہون دو حال سے خالی نہین ہے یا تو سچ کہتا ہون یا جھوٹ کہتا ہون اگر سچ کہتا ہون تو ملا ہر ہے کہ لائق اس کار کے نہین ہون اور اگر جھوٹ کہتا ہون تو جھوٹ بولنے والے کو مسلمانون کا قاضی بنانا نہ چاہیے اور آپ خلیفۂ وقت ہین یہ کیسے ہوسکتا ہی کہ ایک جھوٹ بولنے والا آپ کا نائب ہو اور مسلمانون کے خون کا اعتماد اُسپر کیا جائے یہ کہکر آپنے وہان سے لینے آپ کو چھڑا لیا جب شریح کی باری آئی تو وہ آگے بڑھے اور خلیفہ کا ہاتھ بڑی تپاک سے پکڑا اور کہا کہ آپکا مزاج کیسا ہے اور آپکے صاحبزادے کسطرح ہین یہ حالت دیکھکر خلیفہ منصور نے حکم دیا کہ اُنکو نکال دو معلوم ہوتا ہی کہ دیوانہ ہین پھر شریح سے کہا کہ آپکو قضات اختیار کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ مین ایک پاگل آدمی ہون میرا دماغ بہت کمزور ہے خلیفہ منصور نے کہا کہ آپ علاج کیجیے تاکہ یہ عارضہ رفع دفع ہوجاوے اور آخر عُہدۂ قضا دیدیا کہتے ہین کہ جب سے وہ قاضی ہوے حضرت ابو حنیفہؒ نے اُنسے جُدائی اختیار کی اور کبھی اُنکے ساتھ بات تک بھی نہ کی نقل ہے کہ ایک لڑکون کی جماعت گیند سے کھیل رہی تھی اتفاق سے ایکبار اُنکا گیند حضرت ابو حنیفہؒ کے آگے مجمع مین آکر گرا کسی لڑکے کی یہ ہمت نہ پڑی کہ اُسکو وہان سے اُٹھالائے ایک لڑکے نے اُن لڑکون سے کہا کہ اگر تم مجھے کہو تو مین جاکر اُٹھالاؤن پھر گستاخانہ جاکر اُس گیند کو اُٹھالیگیا حضرت ابو حنیفہؒ نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ لڑکا شاید حلالی نہین ہی لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت جیسا کہ آپنے فرمایا تھا ویسا ہی تھا لوگون نے کہا کہ مسلمانون کے امام آپنے کس طرح جانا آپنے فرمایا کہ اگر حلالزادہ ہوتا تو حیا اُسکو مانع ہوتی نقل ہے کہ ایک شخص پر آپکا کچھ لینا تھا اُسی شخص کے محلّے مین آپکے ایک شاگرد نے انتقال کیا آپ اُسکے جنازے کی نماز کے واسطے گئے آفتاب بہت گرم تھا اور وہان کہین سایہ نہ تھا لیکن البتہ آپکے قرضدار کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگون نے آپ سے کہا کہ تھوڑی دیر یہان سایہ مین تشریف رکھیے آپنے فرمایا کہ اس مکاندار پر میرا کچھ قرض ہے مجھے اُسکی دیوار سے فائدہ اُٹھانا جائز نہین کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس قرض سے کہ کچھ نفع لیا جاوے وہ سود ہی اگر مین اُسکی دیوار سے فائدے کی امید کرونگا

Marfat.com

تو وہ داخل بیاج وسُود ہوگا۔ نقل ہے کہ ایکبار آپکو ایک مجوسی نے محبوس کیا جبکہ آپ قیدخانہ مین بیٹھے
ایک شخص ظالمون سے آیا اور کہا کہ میرا قلم بنا دیجیے آپ نے فرمایا کہ مین نہ بناؤنگا اُسنے بہتیرا کہا لیکن کچھ
مفید نہوا آخرکار اُسنے پوچھا کہ آپ کیون نہین بناتے آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ اُس قوم سے
نہوجاؤن کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اُحشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَ اَزْوَاجَهُمْ الآیہ یعنے جمع کرو انکو جنھون نے گناہ
کیا ہے اور اُنکے جوڑون یعنی مددگارون کو اور اُنکو جو اللہ کے سوا کو پوجتے تھے اور اُنکو دوزخ کی
راہ پر چلاؤ۔ کہتے ہین کہ آپ ہر رات مین تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایکروز آپ کہین جارہے تھے
ایک عورت نے دوسری عورت سے جو اُسکے ساتھ تھی کہا کہ یہ مرد ہر رات پانسو رکعت نماز پڑھتا ہے
آپنے بھی اُسکی یہ بات سُنی اُسیوقت یہ نیت کی کہ آج سے پانسو رکعت نماز پڑھونگا تاکہ اُنکا گمان سچ
ہووے دوسرے روز آپ راہ مین جارہے تھے لڑکون نے آپس مین کہا کہ یہ مرد کہ جارہا ہے ہر رات
ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپنے یہ سُنا اور نیت کی کہ آج سے ایک ہزار رکعت نماز پڑھونگا۔
ایکروز آپکے ایک شاگرد نے آپسے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ امام صاحب رات کو نہین سوتے آپ نے
اُسیوقت یہ کہا کہ مینے یہ نیت کی کہ آج سے رات کو نہ سوؤنگا اُسنے پوچھا کہ کیون آپ نے فرمایا کہ
خدای تعالےٰ فرماتا ہے کہ بندے ہین کہ اُس چیز کی تعریف کہ جو اُمین نہین ہے پسند کرتے ہین ایسا ہرگز
نہ جان کہ چھوٹین عذاب سے۔ اب مین کبھی رات کو پہلو بھی نہ لگاؤنگا تاکہ اُس قوم سے نہ ہون
بعد اُسکے آپنے تیس برس تک نماز صبح عشا کے وضو سے ادا کی۔ نقل ہے کہ حضرت ابوحنیفہ کے
زانو کا سر سجدون کی کثرت سے اونٹ کے زانو کے مثل ہوگیا تھا۔ نقل ہے کہ حضرت ابوحنیفہ نے
فرمایا کہ مینے ایکبار ایک توانگر کی تعظیم اُسکے مال کے لحاظ سے کی تھی مینے اُسکے کفارے مین ہزار قرآن
ختم کیے اور کہتے ہین کہ کبھی کبھی کہ آپ کو کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا آپ چالیس بار قرآن ختم کرتے
اُسکی برکت سے مشکل مسئلہ کہ آپکو درپیش ہوتا حل ہوجاتا۔ نقل ہے کہ محمد بن حسن [illegible] نہایت
صاحب جمال تھے ایکبار آپکی نظر اُنپر پڑی بعد اُسکے آپنے کبھی اُنکی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھا اور جب سب
اُنکو درس دیتے تو ایک ستون کے پیچھے بٹھاتے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ پھر نظر اُنپر پڑجائے۔

Marfat.com

نقل ہے۔ کہ داؤد طائی نے کہا کہ مین بیس برس تک حضرت ابو حنیفہؒ کی خدمت مین رہا مینے کبھی اس عرصے مین آپکو نہ تنہائی مین اور نہ جماعت مین دیکھا کہ آپ ننگے سر بیٹھے ہون یا پانون پھیلائے ہون ایکبار مینے آپ سے عرض کیا کہ اے امام دین اگر آپ تنہائی کی حالت مین پانون پھیلائین تو کیا برائی ہے آپنے فرمایا کہ تنہائی کی حالت مین خدائے تعالیٰ کے ساتھ ادب رکھنا بہت اچھی بات ہے۔ نقل ہے۔ کہ ایکروز آپ جا رہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کیچڑ مین چل رہا ہے آپنے فرمایا میان لڑکے ذرا ہوش سے چلو ایسا نہو کہ تمہارا پانون پھسلے اور گر پڑو لڑکے نے کہا کہ اے امام صاحب مین اکیلا ہون اگر پھسلونگا بھی تو پھر سنبھل جاؤنگا لیکن آپکو اسکا خیال رکھنا ضروری ہے کہ آپکا پانون نہ پھسلے کیونکہ اگر پانون پھسلے گا تو ساری مسلمانون کو کہ آپکے پیچھے چلے آرہے ہین لغزش پہنچیگی اور اسوقت سب کا سنبھالنا دشوار ہوگا حضرت امام صاحب کو اس لڑکے کی اس دانائی کی بات سے حیرت ہوئی اور آپ روئے اور اپنے شاگردون سے فرمایا کہ دیکھو خبردار اگر تمکو کسی مسئلے مین شک و شبہ پڑے اور کوئی روشن دلیل اسکے بارے مین نپاؤ تو تم ہرگز ہرگز اسمین میری پیروی نکرنا اور ایسا نکرنا کہ میری تقلید پر اپنی تحقیق سے باز رہو یہ نشان کمال انصاف کا ہے چنانچہ حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے بہت سے اقوال ہین کہ مسائل مین آپ سے انکا اختلاف ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص مالدار حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا اور ایسی کچھ عداوت رکھتا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جہود کہتا تھا یہ بات حضرت ابو حنیفہؒ کے کانون تک پہنچی آپنے اسکو بلایا اور کہا کہ مین تیری بیٹی کا فلانے جہود سے نکاح کرنا چاہتا ہون اسنے کہا کہ آپ مسلمانونکے امام ہو کر ایسی بات کو جائز رکھتے ہین کہ مسلمان کی بیٹی کا جہود کے ساتھ نکاح کر دین مین ہرگز بھی اس بات کو جائز نہین رکھتا حضرت ابو حنیفہؒ نے کہا سبحان اللہ تیرے بارے کہنے سے کہ تو اپنی بیٹی جہود کو دینا نہین چاہتا کیا ہوگا جبکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیون کا ایک جہود کے ساتھ نکاح جائز رکھا وہ مالدار فی الفور سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہے اور اپنا اس اعتقاد سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھتا تھا ایکبارگی پلٹ گیا۔ اور توبہ کی اور یہ سب حضرت امام صاحب کی برکتون سے ہوا۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ حمام مین

Marfat.com

تشریف رکھتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بالکل ننگا چلا آیا بعض نے کہا کہ یہ فاسق ہے اور بعض نے کہا کہ یہ دہریہ ہے حضرت ابو حنیفہؒ نے اپنی دونوں آنکھیں بند کرلیں اُس مرد نے یہ دیکھکر کہا کہ اے امام آپکی آنکھوں کی روشنائی کب سے لے لیگئی آپ نے فرمایا جب سے کہ تجھ سے پردہ چھینا گیا اور آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتیں ہیں یا تو کافر ہوجاوے یا اپنے مذہب سے درگذرے کیونکہ اگر وہ کہے گا کہ خدا نے چاہا کہ اُسکا علم اُن میں راست ہووے اور اُسکا معلوم علم کے ساتھ برابر ہووے یہ سُنکر کہے گا نہیں تو کافر ہوجائیگا اور اگر کہیگا کہ ہاں چاہا تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا کہ میں بخیل کی تعدیل نہیں کرتا اور نہ اُسکی گواہی سُنتا ہوں کیونکہ بُخل اُسکو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ طلب تقاضا کرے اور اپنے حق سے زیادہ لیوے۔ نقل ہے کہ ایک مسجد تعمیر کرتے تھے لوگوں نے تبرک کے طور پر حضرت امام صاحب سے بھی کچھ طلب کیا حضرت امام صاحب کو یہ گران معلوم ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ ہماری غرض تبرک ہے جو کچھ آپکا دل چاہے دیدیجیے آپ نے بڑی کراہیت کے ساتھ ایک درم دیا آپکے شاگردوں نے یہ دیکھکر کہا کہ حضرت آپ تو بڑے کریم اور عالم ہیں اور سخاوت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اِسکی کیا وجہ ہے کہ آپکو اسقدر زر دینا گران ہوا آپ نے فرمایا کہ مال کا کچھ خیال نہ تھا لیکن میں اس بات کو یقین سے جانتا ہوں کہ حلال کا مال کبھی پانی اور مٹی میں خرچ نہیں ہوگا اور میں اپنے مال کو حلال سمجھتا ہوں جب انہوں نے مجھ سے کچھ طلب کیا تو مجھکو اس بات کے خیال سے کراہیت پیدا ہوئی کہ اُنہوں نے میرے مال میں کچھ شک و شبہہ پیدا ہوتا ہی اور اس سبب سے میں نہایت رنجیدہ تھا کہتے ہیں [illegible] کہ وہ لوگ آپکا درم آپکے پاس واپس لائے اور کہا کہ یہ تو کھوٹا ہے حضرت امام [illegible] اور بہت خوش ہوئے۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ بازار میں چلے جاتے تھے اُڑکر آپکے لباس پر پڑی آپ اُسیوقت دجلے کے کنارے [illegible] لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ تو اسکے برابر نجاست کو معاف رکھتے ہیں [illegible] دھوتے ہیں آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آدھی روٹی ذخیرہ کرنے کی اجازت نہ دی تھی حالانکہ خود اپنی بیبیون کے
واسطے ایکسال کا ذخیرہ رکھا کہتے ہین کہ جب داوٗد طائی مقتدا ہوے تو حضرت امام صاحب سے کہا
کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ تجھکو علم پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ جس علم پر کہ توعمل نہ کرے
وہ ایک جسم بے روح کے مثل ہے کہتے ہین کہ خلیفہ وقت نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو خواب
مین دیکھا اُس سے پوچھا کہ میری زندگی اور کسقدر باقی ہے ملک الموت نے پانچ اُنگلیون سے
اشارہ کیا اُسنے اِس خواب کی تعبیر بہت لوگون سے پوچھی لیکن کسی نے واضح طور پر نہ بتائی حضرت
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بُلایا آپ نے فرمایا کہ اُسنے پانچ علمون کیطرف اشارہ کیا ہے اور
اُن پانچ علمونکو کوئی نہین جانتا اور وہ پانچون اس آیت مین ہین کہ حق تعالی فرماتا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے بیشک خدا ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی اور بارش کا علم اور حاملہ کے پیٹ کا علم اور
آنیوالے دن کے کام کرنیکا علم اور موت کا علم کہ آدمی کس سرزمین مین مریگا نقل ہے کہ شیخ بو علی
بن عثمان الجلالی نے کہا کہ مین مُلک شام مین تھا ایکبار مین حضرت بلال موذن رضی اللہ عنہ کی قبر پر
سُوتا تھا مینے کیا دیکھا کہ مین مکّہ مین ہون اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے داخل
ہوے اور آپ ایک بوڑھے کو بڑی شفقت سے اپنی مبارک گود مین لیے تھے مینے دوڑ کر آنحضرت کے مبارک
قدمون کو بوسہ دیا اور مین اس عجب مین تھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہین کہ حضرت رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باطن کے کشف سے اس میری حیرانی کو دریافت فرمالیا اور فرمایا کہ یہ مسلمانونکا
امام اور تیری ملک کا باشندہ ہے یہ وہی ہے کہ جسکو تم لوگ ابو حنیفہ کہتے ہو۔ نقل ہے۔ کہ نوفل
بن حیان نے کہا کہ جب حضرت امام ابو حنیفہ نے وفات کی تو مینے ایک خواب دیکھا کہ میدان قیامت
ہے اور سارے خلائق حسابگاہ مین استادہ ہین و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ
آپ حوض کوثر پر تشریف فرما ہین اور آپکے داہنے اور بائین جملہ بزرگان دین استادہ ہین اور مینے
ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بہت صاحب جمال تھے اور اُنکی داڑھی اور سر سفید برف سا تھا اور وہ
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روی مبارک پر مُنھ رکھے تھے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا

Marfat.com

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑی تھے میں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ مجھے پانی ...
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دینگے میں ...
رت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسکو پانی دیدیجیے حضرت امام صاحب نے ایک کٹورا بھر کر پانی کا
ایت کیا میں نے اور تمام یاروں نے اُس کٹورے سے خوب چھکا کر پانی پیا اور وہ کٹورا جیسا کہ لبریز تھا
رہا اُسمین سے ذرا بھی پانی کم نہوا پھر میں نے کہا کہ یہ جو بزرگ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ...
ن کون ہین فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ ...
طرح مین پوچھتا رہا اور انگلیوں کی ... گنتا رہا یہانتک کہ میں نے سترہ شخصوں کو پوچھا جب ...
سترہ پوروں کو باندھے تھا تبھی معاذ رازی فرماتے ہین کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ...
پوچھا میں نے کہا آپ کو کہاں طلب کرونگا آپ نے فرمایا نزدیک علم ابو حنیفہ کے ۔ اور آپ کے مناقب
ہین اور مجاہدات بیشمار اور تمام مین مشہور ہین حاجت بیان نہین اسی پر ہم نے ختم کیا ۔

۱۹ بیسواں باب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

شریعت و طریقت کے سلطان و محبت و حقیقت کے برہان و اسرار الٰہی کے مفتی و انوار نامتناہی ...
رث دین نبی محمد شافعی مطلبی رضی اللہ عنہ اس رتبے کے شخص تھے کہ آپکے اوصاف بیان کرنے کی حاجت ...
سارا جہان آپکے شمع عہد سے پُر نور ہے اور فضائل اور پسندیدہ خصائل اور مناقب ...
ہین آپکا یہی وصف کافی ہے کہ آپ شجر نبوی کی شاخ ہین اور درجہ مصطفوی ...
یاضت مین یکتا تھے اور مروت اور فتوت مین بے مثل تھے کہ آپ ...
ن بھی تھے آپ افضل وقت بھی تھے اور اعلم عہد بھی حجۃ الامۃ مین ... القرآن
آپکی ریاضات اور کرامات اسقدر نہین ہین کہ اس کتاب مین ... بلا ذکر کئے ...
فقر چاہیے آپ تیرہ برس کی عمر مین خانہ کعبہ مین کہتے تھے سلونی ... اور پندرہ برس ...

جب ہوی تو فتوی دیتے تھے حضرت امام احمد حنبلؒ کہ امام جہان کے تھے اور تین لاکھ حدیثین اُن کو یاد
تھین آپکے پاس آکر شاگرد ہوے اور سر برہنہ آپ کی غاشیہ برداری کرتے تھے ایک قوم نے اعتراض کیا کہ اس درجہ کا شخص کہ محدث ہی ایک جنبش برس کے لڑکے کے آگے مؤدب بیٹھتا ہی اور مشائخون اور اُستادون کی صحبت ترک کرتا ہی حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ ہمکو یاد ہی اُسکے معانی وہ جانتا ہی اگر وہ ہم مین نہ آتا تو ہم دروازے ہی پر پڑے رہجاتے کیونکہ احادیث اور آیات کی حقیقتین اور جو کچھ کہ اُسنے پڑھا ہی اُسکو جیسا کہ اُسکے سمجھنے کا حق ہے اُسنے سمجھا ہی اور ہم سوا ے حدیث کے نہین جانتے۔ اور وہ ایک آفتاب ہی جہان کے واسطے اور ایک عافیت ہے خلق کے لیے آور بھی حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ فقہ کا دروازہ خلق پر بستہ تھا حق تعالی نے وہ دروازہ اُنکی سبب سے گشادہ کیا آور یہ بھی حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ مین کسی ایسے شخص کو نہین جانتا ہون کہ اُسکا احسان اسلام پر اس زمانے مین امام شافعیؒ سے بزرگتر ہو اور بھی حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ امام شافعیؒ فیلسوف ہین چار علم مین۔ یعنی علم لغت اور علم اختلاف الناس اور علم فقہ اور علم معانی مین۔ اور بھی حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا اس حدیث کے بارے مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سو برس کے شروع ایک ایسے شخص کو آمادہ واستادہ کرینگے کہ میرا دین خلق اُس سے سیکھے گی پس وہ شخص شافعیؒ ہین آور ثوریؒ فرماتے ہین کہ اگر حضرت امام شافعیؒ کی عقل کا مقابلہ اُس زمانے کے لوگونکی عقل کے ساتھ کیا جاتا تو حضرت امام شافعیؒ ہی کی عقل غالب پائی جاتی آور بلال خواصؒ کہتے ہین کہ مینے حضرت خضرؑ سے پوچھا کہ آپ حضرت امام شافعیؒ کے حق مین کیا فرماتے ہین اُنھون نے کہا کہ وہ اوتاد سے ہی کہتے ہین کہ آپ جدا ہین کسی جلسہ دنیا بازی مین جاتے تھے اور ہمیشہ گریان اور سوزان رہتے تھے اور آپ بچپن ہی کی حالت مین گوشہ گیر ہو گئے تھے ایسا خلعت دربر کیے تھے اور اکثر اوقات سلیم راعی کی صحبت مین بسر کرتے تھے تب سے قوت تصرف آپ مین زیادہ ہوئی یہانتک کہ تصرف مین سب پر سبقت لیگئے جیسا کہ عبداللہ انصاریؒ کہتے ہین کہ حالانکہ مین شافعی المذہب نہین ہون لیکن حضرت امام شافعیؒ کو بہت دوست رکھتا ہون

Marfat.com

سلیے کہ مین اُنکی حسن مقام مین غور کرتا ہون اُنکو سب سے آگے پاتا ہون۔ **نقل**
م شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
ے استفسار فرمایا کہ ای لڑکے تو کون ہے مینے کہا یا رسول اللہ ایک آپکی اُمت سے ہون
قریب آ مین آپکے نزدیک گیا آپنے اپنے دہن مبارک کا لعاب لیا مینے اپنا منھ کھولا
ھ مین ڈالدیا پھر آپنے فرمایا کہ اب جا خدای تعالے تجھپر فضل و برکت فرماوے اور
ضرت علی مرتضی کو خواب مین دیکھا کہ آپنے اپنی انگشتری اُنگلی سے اُتار دی اور میری
پہنا دی اور اُسکی برکت سے حضرت علی مرتضیٰ کے علم نے بھی مجھ مین سرایت کی جیسا کہ **نقل** کی ہے
حضرت امام شافعیؒ چھ برس کے تھے کہ آپ مکتب مین جاتے تھے اور آپکی والدہ شریفہ زاہدہ تھین اور
ولاد بنی ہاشم سے تھین لوگ امانت اُنکے پاس دہرجایا کرتے ایکروز دو شخص آئے اور ایک
جامہ دان اُنکو سونپا بعد اسکے ایک اُن دو شخصون سے آیا اور کہا کہ وہ جامہ دان دیدیجیے
اُسکو دیدیا پھر چند روز کے بعد وہ دوسرا آیا اور جامہ دان طلب کیا اُنھون نے فرمایا کہ تمھارا
اور لیگیا اُسنے کہا کہ کیا ہمنے آپ سے یہ نہین کہا تھا کہ جبتک کہ ہم دونون نہ آوین نہ دینا اُنھون
ہان بیشک تمنے یہ کہا تھا اُس مرد نے کہا کہ پھر آپنے کیون دیدیا آپ کی والدہ شریفہ ملول ہوئین
حضرت امام شافعیؒ آگئے پوچھا کہ اماں آپ رنجیدہ کیون ہین اُنھون نے حال بیان کیا حضرت امام شافعی
نے سُنکر کہا کہ کچھ پروا نہین ہے مدعی کہان ہے تاکہ مین اُسکو جواب دون مدعی حاضر تھا اُسنے کہا کہ مین ہون
حضرت امام شافعیؒ نے اُس سے کہا کہ تمھارا جامہ دان دھرا ہے اپنے ساتھی کو بلا لاؤ اور جامہ دان لیجاؤ
وہ مرد حیران ہوا اور قاضی صاحب کا پیادہ کہ اُسکے ساتھ آیا تھا وہ بھی آپ کا جواب سُنکر دنگ رہا
اور دونون چلیگئے بعد اسکے حضرت امام شافعیؒ امام مالک صاحب کی شاگردی مین داخل
اُسوقت حضرت امام مالکؒ کی عمر ستر برس کی تھی کہتے ہین کہ آپ جناب امام مالک سا
کھڑی رہتے اور جو فتوی کہ حضرت امام مالکؒ لکھتے اُسکو دیکھتے اگر اُسمین کچھ خلاف پاتے تو مستفتی سے
کہتے کہ واپس لیجاؤ حضرت امام مالکؒ سے کہو کہ اسمین احتیاط ضرور ہے تب وہ غور فرماتے

Marfat.com

تو عرض کیا کہ جناب حضرت امام شافعیؒ پائے اور حضرت امام مالکؒ اس بات سے نہایت خوش ہوئے
اُسوقت وہان کا خلیفہ ہارون رشید تھا۔ نقل ہے کہ ایک رات ہارون رشید اور اسکی
بیوی مین کہ جسکا نام زبیدہ خاتون تھا کچھ بحث و تکرار ہوئی کہین زبیدہ خاتون کے مُنھ سے نکلا
کہ او دوزخی ہارون رشید نے یہ سُنکر کہا کہ اگر مین دوزخی ہون تو تجھے طلاق ہے اور اُسیوقت ایک
دوسرے سے علیحدہ ہو گئے لیکن چونکہ ہارون رشید کو زبیدہ خاتون کیساتھ نہایت محبت تھی اسکی جُدائی
بہت بیتاب ہوا اور منادی کرا کے بغداد کے جملہ علما کو حاضر کیا اور اس مسئلے کا فتوی چاہا کوئی اسکا جواب
نہ لکھ سکا سب نے متفق ہو کر یہی کہا کہ خدا کو معلوم ہے کہ ہارون رشید دوزخی ہے یا بہشتی ایک لڑکا اُن
کی جماعت سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر حکم ہو تو مین جواب دون سب کے سب حیرت مین رہ گئے سب نے کہا کہ شاید دیوانہ
ہو گیا جبکہ ایسے ایسے زبردست عالم عاجز ہین یہ بیچارہ کیا ہے کہ جواب دیگا ہارون رشید نے اُس لڑکے کو
اپنے روبرو بلایا اور کہا کہ جواب دو اُس لڑکے نے کہ وہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تھے کہا کہ آپکو
میری ضرورت ہے یا مجھکو آپکی ضرورت ہے ہارون رشید نے کہا کہ مجھکو تیری ضرورت ہے یہ سُنکر امام شافعیؒ نے کہا
کہ آپ تخت سے نیچے اُتر آیئے کیونکہ علما کا رتبہ بلند تر ہے خلیفہ نے آپکو تخت پر بٹھایا اور خود تخت سے
نیچے اُتر آیا پھر حضرت امام شافعیؒ نے کہا کہ پہلے تو میرے ایک سوال کا جواب دے بعد کو مین تیرے مسئلے کا
جواب دونگا ہارون رشید نے کہا کہ تیرا سوال کیا ہے حضرت امام شافعیؒ نے کہا کہ کبھی تو کسی گناہ سے
باوجود اسکی قدرت رکھنے کے خدا کے خوف سے اُسکے کرنے سے باز بھی رہا ہے ہارون رشید نے
کہا کہ ہان خدا کی قسم مین باوجود قدرت رکھنے کے خدا کے خوف کے سبب سے کرنے سے باز رہا یہ سُنکر حضرت
امام شافعیؒ نے فرمایا کہ مین فتوی دیتا ہون کہ تو اہل بہشت سے ہے ساری علما ایکبار پکار اُٹھے کہ
کس دلیل سے اور کون حجت سے حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ قرآن مجید سے کہ حق تعالے
فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی جس
شخص نے گناہ کا قصد کیا اور پھر خدا کے خوف سے اُس سے باز رہا پس تحقیق بہشت جای اسکی ہے
ساری علما یہ سُنکر واہ واہ کرنے لگے اور کہا کہ جب لڑکپن مین یہ حال ہے نہین معلوم کہ جوانی مین

Marfat.com

اس درجے کا شخص ہوگا۔ نقل ہے کہ حضرت شافعیؒ نے اپنی عمر بھر کبھی بھولکر بھی حرام نوالہ منھ میں نہ ڈالا اور ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ آپنے ایک لشکر کے آگے قیام کیا آپنے اُسکے کفارے میں بالئیس رات صبح تک نماز ادا کی۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت شافعیؒ درس کے وقت دس بار کھڑے ہوے اور پھر بیٹھے اُستاد نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپنے کہا کہ ایک سیدزادی دروازے پر کھیل رہے ہین جبکہ وہ میرے مقابل آتے ہین تو مین اُنکی تعظیم کو اُٹھتا ہون کیونکہ یہ بات درست نہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے میرے آگے آدین اور مین اُنکی تعظیم کو نہ اُٹھون۔ نقل ہے کہ ایکمرتبہ کسی نے مال بھیجا تاکہ مکہ معظمہ کے مجاورون کو تقسیم کردوین حضرت شافعیؒ بھی وہان موجود تھے کچھ اُس مال سے آپکے سامنے بھی لیگئے اور کہا اسکو قبول کیجیے آپنے فرمایا کہ جسکا یہ مال ہے اُسنے کیا کہا ہے لوگون نے کہا کہ اُسنے وصیت کی ہے کہ یہ مال پرہیزگار درویشونکو تقسیم کرو آپنے فرمایا کہ یہ مال مجھکو لینا جائز نہین کیونکہ مین پرہیزگار و متقی نہین ہون۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ صنعا سے مکہ معظمہ کو آئے آپکے پاس دس ہزار دینار تھے لوگون نے کہا کہ آپ اس سے ایک مین مزروعہ خرید لیوین یا بکریان خریدین آپنے مکہ معظمہ سے باہر قیام کیا اور اُس زر کا زمین پر ڈھیر لگا دیا جو شخص کہ آتا تھا ایک مٹھی بھر کر اُسکو دیتے تھے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت تک کچھ باقی نہ رہا۔ نقل ہے کہ سلطان روم ہر سال ہارون رشید کو مال بھیجا کرتا تھا اُسنے ایک سال چند رہبانیون کو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ خلیفہ حکم دیوے کہ ان رہبانیون سے وہانکے علما بحث کرین اگر علما اُنپر غالب آئے تو تو مال مقررہ برابر دیتا رہونگا ورنہ نہیں دونگا الغرض چارسو رہبانی آئے اور خلیفہ نے حکم دیا تو منادی کی اور ساری عالم بغداد کے دجلہ کے کنارے حاضر ہوئے پھر ہارون رشید نے حضرت امام شافعیؒ کو طلب کیا اور کہا کہ انکا جواب آپکو دینا ہے حضرت امام شافعیؒ نے ... کندھے سے اُتار کر پانی کی سطح پر بچھایا اور آپ اُسپر جا بیٹھے اور فرمایا کہ جو شخص کہ ہم سے بحث کرنا چاہتا ہے وہ یہان آکر ہمسے بحث کرے راہبون نے جب یہ حال دیکھا سب مسلمان ہوگئے اور یہ خبر قیصر روم کو پہونچی کہ وہ سب مسلمان ہوگئے اور سب نے حضرت شافعیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی کہا کہ خدا کا شکر ہے

Marfat.com

کہ وہ مرد یہاں آیا اگر یہاں آتا تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ سارا روم مسلمان ہوجاتا اور کوئی بھی زنار دار نہ رہتا۔ نقل ہے کہ حضرت امام شافعیؒ آغاز جوانی میں مکہ معظمہ میں رہتے تھے مدت دراز تک آپ لباس درویشانہ میں رہے ایکبار لوگوں نے آپکو دیکھا کہ آپ خانہ کعبہ کی چار دیواری میں چاندنی میں بیٹھے کتاب کے اجزا مطالعہ فرما رہے ہیں اور کعبے کے قریب شمع روشن ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپ شمع کی روشنی میں کیوں مطالعہ نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ وہ شمع واسطے کعبے کے روشن کیگئی ہے میں اسکی روشنی میں مطالعہ نہیں کرسکتا ہوں

نقل ہے کہ چند لوگوں نے ہارون رشید سے جاکر کہا کہ حضرت امام شافعیؒ کو قرآن حفظ نہیں ہے اور درحقیقت ایسا ہی تھا لیکن آپکی قوت حافظہ اس درجے کی تھی کہ ہارون رشید نے چاہا کہ آپکا امتحان کرے رمضان شریف کے مہینے میں آپکو امام بنایا حضرت شافعیؒ ہر روز ایک پارہ قرآن مجید کا دن میں مطالعہ کرتے اور رات کو تراویح میں پڑھتے یہانتک کہ رمضان شریف ہی کے مہینے میں سارا قرآن مجید حفظ کرلیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعیؒ کے زمانے میں ایک عورت صاحبہ جمال تھی حضرت شافعیؒ نے چاہا کہ اسکو دیکھیں آپ نے سو دینار پر اسکے ساتھ عقد کیا اور صورت دیکھنے کے بعد اسکا مہر اسکے حوالے کرکے اسکو طلاق دیدی حضرت احمد حنبلؒ کے مذہب میں جو شخص کہ ایک نماز قصداً ترک کرے کافر ہوجاتا ہے اور حضرت امام ہمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شہید ہوتا لیکن البتہ انکے یہاں اسکو یعنی تارک صلوٰۃ کو ایسا عذاب کریں کہ کافروں پر بھی نہ ہوا عذاب ہوا نہیں حضرت امام شافعیؒ نے حضرت امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ جب کوئی ایک نماز قصداً ترک کرنے سے کافر ہوجاتا ہے تو آپ فرمائیے کہ ہم کیا کریں کہ وہ پھر مسلمان ہوجاوے حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ نماز ادا کرے حضرت شافعیؒ نے فرمایا کہ جب وہ کافر ہے تو اسکی نماز درست کیسے ہوسکتی ہے حضرت امام احمد حنبلؒ خاموش ہوئے اور اس قسم کی بہت سی باتیں اسرار فقہ میں ہیں اور سوال و جواب ہیں لیکن اس کتاب میں ان باتوں کی گنجایش نہیں جسکو شوق ہو اسرار فقہ دیکھے۔ اور حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جس عالم کو دیکھو کہ تاویلات کیطرف بہت رجوع ہے جان لو کہ اسکو کچھ نہیں آتا۔ اور فرمایا کہ میں ایسے شخص کا غلام ہوں جسنے کہ مجھکو ایک حرف ادب سے تعلیم کیا ہے نقل ہے کہ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی نالائق کو علم سکھاتا ہے وہ علم کے حق کو برباد کرتا ہے۔

Marfat.com

ور جو شخص کہ ایسے شخص سے کہ جسکو علم سکھانا چاہیے علم کو عزیز رکھتا ہے وہ ظلم کرتا ہے۔ **نقل ہے** کہ
حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر دنیا کو ایک روٹی کے عوض میرے ہاتھ بیچین تو مین نہ خریدون
اور فرمایا کہ ہر ایک کو ہمت ایسی رکھنی چاہیے کہ اُس چیز کی قیمت کہ اُسکے پیٹ مین جاتی ہے ایسی سمجھے
کہ اُسکے پیٹ سے باہر آتی ہے اکمرتبہ ایک شخص نے حضرت امام شافعیؒ سے کہا کہ آپ مجھے کچھ **نصیحت** فرمائیے
آپنے فرمایا کہ زندون کے مال پر اتنی آرزو کر کہ جتنی مُردون کے مال پر کرتے ہین یعنی تو ہرگز یہ بات کہ کہ
مینے فلان شخص کے برابر مال جمع نہین کیا افسوس مت کر کیونکہ جسنے جمع کیا سوا اسکے کہ حسرت سے چھوڑ گیا
اور اُس مال سے کیا حاصل کیا بلکہ تو اسکی آرزو کر کے افسوس کر کہ کاشکے جسقدر عبادت کہ اُس نے کی
مین بھی کرتا دوسرے یہ کہ مُردے پر کوئی رشک و حسد نہین کرتا پس زندے پر حسد نکرنا چاہیے کیونکہ یہ زندہ بھی
ایکروز مرنے والا ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت شافعیؒ نے ایکروز اپنا وقت گم کیا تھا آپ سوقت کی
تلاش مین ہر مقام یعنی ویرانون اور مسجد اور بازار اور مدرسے مین پھرے لیکن کہین اُسکا پتا نہ پایا
آپ اُسی پھرنے کی حالت مین ایک خانقاہ مین گذرے دیکھا کہ ایک صوفیون کی جماعت وہان بیٹھی
ایک نے اُن صوفیون سے کہا کہ وقت کو عزیز رکھو کیونکہ وقت گیا ہوا پھر ہاتھ نہین آتا حضرت شافعیؒ
نے یہ سنکر اپنے خادم کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ مینے اپنے کھوئے ہوئے وقت کو پایا [illegible]
[illegible] کہتے ہین شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے **نقل** کی کہ حضرت شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام
عالم کا علم میرے علم تک نہین پہنچا اور میرا علم صوفیون کے علم تک پہنچا اور صوفیون کا علم [illegible]
علم کی ایک بات تک نہ پہنچا کہ فرمایا کہ الوقت سیف قاطع یعنے وقت [illegible]
والی [illegible] حضرت ربیع فرماتے ہین کہ مینے خواب مین حضرت شافعیؒ کی [illegible]
حضرت آدم علیہ السلام نے وفات فرمائی ہے اور لوگ چاہتے ہین کہ انکا جنازہ [illegible]
[illegible] بتانے والے سے اسکی تعبیر پوچھی اُسنے کہا کہ جو کوئی [illegible]
کریگا [illegible] حضرت آدم علیہ السلام پر ہے علم آدم الاسماء کلہا [illegible]
[illegible] حضرت شافعیؒ نے وفات پائی [illegible]

Marfat.com

نے اپنے وفات کے وقت وصیت کی کہ فلان شخص سے کہنا کہ مجھکو غسل دیوے اور وہ شخص مصر مین تھا جب واپس آیا تو اُس سے لوگون نے کہا کہ حضرت امام شافعیؒ نے اسطرح وصیت کی تھی اُسنے کہا کہ اُن کا وصیت نامہ لاؤ جب لائے تو آپ ستر ہزار درم کے قرضدار تھے اُس مرد نے وہ قرض ادا کیا اور کہا کہ یہ آپکو غسل دینا یہی تھا ربیع بن سلیمان نے کہا کہ مینے حضرت شافعیؒ کو خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خدائے عزّوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھکو سونے کی کرسی پر بٹھایا اور سونا اور موتی مجھپر نچھاور کیے اور سات سو ہزار دینار مجھکو عطا کیے اور مجھپر بیحد رحمت فرمائی کہتے ہین کہ آپنے ۲۰۴ھ ہجری مین ۵۴ برس کی عمر مین اس عالم فانی سے وفات فرمائی اور واصل بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بیسوان باب امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین و سنّت کے امام وہ مذہب و ملّت کے مقتدا وہ درایت اور عمل کے جہان وہ کفایت بیدل کے مکان وہ تقیِ زمانہ کے صاحب وہ ورع یگانہ کے صاحب دُنیٰ آخر اور اوّل۔ امام بحق احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ شیخ سُنّت اور جماعت تھے اور امام دین اور دولت کسی شخص کو علم احادیث مین وہ حق نہین ہے جو انکو ہے ورع اور تقویٰ اور ریاضت اور کرامت مین مرتبہ بزرگ رکھتے تھے اور صاحب فراست تھے اور مستجاب الدعوات اور سبنے آپکو مبارک اور بزرگ بوجہ رُشد و انصاف کے مانا ہے اور جو کچھ کہ آپ پر افترا کیا ہے آپ اُس سے پاک اور صاف ہین کہتے ہین کہ ایکروز آپکے صاحبزادے نے اس حدیث کے معنی کہ خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدِہٖ یعنے (خمیر کیا ہے مینے مٹی آدم کا اپنے ہاتھ سے) کہنے کے وقت اپنا ہاتھ آستین سے باہر نکالا حضرت احمد حنبل رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تو ید اللہ یعنی اللہ کا ہاتھ کہے اپنے ہاتھ سے اشارہ مت کر اور آپنے بہت مشائخون سے جیسے کہ ذوالنونؒ اور بشر حافیؒ اور سری سقطیؒ اور معروف کرخیؒ اور مانند انکے سے ملاقات کی اور حضرت بشر حافیؒ نے فرمایا کہ امام احمد حنبل مین جو خصلتین ہین مجھ مین نہین ہین ایک تو یہی ہے کہ وہ حلال طلب کرتے ہین اپنے واسطے بھی اور اپنے بال بچون کے واسطے بھی

Marfat.com

ورمیں صرف اپنی ہی واسطے طلب کرتا ہون حضرت سری سقطی رح کہتے ہین کہ حضرت امام احمد حنبل رح ہمیشہ اپنی زندگی میں معتزلہ کے طعن سے مضطر رہا کرتے تھے اور جبکہ آپ نے وفات پائی تمام باتون سے بری و پاک تھے۔ نقل ہے کہ جب بغداد میں معتزلہ نے غلبہ کیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے زبردستی یہ کہلوادین کہ قرآن مخلوق ہی حاصل کلام آپکو خلیفہ کے دربار میں لیگئے ایک سپاہی خلیفہ کی درگاہ کے دروازے پر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ دیکھو امام صاحب ہرگز یہ نہ کہنا کہ قرآن مخلوق ہی اور مردون کیطرح رہنا دیکھیے ایکبار میں چوری کی گرفتار رہوا ہزار بید مجھپر پڑے لیکن میں نے نہ اقرار کرنا تھا نہ کیا آخرکار رہا ہوگیا اور اپنی دروغ و ناراستی پر کامیاب ہوا جبکہ ایسا صبر کہ تمنے سنا میں عمل میں لایا اور آپ تو حق پر ہین آپ مجھسے بڑھکر کامیابی حاصل کرینگے حضرت احمد حنبل رح نے فرمایا کہ اُس سپاہی کی بات مجھکو یاد رہی کہتے ہین کہ آپکو لیجانے کے بعد اُن لوگون نے ایک شکنجے پر کھینچا حالانکہ آپ بہت ضعیف اور بوڑھے تھے اور ہزار کوڑے مارے کہ قرآن مجید کو مخلوق کہو آپ نے ہرگز نہ کہا آپ کا اُسی حالت میں ازاربند کھل گیا اور آپکے دونون ہاتھ بندھے تھے کہتے ہین کہ دو ہاتھ غیب سے ظاہر ہوئے اور آپکا ازاربند باندھدیا جب اُن لوگون نے یہ کرامت دیکھی تو آپکو چھوڑ دیا اور آپنے اُن ہی دنون میں وفات پائی کہتے ہین کہ جب آپ رہا ہوکر آئے تو چند لوگ آپکے پاس آئے اور کہا کہ آپ اس قوم کے حق میں کہ جسنے آپکو آزار پونچایا ہی کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مجھکو اس خیال سے کہ میں باطل پر ہون خدا کیواسطے کوڑے مارتے تھے اور جو کچھ کہ اُنھون نے میرے ساتھ کیا مجھکو قیامت میں بھی اُسپر اُنسے کچھ دعوی نہین نقل ہے کہ ایک جوان کی ماں بیمار تھی اور اُسکے ہاتھ پانون رہ گئے تھے ایکروز اُسنے اُس جوان سے کہا کہ ای فرزند اگر تو میری خوشنودی چاہتا ہی تو حضرت امام احمد حنبل کی خدمت میں جا اور اُنسے عرض کر کہ دعا فرمادین مجھے امید ہی کہ حق تعالی اپنا فضل فرماوے اچھی ہوجاؤن کیونکہ اب تو میرا دل اس بیماری سے اکتا گیا ہی جب وہ جوان [illegible] دروازے پر پونچا اور آواز دی تو آواز آئی کہ کون ہی اُسنے کہا کہ ایک حاجتمند ہون اور کل حال بیان کیا کہ میری ماں بیمار ہی اور وہ آپسے دعا کی طلبگار ہی کہتے ہین کہ حضرت امام صاحب اس بات سے

Marfat.com

بہت نفرت رکھتے تھے کہ ہمکو کوئی بزرگ سمجھے اور صاحب کرامت جانے آپ اُٹھے اور غسل کیا اور نماز میں مشغول ہوئے آپکے خادم نے کہا ای جوان جا کہ حضرت امام صاحب تیرے کام مین مشغول ہین جب وہ جوان اپنے گھر کے دروازے پر پونہچا تو اُسکی ماں نے اُٹھکر کنڈی کھولی اور خدا کے فضل سے بالکل صحیح وسالم ہوگئی تھی **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب ایکبار ایک پانی کے کنارے وضو کر رہے تھے اور کوئی دوسرا شخص آپ سے اوپر بلندی پر وضو کر رہا تھا حضرت امام صاحب کو دیکھکر تعظیم کے لحاظ سے اُتر آیا اور آپ سے نیچے بیٹھکر وضو کیا جب وہ مرد مر گیا تو لوگون نے اُسکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ مجھپر حق تعالی نے اُس تعظیم کے صلے مین کہ مینے حضرت امام صاحب کے وضو کرنے کی حالت مین کی تھی رحمت فرمائی۔ **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب نے فرمایا کہ ایکبار مین بیابان مین اکیلا جا رہا تھا راستہ بھول گیا مینے کیا دیکھا کہ ایک اعرابی ایک گوشے مین بیٹھا ہے مینے اپنے دل مین کہا کہ چلکر اس اعرابی سے راستہ دریافت کرون یہ خیال کرکے مین اُسکے پاس گیا وہ مجھکو دیکھکر رونے لگا مینے اپنے دلمین کہا کہ بھوکا ہے میرے پاس تھوڑی روٹی تھی مین نکالکر اُسکو دینے لگا وہ تو بہت خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ای احمد حنبل تو کون ہے کہ خدا کے گھر مین روزی پونہچانے کیواسطے جاتا ہے تو خدا پر راضی نہین ہے اسلیے جب ہی تو راستہ بھولتا ہے حضرت احمد حنبل نے فرمایا کہ غیرت کی آگ مجھ مین لگی اور مینے اپنے دلمین کہا الٰہی گوشون مین تیرے ایسے ایسے بندے بھی پوشیدہ مین اُس مرد نے کہا اے احمد حنبل کیا سوچتا ہے اُس احد جل شانہٗ کے ایسے ایسے بندے ہین کہ اگر خدای تعالی کو قسم دیکر چاہین تو تمام زمین اور پہاڑ اُنکے واسطے سونے کے ہوجاوین حضرت احمد حنبل نے فرمایا کہ مینے جو نظر کی تو تمام زمین اور پہاڑ مجھکو سونے کے نظر آئے مین یہ دیکھکر بیخود ہوگیا مینے ایک آواز سُنی کہ ای احمد حنبل کیون نہین تو اپنے دلکو نگاہ رکھتا ہے یہ اعرابی ہمارا ایسا بندہ ہے کہ اگر چاہے تو ہم اُسکی خاطر آسمان و زمین کو الٹ پلٹ کردین ہمنے اُسکو تجھے دکھلایا ہے لیکن پھر کبھی تو اُسکو نہ دیکھے گا **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب جبتک بغداد مین رہے آپنے کبھی وہانکی روٹی نہین کھائی

Marfat.com

ور آپ یہ فرماتے کہ اسمین مین تو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے نمازیون پر وقف کیا ہے
آپ ہمیشہ موصل سے آٹا منگا کر اُسکی روٹی کھاتے تھے حضرت امام صاحب کے فرزند کہ جنکا نام صالح تھا
ایکسال اصفہان مین قاضی کے عہدہ کو شرف فرماتے کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے
اور رات کو نماز مین مشغول رہتے تھے دو ساعت سے زیادہ رات مین نہ سوتے تھے اور اپنے گھر کے
دروازے پر ایک مکان بنایا تھا رات دن وہین رہتے تھے اِس خیال سے کہ ایسا نہو کہ رات کو
کسیکو کوئی مہم درپیش ہو اور دروازہ بند ہو اور وہ ناکام لوٹ جاوے غرض کہ وہ ایسے متقی
و پرہیزگار و خداترس قاضی تھے ایکروز حضرت امام صاحب کے واسطے خادم نے آپکے صاحبزادے کے
یہان سے خمیر لیکر خمیری روٹی پکائی جب آپکے روبرو لایا تو آپنے پوچھا کہ اِس روٹی مین کیا ملا ہے کہ
ایسی پھولی ہے خادم نے عرض کی کہ حضرت آپکے صاحبزادے صاحب کے یہانسے خمیر لیکر
اسکو خمیری کیا ہے آپنے فرمایا ہائین وہ تو ایک سال تک اصفہان کا قاضی رہا ہے یہ روٹی اب کھانے کے
قابل نہین اب مین اِس روٹی کو کیا کرونگا پھر آپنے فرمایا کہ اچھا رہنے دو جب کوئی سائل آوے تو
اُس سے کہو کہ اسمین خمیر تو صالح کے گھر کا ملا ہوا ہے اور آٹا احمد حنبل کا ہے اگر تمہارا جی چاہے تو لے لو
کہتے ہین کہ چالیس روز تک وہ روٹی رکھی رہی کوئی سائل نہ آیا کیونکہ اُس روٹی مین بو آنے لگی
آپکے خادم نے اسکو اُٹھا کر دجلے مین ڈالدیا حضرت امام احمد حنبل صاحب نے اُسکے بعد کبھی دجلے کی
مچھلی نہ کھائی اور آپکا تقوی اِس حد پر تھا کہ آپنے فرمایا کہ جس جماعت مین کہ کسیکے پاس چاندی کی
سُرمہ دانی ہو اُنکی صحبت مین نہ بیٹھنا چاہیے **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت امام احمد حنبل صاحب
مکہ معظمہ تشریف لیگئے تھے کہ سُفیان بن عیینہ کے پاس حدیث سُنین آپ ہر روز اُن کے پاس
تشریف لیجاتے ایکروز آپ نہ گئے حضرت سُفیان بن عیینہ نے آدمی بھیجا کہ کیون نہ آئے
آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آپنے کپڑے دھوبی کو دیے ہین برہنہ بیٹھے ہین قاصد ... [illegible]
کہ مین چند دینار آپکو دون آپ اپنے خرچ مین لائین آپنے فرمایا کہ نہین مجھے نہین چاہییں ... [illegible]
کہا کہ اچھا مین آپکو ایک جوڑا کپڑے اپنے مستعار لادون آپنے فرمایا کہ نہین قاصد نے یہ سنکر ...

کہ مین واپس نہ جاؤنگا جب تک کہ آپ اِسکا بندوبست نہ فرمادین آپنے فرمایا کہ مین ایک کتاب لکھے دیتا ہون تم اُسکو بیچکر میری واسطے ٹاٹ خرید لاؤ۔ اُسنے کہا کہ حضرت کتان نہ خرید لاؤن آپنے فرمایا کہ نہین بس دس گز ٹاٹ خرید لاؤ کہ مین پانچ گز کا کُرتا بناؤن اور پانچ گز کا تہ بند بنالون۔ **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب کے گھر ایک اُنکا شاگرد مہمان آیا حضرت امامؒ صاحب نے ایک بدھنی پانی سے بھری لاکر اُسکے سامنے رکھدی وہ صبح تک ویسی ہی بھری رکھی رہی صبح کو حضرت احمد حنبلؒ صاحب نے اُسکو بھرا دیکھکر پوچھا کہ کیون یہ بدھنی اُسیطرح رکھی رہی اُسنے کہا کہ حضرت مین اُسکو کیا کرتا آپنے فرمایا کہ وضو کرتا اور نماز رات بھر پڑھتا ورنہ تو نے یہ علم کیون سیکھا ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب کے یہان ایک مزدور کام کرتا تھا جب نماز مغرب کا وقت ہوا آپنے اپنے شاگرد سے فرمایا کہ بھائی اِسکو مزدوری سے کچھ زیادہ دینا جب مزدور کو دینے لگے تو اُسنے اپنی مزدوری سے زیادہ نہ لیا اور چلا گیا حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب نے اپنے شاگرد سے فرمایا کہ تم اِس مزدور کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ اور راستے مین اُسکو دو لے لیگا اور آپنے فرمایا کہ اُسوقت اُسکے دلمین حرص و طمع نہ تھی شاید اب لے لیوے۔ **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب کا ایک شاگرد قدیم تھا ایکبار کہین اُسنے اہل اسلام کی شاہراہ سے بمقدار ناخن مٹی لیکر اپنے گھر کی دیوار لیپی تھی آپنے اِسکے سبب سے اُسکو اپنی شاگردی سے خارج کر دیا اور فرمایا کہ تجھے علم نہ سیکھنا چاہیے۔ **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب نے اپنا طباق ایک بقّال کے پاس گرو رکھا تھا جب آپ چھڑانے گئے تو اُسنے دو طباق آپکے سامنے لاکر رکھدیے اور کہا کہ جناب جو آپ کا ہو اُٹھا لیجیے کیونکہ مین تو نہین پہچانتا ہون کہ آپکا طباق کونسا ہے حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب یہ بات سنکر بیچے اُٹھکر چلے آئے۔ **نقل ہے** کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب کو مدّت سے یہ آرزو تھی کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ملین اتفاقاً ایسا ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ وہان آئے اور آپکے مکان پر تشریف لائے آپکے صاحبزادے نے کہ جنکا نام صالحؒ تھا آکر کہا کہ حضرت ابا جان جناب عبداللہ بن مبارکؒ دروازے پر تشریف فرما ہین اور آپکی ملاقات کو آئے ہین

Marfat.com

رت امام احمد حنبل صاحب یہ سنکر چپ ہو رہے اور ملاقات نہ کی آپکے صاحبزادی نے کہا کہ یہ تو فرمایئے
ہمین کیا حکمت ہے کہ برسون ہو گئی کہ آپ اُنکی آرزو مین بیچین ہین اب کہ ایسی دولت عظمےٰ
پکے دروازی پر آئی ہے اور آپ اُسکا دیکھنا گوارا نہین فرماتے حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ
ن سچ ہی جو کچھ کہ تم کہتے ہو لیکن مین اس ڈر سی اُنسے ملاقات نہین کرتا کہ ایسا نہو کہ مین خوگر و عادی
لطف کا ہو کر پھر اُنکی جُدائی کی برداشت نکر سکون پس مین چاہتا ہون کہ اسطرح اسد ہی امید
ن زندگی گذارون اور مین انکو اُس جگہ دیکھون کہ جہان پھر کبھی جدائی ہی نہو گی اور ہمیشہ وہ
ر مین ساتھ رہینگے یعنی بہشت مین ۔

ضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات عالیات معاملات مین بہت ہین

نفص کہ آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا اگر وہ مسئلہ معاملے کا ہوتا تو تو آپ جواب دیتے اور اگر وہ مسئلہ حقائق سی ہوتا
اپ اُس سے فرماتے کہ بشر حافیؒ کے پاس جاؤ حضرت امام احمد حنبل صاحب نے فرمایا کہ مینے خدا تعالیٰ سی درخواست کی
پھر ایک دروازہ خوف کا کھولدیجیے جب مجھین ایسا خوف سمایا ہی کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ
یری عقل زائل ہو جاوے اور مین دیوانہ ہو جاؤن اور آپ نے فرمایا کہ مینے دعا کی اور پوچھا کہ الٰہی مجھے
پکا قرب کونسی وجہ سی افضل ہو گا فرمایا کہ میری کلام سے یعنی قرآن مجید کی تلاوت سی کہتے ہین کہ لوگون
نے آپ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہی آپ نے فرمایا کہ اعمال کی آفتون سی چھوٹنا۔ پوچھا کہ توکل کیا ہی آپ نے
فرمایا کہ خدای تعالیٰ پر مضبوط بھروسا رکھنا پوچھا کہ رضا کیا ہی آپ نے فرمایا کہ اپنے کام کا [illegible]
وسونپنا۔ پوچھا کہ محبت کیا ہی آپ نے فرمایا کہ یہ بشر حافی سے پوچھنا چاہیے کیونکہ [illegible]
مین اسکا جواب نہ دونگا۔ پوچھا کہ زہد کیا ہی آپ نے فرمایا کہ زہد تین قسم کا ہی ایک تو ترک حرام اور یہ
زہد عوام ہی اور دوسرے ترک افزونی از حلال یعنی حلال مین سی جس زیادتی کی نہ انا اور یہ زہد
خواص ہی اور تیسرے اُس چیز کا ترک کرنا کہ جو چیز حق تعالیٰ کی طرف سے غافل بناوے اور یہ زہد

Marfat.com

عارفوں کا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ ان صوفیوں کے بارے میں جو مسجد میں توکل کئے
ہیں اور بے علم ہیں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم غلطی کرتے ہو وہ بے علم نہیں ہیں انکو علم نے
بٹھایا ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت اُن صوفیوں کی تو تمامی ہمت روٹی کے ٹکڑے پر مصروف ہے
آپ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں روئے زمین پر کسی قوم کو کہ ان صوفیوں سے بھی زیادہ ہمت والی
کہ روٹی کے ٹکڑے کی بھی آرزو نہ رکھتی ہو اور جب آپکی وفات کا وقت نزدیک ہوا اُن زخموں سے
پہلے مذکور ہوئے درجہ شہدا کا تھا اُس حالت میں آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور مُنھ سے کچھ نہ بولتے تھے
آپ کے صاحبزادے صاحب نے پوچھا کہ حضرت آپکی کیا حالت ہے آپ نے فرمایا کہ وقت بڑا خطرناک ہے
جواب کا وقت نہیں دعا سے مدد کرتے رہو کیونکہ حاضرین جو دائیں اور بائیں کھڑے ہیں انمیں ابلیس بھی
ہے جو سامنے کھڑا ہے اور اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے احمد تو اپنی جان میرے ہاتھ سے
سلامت لیگیا اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں کیونکہ ایک دم باقی ہے جائے خطرہے نہ جائے امن
یہ کہتے ہی کہتے آپ نے جان بحق تسلیم کی جب آپکا جنازہ لیچلے تو پرندے آتے تھے اور اپنے آپکو آپکے
جنازے پر ٹپکتے تھے یہ حالت دیکھکر دو ہزار جہودی اور آتش پرست اور ترسا مسلمان ہوگئے اور اپنے
زنار توڑ ڈالے اور باآواز بلند کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کیونکہ حق تعالی نے اُس روز چار
قوموں کو رنج والم نصیب کیا تھا ایک پرندے دوسرے یہودی تیسرے ترسا چوتھے مسلمان۔ لوگوں نے
ایک بزرگ سے پوچھا کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب کی نظر حیات میں مشتری تھی یا ممات میں اُس
بزرگ نے فرمایا کہ اُنکی دو دعائیں تھیں سو دونوں مقبول ہوئیں ایک تو یہ تھی کہ اے بار خدایا جس شخص
کو تو نے ایمان نہیں دیا ہے اسکو ایمان دے اور دوسرے یہ کہ جسکو کہ ایمان دیا ہے اُس سے واپس مت لے
چنانچہ ایک دعا کا اثر آنکی حیات ہی میں ظاہر ہوا کہ ایمانداروں کو حق تعالی نے ایماندار ہی رکھا
اور دوسری دعا کا اثر موت کے بعد ظاہر ہوا کہ بے ایمانوں کو حق تعالی نے ایمان نصیب کیا حضرت
محمد بن خزیمہؒ نے فرمایا کہ مینے امام احمد حنبلؒ صاحب کو خواب میں وفات کے بعد دیکھا کہ آپ لنگڑا کر
چل رہے ہیں مینے پوچھا کہ یہ کیا رفتار ہے آپ نے فرمایا کہ دار السلام کو جا رہا ہوں مینے کہا کہ خدا تعالے

Marfat.com

آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے بخشدیا اور تاج میری سر پر رکھا اور نعلین مجھے پہنائی
حضرت حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے احمد یہ سب اسکے سبب سے ہے کہ تو نے قرآن کو مخلوق نہ کہا
مجھسے فرمایا کہ اے احمد پڑھ ان دعاؤن سے کہ تجھکو سفیان ثوریؒ سے پہونچی ہین مینے پڑھی
یا رب کل شیٔ بقدرتک علی کل شیٔ اغفرلی کل شیٔ ولا تسئلنی عن شیٔ فقال تعالیٰ وتقدس یا احمد
ہٰذہ الجنۃ ادخلہا فدخلتہا رحمۃ اللہ تعالے علیہ واسعۃ

تاریخ وفات

آنکہ ابو واحمد حنبلؒ	شد ازو فخر علم و زیب عمل
سال ترحیل آن خدا آگاہ	شد رقم صاحب جنان آلہ ۲۴۱ھ

اکیسوان باب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دانش و بینش کی شمع وہ آفرینش کے چراغ وہ عامل طریقت وہ عالم حقیقت وہ مرد خدائی
داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ اس عالم کے اکابرون سے اور سید القوم تھے اور ورع مین درجہ کامل رکھتے تھے
اور انواع علوم مین بہرہ وافی انکو حاصل تھا خاص کرکے فقہ مین کہ سرآمد تھے بیس برس تک حضرت
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کی اور حضرت فضیلؒ و ابراہیم ادہمؒ کو دیکھا اور ان سے
پیر طریقت حبیب اعجمی تھے ابتدا ہی سے انکا باطن درد آمیز تھا اور ہمیشہ خلق سے بھاگتے تھے اور انکی
توبہ کا سبب یہ بتاتے ہین کہ ایک نوحہ گر سے یہ بیت سنی شعر ای چشم تو [illegible] [illegible]
معنی یہ ہین کہ وہ کونسا چہرہ تھا کہ خاک مین نہ رلا۔ اور وہ کونسی تیری آنکھ تھی کہ [illegible]
ہوگئے اور صبر و قرار یکبار ہاتھ سے کھو بیٹھے اور بیخود ہوگئے اسی حالت بیخودی مین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کی خدمت مین درس کیواسطے گئے حضرت امام نے یہ حالت دیکھا فرمایا کہ [illegible]

Marfat.com

آپ نے واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میرا دل دنیا کیطرف سے سرد ہو گیا ہی اور ایک ایسی چیز میری دل میں پیدا ہوئی ہی کہ مین اُسکی طرف راہ نہین جانتا ہون اور کسی کتاب مین اُسکی حقیقت نہین پاتا ہون اور کسیکی نصیحت مجھین اثر نہین کرتی ہی حضرت امام صاحب نے یہ سُنکر فرمایا کہ خلق سے روگردانی کر حضرت داؤد طائیؒ خلق سے روگردان ہوی اور اپنے گھر مین معتکف ہوی چند روز کے بعد حضرت امام ابو حنیفہؒ صاحب اُنکے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ کچھ کام نہین کہ تو گھر مین بیٹھا رہی بلکہ کام وہ ہی کہ تو مجلس مین بیٹھے اور اہل مجلس جو نئی بات کہتے ہین اُسکو سُنے اور خود چپ چاپ بیٹھی اور صبر کری تاکہ مسائل کی باریکیان تجھی اُن سب سے اچھی طرح نظر آوین حضرت داؤد طائیؒ نے خیال کیا کہ سچ ہی جو اُستاد فرماتے ہین پھر تو برابر ایکسال تک درس کے وقت آتے رہے اور اماموں کی جلسے مین بیٹھتے اور خود کچھ نہ کہتے اور جو کچھ وہ لوگ کہتے آپ سب پر صبر فرماتے اور جواب نہ دیتے اور سُننے ہی پر کفایت کرتے جب ایک برس تمام ہوا تو داؤد طائیؒ نے کہا کہ اس ایک برس کے صبر سے وہ کام انجام کو پونچا جو تیس برس مین انجام پاتا پھر آپ حبیب راعیؒ کی پاس گئے اور اُنسے اُنکو کشایش اس راہ مین حاصل ہوئی اور مردانہ وار قدم اس راہ مین رکھا اور تمامی کتابون کو دریا مین ڈبو دیا اور مخلوق سے قطع امید کر کے گوشہ نشینی اختیار کی نقل ہے کہ حضرت داؤد طائیؒ نے بیس دینار زر میراث مین پائے تھے بیس برس تک اسی سے اپنا خرچ چلاتے رہے بعضے مشائخون نے کہا کہ اُن دیناروں کا حفاظت سے رکھنا طریق ایثار سے خارج ہی آپ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اسقدر دینار اسلیے نگاہ رکھتا ہون کہ یہ میری فراغت کا سبب ہین میری موت تک۔ اور اُنکو کوئی کام کرنا اچھا نہ معلوم ہوتا تھا حتّی کہ آپ روٹی بھی پانی مین بھگو کر پی جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی دیر مین کہ روٹی کے نوالے بنا بنا کر کھاؤن پچاس آیتین قرآن مجید کی پڑھ سکتا ہون پس کیا ضرور ہی کہ اپنے وقت کو نوالے بنانے مین برباد کرون یہی خوب ہے کہ ایکبارگی بھیگی روٹی کو پی جاؤن حضرت ابو بکر عیاشؒ نے فرمایا کہ مین ایکبار حضرت داؤد طائیؒ کے حجرے مین گیا مینے اُنکو دیکھا کہ سوکھی روٹی کا ٹکڑا ہاتھ مین لیے رو رہے ہین مینے پوچھا کہ اے داؤد طائیؒ آپکو کیا پیش آیا ہے کہ ایسے بیقرار ہین اور روتے ہین

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ مین اس روٹی کے ٹکڑے کو کھانا چاہتا ہون لیکن معلوم نہین کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے
اور دوسرا شخص آپ کے پاس گیا کہا کہ مینے ایک پانی کا گھڑا دھوپ مین رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ آپ
چھاؤن مین کیون نہین رکھتے آپ نے فرمایا کہ جب مینے گھڑا وہان رکھا ہے تو چھاؤن تھی اب مجھے
خدا سے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کے تنعم کے لیے اسکو اٹھاتا دھرتا پھرون۔ نقل ہے کہ جس
مکان مین آپ رہتے تھے وہ بہت بڑا مکان تھا جب اسکا ایک حصہ گر گیا تو آپ دوسرے حصے مین جا بیٹھے
اور جب وہ بھی گر گیا تو آپ دہلیز مین جا بیٹھے لوگون نے کہا کہ آپ مکان کو بنوا کیون نہین لیتے
آپ نے فرمایا کہ مینے حضرت حق تعالی سے عہد باندھا ہے کہ دنیا کی عمارت نہ بناؤنگا ایک اور شخص آپ کے
پاس گیا اور کہا کہ حضرت آپکی چھت کی کڑیان ٹوٹی ہین آپ یہان نہ بیٹھیے یہ چھت گرنے کو ہے
آپ نے فرمایا کہ بھائی مجھکو تو بیس برس ہوے کہ یہان رہتا ہون لیکن مینے آج تک چھت کی طرف
نظر نہین کی ہے یہ ایک بیفائدہ کام ہے کیونکہ مین عبادت کرون کہ چھت کو دیکھون جیسا تم کہتے ہو
ویسا ہی ہوگا کہتے ہین جس شب کو آپ نے وفات پائی وہ دہلیز بھی گر پڑی نقل ہے کہ لوگون
نے حضرت داود طائی سے کہا کہ آپ خلق کی صحبت مین کیون نہین بیٹھتے آپ نے فرمایا کہ کس کے
پاس بیٹھون اگر اپنے سے خردتر کے پاس بیٹھونگا تو وہ مجھکو دین کے کام مین حکم نفرمائیگا اور اگر اپنے
سے بزرگتر کے پاس بیٹھونگا تو میرا عیب مجھکو نہ دکھائینگے بلکہ مجھکو میری نظر مین آراستہ کرینگے
پس تم ہی بتاؤ کہ مجھکو خلق کی صحبت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا لوگون نے کہا کہ آپ نکاح کیون
نہین کرتے آپ نے فرمایا کہ مین کسی ایماندار عورت کو فریب دینا نہین چاہتا کہا کہ کسطرح سے
آپ نے فرمایا کہ مین اس سے جب نکاح کرونگا تو اسکا روٹی کپڑا اپنے ذمے لونگا اور یہ سراسر فریب ہوگا
اسلیے کہ سب کا رازق و کفیل خداے تعالی ہے لوگون نے کہا کہ آپ داڑھی مین کنگھا کیون نہین کرتے
آپ نے فرمایا کہ مجھے فرصت اتنی کہان کہ یہ کام کرون۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ [illegible]
آپ کوٹھے پر چڑھے اور آسمان کیطرف نظر کرکے عالم ملکوت مین غور و فکر کرنے لگے اور پھر اسقدر
روئے کہ بیخود ہو گئے اور گر پڑے آپ کے پڑوسی نے خیال کیا کہ شاید کوٹھے پر چور ہے تلوار لیکر

Marfat.com

کوٹھے پر چڑھا حضرت داؤد طائی کو دیکھکر پوچھا کہ آپکو کسنے یہان پھینکدیا آپنے فرمایا کہ مین بیخود ہو گیا تھا مجھے نہین معلوم کہ کسنے مجھکو یہان پھینکدیا۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے آپ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہی دوڑے پوچھا کہ کیا جلدی ہے آپنے فرمایا کہ لشکر شہر کے دروازے پر میرا منتظر ہے لوگون نے پوچھا کہ کونسا لشکر آپنے فرمایا کہ مُردون کا لشکر اور ہمیشہ آپ کی عادت تھی کہ آپ سلام پھیرتے ہی ایسے بھاگتے کہ گویا کوئی کسی سے بھاگتا ہے اور جھٹ اپنے گھر مین گھس جاتے اور آپ لوگون کی صحبت سے حد درجہ کراہیت رکھتے تھے خدا تعالی نے اپنے فضل سے انکو انکی مُراد پر کامیابی بخشی۔ **نقل ہے** کہ ایکروز آپکی والدہ صاحبہ نے آپکو دیکھا کہ دھوپ مین بیٹھے ہین اور پسینے مین نہا رہے ہین فرمایا کہ ای مان کی جان سخت گرمی ہے اور تو روزہ دار ہے کیونکہ تیری عادت ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اگر تو چھانون مین بیٹھے تو کیا ہو آپنے فرمایا کہ ای مان مجھکو خدا سے شرم آتی ہے کہ مین قدم اپنے نفس کی خوشامد کیواسطے اٹھاؤن اور تم دیکھتی ہو کہ میرے پاس چادر تک نہین ہے آپکی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ای جان مادر یہ کیا بات ہے آپنے فرمایا کہ جب مینے بغداد مین وہ حالات اور نالائقیان دیکھین تو مینے دعا کی تب حضرت حق تعالی نے میری چادر بھی مجھ سے لے لی تاکہ مین معذور رہون اور جماعت کی نماز کو بھی نہ جا سکون اب پورے سولہ برس ہوے کہ مین چادر نہین رکھتا ہون اور مینے آج کے سوا کبھی تم سے بھی نہین کہا۔ **نقل ہے** کہ آپ ہمیشہ غمگین رہتے جب رات آتی فرماتے الہی آپکے غم نے میرے سارے غمون پر غلبہ کیا حتی کہ میرا خواب تک مجھ سے لیگیا اور فرماتے تھے کہ جس پر مصیبتین پے در پے آوین بھلا وہ غم سے کیسے نجات پا سکتا ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک درویش کہتے ہین کہ مین ایکبار حضرت داؤد طائی رح کے پاس گیا دیکھا کہ ہنس رہے ہین مجھے تعجب ہوا مینے پوچھا کہ یا ابا سلیمان یہ خوشدلی کس سبب سے ہے آپنے فرمایا کہ صبح کے وقت مجھکو وہ شراب دی گئی کہ جسکو شراب انس کہتے ہین اسلیے آج ہمارے یہان عید ہے اور خوشی کا وقت ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت داؤد طائی رح روٹی کھا رہے تھے ایک ترسا ادھر سے گذرا آپنے ایک ٹکڑا توڑ کر اسکو دیا اسنے کھالیا اسی رات کو وہ ترسا اپنی بیوی کے ساتھ جمع ہوا اور حضرت معروف کرخی رح پیدا ہوے۔ **نقل ہے**

Marfat.com

کہ ابو ربیع واسطی رح کہتے ہیں کہ مینے حضرت داؤد طائی رح سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت و نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ صُم عَنِ الدُّنیا وَافطِر عَنِ الآخِرَۃِ یعنے دُنیا سے روزہ رکھہ اور آخرت سے افطار کر اور موت کو عید سمجھ اور لوگون سے اسطرح بھاگ کہ جسطرح شیر سے بھاگتے ہین دوسرے شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھ اُسنے کہا کہ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا کہ بعد رہ لوگون سے اور اگر ہو سکے تو اپنا دل اُنسے اُٹھا لے اُسنے کہا زیادہ کیجیے آپنے فرمایا کہ اس جہان سے دین کی سلامتی کو پسند کر جیسا کہ دُنیا دارون نے دُنیا کی سلامتی کو پسند کیا ہے اور ایک شخص نے وصیت چاہی آپ نے فرمایا کہ جسقدر رکہ کوشش تو دُنیا مین اسلیے کرتا ہے کہ دُنیا مین تیرا مرتبہ بڑھے اور وہ مرتبہ دُنیا مین تیرے کام آوے چاہیے کہ اُسیقدر کوشش تو آخرت کے واسطے کرے کہ آخرت مین تیرا مرتبہ بڑھے اور وہ رتبہ آخرت مین تیرے کام آوے اور ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی آپنے فرمایا کہ مُردے تیرے منتظر ہین اور فرمایا کہ جو شخص کہ توبہ اور طاعت کی دوسرونکو ترغیب دلاتا ہے اور خود نہین کرتا ٹھیک ٹھیک اُسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شکاری ہے کہ شکار کرتا ہے اور دوسرا اُسکے کباب کھاتا ہے۔ آپنے اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دُنیا کو رخصتی سلام کر اور اگر کرامت چاہتا ہے تو آخرت پر تکبیر ترک بول یعنی دونونکو چھوڑ تاکہ تو حق تعالیٰ تک وصال ہو [illegible] نقل ہے کہ حضرت فضیل عیاض رح نے اپنی ساری عمر مین حضرت داؤد طائی کو [illegible] دیکھا [illegible] ایکبار حضرت داؤد طائی کو ٹوٹی چھت کے نیچے بیٹھا دیکھا اور کہا کہ [illegible] گرنے کو ہے ایسا نہو کہ آپ پر گر پڑے جسکے جواب مین حضرت داؤد طائی نے [illegible] مینے اس چھت کو نہین دیکھا ہے یعنے جسطرح کہ زیادہ بات مین مکروہ ہے اسطرح زیادہ [illegible] حرام ہے دوسری بار کہ مجھسے ملاقات ہوئی تو نے کہا [illegible] مجھ [illegible]

داؤد طائی رح نے فرمایا کہ لوگون سے بھاگ اور حضرت معروف کرخی [illegible] فرمایا کہ مین نے حضرت داؤد طائی رح سے زیادہ کسی شخص کو دنیا سے نفرت کرنیوالا نہین دیکھا کیونکہ تمام دنیا اور اہل دنیا انکی نظر مین ذلیل و خوار تھے اور یہی وجہ تھی کہ جب اہل دنیا [illegible]

Marfat.com

اور اپنے دلمین اندوہگین ہوتے کہ مینے اِنکو کیون دیکھا اور فرمایا کرتے کہ جبکہ مین اپنے کپڑے
دھوتا ہون تو یہ خیال آتا ہی کہ اپنے دلکو بھی اسیطرح مل مل کر دھوؤن تاکہ آلایش دُنیوی سے
بالکل صاف ہوجاوے لیکن فقیرذنکو بہت دوست رکھتے تھے اور اُنکے معتقد تھے اور بڑی عزّت
اور حُرمت کی نظر سے فقیرون و درویشون کی جماعت مین نظر کرتے تھے حضرت جُنید بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایکبار ایک حجّام نے حضرت داؤد طائی رح کی حجامت بنائی آپنے ایک دینار
زر اُسکو دیا توگون نے کہا کہ حضرت آپنے اسراف کیا آپنے فرمایا کہ جسمین مُروّت نہین اُسمین
دین بھی نہین۔ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا مُرُوَّۃَ لَہٗ۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت داؤد طائی رح کے پاس
بیٹھکر بہت گھور گھور کر آپکی طرف دیکھتا تھا آپنے فرمایا کہ تجھے خبر نہین ہی کہ جسطرح کہ بہت بولنا
مکروہ ہی اسیطرح بہت دیکھنا بھی مکروہ ہی۔ نقل ہے کہ جب ابو یوسف رح اور محمد رح مین کسی بات مین
اختلاف ہوتا تو وہ دونون حضرت داؤد طائی رح کو پنچ یا ثالث ٹھہراتے جب وہ دونون صاحب
آپکے پاس آتے تو آپ محمد رح کیطرف منھ اور ابو یوسف رح کیطرف پُشت کرکے بیٹھتے اور محمد رح سے
ساتھ گفتگو مُروّت کے ساتھ فرماتے اور ابو یوسف رح سے بات بھی نہ کرتے اگر محمد رح کا قول موافق
ہوتا تو فرماتے کہ قول پختہ یہی ہی کہ یہ مرد کہتا ہے اور اگر ابو یوسف رح کے قول مین پُختگی پاتے
تو فرماتے کہ قول سچّا یہی ہی اور ابو یوسف رح کا نام زبان پر نہ لاتے لوگون نے حضرت داؤد طائی رح
سے پوچھا کہ وہ دونون صاحب علم مین بزرگ ہین اسکی وجہ کیا ہی کہ آپ ایک کو اِسقدر عزیز رکھتے
ہین اور اُنسے بلطف بات کرتے ہین اور دوسرے صاحب سے ایسی نفرت رکھتے ہین کہ اُنکی طرف
پُشت کرکے بیٹھتے ہین آپنے فرمایا کہ محمد بن حسن رح نے باوجود آسایش و نعمت بسیار کے علم
حاصل کیا ہی اور اُسمین فائق ہوا ہی حالانکہ علم دین کی عزّت اور دُنیا کی ذلّت ہی اور ابو یوسف
نے ذلّت اور فاقہ کشی کی حالت مین علم حاصل کیا ہی اور علم کو اپنے مرتبے اور عزّت کا ذریعہ
ٹھہرایا [illegible] ہرگز محمد رح ابو یوسف رح کے مثل نہین ہوسکتا حضرت ابو حنیفہ رح نے باوجود تازیانہ
[illegible] قبول نہ فرمایا اور ابو یوسف رح نے قضات کو قبول کیا پس جو شخص کہ ا

Marfat.com

ستاد کے خلاف کرے مین کیا اُس سے بات کرون۔ **نقل ہے** کہ ہارون رشید نے ابو یوسف سے
خواہست کی کہ آپ مجھے داود کے پاس لیچلیے تاکہ مین اُنکی زیارت سے مشرف ہون ابو یوسف
رون رشید کے ساتھ جب آپکے دروازے پر آئے تو آپ نے دونون صاحبونکو داخل ہونے کی
اجازت ندی حضرت داود طائی کی والدہ صاحبہ سے درخواست کی اُنھون نے بھی سفارش کی کہ
پ دونونکو اپنی ملاقات کی اجازت دین لیکن جب بھی آپنے قبول نفرمایا اور کہا کہ مجھکو اہل دُنیا
ظالمون کے ساتھ کیا کام مین اُنسے ملنا نہین چاہتا آپکی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمکو میرے
دھ کے حق کی قسم کہ اُسکو آنے دو آپنے پھر یہی فرمایا کہ مین ہرگز ظالم کو نہ دیکھونگا پھر آپ کی
لدہ صاحبہ نے فرمایا کہ الٰہی آپ نے ارشاد کیا ہو کہ ماں کے حق کو نگاہ رکھو اور میری رضامندی اسی مین ہے
ر نہ مجھکو بھی ایسے لوگونسے کہ جو رضا جوی مادر نہین ہین کچھ کام نہین۔ جب حضرت داود طائی نے یہ سُنا
اجازت دی دونون صاحب اندر گئے اور بیٹھے جب ہارون رشید لوٹنے لگا تو اُسنے ایک اشرفی
ر گذران کر عرض کی کہ قبول فرمائیے کہ حلال ہی حضرت داود طائی نے فرمایا کہ اسکو اُٹھا لیجیے کہ
ھکو اسکی حاجت نہین ہو مینے اپنا گھر حلال روپیون کے عوض فروخت کیا ہو اسی روپی کو اپنے خرچ
ن خرچ کرتا ہون اور مینے حق تعالیٰ سے دعا کی ہو کہ یا الٰہی جبکہ یہ روپیہ خرچ ہونے کو آئے تو مجھے
ا موت دیجیے تاکہ مین کسیکا محتاج نہون مین امیدوار ہون کہ حق تعالیٰ نے میری دُعا قبول
اِن ہو پھر دونون واپس آئے ابو یوسف نے حضرت داود طائی کے وکیل سے جو تمم کُل اُمور خانگی تھا
چھا کہ اب حضرت داود کے پاس کُل کسقدر سرمایہ باقی ہے اُسنے کہا کہ ... ...
ر پھر روز ایک دانگ چاندی آپکا خرچ ہی یہ سنکر ابو یوسف نے آخر روز تک حساب لگایا ایک روز
و یوسف محراب سے پشت لگائے بیٹھے تھے ایکبارگی کہا کہ آج حضرت داود نے وفات کی
واقعی انتقال ہو گیا تھا لوگون نے پوچھا کہ آپنے کیسے جانا کہا کہ مینے ... ... حساب لیا
معلوم ہوا کہ فلان روز تک کا نفقہ باقی ہو اور مجھکو یہ یقین کامل تھا کہ انکی دعا مقبول ہوئی
ہوگی پھر انکی والدہ سے وفات کا حال دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ تمام رات نماز پڑھتے رہے

Marfat.com

آخری رات سر سجدے مین رکھا اور پھر نہ اُٹھا یا جب یہ ہوئی تو میرے دل مین آیا مینے پاس جا کر کہا اے بیٹھے نماز کا وقت ہی اُٹھئے نماز ادا کر لیجیے لیکن نہ اُٹھے جب مینے بغور نظر کی تو معلوم ہوا کہ انتقال کیا ہی۔ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مینے دیکھا کہ آپ بیماری کی حالت مین سخت دھوپ کی اندر دہلیز مین اینٹ کا تکیہ سرہانے رکھے لیٹے ہین اور حالت جانکنی کی سی ہی اور قرآن مجید پڑھ رہے ہین مینے یہ حالت دیکھکر کہا کہ اگر آپ فرمائین تو مین آپکو یہانسے ایک اچھے صحرا مین لیچلون آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہی کہ اپنے نفس کے واسطے درخواست کرون آج تک نفس نے مجھپر غلبہ نہین پایا ہی اس حال مین بہتر ہے کہ اُسکا مغلوب بنون پس اُسی رات آپنے وفات پائی۔ کہتے ہین کہ آپنے وصیت فرمائی تھی کہ مجھکو دیوار کے نیچے دفن کرین تاکہ کوئی شخص میرے مُنھ کے آگے سے نہ گذرے بعد وفات کے ایسا ہی کیا کہ دیوار کے نیچے مدفون کیا آجتک قبر اُسی حال سے موجود ہی۔ ایک شخص نے خواب مین دیکھا کہ آپ ہوا مین اڑ رہے ہین اور کہتے ہین کہ مینے اس ساعت قید خانے سے رہائی پائی جسنے کہ خواب دیکھا تھا آیا کہ خواب بیان کرے جب آپ کے مکان پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ آپنے وفات کی ہے۔ آپکی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی کہ داؤد طائی اپنے مقصود کو پہونچا اور خداے تعالے اُس سے راضی و خوشنود ہے۔ والسلام۔ لکھا ہے کہ آپنے سنہ ۱۶۵ ہجری مین وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

بائیسوان باب حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ سید اولیا و عمدۃ الاتقیا و محتشم محترم و معتبر مفخم ختم کردہ ذوالمناقب شیخ عالم حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ علماے مشائخ سے تھے علوم ظاہر و باطن اور معاملات و اشارات مین مقبول جملہ اور اولیا و وقت ہر فن مین رجوع آپکی طرف کرتے تھے اور آپ کی تصانیف بہت ہین اور انواع علوم مین آپکو بہرہ کامل حاصل تھا نہایت عالی ہمت اور بزرگ تھے اور سخاوت و مروت

Marfat.com

بدرجۂ کمال متصف تھے اور سمجھ بوجھ اور دانائی مین بےمثل تھے اور اپنے وقت مین شیخ المشائخ تھے اور تجرید اور توحید مین مخصوص تھے اور مجاہدے اور مشاہدے مین فانی اور طریقت مین مجتہد تھے اور آپکے نزدیک رضا احوال سے ہے نہ مقامات سے اور اسکی شرح بہت طویل ہے آپ حسن بصری رح کے وقت مین تولد ہوئے اور بغداد مین آپنے وفات پائی۔ اور شیخ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پیرون سے پانچ شخص ہین کہ جو اقتدا کے قابل ہین اور انکے حال کی پیروی کرنی چاہیے اور البتہ یہ ضرور ہے کہ تسلیم سب کو کرنا چاہیے ان پانچ سے ایک حارث محاسبی ہین دوسرے حضرت جنید بغدادی تیسرے رویم اور چوتھے ابن عطا رح اور پانچوین عمرو بن عثمان مکی کیونکہ یہ پانچون شخص شریعت اور طریقت اور حقیقت کے جامع ہین اور جو لوگ ان پانچ کے علاوہ ہین اگرچہ اعتقاد کے لائق ہین لیکن یہ پانچ اعتقاد کے بھی لائق ہین اور اقتدا کے بھی لائق ہین اور اہل طریقت نے ایسا کہا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ خود بھی ان پانچ بزرگون مذکورہ کے تھے لیکن انھون نے اپنے آپکو شمار نکیا اور یہ نہ کہا کہ چھ شخص ہین کیونکہ بزرگونکا کام اپنی ستایش کرنا نہین ہوتا۔ نقل ہے کہ حضرت حارث رح کے پاس انکے والد کی میراث سے تیس ہزار درہم آئے آپنے فرمایا کہ ان درہمون کو بیت المال مین لیجا کر بادشاہ کے خزانے مین داخل کر دو لوگون نے کہا کہ کیون آپنے فرمایا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ یعنے قدری اس امت کا گبر ہے۔ اور میرا باپ قدری تھا اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمان آتش پرست سے میراث نہین لیتا اور میرا باپ آتش پرست تھا اور مین مسلمان ہون اور حق تعالی کی عنایت حضرت حارث پر اس قدر تھی کہ جب کسی شبہے کے کھانے پر ہاتھ ڈالتے انگلیان آپکی اکڑ جاتین اور ہاتھ [illegible] تو وہین آپ فی الفور جان جاتے کہ اس کھانے مین کچھ شبہ ہے۔ نقل ہے کہ حضرت جنید نے فرمایا کہ ایک روز حضرت حارث میرے پاس آئے مینے انکو بھوکا پایا مینے پوچھا کہ یا ابا [illegible] آپکے لیے کھانا لاؤن آپنے فرمایا کہ بہت خوب مین گھر مین گیا تاکہ جو کچھ رکھا تھا ڈھونڈھکر ان کے

Marfat.com

واسطے لاؤن رات کو کچھ شادی کے گھر سے آیا تھا مَین وہی اُنکے واسطے لے آیا جبکہ اُنھون نے چاہا کہ ہاتھ ڈالین اُنگلیان ٹیڑھی ہوگئین اُنھون نے ایک نوالہ بمشکل مُنھ مین ڈال لیا تو وہ نگلا نہ گیا آخر کار اُنھون نے باہر جا کر اُس نوالے کو مُنھ سے باہر کیا اور چلدیے چند روز کے بعد پھر مجکو ملے مینے اُنسے حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ واقعی مَین اُس روز بھوکا تھا اور جب آپ کھانا لائے تو مینے کہا کہ مَین آپ کی دلداری کے واسطے اُس سے کچھ کھاؤن لیکن حق تعالی کا مجھپر یہ انعام واکرام ہے کہ جس کھانے مین کہ کچھ شُبہہ ہوتا ہی وہ ہرگز میرے حلق سے نیچے نہین اُترتا اور اوّل تو مُنھ ہی تک نہین جاتا کیونکہ نوالہ اُٹھانے کیواسطے جب ہاتھ ڈالنا چاہتا ہون میری اُنگلیان ٹیڑھی ہوجاتی ہین دیکھ لو اُس روز مینے بہتیری کوشش کی لیکن نہ حلق سے اُترتا تھا اور نہ اُترا اور یہ تو بتایئے کہ وہ کھانا کہان سے آیا تھا مینے کہا کہ ایک میری رشتہ دار کے گھر سے۔ پھر مینے کہا کہ آج آپ میرے گھر چلین کہا اچھا اور چلے آئے مینے کہا کہ کچھ کھایئے گا فرمایا کہ ہان اتفاق سے اُسوقت سوکھی روٹی موجود تھی مینے اور اُنھون نے ساتھ کھائی اور کھا کر فرمایا کہ درویشون کے لیے یہی کافی ہی اور ایسی ہی اُنکے سامنے رکھنی چاہیے۔ اور حضرت حارث نے فرمایا کہ تیس برس تک میرے کان کے سوا کوئی میرے بھید پر واقف نہوا پھر تیس برس کے بعد میری حالت وہ ہوگئی کہ حق تعالی کے سوا کوئی اور میرے بھید پر آگاہ نہوا۔ اور فرمایا کہ جب مَین کسیکو نماز پڑھتے دیکھتا اور وہ اُس سے خوش ہوتا تو مَین تامل کرتا کہ نماز اُسکی باطل ہوئی یا نہین لیکن اب مجکو گمان غالب ہے کہ باطل ہوجاتی ہی۔ اور آپ محاسبہ مین مداومت رکھتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے لوگ آپکو محاسبی کہتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اہل مجاہدہ مین چند خصلتین ہین کہ جنھون نے اُنپر قیام کیا ہی آزمائی ہین اور خدای تعالی کی توفیق سے بزرگ مرتبون کو پونہچے ہین اور وہ ساری چیزین صرف ارادے کی قوّت اور خواہش نفسانی اور نفس کے مغلوب کرنے مین حاصل ہوتی ہین کیونکہ جسکا ارادہ مضبوط و پایدار ہوگا خواہش نفسانی کی مخالفت اُسپر آسان ہوگی پس ارادے کو قوی رکھنا چاہیے اور ان خصلتون پر

ہمیشگی کرنا چاہیے کہ یہ سب مجرب و آزمودہ ہیں۔ اوّل خصلت وہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی قسم ہرگز
نہ کھائے نہ سچ پر نہ جھوٹ پر نہ قصداً نہ بلاقصد۔ دوسرے وہ کہ جھوٹ سے پرہیز کرے تیسرے وعدہ خلافی
نہ کرے جہانتک ہو سکے اپنے قول و قرار کو پورا کرے اور اوّل تو حتی الامکان کسی سے وعدہ ہی
نہ کرے کہ یہ عین مصلحت ہے۔ چوتھے وہ کہ کسی پر لعنت نہ کرے اگرچہ اُسنے کسی پر ظلم کیوں نہ کیا ہو۔
پانچویں یہ کہ کسیکے حق میں دعائے بد نہ کرے اور گفتار سے یا کردار سے بدلے کا خواہان نہو بلکہ خدا کے
لیے صبر کرے۔ چھٹے یہ کہ کسی شخص پر گواہی نہ دیوے نہ کفر پر نہ شرک پر نہ نفاق پر کیونکہ یہ خدا کی
دشمنی سے دور تر ہے۔ ساتویں یہ کہ قصداً کسی گناہ کا نہ کرے نہ ظاہر میں اور نہ باطن میں اور اپنے
اعضا کو تمام گناہوں سے پاک رکھے۔ آٹھویں یہ کہ اپنے رنج کے بار کو کسی پر نہ رکھے اور اپنا بار
خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب شخصوں سے اٹھا رکھے کہ جسکی وجہ سے کسیکا حاجتمند نہ ہو کر سب سے
بے پروا ہو جاوے۔ نویں یہ کہ طمع بالکل لوگوں سے منقطع کرے اور سب سے ناامید ہو جاوے۔ دسویں
یہ کہ درجے کی بلندی نہ ڈھونڈھے اور کسیکو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے [illegible] نہ سمجھے
اور فرمایا کہ علم کا رقیب دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی نزدیکی میں [illegible] اور فرمایا کہ رضا یہ ہے کہ [illegible]
بجا آوری میں صبر و سکون ہو اور فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ تیر بلا کا نشانہ بنے اور [illegible]
اور فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ اسباب کا قیام حق تعالیٰ سے سمجھے اور فرمایا کہ تسلیم یہ ہے کہ [illegible]
ہونے کے وقت ظاہر [illegible] میں تغیر [illegible] اور فرمایا کہ [illegible]
[illegible] نہیں ہوتا علیحدہ [illegible] اور فرمایا کہ محبت یہ ہے کہ [illegible] غیبت [illegible]
اور اسکو خرچ کرنا [illegible] اور جان [illegible] اور [illegible]
اور جاننا کہ سب چیزیں مجھ سے کم ہیں اور فرمایا کہ خوف یہ ہے کہ [illegible]
گمان یہ ہو کہ کل قیامت کے روز میں اسکی [illegible]
کے ساتھ اُنس کی علامت خلق سے وحشت [illegible]
رکھتی ہے اور منفرد کو [illegible] حق تعالیٰ سے [illegible]

Marfat.com

اُسکے دل مین جاگزین ہوتا ہی پھر اُسکا حال ایسا ہوجاتا ہے کہ وہ مخلوقات سے بالکل اُنس کو
قطع کرتا ہی اور فرمایا کہ صادق وہ ہی کہ اگر خلق کے نزدیک اُسکا کچھ مرتبہ بھی نہووے تو وہ
اُسکی کچھ پروا نکرے بلکہ اپنے واسطے اُسکو مصلحت سمجھے اور اُسکو دوست نرکھے کہ خلق اُسکے
اعمال پر ذرہ کے برابر بھی واقف ہون اور ہر کام مین ارادے کی سُستی سے پرہیز کرے کہ دشمن
ایسے وقت مین فتحیاب ہوجائیگا اور جبکہ اپنے ارادے مین کچھ بھی قصور دیکھے تو آرام نلیوے اور
حق تعالی سے پناہ مانگے اور فرمایا کہ خفا کا ہوجا ورنہ خودمت دکھا اور یہ بہت اچھی بات ہی اور
فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنے نفس کو ریاضت سے مہذب بنایا ہی لائق ہی کہ اسکو راہ راست دکھاوین
اور فرمایا کہ جو کہ چاہتا ہی کہ اہل بہشت کی سی لذت پاوے اُس سے کہدو کہ فقرا صالح درویشون کی
صحبت مین بیٹھے اور فرمایا کہ جو اپنے گمان کو مراقبے اور اخلاص سے درست کرتا ہی حق تعالے
اُسکو مجاہدے اور اتباع سُنت سے آراستہ کرتا ہے اور فرمایا کہ جو دل کی حرکتون پر غیب کے علم مین
واقف ہے اُسکے واسطے اُس سے بہتر یہ ہی کہ اعضا کی حرکتون پر واقفکار رہوے اور فرمایا کہ ہمیشہ
عارف رضا کے خندق مین اُترتے ہین اور صفا کے سمندر مین غوطے لگاتے ہین اور وہان سے
جواہر باہر لاتے ہین یہانتک کہ واصل بحق ہوجاتے ہین پر وہ خفا کے ہین اور فرمایا کہ تین چیزین عزیز ہین جو
کہ پاتے ہین اور اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہین لیکن تین چیزین نہین پاتے ہین اور وہ صیانت اور
وفا اور شفقت ہین۔ **نقل ہے** کہ حضرت حارث ایک کتاب تصنیف کرتے تھے ایک درویش
نے آپ سے پوچھا کہ معرفت حضرت حق تعالی کا حق ہی بندے پر یا بندے کا حق ہی حضرت حق تعالی
پر اگر یون کہو کہ معرفت بندہ خود حاصل کرتا ہی پس بندے کا حق ثابت ہوتا ہی حق تعالی پر
اور یہ جائز نہین اور اگر یون کہو کہ معرفت حق تعالے کا حق ہی بندے پر تو بھی روا نہین کیونکہ
حق تعالے کے حق کا حق ادا کرنا چاہیے آپ یہ سنکر دنگ ہوگئے اور تصنیف کو چھوڑدیا۔ دوسرا
مضمون یہ ہی کہ جب معرفت حق تعالے کا حق ہے کہ فضل و کرم کی راہ سے اس حق کو
ادا کرے کتاب تصنیف کرنا معرفت مین کس کام آئیگا کیونکہ وہ خود اپنے حق کو ادا کریگا

Marfat.com

...لک لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ دوسرا مطلب یہ ہی کہ معرفت حق تعالیٰ کا حق ہی بندے پر اسلیے کہ جب حق تعالیٰ نے بندے کو معرفت عطا کی بندے کو واجب ہی اُسکا حق ادا کرنا جیسے ہر حق کہ بندہ عبادت سے ادا کریگا حق تعالےٰ ہی کا حق ہوگا اور اُسکی توفیق سے ہوگا پس بندے کا حق ہی کہ حق تعالےٰ کے حق کو ادا کرے پس کتاب آپنے تصنیف کی کہتے ہین کہ جسوقت کہ حضرت حارثؒ نے وفات پا ایکدرم کو بھی محتاج تھے اور آپکے والد کی بہت سی زمین مزروعہ میراث مین رہی تھی۔ لیکن آپنے ہرگز کچھ اُس سے نہ لیا اور اُسی تنگدستی مین قناعت کرتے رہے یہان تک کہ جان بحق تسلیم کی اور واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تئیسوان باب ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجرد باطن اور ظاہر وہ مسافر غائب و حاضر وہ ورع اور معرفت مین عامل وہ صمد گو صفت مین کامل دریائے عرفانی حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ یگانہ وقت تھے اور لطیف عہد اور بوجہ نہایت لطافت کے انکو ریحان القلوب کہتے تھے اور سخت ریاضت اور گرسنگی مفرط مین بزرگ شان رکھتے تھے چنانچہ انکو احمد ابو العابدین کہتے تھے کہ کوئی شخص ان سے زیادہ گرسنگی پر صبر نہین کرسکتا اور انکو دلون کے پوشیدہ حالات کے جاننے اور نفس کے عیبون اور آفتون کے پہچاننے مین بڑا دخل تھا اور انکے کلمے عالی ہین اور اشارات لطیف۔ اور اسوجہ سے انکو دارانی کہتے تھے کہ دارا نام ایک گانون کا ہی شام مین وہانکے باشندے تھے اور احمد حواری کہ انکے مرید ہین کہتے ہین کہ ایک رات کو مینے خلوت مین نماز کی راحت عظیم پائی دوسرے دن حضرت ابو سلیمانؒ سے یہ ماجرا بیان کیا آپنے فرمایا کہ تو ضعیف و ناتوان مرد ہے کہ تجھے ابتک خلوت درپیش ہے کہ خلوت مین دوسری کیفیت پاتا ہے اور جلوت مین دوسری

حالانکہ دونون جہان مین کوئی ایسی بزرگ چیز نہین کہ بندی کو حق تعالے کیطرف بے روک سکے
اور حضرت ابو سلیمانؒ نے فرمایا کہ مین ایک رات کو ایک مسجد مین تھا اور سردی کے سبب سے
بے آرام تھا دعا کے وقت مینے اپنا ایک ہاتھ بغل مین داب لیا بہت آرام اُس ہاتھ رکھنے
کے سبب سے مجکو معلوم ہوا مین اونگھ گیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ یا ابا سلیمان جو کچھ کہ حصہ اُس
ہاتھ کا تھا کہ جسکو تو پھیلائے تھا ہمنے دیا اگر دوسرا ہاتھ بھی باہر ہوتا تو اُسکا حصہ بھی ملتا مینے
قسم کھائی کہ آج سے جب مین دعا مانگونگا چاہی سردی ہو چاہے گرمی دونون ہاتھ باہر رکھونگا
اور فرمایا کہ سبحان اللہ پاک ہی وہ خدا کہ جسنے اپنے لطف کو ناکامی و نامرادی مین رکھا اور فرمایا
کہ مین ایک مرتبہ سو گیا تھا اور قریب تھا کہ میری وظیفے کا وقت فوت ہو جاوی کہ مینے ایک حور کو
دیکھا کہ مجھسے کہتی ہے خوب سو رہے ہو حالانکہ پانسو برس سی مجکو پردی مین تمھارے واسطے آراستہ
کررہے ہین۔ اور فرمایا کہ ایک رات کو مینی ایک حور کو دیکھا ایک گوشے سے کہ ہنس رہی ہے
اور اُسکی روشنی اس درجے کی ہے کہ جسکو مین بیان نہین کر سکتا مینے پوچھا کہ یہ روشنی اور جمال
تجکو کہان سے ملا اُسنے کہا کہ ایک رات تم ہی نے تو چند قطرے اپنی آنکھونسے برسائے تھے
اُسی پانی سے میری مُنھ کو دھویا یہ تمامی روشنی اور جمال اُسی کی بدولت ہے کیونکہ تمھارے
ایسے پاک لوگون کی آنکھو نکے آنسو حورون کے مُنھ کا ادبٹن ہین اگرچہ وہ کیسی ہی خوبصورت
کیون نہو اور فرمایا کہ میری عادت تھی کہ کھانا کھانے کے وقت نمک لاتے تاکہ مین روٹی پر
نمک چھڑکتا ایک رات اُس نمک مین تل تھے مین کھا گیا ایک سال تک کے لیے میرا وقت
گم ہو گیا (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار کا ہے) ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جہان کہ
ایک تل کی [illegible] نہین وہان ایسے شخص کیا کرینگے کہ ایک لاکھ خواہش نفسانی سے دل کو
بھرتے ہین اور فرمایا کہ میرا ایک دوست تھا کہ جو کچھ کہ مین اُس سے مانگتا مجکو دیتا ایک بار مینے
اُس سے ایک چیز مانگی کہنے لگا کہ کتنا مانگتا رہیگا اُسکی یہ بات سُنکر اُسکی دوستی کی حلاوت میرے
دل سی جاتی رہی اور فرمایا کہ خلیفہ وقت پر مجھے انکار تھا مینے چاہا کہ مین کچھ بُرائی اُسکی ظاہر کرون

Marfat.com

نہ مانیگا بلکہ مجھے قتل کرےگا اس بات کا مجھے کچھ خوف نہ تھا لیکن خوف اس بات کا تھا کہ بہت لوگ
پھرے ہین شاید کہ میرا دبدبہ اُنکی نظر مین ہو اور وہ مجکو پسند آوے اور اُسوقت مین بے اخلاص
وکر مرون اور فرمایا کہ مینے ایک مُرید کو مکۂ معظمہ مین دیکھا کہ سوا آب زمزم کے اور کوئی چیز
پیتا تھا مینے اُس سے کہا کہ اگر یہ آب زمزم خشک ہو جائیگا تو تو کیا پیے گا وہ یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور
ا کہ جزاک اللہ خیراً۔ مین چند سال سے زمزم پرست تھا اور یہ کہکر چلا گیا۔ حضرت احمد حواری کہتے
ن کہ آپ احرام کے وقت مین لبیک نہ کہتے تھے اس خیال سے کہ حضرت حق تعالیٰ نے موسیٰ
بہ السلام کیطرف وحی کی کہ اپنی اُمّت کے ظالمون سے کہدو کہ مجھے یاد نہ کرین کیونکہ جو ظالم کہ مجھے
کرتا ہے مین اُسکو لعنت سے یاد کرتا ہون پھر فرمایا کہ مینے سُنا ہے کہ جو شخص کہ حج کا نفقہ شبہے کے
ل سے کرتا ہے جسوقت کہ وہ کہتا ہے لبیک تو کہتے ہین کہ لا لبیک و لا سعدیک حتی تردّ ما فی یدیک۔
قل ہے کہ حضرت فضیل کے بیٹے عذاب کی آیت کے سُننے کی تاب نہ رکھتے تھے لوگون نے
ضرت فضیل سے پوچھا کہ آپکے صاحبزادہ مین اسقدر خوف کس وجہ سے سماگیا ہے حضرت فضیل
ے کہا کہ گناہ کے تھوڑے ہونے کے سبب سے لوگون نے یہ بات حضرت ابو سلیمان سے کہی
پ نے سُنکر فرمایا کہ خوف کا باعث گناہ کی زیادتی ہوتی ہے نہ گناہ کی کمی۔ نقل ہے کہ صالح بن عبدالکریم
ے کہا کہ امید و خوف دل مین دونون رہین لوگون نے پوچھا کہ ان دونون سے افضل کون ہے
نھون نے کہا کہ رجا یعنے امید یہ بات حضرت ابا سلیمان تک پہونچی آپنے سُنکر فرمایا کہ
سبحان اللہ کیا بات ہے ہم تو دیکھتے ہین کہ خوف سے تقویٰ اور ورع اور نماز روزہ اور دوسرے
عمال خیر ظہور مین آتے ہین اور رجا سے کچھ نہین اور فرمایا کہ مجھے ڈرنا چاہیئے اس آگ سے جو
عذاب خدا ہے انسان کیواسطے۔ یا مجھے ڈرنا چاہیئے اُس خدا سے کہ جسکا عذاب آگ ہے
دنیا اور آخرت مین تمام چیزون کی اصل خوف ہے خدا تعالیٰ سے۔ اور جبکہ امید خوف پر غالب
ہو جاتی ہے دل پر آفت آتی ہے اور جبکہ خوف دل مین ہمیشہ رہتا ہے خشوع دل مین ظاہر ہوتا ہے
اور اگر ہمیشہ نہین رہتا بلکہ کبھی کبھی خوف دل پر گذرتا ہے تو بجز خشوع دلکو حاصل نہین ہوتا اور فرمایا کہ ہرگز

Marfat.com

خوف کسی دل سے جُدا نہین ہوتا مگر کہ وہ دل خراب ہوجاتا ہی یعنے جس دل سے کہ خوف جُدا ہوا دل خرابی مین پڑا۔ آپنے ایکروز احمد حواری سے کہا جب تو لوگونکو دیکھے کہ امید ورجا پر عمل کرتے ہین اگر تجھسے ہوسکے تو تو خوف پر عمل کر۔ لقمان حکیم نے اپنے صاحبزادے سے کہا کہ تو خدای تعالےٰ سے اسقدر ڈر کہ جسمین خدای تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہو جاوے اور خدای تعالیٰ سی اسقدر امید رکھ کہ جسمین تو اُس سے بے خوف نہو جاوی اور فرمایا کہ اولاً شوق کو اپنے دل مین جگہ دے بعد اُسکے خوف کو اندر آنے دے تاکہ اُس شوق کو خوف راہ سے اُٹھا دیوے یعنی تو اُس گھڑی خوف کا زیادہ محتاج ہی بہ نسبت شوق کے۔ اور فرمایا کہ سب سے بہتر کلام نفس کا خلاف ہی اور ہر چیز کا ایک نشان ہے نشان خواری و ذلت کا ترک کرنا گریہ کا ہے اور ہر چیز کے واسطے ایک زنگ ہی دل کے نور کا زنگ پیٹ بھر کر کھانا ہے اور فرمایا کہ احتلام عذاب ہے اس سبب سے کہ وہ علامت پیٹ بھر کر کھانے کی ہے اور فرمایا کہ جو کہ پیٹ بھر کر کھاتا ہی چھ چیزین اُسکو لاحق ہوتی ہین۔ عبادت مین مزہ نہین پاتا اور اُسکا حافظہ حکمت کی یادداشت مین کمزور ہوجاتا ہی۔ اور لوگونپر شفقت کرنے سے بے نصیب رہتا ہی کیونکہ وہ سبکو پیٹ بھرا سمجھتا ہے اور عبادت اُسپر گران گذرتی ہی اور خواہش نفسانی اُبھرتی ہی۔ اور یہ کہ سارے ایماندار مسجدون کے گرد گھومتے ہین تاکہ وقت نماز مسجد کے اندر داخل ہون اور نماز ادا کرین اور وہ پاخانونکے گرد گھومتا ہی اور فرمایا کہ گرسنگی نزدیک خدای عزّ وجل کے ایک ایسا خزانہ ہے کہ نہین دیتا ہی مگر اُس شخص کو کہ اُسکو دوست رکھتا ہی اور فرمایا کہ جب آدمی آسودہ اور سیر ہوتا ہی تو اُسکے سارے اعضا خواہشونکے بھوکے ہوتے ہین اور جبکہ بھوکا رہتا ہی تو سارے اعضا اُسکے خواہشون سی آسودہ و سیر ہوتے ہین یعنی جب تک کہ پیٹ بھرا نہین ہوتا کوئی خواہش نہین اُبھرتی اور فرمایا کہ گرسنگی یعنے بھوکا رہنا کُنجی آخرت کی ہی اور سیری کُنجی دُنیا کی اور فرمایا کہ جبکہ تجکو کوئی حاجت دُنیوی یا اُخروی درپیش ہو تو تجکو چاہیے کہ کچھ نہ کھاوے جب تک کہ وہ حاجت روا نہو جاوے اسلیے کہ آسودہ ہوکر کھانا عقل کو درہم برہم کرتا ہی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ اسکو گرسنگی نصیب کری کیونکہ گرسنگی نفس کو ذلیل کرتی ہی اور دل کو

Marfat.com

م ورقیق اور علم آسمانی دل پر منکشف ہوتا ہی اور فرمایا کہ اگر مین ایک لقمہ حلال سے ایک رات کم
ماؤن تو مین اُسکو اُس سے زیادہ دوست رکھتا ہون کہ دن بھر نماز پڑھون کیونکہ رات اُسوقت
تی ہی کہ آفتاب غروب ہوجاتا ہی اور ایماندار کے دل کی رات اُسوقت ہوتی ہی کہ پیٹ کھانے
ے پُر ہوتا ہی اور فرمایا کہ صبر نہین کرتا ہی دنیا کی خواہشون سے مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین نور ہوتا ہے
نکہ وہ نور اُسکو آخرت کیطرف مائل کرتا ہی اور دُنیا سے ہٹاتا ہی اور فرمایا کہ جبکہ بندہ صبر نہین
سکتا ہی اُسپر کہ جسکو بہت دوست رکھتا ہی کسطرح صبر کرسکے گا اُسپر کہ جسکو کہ دوست نہین رکھتا ہے
ر فرمایا کہ واپس نہ پھرا مگر وہ شخص واپس پھرا کہ منزل مقصود پر پہونچا اور پھر وہان نہ ٹھہرا اور واپس پھرا
ر فرمایا کہ خوش حال اُس شخص کا کہ جسکو اُسکی عمر بھر مین ایک قدم بھی اخلاص کا حاصل ہوا اور فرمایا
جبکہ بندہ اخلاص کو اختیار کرتا ہی بہت سے وسوسون اور نمایشون اور مکرون سے نجات پاتا ہے
ر فرمایا کہ اعمال خالص تھوڑے ہین اور فرمایا کہ اگر کوئی صادق چاہتا ہی کہ جو کچھ اُسکے دل مین ہے
بان سے بیان کرے تو اُسکی زبان اُسکے بیان مین مدد نہین کرتی اور گونگی ہوجاتی ہی اور فرمایا کہ
مدق صادقونکی زبان کے ساتھ چلا گیا اور صرف نام ہی نام کاذبون کی زبان پر باقی رکھا
ر فرمایا کہ ہر چیز کا ایک زیور ہے صدق دل کا زیور خشوع ہے اور فرمایا کہ صدق کو اپنی سواری
ا اور حق بات کو شمشیر اپنی بنا اور حق تعالیٰ کو اپنے مطلب و مقصود کی نہایت جان اور فرمایا کہ
ضا کی ساتھ قناعت بجائے زہد کے ہی یہ اوّل مقام رضا ہی اور وہ اوّل مقام ہی اور فرمایا کہ
دای تعالےٰ کے بندے ہین رضا کے معاملے کے ساتھ صبر پر نظر کرتے ہین
دیا کہ صابر دعوی کرتا ہے کہ مین صابر ہون اور رضا مین یہ کچھ نہین
ہنا پڑتا ہے پس صبر بندے کے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور رضا حق تعالیٰ کے ساتھ
رضا وہ ہے کہ تو خدای تعالےٰ سے بہشت نہ چاہی اور دوزخ سے پناہ نہ مانگے اور فرمایا کہ مین
ہد کی حد اور ورع کی نہایت نہین جانتا ہون ہان البتہ ایک راہ اُنسے جانتا ہون یعنے
ت کم انکی بابت سمجھتا ہون اور فرمایا کہ ہر مقام سے ایک حصہ مجکو ملا مگر رضا سے کہ اُس سے

Marfat.com

سوای ہوکے اور کچھ مجکو نہ ملا اور بار صف اسکے اگر خلق عالم کو دوزخ مین لیجاوین تو سب تو ناپسند
جاوین اور مین رضامندی سے جاؤن کیونکہ اگرچہ میری مرضی یہ نہو کہ مین دوزخ مین جاؤن لیکن
اُسکی تو مرضی یہ ہی بس مجکو مقام رضا مین اپنی رضا سے کیا کام اور فرمایا کہ مین مقام رضا مین اُس
درجے کو پہونچا ہون کہ اگر دوزخ کے ساتون طبقے میری داہنی آنکھ مین رکھین تو ہرگز یہ فکر دل مین کبھی
نہ گذری کہ بائین آنکھ مین کیون نہ رکھے اور فرمایا کہ تواضع وہ ہی کہ اپنے عمل مین بالکل خود بینی کو
راہ نہ دیوے اور فرمایا کہ ہرگز بندہ تواضع نہین کرتا جب تک کہ اپنے نفس کو نہین جانتا اور ہرگز زہد
نہین کرتا جب تک کہ نہین پہچانتا کہ دُنیا کچھ بھی نہین ہی اور فرمایا کہ زہد یہ ہی کہ جو چیز کہ تجکو حق تعالے
سے باز رکھنے والی ہے اُسکو تو ترک کرے اور فرمایا کہ زہد کی علامت یہ ہی کہ اگر کوئی تجھے کمبل کہ
جسکی قیمت تین درم ہو کے اُڑھاوے تو ہرگز تیرے دل مین رغبت اُس کمبل کی کہ جسکی قیمت پانچ درم
نہ پیدا ہو اور فرمایا کہ کسیکے زہد پر گواہی مت دے اس سبب سے کہ وہ دل کا معاملہ ہی تیری نظر سے
پوشیدہ البتہ زہد اُسکا ظاہر ہے۔ اور فرمایا کہ سیم و زر کی محبت سے دل مین زبانی زہد سخت تر ہے
اور فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھنا مضبوط قلعہ ہے اور مغز عبادت گرسنگی ہے اور دُنیا کی دوستی
جڑ تمام گناہونکی ہے اور فرمایا کہ تصوف وہ ہی کہ آدمی پر جو کچھ کہ گذرے اُسکو خدای تعالی کیطرف سے
جانے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ رہے اسطرح کہ سوای خدا کے کسیکو نہ جانے اور فرمایا کہ سوچ بچار دُنیا کا
پردہ ہے آخرت کا اور آخرت کا سوچ بچار حکمت کا پھل اور دلونکی زندگی ہی اور فرمایا کہ عبرت سے
علم زیادہ ہوتا ہے اور فکر کرنے سے خوف بڑھتا ہے نقل ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کے سامنے
ذکر گناہ کا کرتا تو آپ بہت روتے اور فرماتے کہ خدا کی قسم مین عبادت مین اسقدر آفات
دیکھتا ہون کہ جتنا معصیت کی نہین اور فرمایا کہ عادت ڈالو آنکھونکو رونے کی اور دل کو فکر کی
اور فرمایا کہ اگر بندہ تمام عمر کہ جسکو گذرے بیفائدہ گذرا ہی روے تو بھی اُسکا غم اور درد
ایسا نہین کہ ہمیشہ کے وقت تک ختم ہووے اور فرمایا کہ جو کہ خدا کو پہچاننا چاہتا ہے اُسکو
چاہیے کہ دل کو تمام فکرون سے خالی کر کے حق تعالی کی طرف مشغول کرے اور اپنی خطاؤن پر

Marfat.com

گریہ وزاری کرے اور فرمایا کہ بہشت مین بڑے بڑے میدان ہین جبکہ بندہ ذکر الٰہی مین مشغول ہوتا ہی تو فرشتے اُسکے نام سے درخت لگاتے رہتے ہین جب تک کہ بندہ ذکر مین مشغول رہتا ہو اور جبکہ بندہ ذکر سے خاموش ہوتا ہی فرشتے بھی درخت لگانے سے ٹھیر جاتے ہین اور فرمایا کہ جو کہ ناصح کا طالب ہے اُسکو چاہیے کہ روز وشب کے اختلاف کو دیکھے۔ اور فرمایا کہ جو نیکی کرتا ہے دن مین رات مین اُسکا بدلہ پاتا ہے اور جو رات مین نیکی کرتا ہو دن مین بدلہ پاتا ہی اور فرمایا کہ جو کہ صدق دل سی شہوت سے باز آتا ہی حق تعالیٰ اُس سے کریم تر ہے کہ اُسکو عذاب مین مبتلا کری اور اُسکے دل کے صدق کو فراموش کری اور فرمایا کہ جو کہ نکاح کرتا ہی یا سفر یا حدیث لکھنے مین مشغول اُسکا رُخ دنیا کیطرف ہے مگر البتہ زن صالحہ کہ وہ دنیا سی نہین ہی بلکہ آخرت سے ہے یعنے اُسکو دنیا سے ہٹا کر آخرت کیطرف مشغول کرتی ہی لیکن جو کہ اُسکو حق جل شانہ سے باز رکھتے ہین خواہ مال ہو خواہ بیوی یا بچے منحوس ہین اور فرمایا کہ وہ عمل کہ جسکو تو یہان دنیا مین کرتا ہو اور اُسکے کرنے سے تو اپنے دل مین کچھ حظ ولذت نہین پاتا جان لے کہ آخرت مین بھی تو اُسکے ثواب و جزا سے محروم ہے کیونکہ قبول کی علامت یہی ہے کہ اُسکے کرنے سے دل مین فرحت و راحت پیدا ہو۔ اور فرمایا کہ وہ ایک سرد آہ جو درویش کے دل سے کسی چیز کی آرزو کی نامرادی سے نکلتی ہے ہزار سال کی طاعت اور عبادت سے فاضل ہے اور فرمایا کہ بہتر عبادت وہ ہے جو حاجت کے موافق ہو۔ اور فرمایا کہ زاہدوں کا آخر قدم متوکلون کا اول قدم ہے اور فرمایا کہ اگر غفلت کرنے والے جان جائین کہ اُنھون نے اس دنیا مین اپنی عمر کو غفلت مین برباد کرکے کتنا بڑا نقصان کیا ہے تو گمان غالب ہے کہ اُسکے صدمے مین سب کے سب ایکبارگی مرجاوین اور فرمایا کہ حق تعالےٰ بستر پر سوئے ہوئے عارف پر مکشوف فرماتا ہے اور واضح اور روشن کرتا ہے کہ جو نماز مین کھڑے ہوئے کو بھی میسر نہین ہوتے اور فرمایا کہ جب عارف کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہی تو اُسکی یہ ظاہری آنکھین بند ہو جاتی ہین یعنے پھر وہ خدائے تعالیٰ کے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا اور فرمایا خدائے تعالےٰ کی نزدیکی کے

Marfat.com

حاصل کرنے کیواسطے بہت ہی آسان بات یہ ہے کہ تو ایسا خیال کرے کہ حق تعالیٰ تیرے دل پر
واقف ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ تو دنیا اور آخرت سے کسی چیز کو نہین چاہتا مگر اُسکو
یعنے خدای تعالیٰ کو چاہتا ہے۔ اور فرمایا کہ اگر معرفت کی ایک صورت قرار دین اور اُسکو
ایک جگہ مین رکھین تو جو شخص کہ اُسپر نظر کرے اُسکے جمال کی زیبایش کی تاب نہ لا سکے
اور جان دیوے اور اُسکی روشنی کے مقابل مین ساری روشنیان تیرہ و تاریک ہو جاوین
اور فرمایا کہ معرفت خاموشی کے نزدیک تر ہے اور قیل و قال سے دور تر اور فرمایا کہ جبکہ ایماندار کا
دل حق تعالیٰ کے ذکر سے روشن ہوتا ہے تو یہ ذکر ہی اُسکی غذاے روح ہوتا ہے اور ہر کاروبار
اُسکا اسطرح ہو جاتا ہے کہ حق تعالے کے اُنس کو وہ بندہ اپنی راحت اور اُسکی معاملت کو
تجارت اور اُسکی مسجد کو دُکان اور اُسکی عبادت کو اپنا پیشہ اور اُسکے قرآن کو اپنی پونجی اور
دُنیا کو اپنی کھیتی اور قیامت کو اپنا گودام اور رنج و تکلیف کہ جو اُسکی راہ مین اُسکو درپیش
آتی ہین ذریعۂ ثواب سمجھتا ہے اور فرمایا کہ دُنیا مین سب سے بہتر چیز صبر ہے اور صبر کی دو
قسمین ہین ایک تو صبر کرنا ہے اُس چیز پر کہ جسکا تو خواہان نہین ہے اور دوسرے صبر کرنا ہے
اُس چیز پر کہ جسکا کہ تو طالب ہے اور تیرا نفس اُسکا تلاشی ہے اور تجکو اُسکے حاصل کرنے پر
آمادہ کرتا ہے لیکن حق تعالے نے تجکو اُس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ چیز کہ جسمین شر
نہین شکر سے نعمت برابر صبر ہے بلا پر۔ اور فرمایا کہ جو کہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے وہ بالکل
خدمت کی حلاوت سے محروم ہے اور فرمایا کہ اگر ساری خلق میری خرابی پر متفق ہو تو بھی مجکو ایسا خوار
و خراب نہین کر سکتی کہ جیسا کہ مینے اپنے آپکو خوار کیا اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کے حصول کا ایک ذریعہ ہے
اور آخرت اور بہشت کے حاصل کرنیکا ذریعہ ترک دُنیا ہے اور فرمایا کہ جس دل مین کہ دُنیا کی
محبت سمائی آخرت کی دوستی نے اُس دل سے اپنا اسباب باندھا اور رخصت ہوئی اور فرمایا کہ
حکیم نے جب دُنیا کو ترک کیا تو حکمت کے نور سے منور ہوا اور فرمایا کہ دنیا کا مرتبہ حق تعالیٰ کے نزدیک
ایک مچھر کے پر سے بھی کمتر ہے پس ظاہر ہے کہ ایسی چیز کے حصول سے کوئی کیا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے اور فرمایا

Marfat.com

کہ جو کہ اپنے نفس کے ہلاک و تلف کو حق تعالیٰ کی قربت کا وسیلہ ٹھیراتا ہی خدائے تعالیٰ خود اُسکے نفس کا محافظ ہوتا ہی اور اُسکو بہشت کے لائق بناتا ہی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای میرے بندی اگر تو مجھسے شرم رکھے گا تو مین تیری عیبون کو لوگون سے چھپاؤنگا اور تیری خطاؤن کو لوح محفوظ سے محو کرونگا اور قیامت کے روز وقت حساب و کتاب تجھپر تنبیہ و تادیب نکرونگا اور آپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ تو جب کسی دوست سے کچھ ناراستی دیکھے تو اُسپر غصہ مت کر کہ شاید غصے کی حالت مین وہ تجھکو اُس سے بھی سخت تر کہہ اُٹھے وہی مُرید کہتا ہی کہ جب مینے آزمایا تو ویسا ہی پایا کہ جیسا فرمایا تھا۔ حضرت احمد حواریؒ کہتے ہین کہ ایک روز شیخؒ سفید لباس پہنے تھے ایکبارگی آپ فرمانے لگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرا دل ایسا ہی پاک و صاف ہوتا ان سب لوگون مین کہ جیسا کہ میرا لباس پاک و صاف ہی اس جماعت کے لباسون سے اور حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آپ کی احتیاط اس درجے کی تھی کہ اکثر آپ فرماتے کہ صوفیائے کرام کے نکتون سے کچھ میرے دل مین آیا ہی لیکن ابھی مین چند روز اُسپر عمل نکرونگا جب تک کہ دو گواہ عادل اُسپر شاہد نہون یعنے قرآن مجید اور حدیث شریف۔ اور آپ مناجات مین فرماتے کہ الٰہی وہ شخص کہ تیری خدمت کے لائق نہین ہے تیری خدمت کے لائق کس طرح ہو سکتا ہے الٰہی وہ شخص کہ تیری نافرمانی سے شرم نہین رکھتا ہی تیری رحمت پر کس طرح امید رکھ سکتا ہے کہتے ہین کہ آپنے علم حضرت [illegible] سے [illegible] کیا تھا۔

نقل ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا حاضرین نے کہا کہ آپ ہمکو کچھ خوشخبری دیجیے کہ آپ خداوند غفور کے حضور مین تشریف لیے جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہ کیون نہین کہتے ہو کہ تو ایسے خداوند کے حضور مین جاتا ہی کہ جو صغیرہ کا حساب لینے والا اور کبیرہ پر عذاب کرنیوالا ہے اور جان بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لوگون نے [illegible] بعد آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خداوند عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھپر رحمت کی اور عنایت فرمائی لیکن یہ بات کہ مین لوگون مین بہت مشہور تھا اور سب مجھکو انگلی اُٹھا اُٹھا کر دکھاتے تھے میرے لیے سخت باعث نقصان ہوئی۔

Marfat.com

چوبیسواں باب حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ واعظ قرآن وہ امام انس و جان وہ زاہد متمکن وہ عابد متدین وہ قطب افلاک محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام تھے اور مقبول خلائق۔ آپ کا کلام بہت عالی اور بیان حد درجے کا کامل تھا اور پند و نصیحت مین تو گویا ایک مجسم پند و وعظ تھے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو کشایش و فتوح آپ ہی کے کلام سے حاصل ہوئی اور خلیفہ ہارون رشید آپ کے ساتھ ایسی تواضع کرتا تھا کہ ایکبار آپ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین تیری بڑی سی بڑی بزرگی سے تواضع زیادہ بزرگ ہے یعنے تو گویا جسد تواضع ہے یا جسم فروتنی۔ اور آپ نے فرمایا کہ تواضع کا حق وہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کسی شخص سے بزرگ نہ سمجھے اور فرمایا کہ اگلے لوگ سر بسر دوا تھے کہ اُنسے شفا و صحت پاتے تھے اور اس زمانے کے لوگ سراسر بیمار ہو رہے ہین اور ایسی بیماری مین مبتلا ہین کہ جسکی دوا نہین پس طریق وہ ہے کہ خدا ے عز و جل کو اپنا مونس بنائے اور اُسکی کتاب کو اپنا ہمراز۔ اور فرمایا کہ طمع گویا ایک رسی ہے گردن مین اور ایک بیڑی ہے پانون مین اُسکو اپنے سے دور کر تاکہ آزاد ہو جاوے اور فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا کہ واعظون پر وعظ کہنا دشوار تھا جیسا کہ اب عالمون پر عمل دشوار ہے اور ایک وقت مین واعظ کم تھے جیسے کہ اب عامل کم ہین حضرت احمد حواری فرماتے ہین کہ حضرت محمد بن سماک بیمار پڑے مین آپ کا قارورہ طبیب کے پاس لیگیا اور وہ طبیب مذہب ترسا رکھتا تھا جبکہ مین جا رہا تھا راہ مین ایک بوڑھے نورانی شکل نیا لباس پاکیزہ خوشبودار پہنے میرے سامنے آئے اور فرمایا کہ تو کہان جاتا ہے مین نے حال بیان کیا وہ سُنکر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ خدا کا دوست خدا کے دشمن سے مدد طلب کرتا ہے لوٹ جا اور ابن سماک سے جا کر کہہ کہ ہاتھ اس مقام پر رکھے کہ جہان درد ہے اور یہ آیۃ کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وبالحق انزلناہ وبالحق نزل پڑھے مین لوٹ آیا اور حال بیان کیا شیخ نے ویسا ہی کیا فی الفور اچھے ہوگئے بعد اسکے شیخ نے مجھ سے کہا

Marfat.com

...انکو سچانتا ہی میںنے کہا کہ نہیں آپنے فرمایا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے۔ حضرت ابن سماکؒ نزع
...حالت میں کہتے تھے الہی تو جانتا ہی کہ اسوقت کہ میں گناہ کرتا تھا تیری طاعت کرنیوالے دوستونکو
...دوست رکھتا تھا اسکو اسکا کفارہ کر۔ نقل ہے کہ آپ مجرد تھے لوگون نے کہا کہ آپ نکاح
...ن نہین کرتے آپنے فرمایا اسوجہ سے نہین کرتا کہ مین طاقت دو شیطانو نکی نہین رکھتا ہون آپ کی
...ات کے بعد لوگون نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا
...پنے فرمایا کہ مجھپر بہت بخشش فرمائی اور خلعت دیا اور اکرام کیا لیکن کسی شخص کو وہ آبرو حاصل نہین
...ان لوگونکو کہ عیال داری کا بار کھینچتے ہین اور رنج و سختی سہتے ہین حاصل ہے۔ والسلام۔

...پیسوان باب حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

...دین اور دولت کے قطب وہ شمع جمال جمع سنت وہ زمین کو اپنے پاک تن سے پاک دمکدار کرنے والے
...اسمان کو اپنی جان سے روشن کرنیوالے وہ متمکن بساط قدسی حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ
...زجہان تھے اور مقتدائے مطلق اور لوگ آپ کو لسان الرسول کہتے تھے اور شحنۂ خراسان کر کے نامزد
...تے تھے کسی شخص کو سنت کی متابعت مین وہ قدم نہ تھا جیسا کہ انکو تمام عمر انکی حرکات و سکنات
...وافق قانون سنت رہے۔ امام علی بن موسی رضاؓ کے ساتھ ایک کجاوے مین سوار نیشاپور پہنچے
...عقی بن زاہریہ الحنظلیؒ مہار اونٹ کی پکڑے آگے آگے چلتے تھے جب شہر مین آئے لباس کا
...باس پہنے اور نمدے کی ٹوپی سر پر اور کتابونکا تھیلا کندھے پر لوگون نے جب [illegible]
...روئے اور کہا کہ ہم آپ کو اس طرح سے نہین دیکھ سکتے اور آپ [illegible] بہت لوگ آپکے وعظ
...ن جمع ہوتے تھے اور باوصف اس سب کے آپ کے نفس [illegible] دل دریا سے زہد آدمی
...اہ راست پر آئے اور توبہ کی اور فساد سے باز آئے۔ پھر دوسال تک یہ قرآن کے مخلوق نہ کہنے پر

Marfat.com

قیدخانے میں قید رہے لیکن آپ قیدخانے میں ایسے ثابت قدم رہے کہ تکلیفیں سہیں اور ہرگز
قرآن مجید کو مخلوق نہ کہا کہتے ہیں کہ آپ جب تک قیدخانے میں رہے ہر جمعے کو غسل کرتے اور مصلا
کندھے پر ڈالکر قیدخانے کے دروازے پر آتے جب لوگ آپکو روکتے اور باہر نہ جانے دیتے تو دالیس
جاتے اور فرماتے کہ الٰہی جو کچھ کہ مجھپر فرض تھا میں نے کیا اب تو جان۔ اُسی زمانے میں کہ آپ نے
قیدخانے سے خلاصی پائی عبداللہ بن طاہر کہ نیشاپور کا حاکم تھا نیشاپور میں وارد ہوا شہر کے
شریف اور بزرگ اُسکے استقبال کو گئے اور تین روز تک سارا شہر اُسکے سلام کو گیا بعد
اُسنے پوچھا کہ شہر کے مشہور لوگوں سے کوئی باقی رہا ہے کہ ہماری سلام کو نہیں آیا لوگوں نے
کہ دو شخص ایک تو احمد حربؒ دوسرے محمد بن اسلم طوسیؒ اُسنے کہا کہ یہ کیوں نہیں آئے لوگوں نے
یہ دونوں علمای ربانی ہیں اور بادشاہوں کے سلام کو نہیں جاتے ہیں عبداللہ بن طاہر نے کہا
اگر وہ ہمارے سلام کو نہیں آئے ہیں تو ہم اُنکے سلام کو جائینگے پھر اُسنے پہلے یہ ارادہ کیا
حضرت احمد حربؒ کے پاس جائے لوگوں نے شیخ کو خبر کی حضرت احمد حربؒ نے سنکر فرمایا کہ اُسکو
سے ناچاری ہی حاصل کلام عبداللہ بن طاہر گیا حضرت شیخ احمد بن حربؒ سر آگے جھکائے
جبکہ بہت دیر ہوگئی اُسکے بعد سر اُٹھایا اور عبداللہ بن طاہر کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ میں سنا
کہ تم بہت خوبصورت شخص ہو اب مجھکو دیکھنے سی معلوم ہوا کہ تم اُس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو
کہ سنا تھا دیکھو اس خوبصورتی کو حق تعالیٰ کے احکام کی مخالفت اور نافرمانی میں بگاڑنا
بعد اُسکے عبداللہ بن طاہر نے حضرت محمد بن اسلم کی خدمت کا قصد کیا لیکن حضرت محمد بن اسلم
نے اُسکو داخل ہونے کی اجازت نہ دی عبداللہ بن طاہر آپکے گھر کے دروازے پر اسیطرح
کھڑا رہا کہ آخر نماز کے وقت باہر نکلیں گے اور وہ روز جمعے کا روز تھا نماز کے وقت
محمد بن اسلم باہر نکلے جوں ہی عبداللہ بن طاہر کی نظر آپ پر پڑی گھوڑی سے اُتر پڑا اور آپکے
پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا الٰہی اس سبب سے کہ میں برا آدمی ہوں وہ مجھسے دشمنی رکھتا ہے اور
اس سبب سے کہ یہ نیک آدمی ہے میں اُسکو دوست رکھتا ہوں اپنے فضل سے اس برے کو نیک...

Marfat.com

یل مین نیک بنادے پھر حضرت محمد بن اسلمؒ نے ارادہ طوس کا کیا اور وہان سکونت پذیر ہوے
ے ہین کہ وہ مسجد کہ جسمین آپ وہان نماز پڑھتے تھے بہت برکت والی سمجھی جاتی تھی اور اصل مین
پ باشندے عرب کے تھے لیکن وہان کی سکونت کیوجہ سے طوسی مشہور ہین اور کہتے ہین کہ آپ کے
کے دروازے پر ایک نہر بہتی تھی لیکن کبھی آپ نے ضرورت کے وقت بھی اُس نہر سے آبخورہ بھر پانی
لیا اور فرماتے کہ یہ پانی لوگونکی ملک سے ہے کہتے ہین کہ جب وہ نہر خشک ہوگئی تو آپ نے
وہین سے پانی کھینچکر نہر مین ڈالا اور ایک آبخورہ پانی بھرا۔ پھر آپ نیشاپور مین تشریف لائے۔
نقل ہے کہ بزرگان طریقت سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ مین روم مین تھا ناگاہ مینے ابلیس کو دیکھا
کہ ہوا سے گرا اور قریب تھا کہ زمین مین دھنس جاوے مینے کہا اے ملعون یہ کیا حالت ہے اسنے کہا
کہ اسوقت محمد بن اسلمؒ وضو کرتے کرتے کھنکھارے ہین اُنکی کھنکھار کے خوف سے یہان گرا اور قریب تھا
کہ زمین مین دھنس جاؤن۔ نقل ہے کہ آپ ہمیشہ قرض لیتے اور درویشونکو دیتے ایک مرتبہ
ایک جہود آیا اور کہا کہ میرا آپ پر کچھ قرض ہے محمد بن اسلمؒ نے کہا کہ اسوقت تو میرے پاس کچھ نہین ہے
اسوقت آپ نے قلم بنایا تھا قلم کا تراشہ وہان پڑا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ اٹھا لے اسنے جو
اٹھایا تو وہ خالص سونا ہوگیا تھا جہود نے کہا کہ ہرگز ایسا دین کہ جسمین ایسے ایسے مرد
خدا کے ہون کہ جنکے قلم کا تراشہ سونا ہوجاوے باطل نہین ہوسکتا اور فی الفور مسلمان ہوگیا۔
نقل ہے کہ ابو علی فارمدیؒ نیشاپور مین مسجد کے اندر وعظ کہہ رہے تھے اور امام الحرمین
حاضر تھے پوچھا کہ العلماء ورثۃ الانبیاء کونسا گروہ ہے ابو علیؒ نے کہا [illegible] سائل سے
مسئول لیکن وہ مرد یہ ہے کہ دروازے پر لیٹا ہے یعنی محمد بن اسلمؒ کی طرف اشارہ کیا۔
نقل ہے کہ نیشاپور مین آپ بیمار ہوے آپکے ہمسایہ نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین
مینے اس رنج سے رہائی پائی یہ شخص جب جاگا تو آیا تاکہ آپکو خبر کرے آپ نے وفات کی تھی انا للہ وانا
الیہ راجعون جبکہ آپکو دفنانے لیے جاتے تھے تو اسی پرانی گدڑی کو کہ آپ نے [illegible] اوڑھایا تھا اور
وہی کمبل کہ جسپر آپ بیٹھتے تھے آپ کے جنازے پر ڈالا تھا [illegible]

Marfat.com

کہ محمد بن اسلم مر گئے اور جو کچھ رکھتے تھے اپنے ساتھ لیگئے اور ہرگز دنیا اُنکو فریب دے سکی۔ والسلام

چھبیسواں باب حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ مقام تمکنت کے مُبین وہ سُنّت نبوی کے امام اور امین وہ زاہدون کے زبدہ وہ عابدون کے قبلہ وہ اہل شرق و مغرب کے قدوہ پیر خراسان حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ ایسے صاحب فضیلت تھے کہ اُنکی فضیلتیں شمار سے باہر ہین ورع مین بے مثل اور عبادت مین یگانہ تھے ایک جماعت کثیرہ آپ کی معتقد تھی چنانچہ حضرت یحیی معاذ رازی نے وصیت کی کہ جبکہ مین مرجاؤن تو میرا سر اُنکے پاؤن پر رکھنا اور تقوی آپکا اس درجہ پر تھا کہ ایکبار آپکی والدہ شریفہ نے مرغ بھونا کہا کہ کھا لیجیے اور کچھ شک و شبہہ نہ لائیے کیونکہ یہ میرے گھر کا پالو ہی اور کچھ شک شبہہ اسمین نہین ہی حضرت احمد حرب نے فرمایا کہ یہ وہی مرغ تو ہے کہ ایک روز ہمسایہ کے کوٹھے پر جاکر چند دانے چُن آیا تھا اور جسکے کوٹھے پر یہ گیا تھا وہ لشکری ہی پس یہ میرے حلق کے لائق نہین ہی اور کہتے ہین کہ دو احمد ملک نیشاپور مین ہوئی ہین۔ ایک تو نمازی و دیندار تھا اور دوسرا سراسر دُنیا ہی تھا ایک کا نام احمد حرب ہی اور دوسرے کا نام احمد ... بعض بزرگان حضرت احمد ایسے ذاکر حق تعالی تھے کہ ایکبار کا ذکر ہے کہ حجام نے چاہا کہ آپ کی ... درست کرے آپ ذکر مین لب کو ہلاتے جاتے تھی حجام نے کہا کہ ذرا توقف کیجیے کہ مین لب کے بال درست کر دون آپ نے فرمایا کہ تم اپنا کام کرو مین اپنا کام کر رہا ہون آخر کار یہ ہوا کہ چند جگہ سے آپکا ... ہوا لیکن آپ خاموش نہ رہے برابر لبون کو ہلاتے ہی رہے ایکمرتبہ آپ کے ... ایکو خط لکھا آپ بہت دنون تک چاہتے رہے کہ اُسکا جواب لکھین لیکن مُہلت نہ پائی ایکروز آپ نے اپنے ایک مُرید سے اثنائے درمیان فرمایا کہ اس دوست کے خط کا جواب لکھ اور لکھدے کہ دوسری بار آپ مجکو خط نہ لکھنا کیونکہ مجکو جواب کی فرصت نہین ہی اور لکھ کہ خدا کے ساتھ مشغول ہو والسلام

Marfat.com

ورا احمد بازرگان ایک شخص تھا کہ دُنیا کی حرص اسقدر اُسپر غالب تھی کہ ایکروز اُسنے اپنی لونڈی
سے کہا کہ کھانا لا تو لونڈی کھانا لائی وہ اُسیطرح اپنا حساب کرتا رہا یہانتک کہ حساب کرتے ہی کرتے
وگیا جب جاگا تو کہا کہ ای لونڈی مینے تجھسے نہین کہا تھا کہ کھانا لا وہ بیچاری پھر کھانا لائی پھر اُسیطرح حساب
بن مشغول ہوا اور نہ کھایا اسیطرح تین بار کیا لونڈی نے جب دیکھا کہ خواجہ سو گیا تو اُنگلی کھانے مین
مر کر اُسکے مُنھ اور ہونٹون کو مل دی جب خواجہ بیدار ہوا تو اپنا مُنھ کھانے سے بھرا دیکھکر کہا کہ طشت لا
نڈی تاڑ گئی کہ اُسنے یہ خیال کیا ہی کہ کھانا کھا چکا ہون اب کُلی کرنا اور مُنھ دھونا چاہیے۔ نقل ہے
احمد بن حرب اپنی صاحبزادی کو توکل کی رغبت دلایا کرتے اور فرماتے کہ ای فرزند جسوقت کہ تجھے کسی چیز کی
ضرورت ہو تو فوراً اُس سوراخ کے پاس جا اور کہہ کہ الٰہی مجھے فلان چیز درکار ہی عنایت کیجیے اور آپ نے
پنی بیوی صاحبہ سے کہدیا تھا کہ جو کچھ کہ وہ مانگے فی الفور سوراخ کے دوسری طرف سے اُسمین رکھدینا
حاصل کلام اسیطرح ایک مدت گذری کہ آپکے صاحبزادی سوراخ کے پاس جاکر مانگتے اور آپکی بیوی صاحبہ
دوسری طرف سے اُسمین رکھدیتین ایکروز ایسا اتفاق ہوا کہ بیوی صاحبہ گھر مین موجود نہ تھین اور لڑکے
نے معمول کے موافق اُس سوراخ کے پاس جاکر کھانا طلب کیا حضرت حق جل شانہ نے غیب سے
کھانا بھیجا جو بیوی صاحبہ جو لَوٹ کر آئین تو کیا دیکھتی ہین کہ لڑکا میٹھا کھانا کھا رہا ہی پوچھا کہ کھانا کہانسے آیا
اُسنے جواب دیا کہ جہان سے کہ ہر روز آتا تھا حضرت احمد حرب نے جب یہ سُنا تو فرمایا کہ بس اب
رکھنے کی کچھ ضرورت نہین یہ طریقہ اُسکے واسطے مُسلّم ہو گیا۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا
کہ مین ایکروز حضرت احمد حرب کی مجلس مین گیا ایک ایسا کلمہ اُنھون نے فرمایا کہ جسکو سُننے سے
میرا دل روشن ہو گیا چالیس برس ہو گئے اور اب تک میرا دل اُسی کلمہ کے ذوق و شوق سے
بھرا ہے اور وہ کسیطرح میرے دل سے فراموش نہین ہوتا ہو۔ نقل ہے کہ حضرت [illegible]
ایک رات عبادت کیواسطے اپنے حجرے مین تشریف لیگئے [illegible]
آپکے دلمین گذرا کہ ایسا ہو کہ گھر ٹپکے اور ساری [illegible]
اور اُسی گھر مین جا کہ جہان تو نے اُس چیز کو کہ جو تیری کشایش کا [illegible]

Marfat.com

حضرت احمد حرب نے یہ ندا سنتے ہی دل کے خطرے سے توبہ کی۔ نقل ہے کہ ایک دن نیشاپور کے
سادات حضرت احمد حرب کی زیارت کو گئے اُسیوقت مین آپکا بیٹا کہ حدود جو کا رند تھا
گھر سے رباب بجاتا مست و بیخود نکلا اور اُن سادات کے سامنے سے گستاخانہ و بیباکانہ گذرا اور کچھ
اُنکا پاس و لحاظ نکیا جملہ سادات کی خاطر اس امر سے مکدر ہوئی اور ملال کے آثار بشرے سے
ہویدا ہوے۔ حضرت احمد حرب نے یہ دیکھکر معذرت کی کہ آپ معاف فرمائین ایکبار پڑوسی کے
گھر سے کھانا آیا تھا مینے اسکو کھالیا اُسی رات اتفاق خلوت کا ہوا یہ لڑکا پیدا ہوا بعد کو دریافت
کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ کھانا بادشاہ کے گھر سے آیا تھا۔ نقل ہے کہ حضرت احمد حرب کے
ہمسایہ مین ایک آتش پرست رہتا تھا اُسکا نام بہرام تھا اُسنے اپنا مال تجارت کو بھیجا تھا راہ مین
راہزنون نے وہ مال لوٹ لیا حضرت شیخ احمد حرب نے جب یہ سنا تو اپنے یارون سے کہا کہ آؤ
ہمارے ہمسایہ پر یہ واقعہ گذرا ہے ہم اسکی غمخواری کو چلین حالانکہ وہ گبر ہے لیکن ہمسایہ ہے
اسلیے اسکی غمخواری ہم پر ضرور ہے حاصل کلام اُٹھے اور بہرام کے گھر پر گئے بہرام نے
استقبال کیا اور حضرت احمد حرب کی آستین کو بوسہ دیا اور بڑی عزت سے لیگیا اور اس فکر
مین ہوا کہ آپکی دعوت کرے اور اُسنے اپنے دل مین ایسا خیال کیا کہ شاید کچھ کھانے کو آئے ہین
کیونکہ اُس زمانہ مین قحط پڑا ہوا تھا حضرت شیخ احمد حرب اُس گبر کے منصوبے کو اپنی صفائی باطن سے
تاڑ گئے اور فرمایا کہ تم مطمئن رہو ہم تو تمھاری پرسش و غمخواری کو آئے ہین ہمنے سنا ہے کہ تمھارا مال
اسباب راہ مین لٹ گیا ہے بہرام نے کہا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے لیکن مجھپر اُسکے سبب تین شکر
واجب ہوئے ہین ایک تو اس بات کا کہ دوسرے میرا مال لوٹ لیگئے ہین دوسرون کا مال
نہ لوٹ لایا دوسرے اسکا کہ آدھا لوٹ لیگئے اور آدھا باقی ہے تیسرے اس بات کا کہ دُنیا کو
لوٹ لیگئے دین میرے پاس باقی ہے۔ حضرت احمد حرب اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ اس بات کو لکھ لو کہ اس سے آشنائی کی بو آتی ہے پھر آپنے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ تم آگ کی
پرستش کیون کرتے ہو اُسنے کہا اسلیے کہ کل قیامت کو مجھے نہ جلا دے اور آج کے روز

Marfat.com

اسقدر لکڑیاں اسیواسطے مینے اُسکی خوراک مقرر کی ہین کہ میرے ساتھ اُسنے بیوفائی نہ کرے اور مجکو خدای عزوجل تک پونہچاوے حضرت شیخؒ نے یہ سُنکر کہا کہ تم بڑی غلطی مین پڑے ہو کیونکہ آگ تو ایک بہت ہی کمزور و ناتوان چیز ہے اور جو اندازہ کہ تمنے اُسکی بابت کیا ہے وہ بالکل ہیچ و پوچ ہے ذرا خیال تو کرو کہ اگر چھوٹا سا لڑکا ایک چلو پانی اُسپر ڈالدے تو بجھجاوے اور سرد ہوجاوے پس خیال کرنے کی بات ہے کہ جو کہ ایسا ناتوان وکمزور ہو وہ قوی تک کیسے پونہچا سکتا ہے اور جسمین کہ اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ ذرا سی راکھ کو اپنے اوپر سے ہٹا سکے بھلا وہ حق تعالےٰ تک کیسے پونہچا سکتی ہے اور علاوہ اسکے وہ جاہل بھی ہے دیکھو کہ مُشک اور نجاست مین ذرا بھی تمیز نہین کرتی فی الفور دونون کو جلاتی ہے اور دوسرے یہ کہ ستر برس سے تم اُسکی پرستش کرتے ہو اور مینے کبھی بھی اُسکو نہین پوجا ہے آؤ تاکہ ہم تم دونون اُسکے اندر ہاتھ ڈالین دیکھین کہ تمہارے حق کی نگاہداشت کرکے تمسے وفا کرتی ہے یا نہین۔ بہرام کے دلمین یہ باتین سُننے سے اثر پیدا ہوا اور کہنے لگا کہ مین آپ سے چار سوال کیا چاہتا ہون اگر آپ اُنکے جواب ٹھیک ٹھیک دینگے تو مین آتش پرستی کو ترک کرکے مسلمان ہوجاؤنگا آپنے فرمایا کہ پوچھو۔ بہرام نے کہا کہ حق تعالےٰ نے اس مخلوق کو کیون پیدا کیا اور اگر پیدا بھی کیا تو رزق کیون دیا اور اگر رزق بھی دیا تو کیون مارا اور اگر مارا بھی تو پھر کیون جلائیگا حضرت شیخ نے فرمایا کہ مخلوق کو پیدا اسلیے کیا کہ تاکہ اُسکی خالقیت کو پہچانین اور رزق اسلیے دیا کہ تاکہ اُسکی رزاقی کو جانین اور اسواسطے مارتا ہے کہ تاکہ اُسکی قہاری کو پہچانین اور پھر زندہ اسلیے کریگا کہ تاکہ اُسکی قادری کو جانین۔ بہرام نے جب یہ سُنا تو کہنے لگا کہ میرے دل مین یہ آتا ہے کہ اس آگ کو آزماؤن [illegible] حضرت شیخ نے اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھدیا اور دیر تک رکھے رہے کچھ صدمہ نہ پہونچا یہ دیکھ فی الفور کلمۂ شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ [illegible] پڑھا جب وہ مسلمان ہوگیا تو حضرت احمد شب نے ایک چیخ ماری اور گر پڑے اور بیہوش ہوگئے جب تھوڑی دیر کے بعد ہوش مین آئے یارون نے پوچھا کہ حضرت آپ کی کیا حالت ہوگئی۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ جس گھڑی کہ بہرام نے کلمۂ شہادت پڑھا میرے دل میں الہام ہوا کہ اے احمد ستر برس کے بعد بہرام ایمان لایا اور تو ستر برس سے مسلمان ہے دیکھا چاہیے کہ آخر کار تو کیا لاتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت احمد حرب اپنی عمر بھر کسی رات نہ سوئے آپ کے یاروں نے کہا کہ حضرت اگر ایک رات آپ آرام فرمائیں تو کیا قباحت ہے آپ نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ جس شخص کے واسطے بہشت و آراستہ کریں اور دوزخ کو نیچے روشن کریں اور دہکاویں اور وہ نہیں جانتا ہو کہ کہاں اسکا ٹھکانا ہے یعنے دوزخ ہے یا بہشت تم اسکو نیند کیسے آسکتی ہے اور فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر میں جان جاتا کہ فلاں دشمن میرا ہے اور میری غیبت کرتا ہے تاکہ میں اسکو زر و سیم بھیجتا کیونکہ جب وہ میرا کام کرتا ہے مجھے بھی ضرور ہے کہ اسکے ساتھ احسان سے پیش آؤں اور فرمایا کہ جہانتک تم سے ہوسکے حضرت خدای عزوجل سے ڈرو اور اسکی عبادت میں مشغول ہو اور خبردار اور ہوشیار رہو تاکہ تمکو دنیا اگلوں کیطرح فریفتہ نکرے اور دھوکے میں نڈالے ورنہ انکی طرح سے تم بھی گرفتار پنجۂ مصیبت و بلا ہو جاؤ گے۔ والسّلام

ستائیسواں باب حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ زاہد زمانہ وہ عابد یگانہ وہ دنیا سے روگردانی کرنیوالے وہ عقبیٰ کیطرف رخ رکھنے والے وہ حاکم کرم حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ بزرگ مشائخوں سے تھے خراسان میں مشہور و معروف اور مرید حضرت شقیق بلخی کے تھے اور حضرت خضرویہ کے پیر و مرشد تھے اور زہد و ریاضت اور ادب و ورع میں بیمثال اور صدق و احتیاط میں بےنظیر تھے کہتے ہیں کہ بلوغ کے بعد ایک دم بھی انکا بغیر مراقبے اور محاسبے کے نہ گذرا اور ایک قدم بھی انھوں نے بغیر صدق و اخلاص کے نہ رکھا یہانتک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حاتم اصم ہمارے زمانے کے

Marfat.com

مدیق ہین اور اُنکے بہت سے کلمات نفس کے فرمانبردار بنانے اور اُسکے مکر و فریب سے بچنے
اور اُسکے غدر و بیوفائی کی شناخت مین ہین اور اُنکی معتبر تصانیف اور نکات نادرہ اسی
رجہ کے ہین کہ اپنا نظیر نہین رکھتے جیسا کہ آپنے یارون سے فرمایا کہ اگر لوگ تم سے پوچھین
کہ تمنے حاتم سے کیا سیکھا تو کیا جواب دوگے اُنھون نے کہا کہ ہم کہینگے کہ ہمنے اُن سے علم
سیکھا ہے آپنے فرمایا کہ اگر وہ کہین کہ اُسکو علم نہ تھا اُنھون نے کہا تو ہم کہینگے کہ حکمت سیکھی
آپنے فرمایا کہ اگر وہ کہین کہ اُسکو حکمت بھی نہ تھی یہ سنکر یارون نے کہا کہ آپ [illegible]
بیان کرین آپنے فرمایا کہ تم کہنا کہ ہمنے دو چیزین اُس سے سیکھین ایک تو [illegible]
[illegible] اور دوسرے نا اُمیدی اُس چیز پر کہ دوسرون کے ہاتھ [illegible]
آپنے اپنے یارون سے فرمایا کہ دیکھو ہمنے اپنی عمر کا بڑا حصہ تمھاری تعلیم [illegible]
[illegible] ایسا کہ جسکو شایستہ کہین ہوا یا نہین [illegible]
[illegible] جہاد کیے ہین [illegible]
وہ تو غازی کہلایا مجھے شایستہ یا ہے دوسرا کہنے لگا کہ فلان شخص [illegible]
آپنے فرمایا تو وہ تو سخی ہوا پھر اُنھون نے کہا کہ فلان شخص نے [illegible]
کہ اُسکو حاجی کہنا چاہیے اور مجھے شایستہ [illegible]
شایستہ کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا کہ شایستہ اُسکو کہتے ہین کہ [illegible]
اُسکے سوا کسی سے اُمید نہ رکھے کہتے ہین کہ آپ مین کرم [illegible]
ایک مسئلہ پوچھنے آپکے پاس آئی ناگاہ ہوا اُس سے صادر ہوئی وہ بہت [illegible]
آپنے [illegible] پکار کر کہہ کہ مین نہین سنتا ہون میرا کان بہرا ہے اور [illegible]
کہ عورت یہ جانکر کہ بہرے ہین اپنے دل مین شرمندہ نہوجب عورت نے [illegible] آپنے اُسکے مسئلے کا
جواب دیا عورت سمجھ گئی کہ وہ بہرے ہین کہتے ہین کہ جب تک وہ عورت زندہ رہی آپنے
اپنے آپکو بہرا بنائے رکھا اور اسیوجہ سے آپ اصم مشہور ہوئے [illegible]

آپ شہر بلخ مین وعظ فرما رہے تھے آپ نے اثناے وعظ مین فرمایا کہ الٰہی جو کہ اس مجلس مین زیادہ گنہگار ہے اُسپر اپنا رحم فرما اور اُسکو بخشدے ایک کفن چور بھی اُس مجلس مین حاضر تھا جب رات ہوئی تو کفن چور قبرستان مین گیا اور ایک قبر کو کھودا ایک آواز سنی کہ تو آج دن کو حاتم اصم کی مجلس مین بخشا گیا اور آج ہی رات کو پھر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے کفن چور نے توبہ کی اور پھر اُس کام کے گرد بھی نہ پھٹکا حضرت محمد رازی کہتے ہین کہ مین کئی سال تک حضرت حاتم اصم کی خدمت مین رہا مینے کبھی آپ کو غصہ ہوتے نہ دیکھا سوای ایکبار کے۔

اور وہ اسطرح پر ہوا تھا کہ ایکبار آپ بازار کے درمیان جارہے تھے آپ نے دیکھا کہ آپکے ایک شاگرد کو بقال پکڑکر کہہ رہا ہے کہ تو نے مجھسے سودا خرید کر کھایا ہے اب دام دے حضرت حاتم نے یہ دیکھکر کہا کہ ای عزیز ذرا مروت کو کام فرما اُسنے کہا صاحب مروت کیسی مین اپنے دام ابھی لے لونگا حضرت حاتم کو غصہ آگیا اور اپنی چادر کندھے سے اُتار کر زمین پر زور سے پٹکی تمام بازار روپیونسے پُر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ جسقدر کہ تیرا آتا ہے لے لے لیکن اُس سے زیادہ نہ لیجیو ورنہ تیرا ہاتھ خشک ہوجائیگا بقال نے جو اُسکا آتا تھا اُٹھا لیا اور حرص کے سبب سے چاہا کہ اور زیادہ اُٹھائے مگر فی الفور اُسکا ہاتھ سوکھ کر رہ گیا۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک شخص نے آپ کی دعوت کی اور حضرت حاتم کی منت کرنے لگا آپ نے قبول نہ فرمائی جب اسنے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا مین تین شرطسے آونگا ایک تو یہ کہ جس جگہ کہ مین چاہونگا بیٹھونگا دوسری یہ کہ جو کچھ مجھکو پسند ہوگا کھاؤنگا تیسری یہ کہ جو کچھ تم سے کہونگا تمکو کرنا ہوگا اُسنے کہا کہ بہت خوب مین سب پر عمل کرونگا حضرت حاتم جب وہان گئے صف نعال مین بیٹھ گئے لوگون نے کہا کہ حضرت یہ جگہ آپکے لائق نہین ہے آپ نے فرمایا کہ بھائی مین پہلے ہی شرط کر چکا ہون کہ جہان چاہون بیٹھون۔ پھر جب دسترخوان بچھایا گیا تو حضرت حاتم نے دو ٹکیان روٹی کی اپنی آستین سے نکالین اور کھانے لگے لوگون نے کہا کہ حضرت آپ اس کھانے سے تناول فرمائیے آپ نے فرمایا کہ مین پہلے شرط کر چکا ہون کہ جو کچھ مجھے

Marfat.com

پسند ہوگا کھاؤنگا جب دسترخوان اُٹھایا گیا تو آپ نے میزبان سے فرمایا کہ لوہے کا توا
گرم کرکے لاؤ اُسنے ایسا ہی کیا حضرت حاتمؒ نے اپنے پاؤں اُس توے پر رکھکر فرمایا کہ میں نے
دو ٹکیاں کھائی ہیں اور اُس سے اُتر پڑے اور پھر فرمایا کہ کیا تمھارا یہ اعتقاد ہے کہ حق تعالےٰ
کل قیامت کے روز ہر چیز سے کہ تم نے کھائی [illegible] سب نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے فرمایا
میں تو خیال کرتا ہوں کہ نہیں ہے بلکہ انکار [illegible] اگر تمھارا یہ اعتقاد ہے
تو اچھا تم سب ایسا خیال کرلو کہ یہ میدان [illegible] باری باری سے ہر ایک آدمی
پاؤں اس توے پر رکھو اور جو کچھ اس گھر میں کھایا ہے اسکو کہو یہ سنکر سب لوگوں نے کہا
کہ ہمکو تو اسپر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں [illegible] تو کل قیامت کو
حساب کس طرح دوگے چنانچہ حضرت حق [illegible]
یہ سنکر سب لوگ رونے لگے اور بہت [illegible]
حضرت حاتم اصمؒ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس [illegible] ہوں
آپکے یاروں کو اس مال سے دوں حضرت حاتمؒ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ تیرے مرنے کے بعد
مجھکو یہ کہنا پڑے کہ ای آسمان کی روزی دینے والے [illegible] آج وکیل
اب تو میری خبر لے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حاتمؒ سے کہا کہ آپ کہاں سے کھاتے
ہیں آپ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ کے ایسے توشہ خانہ سے کھاتا ہوں کہ جہیں گھٹنے یا بڑھنے
کا کھٹکا نہیں ہے پھر اُس شخص نے کہا کہ آپ تو لوگوں کا مال [illegible] کر
کھاتے ہیں یہ سنکر حضرت حاتمؒ نے فرمایا کہ مینے تمھارے مال سے کبھی کچھ کھایا ہے
اُسنے کہا کہ نہیں۔ آپنے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر تو مسلمان ہوتا اُسنے کہا کہ آپ تو
یوں ہی حجت کرتے ہیں حضرت حاتمؒ نے کہا کہ حق تعالےٰ قیامت کے [illegible]
حجت طلب کریگا اُس مرد نے کہا کہ یہ سب باتیں ہیں حضرت [illegible]
یہ وہ پسندیدہ احکام ہیں کہ اگر حق تعالےٰ انکو [illegible] باپ پر حلال نہ ہوتی

Marfat.com

پھر اسنے یہ کہا کہ کیا آپ کی روزی بیچ مچ آسمان سے آتی ہے حضرت حاتمؒ نے کہا کہ میری روزی کیا بلکہ کل مخلوق کی آسمان سے آتی ہے جیسا کہ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا کہ فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ وہ کہنے لگا کہ مین تو سمجھتا تھا کہ گھر کے روشندان سے روزی آتی ہے۔ اور اب مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لیٹ رہیے تاکہ مین دیکھون کہ کسطرح روزی آپکے منھ مین آتی ہے حضرت حاتم اصمؒ فرماتے ہین کہ جب اُسنے یہ کہا مین یہ سُنتے ہی گھوارے مین جا لیٹا اور دو سال تک گھوارے سے باہر قدم نہ رکھا اور روزی برابر میرے منھ مین حق تعالےٰ کی طرف سے آتی رہی۔ پھر اُسی شخص نے کہا کہ حضرت آپ نے کسی ایسے شخص کو بھی دیکھا ہے کہ جسنے بغیر بوئے کاٹا ہو آپ نے فرمایا کہ ہان تیرے سر کے بال ہی ہین کہ بغیر بوئے تو کاٹتا ہے پھر اُسنے کہا کہ آپ ہوا مین جائین دیکھون کہ آپ کو رزق کسطرح پونہچتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مین چڑیا بن جاؤن تو روزی رسان مجھکو ہوا مین بھی روزی پونہچائے۔ پھر اُسنے کہا کہ زمین مین جائیے دیکھون کہ رزق کیسے پونہچتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مین چیونٹی بن جاؤن تو رزاق وہان بھی روزی پونہچائے وہ خاموش ہو گیا اور توبہ کی۔ پھر کہا کہ ای شیخ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت حاتمؒ نے فرمایا کہ لوگون سے طمع کاٹ تاکہ وہ سب بھی تجھ سے اپنی اُمید کاٹ دیوین اور حضرت حق جل شانہٗ کی عبادت اسطرح کر کہ سوا تیرے اور اُسکے اور کوئی نہ جانے تاکہ خداوند تعالےٰ تجھکو ظاہری عزت اور حرمت کرامت فرما دے اور جہان کہ تو رہے مخلوق کی خدمت کر تاکہ وہ سب مخلوق تیری خدمت کرے۔ لیے ہین کہ ایک اور شخص نے پوچھا کہ حضرت آپ کہان سے کھاتے ہین آپ نے فرمایا کہ وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ نقل ہے کہ حضرت حاتم اصمؒ نے حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب سے پوچھا کہ آپ روزی کی تلاش کرتے ہین انھون نے کہا ہان۔ حضرت حاتمؒ نے کہا کہ وقت سے پہلے تلاش کرتے ہین یا وقت سے پیچھے یا وقت ہی پر۔

Marfat.com

حضرت احمد حنبلؒ صاحب نے اندیشہ کیا کہ اگر کہتا ہوں کہ وقت سے پہلے تو یہ اسکے جواب میں کہیں گے کہ کیوں وقت کو ضائع کرتا ہے اور اگر کہتا ہوں کہ وقت سے پیچھے تو کہیں گے کہ تو ایسی چیز کو کہ جو تجھسے گذر گئی کیا تلاش کرتا ہے اور اگر کہتا ہوں کہ وقت ہی پر۔ تو کہیں گے کہ کیوں تو ایسی چیز کے ساتھ کہ موجود ہو مشغول ہوتا ہے۔ اسی تشویش میں متحیر رہے۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ اس مسئلے کا جواب اسطرح دینا چاہیے تھا کہ روزی کا ڈھونڈھنا نہ ہم پر فرض ہے نہ واجب نہ سنّت پس ایسی چیز کو کہ ان تینوں حکموں سے باہر ہے کیا ڈھونڈھوں اور ایسی چیز کا ڈھونڈھنا کہ جو خود تمکو ڈھونڈھتی ہے بقول حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ خود تیرے پاس آتی ہے جواب حاتم اصمؒ کا یہی ہے علینا ان نعبدہ کما امرنا وعلیہ ان یرزقنا کما وعدنا۔ نقل ہے کہ حامد لفافؒ کہتے ہیں کہ حضرت حاتم اصمؒ نے فرمایا کہ ہر صبح کو مجھے ابلیس بہکاتا ہے اور سنکاتا ہے کہ آج تو کیا کھاویگا تو میں اسکے جواب میں کہتا ہوں کہ موت۔ اور جبکہ کہتا ہے کہ کیا پہنیگا میں کہتا ہوں کہ کفن۔ کہتا ہے کہ کہاں رہیگا کہتا ہوں کہ قبر میں۔ یہ سب سُنکے جدوہ کہتا ہے کہ تو بڑا سخت مرد ہے اور مجکو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ نقل ہے کہ جب حضرت حاتم اصمؒ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں جہاد کو جاتا ہوں چار مہینے تک وہاں رہونگا تمہارے واسطے کسقدر خرچ [illegible] انھوں نے جواب دیا کہ جسقدر [illegible] کہ میری زندگی منظور ہے حضرت [illegible] ہاتھ میں تو نہیں ہے انھوں نے جواب دیا تو میری روزی بھی آپکے ہاتھ میں نہیں ہے جب حضرت حاتمؒ چلے گئے تو ایک بڑھیا نے حضرت کی بیوی سے [illegible] پوچھا کہ حاتمؒ آپکے واسطے کسقدر [illegible] ہیں انھوں نے کہا کہ حاتم خود روزی [illegible] تھے روزی [illegible] تو چلا گیا [illegible] وہ تو یہیں موجود ہے۔ حضرت حاتمؒ [illegible] تھا ایک ترکی سے جسے اسقدر پچھاڑا کہ [illegible] اور وہ [illegible] تھا [illegible]

Marfat.com

اور کسی طرف متوجہ نہوا اور بالکل خوف مجھپر طاری نہوا ہان البتہ اُسوقت مجکو یہ انتظار
تھا کہ دیکھون کیا حکم کیا ہے اور کس طرح یہ وہ ظہور پاتا ہے اسی اثنا مین کہ وہ چھرا میرے
قتل کرنے کو نکال ہی رہا تھا کہ ناگاہ ایک تیر اُسکے آکر لگا اور وہ گرا اور سرد ہو گیا اور
میری زبان سے یہ کلمے صادر ہوئے کہ تم تو میرے مارنے کو آئے تھے خود ہی مر گئے
نقل ہے کہ ایکبار حضرت حاتم اصمؒ سفر کو جانے لگے ایک شخص نے کہا کہ حضرت آپ مجھے
کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اگر تو یار چاہتا ہے تو خداوند عزوجل تیرا یار کافی ہے
اور ہمراہی چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہین اور اگر عبرت چاہتا ہے تو دنیا کافی ہے
اور اگر مونس و غمخوار چاہتا ہے تو قرآن مجید تیرا مونس و غمخوار کافی ہے اور اگر شغل و کار
چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے اور اگر واعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے اور اگر یہ باتین
جو مینے بیان کین تجھے پسندیدہ نہین ہین تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے کہتے ہین کہ
ایک روز آپ نے حامد لفافؒ سے کہا کہ تو کس طرح ہے اُسنے کہا کہ سلامت و عافیت
سے ہون آپ نے فرمایا کہ سلامت پل صراط پر گذرنے کے بعد ہے اور عافیت وہ ہے
کہ جب تو بہشت مین ہووے۔ پھر لوگون نے پوچھا کہ آپ کو کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا
یہ کہ صبح سے شام تک عافیت مین رہون لوگون نے کہا کہ آپ کا تمام روز عافیت سے
گذرتا ہے اور آپ عافیت مین رہتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین عافیت اُسکو کہتا ہون
کہ جس روز مین خدا کا گنہگار و نافرمان نہ ٹھہرون۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے حضرت حاتم اصمؒ
سے کہا کہ فلان شخص نے مال بہت جمع کیا ہے آپ نے فرمایا کہ زندگانی بھی اُسکے ساتھ جمع کی
ہے لوگون نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا تو پھر مُردے کو مال کس کام آئیگا ایک شخص نے
حضرت حاتم اصمؒ سے کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے آپ نے فرمایا کہ ہے اُسنے کہا تو مانگیے
آپ نے فرمایا کہ میری حاجت وہ ہے کہ نہ مین تجکو دیکھون اور نہ تو مجکو دیکھے۔ کہتے ہین کہ مشائخون
سے ایک نے حضرت حاتم اصمؒ سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہین آپ نے فرمایا

Marfat.com

نماز کا وقت آتا ہے تو مین ظاہر کا وضو کرتا ہون اور باطن کا بھی وضو کرتا ہون اور دوسرا وضو
اس طرح پر ہے کہ ظاہری وضو پانی سے کرتا ہون اور باطنی وضو توبہ سے - اور پھر مسجد مین
ں ہوتا ہون اور مسجد الحرام کو مشاہدہ کرتا ہون اور مقام ابراہیم کو اپنی دونون ابرو کے
یان رکھتا ہون اور بہشت کو اپنے داہنی طرف اور دوزخ کو بائین طرف اور
صراط کو اپنے قدمون کے نیچے رکھتا ہون اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے خیال
ہون اور دل کو خداے تعالے کی طرف متوجہ کرتا ہون بلکہ اسکو سونپ دیتا ہون
نت بڑی تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہون اور بڑی حرمت کے ساتھ قیام کرتا ہون اور
با ہیبت وشوکت کے ساتھ قرأت پڑھتا ہون اور بڑی عاجزی کے ساتھ رکوع مین
ہون اور نہایت عجز وزاری کے ساتھ سجدہ بجالاتا ہون اور بہت ہی حلم وبردباری کے
ساتھ قعدے مین بیٹھتا ہون اور نہایت شکر گذاری کے ساتھ سلام پھیرتا ہون اسی
ح پر نماز پڑھتا ہون - نقل ہے کہ ایک روز حضرت حاتم اصم لوگون کی جماعت
ف جا نکلے آپ نے فرمایا کہ اگر تین چیزین آپ لوگون مین ہون تو تم ...
ر کے واسطے واجب ہے - انھون نے پوچھا کہ وہ تین چیزین کیا ہین آپ نے فرمایا
یات تو حسرت اس روز پر کہ تم سے گذر گیا اور تم نے اس مین عبادت زیادہ نہ کی ...
ہونگا عذر چاہو سکے - اور اگر آج چاہو بھی ... مشغول ہو
روز کا حق کب ادا کروگے دوسرے یہ کہ آج کے دن کو غنیمت سمجھ کر
تی مین جہانتک ہوسکے کوشش کرے دوست یعنی حق تعالے کو عبادت
ون یعنی نفس امارہ وشیطان کو اسکی نافرمانی سے ناخوش کرتا ...
نا رکھنا کہ کل کو کیا وقوع مین آئیگا نجات یا ہلاک اور فرمایا کہ خدا ...
ن چیزین تین چیزون مین رکھی ہین - فراغت عبادت مین - اور اخلاص خلق سے
امیدی مین اور عذاب سے نجات عبادت کے بجالانے مین تاکہ خدا کا فرمانبردار بندہ بنے

Marfat.com

نجات کی امید پر۔ اور فرمایا کہ کبر حرص اور خود آرائی کی حالت مین موت سے ڈرنا چاہیے
کیونکہ خداوند عزوجل متکبر کو قبل اسکے کہ اس جہان سے باہر لیجائے اسکو اسی کے مثلون سے
کہ کمترین وادنی ہون خواری و ذلت کا ذائقہ چکھاتا ہے یعنی بے عزت کرتا ہے اور لالچی کو
اس جہان سے باہر لیجاتا ہے اس حالت سے کہ بھوکے ہوتے ہین اور پیاسے اور گلا گھٹتا
ہوتا ہے تاکہ کوئی چیز حلق سے اتر نہ سکے اور خود آراؤن کو باہر نہین لیجاتا اس جہان سے
جبتک انکو نہین لٹاتا ہے پیشاب و پاخانے مین۔ اور فرمایا کہ اگر ہمارے زمانے کے
عالمون زاہدون قاریون کے کبر و غرور کا اندازہ کرین تو امیرون اور بادشاہون کے
کبر و غرور سے بہت زیادہ نکلیگے۔ اور فرمایا کہ سجے ہوے مکانون اور آراستہ باغون پر
مغرور مت ہو کیونکہ بہشت سے زیادہ کوئی جگہ نہین ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے
دیکھا جو کچھ کہ دیکھا اور دوسرے یہ کہ عملون پر مغرور نہو کیونکہ تم نے ابلیس لعین کو باوجود
بسیاری عبادت کے دیکھا کہ کس درجے کس لعنتی کو پہنچا اور دوسرے یہ کہ کثرت کرامت
اور عبادت پر فریفتہ نہو کیونکہ بلعم باعور کہ بنی اسرائیل کی قوم سے حضرت یوشع علیہ السلام کے
زمانے میں کیسا زاہد عابد تھا لیکن بوجہ غرور کے باوجود اس کرامت اور کثرت عبادت
کے اسنے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کہ حق تعالی نے اسکے بارے مین فرمایا کہ فمثلہ کمثل الکلب
یعنے اسکی مثال مانند کتے کے ہے۔ اور دوسرے یہ کہ پرہیزگارون اور عالمون کی ملاقات
و زیارت پر مغرور مت ہو کیونکہ کوئی حضرت محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام سے بزرگتر نہین
ثعلبہ آنحضرت کی خدمت بابرکت مین رہا اور آنحضرت کے رشتہ دارون کو دیکھا اور خد
آنحضرت کی خدمت کی اور اسکو کچھ مفید نہوئی۔ اور فرمایا کہ جو کہ راہ دین مین آوے اسکا
تین طرح کی موت کا ذائقہ چکھنا چاہیے۔ موت الابیض اور وہ گرسنگی ہے۔ اور موت الا
اسود اور وہ احتمال یعنے صبر و شکیبائی ہے۔ اور موت الاحمر اور وہ خرقہ پوشی ہے۔ اور فرمایا کہ
کہ ایک رات دن مین ایک منزل قرآن اور چند حکایتین مشائخون کی پڑھ

Marfat.com

پنے اوپر لازم نہ کرے وہ اپنے دین کو سلامتی کے ساتھ نگاہ نہین رکھ سکتا۔ اور فرمایا
دل پانچ قسم کا ہے۔ دلِ مُردہ۔ دلِ بیمار۔ دلِ غافل دلِ منقلبہ دلِ صحیح۔ دلِ مردہ
ل کافرون کا ہی اور دلِ بیمار۔ دل گناہگارون کا ہے۔ اور دلِ غافل۔ دل ستمگ
ارون کا ہے اور دل منقلبہ یعنے دلِ واژگون دل جہودون کا ہی چنانچہ فرمایا
ﷲ جلّ شانہٗ نے وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ اور دلِ صحیح دل صاحبدلون کا ہی کہ باوجود
ت عبادت کرنے کے طاعتِ الٰہی کے واسطے آمادہ اور خوف ملکِ متعال سی پُر ہوتا ہی
ور فرمایا کہ تین وقت نفس کی خبرداری ورکھوالی کر ایک تو جب عمل کرے تو یاد رکھ
خدای عزّوجل ناظر ہے اور دوسرے جب بات کہے تو یاد رکھ کہ خدای تعالےٰ سُنتا ہے
کچھ کہ تو کہتا ہے اور تیسرے جب خاموش بیٹھے تو یاد رکھ کہ خدای تعالےٰ جانتا ہی کہ تو
یون خاموش ہے اور فرمایا کہ شہوت کی تین قسم ہین ایک شہوت یعنی خواہش ہے
کھانے مین اور ایک خواہش ہی بولنے مین اور ایک خواہش ہی دیکھنے مین۔ پس کھانے
مین خدای عزّوجل پر بھروسا رکھ۔ اور بولنے مین راستی وسچائی کو نگاہ رکھ اور دیکھنے
مین عبرت کو نگاہ رکھ۔ اور فرمایا کہ چار جگہ مین اپنے نفس کو خوب پرکھے رہ ایک تو یہ کہ
عمل صالح مین ریا ونمائش کو دخل نہ دے اور بولنے مین طمع کو اور مُروّت اور سخاوت مین
احسان جتانے کو اور جو کچھ کہ بچائے اسمین بخل وکنجوسی کو اور فرمایا کہ منافق وہ ہے
کہ جو کچھ لیتا ہی حرص سے لیتا ہے اور جس چیز کو کہ منع کرتا ہے شک سے منع کرتا ہے اور اگر
خرچ کرتا ہی تو معصیت مین خرچ کرتا ہے اور ایماندار جو کچھ کہ لیتا ہی کم رغبتی سے اور خوف سے
لیتا ہے اور اگر رکھہ چھوڑتا ہے تو بہت ہی دشواری سی رکھتا ہی اور اگر خرچ کرے
خالصاً واسطے اللہ تعالےٰ کے خرچ کرتا ہی اور فرمایا کہ جہاد کی تین قسم ہین اول تو جہاد ہی
شیطان کے ساتھ اسوقت تک کہ وہ لعین شکستہ ہوجاوے اور دوسرا جہاد علانیہ یعنے
فرائض کا ادا کرنا اسوقت تک کہ ادا ہوجاوے جیسا کہ فرمایا ہی نماز فرض با جماعت ادا کرنا

Marfat.com

اور زکوٰۃ آشکارا دینا۔ اور تیسرے جہاد کرنا کفار کے ساتھ اُس حد تک کہ خود مارا جاوے
یا اُنکو قتل کرڈالے اور فرمایا کہ آدمیوں کو سب کے ساتھ صبر وحلم و بُردباری کا برتاؤ کرنا
چاہیے سوای اپنے نفس کے۔ اور فرمایا کہ زُہد کا شروع خدای تعالیٰ پر بھروسا کرنا ہے اور
زُہد کا درمیان صبر ہے اور زُہد کا آخری درجہ اخلاص ہے اور فرمایا کہ ہر چیز کو ایک
زینت ہے اور عبادت کی زینت خوف ہے اور خوف کی علامت کوتاہی امل
یعنی اُمید کی کوتاہی ہے اور یہ آیہ شریفہ پڑھی لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا اور فرمایا کہ اگر
چاہتے ہو کہ خداوند عزوجل کے دوست ہو راضی ہو ہر چیز پر کہ خداوند تعالےٰ کرے اور
اگر چاہتے ہو کہ تمکو آسمانوں میں پہچانیں قول اور وعدے کے سچے ہو اور فرمایا کہ جلدی
کام شیطان کا ہے مگر پانچ چیزیں۔ مہمان کے آگے کھانا رکھنے میں۔ اور میت کی تجہیز وتکفین
میں اور بالغہ لڑکی کے نکاح کرنے میں اور قرض کے ادا کرنے میں۔ اور گناہ کے توبہ
کرلے میں جلدی ضروری ہے۔ نقل ہے کہ حضرت حاتم اصمؒ کوئی چیز کسی سے قبول
نہ فرماتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں نہیں قبول فرمایا کرتے آپ نے فرمایا
اسوجہ سے میں نہیں لیتا کہ لینے میں اپنی ذلت اور اُسکی عزت دیکھتا ہوں اور نہ لینے
میں اپنی عزت اور اُسکی ذلت دیکھتا ہوں کہتے ہیں کہ ایکبار آپ نے کسی کی چیز
قبول فرمائی لوگوں نے کہا کہ آپ نے اسکی چیز کیوں قبول کی آپ نے فرمایا کہ میں نے
اُسکی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دینا چاہا۔ نقل ہے کہ جب حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ
شہر بغداد میں آئے لوگوں نے خلیفہ بغداد کو خبر کی کہ خراسان کا زاہد آیا ہے خلیفہ نے
آپکو طلب کیا جب آپ دروازے سے داخل ہوے تو آپ نے خلیفہ کو کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْک
اے زاہد خلیفہ نے کہا کہ میں زاہد نہیں ہوں کیونکہ ساری دُنیا میری زیر حکم ہے زاہد آپ ہیں
حضرت حاتم نے کہا نہیں بلکہ زاہد آپ ہیں خلیفہ نے کہا کہ یہ کیونکر آپ نے فرمایا کہ
خداوند تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنی کہدو اے محمدؐ کہ دُنیا کی متاع

Marfat.com

لکل قلیل ہے اور تو نے تھوڑی پر قناعت کی ہے بس بتایئے کہ زاہد آپ ہین کہ مین کہ
نیا اور آخرت پر بھی قانع و راضی نہین ہوتا ہون مین زاہد کس طرح ہو سکتا ہون۔

اٹھائیسوان باب سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

رہ سپاران طریقت کے سیر کرنے والے وہ حقیقت کے سمندر کے غوطہ لگانے والے وہ
بزرگون کی بزرگی وہ دلون کے حالات صفای باطن سے جاننے والے وہ رہبری اور
راہ کے رہنما سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ صوفیا کرام مین بڑی رتبے و درجے کے
شخص اور اس جماعت کے بزرگون سے تھے بلکہ اس فن مین مجتہد و پیشوا تھے اور اپنے
وقت مین سلطان طریقت اور برہان حقیقت تھے اور بہت سی باتین آپ کے بلند درجہ ہونے
کی شاہد ہین آپ گرسنگی اور شب بیداری مین شان عالی رکھتے تھے اور علمای مشائخ
سے تھے اور امام زمانہ۔ اور سب آپ کو مانتے تھے اور ریاضات اور کرامات مین بے مثل
تھے اور معاملات و اشارات مین بے بدل اور حقائق و دقائق مین بے مانند اور ظاہری
علما کہتے ہین کہ شریعت اور حقیقت کے جامع وہی ہین اور اس بات سے تعجب آتا ہے
کیونکہ یہ تو خود ہی ایک ہین انکا جمع کرنے والا کون۔ اسلیے کہ حقیقت شریعت کا روغن ہے
اور شریعت اسکا مغز یعنے گری ہے اور لب لباب اور حضرت ذوالنون مصری کے مرید
تھے جس سال کہ حج کو گئے تھے اُنسے بیعت کی اور کسی شیخ کو بچپن ہی کے زمانہ مین
ایسی کشایش حاصل نہوئی جیسے کہ ان حضرت کو جیسا کہ انھون نے خود فرمایا کہ مجھے خوب
یاد ہے کہ حضرت حق تعالی نے فرمایا الست بربکم اور مینے جواب مین بلی کہا اور فرمایا کہ
جبکہ مین مان کے پیٹ مین تھا اُسوقت کے بھی کل حالات مجھکو معلوم ہین اور فرمایا کہ مین

Marfat.com

تین برس کا تھا کہ تمام رات اپنے ماموں محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا وہ مجھکو اپنے ہمراہ جاگتا اور نماز پڑھتا دیکھکر فرمایا بھی کرتے کہ ای سہل سُو جا کیونکہ میرا دل تیری وجہ سے مشوّش ہوتا ہے حالانکہ مین ظاہر و باطن مین اُسی کا نظارہ کرتا ہون ایک دن مینے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھپر ایک عجیب و غریب حالت واقع ہوتی ہے اور مین ایسا دیکھتا ہون کہ میرا سر عرش کے آگے سجدے مین ہے اُنھون نے پوچھا کب تک مینے کہا کہ ابد تک وہ یہ سُنکر فرمانے لگے کہ اے لڑکے اس حالت کو پوشیدہ رکھ اور کسی سے نہ کہنا۔ پھر فرمایا کہ دل سے یاد رکھ کہ اِسکے بعد زبان سے کہہ ہر رات ایک بار اَللّٰہُ مَعِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاہِدِیْ پس مین یہ کلمات کہتا تھا پھر مین نے ماموں سے کہا اُنھون نے فرمایا کہ ہر رات سات بار کہہ مین اسیطرح پڑھتا رہا پھر ایک روز مین نے ماموں سے کہا تم اُنھون نے فرمایا کہ ہر رات پندرہ بار پڑھا کر مینے پڑھا اور اُس سے ایک طرح کی حلاوت و لذّت میرے دل مین پیدا ہونے لگی جب ایک برس گذر گیا تو ماموں نے فرمایا کہ دیکھ جو کچھ کہ مینے تجھکو سکھلایا ہے اُسکو بجان و دل نگاہ رکھنا اور ہمیشہ اُسکی مداومت رکھنا جب تک کہ تو گور مین جاوے کہ دُنیا اور آخرت مین اسکا ثمرہ ہوگا پھر برسون تک مین وہی پڑھتا رہا اور لذّت اُٹھاتا رہا پھر ماموں نے فرمایا کہ ای سہل جو ایسا ہو کہ حق تعالیٰ اُسکے ساتھ ہو اور وہ اُسکو دیکھتا ہو بھلا وہ کیسے معصیت و نافرمانی کے پاس پھٹک سکتا ہے حق تعالیٰ تیرا معین و مددگار رہو کہ تو گناہ سے بچے اور نافرمانی نہ کرے پس مینے گوشہ اختیار کیا اور خلوت نشین ہوا۔ پھر مجکو مکتب مین بھیجنے لگے مین نے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ میرا دل پراگندہ ہو جاوے معلّم سے شرط کر لو کہ ایک گھڑی سے زیادہ مجکو نہ ٹھہراوے اور کچھ مجکو پڑھا کر پھر مجکو میرے کام مین مشغول ہونے دیوے حاصلِ کلام اس شرط پر مکتب مین گیا مین اور قرآن مجید پڑھا مین نے اور جب سے کہ عمر میری سات برس کی ہوئی مین نے ہمیشہ روزہ رکھنا شروع کیا اور جَو کی روٹی کھاتا تھا بارہ برس کی عمر مین مجھے ایک ایسا مسئلہ

Marfat.com

پیش آیا کہ کوئی اُسکو حل نہ کرسکا مینے درخواست کی مجکو بصرہ مین بھیجدیا اور مینے اُس
مسئلے کو بصرہ کے عالمون سے استفسار کیا کسی شخص نے مجکو جواب نہ دیا پھر مین وہان کے
ابدون سے ایک مرد کے پاس کہ اُنکو حبیب حمزہ کہتے تھے گیا اور اُنسے پوچھا اُنھون نے
جواب باصواب دیا مین اُنکے پاس ٹھہرا اور مینے اُنسے بہت سے فائدے حاصل کیے پھر مین
تستر کو واپس آیا اور مینے اپنی غذا اسقدر قرار دی کہ ایکسال بھر مین ایکدرم کے جو خریدتا
چکی مین پیستا اور روٹی پکاتا اور ہررات کو مین ایک وقیہ یعنے چار تولے ساڑھے چار
ماشے سے روزہ افطار کرتا اور سالن وغیرہ اُسکے ساتھ کو کچھ نہوتا صرف نمک بھی رکھی
روٹی کھاتا پھر میرا ارادہ ایسا ہوا کہ تین رات و دن کے بعد روزہ افطار کرون ایسا ہی کیا
اور پھر مینے یہانتک کیا کہ پانچ روز کے بعد افطار کیا اور پھر سات روز کے بعد اور پھر
پچیس روز کے بعد اور بعض روایت مین یون بھی ہے کہ ستر روز کے بعد روزہ افطار کیا
اور کبھی ایسا بھی کیا چالیس رات و دن صرف ایک بادام کی گری کھا کر رہے۔ اور فرمایا
کتنے سال تک مینے اپنے آپ کو بھوکا رہکر اور آسودہ ہوکر آزمایا شروع مین تو البتہ
بھوکے رہنے سے کمزوری اور سیری سے قوت معلوم ہوتی تھی لیکن جب ایک مدت
ان ہی گذری تو مجکو گرسنگی سے قوت اور سیری سے ضعف معلوم ہونے لگا اُس وقت مینے
جناب باری تعالی مین دُعا کی کہ خداوندا سہل کی آنکھین دونون کی طرف سے بند کردیجیے
کہ سیری کو گرسنگی مین اور گرسنگی کو سیری مین تیرے ہی سے دیکھے۔ کہتے ہین کہ آپ
رمضان مین روزے رکھا کرتے کیونکہ شعبان کے روزون کی بہت سیاتین احادیث سے
ثابت ہین اور ماہ رمضان المبارک مین ایکبار کچھ کھاتے اور رات و دن قیام ...
ہے ورد آپنے فرمایا کہ توبہ ہر آدمی پر فرض ہے خواہ خاص ہو خواہ عام خواہ فرمانبردار نیک
بندہ ہو خواہ گنہگار نافرمان بندہ۔ تستر مین ایک شخص تھا کہ لوگ اُسکو عالم اور زاہد مشہور کرتے
تھے وہ آپ کے اس قول پر کہ گنہگار کو گناہ سے توبہ کرنا چاہیے اور مطیع کو طاعت سے

Marfat.com

توبہ کرنا چاہیے معترض ہوا اور اِس طرح سے لوگون کی نظر مین آپ کو بُرا ظاہر کیا اور آپ کے احوال شرع کے خلاف قرار دیکر آپ پر کُفر کا فتویٰ دیا اور ادنیٰ و اعلیٰ سب کو آپ کی طرف سے ورغلایا حضرت سہل اِس بات کی پروا نرکھتے تھے کہ اُسکے ساتھ مناظرہ کرین دین کی سوزش آپ کی دامنگیر ہوئی اور جو کچھ کہ آپ کے پاس تھا یعنے مزروعہ زمین گانؤن اسباب فرش برتن اور سونا چاندی آپ نے سب کے نام کاغذون پر لکھے اور لوگون کو جمع کیا اور اُن کاغذ کے ٹکڑون کو اُنکے سرون پر بکھیرا اور کہا کہ ہر ایک شخص ایک کاغذ کا ٹکڑا اُٹھالیوے سب نے اُٹھائے پھر آپ نے جو جسکے کاغذ مین لکھا تھا وہ اُسکو دیدیا اور دینے کے بعد حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور مکّۂ معظمہ کو روانہ ہوئے آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ اے نفس تو جانتا ہے کہ اب مین مفلس ہوگیا اب اسکے بعد کوئی آرزو مت کرنا کیونکہ وہ پوری نہ ہوگی اور تو محروم رہیگا آپ کے نفس نے بھی آپ کے ساتھ شرط کی کہ مین کوئی آرزو نہ کرونگا جب آپ کوفہ مین پہنچے تو نفس نے کہا کہ اے سہل یہانتک تو مین نے آپ سے کچھ نہین مانگا اب آپ مجکو روٹی کا ٹکڑا اور مچھلی دیجیے تاکہ مین کھاؤن اور پھر مین آپ سے مکہ معظمہ تک کچھ نہ مانگونگا آپ کوفے مین گئے آپ نے ایک چکی دیکھی کہ جسکو ایک اونٹ کھینچ رہا تھا آپنے پوچھا کہ اِس اونٹ کا ایک روز کا کیا کرایہ ہے لوگون نے کہا کہ دو درم حضرت شیخ سہل نے فرمایا کہ اِس اونٹ کو کھول دو اور مجکو اُسکی جگہ باندھ دو اور شام کی نماز کے وقت مجکو ایک درم دینا اور کھول دینا لوگون نے ایسا ہی کیا کہ اونٹ کو کھول کر حضرت سہل کو اُسکی جگہ چکی مین باندھ دیا شام کے وقت آپ کو ایک درم دیا آپ نے روٹی اور مچھلی خرید کر آگے دھری اور فرمایا کہ لے نفس کہ جبکہ تو کچھ مانگے تو پہلے ٹھان لے کہ صبح سے شام تک بارہا یون کا کام کرنا ہوگا پھر آپ کعبۃ اللہ مین آئے اور بزرگان دین سے ملاقات کی پھر وہان سے تستر کو واپس آئے اور راہ مین حضرت ذوالنون مصری سے بیعت کی کہتے ہین کہ آپ کبھی پیٹھ دیوار سے لگاکر نہ بیٹھتے تھے اور نہ پاؤن پھیلاتے تھے اور کبھی سوال کر

Marfat.com

ہو گئے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی انگلیوں کو کیا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کچھ
نہین اسکے بعد وہ درویش مصر مین گئے جب حضرت ذوالنون مصری کے پاس گئے تو دیکھا کہ
نکے پاؤن کی انگلیان بندھی ہین پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے حضرت ذوالنون مصری نے
رمایا کہ چار مہینے سے درد ہے وہ درویش کہتے ہین کہ مینے جو حساب لگایا تو ٹھیک اسی زمانے
ین حضرت ذوالنون مصری کے درد ہوا تھا کہ حضرت سہل نے اُنکی موافقت کرنے کو
پنی پاؤن کی انگلیان باندھی تھین۔ وہ درویش کہتے ہین کہ مینے حضرت سہل کا حال
یان کیا حضرت ذوالنون مصری نے یہ سنکر فرمایا کہ کوئی شخص سواے سہل کے ایسا ہو کہ
اسکو ہمارے درد سے آگاہی ہو اور وہ اسمین ہماری موافقت کرے **نقل** ہے کہ ایک روز
حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے بستر مین اپنا پاؤن دراز کیا اور دیوار سے پیٹھ لگائی اور فرمایا
سَلُونِی عَمَّا بَدَا لَکُمْ لوگون نے کہا کہ حضرت آپنے اس سے پہلے کبھی ایسا نہین کیا آپنے فرمایا
جب تک اُستاد زندہ ہے شاگرد کو باادب رہنا چاہیے لوگون نے وہ گھڑی اور تاریخ لکھ لی
دریافت سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسیوقت حضرت ذوالنون مصری نے مصر مین رحلت فرمائی تھی
نقل ہے کہ ایکبار عمرو لیث ایسا بیمار پڑا کہ سارے طبیب اُسکے علاج سے عاجز آگئے آخر کہ
کہا کہ اب کسی سے دعا کی درخواست کرنا چاہیے لوگون نے کہا کہ حضرت سہل مستجاب الدعوات
ہین آپ کو بلایا آپ موافق اُس فرمان کے کہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُم تشریف لیگئے جب اُسکے
سامنے بیٹھے تو فرمایا کہ دعا ایسے شخص کے حق مین قبول ہوتی ہے کہ تو ... اور
خدای تعالے کی جانب رجوع لاوے اور تیرے قید خانے مین ... ہے
پہلے سب کو چھوڑنا چاہیے اور توبہ کرنا چاہیے عمرو لیث نے ایسا ہی کیا ...
فرمایا پھر حضرت سہل نے کہا کہ خداوندا جیسا کہ تو نے اپنی نافرمانی کی ذلت ... دکھائی
اسیطرح میری طاعت کی عزت اسکو دکھلا اور جس طرح کہ اُسکے باطن کو لباس توبہ پہنایا ہے

Marfat.com

اُسی طرح اُسکے ظاہر کو لباس عافیت کا پہنا آپ یہ مناجات فرما ہی رہے تھے کہ عمرو لیث
بالکل صحیح وسالم ہو گیا بہت سا مال آپ کو نذر دینے لگا آپنے قبول نفرمایا اور وہان سے
باہر تشریف لے آئے ایک مُرید جو آپ کے ہمراہ تھا کہنے لگا کہ حضرت اگر آپ کچھ قبول
فرما لیتے تو میرا جو قرض تھا وہی ادا ہو جاتا اور یہ بہت اچھا ہوتا آپنے فرمایا کہ تجھے زر
چاہیے دیکھ اُس مُرید نے نظر اُٹھا کر دیکھا کہ تمام جنگل ور بیابان زر ہی کا تھا اور لعل آبدار
سے پُر تھا پھر آپنے فرمایا کہ جسکو حق تعالیٰ نے یہ رُتبہ عطا کیا ہو وہ مخلوق سے کسطرح کوئی
چیز لے سکتا ہے۔ نقل ہے کہ جب حضرت سہلؒ سماع یعنے راگ سُنتے تھے تو آپ کو ایسا
وجد وحال پیدا ہوتا تھا کہ آپ پچیس روز تک اُسی وجد وحال مین مستغرق رہتے اور کچھ
کھانا نہ کھاتے اور اگر جاڑا ہوتا تھا تو آپ کو پسینا اس کثرت سے آتا کہ آپ کا پیراہن تر
ہو جاتا جب اس حالت مین علما آپسے سوال کرتے تو آپ فرماتے کہ اس حالت مین
مجھسے مت پوچھو کیونکہ اسوقت مین تمکو مجھ سے اور میرے کلام سے کچھ فائدہ نہوگا۔ نقل ہے
کہ آپ پانی کی سطح پر یون ہی چلے جاتے اور آپ کا پانون کا تلوا تک تر نہوتا ایک بار
لوگون نے کہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ آپ دریا کے سطح پر بغیر کشتی چلے جاتے ہین آپ نے فرمایا
کہ اس مسجد کے مؤذن سے پوچھو کہ وہ راست گو ہے مؤذن نے کہا صاحب مجھے اسکی
تو خبر نہین ہان البتہ مین اسقدر جانتا ہون کہ چند روز ہوئے اس حوض مین غسل فرماتے
تھے پانون پھسلا حوض مین گر پڑے اگر مین موجود نہوتا اور نہ نکالتا تو اُسی مین مرجاتے۔
شیخ ابو علی دقاقؒ کہتے ہین کہ آپ کرامات اور خرق عادات کے مخزن تھے لیکن آپ اپنے
آپکو از حد چھپاتے تھے اور نہین چاہتے تھے کہ اپنی کرامتون کو کسی پر ظاہر ہونے دین
نقل ہے کہ ایک روز آپ مسجد مین بیٹھے تھے ایک کبوتر اُڑتا جاتا تھا گرمی کا موسم تھا تھک کر مسجد
صحن مین گر پڑا اور مر گیا حضرت سہلؒ نے یہ دیکھکر فرمایا کہ شاہ کرمان مر گیا جب دریافت کیا تو
ویسا ہی تھا ایک شخص بزرگان دین سے فرماتے ہین کہ مین جمعے کے روز نماز سے پہلے

Marfat.com

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا ایک سانپ مجکو اُس مکان مین دکھائی پڑا مین ڈرا مینے کہا کہ
مین آؤن آپ نے فرمایا کہ آؤ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ آسمانون کی حقیقت کو نہین
پونہچتا ہے اُس چیز سے کہ روے زمین پر ہے ڈرتا ہی مجھسے کہا کہ جمعے کی نماز کے باری مین
کیا کہتے ہو مینے کہا کہ ہمے اور جامع مسجد سے اتنا فاصلہ ہے کہ اگر چلین تو ایک رات و دن
مین پونہچین آپنے میرا ہاتھ پکڑا مینے نگاہ کی اپنے آپکو جامع مسجد کے اندر پایا مین نے
نماز پڑھی اور باہر آیا اُن لوگونپر مینے نظر کی آپ نے فرمایا کہ اہل لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
بہت ہین مگر مخلص لوگ تھوڑے - نقل ہے کہ شیر اور درندے آپکے پاس آتے
اور آپ اُنکے ساتھ مہربانی فرماتے اور اُنکو کھانا دیتے اور اسی وجہ سے آج تک
اُس گھر کو بیت السباع یعنے درندون کا گھر کہتے ہین - کہتے ہین کہ چونکہ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ
مدام قیام نماز مین رہتے اور ریاضت کرتے تھے آپ کو مرض حرقۃ البول ہو گیا تھا اور
اُس استقدر زیر تھا کہ آپ کئی کئی بار ایک گھڑی مین اُٹھتے تھے اور ہمیشہ ایک برتن
اپنے ساتھ رکھتے تھے مگر یہ عجب ہے کہ جب نماز کے وقت طہارت کر کے نماز ادا کرتے یا منبر
پر بیٹھکر وعظ فرماتے تو اُتنی دیر تک بالکل اچھے ہوجاتے اور جب اِن سے فارغ ہوتے
پھر وہی بیماری زور کر آتی لیکن کیا مجال تھی کہ شریعت کی باتون سے ذرہ سی توفوت
ہو جاوے - نقل ہے کہ آپ نے اپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ کوشش کر کہ تو تمام روز
اللہ اللہ کہا کرے وہ کہا کرتا تھا یہانتک کہ اُسکا خوگر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ رات کو
بھی یہ شغل جاری رکھ اُسنے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اُس مرد کی یہ حالت ہو گئی کہ اگر وہ
اپنے آپ کو خواب مین بھی دیکھتا تو اللہ اللہ کہتا پاتا پھر آپ نے اُس سے فرمایا
اس سے باز آ اور یادداشت مین مشغول ہو اُسنے ایسا ہی کیا کہ سب وقت اسی مین
مستغرق رہنے لگا - کہتے ہین کہ ایکبار وہ گھر مین تھا چھت کی کڑی اُسکے سر پر گری
اُسکا سر پھٹ گیا جو خون کا قطرہ کہ اُسکے سر سے زمین پر ٹپکتا تھا صورت اللہ اللہ پیدا کرتا تھا -

Marfat.com

نقل ہے کہ آپ نے اپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ فلان کام کر اُسنے کہا کہ مین لوگونکی زبان کے خوف سے نہین کرسکتا ہون حضرت سہل نے منھ دوستون کی طرف کیا اور فرمایا کہ مرد اِس کام کی حقیقت کو نہین پونہچتا جب تک کہ دُو صفت سے ایک کو حاصل نہین کرتا یا تو یہ کہ مخلوق اُسکی نظر سے گرجاوے کہ سواے خالق کے کسیکو نہ دیکھے یا اُسکا نفس اُسکی نظر سے گرجاوے کہ کسی سے خوف نہ رکھے جاہے خلق اُسکو کسی صفت مین دیکھے یعنے حق تعالے کے سوا اپنے آپ کو اور جملہ مخلوق کو بھول جاوے خدا ہی کو دیکھے اور اُسکے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ نقل ہے کہ آپ نے ایکبار اپنے ایک مُرید کے سامنے حکایت کی کہ شہر بصرہ مین ایک نانوائی ہے کہ مرتبہ ولایت کا رکھتا ہے آپ کا مُرید یہ سُنکر روانہ ہوا اور بصرہ مین پونہچا نانوائی کو دیکھا کہ داڑھی پر ڈھاٹا باندھے کہ عادت نانوائیون کی ہے روٹی پکار ہا ہے اِس مُرید نے یہ صورت دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اِسکو درجۂ ولایت حاصل ہوتا تو یہ آگ سے خوف نہ کرتا پھر سلام کیا اور سوال کیا نان وائی نے کہا کہ جب ابتدا ہی مین تو نے مجکو نظر حقارت سے دیکھا تجکو میری بات سے فائدہ نہوگا۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مَین ایکبار جنگل مین جارہا تھا مَین نے ایک بُوڑھیا عورت کو دیکھا کہ تن تنہا ایک کساوہ سر کو باندھے لکڑی ٹیکتی چلی آتی ہے اپنے دل مین کہا کہ شاید قافلے سے بچھڑ گئی ہے مینے ہاتھ جیب مین ڈالا تا کہ اُسکو کچھ دون کہ اُس سے اپنا خرچ چلاوے اور اپنے مقصود سے محروم نہ رہے اُس بُڑھیا نے یہ دیکھکر تعجب کی اُنگلی دانتون مین پکڑی اور ہاتھ اپنا ہوا مین پھیلا اُسکی مٹھی زر سے بھر گئی اُسنے پھر مجھ سے کہا کہ تو جیب سے نکالتا ہے اور مَین غیب سے حاصل کرتی ہون اور یہ کہکر نظر سے غائب ہوگئی مَین اُسی کی حسرت مین چلا جاتا یہان تک کہ عرفات مین پونہچا جب مَین طواف گاہ مین گیا تو مینے کعبے کو دیکھا ایک آدمی کے گرد طواف کر رہا ہے جب مَین اُسکے قریب پونہچا تو مینے دیکھا کہ وہی بُڑھیا تھی

Marfat.com

اُسنے مجھے دیکھکر کہا کہ اے سہل جو شخص کہ اس خیال سے قدم اُٹھاتا ہو یعنے اپنی جگہ سے روانہ ہوتا ہے کہ کعبے کا جمال دیکھے اُسکے لیے ضرور ہے کہ کعبے کا طواف کرے لیکن جو شخص کہ قدم اپنی خودی سے اُٹھاتا ہے اسلیے کہ حق تعالےٰ کا جمال دیکھے کعبے کو چاہیے کہ اُسکے گرد طواف کرے۔ **نقل ہے** کہ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرد ابدالوں سے میرے پاس آئے تھے مین اُنکی صحبت مین رہا کرتا اور اُنسے رات کے وقت حقیقت کے مسئلے پوچھا کرتا کیونکہ اُنکا معمول تھا کہ صبح کی نماز پڑھ کر پانی مین گھس جاتے اور جب سے زوال کے وقت تک پانی کے نیچے بیٹھے رہتے جبکہ برادر ابراہیم اذان دیتے وہ پانی کے اندر سے نکلکر باہر آتے اور نماز ظہر جماعت سے پڑھکر پھر پانی کے اندر گھس جاتے لیکن تعجب یہ ہے کہ اُنکے بدن کا ایک بال بھی تر نہوتا تھا اور وہ اسی طرح ہر نماز کے وقت مغرب کی نماز تک نکلا کرتے اور پھر پانی مین گھس جایا کرتے مدت تک وہ اسیطرح میری ساتھ رہے اور نہ مینے اُنکو اتنی مدت کچھ کھاتے اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے دیکھا یہان تک کہ آخر کار چلے گئے۔ **نقل ہے** کہ حضرت سہل نے فرمایا کہ ایک رات کو مین نے قیامت کو خواب مین دیکھا کہ خلائق میدان قیامت مین استادہ ہے یکایک ایک سفید چڑیا نظر آئی کہ میدان قیامت سے ہر جگہ سے ایک ایک کو پکڑتی تھی اور بہشت مین لیجاتی تھی مینے کہا یہ کون چڑیا ہے کہا کہ حق جل شانہٗ نے اپنے بندون کے سر پر احسان رکھا ہے یعنے احسان و کرم فرمایا ہے یکایک ایک کاغذ ہوا سے نمود ہوا مینے اُسکو کھولا اسپر لکھا تھا کہ یہ ایک مرغ ہے کہ اسکو ورع کہتے ہین اور فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجکو بہشت مین لے گئے ہین تو وہان تین سو شخص وہان دیکھا مینے کہا السلام علیکم بعد سلام کے پوچھا کہ دنیا مین سب سے خوفناک کیا چیز آپ لوگ اُس سے بہت زیادہ ڈرتے تھے کیا تھی اُنھون نے کہا کہ خوف خاتمے کا اور فرمایا کہ جب حق تعالےٰ نے چاہا کہ روح حضرت آدم علیہ السلام مین پھونکے روح کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے نام سے اُن مین پھونکا اور اُنکی کُنیت ابو محمدؐ کی اور سارے بہشت مین
ایک پتّا بھی ایسا نہین ہے کہ اُسپر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا نہین ہے
اور کوئی ایسا درخت نہین ہی سارے بہشت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
سے نہین بُویا گیا ہے اور آغاز تمامی اشیار کا آپکے نام نامی سے کیا ہے اور خاتمہ
تمامی انبیا علیہم السلام کا آپ ہی پر ہوگا اسلیے آپ کو خاتم النبیین کہتے ہین اور
اس نام سے ملقب ہین اور فرمایا کہ مینے ابلیس ملعون کو خواب مین دیکھا مینے پوچھا تجھ پر
کون چیز سخت زیادہ ہے اُسنے کہا کہ بندون کے دل کے اشارے جہان کے خداوند
کے ساتھ اور فرمایا کہ مینے ابلیس ملعون کو ایک قوم کے درمیان دیکھا مینے اپنی ہمت سے
اُسکو قید کیا جب وہ قوم چلی گئی تو مینے کہا کہ مین تجکو نہ چھوڑونگا جب تک کہ تو توحید مین
کوئی بات نہ کہے گا ابلیس قریب آیا اور توحید مین ایک فصل بیان کی اس شدومد سے کہ
اگر عارف اُسوقت حاضر ہوتے تو سب حیرت کی اُنگلی دانتون مین پکڑتے۔ اور فرمایا کہ مینے
ایک رات ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ بہت ہی بھوکا تھا کھانا اُسکے سامنے مینے رکھا اگر اُس
کھانے مین کچھ شبہہ تھا اُسنے اُس کھانے کو چھوڑ دیا اور نہ کھایا حالانکہ وہ اسقدر کمزور
ہوگیا تھا کہ اُس رات بھوک کی وجہ سے عبادت الٰہی نکرسکا اور تین سال سے وہ برابر
عبادت مین تھا لیکن اُس رات اُسنے اُس بھوکے رہنے اور ہاتھ مشکوک کھانے سے
کھینچنے کی مزدوری اسقدر پائی کہ جبکہ خلائق کے اعمال کے ثواب اُسکے مقابلے مین کم اور بہت
تھوڑے ٹھہرے آور فرمایا کہ اگر میرا پیٹ شراب سے پُر ہووے تو مین اُسکو زیادہ دوست
رکھتا ہون حلال کھانے سے۔ لوگون نے پوچھا کہ کیون۔ فرمایا اسلیے کہ جب انسان شراب
سے مست ہوجاتا ہی تو اُسکی عقل جاتی رہتی ہی اور شہوت کی آگ بجھ جاتی ہی اور لوگ
اُسکے ہاتھ اور زبان سے امن مین ہوجاتے ہین لیکن جب کہ انسان کا پیٹ حلال کھانے سے پُر
ہوتا ہی تو فضول کی آرزو کرتا ہے اور شہوتین قوی ہوتی ہین اور نفس اپنی آرزوون کی

Marfat.com

...ب مین سر اُٹھاتا ہی آور فرمایا کہ خلوت نشینی درست نہین ہوتی جب تک حلال روزی نہو
...ر حلال میسر نہین ہوتا مگر خداوند عزّوجل جسکو دے آور فرمایا کہ رات و دن مین ایکبار
...مانا طریقہ صدیقون کا ہے آور فرمایا کہ کسی کی عبادت درست نہین ہوتی اور عمل خالص
...ین ہوتا جب تک کہ وہ بھوکا نہ رہے آور فرمایا کہ چاہیے کہ چار چیز کو لازم پکڑے
...کہ عبادت کی درستی نصیب ہو گُرسنگی درویشی خواری اور قناعت کو آور فرمایا کہ جو کہ
...بھوکا رہتا ہے شیطان لعین خدای عزّوجل کے فرمان سے اُسکے پاس تک نہین پھٹکتا۔
...جب سیر ہوکر کھاؤ خداوند تعالیٰ اسے طلب گُرسنگی کرو کہ تمام آفتون کی جڑ سیر ہوکر کھانا ہی
...ور فرمایا کہ جو کہ حرام کھاتا ہی ہفت اندام اُسکے یعنی آنکھ کان زبان پیٹ شرمگاہ ہاتھ
...ؤن گناہ مین پڑتے ہین اور اُس سے قصداً اور بلا قصد گناہ ہی صادر ہوتا ہی اور جو کہ
...حلال کھاتا ہی ہفت اندام اُسکے طاعت مین پڑتے ہین اور خیر کی توفیق اسکو میسر ہوتی ہے
...ور فرمایا کہ صادق حلال وہی ہو کہ اُسمین خدای عزّوجل کو فراموش نکرے۔ **نقل** ہے کہ ایک شاگرد
...بھوک کی وجہ سے نہایت بیقرار ہوا کیونکہ کئی روز بغیر کھائے ہوگئے تھے اُسنے کہا کہ ای اُستاد
الرّزق ... قال ذِکرُ الحیّ الّذی لایموت۔ یعنی اے میرے اُستاد روزی کیا چیز ہے۔ آپ نے
...فرمایا کہ ذکر اُس زندہ کا کہ جسکو موت نہین۔ آور فرمایا کہ مخلوق تین قسم کی ہے ایک تو وہ
...جماعت ہے کہ اپنے نفس سے لڑتی ہے خداوند عزّوجل کے واسطے۔ آور دوسرے وہ کہ خلق سے
لڑتے ہین واسطے خدا کے اور تیسرے وہ کہ حق تعالیٰ کے ساتھ لڑتے ہین اپنے نفس کے
واسطے کہ کیون تیرا حکم ہماری مرضی کے موافق نہین ہو اور تیری مشیت ہماری رضا و رغبت کے
موافق نہین ہے آور فرمایا کہ جو کہ چاہے تقویٰ مین کامل ہونے اُس سے کہ وہ ...
باز آئے آور فرمایا کہ جس عمل مین کہ پیشوائی ... نہین وہ ... واسطے باعث ... خدا ...
ہوگا آور فرمایا کہ بندی کی عبادت درست نہین ہوتی جب تک عدم مین اپنے ... کا اثر
نہین دیکھتا اور فنا مین اثر وجود کا۔ آور فرمایا کہ عالم اور زاہد اور عابد دُنیا سے باہر گئے

Marfat.com

یعنے چلے گئے مر گئے حالانکہ اُنکے دل ابتک غلاف مین تھے کشادہ نہوی مگر دل صدیقون
اور شہیدون کے آور فرمایا کہ مرد کا ایمان کامل نہین ہوتا جب تک کہ اُسکا عمل کامل نہووے
ورع سے اور ورع اخلاص سے اور اخلاص اُسکا مشاہدے سے اور اخلاص یہ ہے کہ بجز
خداے عزوجل کے جملہ کو ترک کرے آور فرمایا کہ خوف کرنے والون کے بہترین مخلص لوگ
ہین - اور مخلصون مین بہترین وہ لوگ ہین جنکا اخلاص موت تک رہے آور فرمایا کہ سواے
مخلص کے کوئی ریا کو نہین جانتا آور فرمایا کہ مخلصون کو بلا و آفت مین مبتلا کرکے
آزماتے ہین اگر وہ اُس رنج و بلا مین بےصبر و بےقرار ہوتے ہین تو اُنکو جدائی نصیب
کرتے ہین اور اگر صبر و شکیبائی کرکے صابر و ثابت قدم رہتے ہین اُنکو وصل حق حاصل
ہوتا ہے آور فرمایا کہ جو کوئی خداوند تعالیٰ کی پرستش اختیار سے نہین کرتا اُسکو خلق کی پرستش
بمجبوری کرنا پڑتی ہے آور فرمایا کہ سواے خداے تعالےٰ کے دل کو کسی اور چیز سے آرام دینا
حرام ہے کیونکہ ایسا شخص یقین کی بُو ہرگز نہ سونگھے گا آور فرمایا کہ ایسے دل مین کہ جس مین
ایسی چیز ہووے کہ جس سے حق تعالےٰ راضی نہین ہرگز نُورِ خدا داخل نہین ہوتا - اور
فرمایا کہ ایسا وجد و حال کہ جسپر قرآن و حدیث شاہد نہون باطل ہے - آور فرمایا کہ فاضلترین
اعمال وہ ہے کہ بندہ پاک ہووے اپنی پاکی کے دیکھنے سے - اور فرمایا کہ ہمت وہ ہے کہ
زیادہ طلب کرے جب تمام ہووی مقصد تک پہنچے یا ادھر مین رہے اور اگر مقصود ظہور
مین نہ آیا تو ضرور کوتاہی ہمت کی ہی آور فرمایا کہ جو کوئی کہ نقل کرتا ہی ایک نفس ہی ساتھ
دوسرے کے بغیر یاد خدا کی وہ تمام عمر اپنی ضائع کرتا ہے آور فرمایا کہ جو دل کہ علم سے سخت
ہوتا ہے وہ تمام دلون سے سخت ہوتا ہی اور اُس دل کی علامت کہ علم سے سخت ہوتا ہے
یہ ہی کہ بستۂ علت و تدبیر ہو کر اپنی تدبیر کے بھروسے پر خداوند تعالیٰ کو کوئی اپنا کام نہین
سونپتا اور جسکو کہ حق تعالےٰ اُسکو اُسکی تدبیر پر چھوڑ دیتا ہے اُس جہان مین اُسکو
اپنے سے جُدا رکھتا ہے اور اُس جہان مین دوزخ اُسکی قرارگاہ بناتا ہے آور فرمایا کہ علماء

Marfat.com

ن قسم کے ہین ایک تو وہ عالم کہ ظاہری علم کے عالم ہین اور اپنا ظاہری علم اہل ظاہر کے
امنے ظاہر کرتے ہین اور دوسرے وہ عالم ہین کہ جو عالم باطن ہین اور وہ اپنے علم کا اظہار
صاحبانِ باطن کے سامنے کرتے ہین اور تیسرے وہ عالم ہین کہ انکا علم اُن کے
ور حق تعالے کے درمیان ہے اور دوسرے اُن کے علم سے بالکل بیخبر ہین
ور فرمایا کہ آفتاب کا طلوع ہونا اور غروب ہونا اگر زیبا و خوش ہے تو ایسے شخص پر ہے
ر جو اپنا تن و جان و مال و دُنیا و آخرت حق تعالیٰ پر فدا کرتا ہی اور حق تعالیٰ کو ان
سب برگزیدہ سمجھتا ہے اور فرمایا کہ جہل سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہے اور فرمایا کہ دیکھو
اپنے آپ کو بزرگ سمجھکر فقیرون کو حقارت کی آنکھ سے مت دیکھنا کیونکہ وہ یعنے فقرا
وارث اور قائم مقام انبیا علیہم السّلام کے ہین۔ کسی نے کہا کہ آپ کا علم کیا ہے آپ نے
فرمایا کہ ہمارا علم ایسا نہین کہ تصرف مین آوے لیکن وہ علم ایسا ہی کہ تکلف سے رہا نہین کر سکتا
زدہ بات درمیان مین آوے تحقیق تمامی ہستی کو تجھ سے لے لیوے اور فرمایا کہ ہمارے
اصول چھہ ہین ایک تو تمسک خدای تعالے کی کتاب پر دوسرے اقتدا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سُنّت پر تیسرے حلال کھانا چوتھے خلق آزاری سے برگران رہنا اگرچہ وہ
آزار پہونچاوین پانچوین منہیات سی دور رہنا چھٹے حقوق کے اداکرنے مین جلدی کرنا۔
اور فرمایا کہ ہماری مذہب کے اصول تین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا اخلاق اور
افعال مین دوسرے حلال کھانا تیسرے افعال مین اخلاص پیدا کرنا اور پہلی چیز کہ مبتدی کو
چاہیے توبہ ہے اور وہ گناہون پر شرمندہ ہونا بُری خواہشونکو دل سی دور کرنا اور بُری
حرکتون کو نیک حرکتون سی بدلنا ہے۔ اور بندی کو توبہ حاصل نہین ہوتی جب تک کہ خاموشی
اپنے اوپر لازم نہین کرتا ہی اور خاموشی لازم نہین ہوتی جب تک کہ خلوت نشینی اختیار
نہین کرتا ہی اور خلوت نشینی لازم نہین ہوتی جب تک کہ حلال نہین کھاتا ہی اور خورش حلال
حاصل نہین ہوتی جب تک کہ حق تعالیٰ کا حق ادا کرے اور حق تعالیٰ کا حق ادا نہین کیا جاتا

Marfat.com

جب تک کہ جملہ اعضا کو نگاہ نرکھے اور ان تمام کو کہ بیان کیا ہمنے کوئی بھی حاصل نہین ہوتا
جب تک کہ خداوند عزّ وجل سے توفیق کا خواہان نہووے ان تمامی پر اور فرمایا کہ اوّل مقام
عبودیت اپنے اختیار سے خالی ہونا اور اپنی قدرت و قوّت سے بیزار ہونا ہے اور فرمایا
کہ بزرگترین مقامات وہ ہے کہ اپنی بدخصلتی کو نیک خصلتی سے بدل کرے اور فرمایا کہ
آدمیونکو دو چیزین ہلاک کرتی ہین ایک تو طلب عزّت دوسرے خوف درویشی۔ اور فرمایا کہ
جسکا دل فروتن و متواضع زیادہ ہوتا ہے شیطان اسکے قریب نہین پھٹکتا۔ اور فرمایا کہ
پانچ چیزین گوہر نفس ہین وہ درویش کہ توانگری دکھاوے وہ بھوکا کہ سیری کا اظہار کرے
وہ اندوہگین کہ خوشی دکھاوے وہ مرد کہ کسی سے دشمنی ہووے اور دوستی کا اظہار کرے
اور وہ شخص کہ رات بھر نماز پڑھے اور دن بھر روزہ رکھے اور اپنے آپ کو قوّت والا ظاہر کرے
اور فرمایا کہ خداوند عزّ وجل اور بندے کے درمیان کوئی پردہ سخت تر دعوی کے پردے سے
نہین ہے اور کوئی راہ افتقار یعنی محتاجی و عاجزی سے نزدیک زیادہ خداوند عزّ وجل سے
نہین ہے اور فرمایا کہ جو کہ مدعی ہوتا ہے خائف نہین ہوتا اور جو کہ خائف نہین ہوتا امین
نہین ہوتا اور جو کہ امین نہین ہوتا اسکو سلطان کے خزانون پر آگاہی نہین ہوتی۔ اور
فرمایا کہ جو کہ دوروئی کرتا ہے اپنے سے غیر کے ساتھ وہ صدق کی بو بھی نہ پاویگا اور
اپنے ساتھ دوروئی ریا ہووے اور فرمایا کہ جو بدعتی سے ملتا ہے سنّت اس سے چھین
لیجاتی ہے اور جو کہ بدعتی کے افعال سے خوش ہوتا ہے حق تعالی نور ایمان اس سے لے لیتا ہے
اور فرمایا کہ جو مال کہ اہل معاصی سے لیوین حرام ہے اور فرمایا کہ سنّت کی مثال دنیا مین مثل
بہشت کے ہے آخرت مین اور فرمایا کہ جو کہ بہشت مین داخل ہوا رنج و بلا سے امن مین ہوا
اسی طرح سے جو شخص کہ سنّت کی راہ پر پڑا خواہش نفسانی اور بدعت سے امن مین ہوا
اور فرمایا کہ جو کہ طعن کرتا ہے کسب پر گویا کہ سنّت پر طعن کرتا ہے اور جو کہ طعن کرتا ہے
توکّل پر گویا کہ ایمان پر طعن کرتا ہے اور فرمایا کہ اہل توکّل کا کسب درست نہین جب تک

Marfat.com

کہ راہِ سنت کو اختیار نہ کرین اور جو متوکل ہے اُسکا کسب درست نہین مگر خلق کی مددگاری
کی نیت سے تاکہ لوگون کا دل اُس سے فارغ ہووے اور فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ صبر سے بیٹھے تو ایسا کر اور اُس قوم سے مت ہو کہ صبر تجھپر بیٹھے اور فرمایا کہ تمام آفتون
کی جڑ تھوڑا صبر ہے چیزون مین۔ اور عارف کے شکر کی غایت وہ ہے کہ جانے کہ عاجز
ہے اِس سے کہ اُسکا ایسا شکر ادا کرنے سے کہ جیسا کہ شکر کے ادا کرنے کا حق ہے [illegible]
اور فرمایا کہ خداوند عزّ وجل کی ساعت بساعت دمبدم عطاؤن کا نزول ہے اور سب سے
بڑی عطا وہ ہی کہ اپنی یاد تیرے دل مین ڈالتا ہے اور فرمایا کہ خدا کو بھول جانے سے
بڑھکر کوئی گناہ نہین ہے اور فرمایا کہ جو کہ اپنی آنکھونکو حرام کی طرف سے بند کرتا ہی ہرگز
اُسکی عمر بھر کوئی صدمہ اُسکو نہین پہونچتا اور فرمایا کہ حق تعالی نے عرش سے لیکر
ثریٰ تک کوئی مکان عزیز تر مومن کے دل سے پیدا نہین کیا کیونکہ خلق کو اپنی معرفت
سے عزیز تر کوئی شی نہین عطا کی ہے اور ظاہر ہے کہ عزیز ترین چیز کو عزیز ترین جگہہ مین
رکھتے ہین پس ثابت ہوا کہ دل مومن عزیز تر ہے اور اگر جہان مین اُس سے عزیز ترین کوئی
جگہہ ہوتی تو ضرور اپنی معرفت کو اُس مین رکھتا اور فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ کبھی اُسکا ذائقہ
نہین بدلتا بلکہ ہر دم خوشبودار تر ہوتا ہے اور فرمایا کہ کوئی یاری دہ نہین ہی مگر خدا تعالی
اور کوئی دلیل و رہنما نہین ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی توشہ نہین سے مگر
تقوی اور کوئی عمل نہین ہے مگر صبر ان پانچ چیزون پر کہ مینے بیان کین اور فرمایا کہ
کوئی روز نہین گذرتا کہ حق تعالی ندا نہین کرتا کہ ای میرے بندے تو انصاف نہین دیتا ہی
مین تجکو یاد کرتا ہون اور تو مجھے فراموش کرتا ہے اور تجکو اپنی طرف بلاتا ہون [illegible]
دوسرے کسی کی درگاہ مین جاتا ہی اور مین بلاؤن کو تجھ سے ہٹاتا ہون [illegible] گناہ پر
تکیہ لگاتا ہے ای فرزند آدم کل قیامت کو کہ تو حاضر ہوگا کیا معذرت پیش کریگا اور فرمایا
کہ خدا ی تعالی نے خلق کو پیدا کیا اور فرمایا کہ مجھسے بھید کہو اور اگر بھید نہین کہہ سکتے ہو تو

Marfat.com

میری طرف دیکھو اور یہ بھی نہین کر سکتے ہو تو اپنی حاجت ہی مجھسے مانگو اور فرمایا کہ ہرگز دِل زندہ نہین ہوتا جب تک کہ نفس نہین مرتا اور فرمایا کہ جو کہ اپنے نفس پر مالک ہوا عزیز ہوا بلکہ دوسرون پر بھی مالک ہوا جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ اپنی تن کا بادشاہ ہر تن کا بادشاہ ہی کیونکہ کوئی دشمن تجھپر غالب نہ آئیگا جب کہ تو اپنے اوپر غالب ہوگا اور جسکا کہ نفس اُسپر مالک ہوا ذلیل ہوا اور صدیقون کا اوّل گناہ نفس کے ساتھ اُنکا موافقت کرنا ہی اور فرمایا کہ خداوند عزّوجل کے نزدیک کوئی عبادت فاضلتر مخالفت خواہش نفسانی سے نہین ہے اور فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا خداوند عزّوجل کو پہچانا اور جس نے کہ خداوند تعالےٰ کو پہچانا غم اور شادی کے سمندر مین غرق ہوا اور فرمایا کہ معرفت کی غایت حیرت اور دہشت ہے اور فرمایا کہ اوّل مقام معرفت وہ ہے کہ بندے کو یقین دیتے ہین اور اُس یقین کی وجہ سے تمامی اعضا اُسکے آرام پکڑتے ہین یعنی بڑی خطرے بباعث کمزوری یقین کے پیدا ہوتے ہین بدینوجہ پہلے اُسکو یقین کامل عطا فرماتے ہین اور فرمایا کہ اہل معرفت خدا اصحاب اعراف ہین تمامی نشان سے اُنکو پہچانتے ہین۔ اور فرمایا کہ صادق پر خدائے تعالےٰ ایک ایسا فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ جب وقت نماز آتا ہی بندے کو نماز کے واسطے آمادہ کرتا ہے اور اگر سو گیا ہو تو بیدار کرتا ہی اور فرمایا کہ کافرون اور گنہگارون کی توبہ سے بڑھکر نا اُمیدی زبانی توبہ مین ہی اور فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا خلق پر لازم ہے مگر اُسپر دل سے اعتقاد رکھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور عمل سے وفا کرنا ضروری ہی اور فرمایا کہ اوّل توبہ اجابت ہی پھر انابت پھر توبہ پھر استغفار اور اجابت فعل سے ہی اور انابت دل سے اور توبہ نیت سے اور استغفار تقصیر سے اور فرمایا کہ صوفی وہ ہی کہ صاف ہو کدورت سے اور پُر ہو تفکر سے اور خداوند عزّوجل کے قرب مین علٰحدہ ہو دے بشر سے اور خاک و زر اُسکی آنکھ مین یکسان ہووے اور فرمایا کہ تصوف کم کھانا اور خداوند عزّوجل کے ساتھ آرام پکڑنا اور لوگون سے بھاگنا ہے اور فرمایا کہ توکّل حال

Marfat.com

انبیا علیہم السّلام کا ہی جو کوئی کہ توکّل مین حال پیغمبر کا رکھتا ہے اُس سے کہدو کہ اُسکی سُنّت کو نہ چھوڑے اور فرمایا کہ اوّل مقام توکل مین وہ ہے کہ خدا کی قدرت کے آگے اِس طرح رہے جیسے کہ مُردہ غسّال کے آگے رہتا ہے تا کہ جس طرح کہ چاہے اُسکو لوٹا دے اور اُسکی کچھ خواہش نہ ہووے اور حرکت نہو۔ اور فرمایا کہ توکّل درست نہین ہوتا مگر بذل روح سے اور بذل روح حاصل نہین ہوتا مگر تدبیر کے ترک سے اور فرمایا کہ توکّل کے نشان تین ہین ایک وہ کہ سوال نکرے اور جب روبرو آوے قبول نہ کرے اور جب قبول کرلیوے چھوڑ دیوے اور فرمایا کہ اہل توکل کو تین چیزین دیتے ہین حقیقت یقینی اور مکاشفہ غیبی اور مُشاہدہ قُرب حق تعالے اور فرمایا کہ توکل وہ ہے کہ تو حق تعالے کو متّہم نہ کرے یعنی جو کچھ کہ اُسنے کہا ہے تجکو پہونچاؤنگا ضرور پہونچاوے گا اور فرمایا کہ توکل وہ ہے کہ اگر کوئی چیز ہووے اور اگر نہووے ہر دو حال مین ساکن رہے اور فرمایا کہ توکل اُس دل کو حاصل ہوگا کہ جو خداے تعالے کے ساتھ علاقہ ماسوا کو چھوڑ کر زندگی بسر کریگا۔ اور فرمایا کہ جملہ احوال کے واسطے ایک رُو ہے اور ایک پُشت مگر توکل کے واسطے کہ تمامی رُو ہی ہے بغیر پُشت کے مطلب اسکا یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پرہیز کرنا دُنیا سے ہووے اور مجاہدہ نفس اور ہوا کی مخالفت مین ہووے اور علم معرفت اشیا کے دیکھنے اور جاننے مین ہووے اور خوف و رجا لطف کے پایہ ہووے اور تفویض و تسلیم رنج وعنا مین ہووے اور رضا قضا پر اور شکر نعمتون پر اور صبر بلا پر اور توکل خدا ہی پر ہووے اسلیے توکل ہمہ رو بغیر پُشت ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوستی بھی اسطرح پر ہے تو مین اُسکو جواب دونگا کہ دوستی ساتھ خداے تعالی کے ہوتی ہے نہ خدا پر اور فرمایا کہ دوستی ایسی [illegible] طاعت کی گردن مین ہاتھ ڈالنا اور مخالفت سے دور ہونا اور فرمایا کہ [illegible] دوست رکھتا ہے عشق اُسکا رکھتا ہے اور فرمایا کہ حیا خوف سے بلند تر ہے کیونکہ حیا خاص بندون کو ہوتی ہے اور خوف خالمون کو اور فرمایا کہ عبودیت راضی رہنا ہے [illegible]

Marfat.com

خدائے عزوجل کے فعل پر۔ اور فرمایا کہ مراقبہ وہ ہے کہ دنیا اور آخرت کے فنا ہونے سے نہ ڈرے اور فرمایا کہ خوف نر ہے اور رجا مادہ ہے اور ایمان ان دونوں کا فرزند ہے اور فرمایا کہ جس دل مین کبر و غرور ہوتا ہے خوف و رجا اُس دل مین قرار نہین پکڑتے۔ اور فرمایا کہ خوف منہیات سے دور ہونا اور رجا احکام کی بجا آوری کے واسطے دوڑنا ہے اور علم رجا سے حاصل نہین ہوتا مگر خوف سے اور فرمایا کہ بلند ترین مقام خوف وہ ہے کہ بندہ ڈرنیوالا ہووے اِس سے کہ خدای تعالے کے علم مین اُسکی قسمت مین کیا لکھا ہے کہتے ہین کہ ایک شخص نے دعوی خوف کا کیا حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرے سر مین قطعیت یعنی علحدگی و بریدگی کے خوف کے علاوہ اور کوئی خوف ہے اُس نے کہا کہ ہان ہے آپ نے فرمایا کہ تو نے خدای تعالے کو ابھی نہین پہچانا کیونکہ تو قطعیت سے نہین ڈرتا اور فرمایا کہ صبر کرنا خدائے تعالے سے خوشی کی اُمید رکھنا ہے اور فرمایا کہ مکاشفہ وہ ہی کہ فرمایا ہے لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا یعنے اگر اُس چیز سے پردہ اُٹھا دیا جائے تو میرا یقین زیادہ نہو اور فرمایا کہ فتوت یعنی جوانمردی پیروی سُنّت ہے اور فرمایا کہ زہد چار چیزون مین ہے اوّل کہانے کی چیزون مین کہ آخری نتیجہ اُسکا پاخانہ ہے اور دوسرے پہننے کے کپڑون مین کہ آخر کو کہنہ و ناچیز ہوگا اور تیسرے بھائی بندون مین کہ اُسکا آخر جدائی ہوگی اور چوتھے زہد دنیا مین کہ آخر اُسکی فنا ہے اور فرمایا کہ ورع دنیا کا چھوڑنا ہے اور دنیا نفس ہے جو کہ اپنے نفس کو دوست رکھتا ہی خدا کے دشمن کے ساتھ دوستی کیے ہے اور فرمایا کہ نفس کو چھوڑ کر خدائے تعالے کی طرف رجوع کرنا ایک سخت سفر ہے اور فرمایا کہ نفس تین صفتون سے خالی نہین یا تو کافر ہے یا منافق یا مُرائی یعنے ریاکار۔ اور فرمایا کہ نفس کی شرارتین بہت ہین ایک منجملہ اُن شرارتون کے یہ ہے کہ فرعون کو فرعونی پر رکھتا ہے اور دعوی خدائی کا ہے اور فرمایا کہ اُنس اُس شخص کے ساتھ کر کہ جو اُس کے نزدیک ہی جسکی تجکو ضرورت ہے اور فرمایا کہ حق تعالی نے نکوکارون کو خیرات سے قربت دی

یقین سے قربت دی اور فرمایا کہ روغن کو نگاہ رکھ تا کہ عقل کی شمع روشن رہے کیونکہ کسی نے
من نے ہرگز خدا کو نہ پایا ہے اور فرمایا کہ تجلی تین طرح پر ہے تجلی ذات کہ وہ مکاشفہ ہے
اسرار الٰہی کا دل پر سالک کے کشف ہونا اور تجلی صفات اور وہ موضع نور ہے اور تجلی
ذات اور وہ آخرت ہی اور دنیا یعنے جو اسمیں ہی اور فرمایا کہ انس یہ ہے کہ بندے کے
لما بندی سے انس لیتے ہیں اور بندہ انس لیتا ہے خدا تعالے سے اور فرمایا کہ ورع
کا اول درجہ ہے اور زہد توکل کا اول درجہ اور توکل عارف کا اول درجہ اور
عت کا اول درجہ ہے اور قناعت شہوات یعنی خواہشہائے نفسانی کا ترک کرنا ہے اور
رضائے حق کا اول درجہ ہے اور رضا موافقت کا اول درجہ ہے لوگوں نے پوچھا
نفس پر سب سے کون چیز سخت تر ہے فرمایا کہ اخلاص کیونکہ نفس کو اخلاص میں کچھ نصیب
نہیں ہی اور فرمایا کہ اخلاص اجابت یعنی قبولیت ہی جسکو اجابت یعنی قبولیت نہیں اخلاص بھی
نہیں اور فرمایا کہ اخلاص یہ ہے کہ جسطرح کہ دین کو خدا ئے تعالے سے لیا ہے اسی طرح
خدائے تعالے کے حوالے کرنا اور کسیکو نہ دینا لوگوں نے کہا کہ آپ ہمسے صادقوں
کے اوصاف بیان کریں فرمایا کہ تم اسرار صادقوں کے لاؤ یعنے سیکھو تا کہ میں تم کو
بردوں صادقوں کے اوصاف سے لوگوں نے پوچھا کہ گناہ ہو کیا ہے فرمایا کہ
بودیت۔ لوگوں نے پوچھا کہ گنہگار دن میں بھی اس ہوتا ہے فرمایا کہ نہیں ہوتا اور
نفس میں کہ اندیشہ گناہ و نافرمانی کا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ جو لوگ اطاعت میں
ہیں انکو ثواب کس چیز کا ملتا ہے آپنے فرمایا کہ وہ وہاں ہونا
لوگوں نے کہا کہ ایک مرد کہتا ہے کہ میں روز
برکت نہیں تیے فرمایا کہ یہ بات نہیں
کرامات وہ دن میں ایکبار کوانا
دن میں کھانا کھانا صدیقوں کا

لوگون نے کہا کہ تین بار کھانا فرمایا کہ کھانا چارپایون کا یعنے چارپایون کا کام ہی لوگون
نیک خصلتی کو پوچھا فرمایا کہ سب سے ادنی درجہ اُسکا یہ ہی کہ لوگونکی تکلیف کا بوجھ کھینچنا اور
بدی کا بدلہ نکرنا بلکہ اُسپر معاف کرنا اور اُسکے واسطے خداوند عزّوجل سے استغفار کرنا اور
فرمایا کہ بندون کا خدای تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا زہد ہے۔ لوگون نے پوچھا کہ کس چیز سے
بندہ لطفِ حق کے اثر کا مستحق ہوتا ہے فرمایا کہ گرسنگی اور بیماری اور بلامین صبر کرنے اور
اِلّا ماشاء اللہ تعالےٰ کے کہنے سے۔ لوگون نے پوچھا کہ جو کہ بہت روز تک کچھ نہین کھاتا ہے
وہ بھوک کہان چلی جاتی ہے فرمایا کہ اُس نار یعنے آتش گرسنگی کو نورِ الٰہی افسردہ کردیتا ہے
اور فرمایا کہ گرسنگی کی تین قسم ہین ایک جُوع طبع اور یہ محلِ عقل ہے اور دوسرے جُوعِ ہوس
اور یہ موضع فساد ہے اور تیسرے جُوعِ شہوت اور یہ موضع اسراف ہی۔ لوگون نے پوچھا
کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ گناہ کا بھول جانا ایک مرد نے کہا کہ توبہ وہ ہے کہ گناہ کو بھولے نہین
حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا نہین ہے جیسا کہ تو نے سمجھا ہے کیونکہ جفا کو
وفا کے ایام مین سخت جفا یعنے ظلم ہے ایک شخص نے کہا کہ مجھے وصیت فرمایئے فرمایا
تیری نجات چار چیزمین ہی بیخوابی اور تنہائی اور کم کھانا اور خاموشی اُسنے کہا کہ آپ
چاہتے ہین کہ مین آپ کی صحبت مین رہون آپنے فرمایا کہ جب مین مرجاؤنگا تو تو کس
صحبت مین رہے گا اُسنے کہا کہ خدای تعالےٰ کے ساتھ آپنے فرمایا کہ اب بھی آپ کو اُسکے
ساتھ رکھ اُسنے کہا کہ کہتے ہین کہ شیر آپ کی زیارت کو آتے ہین فرمایا ہان کُتا کُتے کے
پاس آتا ہے اگر تو درندون سے ڈرتا ہی تو میری صحبت مین مت رہ لوگون نے کہا کہ درویش کب
آسودہ ہوتا ہے فرمایا کہ حالت استغراق مین۔ لوگون نے کہا کہ ہم تمام خلق سے کس کے
ساتھ صحبت رکھین فرمایا کہ عارفون کے ساتھ کیونکہ وہ ہر چیز کو کمتر شمار کرتے ہین اور
فعل کہ کسی سے صادر ہوتا ہے اُسکی اُنکے پاس ایک تاویل ہوتی ہے یعنی اُس فعل
گرفت نہین کرتے ضرور ہے کہ تجکو ہر حال مین معاف و معذور رکھین گے

Marfat.com

مناجات

ہی مناجات یہ ہی- الٰہی تو مجھ ایسے ناچیز کو یاد کرتا ہی کہ مین کچھ بھی نہین ہون اور اگر مین
یاد کرون تو مین ہون ہی کیا مجھے یہ خوشی کافی نہین اور مجھ سے ناکس زیادہ کوئی بھی نہوگا
ہین کہ سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اور واعظ حقیقی تھے اور بہت خلق اُنکی مبتلا تھی اور بہت
ی اور اُس روز کہ وفات اُنکی نزدیک پہونچی چار سو مُرید اُنکے تھے اور وہ سب سردا...
تی اُنکے آس پاس اور سرہانے بیٹھے تھے پوچھا کہ ای شیخ آپ کا جانشین کون ہوگا اور آپ
منبر پر کون وعظ کہے گا- ایک آتش پرست تھا کہ اُسکو شاد دل گبر کہتے تھے حضرت سہل
ن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھین کھولدین اور فرمایا کہ میری جگہ شاد دل گبر بیٹھے گا یہ سنکر اُن
نے کہا کہ شاید حالت نزع مین شیخ کی عقل مین کچھ فتور آگیا ہی بھلا جس شخص کے چار سو شاگرد عالم
بیدار ہون ایک گبر کو کہے کہ میرا جانشین بناؤ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شور و غوغا
مت کرو جاؤ اور شاد دل کو بلا لاؤ گئے اور اُسکو بلا لائے آپ نے جب اُسکو دیکھا فرمایا کہ تم میری
وفات کے تین روز بعد نماز ظہر ادا کر کے میرے منبر پر بیٹھکر خلق کے سامنے وعظ کہنا یہ کہا اور
واصل بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تیسرے روز نماز کے بعد خلق جمع ہوئی
شاد دل آیا اور منبر پر چڑھا وہی اپنی کلاہ گبری سر پر دھرے اور زنار کمر پر باندھے تھا پہلے
اُسنے کہا کہ تمھارے اُس سردار نے مجکو تمھارا ہادی بتایا ہی اور مجھسے فرمایا کہ ای شاد دل وہ وقت
آگیا کہ تو اُس آتش پرستی کے زنار کو کاٹ ڈالے توڑ کر پھینکدیوے تو اب مین کاٹتا ہون
اور فی الفور چھری نکالکر زنار کو کاٹ ڈالا اور وہ گبری ٹوپی سر سے اُتار کر پھینکدی اور کلمہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر کہا کہ شیخ نے کہا ہی کہ ... کہنا
جو کہ تمھارا پیر تھا اور تمھارا اُستاد بھی تھا اُسنے نصیحت کی ہی اور اُستاد کی ...
دیکھو شاد دل نے زنار ظاہری کاٹا اگر تم چاہتے ہو کہ کل قیامت کو ہمکو دیکھو تو تمکو تمھاری
جوانمردی کی قسم ہے کہ اپنی جوانمردی سے اپنے سارے باطنی زنار کاٹ ڈالو یہ اُسکا کہنا تھا

کہ حاضرین جنازہ پر قیامت کا سا شور و غوغا بلند ہوا اور سب کی عجیب حالت ہو گئی نقل ہے
کہ اس روز کہ شیخ کا جنازہ اُٹھایا بہت خلق جمع تھی اور فریاد و آہ و زاری کرتی تھی ایک یہودی
جسکی عمر ستر برس کی تھی جب یہ شور و غوغا سنا باہر آیا تاکہ دیکھے کہ کیا حال ہے جب جنازہ اُسکے
قریب پہونچا تو وہ شور کرنے لگا کہ لوگو جو کچھ کہ میں دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو لوگوں نے کہا کہ تو
کیا دیکھتا ہی کہا کہ فرشتے آسمان سے اُتر اُتر کر آتے ہیں اور اُسکے جنازے پر مل رہے ہیں اور یہ کہتے ہی اُسنے کلمۂ
شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا حضرت ابو طلحہ مالکی کہتے ہیں کہ سہل رحمۃ اللہ علیہ جس روز کہ ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوئے اور جس روز کہ وفات کی روزہ دار تھے اور حق تعالیٰ سے واصل ہوئے
ایسے ہی حال میں کہ روزہ افطار نہ کیا تھا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ
یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد سامنے سے آپ کے گذرا حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ یہ مرد کچھ اسرار رکھتا ہی اتنے میں وہ مرد غائب ہو گیا بہت تلاش کیا نہ پایا جب حضرت سہل
رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی ایک مرید آپ کی قبر پر بیٹھا تھا وہی مرد گذرا مرید نے اُسے دیکھ
کہا کہ اے خواجہ اس شیخ نے کہ یہاں مدفون ہی کہا تھا کہ تو اسرار رکھتا ہے تجھے اُس خدا
حق کی قسم کہ جسنے تجھکو یہ اسرار عطا کیا ہے کہ کوئی کرامات ہم کو دکھا اُس مرد نے حضرت سہل
رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی طرف اشارہ کیا کہ اے سہل کہو حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے باواز بلند
قبر میں کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ پھر اُس مرد نے کہا کہ اے سہل کہتے ہیں
کہ اہل قبر کے واسطے کہ جسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہا ہو قبر کا اندھیرا
اندھیرا ہوتا ہے کیا سچ ہے حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ راست ہے

اکیسواں باب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

Marfat.com

ؤنسیم وصال کے ہمدم وہ حریم جلال کے محرم وہ صدر طریقت کے مقتدا وہ راہِ حقیقت کے رہنما
ہ عارف اسرار شیخی قطب وقت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقدم طریقت او رمقتداے طوائف تھے
م قسم کے لطیفون سے مخصوص تھے اور سیّد محبان وقت اور خلاصۂ عارفان عہد کے تھے بلکہ اگر
رف نہوتے تو معروف نہوتے اور کرامات اور ریاضات اُنکی بہت ہین اور فتوی اور تقوی مین
یت عظیم تھی اور لطف و قرب سے متصف تھے اور مقام شوق اور اُنس مین درجۂ اعلی رکھتے تھے آپ کے
ن اور باپ ترسا تھے جب اُنھون نے آپ کو معلم کے پاس بھیجا تو اُستاد نے کہا کہو ثالث ثلاثہ
پ نے فرمایا کہ نہین بلکہ ہُوَ اللّٰہُ اَلْوَاحِدُ ہرچند معلم کہتا تھا کہ کہو ثالث ثلاثہ پھر آپ یہی کہتے تھے
نین وہ ایک ہے بہتیرا اُستاد نے آپ کو مارا لیکن مفید نہوا ایک بار اُستاد نے آپ کو سخت مارا
پ بھاگ گئے اور پھر آپ کو نہ پایا آپکی مان اور باپ نے کہا کہ کاشکے وہ پھر آجاتا اور جس دین
ن کہ وہ چاہتا ہم اُسکے ساتھ موافقت کرتے آپ وہانسے خدمت مین علی بن موسی الرضا
مۃ اللہ علیہ کی پونہچے اور اُن ہی سے بیعت کی و رمسلمان ہوئے اُسکے بعد آپ آئے
ور اپنے باپ کے گھر پر دستک دی کہا کہ کون ہے کہا معروف کہا کہ کونسے دین مین ہے
ما کہ دین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے باپ اور مان بھی مسلمان ہو گئے
ہر حضرت داؤد طائیؒ کی خدمت مین حاضر ہوے بہت ریاضت کی اور عبادت تمام بجا لائے
ور اسقدر صدق مین قدم رکھا کہ مشہور ہو گئے محمد بن منصور طوسی نے کہا کہ مَین حضرت معروفؒ
ے نزدیک بغداد مین تھا مینے ایک اثر اُنمین دیکھا مینے کہا کہ مَین کل کے روز آپ کے
پاس تھا یہ نشان نہ تھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایسی بات کہ جو تیرے حوصلے سے
ہر ہے مت پوچھ بلکہ وہ بات پوچھ جو تیرے کام آوے مینے کہا کہ آپ کو آ
معبود کی قسم ہے بتائیے کہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ کل نماز پڑھتے مین میرے دل مین گذرا
ہ مکہ معظمہ مین جاؤن اور طواف کرون مَین وہان گیا اور طواف سے فارغ ہو کر چاہ زمزم
کی طرف گیا کہ پانی پیون میرا پانون پھسلا اور مَین مُنھ کے بھل گرا یہ نشان اُسی کا ہے -

Marfat.com

نقل ہے کہ حضرت معروفؒ نے فرمایا کہ مین ایکبار اپنا مُصلّے اور کلام مجید مسجد مین چھوڑ کر
طہارت کے واسطے گیا ایک بڑھیا میری بعد مسجد مین آئی اور مُصلّیٰ اور قرآن مجید دونون اُٹھا
جلدی اتنے مین مین بھی آیا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا جب اُسکے مین قریب پونہچا تو مین نے
سر جھکا کر اُس سے کہا (تاکہ میری آنکھ اُسکے چہری پر نہ پڑے) کہ کیا آپ کا کوئی لڑکا قرآن خوان
اُسنے کہا کہ نہین مینے کہا تو پھر آپ کلام مجید کیا کرینگی مجھے دیدیجیے اور مُصلّیٰ آپ ہی لیجایئے
وہ بُڑھیا اِس حلم و بُردباری سے متعجب ہی اور دونون چیزین مجکو لوٹا دین مینے کہا کہ
کہ مُصلّے مینے آپ کو بخشدیا آپ لیجایئے لیکن وہ عورت کچھ ایسی شرمندہ ہوئی کہ چلی گئی
اور نہ لیا۔ نقل ہے کہ ایکروز حضرت معروفؒ ایک جماعت کے ساتھ جارہے تھے ایک
جوانون کی جماعت فسق و فجور مین مبتلا تھی جب اُنسے گذر کر دجلے کے کنارے پونہچے
آپ کے ہمراہیون نے کہا کہ یا شیخ دُعا کیجیے تاکہ حق تعالیٰ اِن سب کو غرق کردیوے
اُنکی نحوست منقطع ہو جاوے اور اُنکی فساد کا اثر دوسرون پر نہ آوے حضرت معروفؒ
فرمایا کہ ہاتھ اُٹھاؤ پھر فرمایا کہ الٰہی جس طرح کہ تونے اُنکو خوش عیش مین رکھا ہے اسیطرح
اس جہان مین عیش خوش عطا فرمائیو سب اصحاب متعجب ہے اور کہا کہ ای شیخ ہم اس راز
نہین جانتے ہین آپنے فرمایا کہ ذرا توقف کرو کہ ظاہر ہو جائے گا اُس جماعت کی نظر
جون ہی کہ شیخؒ پر پڑی اُنھون نے اپنے رباب توڑ ڈالے اور شراب پھینکدی اور زار زار
رونے لگے اور آکر حضرت شیخؒ کے قدمون پر گرے اور توبہ کی حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ تمنے دیکھا
کہ مُراد سب کی بغیر ڈوبے حاصل ہوئی اور بغیر اُسکے کہ رنج کسیکو پونہچے۔ نقل ہے
سری سقطیؒ نے کہا کہ مینے عید کے روز حضرت معروفؒ کو دیکھا کہ کھجورین چن رہے ہین
مینے کہا کہ آپ یہ کیا کررہے ہین آپ نے فرمایا کہ مینے اِس لڑکے کو دیکھا کہ رو رہا تھا
پوچھا کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ مین یتیم ہون دیکھتا ہون کہ اور لڑکے تو نئی پوشاک
ہین اور میرے پاس نہین ہے۔ مین اسلیے یہ دانے کھجور کے چُن رہا ہون تاکہ اُنکو بیچ

Marfat.com

نکے واسطے جوز یعنی اخروٹ خرید دون تاکہ اُن سے بازی کرے اور نہ رووے سری سقطیؒ
ہین کہ مینے یہ سُنکر کہا کہ اس کام کو مین انجام دیدونگا آپ بیفکر رہیے پھر مین اُس لڑکے کو
لیا اور نیا لباس اُسکو پہنایا اور اُسکو اخروٹ خرید دیے اور اُس لڑکے کا دل خوش کر دیا
فور میری دل مین ایک نور پیدا ہوا اور میری حالت دوسری ہی طرح پر ہوگئی. **نقل ہے**
کروز حضرت معروفؒ کی خانقاہ مین ایک مسافر آیا اور وہ قبلے کو نہ جانتا تھا مُنھ دوسری
کر کے نماز پڑھی بعد اسکے جب اُسکو معلوم ہوا تو شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت آپنے مجکو
ن اطلاع نہ کی آپنے فرمایا کہ ہم درویش ہین ہمکو تصرف سے اپنی کسیکے کام مین دخل دینے سے
کام- اور اُس مسافر کے ساتھ اسقدر مہربانی اور مُروّت سے پیش آئے کہ جو بیان مین نہین آسکتی نقل
ہے کہ حضرت معروفؒ کے ماموں تھے کہ حاکم اُس شہر کے تھے ایک روز اُنکا گذر
ویرانے مین ہوا حضرت معروفؒ کو دیکھا کہ وہان بیٹھے روٹی کھا رہے ہین اور
کتا آپکے سامنے بیٹھا ہے آپ ایک نوالہ خود کھاتے تھے اور ایک نوالہ اُسکے منھ
دیتے تھے آپکے ماموں نے کہا کہ تمکو شرم نہین آتی ہے کہ کُتّے کے ساتھ روٹی کھا رہے ہو
نے فرمایا کہ مین شرم ہی کے سبب سے تو اُسکو روٹی کھلا رہا ہوں پھر سر اُٹھایا اور ایک
کو کہ ہوا مین اُڑ رہا تھا آواز دی وہ مرغ ہوا سے اُترا اور آپکے ہاتھ پر آ بیٹھا لیکن
پر سے اپنی آنکھ اور منھ کو اُس پرندے نے چھپا لیا حضرت معروف نے فرمایا کہ جو کہ
سے تعالےٰ سے شرم رکھتا ہے ہر چیز اُس سے شرم رکھتی ہے آپکے ماموں اپنی اُس
سے شرمندہ ہوئے. **نقل ہے** کہ ایک روز آپکا وضو جاتا رہا آپنے اُسی دم
لیا لوگون نے کہا کہ حضرت دجلہ سامنے ہے آپ تیمم کیون کرتے ہین آپنے فرمایا
ہو سکتا ہے کہ مین وہان تک پہونچتے پہونچتے راہ ہی مین مرجاؤن. **نقل ہے** کہ ایکبار
آپ ذوق وشوق کی حالت مین ایک ستون کو لپٹ گئے اور ایسا اُسکو بھینچا کہ قریب تھا
ستون پارہ پارہ ہوجائے حضرت معروفؒ نے فرمایا کہ جوانمردی تین چیزین ہین

Marfat.com

ایک تو وفا سے بخلاف اور دوسرے ستایش بے جو نیت سے عطا ہے بے سوال
اور فرمایا کہ خدا ے تعالےٰ کی گرفت کی علامت بندی کے حق مین وہ ہے کہ اُسکو اپنے
نفس کے کام مین مشغول کرتا ہے کہ وہ اُسکو مفید نہین۔ اور فرمایا کہ خدای تعالےٰ کے دوستون
کی علامت وہ ہی کہ اُنکی فکر خدا ہی مین ہوتی ہے اور اُنکو قرار خدا ہی سے ہوتا ہے
اور اُنکا شغل خدا ہی کی راہ مین ہوتا ہی اور فرمایا کہ جب حق تعالیٰ بندے کی سلامتی
چاہتا ہے تو عمل خیر کا دروازہ اُسپر کھولتا ہے اور سخن شر کا دروازہ اُسپر بند کرتا ہی اور
فرمایا کہ بیہودہ گفتگو کرنا کہ جس سے بندے کو کچھ سُود نہو علامت گمراہی کی ہی اور دوا
جب کسی کے واسطے بُرائی چاہتا ہی اُلٹا آپ ہی بدی مین پھنستا ہے اور فرمایا کہ
حقیقت وفا کی خواب غفلت سے ہوش مین آنا اور آفت اور فضول سے اندیشے کا خالی ہو
اور فرمایا کہ بہشت کی طلب کرنا بغیر عمل کے گناہ ہے اور شفاعت کا امیدوار ہونا بغیر
نگاہداشت سُنت کے ایک قسم کا غرور ہے اور رحمت کی امید رکھنا نافرمانی کی
حالت مین نادانی اور بیوقوفی ہے اور فرمایا کہ تصوف حقائق کا اختیار کرنا اور دقائق
بیان کرنا اور اُس چیز سے کہ خلائق کے ہاتھ مین ہی ناامید ہونا ہے اور فرمایا کہ جو کہ
مدعی عاشق ہے کبھی فلاح نہ پائے گا اور فرمایا کہ مین ایک ایسا راستہ جانتا ہوا
کہ خدا ے تعالےٰ کے بہت نزدیک ہی کہ کسی سے کچھ نچاہے اور نہ کچھ اپنی پاس رکھے
تاکہ کوئی اُس سے مانگے اور فرمایا کہ آنکھونکو بند کر لو ہر شر و بدی کی طرف سے اور فر
کہ زبان کو اُس سے نگاہ رکھو جیسے کہ بچوسے نگاہ رکھتے ہو لوگون نے پوچھا کہ ہم کس طرح
سے عبادت کا شوق حاصل کر سکتے ہین آپنے فرمایا کہ دُنیا کی محبت دل سے دور کرو
کیونکہ اگر دُنیا کی کسی چیز کی ذراسی بھی محبت تمھارے دل مین ہوگی تو جو سجدہ کرو گے
اُس چیز کو کروگے لوگون نے محبت سے پوچھا فرمایا کہ محبت سیکھنے پر منحصر نہین بلکہ خدا ے
تعالیٰ کے فضل اور بخشش پر موقوف ہے جسکو وہ عطا فرما دے اور فرمایا کہ اگر عارف

Marfat.com

س کچھ مال و دولت وغیرہ نہو تو کچھ پروا نہین اسلیے کہ وہ تو خود سراپا نعمت ہے۔ نقل ہے
ز ایک روز آپ کھانا خوش خوش کھا رہے تھے لوگون نے کہا کہ آپ کیا کھا رہے ہین
ہ اسقدر خوش ہین آپ نے فرمایا کہ مَین مہمان ہون جو کچھ کہ مجکو دیتے ہین مَین کھاتا ہون ایک
روز آپ اپنے نفس سے فرما رہے تھے کہ ای نفس مجکو خلاص دے تاکہ تو بھی رہائی پائے
ایک روز کسی نے آپ سے وصیّت کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ توکّل خدا پر کرتا کہ خدا
تیرے ساتھ ہو جاوے اور خدا ہی کی طرف رجوع کرتا کہ تو تمامی شکایتین اُسی سے کرے
کہ تمامی خلائق نہ تجکو کوئی نفع ہی پونہچا سکتی ہے اور نہ تیرا نقصان ہی کر سکتی ہے
اور فرمایا کہ جو آرزو وعرض کہ تو کرے ایسے شخص سے کر کہ جسکے پاس جملہ تمنّاؤن کے علاج موجود
ہین اور جو کہ تجپر رنج یا بلا یا فاقہ آوے تو اپنے دل کو خوش رکھ اور اندوہگین مت ہو
دوسرے شخص نے کہا کہ مجھے وصیّت کیجیے فرمایا کہ خوف کر اس سے کہ خدا تعالیٰ تجکو دیکھتا ہی
اور تو باوجود اسکے مسکینون کی جماعت مین نہین شامل ہوتا حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہین
کہ حضرت معروفؒ نے مجھ سے کہا کہ جب تجکو خداے تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اُسکو قسم
دے کہ یارب بحق معروفؒ کرخی میری حاجت کو پورا کر فی الفور قبول ہو گی۔ نقل ہے
کہ ایک جماعت شیعہ نے اکتیس ۳۱ روز تک حضرت امام علی مُوسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کی دروازے پر
حضرت معروف کرخیؒ سے مزاحمت کی اور پہلو حضرت معروف کرخیؒ کا توڑ ڈالا آپ بیمار پڑے
سری سقطیؒ نے کہا کہ آپ مجھے وصیّت کیجیے آپ نے فرمایا کہ جب مَین مرجاؤن تو میرے
پیراہن کو خیرات کرنا کیونکہ مَین چاہتا ہون کہ دُنیا سے برہنہ جاؤن جیسا کہ مان کے پیٹ سے
برہنہ آیا ہون غرض یہ ہے کہ آپ تجرید مین مثل نہ رکھتے تھے اور یہ بات
زیادتی تجرید ہی کی وجہ سے ہے کہ وفات کے بعد آپ کو تریاک مجرّب ... اولیا ار حاجات
لیکر آپکی قبر مبارک پر جاتے ہین خداوند عزّ و جل اپنے فضل اور آپکی برکت سے اُسکو روا کرتا ہے
پھر جب وفات کی (اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) ہر دین کے لوگ آپ پر دعویٰ کرنے لگے

Marfat.com

جہودی کہتے تھے کہ ہم آپ کا جنازہ اُٹھاینگے اور ترسا کہتے تھے کہ ہم اور مسلمان کہتے تھے کہ ہم
آپکے خادم نے کہا کہ حضرت شیخ کی وصیت یہ ہے کہ میرا جنازہ جو قوم کہ زمین سے اُٹھا لیوے
وہی میری تجہیز و تکفین کرے اور مین اُسی قوم سے ہون چنانچہ پہلے جہودون نے اٹھایا نہ اٹھا سکے
پھر ترسا نے اُٹھایا وہ بھی نہ اُٹھا سکے پھر اہل اسلام آئے اور اُٹھایا اور وہین مدفون کیا۔
نقل ہے کہ ایکروز آپ روزہ دار تھے ظہر کی نماز کے وقت بازار مین گئے ایک سقا نے کہا
کہ خدا رحمت کرے اُسپر جو یہ پانی پیئے آپنے پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا آپ تو روزہ دار تھے
آپنے فرمایا کہ ہان لیکن اُسکی دُعا سے مینے پانی پی لیا جب آپنے وفات کی آپ کو خواب مین دیکھا
پوچھا خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھے اُس سقا کی دُعا کی برکت سے
بخشدیا اور محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو
خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خداوند عزّ وجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ بخشدیا
مینے کہا کہ زہد اور ورع کی بدولت آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ ایک بات کی برکت سے
کہ مینے سماک کے بیٹے سے کوفے مین سُنی تھی کہ کہا جو کہ سب سے قطع تعلق کرکے خدا ہی کی طرف
پھر جاتا ہے خدای تعالے رحمت سے اُسکی طرف پھرتا ہے اور تمام خلق کو اُسکی جانب رجوع
کرتا ہے اُسکی اِس بات نے میرے دل مین اثر کیا اور مینے خدای تعالے کی طرف رجوع
کی اور تمامی اشغال سے دست بردار ہوا سواے خدمت علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ کے
اور اِس بات کو مینے اُنسے بیان کیا اُنھون نے فرمایا اگر تو اسپر عمل کریگا تو یہ تیرے واسطے
کافی ہے شیخ سری سقطی نے کہا کہ مینے حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین
عرش کے نیچے دیکھا مثل اُس شخص کے کہ مدہوش ہو اور حق تعالی کی طرف سے یہ ندا آئی
کہ اے فرشتو یہ کون ہے اُنھون نے کہا کہ بار خدایا تو دانا تر ہے فرمان آیا کہ معروف ہے
کہ ہماری دوستی مین بیخود ہوا ہے اب وہ ہمارے دیدار کے سوا ہوش مین نہ آئیگا۔
اور سواے ہمارے دیدار کے اُسکو چین و آرام نہ آئےگا

Marfat.com

تیسواں باب حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجاہدے سے نفس کو مارے ہوے وہ مشاہدے سے دِل کو زندہ کیے ہوئے وہ سالک حضرتِ ملکوت وہ شاہدِ عزتِ جبروت وہ نقطۂ دائرہ لایقطی شیخِ وقت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اہلِ تصوف کے امام تھے اور اصنافِ علم مین کامل اور اندوہ و درد کے سمندر تھے اور حلم و ثبات کے پہاڑ اور مروّت اور شفقت کے خزانہ تھے اور رموز اور اشارات مین اعجوبہ تھے پہلے جس شخص نے کہ بغداد مین حقائق اور توحید کا ذکر کیا وہ آپ ہی ہین اور اکثر مشائخ عراق کے آپکے مرید تھے اور آپ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور آپنے حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا آپ شروع مین شہر بغداد کے اندر ایک دکان مین سکونت رکھتے تھے ایک پردہ آپنے اُس دکان کے دروازے پر تانا تھا ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ایکبار ایک شخص کوہِ لگام سے آپ کی زیارت کو آیا اُسنے اُس دکان کا پردہ اُٹھا کر آپ کو سلام کیا اور کہا کہ فلان بزرگ نے کوہِ لگام سے آپ کو سلام بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ پہاڑ مین سکونت پذیر ہوئے ہین یہ تو کوئی کام نہین ہے بلکہ مرد وہ ہے کہ بازار کے درمیان بیٹھکر خدا کے ساتھ اسطرح مشغول ہو کہ اُس سے غائب نہو نقل ہے کہ آپ خرید و فروخت مین دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لیتے تھے ایکبار آپنے ساٹھ دینار کے بادام خریدے تھے اتفاق سے بادام گران ہو گئے دلال آیا کہ آپ اپنے بادام بیچ ڈالیے آپ نے فرمایا کہ کس قیمت پر اُسنے کہا کہ نوے دینار پر آپنے فرمایا کہ میرا عہد و اقرار وہ ہے کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لونگا دلال نے کہا کہ مین تو آپ کا مال کم پر نہ بیچونگا آپنے فرمایا کہ مین تو اپنے اقرار کے خلاف نکرونگا

Marfat.com

آخرکار نہ دلّال نے کم پر بکوائے اور نہ آپ نے اُسقدر زیادہ نفع لینا گوارا کیا وہ بادام یون ہی پڑے رہے۔ نقل ہے کہ آپ شروع مین سقطؔ فروشی کرتے تھے ایک دن ایسا ہوا کہ بغداد کی بازار مین آگ لگی اور تمامی دُکانین وغیرہ جلکر خاکستر ہوگئین آپ کی بھی دُکان اُن ہی دُکانون مین تھی کسی نے آکر آپ سے کہا کہ آپ کی دُکان نہین جلی آپ نے کہا الحمد للہ ہم تو بچ گئے پھر آپکے دِل مین کچھ خیال آیا اور آپنے جو کچھ کہ آپ کی دُکان مین تھا سب دُرویشون کو خیرات کر دیا اور تصوّف کے طریقے کو اختیار کیا لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ کا شروع حال کس طرح پر تھا آپنے فرمایا کہ ایک روز حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ میری دُکان پر گذرے مینے کچھ چیز اُنکے سامنے پیش کی اور کہا کہ آپ دُرویشون کو تقسیم کر دین اُنھون نے فرمایا کہ خیرک اللہ جس روز کہ اُنھون نے میرے واسطے یہ دُعا کی اُسی روز سے دُنیا میرے دِل پر سرد ہوگئی دوسرے روز حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ایک یتیم لڑکا اُنکے ساتھ تھا اُنھون نے مجھ سے فرمایا کہ اِس یتیم کو کپڑے پہنا دے مینے اُسکو کپڑے پہنا دیے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خداے تعالےٰ دُنیا کو تیرے دِل پر دشمن کر دیوے اور تجکو اِس شغل سے آرام دیوے اُنکا یہ کہنا تھا کہ اُنکی دُعا کی برکت سے ایکبارگی دُنیا مجھپر سرد ہوگئی اور اُسکی ذراسی بھی اُلفت مجھ مین نرہی اور کہتے ہین کہ حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے برابر کسی نے ریاضت نہ کی یہانتک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے کسی شخص کو عبادت مین کامل تر سرّی سے نہ دیکھا کہ اٹھانوے سال گذر گئے کہ پہلو زمین پر نہ ٹکایا مگر موت کی بیماری مین۔ حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس برس سے میرا نفس شہد کا آرزومند ہے لیکن مینے اُسکو نہین دیا اور فرمایا کہ مین ہر روز کئی بار آئینے مین اپنی صورت دیکھتا ہون اِس خوف سے کہ ایسا نہو کہ گناہ کی شومی سے میرا چہرہ کالا ہوگیا ہو اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تمامی مخلوق کا غم والم میرے دِل پر آجائے تاکہ وہ سب رنج والم سے خالی اور فارغ ہو جاوین اور فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بھائی میرے

سقط فروشی کہتے ہین پرچون بیچنے کو یعنی بنیے یا عطار کی دوکان ۱۲

Marfat.com

پاس آتا ہے اور مَین اُسکے سامنے اپنی داڑھی مین ہاتھ ڈالتا ہون تو مجھے بڑا خوف لاحق ہوتا ہے اِس خیال سے کہ ایسا نہو کہ میرا نام منافقون مین لکھدیوین اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَین کسی شخص سے سوای سرّی کے سوال نکرتا تھا کیونکہ مَین اُنکے زہد سے واقف تھا کہ جب اُنکے ہاتھ سے کوئی چیز باہر جاتی تو خوش ہوتے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَین ایک روز سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا مینے دیکھا کہ رو رہے تھے مینے پوچھا کہ کیون روتے ہو آپنے فرمایا کہ ایک لڑکا آیا اور کہا کہ مَین آپکا پانی کا آبخورہ ہوا مین لٹکا دون تاکہ پانی سرد ہوجاوے مَین اِتنے مین سو گیا مینے ایک حور کو دیکھا مینے کہا کہ تو کسکی مملوکہ ہے اُسنے کہا کہ اُس شخص کی کہ کوزہ پانی سرد کرنے کے واسطے نہ لٹکاوے پھر میرا کوزہ زمین پر ٹپکدیا اور کہا کہ اسکو دیکھ کہ یہ کیا کیا تو نے حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے کُوزے کے ٹکڑے دیکھے کہ پڑے تھے اور حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَین ایک رات سو رہا تھا جاگ پڑا میرے دل مین آیا کہ مسجد شونیزیہ مین جاؤن مَین گیا مسجد کے دروازے پر ایک شخص ہیبت ناک کو مینے دیکھا۔ مَین ڈر گیا۔ اُسنے مجھسے کہا اے جُنید آپ مجھسے ڈرتے ہو مینے کہا ہان اُسنے کہا کہ اگر آپ خدای تعالے کو اسطرح پہچانتے کہ جیسا کہ اُسکے پہچاننے کا حق ہے تو اُسکے سوا کسی سے نہ ڈرتے مینے کہا کہ تو کون ہے اُسنے کہا کہ ابلیس مینے کہا کہ مَین چاہتا بھی تھا کہ تجکو دیکھون اُسنے کہا کہ جس گھڑی کہ آپ میرا خیال فرماتے خدا تعالے سے غافل ہوتے نہین معلوم کہ باوجود اس نقصان اور خسارے کے آپکو میرے دیکھنے کی آرزو کیون ہوتی تھی مینے کہا کہ مین چاہتا تھا کہ تجسے پوچھون کہ تجکو فقرا پر بھی کچھ قابو ہوتی ہے یا نہین اُسنے کہا نہین مینے کہا کیون اُسنے کہا کہ جب مین چاہتا ہون کہ انکو دنیا مین گرفتار کرون وہ آخرت کی طرف بھاگ جاتے ہین اور جب مَین چاہتا ہون کہ آخرت مین انکو گرفتار کرون وہ مولی کی طرف بھاگ جاتے ہین اور مجکو وہان راہ نہین ہے شیطان جبکہ تو اُنپر قدرت نہین پاتا ہے تو تو اُنکو کچھ دیکھتا ہے اُسنے کہا ہان مینے ملکوا سوقت دیکھتا ہون

Marfat.com

کہ جسوقت سماع مین حال و وجد اُنپر طاری ہوتا ہی اور مین اُنکو دیکھتا ہون کہ کہا نسے نالہ و فریاد
کر رہے ہین لبس یہ کہتے ہی گم ہو گیا جب مین مسجد مین داخل ہوا تو مینے سری سقطی کو دیکھا
کہ سر زانو پر دھرے تھے سر اُٹھایا اور کہا کہ وہ دشمن خدای تعالے کا جھوٹ کہتا ہی کیونکہ
وہ خدای تعالے کو عزیز تر اُس سے ہین کہ اُنکو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی نہین دکھاتا
ابلیس لعین کو دکھا دیگا حضرت جُنیدؒ فرماتے ہین کہ مینے کہا ای سری سقطی مین ایک مخنثون
کی جماعت کیطرف سی گذرا میرے دل مین آیا کہ نہین معلوم یہ کیسے جیتے ہین حضرت
سری سقطی رحؒ نے فرمایا کہ کبھی میری دل مین نہین گذرا کہ مجھے کسی مخلوق پر بھی فضل و بزرگی
ہی تمام جہان مین۔ مینے کہا کہ اے شیخ کیا مخنثون پر بھی آپ کو فضل نہین آپ نے فرمایا
کہ ہرگز نہین۔ نقل ہے کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین ایکبار سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا مینے اُنکو کچھ متغیر دیکھا مینے پوچھا کہ کیا ہوا اُنھون نے کہا کہ
ایک نوجوان پیریان کا میرے پاس آیا اور سوال کیا کہ حیا کسکو کہتے ہین جب مینے جواب دیا
تو وہ پانی ہو گیا یہ جو آپ دیکھتے ہین مینے دیکھا درحقیقت وہان پانی ہی پانی تھا۔ نقل ہے
کہ ایک پیر کی ایک بہن تھی اُسنے اجازت چاہی کہ آپ کا مکان صاف کردون اجازت
نہ دی اور کہا کہ میری زندگانی تقاضا یہ نہین کرنی یہانتک کہ ایک روز بہن اُسکی آئی
ایک بُڑھیا کو دیکھا کہ اُسکا گھر صاف کر رہی ہی اُسنے کہا ای بھائی تو نے مجھکو اجازت کیون نہ دی
تا کہ تیری خدمت کرتی اور اب ایک نامحرم کو تو لایا اُسنے کہا ای بہن دل فارغ رکھ اور مشغول
مت ہو اسلیے کہ یہ دُنیا ہے کہ ہمارے عشق مین جلتی تھی اور ہم سے محروم تھی اب اُسنے
حق تعالے سے اجازت چاہی کہ ہمارے زمانے سے اُسکو بھی کچھ حصہ ملے ہمارے حجرے
کی جاروب اُسکو دی ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مینے کتنے ایک شائخون کو دیکھا مینے کسیکو 1
آپ کے برابر خدائے تعالے کی مخلوق پر مشفق نہ پایا۔ نقل ہے کہ جو آپ کو سلام
کرتا تھا آپ منھ بنا کر جواب سلام فرماتے لوگون نے اِسکا راز پوچھا آپ نے فرمایا

Marfat.com

لر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کہ سلام کرتا ہے دوسری کو اللہ تعالے
کی سو رحمتیں نازل ہوتی ہین نوتّے اُس شخص کے واسطے ہوتی ہین کہ روتازہ رکھتا ہے
ہین اس لیے منھ بناتا ہون کہ وہ نوّتے رحمتیں اُسی پر نازل ہون۔ یہان سے
مصنف کتاب کا مقولہ ہے اگر کوئی کہے یہ ایثار تھا اور درجہ ایثار اُنکے ایثار سے
بڑھکر ہے کیونکر بھائی مسلمان کو اپنے سے بہتر چاہا ہوگا تو ہم جواب مین کہین گے
کہ نحن نحکم بالظاہر۔ منھ بنانے کو ہم ظاہری حکم کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہین چاہے وہ
از راہ صدق ہووے چاہے از راہ اخلاص ہووے چاہے نہووے اس لیے کہ
ظاہر مین اُنھون نے اُس بات کو ظاہر کیا جسپر اُنکو قدرت تھی۔ نقل ہے کہ ایکبار
حضرت یعقوب علیہ السّلام کو خواب مین دیکھا کہا کہ اے پیغمبر خدا یہ کیا شور ہے کہ آپنے
جہان مین ڈالا ہے جبکہ آپ کو حضرت جل شانہٗ سے محبت کمال درجہ کی ہے یوسف
علیہ السلام کا ذکر بنا ئدہ ایک ندا آئی کہ اے سری سقطی دیکھ دل کو نگاہ رکھ اور یوسف
علیہ السلام کو آپ کو دکھایا آپ نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور تیرہ
رات اور دن بیہوش اور بے عقل پڑے رہے جب افاقہ ہوا پھر ایک ندا سُنی کہ یہ بدلا
اُس شخص کا ہے کہ جو ہماری درگاہ کے عاشقون کو ملامت کرے۔ نقل ہے کہ کوئی
شخص حضرت سری سقطی کے پاس کھانا لایا اور کہا کہ کَے روز ہوئے کہ آپ نے کچھ
نہین کھایا ہے آپنے فرمایا پانچ روز اُسنے کہا کہ آپ کی گرسنگی تو گرسنگی بخل ہو گئی ہے
گرسنگی فقر نہ رہی۔ نقل ہے کہ حضرت سری سقطی نے چاہا کہ ایک اولیا اللہ کو دیکھ
بس اتفاق سے آپ نے ایک اولیا اللہ کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا
پاس پہنچے سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے کہا کہ ہو یعنے وہی پھر
پوچھا کہ کیا کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہو پھر پوچھا کہ کیا کھاتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہو
پھر کہا کہ آپ جو یہ فرماتے ہین کہ ہو اس سے خدائے تعالے کو چاہتے ہو یعنی تمھاری

Marfat.com

مراد اس لفظ سے خدائے تعالےٰ ہے انھون نے حق تعالےٰ کا نام سنتے ہی ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم کی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے سوال کیا کہ محبت کیا ہے مینے کہا کہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ موافقت ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ اشارت ہے اور دوسرے لوگون نے اور کچھ ہی کہا ہے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ کی کھال پکڑ کر کھینچی کھال ہاتھ سے ذرا بھی اوپر کو نہ اٹھی آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی عزت کی کہ اگر مین کہون کہ یہ کھال اسکی دوستی سے سوکھ گئی ہے تو مین راست کہتا ہونگا اور یہ کہکر بیہوش ہو گئے اور آپ کا چہرہ مثل چاند کے دمکنے لگا۔ اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بندہ محبت مین اس درجے کو پونہچ جاتا ہے کہ اگر تو تیر یا شمشیر اسکے مارے توبھی اسکو خبر نہو۔ اور اس سے میرے دل مین کچھ خبر نہ تھی اسوقت تک کہ آشکارا ہوا کہ اس طرح ہے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مین خبر پاتا ہون کہ لوگ میرے پاس آرہے ہین اسلیے کہ مجھ سے علم سیکھین مین دعا مانگتا ہون اور کہتا ہون الٰہی تو انکو ایسا علم عطا کر کہ اسمین مشغول ہوجاوین تاکہ مین انکے کام مین نہ آؤن کیونکہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میرے پاس آوین نقل ہے کہ ایک شخص تیس برس سے مجاہدے مین مشغول تھا لوگون نے کہا کہ یہ تمکو کس طرح حاصل ہوا اس نے کہا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے لوگون نے پوچھا کہ کسطرح اسنے کہا کہ میں ایک روز انکے گھر کے دروازے پر گیا اور کنڈی کھٹکھٹائی وہ خلوت مین تھے آواز دی کہ کون ہے مینے کہا کہ آشنا ہے فرمایا کہ اگر آشنا ہوتا تو مشغول اسکے ساتھ ہوتا اور اسکو ہماری پروا نہوتی پھر فرمایا کہ خداوندا اسکو اپنے ساتھ مشغول کر اسطرح کہ اسکو پروا کسیکی نہ رہے فی الفور کوئی چیز میری سینے مین داخل ہوئی اور میرا کام اس درجے کو پونہچا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے خلیفہ کے ندیمون سے ایک ندیم کہ جسکا نام

...بن یزید کاتب تھا بڑے ٹھاٹھ اور بہت خدّاموں اور غلاموں کے ساتھ کہ اُسکے ارد گرد
اس طرف سے گذرا اُسنے اپنے خدّام سے کہا ذرا ٹھہرو کہ مَین اِس مرد کے وعظ مین
...ن کیونکہ جبکہ ہم کتنی ہی ایسی جگھوں مین جاتے ہین کہ جہان جانا نہ چاہیے پس یہان تو
ضرور ہے جب وہ آپ کے سامعین مین داخل ہوا آپ کی زبان پر یہ گذرا کہ اٹھارہ ہزار
...مین کوئی آدمی سی ضعیف تر نہین ہے اور کوئی وجود مخلوق کی نوعون سے ...
...نا نافرمان نہین ہی کہ جتنا کہ آدمی با وجود اِس ضعیفی و کمزوری کے اپنے عظیم و بزرگ
...وند سے نافرمانی کرتا ہے۔ یہ بات گویا کہ ایک تیر تھا کہ کمان سی حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ
...ملکر اُس ندیم کی جان مین لگا وہ اِسقدر رویا کہ بیہوش ہوگیا پھر ویسا ہی روتا ہوا
...ما اور اپنے گھر گیا اور اُس رات کچھ نہ کھایا اور نہ کسی سے بات کی دوسرے روز
...ل حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مین آیا رنگت اُسکی زرد ہوگئی تھی ...
...ن تھا تیسرے روز اکیلا پیدل فقیرانہ لباس پہنے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
...جلس کے ختم ہوجانے کے بعد حضرت سری سقطیؒ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ...
...ب کی اُس بات نے مجکو گرفتار کیا ہے اور دُنیا کو میرے دل پر سرد کردیا ہے مَین
...ہتا ہون کہ خلق سے گوشہ اختیار کرون اور دُنیا کو چھوڑدون اب آپ مجھ سے سالکون کا
...یقہ بیان فرمایئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو راہ طریقت چاہتا ہے
...و شریعت یا راہ عام یا راہ خاص اُسنے کہا کہ آپ دونون کو بیان فرمایئے آپنے فرمایا
...راہ عام وہ ہی کہ پنج وقتہ نماز جماعت سے تو ادا کرے اور اگر مال ہو تو زکوٰۃ ...
...رراہ خاص وہ ہی کہ دُنیا کو ٹھوکر مارے اور دُنیا کی کسی آرایش کیطرف ...
...راگر تجکو دیوین بھی تو بھی تو قبول نکرے تو یہ ہین بیان دونون راہ کے۔ پس وہ
...نسے باہر آیا اور جنگل کیطرف رُخ کیا جب چند روز گذر گئے تو ایک بڑھیا اپنا مُنھ و بال
...چے ہوئے اور اُکھاڑے ہوئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور کہا

Marfat.com

کہا ہے مسلمانون کے امام میرا ایک بیٹا تھا جوان تازہ رو - آپ کی مجلس مین آیا کرتا تھا
خندان اور خرامان آتا جب یہان سے جایا کرتا تو گریان اور گدازان - اب کتنے ہی روز
ہوئے کہ غائب ہو گیا ہے مین نہین جانتی ہون کہ کہان ہے آپ میرے کام کی تدبیر کیجیے
چونکہ وہ بہت روتی تھی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو رحم آگیا آپ نے فرمایا کہ آزردہ
مت ہو کہ سوائے خیر کے نہوگا جب وہ آجائیگا مین تجکو خبر دونگا کیونکہ اُسنے دُنیا کو چھوڑ دیا ہے
اور اہل دُنیا سے نافر ہوا ہے اور خدا ہی کیطرف رجوع کرنیوالا ہوا ہے - وہ بڑھیا چلی گئی جب
ایک مدت گذر گئی تو ایک رات احمد آئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا
کہ جا کر اُس بڑھیا کو خبر کر تا کہ وہ آوے پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے احمد کو دیکھا کہ
زرد اور ضعیف ہو گئے ہین اور قد کہ مثل سرو کے تھا کمان کے مثل خمیدہ ہو گیا ہے احمد نے کہا
کہ اے اُستادِ مشفق جیسا کہ آپ نے مجکو راحت مین ڈالا اور دُنیا کے اندھیرے سے چھڑایا خدا
تعالیٰ آپ کو دونون جہان کا آرام و چین عطا فرماوے یہ دونون آپس مین بات چیت
کرہی رہے تھے کہ احمد کی مان آئی اور اُسکی بیوی بھی ایک چھوٹے لڑکے کو لیے آئی
جون ہی کہ مان کی نظر احمد پر پڑی تو اُسنے اُسکو ایسے حال مین کہ کبھی نہ دیکھا تھا دیکھا کہ
پھٹے کپڑے پہنے ہے حجامت بہت بڑھی ہوئی ہے چیخی اور بیٹے کو لپٹ گئی ادھر بیوی
اور بچے نے زاری کرنا شروع کی یہ حالت دیکھکر جملہ حاضرین کو رونا آگیا حضرت سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ بھی رو دیے اور بیوی نے بچے کو باپ کے آگے ڈالدیا اور کہا کہ جہان کہ آپ
جائیے اسکو بھی اپنے ہمراہ لیجائیے ہرچند کوشش کی کہ انکو گھر لیجائین لیکن وہ راضی نہوئے
اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ نے کیون انکو خبر کردی کہ میرے کام مین رخنہ
ڈالدیں گے آپ نے فرمایا کہ تمھاری مان نے زاری کی تھی مینے اُس سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب
وہ آئے گا مین تمکو خبر کر دونگا پھر احمد نے چاہا کہ چلدے تو اُسکی بیوی نے کہا کہ مجکو جیتے
جی تو نے بیوہ کیا اور بیٹے کو یتیم جب تو مجھے طلب کریگا مین کیا کہونگی پس مناسب ہے

Marfat.com

اُسکو اپنے ہمراہ لیجا احمدؔ نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا یہ کہا اور جو بیش قیمت کپڑے کہ لڑکا
پہنے تھا اُسکے بدن سے اُتار ڈالے اور ایک کمبل کا ٹکڑا اُسکو اُڑھا دیا اور زنبیل اُسکے
ہاتھ مین دی اور روانہ ہوا ماں نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ مین طاقت اسکے رنج کی نہین رکھ
تی ہون لڑکے کو اپنے ہمراہ لے گئی احمدؔ لوٹے اور جنگل کیطرف راہی ہوئے کچھ عرصہ کے
بعد ایک رات عشا کی نماز کے وقت ایک شخص خانقاہ مین آیا اور کہا کہ لڑکے نے احمد سے کہ
بھیجا ہے اور کہلا بھیجا ہے کہ میرا کام بہت تنگ ہے اور قریب المرگ ہون حضرت شیخ خود
مجھے آکر دیکھ جائین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ گئے احمدؔ کو دیکھا کہ قبرستان مین
کی پر لیٹے ہین اور سانس آخری ہو کر نکل رہے ہین حضرت سری سقطی نے کان لگا کر سنا
کہہ رہے تھے لِمِثْلِ ہٰذا فَلْیَعْمَلِ الْعَامِلُوْن حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکا سر اُٹھا کر
اپنی گود مین رکھا احمدؔ نے آنکھین کھولین اور شیخ کو منظر بھر کر دیکھا اور کہا کہ تو آپ
ایسے وقت آئے کہ کام نزدیک پونہچا ہے بعد وفات کی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
دی جنگل کیطرف روانہ ہوئے کہ سامان تجہیز و تکفین کرین لوگون کو دیکھا کہ ... آ رہے
ین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کہان جاتے ہو کہا آپ کو خبر نہین ... آج
یک آواز آئی کہ جو کہ چاہتا ہے کہ خدای تعالی کے خاص ولی کی نماز جنازہ پڑھے ... کہا
قبرستان شونیزیہ مین جاوے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مین یہ اثر تھا ...
زید اس اس رنج کے ہوئے دیکھا چاہیے کہ وہ کس درجے کے شخص تھے حضرت سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے کہ ای جوانو کام جوانی مین کرو پہلے اس سے کہ بڑھاپا پونہچا اور تم
کمزور ضعیف ہو اور ہمیشہ اقرار کوتاہی عبادت کرو جسطرح کہ مین کرتا رہا ہون اور
مین کہ آپ کا یہ مقولہ تھا آپ ایسے عبادت گذار تھے کہ کوئی جوان آپ کی عبادت کا مقابل
نہین ہو سکتا تھا اور فرمایا کہ تیس برس ہوگئے کہ مین استغفار کرتا ہون ایک شکر کرنے سے
لوگون نے کہا کہ یہ کیونکر ہے آپ نے فرمایا کہ ایک روز بغداد کی بازار مین آگ لگی ایک شخص آیا

Marfat.com

اور کہا کہ تمھاری دُکان نہین جلی مینے کہا کہ الحمد للہ اُسکی شرم ہی کہ مینے آپ کو بہتر بھائی مسلمانون سے چاہا اور دُنیا کی سلامتی پر الحمد للہ کہا استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ جو وِرد میرا ہی اگر ایک حرف بھی اُس سے فوت ہوجائے تو اُسکی قضا نہین اور فرمایا کہ تو انگر ہمسایون اور بازاری قاریون اور امیرون کے عالمون سی دور رہو اور فرمایا جو کہ چاہتا ہی کہ اُسکا دین سلامت رہے اور اُسکے دل اور تن کو راحت حاصل ہو اور اُسکا غم کم ہوجاوے اُس سے کہدو کہ خلق سے گوشہ اختیار کر کیونکہ اب زمانہ عزلت کا ہی اور روزگار تنہائی کا ۔اور فرمایا کہ جملہ دُنیا فضول ہے مگر پانچ چیزین روٹی کہ جان روکنے کے موافق ہووے اور پانی کہ پیاس بجھانے کے موافق ہووی اور اِسقدر کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانپ سکے اور گھر جسمین کہ رہ سکے اور ایک وہ علم کہ جس پر عمل کری اور فرمایا کہ جو معصیت کہ شہوت کی سبب سے ہوتی اُسکے بخشے جانے کی اُمید رکھہ سکتے ہین اور جو معصیت و نافرمانی کہ غرور و کبر کی وجہ سے ہوتی ہی اُسکے معافی کی اور بخشے جانے کی اُمید نہین رکھہ سکتے کیونکہ شیطان کی نافرمانی غرور و کبر کی وجہ سے تھی اور آدم علیہ السّلام کی لغزش شہوت سے ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی ایسے باغ مین جاوے کہ اُسمین درخت بہت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹھی ہو اور خوش الحانی کے ساتھہ کہہ رہی ہو السلام علیک یا ولی اللہ ۔ اگر وہ یہ دیکھکر اِس خیال سے کہ مکر ہے یا اِستدراج یعنے شعبدہ بازی نہ ڈرے اُس شخص سے ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ گمراہی کے پھندے مین پڑا ۔ اور فرمایا کہ علامت اِستدراج کی اندھا بن جانا ہی نفس کے عیبون کی طرف سے ۔ اور فرمایا کہ مکر [illegible] قول ہی بغیر عمل کے ۔ اور فرمایا کہ ادب مترجم دل کا ہی اور فرمایا کہ قوی ترین قوت [illegible] اپنے نفس پر غالب آئے اور فرمایا ۔ جو کہ اپنے نفس کو ادب دینے سے عاجز [illegible] غیر کو کیا ادب دے سکتا ہے ہزار بار عاجز ہے ۔ اور فرمایا کہ بہت جماعتین ہین کہ اُنکی گفتار [illegible] فعل کے نہین ہی اور بہت تھوڑی ہین وہ لوگ کہ اُنکا فعل موافق گفتار اُنکی کے [illegible] اور فرمایا جو کہ نعمت کی قدر نہین پہچانتا اُسکی نعمت اُس جگہ سے زوال پذیر ہوتی ۔

Marfat.com

بان سے اُسکو گمان بھی نہین ہوتا اور فرمایا جو کہ مطیع ہوتا ہی اُسکا کہ جو سب سے بزرگ وبالا
ہے مطیع ہوجاتے ہین اُسکے وہ سب کہ جو اُس بزرگ اور فوقیت رکھنے والے کے ماتحت ہین۔
فرمایا کہ تیری زبان تیری دل کا ترجمہ کرنیوالی ہے اور تیرا چہرہ تیری دل کا آئینہ ہی تیری چہرے پر
ہر ہوتا ہی جو کچھ کہ تو دل مین پوشیدہ رکھتا ہی اور فرمایا کہ دل تین قسم کے ہین ایک تو دل ایسے
ن کہ جیسے پہاڑ کہ کوئی شخص اُنکو جگھہ سے نہین ہلا سکتا اور ایک دل ایسے ہین کہ مثل درخت کے
لی جڑ مضبوط ہی کہ ہوا کبھی کبھی اُنکو ہلاتی ہی اور ایک دل ایسے ہین کہ مثل پر کے ہین کہ
اسکے جھونکے سے ہر طرف کو جاتے ہین اور ہر طرف چکّر کھاتے پھرتے ہین۔ اور فرمایا کہ
رار یعنے نیکوکارون کے دل خاتمہ کے ساتھ معلّق یعنے لٹکے ہوی ہین اور مقربون کے دل
بقیت کے ساتھ معلّق ہین مطلب اسکا یہ ہی کہ حسنات ابرار یعنے نیکوکارون کی نیکیان مقربون
سیّات یعنے مقربون کی برائیان ہین اور حسنہ سیّئہ اسوجہ سے ہوجاتی ہی کہ جب پر قرار
ہوتی ہی جس چیز پر کہ تو قرار پکڑتا ہی اور وہ کام تجھہ ختم ہوجاتا ہی اور ابرار وہ قوم ہین
قرار پکڑتے ہین کہ ان الابرار لفی نعیم جب نعمت پر قرار پکڑتے ہین ضرور کہ انکے دل خاتمہ
کے ساتھہ معلّق ہونگی لیکن سابقون کی کہ مقرب ہین نظر اور [illegible] اسوجہ سے
ہرگز قرار نہ پکڑینگے کیونکہ اگر قرار پکڑین تو ازل تک نہین پہنچ سکتے اور اسی سبب سے
کسی چیز پر قرار نہین پکڑتے اُنکو زنجیرین ڈال کر بہشت کیطرف کھینچینگے اور فرمایا
حیا اور انس دل کے دروازون پر آتے ہین اگر دل مین زہد اور ورع پاتے ہین تو قیام
کرتے ہین اور اگر نہین تو لوٹ جاتے ہین اور فرمایا کہ پانچ چیزین ہین کہ دل مین قرار
نہین پکڑتین اگر اُس دل مین کوئی اور چیز ہوتی ہی ایک تو خوف خدائے تعالے
اور دوسرے رجا یعنے امید خدائے تعالے سے تیسرے دوستی خداوند تعالی کی چوتھے حیا
خدائے تعالی سے پانچوین انس خدا تعالی کے ساتھ اور فرمایا کہ جسقدر جسکو خدائے تعالے
کے ساتھ نزدیکی ہے اسیقدر اُسکی فہم ہے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سمجھدار وہ عارف مخلوق مین

Marfat.com

وہ ہے کہ قرآن کے اسرار سمجھتا ہے اور اُن اسرار مین غور و فکر کرتا ہے اور فرمایا کہ
سابق ترین خلق وہ ہے کہ حق پر صبر کر سکے اور فرمایا کہ کل قیامت کو اُمّتون کو اُنکے
نبیون کی طرف سے پکارینگے لیکن اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے پکارینگے اور فرمایا
کہ شوق برترین مقام عارفون کا ہے اور فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ اُسکا کھانا بیمارون
کھانا اور اُسکا سونا مارگزیدون یعنے سانپ کے کاٹے ہوؤن کا سونا اور اُس کا عیش
غرق شدگان یعنے پانی مین ڈوبے ہوؤن کا عیش ہو اور فرمایا کہ بعض آسمانی کتابون
مین ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ ای میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر غالب ہوتا ہی مین تیرا
عاشق بن جاتا ہون اور عشق بیان مراد محبت سے ہی اور فرمایا کہ عارف آفتاب صفت
ہے کہ سب پر چمکتا ہے اور زمین شکل ہے کہ بوجھ تمامی موجودات کا کھینچتی ہے اور
آب نہاد ہے کہ زندگانی دلون کی اُسپر منحصر ہے اور آتش رنگ ہی کہ عالم اُس سے
روشن ہوتا ہے اور فرمایا کہ تصوف نام ہے تین معانی کا ایک وہ کہ اُسکی معرفت
اُسکی پرہیزگاری و ورع کے نور کو نہین ڈھانپتی دوسرے علم باطن مین کچھ تصرف
نہین کرتی کیونکہ خلاف ظاہری کتاب کے ہووے اور اُسکی کرامات وہ کام کرتی ہی
کہ لوگون کو حرام سے باز رکھتی ہے اور فرمایا کہ علامت زہد کی نفس کا آرام پکڑنا ہے
طلب سے اور قناعت کرنا ہے اُس چیز پر کہ اُس سے گرسنگی زائل ہووے اور راضی ہوتا ہے
اُس چیز پر کہ اُس سے ستر کو چھپاوے اور نفرت کرنا نفس کا ہی فضول سے اور باہر نکالدینا
خلق کا ہے دل سے اور فرمایا کہ سرمایہ عبادت کا زہد ہے دنیا مین اور سرمایہ فتوت کا
روگردانی ہی دنیا سے اور فرمایا کہ عیش زاہد پر خوش نہووے کیونکہ وہ ساتھ اپنے
مشغول ہووے اور عیش عارف پر خوش ہووے جبکہ اپنے سے معزول ہووے اور فرمایا کہ مینے
جملہ کار زاہدانکے اختیار کیے اور جو کچھ مینے چاہا اُسنے حاصل کیا مگر زہد ہاتھ نہ آیا اور فرمایا
کہ جو خلق کی نظر مین اپنے مین دکھاتا ہے وہ باتین کہ اُسمین موجود نہین حق تعالے کی نظر سے

Marfat.com

رہتا ہے اور فرمایا کہ جو لوگوں سے بہت آمیزش رکھتا ہے جانو کہ صدق اس میں کم ہے
فرمایا کہ حسنِ خلق وہ ہے کہ تو خلق کو نہ ستائے بلکہ خلق کا رنج کھینچے بغیر کینہ و کپٹ اور
بدلا لینے کے۔ اور فرمایا کہ کسی سے شک و گمان پر قطع مت کر اور ہاتھ اسکی صحبت کے دامن سے
مت رکھ بلکہ اُسکے ساتھ رہ غصے سے خالی ہو کر کے۔ اور فرمایا کہ قوی ترین خلق وہ ہے
اپنے غصے پر غالب آتا ہے اور فرمایا کہ ترکِ گناہ کرنا تین طرح پر ہے ایک دوزخ کے خوف سے
دوسرے بہشت کی رغبت سے تیسرے خدا کی شرم سے اور فرمایا کہ بندہ کامل نہیں ہوتا جب تک
اپنے دین کو خواہشِ نفسانی پر ترجیح نہیں دیتا۔ **نقل ہے** کہ ایک روز آپ صبر کا ذکر فرما رہے
تھے اسی اثنا میں ایک بچھو نے کئی مرتبہ آپ کے ڈنک مارا لیکن آپ نے اُف تک نہ کی بعد کو جب
لوگوں کو معلوم ہوا تو کہا کہ آپ نے کیوں اسکو دفع نہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی تھی کیونکہ
میں اسوقت صبر کا ذکر کر رہا تھا۔ آپ مناجات میں فرماتے۔ الٰہی تیری عظمت نے مجکو تیری
مناجات سے باز رکھا اور تیری معرفت نے مجکو تیری ساتھ اُنسیت عطا کی اور اگر تو نے خود
نہ فرمایا ہوتا کہ مجکو زبان سے یاد کرو تو میں ہرگز زبان سے تیری یاد نکرتا یعنے زبان تیری
اوصاف ادا ہونا ممکن ہے اور بھلا ایسی زبان کہ لہو و بازی سے آلودہ ہے کیسے ہو سکتا ہے
کہ تیری یاد میں کھولوں **نقل ہے** کہ حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت
سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ بغداد میں مروں اس خوف سے کہ
میں ڈرتا ہوں کہ مجھے زمین نہ قبول کرے گی اور میں رسوا ہونگا اور آدمی مجھپر گمان نیک
لگئے ہیں بدگمان ہونگے اور حضرت جُنید نے فرمایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو میں انکی بیمار پرسی کو
گیا ایک پنکھا رکھا تھا میں نے اسکو اٹھایا اور انکو جھلنے لگا آپ نے فرمایا کہ اے جُنید رکھدو
آگ ہوا سے تیز تر ہوتی ہے اور بھڑکتی ہے پھر حضرت جُنید فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ
کس طرح ہیں کہا عَبْدٌ مَمْلُوکٌ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ میں نے کہا کہ آپ کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا کہ
اے جُنید خلق کی صحبت کے سبب سے خدائے تعالیٰ کی صحبت سے غافل و محروم مت ہو جیو

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ اگر یہ بات آپ پہلے سے فرماتے تو مین آپ کے ساتھ صحبت نہ رکھتا ان ہی باتون مین واصل بحق ہوئے اور غریق رحمتِ حق ہو
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رحمۃ اللہ علیہ

اکیتسوان باب حضرت فتح موصلی کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُن پر ہو

وہ فرع اور اصل کے عالم وہ وصل فصل کے حاکم وہ ستودہ رجال وہ ربودہ جلال وہ درحقیقت ولی حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ بزرگانِ مشائخ سے تھے اور صاحب ہمت تھے اور عالیقدر اور ورع اور مجاہدے مین انکو درجہ کمال حاصل تھا اور غم اور حزن اور خوف کے خزانہ اور عاملوں کی خلق سے اسقدر رکھتے تھے کہ ہر وقت ایک کنجیون کا گچھا سوداگرون کی طرح باندھے رہتے تھے اور جہان کہین کہ جاتے تھے اُن کنجیون کو اپنے مُصلّے کے سرے پر رکھتے تاکہ کوئی نہ جانے کہ وہ کون ہین ایک مرتبہ ایک ولی اُنکے پاس آئے پوچھا کہ آپ ان کنجیون سے کیا کھولتے ہین کہ آپ ہر وقت انکو بندھا رکھتے ہین آپ نے کچھ جواب نہ دیا نقل ہے کہ ایک بزرگ سے پوچھا کہ حضرت فتح موصلیؒ کو کچھ علم ہے اُنھون نے کہا کہ کافی ہے علم اسکا اسلیے کہ بکلی ترکِ دنیا کیے ہے۔ ابو عبد اللہ جلاءؒ کہتے ہین کہ مین سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر مین تھا جب ایک پہر رات گذری تو مین نے دیکھا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکیزہ لباس پہنا اور چادر اوڑھی مینے پوچھا کہ آپ اسوقت کہان جاتے ہین فرمایا کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کی بیمار پرسی کو جب باہر نکلے تو چوکیدار ولی نے انکو گرفتار کر لیا اور قید خانے مین لے گئے جب دن ہوا تو داروغہ جیلخانہ نے حکم دیا کہ قیدیون کو ماریں مارنے لگے جب آپ کی باری آئی اور جلاد نے

Marfat.com

ہاتھ مارنے کو اُٹھایا اُسکا ہاتھ ہوا میں رہ گیا اور وہ اُسکو حرکت بھی نہ دے سکا کہا کہ
کیوں نہیں مارتا ہے اُسنے کہا کہ ایک بوڑھے بزرگ شخص کو اس شخص نے میری روبرو
کھڑا کر دیا ہے وہ مجھ سے کہتا ہی کہ مت مار اس لیے میرا ہاتھ بیکار ہو گیا ہی لوگوں نے
دیکھا کہ وہ پیر کون ہی تو حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ تھے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو
چھوڑ دیا پھر آپ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ اُنکے گھر گئے نقل ہے
کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے صدق کو پوچھا آپ نے ایک لوہار کی
دہکتی بھٹی میں اپنا ہاتھ ڈال کر اُسکے اندر سے ایک لوہے کا دہکتا ٹکڑا اُٹھا کر اپنی
ہتھیلی پر رکھکر کہا صدق یہ ہے نقل ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible]
فرمایا کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا میں نے کہا [illegible]
نصیحت کیجیے آنجناب نے فرمایا کہ بہتر تونگری تواضع ہے درویش کے ساتھ حق تعالیٰ کے
واسطے کی امید پر [illegible] میں نے کہا زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا کہ اس سے [illegible]
بہتر پایا میں نے درویش کا کبر تونگر پر حق تعالیٰ پر بھروسا کرنے سے نقل ہے کہ حضرت
فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مسجد میں ایک بیمار کے ساتھ تھا میں نے ایک
جوان کو دیکھا کہ پرانا پیراہن پہنے تھا اور اُسنے کہا کہ تم جانتے ہو کہ [illegible] کا حق دینا
کہ فلان محلے میں میرا گھر کا پتا لگا کر محلہ دیکھنا میں مر جاؤنگا تو مجھکو نہلانا اور اسی
پیراہن کو میرا کفن بنانا اور دفن کرنا جب دوسرا روز ہوا تو مر گیا [illegible] اسکو اپنے
ہاتھ سے غسل دیا اور وہی اُسکا پیراہن کفن کیا اور دفن کیا [illegible]
اُسنے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ ای فتح موصلی [illegible]
یاد رکھ کہ میں ضرور اس خدمت کے عوض میں کہ تو نے میری کی [illegible]
مرد [illegible] طرح چلنا رہ کہ جسمیں زیست جاودانی حاصل ہو یہ کہکر غائب ہو گیا نقل ہے
کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز روئے تھے اور [illegible]

Marfat.com

... نے کہا کہ حضرت آپ ہمیشہ کیون روتے ہین آپ نے فرمایا کہ جب مین اپنے گناہون کو یاد کرتا ہون میری آنکھون سے خون جاری ہوتا ہے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ میرا [illegible] نمایش ہے جو اور اخلاص سے نہو۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پچاس درم لایا اور کہا کہ حدیث مین ہے کہ جس کسی کو کہ بغیر مانگے کوئی چیز ملتی ہے اور وہ رد کرے گویا کہ خداے تعالے کی دی ہوئی نعمت کو اسنے رد کیا آپ نے اس مین سے ایک درم لے لیا اور باقی کو واپس کر دیا۔ نقل ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین تیس ایسے بزرگون کی صحبت مین رہا کہ وہ سب ابدالون سے تھے سب نے مجھ سے یہی کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو اور پرہیز کرو اور سب نے کم کھانے کو فرمایا اور فرمایا کہ دیکھو اگر بیمار کا کھانا پانی بند کر دین تو مر تو نہین جاتا آنہون نے کہا کہ کیون نہین مر جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ اسی طرح اگر دل کو علم اور حکمت اور مشائخون کی باتون سے روکے رکھیں تو وہ دل مر جاتا ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک راہب سے سوال کیا کہ خداے تعالے کی طرف راہ کیونکر ہے اُسنے کہا افسوس تمھاری سمجھ پر جس طرف کہ منھ کرو ادھر ہی اوسکی جگہ ہے اور فرمایا کہ اہل معرفت وہ قوم ہین کہ جب بات کہتے ہین خداے تعالے ہی کی کہتے ہین اور جب عمل کرتے ہین خداے تعالے ہی کیواسطے کرتے ہین اور جب [illegible] کرتے ہین خداے تعالے ہی سے کرتے ہین اور فرمایا کہ جو ہمیشگی اور [illegible] سے [illegible] محبت کی خوشنودی ظاہر ہوتی ہے اور جو کہ خداے تعالے کو اپنی خواہش پر اختیار کرتا ہو وہان خداے تعالے کی دوستی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا کہ جو آرزو [illegible] خداے تعالے کا مشغول رکھتا ہو ہر چیز سے کہ سواے اوسکے ہے کہتے ہین کہ جب حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی لوگون نے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالے نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجھکو فرمایا کہ تو اسقدر کیون روتا تھا مینے کہا الٰہی اپنے گناہون کے شرم سے حق تعالے نے فرمایا کہ اے فتح

Marfat.com

اس فرشتے کو کہ تیرے گناہوں کے لکھنے پر مقرر تھا حکم دیا تھا کہ تیرا کوئی گناہ [illegible]
تیرے بہت رونے ہی کی وجہ سے

تیسواں باب حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وشیخ کبیر و دانا امام خطیر وہ زمانی کے زینت دینے والے وہ جہان کے رکن [illegible] قطب وقت حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ وقت تھے اور فنون علم [illegible] بن بیان بلند رکھتے تھے اور حقائق و دقائق میں معتبر تھے اور روایات [illegible] مقتدا اور اُس زمانے کے لوگوں کے مرجع تھے اور شام کے بزرگ مشائخ [illegible] کی زبان پر سراہے گئے۔ بیان کیا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ملک شام کے ریحان ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ مرید سلیمان دارانی [illegible] [illegible] میں رہتے تھے اور کہتے ہیں کہ آپ کی باتوں کا دلوں میں [illegible] ابتدا میں آپ نے تحصیل علم کی کی اور علم میں درجہ کمال کو پہنچے [illegible] ڈالا اور کہا کہ علم ایک بہت اچھی دلیل اور رہبر [illegible] لیکن مقصود تک پہنچنے کے بعد دلیل کے ساتھ [illegible] ہونا محال [illegible] ضرورت اس وقت تک ہے کہ مرید راہ میں ہو اور جب درگاہ کے سامنے [illegible] اسکے واسطے کیا حاجت ہے دلیل و راہبر کی۔ اور بعض مشائخ نے [illegible] حالت سکرات میں پیش آیا۔ نقل ہے کہ حضرت سلیمان دارانی [illegible] درمیان عہد تھا کہ کسی چیز میں احمد انکے خلاف نہ کریں [illegible] دارانی وجد و حال میں تھے احمد گئے اور کہا کہ تنور روشن کیا [illegible] حضرت سلیمان دا[illegible]

Marfat.com

نے فرمایا کہ اُس مین جا بیٹھو حضرت احمدؒ گئے اور تنور کے اندر جا بیٹھے جب اس بات کو تھوڑا
سا عرصہ گذر گیا تو حضرت سلیمان دارانیؒ کو احمدؒ یاد آئے کہا کہ انکو تلاش کرو لوگون نے بہتیرا
ڈھونڈھا نہ پایا اتنے مین انکو یاد آیا کہا کہ تنور مین تو دیکھو کیونکہ اُسنے میرے ساتھ عہد
کیا ہی کہ مخالفت نہ کریگا جب نظر کی تو آپ تنور مین تھے اور ایک بال بھی آپ کا بیکا
نہوا تھا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے ایک کنیزک کو خواب مین دیکھا کہ نہایت خوبصورت تھی
اور ایک طرح کا نور اُسکے چہرے پر جھلکتا تھا مینے کہا کہ ای کنیزک تیرا چہرہ بڑا خوبصورت ہے
اُسنے کہا کہ ای احمد میری نیکی تجھی سے ہے تجھے یاد ہوگا کہ فلان رات کو تو رویا تھا مینے اُن ہی
آنسوؤن کو اپنے منھ پر ملا میرا چہرہ ایسا نورانی ہوگیا اور فرمایا کہ بندہ تائب
نہیں ہوتا جب تک کہ پشیمان نہووے دل سے اور استغفار نکرے زبان سے اور گناہون سے
بری الذمہ نہین ہوتا جب تک کہ کوشش نکرے عبادت مین اور جبکہ ایسا ہوجاوے کہا مینے تو ہر اک
سے زہد و صدق اُٹھ جاتا ہے اور صدق سے توکل اُٹھ جاتا ہے اور استقامت سے
ہو جاتی ہے اسکے بعد اُنکی لذتین حاصل ہوتی ہین اُنکے بعد حیا حاصل ہوتی ہے
حیا کے بعد خوف طاری ہوتا ہے مگر و استدراج ہے۔ اور اس تمامی احوال مین اُنکے دل سے
نہیں کرتا اور خوف کے سبب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ یہ احوال اُسکے دل سے دور
ہو جاتا ہے اور زوال سے محفوظ رہتا ہے اور حق تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور
فرمایا جو کہ پہچان جاتا ہے اُس چیز کو کہ اُس سے ڈرنا چاہیے اُسکے واسطے آسان ہوتا ہے
چیزون سے کہ جنکی ممانعت کی ہے اور فرمایا جو کہ زیادہ عاقل ہوتا ہے خدا
تعالیٰ کا زیادہ عارف ہوتا ہے اور جلدی منزل مقصود پر پہونچتا ہے اور فرمایا کہ رجا خوف
کرنے والون کی قوت ہے اور فرمایا کہ سب سے بڑھ کر رونا بندے کا رونا ہووے اُن
اوقات کے ضائع ہوجانے پر کہ جو نا موافقتی مین گذرے اور فرمایا جو کہ دنیا کی طرف نظر
کرتا ہے دوستی کے ارادے کی نظر سے حق تعالیٰ فقر اور زہد کے نور کو اُسکے دل سے اٹھا لیتا ہے

Marfat.com

ر فرمایا کہ دُنیا مثل گھوڑے کے ہے اور مثل اُس جگہ کے کہ جہان کتے اکٹھا ہوتے ہین اور
وشخص کتے سے بھی کمتر ہے جو کہ دُنیا کے حاصل کرنے کے خیال پر بیٹھتا ہے اسلیے کہ کتا
ب گھوڑے سے اپنی حاجت روا کرلیتا ہے اور سیر ہوجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے اور فرمایا کہ جو کہ
پنے نفس کو نہ پہچانے گا وہ بیشک کبر وغرور مین رہیگا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو
خت دلی اور غفلت سے زیادہ کسی سخت چیز مین مبتلا نہین کیا اور فرمایا کہ انبیا علیہم السلام نے
ت کو بوجہ جُدائی ذکر حق کے کروہ سمجھا ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کے دوست رکھنے کا
نشان اُسکی طاعت کا دوست رکھنا ہے اور فرمایا کوئی دلیل نہین ہے حضرت حق تعالیٰ کے
پہچاننے کے واسطے سوای حق تعالیٰ کے لیکن دلیل طلب کرنا اُسکی خدمت کے آداب کے لیے
ہے اور فرمایا کہ جو کہ دوست رکھتا ہے اِسکو کہ اُسکو نیکی کرنے سے پہچانے مشرک ہے خدائے تعالیٰ
کی عبادت مین اِسلیے کہ جو کوئی کہ خدای تعالیٰ کو دوستی کے خیال سے پوجتا ہے جانو کہ وہ اُس کو
دوست نہین رکھتا ہے کیونکہ اُسکی خدمت کوئی شخص نہ دیکھے گا سوای مخدوم کے والسلام۔

تینتیسوان باب حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ راہ کے جوانمرد وہ درگاہ کے پاکباز وہ طریقت کے متصرف وہ حقیقت کے متوکل وہ صاحب
فتوت شیخی حضرت احمد خضرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے معتبر مشائخون سے ہیں اور
کاملانِ طریقت سے اور مشہورانِ فتوت سے اور سلطانانِ ولایت سے اور مقبول
اور ریاضتون مین مشہور و معروف ہے اور کلمات عالی مین مذکور اور صاحب تصانیف تھے
اور آپکے ایک ہزار مرید تھے کہ ہر ایک اُن مین سے دریا کے سطح پر چلتا تھا اور ہوا مین
اُڑتا تھا اور سب صاحب کرامات تھے آپکے شروع کا حال اسطرح پر ہے کہ آپ حاتم اصم

رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور ابو تراب رح کی صحبت مین رہے لوگون نے ابوحفص رح سے پوچھا کہ اس جماعت سے کسکو دیکھا تمنے آپنے کہا کہ مینے کسی شخص کو صادق احوال و بلند حوصلہ حضرت احمد خضرویہ رح سے زیادہ نہین دیکھا اور یہ مقولہ بھی ابوحفص رح کا ہے کہ اگر احمد خضرویہ نہوتے تو فتوت اور مروت ظاہر نہوتی اور کہتے ہین کہ حضرت احمد خضرویہ رح لباس فوجی لوگون کا سا پہنتے تھے اور فاطمہ رح آپکی بیوی تھین طریقت مین ایک آیت تھین اور بلخ کے سردارون کی بیٹیون سے تھین انکا ابتدائی احوال یون ہے کہ انھون نے توبہ کی اور ایک شخص کو حضرت احمد خضرویہ رح کے پاس بھیجا کہ آپ میرے باپ سے نکاح کی درخواست کیجیے حضرت احمد خضرویہ رح نے قبول نکیا انھون نے دوسری بار ایک آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مین تجکو مردانہ تر اس سے گمان کرتی تھی کیونکہ تو خدا کی راہ کا دیکھنے والا ہے تجکو لازم ہے کہ راہبر ہو نہ راہزن حضرت احمد خضرویہ رح نے ایک آدمی بھیجا اور انکے باپ سے انکی درخواست کی انکے والد نے بابرکت سمجھ کر حضرت احمد خضرویہ رح کے ساتھ انکا عقد کر دیا اور یہان فاطمہ رح نے آتے ہی تمامی دنیوی کاروبار کو ترک کیا اور حضرت احمد خضرویہ رح کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کی یہانتک کہ حضرت احمد خضرویہ رح نے حضرت بایزید بسطامی رح کی زیارت کا قصد کیا فاطمہ انکے ساتھ گئین جب حضرت بایزید رح کے سامنے گئے تو فاطمہ رح نے نقاب اپنے چہرے سے اٹھا دی اور حضرت بایزید رح کے ساتھ بیباکی سے گفتگو کی حضرت احمد خضرویہ رح اس بات سے متغیر ہوئے اور ایک طرح کی غیرت انکے دل پر طاری ہوئی کہا اے فاطمہ یہ کیا گستاخی تھی کہ تونے بایزید رح کے ساتھ کی فاطمہ رح نے کہا اسوجہ سے کہ آپ میری طبیعت کے رازدار ہین اور وہ میری طریقت کے رازدار ہین تم سے اپنی نفس کی خواہشون کو حاصل کرتی ہون اور انسے واصل بحق ہوتی ہون اور دلیل اس بات پر وہ ہے کہ وہ میری صحبت سے بے پروا ہین اور تم میری صحبت کے محتاج ہو اور ہمیشہ فاطمہ رح کا یہی دستور تھا کہ حضرت بایزید رح کے ساتھ گستاخانہ بیٹھا کرتی تھین یہانتک کہ ایک روز حضرت بایزید رح کی آنکھ فاطمہ رح کے ہاتھ پر پڑی ہاتھ مین مہندی

Marfat.com

لی تھی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ اے فاطمہ تم منہدی ہاتھوں میں کیوں لگائی ہوئی [illegible]
د بایزید آج تک کہ آپ نے میرا ہاتھ اور منہدی نہ دیکھی تھی مجکو [illegible] ساتھ
واتھا لیکن اب کہ آپ کی نظر اسپر پڑی مجکو آپ کے پاس بیٹھنا حرام [illegible]
بندہ آتا ہے حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اگر کسی کو بیان [illegible]
ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہین کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حق تعالے
ے درخواست کی کہ عورتونکا بار مجھ سے اُٹھا لیوے خدا تعالیٰ نے [illegible] فضل سے ایسا کیا
با کہ عورتین اور دیوار میرے سامنے ایکسان [illegible] خیال کرنا چاہیے کہ جو اس
رجے کا مرد ہو وہ کہان عورت کو دیکھے گا۔ پھر حضرت احمد خضرویہ [illegible] وہان سے
شاپور مین آئے اور اہل نیشاپور حضرت احمد خضرویہ کے [illegible] بہت خوش
وئے جب یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور [illegible]
ے تو حضرت احمد خضرویہ نے چاہا کہ [illegible] دعوت [illegible]
ضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت [illegible]
[illegible] اور بکریان [illegible] اور شمع [illegible]
لی تاکہ ہم انکو کاٹین حضرت احمد خضرویہ نے [illegible]
جب کہ ایک بڑے درجے کا کوئی شخص یہان [illegible]
رہین بلکہ ایک حصہ حاصل کرین یہ فاطمہ کی [illegible]
ایزیدؒ نے فرمایا جو کرچاہتا [illegible]
فاطمہ کو دیکھے نقل ہے کہ حضرت احمد خضرویہ نے فرمایا کہ [illegible]
فس پر قہر کیا ایک روز ایک جماعت جہاد کو جاتی تھی میرے دل [illegible] پیدا
ہوئی اور نفس نے وہ احادیث کہ جہاد کے [illegible] کی شان مین وارد ہین میرے [illegible]
پڑھین اور میرے سامنے پیش کین [illegible] نہین

Marfat.com

یہ بیشک مکر ہے پھر کہا مینے کہ مکر اس سبب سے ہی کہ مین اُسکو ہمیشہ روزہ دار رکھتا ہون گرسنگی
کی وجہ سے طاقت اُس مین نہین ہی ہے چاہتا ہی کہ سفر کرے تاکہ روزہ افطار کرے
مینے کہا کہ مین سفر مین بھی روزہ نہ کھولونگا نفس نے کہا کہ مجھے منظور ہے مجھے عجب ہوا مینے کہا
کہ شاید اسواسطے کہتا ہی کہ مین اُسکو رات کو نماز کے واسطے فرماتا ہون چاہتا ہے کہ سفر کو
جاوے تاکہ رات کو سووے اور آرام کرے مینے کہا کہ مین تجکو ہر وقت خواہ رات ہو یا دن
بیدار رکھونگا اُسنے کہا کہ مجھے منظور ہی مینے پھر سوچا کہ شاید اسلیے کہتا ہی کہ خلق سے
ملے جلے کہ تنہائی کی وجہ سے ملول ہو گیا ہی اب لوگون کے ساتھ چاہتا ہے کہ اُنس
پکڑے مینے کہا کہ مین جہان کہین کہ جاؤنگا ویرانے مین قیام کرونگا اور لوگون کی صحبت
مین نہ بیٹھونگا اُسنے کہا بہت خوب پھر تو مین عاجز آیا مینے گڑگڑا کر حق تعالی کیطرف
رجوع کی کہ نفس کے مکر سے مجھے آگاہ کرے پس حق تعالی نے اُسکو اقراری بنایا کہ اُسنے مجھے
کہ تو مجھے مُراد کے خلافون سے ہر روز ستر بار قتل کرتا ہی اور مخلوق اس بات سے بیخبر ہے
اِس سے بہتر وہ ہے کہ مین ایک بار جہاد مین مقتول ہون اور ساری جھگڑون سے چھوٹ
جاؤن اور تمام جہان مین شہرت ہو جاوی کہ کیا خوب تھا احمد خضرویہ کہ درجہ شہادت کا پایا
اور زمرۂ شہدا مین داخل ہوا مینے کہا سبحان اللہ کیا بزرگ ہی وہ خدا کہ ایسے نفس کو
پیدا کرتا ہی کہ جو زندگانی مین بھی منافق اور موت کے بعد بھی منافق نہ اس جہان مین
اسلام لاوے گا نہ اُس جہان مین مینے تو خیال کیا تھا کہ طلب طاعت کرتا ہے
یہ خبر نہ تھی کہ تو زنار باندھتا ہی پھر مینے اُس روز سے نفس کے خلاف کرنا اور زیادہ
شروع کیا۔ **نقل ہے** کہ فرمایا کہ مین ایکبار ایک جنگل توکل پر گیا تھوڑی راہ چلا
تو ایک ببول کا کانٹا میرے پاؤن مین چبھ کر ٹوٹ گیا مینے اُس کانٹے کو پاؤن سے
نہ نکالا اور مینے کہا کہ توکل ٹوٹ جائیگا اُسی طرح مین چلتا تھا میرا پاؤن سوج گیا
مین لنگڑاتا لنگڑاتا مکّہ معظمہ مین پہنچا اور حج ادا کرکے واپس لوٹا اور تمامی راہ مین

Marfat.com

بہتی رہی مین بڑی دقت سے راہ چلتا رہا اور اپنے آپ کو سنبھالتا یہانتک کہ لوگون نے دیکھا اور اُس کانٹے کو میرے پاؤن سے باہر نکالا میرا پاؤن زخمی ہو گیا مین بسطام کی طرف روانہ ہوا اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا جون ہی کہ حضرت بایزیدؒ کی نظر مجھپر پڑی مسکرائے اور فرمایا کہ وہ مشکل کہ تیری پاؤن پر رکھی تھی تو نے کیا کیا تینے کہا کہ مینے اپنے اختیار کو اُسکے ہی اختیار پر رکھا شیخ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ای مشرک یعنی تجھکو کسی طرح کا وجود اور اختیار باقی ہی کیا یہ شرک نہین ہی۔ نقل ہے کہ فرمایا آپ نے درویشی کی عزت کو پوشیدہ رکھو پھر فرمایا کہ ایک درویش رمضان شریف کے مہینے مین ایک توانگر کو اپنے گھر لے گیا اور اُسکے گھر مین سوای روکھی اور سوکھی روٹی کے اور کچھ موجود نہ تھا جب توانگر اپنے مکان کو واپس آیا تو اُسنے ایک تھیلی زر سے بھری درویش کو بھیجی درویش نے واپس کردی اور کہلا بھیجا کہ اُس شخص کی یہی سزا ہی کہ جو اپنا راز تجھ جیسے شخص سے ظاہر کرے ہم اس درویشی کو دونون جہان کے عوض بھی نہ بیچین گے۔ نقل ہی کہ ایکبار ایک چور حضرت احمد خضرویہؒ کے گھر مین آیا بہت پھرا کچھ نہ پایا جب نا اُمید ہو کر لوٹنے لگا حضرت احمد خضرویہؒ نے فرمایا ای جوان ڈول اُٹھا کر پانی کھینچ اور وضو کر اور نماز مین مشغول ہو تا کہ جو چیز کہ پہنچے وہ مین تجھکو دون اور تو خالی ہاتھ ہمارے گھر سے نجائے اُس جوان چور نے ایسا ہی کیا جب روز روشن ہوا ایک خواجہ سو دینار لایا اور شیخ کو دیے شیخؒ نے کہا ای جوان کہ یہ تیری ایک رات کی نماز کا عوض ہی چور کو یہ سنکر ایک طرح کی حالت پیدا ہوئی اور اُسکا بدن کانپنے لگا اور اُسنے رونا شروع کیا اور کہا کہ ہاے افسوس مین راہ بھولا ایسے خدا کی کہ جو ایک رات کی اپنی عبادت کی عوض اتنا کرم فرمادے اور اسقدر زر عطا کرے تو اور خدا کی طرف رجوع کی اور وہ زر قبول نہ کیا اور شیخؒ کے مریدون کے حلقے مین داخل ہوا۔ نقل ہے کہ ایک بزرگون سے بیان کیا ہی کہ مینے احمد خضرویہؒ کو دیکھا کہ ایک رتھ مین ہوا مین اور فرشتے اُسکی سونے کی زنجیرین پکڑے اُس رتھ کو کھینچ رہے ہین درمیان ہوا کے مینے

Marfat.com

پوچھا کہ اے شیخ اِس شوکت کے ساتھ آپ کہان جارہے ہین آپ نے فرمایا کہ اپنے ایک
دوست کی زیارت کو۔ مینے کہا کہ آپ کو باوصف ایسے درجے کے کسی کی زیارت کی کیا حاجت۔
آپ نے فرمایا کہ اگر مین نہ جاؤنگا تو وہ خود آئیگا اُسوقت درجہ زائرون کا اُسکو حاصل ہوگا نہ مجکو۔
نقل ہے کہ ایکبار آپ ایک خانقاہ مین پرانے کپڑے پہنے اور صوفیون کی رسم سے فارغ
ہوکر گئے اور وظائف حقیقت مین مشغول ہوئے اُس خانقاہ کے لوگون نے باطن مین آپ کا
انکار کیا اور اپنے شیخ سے کہا کہ یہ شخص اہل خانقاہ سے نہین ہے اتفاق سے ایک روز حضرت احمد
خضرویہ کوئین کی جگت پر پانی بھرنے کو گئے ڈول کوئین مین گر پڑا اسپر خادم نے آپکو برا
بھلا کہا حضرت احمد خضرویہ شیخ کے پاس گئے اور کہا کہ فاتحہ پڑھیے تاکہ ڈول کوئین سے نکل
آوے شیخ یہ سنکر تامل مین ہوا کہ یہ کیا التماس و آرزو ہے حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ اگر آپ نہین
پڑھتے ہین تو اجازت دیجیے تاکہ مین پڑھون شیخ نے اجازت دیدی حضرت احمد خضرویہ نے
فاتحہ پڑھی ڈول خود بخود کوئین کی جگت پر آگیا شیخ نے جب یہ دیکھا ٹوپی اپنے سر سے اُتار کر
رکھدی اور کہا اے جوان توکون ہے کہ ہماری مرتبے کا کھلیان تیرے دانے کے مقابلے مین
گھانس ہوگیا حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ آپ اپنے مریدون سے فرمادیوین کہ آیندہ مسافرون کو
حقارت کی نظر سے نہ دیکھین یہ کہا اور آپ وہان سے چلدیے۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص
حضرت احمد خضرویہ کے پاس آیا اور کہا کہ مین رنج مین مبتلا ہون اور درویش ہون مجھے آپ
کوئی ایسا طریقہ بتائیے کہ اس رنج و محنت سے رہائی پاؤن آپنے فرمایا نام جو ہر پیشے کا کہ ہر
علیحدہ علیحدہ ایک ایک کاغذ پر لکھ اور ایک توبرے مین ڈالکر میرے پاس لا وہ مرد چلا گیا
اور ویسا ہی کیا حضرت احمد خضرویہ نے اپنا ہاتھ توبرے مین ڈالا ایک کاغذ نکلا اُسپر چوری
کا نام لکھا تھا آپنے فرمایا کہ تجھے چوری کرنی چاہیے وہ مرد حیرت مین رہا اور کہا کہ شیخ مجکو
چوری کا حکم فرماتا ہے اب مجھے اس سے چارہ نہین ہے ناچار اُن چورون کے پاس گیا کہ راہ
لوٹتے تھے اور کہا کہ مجھے اس کام کی رغبت پیدا ہوئی ہے چورون کے سردار نے کہا

Marfat.com

کہ اس کام کی ایک شرط ہے کہ جو کچھ کہ فرماؤن تو اُسکو بجا لاوے اُسنے کہا کہ مین ویسا ہی کرونگا چند روز تک مین اُنکے ساتھ رہا چورون نے ایک قافلے کو لوٹا اور ایک شخص کو کہ اُسکے پاس مال بہت تھا پکڑ لائے اور اُس نوپیشہ سے کہا کہ اسکی گردن مار وہ مرد توقف کرتا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ اس چورون کے سردار نے کتنے ہی لوگون کو قتل کیا ہوگا اگر مین اسکو قتل کر ڈالون تو اس سے بہتر ہوگا کہ سوداگر کو قتل کرون وہ مرد اس خیال ہی مین تھا کہ سوداگر نے کہا کہ جس کام کو کہ تو آیا ہی جلدی کر اور اُس کام سے فارغ ہو کر دوسرے کام مین جا کر مشغول ہو۔ اُس مرد نے کہا کہ جب فرمانبرداری ہی کرنا چاہیے تو بہتر ہے کہ حق تعالی کی فرمانبرداری کی جائے نہ کہ چورون کے سردار کی۔ پھر تلوار کھینچا چورون کے سردار کا سر تن سے جدا کر دیا دوسرے چورون نے جب یہ معاملہ دیکھا تو بھاگ گئے اور اُس سوداگر نے رہائی پائی اور وہ مال بھی اُسکا سلامتی کے ساتھ اُسکے پاس رہا اور اُس سوداگر نے اُسکے صلے مین اسقدر مال اُس مرد کو دیا کہ مستغنی ہو گیا۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ ایک درویش حضرت احمد خضرویہ کے یہان مہمان آیا حضرت احمد خضرویہ نے ستر شمعین روشن کین اُس درویش نے کہا کہ مجھے ان مین سے کچھ پسند نہین آتا کیونکہ تکلف تصوف کے ساتھ کچھ علاقہ و نسبت نہین رکھتا حضرت احمد خضرویہ نے فرمایا کہ آپ اُٹھیے اور اُن مین سے جسکو کہ مینے خدا کے واسطے نہ روشن کیا ہو گل کر دیجیے وہ درویش اُٹھا اور ساری رات پانی اور خاک اُن شمعون پر چھڑکتا اور ڈالتا رہا صبح ہو گئی لیکن ایک شمع بھی نہ بجھا سکی نہ بجھی دوسرے روز اُس درویش سے کہا کہ اسقدر تعجب آپکو کیون ہوا اُٹھیے تا کہ آپکو عجائب [illegible] دونون اُٹھے اور ساتھ ساتھ [illegible] یہان تک [illegible] کے دروازے [illegible] اُسکے دروازے پر ترسا کا سردار [illegible] اور معبط [illegible] خود ان کہانے کا [illegible]

کہ دوست دشمنون کے ساتھہ کوئی چیز نہین کھایا کرتے اُسنے کہا کہ آپ مجھی مسلمان
کرلیجیے پس مسلمان ہوگیا اور اُسکے ساتھہ اُسکی قوم کے ستّر شخص اور بھی مسلمان ہوے
اُس رات کو حضرت احمد خضرویہ نے خواب مین دیکھا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ ای احمد تو نے
ہمارے واسطے سات شمعین روشن کین ہمنے تیرے واسطے تیرے ہی ذریعے سے ستّر دلون کو
نور ایمان سے روشن کیا۔ نقل ہے کہ حضرت احمد خضرویہ نے فرمایا کہ مینے تمامی مخلوق کو
دیکھا کہ مثل بیل اور گدھے کے ایک ناند سے چارہ چر رہے تھے ایک شخص نے کہا کہ خواجہ
کہان تھے آپ نے فرمایا کہ مین بھی اُنکے ساتھہ تھا لیکن مجھہ مین اور اُن مین فرق یہ تھا
کہ وہ کھاتے جاتے تھے اور ہنستے جاتے تھے اور اُچھلتے کودتے جاتے تھے اور کچھہ بیخبر
تھے اور مین کھاتا تھا اور روتا تھا اور سر زانو پر رکھے تھا اور باخبر تھا۔ اور فرمایا کہ جو کہ
خدمت درویشون کی کرتا ہے تین چیز سے بزرگ ہوتا ہے تواضع اور حسن ادب اور
سخاوت سے۔ اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ خدای تعالے اُسکا ہوجاوے اُس سے کہدو
کہ صدق کو لازم پکڑے کہ فرمایا ہے وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ اور فرمایا کہ جو کہ صبر کرتا ہے
اپنے صبر پر وہ صابر ہوتا ہے نہ وہ کہ صبر کرے اور شکایت کرے اور فرمایا کہ صبر توشۂ
مضطرون کا ہے اور رضا درجہ عارفون کا ہے اور فرمایا کہ معرفت کی حقیقت وہ ہے
کہ تو اُسکو دل سے دوست رکھے اور اُسکو زبان سے یاد کرے اور اُن تمام سے کہ اُس کے
سوا ہین ہمّت کو قطع کرے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ معزز نزدیک خدای تعالے کے
شخص ہے کہ جس مین خلق بیشتر ہی اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی شخص کہ طلب کرتا ہے اُسکا
حق تعالے قریب لیے مگر وہ شخص کہ طلب کرتا ہی حق تعالی کو اپنی تمامی نعمتون پر۔ لوگو
نے آپ سے پوچھا کہ محبت کی علامت کیا ہے فرمایا وہ کہ دونون جہان کی کوئی چیز اُس کے
دل مین کچھہ عظمت اور بزرگی نرکھتی ہو کیونکہ اُسکا دل تو پُر ہوگا خدای تعالے کے ذکر سے
اور وہ کہ کوئی آرزو نہووے اُسکو مگر اُسکی خدمت کی۔ اِسلیے کہ وہ نہین دیکھتا ہی عزت

Marfat.com

نیا اور آخرت کی مگر اُسکی خدمت مین - اور وہ کہ اپنے نفس کو غریب دیکھتا ہو اگرچہ درمیان
اپنے اہل کے ہو اسلیے کہ کوئی شخص اُس چیز کے ساتھ کہ وہ اُسمین ہو اُسکا موافق نہو گا اُسکے
دوست کی خدمت مین - اور فرمایا کہ دل چلنے والے ہین یا تو عرش کے گرد گھومتے ہین
یا کی کے آس پاس چکر کھاتے ہین - اور فرمایا کہ دل مکانات ہین جب کہ حق سے پُر ہوتے
ہین اُسکے انوار کی زیادتی ظاہر کرتے ہین اعضا پر اور جب کہ باطل سے پُر ہوتے ہین
اُسکی تاریکی کی زیادتی ظاہر کرتے ہین اعضا پر - اور فرمایا کہ کوئی خواب گران تر خواب غفلت
سے نہین ہو اور کوئی مالک نہین ہے قوی تر شہوت سے - اور اگر گرانی غفلت نہو تو ہرگز
شہوت ظفر نہ پا سکے اور فرمایا کہ تمام بندگی آزادی مین ہو اور بندگی کی تحقیق مین آزادی تمام
ہووے اور فرمایا کہ تمکو دُنیا و دین مین درمیان دو متضاد کے زندگانی کرنا چاہیے اور فرمایا
طریقہ ظاہر ہے اور حق روشن ہو اور پکارنے والا سُننے والا ہو پس اسکے بعد کسی طرح کا تحیر
نہین ہو مگر اندھے پنے کے سبب سے اور پوچھا کہ کونسا عمل فاضلتر ہے فرمایا نگاہ رکھنا سر کا
اس چیز کی طرف توجہ کرنے سے کہ سوائے خدا کے ہو کہتے ہین کہ ایک روز آپ کے آگے
پڑھا کہ ففروا الی اللہ آپ نے فرمایا کہ تعلیم دیتے ہین ایسے شخص کو کہ جو سب سے زیادہ
درگاہ کا فراری ہو کسی نے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے فرمایا کہ مار ڈال نفس کو تا زندہ ہو
کہتے ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک پہنچا آپ کو ستر ہزار درم دینے تھے کہ سب
قرض لے کر مسکینون اور مسافرون کو دیے تھے جب جان کنی شروع ہوئی تمامی
قرض خواہ ایکبارگی آپکے سرہانے آموجود ہوے حضرت احمد خضرویہ نے اُسوقت
مناجات کی اور کہا الٰہی مجھکو تو لیے جاتا ہو اور میری جان اُنکے پاس گرو ہو
دستاویز اُن سے لیے لیتا ہو تو کسی کو مقرر کر کہ ادا کرے [illegible] اس کے
میری جان لے آپ یہ دُعا ہی فرما رہے تھے کہ کسی نے کُنڈی کھٹکھٹائی کہ قرضخواہ
باہر آوین وہ سب باہر گئے اور اپنا تمام روپیہ وصول کیا جب [illegible] ادا ہو گیا [illegible]

Marfat.com

احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ جان بحق تسلیم ہو کر واصل بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

چونتیسوان باب حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ بلا کی صف کے مبارز وہ میدان معنی کے مرد۔ وہ ایوان تقوی کے فرد وہ محقق حق ہر ز[illegible]
قطب وقت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے عیار پیشون اور بلا کی راہ کے مجردون
سے تھے اور فقرا کے جنگل کے سیاحون سے اور اس طائفے کے میدان کے مردون سے تھے
خراسان کے بزرگ مشائخون سے تھے اور عجائب ہر اور تقوی مین قدم استوار رکھتے
تھے اور اشارات اور کلمات مین نفس عالی۔ اور چالیس حج کیے تھے اور کتنے ہی بر[illegible]
تک کبھی سر تکیے پر نہ رکھا مگر خانۂ کعبہ مین ایکبار تہجد کے وقت خواب مین گئے حورون
کی ایک جماعت نے چاہا کہ اپنے آپ کو آپ کے سامنے پیش کرین حضرت شیخ نے فرمایا کہ
حق حی غفور کے ساتھ اسقدر استغراق ہے کہ مین حورون کی پروا نہین رکھتا ہون حورون نے
کہا اے بزرگ اگرچہ یون ہی ہے لیکن ہماری سہیلیان ہم پر ہنسی اور ٹھٹھا کرینگی جب
سُنینگی کہ تو نے ہمکو قبول نہ فرمایا یہ سُنکر رضوان نے جواب دیا کہ ممکن نہین ہے کہ ت[illegible]
اس عزیز کے آگے قبولیت کا درجہ حاصل ہو اور یہ تمکو قبول کی نظر سے دیکھے یا ا[illegible]
تمہارا [illegible] ہو جاؤ چلی جاؤ کہ کل قیامت کو جب کہ یہ بہشت مین قرار پکڑیگا اور بادشا[illegible]
[illegible] پر بیٹھیگا اسوقت آنا اور جو تصور کہ ہوا ہے اُسکو پورا کرنا حضرت ابو تراب نخ[illegible]
سے فرمایا کہ [illegible] کہ اگر مین کل قیامت کو بہشت مین داخل ہون گا
خدمت کرنا [illegible] جاؤ کہتے ہین کہ [illegible] مین سو بزرگون کو دیکھا انکے درمیان کو [illegible]
[illegible] اور اول انکے ابو تراب نخشبی تھے اور ان [illegible]

Marfat.com

کہتے ہین کہ جب بوتراب نخشبی مکہ معظمہ مین آئے تازہ اور خوش و تھے بیٹے پوچھا کہ آپ کھانا کہان کھاتے ہین فرمایا بصرہ مین اور کبھی بغداد مین اور کبھی یہان۔ نقل ہے کہ جب آپ اپنے اصحاب سے کوئی ایسی چیز دیکھتے کہ آپ اُس سے کراہیت رکھتے تھے آپ خود توبہ کرتے اور مجاہدے مین زیادتی کرتے اور فرماتے کہ یہ بیچارہ میری نحوست سے بلا مین پڑا اور آپ اپنے مُریدون سے فرماتے کہ جسنے کہ تم مین سے مُرقع یعنی فقیرانہ لباس پہنا اُسنے گویا کہ سوال کیا اور جو کہ خانقاہ مین بیٹھا گویا کہ اُسنے سوال کیا اور جسنے قرآن مجید پڑھا گویا کہ اُسنے سوال کیا۔ غرض آپ کے فرمانے سے یہ تھی کہ ایسا کام نہ کرو جس میں ریا یا نمایش کو دخل ہو کہتے ہین کہ ایک روز آپ کے مُریدون سے ایک مُریدنے کہ تین رات و دن اُسکو بغیر کھائے گذرے تھے ہاتھ خربزے کے چھلکے کی طرف دراز کیا آپ نے اُس سے فرمایا کہ جا چلا جا کہ تو تصوّف کو نہ پہچانے گا تجھے بازار مین جانا چاہیے اور فرمایا کہ میرے اور خدا کے درمیان عہد ہے کہ اگر مین ہاتھ حرام کی طرف دراز کرون تو مجھکو [illegible] اور فرمایا کہ کسی آرزو کا میرے دل پر غلبہ نہین ہوا مگر ایک مرتبہ مین ایک جنگل [illegible] کی آرزو پیدا ہوئی اور مرغ کے انڈے نے میرے دل پر گذر کیا اتفاقاً [illegible] راستہ بھول گیا اور ایک قافلے کی طرف جا نکلا ایک جماعت کھڑی شور [illegible] جون ہی کہ اُنھون نے مجھے دیکھا مجھے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمارا اسباب تو ہی نے لیا ہے [illegible] ایک چور بیشک اُنکا اسباب چورا لے گیا تھا بس اُنھون نے دو سو چھڑیان میرے مارین اسی اثنا مین ایک بوڑھا اُس قافلے کا مجھپر گذرا جب میرے قریب آیا تو اُسنے مجھکو پہچانا [illegible] کہ یہ تو شیخ الشیوخ طریقت ہے یہ کیا گستاخی و بے ادبی ہے کہ تم [illegible] کر رہے ہو وہ قوم گریہ و زاری کرنے لگی اور معذرت چاہی [illegible] اسلام کے وفا کے حق کی کہ کبھی کوئی وقت اس سے خوشتر [illegible] میری آرزو تھی کہ مین اپنی نفس کو اُسکے مقصد کے موافق دیکھون آج مین دیکھتا ہون وہ بزرگ

Marfat.com

شخص مجکو اپنے گھر لے گیا اور اجازت چاہی کہ کھانا لاوے پھر گیا اور گرم روٹی اور مرغ
کے انڈے میرے آگے لایا مینے چاہا کہ ہاتھ دراز کرون مینے ایک آواز سُنی کہ ای ابوتراب
کھانے کے بعد دو سو تازیانے کھاؤ اور جو آرزو کہ تیرے دل پر گذرے گی بغیر دو سو تازیانہ
کھائے وہ پوری نہو گی۔ نقل ہے کہ حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے کئی لڑکے
تھے اُسی زمانے مین ایک بھیڑیا مردم خوار آگیا تھا آپ کے کئی لڑکون کو پھاڑ ڈالا ایک روز
آپ مصلّے پر بیٹھے تھے بھیڑیے نے قصد آپ کا کیا لوگون نے آپ کو خبر بھی کی آپ نے کچھ
توجہ نہ فرمائی بھیڑیے نے جب آپ کا چہرہ دیکھا اُلٹا پھر گیا اور چلا گیا۔ نقل ہے کہ ایک بار
آپ اپنے مریدون کے ساتھ ایک جنگل مین جا رہے تھے آپ کے سب مریدون کو پیاس
لگی ادھر وضو کی ضرورت ہوئی سب نے شیخ کی جانب رجوع کی آپ نے ایک خط کھینچا وہ تو
ایک نہر پانی سے لبریز ہو گئی سب نے پانی سیر ہو کر پیا بھی اور وضو بھی کیا اور ابو العباس
کہتے ہین کہ مین حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جنگل مین تھا آپ کے مریدون سے
ایک مرید نے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے آپ نے اپنا پاؤن زمین پر مارا ایک پانی کا چشمہ نمود ہوا
اُس مرید نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ پانی آبخورہ سے پیون شیخ نے ہاتھ زمین پر مارا ایک
پیالہ نکل آیا سفید آئینہ سا کہ اُس سے خوبصورت شاید ہی کوئی پیالہ ہو اُسنے پانی پیا اور
ہمکو بھی پانی پلایا اور وہ پیالہ مکہ معظّمہ تک ہمارے ساتھ رہا۔ نقل ہے کہ حضرت ابوتراب
نخشبی نے ابوالعباس سے پوچھا کہ آپ کے اصحاب کیا کہتے ہین ان کامون کے بارے مین
جو حق تعالیٰ اپنے دوستون کے ساتھ کرتا ہے کرامت کے اُنھون نے کہا کہ مینے کسی شخص کو نہین
دیکھا کہ ان پر ایمان لاتا ہو مگر بہت تھوڑا آپ نے فرمایا کہ جو اُسپر ایمان نہین لاتا وہ کافر ہے۔
نقل ہے کہ ایکبار آپ کے مریدون نے جنگل مین کہا کہ یا شیخ ہم تو بھوک کے مارے بے قرار ہین اور
ہمکو آنے جانے کا یارا نہین ہے کیا کرین آپ نے فرمایا کہ مین کیا کرون چارہ نہین ہے اُس چیز سے
جسکا چارہ نہین ہے۔ نقل ہے کہ حضرت ابوتراب نخشبی رح نے فرمایا کہ ایک رات مین

Marfat.com

جنگل مین جارہا تھا اور وہ رات اندھیری تھی مینے ایک حبشی دیکھا کہ جسکا قد مینار کے برابر تھا مین ڈر گیا اور مینے کہا کہ تو آدمی ہے یا جن اُسنے کہا کہ تو مسلمان ہے یا کافر مینے کہا کہ مسلمان اُسنے کہا کہ مسلمان تو سوای خدائے تعالی کے کسی سے نہین ڈرتا ہے پس میرا دل قرار سے ہوگیا اور مین سمجھا کہ غیب کا فرستادہ ہے۔ دل کو اطمینان ہوگیا اور خوف جاتا رہا۔ اور فرمایا کہ مین نے جنگل مین ایک غلام کو دیکھا کہ اُسکے پاس توشہ و سواری نہ تھی مینے کہا کہ اگر اسکو حق تعالے پر یقین نہوتا ہلاک ہوجاتا پھر مینے کہا ای غلام ایسی جگہ مین تو بغیر توشہ اور سواری کے ہے اُس نے کہا ای بزرگ سر اُٹھا تا کہ تو سوائے خدای تعالے کے کسی کو نہ دیکھے مینے کہا اب کسی شخص کو یقین کر تو رکھتا ہی نہوگا جہان کہ تو چاہتا ہے جاتا ہی اور فرمایا کہ مین نے بیس برس تک نہ کسی سے کوئی چیز لی اور نہ کسی کو کوئی چیز دی لوگون نے کہا کہ یہ کیونکر آپ نے فرمایا کہ اگر مین لیتا تھا تو اُس سے لیتا تھا اور اگر نہین لیتا تھا اُس سے نہین لیتا تھا اور فرمایا کہ ایک روز کھانا میرے سامنے پیش کیا مینے منع کیا چودہ روز تک بھوکا رہا اُس منع کرنے کی نحوست سے اور فرمایا کہ کوئی چیز نہین جانتا ہون مین مُرید کے واسطے مضر تر نفس کی پیروی پر سفر کرنے سے اور کسی فساد نے مُرید کی طرف راہ نپائی مگر بسبب فساد سفر ہائے باطل کے اور فرمایا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ دور ہو کیا بُرے سے اور کیا بُر نہین ہے مگر دعوی فاسد اور اشارت باطل اور بولنا سرکشون کا ایسے الفاظ کہ اندر سے خالی اور بے حقیقت ہین فرمایا اللہ تعالی نے۔ وَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَائِہِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ اور فرمایا کہ کبھی کوئی شخص خدای تعالے کی رضا تک نہین پونہچتا اگر دُنیا کی محبت دل مین ذرّہ بھر بھی ہو اور فرمایا کہ جب بندہ صادق ہوجاتا ہی عمل مین حلاوت پاتا ہے پہلے اُس سے کہ عمل کرے اور اگر اخلاص بجالاتا ہی اُس عبادت مین حلاوت پاتا ہی اُسوقت مین کہ وہ عبادت کرتا ہی اور فرمایا کہ تم تین چیز دل کو دوست رکھتے ہو حالانکہ وہ تمہاری

چیزین تمھاری نہین ہین نفس کو دوست رکھتے ہو اور نفس بندہ خدا کا ہی اور روح کو دوست
رکھتے ہو اور روح ملکیت خدای تعالے کی ہی اور مال کو دوست رکھتے ہو اور مال خدای
تعالی کی ملک ہے اور دو چیزون کو طلب کرتے ہو اور نہین پاتے ہو شادی اور راحت اور
یہ دونون بہشت مین ہونگی اور فرمایا کہ سبب وصول بحق ستر درجے ہین اُن سب مین ادنی
درجہ اجابت ہے اور ان سب کا اعلی درجہ توکل کرنا ہی خدای تعالی پر حقیقت مین اور فرمایا
کہ توکل وہ ہی کہ تو اپنے آپ کو عبودیت کے دریا مین ڈالے اور دل کو خدا مین بند رکھے
اگر دیوے تو شکر کرے تو اور اگر بند کرے تو صبر کرے تو اور فرمایا کہ کوئی چیز عارف کو تیرہ
نہین کرتی بلکہ ساری تاریکیان اُسکی وجہ سے روشن ہو جاتی ہین اور فرمایا قناعت اختیار کرنا
قوت کا ہے خدای تعالی سے اور فرمایا دلون مین ایسے دل بھی ہین کہ زندہ ہین نور فہم سے
خدای تعالے سے اور فرمایا کوئی چیز نہین ہے عبادات سے نافع تر دلون اور خطرون کی
اصلاح سے اور فرمایا کہ اپنے اندیشے کو نگاہ رکھ اسلیے کہ مقدمہ تمامی چیزون کا ہے
کیونکہ جسکا اندیشہ درست ہوا بعد اُسکے جو کچھ کہ اُس سے صادر ہوتا ہی افعال اور احوال سے
سب درست ہوتا ہی اور فرمایا کہ خدای تعالے نے بنایا علما کو بولنے والا ہر زمانے مین
موافق احوال اہل زمانہ کے اور فرمایا کہ غنا کی حقیقت وہ ہے کہ تو مستغنی ہووے ہر شخص سے
کہ مثل تیری ہے اور فقر کی حقیقت وہ ہی کہ تو حاجتمند ہووے ہر شخص کا کہ مثل تیرے ہے
نقل ہے کہ کسی نے کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے شیخ نے فرمایا کہ مجکو تیری اور تیری مثل
کی کبھی حاجت نہو گی کیونکہ مجھے خدای تعالی کے ساتھ ہی حاجت نہین ہی یعنی مقام رضا
مین ہون اور راضی برضا کو حاجت سے ساتھ کیا کام اور فرمایا کہ فقیر وہ ہی کہ غذا اُسکی وہ ہووے
کہ پاوے یا آوے اور لباس اُسکا وہ ہووے کہ ستر کو ڈھانپے اور گھر اُسکا وہ ہووے کہ جہان رہے
نقل ہے کہ آپنے بصرہ کے جنگل مین وفات پائی تھی آپکی وفات کے کئی برس بعد ایک
جماعت اُس جنگل مین پہنچی آپ کو دیکھا کہ کھڑے ہین اور منھ قبلے کی طرف ہے اور ہونٹھ سوکھے ہین

Marfat.com

ور ایک آبخورہ آگے دھرا ہے اور ایک لاٹھی ہاتھ میں لیے ہیں اور کوئی درندہ آپ کے
آس پاس نہیں ہے رحمۃ اللہ علیہ والسّلام

بتیسواں باب یحییٰ معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ روضۂ رضا کے چشمہ وہ کعبۂ رجا کے نقطہ وہ ناطق حقائق وہ واعظ خلائق وہ مُرید مراد یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ لطیف روزگار تھے اور خُلق عظیم رکھتے تھے اور بسط ساتھ قبض کے ملا ہوا اور رجا کے غالب اور کلام خوف کرنے والوں کا اختیار کیے ہوئی تھے اور زبان طریقت اور محبّت تھی اور گستاخ درگاہ۔ اور وعظ آپ کا کامل تھا اسی وجہ سے آپ کو یحییٰ واعظ کہتے تھے اور علم و عمل میں قدم استوار رکھتے تھے اور لطائف او رحقائق میں مخصوص تھے اور مجاہدے اور مشاہدے میں موصوف۔ اور صاحب تصنیف تھے۔ اور سخن موزون اور نفس پاکیزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ مشائخ نے کہا ہو کہ خدا کے دو یحییٰ ہوئے ایک انبیا علیہم السّلام سے اور ایک اولیا اللہ سے حضرت یحییٰ بن زکریا صلوٰت اللہ علیہما نے طریق خوف ایسا طے کیا کہ سارے صدیق اُنکے خوف کو دیکھکر اپنی فلاح سے نا اُمید ہوئے اور حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے طریق رجا کو اس طرح طے کیا کہ ہاتھ تمامی دعوی کرنے والوں [illegible] کا [illegible] پر [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible] بنا دیا۔ کہا کہ حال حضرت یحییٰ بن زکریا کا [illegible] ہوا ہے کہ کبھی اسکو جاہلیت نہ تھی [illegible] میں ایسی بڑی کوشش کرتے تھے کہ کسی کو ویسی [illegible] پوچھا کہ اے شیخ مقام رجا اور معاملہ خدا [illegible] کا ترک کرنا ضلالت و گمراہی ہو [illegible]

Marfat.com

ورزش مین کوئی رُکن ایمان کے رُکنون سے ضلالت مین پڑے فائف عبادت کرنے سے
علیحدگی کا خوف ہے اور راجی اُمید رکھتا ہے وصل کی اور یاد رکھو جب تک عبادت نہ حاصل ہو
نہ خوف درست آتا ہی اور نہ رجا اور جب عبادت حاصل ہوجاتی ہی بجز خوف و رجا نہین رہتا
اور کوئی شخص اس طائفے کے مشائخون سے خلفای راشدین کے بعد منبر پر نہ چڑھا مگر یہ یعنے
حضرت یحیی معاذؒ۔ **نقل ہے** کہ ایک وز منبر پر چڑھے چار ہزار مرد حاضر تھے آپنے دیکھا اور منبر
سے اُتر آئے اور فرمایا کہ جس شخص کے واسطے کہ مین منبر پر چڑھا تھا وہ حاضر نہین ہی۔ نقل ہے
کہ آپکے ایک بھائی تھے وہ مکہ معظمہ مین جاکر وہانکے مجاور ہوگئے تھے اُنھون نے حضرت
یحیی معاذؒ کو خط لکھا کہ مجکو تین چیزون کی آرزو تھی دو اُن مین سے مجکو حاصل ہوئین ایک
رہی ہے آپ دُعا کیجیے تاکہ وہ بھی پا جاؤن اور اُن تین آرزوُن سے ایک یہ ہے
کہ میری آرزو تھی کہ مین اپنی آخر عمر تک ایک مبارک جگہ مین رہون چنانچہ اب مین
خانۂ کعبہ مین پونہچ گیا ہون کہ سب سے بڑھکر مبارک جگہ ہی آرزو پوری ہوئی اور دوسری
آرزو وہ تھی کہ میرا ایک خادم ہووے تاکہ میری خدمت کرے اور میرے وضو کے واسطے
پانی طیار کردیوے سُو وہ خداے تعالی نے پُوری کردی کہ ایک لونڈی شایستہ مجکو عطا کی
تیسری آرزو میری یہ تھی کہ موت سے پہلے آپ کو دیکھون تو امید ہی کہ حق تعالی پوری کریگا
حضرت یحیی معاذؒ نے جواب لکھا کہ وہ کہ آپنے لکھا ہی کہ مین بہترین جگہ کی آرزو رکھتا تھا
اُسکا جواب یہ ہی کہ آپ خود بہترین مخلوق ہوجیے اور پھر جس جگہ مین کہ پسند ہو رہیے
یاد رکھیے اللّٰہ مردون سے بزرگ و عزیز بنا کرتی ہی نہ مرد جگہ سے۔ اور وہ کہ لکھا تھا کہ مجھے
ایک خادم کی آرزو تھی اور وہ پوری ہوگئی اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر آپ کو مروّت اور جوانمردی
ہوتی تو آپ حق تعالے کے خادم کو اپنا خادم نہ بناتے اور حق تعالی کی خدمت سے اُسکو
باز نہ رکھتے اور اپنی خدمت مین مشغول نہ کرتے آپ کو تو خود خادم بننا چاہیے نہ کہ آپ مخدومی
کی آرزو کرتے ہین یاد رکھیے کہ مخدومی حق تعالی کی صفات سے ہی اور خادمی بندے کی صفات

Marfat.com

بندے کو بندہ ہی رہنا چاہیے اور جبکہ بندہ حق تعالیٰ کے صفات کی آرزو کرے
جانناچاہیے کہ فرعونی کرتا ہے اور دوسرے وہ کہ آپ نے لکھا ہی کہ مجکو تیرے دیدار
آرزو ہے معلوم ہوتا ہی کہ آپ خدائے تعالیٰ سے غافل ہین اگر آپ خدای تعالیٰ سے
ہوتے ہین آپ کو ہرگز یاد نہ آتا آپ کو لازم ہی کہ حق تعالے کے ساتھ اسطرح صحبت کھو
آپ کو بھائی کی یاد نہ آوے کہ وہان فرزند کی قربانی کرنا چاہیے بھائی کا کیا ذکر ہی
بھائی بیچارہ کس شمار مین ہی اور کون ہے۔ اور اگر آپنے اُسکو پا لیا تو پھر مجھے کیا کرینگے
اگر اُسکو نہ پایا تو مجھ سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ **نقل ہے** کہ ایکبار ایک دوست کو خط
کہ دُنیا مثل خواب کے ہے اور آخرت مثل بیداری کے جو شخص کہ خواب مین دیکھتا ہی
روتا ہے اُسکی تعبیر وہ ہووے کہ بیداری مین ہنسے گا اور شاد ہوگا پس تمکو دُنیا کے خواب
رونا چاہیے تاکہ آخرت کی بیداری مین ہنسو اور خوش ہو۔ **نقل ہے** کہ حضرت
معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک صاحبزادی تھین ایک روز اُنھون نے اپنی والدہ صاحبہ
کہا کہ مجھے فلان چیز درکار ہی مان نے کہا کہ خدا سے مانگو اُنھون نے کہا کہ ای اماں مجھے
آتی ہے کہ نفسانی ضرورت کو خدائے تعالے سے مانگون آپ ہی دیدیجیے کہ جو کچھ
دینگی وہ آپ کی ملک سے ہی۔ **نقل ہے** کہ حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ ایک
اپنی بھائی کے ساتھ ایک گانون کے دروازے کی طرف سے گذرے آپکے بھائی نے کہا
بہت اچھا گانون ہی حضرت یحییٰ معاذؒ نے فرمایا کہ خوش زیادہ اس گانون سے دل
شخص کا ہی کہ اس گانون سے فارغ ہے بوجہ کافی سمجھنے کے اُس بادشاہ کو کہ جس کی
دشاہت بڑی وسیع ہی۔ **نقل ہے** کہ حضرت یحییٰ معاذؒ کو ایک مدت مین
بہت کم کھانا کھاتے تھے لوگون نے بہت اصرار کیا کہ آپ کچھ اور تناول فرمائیے
نے فرمایا کہ بھلا مین کیسے ایکدم تازیانہ ریاضت کا ہاتھ سے رکھ سکتا ہون جب کہ
ہمارے نفس کی خواہشین اپنے مکر و فریب کی گھات مین بیٹھی ہین اگر ذرا بھی

Marfat.com

اُسکی باگ ڈھیلی کردن مجکو ہلاکی کے بھنور مین ڈال دیوے۔ نقل ہے کہ ایک رات ایک شمع آپکے سامنے روشن کرکے رکھی تھی ایک ہوا کا جھونکا آیا اور وہ شمع گل ہوگئی حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے رونا شروع کیا لوگون نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین ہم ابھی پھر روشن کیے دیتے ہین آپنے فرمایا کہ مَین اسلیے نہین روتا ہون بلکہ اس خیال سے روتا ہون کہ ایمان کی شمعین اور توحید کے چراغ کہ سینون مین روشن کیے ہین کہین ایسا نہو کہ بے نیازی کی ہوا چلنے کی جگہ سے اسی طرح ایک ہوا کا جھونکا آوے اور اُن کو گل کردیوے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپکے سامنے کہا کہ دُنیا ملک الموت کے سامنے ایک دانے کے برابر قدر وقیمت نہین رکھتی ہی آپنے فرمایا کہ اگر ملک الموت نہ ہوتا تو دُنیا بالکل ہی بیقدر رہوتی پھر فرمایا کہ مَوت ایک پُل ہے کہ دوست کو دوست تک پونہچاتا ہے ایک روز آپ اس آیت تک پونہچے آمنّا بربّ العالمین آپنے فرمایا کہ جب کہ ایک ساعت کا ایمان دو سو برس کے کفر کے مٹانے ومحو کرنے سے عاجز نہین بھلا ستر برس کا ایمان ستر برس کے گناہون کے مٹنے ومحو کرنے سے کب عاجز ہوگا۔ اور فرمایا کہ اگر خدا تعالی روز قیامت کو کہے گا کہ تو کیا چیز چاہتا ہی مَین کہونگا کہ خداوندا وہ چاہتا ہون مجکو تو دوزخ کے قعر مین بھیجدیوے اور حکم دیوے کہ میرے واسطے آگ کے خیمے کھڑے کرے اور اُن خیمون مین آگ کے تخت بچھائین اور جبکہ مَین دوزخ کے قعر مین مملکت کے تخت بیٹھون تو تو فرمائے کہ تو سالن نہ دیوے مگر اُس آتش سے کہ تو نے ہماری سر مین امانت رکھی تا کہ ... اور خزنۂ دوزخ کو نیستی کے پردی مین لیجاوین اور اگر تو اس حکایت ... سند چاہی تو جر جریا مومن فان نورک اطفأ لہبی کافی ہے اور فرمایا کہ اگر دوزخ مجھ بخشین تو مَین کسی عاشق کو نہ جلاؤن اسلیے کہ عاشق نے ہر روز سو بار اپنے آپ کو جلایا۔ ایک سائل نے کہا کہ اگر کسی عاشق کے گناہ بہت ہون تو اُسکو بھی تو نہ جلاوے فرمایا نہیں اسلیے کہ وہ گناہ اختیار سے نہین ہوئے ہین اور عاشقون کے کام اضطراری ہوتے ہین نہ اختیاری

Marfat.com

اور فرمایا کہ جو کہ خدای تعالےٰ کی خدمت سے شاد ہوتا ہی جملہ اشیا اُسکی خدمت سے شاد ہوتی ہین
اور جسکی آنکھ روشن ہوتی ہی خداے تعالیٰ سے جملہ اشیا کی آنکھ روشن ہوتی ہی اُسکی طرف
نظر کرنے سے اور فرمایا کہ کوئی شخص خدای تعالےٰ مین اسقدر متحیر نہین ہوتا جسقدر کہ دوسرے
شخص اُن عجائبات کو دیکھکر کہ اُسپر گذرتے ہین متحیر و حیران ہوتے ہین اور فرمایا کہ خدای تعالےٰ
اِس سے کریم زیادہ ہے کہ عارفون کی دعوت کرے طعام بہشت پر اِس حال مین کہ اُنکی
ہمتین تقاضا کر رہی ہین کہ اُسکے دیدار کے سوا ہم کسی چیز پر راضی ہونگے اور فرمایا
کہ جسقدر کہ تو خدای تعالےٰ کو دوست رکھتا ہی اُسیقدر خلق تجکو دوست رکھتی ہے اور
جسقدر کہ تو خدای تعالیٰ سے ڈرتا ہے اُسیقدر خلق تجھ سے ڈرتی ہی اور جسقدر کہ تو خداے
تعالےٰ کے ساتھ مشغول ہوتا ہی خلق تیری کام مین مشغول ہوتی ہی اور جو کہ شرم رکھتا ہی
خدای تعالیٰ سے طاعت کے حال مین خداے تعالےٰ شرم و کرم رکھتا ہی کہ اُسکو عذاب کرے
واسطے گناہ کے اور فرمایا کہ بندہ کی حیا ندامت کی حیا ہوتی ہے اور خدا کی حیا کرم کی حیا ہو
فرمایا کہ بندہ کا گمان خدای تعالےٰ کے کرم پر اُسیقدر ہوتا ہی کہ جسقدر کہ اُس بندے کو
معرفت خدای تعالےٰ کی ہوتی ہے اور کوئی شخص ہرگز ایسا نہین کہ ترک گناہ کرے
اپنی نفس کے واسطے کہ اپنے نفس پروری جب کوئی شخص کہ ترک گناہ کرتا ہی شرم سے اُس خدا
کی کرتا ہی کیونکہ جانتا ہے کہ خدای تعالےٰ اُسکو دیکھتا ہی اُس چیز مین کہ اُسکو منع فرمایا ہے
بس وہ اسلیے گناہ سے رُوگردانی کرتا ہی نہ اپنے لیے۔ اور فرمایا کہ گمان نیک بندہ کا
کے ساتھ رکھنا سب گمانون سی خوب ترین گمان ہی جب کہ اعمال شایستہ اور
اُسکے ساتھ ہو۔ اور اگر غفلت اور معاصی کے ساتھ ہو وہ صرف آرزو
اُسکو خطرے مین ڈالے۔ اور فرمایا کہ نیک عمل سے گمان نیک پیدا ہوتا ہی اور عمل بد سے
گمان بد۔ اور فرمایا کہ مغبون یعنے بڑے خسارے اور نقصان و زیان مین وہ شخص ہے
کہ بیفائدہ اپنی زمانے کو بیہودگی و بطالت مین گذارتا ہی اور مسلط کرتا ہی اپنے اعضا کو

Marfat.com

ہلاکت پر اور مرتا ہے پہلے اس سے کہ ہوش مین آوے گناہ سے اور فرمایا کہ عبرت کے انبار انبار لگے ہین لیکن جو کہ عبرت نہین لیتا اُسکے واسطے گویا اس جہان مین ساڑھے چار ماشے یعنے ذرا سی بھی عبرت نہین ہے اور جو کہ عبرت نہین لیتا معائنے سے نصیحت نہین قبول کرتا اور جو کہ عبرت لینے والا ہی وہ صرف معائنے کے سبب سے بے پروا ہو جاتا ہے نصیحت سے اور فرمایا کہ تین قوم کی صحبت سے دُور رہو ایک علمای غافل دوسرے قاریان کاہل تیسرے صوفیان جاہل۔ اور فرمایا کہ تنہائی آرزو صدیقون کی ہی۔ اور اُنس پکڑنا ساتھ خلق کے وحشت اُنکی۔ اور فرمایا تین خصلتین اولیاء اللہ کی صفت سے ہین۔ اعتماد کرنا خدا تعالی پر تمام چیزون مین۔ اور بے نیاز ہونا تمام چیزون سے اور رجوع اُسکی طرف تمام چیزون مین اور فرمایا کہ اگر موت کو بازار مین طباق پر رکھکر بیچتے تو آخرت والے کو زیب دیتا کہ کوئی چیز موت کے سوا نہ خریدتے اور فرمایا کہ دُنیا کے لوگون کی خدمت لونڈی اور غلام کرتے ہین اور آخرت والون کی خدمت نکوکار اور زاہد اور آزاد اور بزرگوار کرتے ہین اور فرمایا کہ مرد حکیم نہین ہوتا جب تک کہ اُس مین یہ تین خصلتین جمع نہون ایک وہ کہ نصیحت لینے کی نظر سے توانگرون کی طرف دیکھے نہ حسد کی نظر سے دوسرے وہ کہ شفقت کی نظر سے عورتون کی طرف دیکھے نہ شہوت کی نظر سے تیسرے وہ کہ تواضع کی نظر سے دُرویشون کیطرف دیکھے نہ کبر وغرور کی نظر سے اور فرمایا کہ جو کہ خدای تعالی کی خیانت کرتا ہی پوشیدہ مین خدا تعالی اُسکا پردہ پھاڑتا ہے ظاہر مین اور فرمایا کہ اگر بندہ انصاف خدای تعالے کا دیتا ہی نفس سے خدائے تعالے اُسکو بخشتا ہے اور فرمایا کہ لوگون کے ساتھ بات کم کرو اور خدائے تعالے کے ساتھ بہت کہو اور فرمایا اگر عارف حق تعالی کے ساتھ ادب کا لحاظ نہ رکھین ہلاک ہوجاوین۔ اور فرمایا کہ جسکی کہ توانگری خدای تعالے پر ہے وہ ہمیشہ توانگر ہے اور جسکی کہ توانگری اپنے کسب پر ہے وہ ہمیشہ فقیر ہے اس جگہ اوّل سے مجذوب اور آخر سے مجاہد مُراد ہین جیسا کہ فرمایا حق تعالے کی نعمت سے عیش خانے مین فضل ہے اور نعمت کے غم خانے

Marfat.com

مین تطہیر یعنی پاک کرنا- تو اگر بندہ بن جائے تو پھر کیا ہے عیش خانے مین رہ اور فرمایا کہ مین عجب رکھتا ہون آہ سے موحدون کی شعلہ مارنے والی دوزخ مین کہ کیونکر جلاتی ہو آگ اُنکی توحید کی سچائی سے اور فرمایا کہ پاک ہے وہ خدا کہ بندہ گناہ کرتا ہی اور خدای تعالے اُس سے شرم رکھتا ہے شرم کرم یعنے اپنے کرم کے سبب سے اور فرمایا کہ وہ گناہ کہ تجکو محتاج بناوے اُسکا یعنی حق تعالے کا زیادہ دوست رکھتا ہون مین اُس غم سی کہ جو اُس تک یعنے حق تعالے تک نہ پونہچاوے اور فرمایا کہ جو کہ خدای تعالے کو دوست رکھتا ہی نفس کو دشمن رکھتا ہے اور فرمایا کہ خدای تعالے کا دوست ریاکاری اور نفاق نہین کرتا اور باوصف اِسکے ایسے شخص کے دوست کم ہوتے ہین اور فرمایا کہ وہ بہت بڑا دوست ہو کہ تجکو حاجت پڑے اُس سے کسی چیز کے مانگنے کی یا اُسکو کہنے کی کہ ہمکو دعا مین یاد رکھنا یا اُس زندگانی مین کہ تو اُسکے ساتھ بسر کرے حاجت پڑے صلح و مروت کرنے کی یا حاجت پڑے عذر چاہنے کی اُس سے کسی خطا و لغزش پر کہ تجھ سے ظاہر ہوئی ہو اور فرمایا کہ حصّہ مومن کا تجھسے تین چیزین چاہیین کہ ہووین ایک وہ کہ اگر تو نفع نہ پونہچا سکے تو نقصان بھی نہ پونہچاوے دوسرے اگر خوش اُسکو نہ کر سکے تو غمگین بھی اُسکو نہ کرے تیسرے اگر تو تعریف اُسکی نہ کہے تو ہجو بھی اُسکی نکرے اور فرمایا کہ کوئی حماقت اِس سے بڑھکر نہین ہے کہ تو آگ کا بیج بوئے اور اُمید بہشت کی رکھے اور فرمایا کہ توبہ کے بعد ایک گناہ بھی زیادہ بُرا ہووے اُن ستر گناہون سے کہ توبہ سے پہلے کیے ہون اور فرمایا کہ مومن کا گناہ کہ بیم اور امید کے درمیان ہووے مثل اُس لومڑی کے ہے کہ درمیان دو شیرون کے ہو- اور فرمایا کہ گناہ کا ترک کرنا تمھارے واسطے بہتر اور بس ہے تمامی علاجون سے- اور فرمایا کہ مین عجب رکھتا ہون اُس شخص سے کہ اپنا دست پرہیز کرتا ہے بیماری کے خوف سے اور کس واسطے پرہیز نہین کرتا ہی گناہ سے آخرت کے عذاب کے ڈر سے اور فرمایا کہ خدائے تعالے کا کرم دوزخ کے پیدا کرنے مین زیادہ تر ہے

اُس سے کہ بہشت کے پیدا کرنے مین اِسلیے کہ ہر چند بہشت کا وعدہ کیا ہی لیکن اگر دوزخ
کا ڈر نہوتا ایک شخص بھی فرمانبردار نہوتا اور فرمایا کہ دُنیا اشغال کی جگہ ہے اور بندہ
ہمیشہ اُمید اور بیم کی مشغولی کے درمیان ہی اور اسی دُہندھا مین پڑا ہے کہ دیکھیے
بہشت نصیب ہو یا دوزخ۔ اور فرمایا کہ ساری دُنیا اوّل سے لیکر آخر تک ایک دم کے
غم کے برابر قیمت نہین رکھتی پس کیا حال ہوگا اسکا کہ جسنے ساری عمر غم مین گذاری ہو بمقابلہ
اُسکے کہ جسنے غم کا حصّہ بھی کم پایا ہو۔ اور فرمایا کہ دُنیا شیطان کی دُکان ہے خبردار کہ
اُسکی دُکان سے کوئی چیز تو نہ چراوے کہ تیرے پیچھے پیچھے آئے گا اور تیرا دین تجھ سے
اُسکے عوض مین چھین لے گا اور فرمایا کہ دُنیا شیطان کی شراب ہے جو کہ اُس سے
مست ہوا ہرگز اُسکا نشہ اُس سے زائل نہوا مگر آخرت مین درمیان لشکر خدای تعالے کے
[illegible] ندامت کو پشیمانی اور زیان کاری مین اور فرمایا کہ دُنیا مثل دُلہن کے ہی اور اُسکو
تلاش [illegible] اُسکی مشاطہ [illegible] اور زاہد دُنیا مین وہ شخص ہووے کہ اُسکا یعنے دُنیا کا مُنھ کالا
کرے اور [illegible] بال نوچے اور فرمایا کہ دُنیا مین اندیشہ اور غم ہے اور آخرت مین عذاب
اور حساب پس راحت کب ہوگی اور فرمایا کہ خداوند تعالے فرماتا ہی کہ تم میری شکایت
کرتے ہو [illegible] بھلائی نہین ہے کہ دونون جہان میرے ہین اور مین تمھارا۔ اور فرمایا
کہ دُنیا کمانے مین [illegible] کی ذلّت ہے اور بہشت کی تحصیل مین نفسون کی عزّت ہے۔ مجھے
تعجب آتا ہے اُس شخص پر جو اختیار کرتا ہے خواری اور ذلّت کو ایسی چیز کی طلب مین کہ
باقی [illegible] نہ رہیگی اور فرمایا کہ نحوست دُنیا کی تیرے واسطے اِسقدر ہے کہ صرف
[illegible] خدای تعالی سے تجکو غافل بناتی ہی اب سوچ لینا چاہیے کہ دُنیا کے پانے
مین تیرا کیا حال ہوگا اور فرمایا کہ عقلمند تین شخص ہین ایک تو وہ کہ دُنیا کو ترک کرتا ہی
[illegible] دوسرے وہ کہ سامان قبر مہیّا کرتا ہے پہلے اس سے کہ قبر مین جائے تیسرے وہ کہ
[illegible] خوش رکھتا ہی پہلے اس سے کہ اُس سے واصل ہو اور فرمایا کہ دو مصیبتین ہین

Marfat.com

بندی کے واسطے کہ اگلون اور پچھلون نے اُس سے زیادہ سخت مصیبتین نہین سُنی ہین اور وہ
اُس بندے کو کہ مال رکھتا ہی موت کے وقت پیش آتی ہین لوگون نے کہا کہ وہ دو مصیبتین
کونسی ہین فرمایا کہ ایک تو یہ کہ جو مال اُسنے جمع کیا ہی اُس سے چھین لیتے ہین دوسرے یہ کہ
اُسکے اُس مال سے ذرہ ذرہ کا حساب لیتے ہین اور فرمایا کہ دینار اور درم بچھو ہین ہاتھ اُنپر
مت ڈال جب تک کہ منتر نہ سیکھ جائے نہین تو اُسکا زہر تجکو ہلاک کر ڈالیگا لوگون نے پوچھا
کہ اُسکا منتر کیا ہی فرمایا یہ ہے کہ آمدنی اُسکی حلال سے ہووے اور خرچ اُسکا حق پر ہووے
اور فرمایا کہ عاقل کے واسطے دُنیا کا طلب کرنا جاہل کے دُنیا کے ترک کرنے سے نیکو تر ہے
اور فرمایا کہ اے صاحبانِ علم تمھارے محل قیصر کے محل کے مثل اور تمھارے گھر نوشیروان
کے گھر کے مثل پس عمارتین تمھاری شداد ی اور کپڑ تمھارا عادی ہے اور اس سب
تان مین وہ آن وبان ہے جو کسی کی احمدی نہین ہے اور فرمایا کہ اس جہان کا طالب
ہمیشہ معصیت کی ذلت مین ہے اور اُس جہان کا طالب تمامی طاعت کی عزت مین ہے
اور حق کا تلاشی ہمیشہ آرام و آسایش مین رہتا ہے اور فرمایا کہ اونچے لباس پہننا گویا کہ
دُکان داری ہے اور زہد مین گفتگو کرنا گویا کہ پیشہ ہے اور وہ کہ عبادت کا اظہار کرتا ہی
گویا کہ اپنی عبادت کا اظہار کرتا ہے اور یہ سب علامتین ہین اور فرمایا کہ جو کہ توکل پر
طعن کرتا ہے گویا کہ ایمان پر طعن کرتا ہے اور فرمایا کہ تکبر کرنا اُس شخص کے ساتھ کہ
مال پر تکبر کرتا ہی ایسا ہے جیسا کہ متواضعون کے ساتھ تواضع کرنا اور فرمایا کہ مُردون کا
درجے سے گرنا ایسا ہووے جیسا کہ آفت مین گرنا دوسرون کا اور فرمایا کہ مُرید کو تین
چیزون سے چارہ نہین ہے ایک تو وہ گھر کہ جس مین پوشیدہ ہو دوسرے
کہ جس سے جی سکے تیسرے وہ کام کہ اُس سے اپنا کام چلا سکے پس پوشیدہ رہنے کا اُسکا
گھر خلوت ہے اور اُسکی روزی توکل اور اُسکا پیشہ عبادت پس اُسکو چاہیے کہ اُن پر
عامل ہو۔ اور فرمایا کہ مُرید جب مبتلا ہوتا ہی بسیار خواری مین تو ملائکہ اُسپر روتے ہین

Marfat.com

اور جسکو کہ بہت کھانے کی حرص مین مبتلا کیا جلد ہووے کہ شہوت کی آگ مین جلکر سوختہ ہو جاوے اور فرمایا کہ آدم علیہ السّلام کے فرزندون کے تن مین ہزار عضو ہین تمامی شر و بدی کے اور وہ سب شیطان کے ہاتھ مین ہین جب کہ مُرید بھوک کی محنت و تکلیف نفس کو دیتا ہی تو وہ تمامی اعضا خشک ہو جاتے ہین اور بھوک کی آگ سے وہ یعنی اعضا سب کے سب جل جاتے ہین اور فرمایا کہ گرسنگی یعنے بھوکا رہنا ایک نور ہے اور سیر ہوکر کھانا ایک نار ہے اور شہوت اُسکی لکڑیان کہ جسکے ذریعے سے آگ پیدا ہوتی ہے اور وہ آگ نہین سرد ہوتی جب تک کہ خداوند تعالے اُسکو نہ جلادے اور فرمایا کہ کوئی بندہ سیر ہوکر نہین کھاتا کہ حق تعالے نہین چھین لیتا ہی اُس سے ایسی چیز کہ بعد اُسکے اُسکو نہین پاسکتا اور فرمایا کہ گرسنگی طعام حق تعالے کا ہے اور دُنیا مین صادقون کے بدن اُسی سے قوّت پاتے ہین اور فرمایا کہ گرسنگی مُریدون کے واسطے ریاضت ہے اور توبہ کرنیوالون کے واسطے تجربہ ہے اور زاہدون کے واسطے سیاست یعنی سزا ہے اور عارفون کے واسطے بخشش ہی اور فرمایا کہ مین پناہ چاہتا ہون ساتھ حق تعالے کے ایسے زاہد سے کہ فاسد بناتا ہی اپنے معدے کو بہت رنگ برنگ کے کھانے امیرون کے سے کھانے سے اور فرمایا کہ تین قوم ہین ایک زاہد دوسرے مشتاق تیسرے واصل۔ زاہد معالجہ صبر سے کرتا ہے۔ اور مشتاق معالجہ شکر سے کرتا ہے اور واصل معالجہ ولایت سے کرتا ہے اور فرمایا کہ تو جب دیکھے کہ مرد اشارت طرف عمل کے کرتا ہی تو جان جا کہ طریق اُسکا طریق ورع ہے اور جب تو دیکھے کہ اشارت طرف آیات کے کرتا ہے تو جان جا کہ طریق اُسکا طریق ابدال کا ہی اور جب تو دیکھے کہ اشارت طرف احسانات کے کرتا ہے جان جا کہ اُسکا طریق محبّون یعنے دوستون کا ہی اور جب تو دیکھے تعلق اُسکا ساتھ ذکر کے ہی جان جا کہ طریق اُسکا طریق عارفون کا ہے اور فرمایا کہ جب تک کہ تو شکر کرتا ہے شاکر نہین ہے اور غایت شکر یعنے انتہائے شکر تحیّر ہے اور فرمایا کہ مُرید آخرت کا

Marfat.com

دل ساکن نہین ہوتا مگر چار جگہ مین یا تو گھر کے کونے مین یا کسی مسجد کے یا کسی قبرستان کے
یا ایسی جگہ مین کہ جسکو کوئی دیکھ نہین سکتا بس کسیکے ساتھ کہ بیٹھے کوئی چاہیے کہ سیر ہووے
خدای تعالے کے ذکر سے۔ لوگون نے پوچھا کہ مرید پر سخت تر کیا چیز ہے فرمایا ہمنشینی
اضداد کی۔ اور فرمایا کہ نظر کر اپنے اُنس پر خلوت مین اور تیرا اُنس حق کی طرف خلوت
مین ہے۔ اگر اُنس تیرا خلوت کے ساتھ ہوگا جب کہ تو خلوت سے باہر آئے گا تیرا اُنس
جاتا رہے گا اور اگر اُنس تیرا حق تعالیٰ کو ساتھ ہوگا تو ساری جگہین تیری واسطے یکسان
ہونگی جنگل اور پہاڑ اور بیابان۔ اور فرمایا کہ تنہائی مصاحب صدیقون کی ہے اور فرمایا
کربلا کے نازل ہونے کے وقت صبر کی حقیقتین آشکارا ہوتی ہین اور مکاشفے کے وقت
مین رضا کی حقیقتون کی کچھ قدرت ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا جو کہ آج کے روز جس چیز کو
دُوست رکھتا ہی کل یعنے روز قیامت کو اُسکے پیچھے پیچھے آئے گی اور جو کہ آج کے روز جس چیز
کو کہ دشمن رکھتا ہے کل یعنی روز قیامت کو جس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی اُسکو ملیگی اور فرمایا
کہ دین کا ضائع ہونا طمع سے ہی اور باقی رہنا دین کا ورع مین ہی اور فرمایا کہ خوش خلقی کے
مقابلے مین معصیت نقصان نہین رکھتی۔ اور فرمایا کہ ایک کالے دانے کے برابر دوستی تیرے
نزدیک ستر برس کی بے دوستی کی عبادت سے دوست تر ہے اور اعمال محتاج ہین تین
خصلت کے علم اور نیت اور اخلاص اور فرمایا کہ توکل سے آزادی پا سکتے ہین بندگی سے
اور اخلاص سے نیک بدلے نکال سکتے ہین اور حکم خدا پر راضی ہونے سے زندگی کو خوشی
کے ساتھ گذار سکتے ہین۔ اور فرمایا کہ ایمان تین چیز سے ہی خوف اور رجا اور محبت
کے ضمن مین ترک گناہ ہے تاکہ تو آگ سے رہائی پاوے۔ اور رجا کے ضمن مین طاعت
مین خوض و فکر کرنا ہے تاکہ تو بہشت و درجات پاوے اور محبت کے ضمن مین مستحبات
مکروہات کا کرنا ہے تاکہ حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہووے اور فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ
کوئی چیز ذکر الٰہی سے دوست تر نہ رکھے۔ اور فرمایا کہ معرفت تیری دل مین راہ نہ پاوے گی

Marfat.com

جب تک کہ تو معرفت کا پورا پورا حق ادا نہ کرے گا اور فرمایا کہ خوف ایک درخت ہے دل مین اور اُسکا پھل دُعا اور زاری جب خائف ہوتا ہے تمامی اعضا عبادت مین قبولیت کرتے ہین اور نافرمانیون سے پرہیز کرتے ہین اور فرمایا کہ بلند ترین منزل طالبون کی خوف ہے اور بلند ترین منزل واصلون کی حیا یا رجا اور فرمایا ہر چیز کے واسطے ایک زینت ہے اور عبادت کی زینت خوف ہے اور خوف کی علامت کوتاہی امل یعنی آرزو ہے اور فرمایا کہ فقر کی علامت فقر یعنی تنگی و محتاجی کا خوف ہے اور فرمایا کہ بلند ترین پرہیزگاری تواضع ہے اور فرمایا کہ عیبون سے عمل کا نگاہ رہنا اخلاص ہے اور فرمایا کہ شوق کی علامت وہ ہے کہ تو اعضا کو شہوات سے نگاہ رکھے اور شوق کی علامت خدائے تعالےٰ کے ساتھ دوستی حیات ہے ساتھ راحت کے یعنی جب زندگی ہوگی اور کسی طرح کا رنج نہ ہوگا شوق اُسکا زیادہ ہوگا اور فرمایا کہ طاعت خزانۂ خدا ہے اور اُسکی کُنجی دُعا ہے اور فرمایا کہ توحید نور ہے اور شرک نار۔ توحید کا نور تمامی گناہون کی آگ کو جلاتا ہے اور شرک کی آگ مشرکون کی تمامی نیکیون کو جلاکر راکھ بناتی ہے اور فرمایا کہ جس طرح کہ توحید عاجز نہین مٹانے اور محو کرنے سے ہر چیز کے کہ پہلے گئی ہے اسی طرح عاجز نہ ہوگی مٹنے اور محو کرنے سے کُفر وطغیان کے جو کچھ کہ بعد اُسکے صادر ہوا ہی گناہ اور نافرمانی سے۔ اور فرمایا کہ ورع جم جانا ہو وے حد علم پر بغیر تاویل کے۔ اور فرمایا ورع دو قسم ہے ایک تو ورع ظاہری کہ نہین حرکت کرنا مگر طرف خدا کے دوسرے ورع باطنی کہ دل مین سوائے خُدا کے اور کی گنجایش نہین رہتی اور فرمایا کہ زُہد کے تین حرف ہین زا ہا دال۔ زا سے مُراد ترک زینت ہی اور ہا سے ترک ہوا اور دال سے ترک دُنیا اور فرمایا کہ زُہد سے سخاوت پیدا ہوتی ہے ساتھ ملک کے اور حُب سے سخاوت پیدا ہوتی ہے ساتھ نفس کے روح مین اور فرمایا کہ زاہد وہ ہے کہ دُنیا کے ترک پر حریص تر ہووے اُس حریص سے کہ طالب دُنیا ہے اور فرمایا

Marfat.com

کہ زاہد ظاہر مین صاف و بے میل ہے اور باطن مین ملا جُلا اور عارف باطن مین صاف و بے کدر ہے اور ظاہر مین ملا جُلا- اور فرمایا کہ فوت سخت تر ہے موت سے اسلیے کہ موت علیحدگی ہے خلق سے اور فوت علیحدگی ہے حق سے اور فرمایا جو کہ بات بے سُوچ کہتا ہی پشیمان ہوتا ہے اور جو کہ سُوچ کر بات کہتا ہے اُسکی بات درست و سلامت ہوتی ہے اور فرمایا کہ توبۂ نصوح کی علامت تین ہین کم کھانا واسطے روزے کے اور کم سُونا واسطے نماز کے اور کم بولنا واسطے خدای عزوجل کے اور فرمایا کہ حق تعالی کا ذکر تمامی گناہون کو ڈوبا دیتا ہے اَب دیکھنا چاہیے کہ رضا اُسکی کس درجہ پر ہوگی اور اُسکی رضا غرق کرتی ہے آرزون کو- اَب دیکھنا چاہیے کہ اُسکی حُب کس درجے کی ہوگی اور اُسکی حُب دہشت و حیرت مین ڈالتی ہے عقول کو اَب دیکھنا چاہیے کہ اُسکی دُوستی کس درجے کی ہوگی اور اُسکی دوستی فراموش کردیتی ہے ہر چیز کو جو اُسکے سوا ہے اَب دیکھنا چاہیے کہ اُسکا لُطف کس درجے کا ہوگا لوگون نے کہا کہ ہم کس طرح پہچان سکتے ہین کہ حق تعالی ہم سے راضی ہے یا نہین فرمایا کہ اگر تو راضی ہے اُس سے یہ نشان ہے کہ وہ بھی تجھسے راضی ہے لوگون نے کہا کوئی ایسا بھی ہے کہ اُس سے راضی نہو اور اُسکی معرفت کا دعوی کرے فرمایا ہان جو کہ غافل رہے اُسکے انعام سے غصے مین پڑے بسبب غفلت کے- کیا نعمت سے اور کیا معصیت سے راضی نہووے کسی نے کہا کب جائز ہو کہ مقام توکل مین رسم اور رداے زُہد کو پہنون یا اوڑھون اور زاہدون کے ساتھ بیٹھون- فرمایا اُسوقت کہ نفس کو پوشیدہ ایسی ریاضت تو دیوے کہ اگر خدای تعالے تین روز تک روزی نہ دیوے تو بھی تو کمزور نہووے اپنے نفس مین زاہدون کی ہمنشینی جائز ہوا اور اگر ... تو نہ پونہچا ہو تو تیری نشست زاہدون سے بچھونے پر جہل ہو ... تیری غنیمت و رُسوائی سے بیخوف نہ رہون- پُوچھا کہ کل یعنے روز قیامت کو کون بیخوف زیادہ ہوگا فرمایا جو کہ آج کے روز بیشتر ڈرتا ہے- پُوچھا کہ مرد توکل پر کب پونہچتا ہے فرمایا اُسوقت

کہ خدا کے توکل پر راضی ہوتا ہے۔ پُوچھا توانگری کیا ہو فرمایا خدا ئے تعالےٰ کی پناہ و امن
مین ہونا۔ پُوچھا عارف کون ہو فرمایا وہ شخص کہ ہست نیست ہو۔ پُوچھا دُرویشی کیا ہے
فرمایا وہ کہ اپنے خداوند سے تمامی موجودات سے مستغنی و توانگر ہو جاوے۔ نقل ہے کہ ایک
روز آپ کے سامنے توانگری اور دُرویشی کا ذکر ہوتا تھا فرمایا کہ نہ روز قیامت کو توانگری
کچھ وزن رکھتی ہوگی نہ دُرویشی البتہ وزن ہوگا تو صبر و شکر مین۔ چاہیے کہ تو شکر کرے اور
صبر کرے۔ پُوچھا کہ خلق سے زُہد مین کون زیادہ ثابت قدم ہے۔ فرمایا وہ کہ یقین جسکا بیشتر
ہے کہا محبت کا نشان کیا ہے فرمایا کہ نیکوئی کیطرف زیادہ دیکھے اور جفا پر نقصان نہ پکڑے
ایک نے کہا آپ مجھے وصیت کیجیے آپنے فرمایا سُبحان اللہ جب میرا نفس مجھسے قبول
نہین کرتا ہے دوسرا مجھسے قبول کب کرے گا لوگون نے کہا ہم ایک جماعت کو دیکھتے ہین
کہ وہ آپ کی غیبت کرتی ہے آپ نے فرمایا کہ اگر خدائے تعالےٰ مجکو بخشدے گا تو
اُس سے میرا کچھ نقصان نہوگا جو کچھ کہ وہ کہتے ہین اور اگر نہ بخشے گا تو ضرور مین لائق
اُسی کے ہون کہ وہ کہتے ہین لوگون نے کہا کہ کیون آپ تمامی باتین رجا کی کہتے ہین
اور تمامی بیان کرم اور لُطف ہی کا کرتے ہین فرمایا کہ ضرور بات مجھ ایسے عاجز کی ساتھ
اُس جیسے بزرگ کے سوائے لُطف و کرم کے نہووے اور آپ کی مناجات اِسطرح تھی
کہ فرماتے خُداوندا میری اُمید تجھپر سیّئات یعنی بُرائیون اور گناہون کے ہوتے
اُس سے زیادہ ہے کہ میری اُمید ساتھ تیرے حساب پر۔ اِسلیے کہ مین اپنے آپ کو ایسا
نہین پاتا ہون کہ مین اعتماد کرون طاعت باخلاص پر اور مین کیونکر طاعتِ باخلاص
کرسکتا ہون اور مین آفات مین معروف ہون۔ لیکن مین اپنے آپ کو گناہ مین ایسا
دیکھتا ہون کہ مین اعتماد رکھتا ہون تیری عفو و معافی پر اور تو کیونکر میرا گناہ معاف
نہ کریگا درحالیکہ تو بخشش سے موصوف ہے اور فرمایا کہ الٰہی تو نے موسیٰ کلیم اللہ اور
ہارُون عزیز کو نزدیک فرعون سرکش اور باغی کے بھیجا اور تو نے فرمایا کہ بات اُس کے

Marfat.com

تھ نرمی اور آہستگی سے کہو الٰہی جب کہ لطف تیرا ہے اُس شخص کے ساتھ کہ دعویٰ
الٰہی کا کرتا ہے کیا لطف تیرا ہوگا بھلا اُس شخص کے ساتھ کہ جو تیری بندگی جان کی کمر
کرتا ہے الٰہی جب تیرا لطف ایسے شخص کے ساتھ کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہے یہ ہے
لطف وکرم اُس شخص کے ساتھ کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے نہین معلوم کسقدر ہوگا۔
ور فرمایا الٰہی میرے تمام ملک و مال مین سوا ایک پرانی کملی کے نہین ہے باوجود
س سب کے اگر کوئی حاجتمند اس کملی کا آوے اور مجھ سے مانگے تو مین اس کملی کو
س سے عزیز نہ رکھون۔ اور تیرے تو کئی ہزار رحمت کے جہان ہین اور ذرہ بھر بھی تو
حاجتمند نہین بھلا تو اپنی رحمت سے اتنے ہزار گو کہ درماندہ ہین کیسے محروم رکھے گا اور
رحمت کو اُن سے عزیز رکھے گا اور فرمایا الٰہی تو نے فرمایا ہے کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ
مِّنْہَا یعنے جو کہ نیکوئی ہماری طرف لاتا ہے ہم اُس سے بہتر اسکو واپس دیتے ہین
کوئی چیز نیکوتر ایمان سے نہین ہے کہ تو نے ہم کو دیا ہے کیا بہتر چیز اس سے تو ہمکو
دیگا خداوندا سوائے اپنے دیدار کے اور فرمایا کہ الٰہی جیسے کہ تو کسی سے مشابہ نہین ہے
ایسے ہی تیرے کام بھی کسی کے کامون کے ساتھ مشابہ نہین ہین اور جو شخص کہ کسی کو
دوست رکھتا ہے تمامی آرام اُس شخص کے چاہتا اور ڈھونڈھتا ہے بھلا کیسے
ہوسکتا ہے کہ جسکو تو دوست رکھے گا اُسکے سر پر بلا برساوے گا اور فرمایا کہ الٰہی جو کچھ
کہ تو مجکو دنیا سے دینا چاہتا ہے کافرون کو دے اور جو کچھ کہ تو آخرت مین مجکو دینا چاہتا ہے
وہ مومنون کو دے کہ مجھے کافی ہے دنیا مین یاد کرنا تیرا اور آخرت مین دیدار تیرا اور
فرمایا الٰہی کیونکر باز رکھون بسبب گناہ کے دعا تجھ سے یعنی گناہ کے سبب سے دعا کس طرح
نہ مانگون کہ نہین دیکھتا ہون مین کہ باز رکھتا ہے تو بسبب میرے گناہ کے ... ...
ہر چند مین گناہ کرتا ہون تو اسی طرح عطا دیتا ہے پس مین بھی اگرچہ گناہ کرتا ہون
لیکن دعا سے باز نہین رہ سکتا ہون اور فرمایا الٰہی اگر مین قدرت نہین رکھتا ہون

کہ گناہ سے باز رہون تو قدرت رکھتا ہے کہ میرے گناہ معاف کردیوے اور بخشدیوے
اور فرمایا کہ جو گناہ کہ مجھ سے ظہور مین آتا ہے دو رُخ رکھتا ہے ایک تیرے رُخ کی طرف
دوسرا میری کمزوری کی طرف یا تو تو اُس رُخ سے میرے گناہ کو معاف کردے کہ تیری
مہربانی و لطف کی طرف رکھتا ہے یا اُس رُخ سے بخشدے کہ میرے ضعف و کمزوری
کی طرف رکھتا ہے اور فرمایا الٰہی اِس بدکرداری سے کہ میری ہے مَین تجھسے ڈرتا ہون
اور اُس فضل سے کہ تیرا ہے تجھ سے امید رکھتا ہون پس مجھسے باز مت رکھ اُس فضل کو
کہ تیرا ہے بسبب اُس بدکرداری کے کہ میری ہے اور فرمایا الٰہی مجھپر رحم فرما اسلیے کہ مَین
تیری مِلک سے ہون یعنی تیرا مملوک ہون اور فرمایا الٰہی کیونکر مَین ڈرون تجھسے درحالیکہ
تو کریم ہے اور کیونکر نہ ڈرون مین تجھسے درحالیکہ تو عزیز ہے اور فرمایا الٰہی کیونکر یاد
کرون مین تیری درحالیکہ مَین بندہ گنہگار ہون اور کیونکر نہ یاد کرون مین تیری درحالیکہ
تو خداوند کریم ہے اور فرمایا کیا خوب خداوند پاک ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور تجھکو شرم کرم
ہوتی ہے یعنے تو اپنے کرم کی وجہ سے اُس سے خود شرماتا ہی اور فرمایا الٰہی مَین ڈرتا ہون تجھ سے
اسلیے کہ تیرا غلام و بندہ ہون اور مَین امید رکھتا ہون تجھسے اسلیے کہ تو خداوند ہی اور فرمایا
الٰہی تو دوست رکھتا ہی کہ مَین تجکو دوست رکھون باوجود اسکے کہ تو بے نیاز ہے مجھسے
پس مَین کیونکر تجھے دوست نہ رکھونگا ساتھ اُس سبب کے کہ احتیاج تیری ساتھ رکھتا ہون اور
تیرا محتاج ہون اور فرمایا کہ مَین غریب ہون اور ذکر تیرا غریب اور مَین تیری ذکر کے ساتھ
اُلفت پکڑے ہوے ہون کیونکہ غریب ساتھ غریب کے الفت پکڑتا ہی الٰہی شیرین ترین عطاہا
اور بخششہا میرے دل مین تیری رجا ہے اور خوشترین سخنہا میری زبان پر تیری ثنا ہے
اور دوست ترین وقتہا مجھپر تیرے دیدار کا وقت ہی اور فرمایا میرا عمل بہشت کا نہین ہے
اور دوزخ کی طاقت نہین رکھتا ہون اب کام تیرے فضل پر موقوف ہی اور فرمایا الٰہی
اگر کل قیامت کو مجھسے کہین گے تو کیا لایا ہی تو خدایا مَین کہونگا قید خانے سے بال

Marfat.com

...ہے ہوئے اور میلا کچیلا لباس اور جہان کا جہان درد و غم کا اور شرمندگی کا اور کیا ...
...لیے نہلاؤ اور خلعت دو اور میرا احوال مت پوچھو۔ **نقل ہے** کہ حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ
...یہ پر ایک شہر کا سو ہزار درم قرض ہو گیا کہ آپ نے غازیون اور حاجیون اور فقیرون
...ر صوفیون اور عالمون پر خرچ کیے تھے قرض خواہ تقاضا کرتے تھے اور آپ کا دل اسوجہ سے
...شوش تھا جمعے کی رات مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت
...رماتے ہین کہ اے یحیی تنگدل و آزردہ مت ہو کیونکہ تیری تنگدلی مجکو رنجیدہ کرتی ہے
...ٹھ اور خراسان کی طرف جا کہ اُس سو ہزار درم کی عوض کہ فقرا کو دیے ہین ایک
...شخص نے تین سو ہزار درم یعنے تین لاکھ درم تیرے واسطے رکھ چھوڑے ہین تاکہ تجھے
اس اندیشے سے فارغ کرے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کہان ہے اور وہ شخص کون ہے
فرمایا کہ تو شہر بشہر جا اور وعظ کہہ کہ تیری بات دلون کے واسطے صحت و شفا ہے
مین جسطرح کہ تیرے خواب مین آیا ہون اُس شخص کے خواب مین جاؤنگا پس حضرت
یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور مین آئے لوگون نے محراب کے آگے منبر استادہ کیا آپ نے
فرمایا کہ ای باشندگان نیشاپور مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے سے
یہان آیا ہون کہ فرمایا ہے کہ تیرا قرض وہان ایک شخص ادا کر دیگا اور مجھپر سو ہزار درم
چاندی کے قرض ہین اور تم جانتے ہو کہ ہمارا کلام ہر وقت مین کس خوبی و رونق سے
ساتھ ہوا ہی لیکن اب قرض اُسکا پردہ ہو گیا ہے حاضرین سے ایک نے کہا کہ پچاس ہزار
درم مین دونگا دوسرے نے کہا کہ مین چالیس ہزار درم دونگا تیسرے نے کہا کہ مین
دس ہزار درم دونگا حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنکر کہا کہ مین ہرگز نہ لونگا
سردار جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ طرف ایک شخص کے کیا ہے پھر آپ نے وعظ
شروع کیا پہلے ہی روز سات جنازے آپ کی مجلس سے اُٹھائے گئے جب نیشاپور مین
قرض آپکا ادا نہوا آپ بلخ کو گئے جب وہان پہنچے تو بلخ کے لوگون نے آپ کو

Marfat.com

رُوک لیا مُدّت تک آپ نے وہان وعظ فرمایا اور توانگری کی فضیلت بیان
سو ہزار درہم آپ کو دیے ایک شیخ اُس طرف مین تھے اُنکو یہ خوش نہ آیا کہ آپ
دُرویشی پر توانگری کو فضیلت دی کہا خدا ہی تعالےٰ اُسپر برکت نہ کرے جب بلخ سے
باہر آئے لٹیرون نے لُوٹ لیا اور مال لے گئے آپنے فرمایا کہ یہ اثر اُس بزرگ کی
کا ہوا پھر ارادہ ہری کا کیا اور مرو مین گئے پھر ہری مین قصّہ قرض کا اور پیغمبر صلی اللہ
وسلّم کے خواب مین دیکھنے کا بیان کیا امیر ہری کی صاحبزادی آپ کی مجلس وعظ مین حاضر
اُسنے کہا امام صاحب آپ قرض سے دل فارغ رکھیے کہ اُس رات کو سردار موجودات
آپ کے خواب مین آئے اُسی رات میرے خواب مین آئے مینے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم
علیک وسلّم مین اُنکے پاس جاؤن فرمایا نہین وہ خود تیرے پاس آئینگے مین جب سے آپ
انتظار مین تھی جب میرے باپنے میری شادی کردی جو سامان کہ دُوسرون کے یہان
کانسے اور تانبے کا ہوتا ہے میری واسطے چاندی اور سُونے کا طیار کیا جو اسباب کہ چاندی کا
ہے تین لاکھ درہم کا ہی وہ سب مینے آپ کو خیرات کیا لیکن ایک حاجت رکھتی ہون اور
وہ یہ ہے کہ آپ چار روز اور وعظ فرمائین حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے چار روز
تک وعظ فرمایا پہلے روز دس جنازے آپ کی مجلس سے نکلے اور دوسرے روز پچیس جنازے
اور تیسرے روز چالیس جنازے اور چوتھے روز ستّر جنازے پانچوین روز ہری سے
باہر آئے سات اونٹ آپکے ساتھ بھرے ہوے چاندی کے اُس امیر کی صاحبزادی نے
کردیے جب بلخ مین پونہچے آپکے صاحبزادے آپکے ساتھ تھے اور وہ مال لاتے تھے
آپنے فرمایا کہ جب شہر مین داخل ہو تو مال قرضخواہونکو دینا اور باقی درویشون کو اور
ہمارے واسطے کچھ نہ رکھنا۔ صبح کے وقت حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ مناجات مین مشغول تھے
سرزمین پر رکھے تھے اور مناجات کررہے تھے کہ ایک پتھر آپکے سر پر مارا حضرت
یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مال قرض خواہون کو دیدو اور دراصل بحق ہُوئے

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بعد کو اہلِ طریقت آپ کو اپنی گردن پر اُٹھا کر نیشاپور مین لائے اور گورستان معمر مین دفن کیا والسّلام

چھتیسوان باب شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ چشمِ بصیرت کے نورانی ستارے وہ صورت اور سیرت کے شاہباز وہ صدیقِ معرفت وہ مخلص بے صفت وہ نور چراغ روحانی شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ عہد اور محتشم روزگار تھے اور عیارانِ طریقت سے تھے اور صعلوکانِ راہِ حقیقت سے۔ اور تیز فراست تھے اور کبھی آپ کی سمجھ بوجھ نے خطا نہ کی ابنائے ملوک سے تھے اور صاحب تصنیف اور ایک کتاب آپ کی تصنیف سے ہے جسکا نام مرآۃ الحکما ہے بہت سے مشائخ سے ملاقات کی جیسے حضرت ابوترابؒ اور حضرت یحیی معاذ رحمہم اللہ تعالے اور علاوہ اسکے اور قبا پہنتے تھے جب نیشاپور مین آئے ابوحفص حدادؒ نے باوصف اپنی عظمت کے جب اُنکو دیکھا کھڑے ہوگئے اور استقبال کیا اور کہا کہ مین جس چیز کو عبا مین ڈھونڈھتا تھا مین نے اُس چیز کو قبا مین پایا۔ **نقل** ہے آپ کہ چالیس برس تک نہ سوئے اور نمک آنکھون مین چھڑکتے تھے یہانتک کہ آپ کی آنکھین دو خون کے پیالے ہوگئی تھین چالیس برس کے بعد کہ سوئے اُس خداوند کو کہ بیخوابی اُسکے واسطے کھینچتے تھے خواب مین دیکھا اور کہا کہ اے بارِ خدایا مین تجکو شب بیداری مین طلب کرتا تھا خواب مین پایا ارشاد ہوا کہ تو نے خواب مین اُن ہی بیداریون کی برکت سے پایا ہے اگر تو وہ بیداریان نہ کھینچتا تو ایسا خواب نہ دیکھتا بعد اسکے لوگ آپ کو دیکھتے تھے کہ جہان کہین کہ جاتے تھے تکیہ ساتھ رکھکر سو رہتے تھے اور کہتے تھے شاید کہ ایکبار اور ایسا خواب دیکھون اور اپنے خواب کے

Marfat.com

عاشق ہو گئے تھے اور فرماتے کہ ایک ذرے کے برابر اپنے اس خواب سے دونون جہان کی بیداری کے عوض نہ دون گا۔ **نقل ہے** کہ بادشاہؒ کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا سبز خط سے اُسکے سینے پر لکھا تھا کہ اللہ جل جلالہٗ۔ جب وہ لڑکا بالغ ہوا تو سیر و تماشے مین مشغول ہوا اور رباب بجانا سیکھا اور بہت خوش آواز تھا رباب بجایا کرتا اور رویا کرتا ایک رات کو محل سے نکلکر رباب بجاتا اور گیت گاتا ایک محلّے مین گیا ایک دُلہن اپنے شوہر کے پاس سے اُٹھکر اُسکے دیکھنے کو آئی اتنے مین شوہر کی آنکھ کھل گئی بیوی کو نہ دیکھا اُٹھا اور وہ حال دیکھا پھر آواز دی کہ ابھی توبہ کا وقت نہین آیا وہ بات اُس شاہزادے کے دل مین اثر کر گئی اور کہا کہ آیا اور یہ کہتے ہی رباب کو توڑ ڈالا اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور غسل کیا اور ایک گھر مین گوشہ گزین ہوا اور وہ اللہ جل جلالہٗ کہ سینے پر رکھتا تھا کچھ مٹ گیا تھا پھر سینے پر لکھا چالیس روز تک کچھ نہ کھایا پھر باہر نکلگیا اور کوچ کی ٹھہراوین درست کین باپ نے یہ حال دیکھکر کہا کہ جو کچھ کہ ہمکو چالیس برس مین دیا اُس لڑکے کو چالیس روز مین دیا۔ **نقل ہے** کہ شاہؒ کی ایک صاحبزادی تھی بادشاہ کرمان نے خواستگاری کی شاہؒ نے کہا کہ مجھے تین روز کی مہلت دیجیے آپ اُن تین روز مین برابر مسجدون کے گرد پھرتے رہے تیسرے روز ایک درویش کو دیکھا کہ ایک مسجد مین نماز بہت اچھی طرح پڑھ رہا ہے شاہ ٹھہر گئے جب وہ درویش نماز سے فارغ ہوئے پوچھا اے درویش آپ کی بیوی ہے اُسنے کہا نہین آپنے فرمایا کہ قرآن پڑھی بیوی چاہتے ہو اُس درویش نے کہا کہ مجھے کون اپنی بیٹی دیگا کیونکہ میرے پاس تین درم سے زیادہ نہین شاہ نے کہا کہ مین دونگا اپنی بیٹی تجکو۔ یہ تین درم جو تمھارے پاس مین ایک درم روٹی کو دیجیے اور ایک شیرنی کو اور ایک خوشبوئی کو۔ اور نکاح کر لیجیے پھر اُسنے ایسا ہی کیا اور اُسی رات شاہ نے اپنی بیٹی اُسکو بیاہ دی آپ کی صاحبزادی جب اُس درویش کے گھر مین داخل ہوئین خشک روٹی دیکھی کہ پانی کے آبخورے کے اوپر رکھی ہے

Marfat.com

پوچھا کہ یہ روٹی کیسی ہے کہا کہ کل کی بچی ہوئی ہے آج کی رات کے واسطے رکھی ہے صاحبزادی نے چاہا کہ باہر جاوین اور اپنے باپ کے گھر واپس آوین دُرویش نے کہا کہ مینے جانا تھا کہ شاہ کی صاحبزادی ہماری بے سروسامانی پر راضی نہو گی صاحبزادی صاحبہ نے فرمایا کہ اے عزیز مَین تیری بے سامانی کی وجہ سے نہین جاتی ہون بلکہ مَین تیرے ایمان و یقین کی کمزوری کے سبب سے جاتی ہون کہ تو نے کل سے کل کے واسطے روٹی رکھ چھوڑی ہے مجھے اپنے باپ پر حیرت آتی ہے کہ مجکو بیس برس تک گھر مین رکھا اور کہا کہ تجکو کسی پرہیزگار کے ساتھ بیاہون گا اور پھر ایسے شخص کے ساتھ میرا نکاح کیا کہ جسکو اپنی روزی پر بھی خداے تعالےٰ پر بھروسا نہین ہے دُرویش نے کہا کہ یہ گناہ کسی عذر سے کفّارہ بھی قبول کرسکتا ہے یعنی کسی عذر سے اس گناہ کا کفّارہ ہوسکتا ہی شاہ کی صاحبزادی نے کہا کہ اِس گھر مین یا تو مَین ہی رہون گی یا خشک روٹی۔ **نقل ہے** کہ ابو حفص رح نے شاہ کو نامہ لکھا اور کہا کہ مینے اپنے نفس مین اور اپنے عمل مین اور اپنی تقصیر مین نظر کی پس مَین نا امید ہوا والسّلام۔ شاہ رح نے جواب لکھا کہ تیرے نامے کو مینے اپنے دل کا آئینہ بنایا اگر میری نا امیدی اپنے نفس سے خالص ہوگی تو امید میری خداے تعالےٰ کے ساتھ صاف ہووے گی اور اگر صاف ہووے گی امید میری خداے تعالےٰ کے ساتھ۔ میرا خوف خداے تعالیٰ سے صاف ہو ویگا اُسوقت مَین اپنے نفس سے نا امید ہونگا اور خدا کی یاد کرسکون گا اور اگر خدا کی یاد کرونگا خداے تعالےٰ مجکو یاد کریگا نجات پاؤن گا مخلوقات سے اور ہمیشہ رہون گا محبوبون کے جھمگٹ مین۔ **نقل ہے** کہ درمیان شاہ اور یحییٰ معاذ کے دُوستی تھی اتفاق سے ایکبار دونون ایک شہر مین قیام کرنیوالے ہوئے حضرت یحییٰ معاذ نے مجلسِ وعظ کی شاہ مجلس وعظ مین ... سے کہا کہ آپ کیون نہ آئے کہا صواب اسی مین ہی جب بہت اصرار کیا آپ ایک دن گئے اور ایک کونے مین جا کر بیٹھ گئے کہ کسی نے آپ کو نہ دیکھا حضرت یحییٰ معاذ وعظ فرماتے فرماتے

ساکت ہوگئے اور فرمایا کہ کوئی ایسا شخص یہان موجود ہو کہ اُسکا وعظ مجھسے بہتر و افضل ہے
آپ گوشے سے اُٹھکر روبرو آئے اور کہا کہ مینے نہین کہا تھا کہ میرا نہ آنا مصلحت ہے
اور فرمایا کہ اہل فضل کو فضل ہوتا ہو سب پر اُسوقت تک کہ اپنے فضل کو نہ دیکھین جب دیکھا
اُنکا فضل نہین رہتا اور اہل ولایت کو ولایت ہوتی ہو سب پر اُسوقت تک کہ اپنی
ولایت کو نہ دیکھین جب دیکھا اُنکی ولایت نہین رہتی اور فقر سر خدا ہے نزدیک
بندے کے جب تک کہ فقر کو پنہان رکھتا ہے امانت دار رہتا ہے جب ظاہر کرتا ہو فقر کا
نام اُس سے اُٹھ جاتا ہے اور فرمایا علامت صدق کی تین ہین اوّل وہ کہ دُنیا کی قدر
تیرے دل سے چلی جاوے ایسی کہ چاندی اور سونا تیرے سامنے مثل خاک کے ٹھہرے
اور جب کہ سونا اور چاندی تیرے ہاتھ مین آوے تو تو ہاتھ کو اُس سے اسطرح جھاڑے
جیسے خاک سے دوسرے یہ کہ خلق کا دیکھنا تیرے دل سے گر پڑے ایسا کہ تعریف اور ہجو
تیرے سامنے ایک ہی ٹھہرین کیونکہ نہ تو اُنکی مدح سے زیادہ ہوگا اور نہ اُنکی ہجو سے کم ہوگا
اور تیسرے یہ کہ شہوات کا غلبہ تیرے دل سے گر پڑے یہانتک کہ تو ہووے شاد وخوش
گرسنگی و ترک شہوات سے اسقدر کہ اہل دُنیا شاد وخوش ہوتے ہین پیٹ بھر کر کھانے
اور شہوات کے پورا کرنے سے پھر جب کہ تو ایسا ہو جائے طریقت مردان کو لازم پکڑ اور
اگر ایسا نہووے تو تجکو اُن باتون کے ساتھ کیا کام اور فرمایا کہ ترس کاری اندوہ
دائمی ہے اور فرمایا کہ خوف دوست تر وہ ہے کہ تو جانے کہ کوتاہی کی ہو حقوق مین
خدائے عزّوجل کے اور فرمایا کہ علامت رجا حسن طاعت ہے اور فرمایا کہ علامت صبر تین
چیز ہے ترک شکایت - اور صدق رضا - اور قبول قضا ساتھ دل خوشی کے اور فرمایا
کہ علامت تقوی ورع ہے اور علامت ورع شبہات سے باز رہنا اور فرمایا کہ عشاق
عشق مردہ مین در آئے یہی وجہ تھی کہ جب وصال تک پونہچے خیال سے - خداوندی کا
دعوی کیا - اور فرمایا جو کہ آنکھ کو نگاہ رکھتا ہے حرام سے اور تن کو شہوات سے

Marfat.com

اور باطن کو آباد رکھتا ہے مُراقبہ دائمی سے اور ظاہر کو آراستہ رکھتا ہی متابعت سُنّت سے اور خُو کرتا ہے حلال کھانے کی اُسکی فراست مین خطا نہین واقع ہوتی۔ **نقل ہے** کہ ایک روز یارون سے کہا کہ جھوٹ بولنے اور خیانت کرنے اور غیبت کرنے سے دور رہو اور اُسکے سوا اور جو کچھ چاہو کرو اور فرمایا کہ دُنیا کو چھوڑ کہ تو نے توبہ کی اور نفس کی ہوا کو چھوڑ کہ تو مُراد تک پہونچا پُوچھا کہ آپ کی رات کس طرح گذرتی ہی کہا کہ مثل اُس مُرغ کے کہ تو نے اُسکو سیخ پر لٹکایا ہو اور آگ پر گھُمائے حاجت نہین کہ تو اُس سے پُوچھے کہ تو کیونکر ہے۔ **نقل ہے** کہ خواجہ علی سیرجانیؒ شاہ کی تربت کے آگے روٹیان تقسیم کیا کرتے تھے ایک روز روٹی سالن آگے دھرے کہہ رہے تھے خدایا کسی مہمان کو بھیج تاکہ یہ اور وہ مِلکر کھائین ناگاہ ایک کُتّا مسجد کے دروازے سے داخل ہوا خواجہ علی سیرجانیؒ نے اُس کُتّے کو ڈانٹا جب کُتّا چلا گیا ایک ہاتف نے شاہ کی قبر سے آواز دی کہ پہلے تو خود ہی مہمان کی آرزو کر رہا تھا اور جب ہمنے مہمان بھیجا تو اُس کو للکارا اور اُلٹا پھیرا فوراً خواجہ علی سیرجانیؒ اُٹھکر دوڑے اور محلّے کے گرد پھرے کہین اُس کُتّے کو نہ دیکھا پھر جنگل مین تلاش کیا اُسکو دیکھا کہ ایک گوشے مین پڑا ہے کھانا کہ آپ کے ساتھ تھا اُسکے آگے دھرا کُتّے نے التفات نہ کیا خواجہ علی شرمندہ ہوئے اور استغفار پڑھنا شروع کی اور پگڑی سر سے اُتار لی اور کہا مینے توبہ کی کُتّے نے کہا اَحۡسَنۡتَ یعنی خوش گفتی اے خواجہ علی شاد رہ۔ تو مہمان چاہتا ہے تجھے آنکھین مانگنا چاہیین اگر شاہ کا سبب نہ ہوتا دیکھتا جو کچھ کہ تو دیکھتا والسّلام

سینتیسوان باب حضرت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

وہ معتکف حضرت دائم وہ محبّت ولایت ولائیکاؤن لومۃ لائم وہ آفتاب نہانی وہ ظلمت آبِ زندگانی وہ شاہباز کونین قطب وقت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہا بزرگ ترین مشائخ کبار سے تھے اور متقدمان اولیا سے اور انواع علوم ظاہر وباطن کے عالم تھے اور معارف اور اسرار کے بیان مین ملکۂ راسخہ رکھتے تھے اور اہل رے اور کوہستان کے بزرگوار تھے اور بہت مشائخ کو دیکھا تھا اور حضرت ابوتراب کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور حضرت ابوسعید خرازؒ کے رفیقون سے تھے اور مُرید حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے آپ کی عُمر بہت بڑی ہوئی اور ہمیشہ مجاہدے اور مراقبے مین کوشان اور عبادت اور ریاضت مین ثابت قدم رہتے اور بہت بلند حوصلہ تھے اور ریاضتین اور کرامتین عجیب وغریب رکھتے تھے اور آپ کا شروع حال اسطرح تھا کہ عرب مین ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلے مین پونہچے حاصل کلام جون ہی سردار عرب کی بیٹی کی نظر آپ پر پڑی عاشق ہو گئی کیونکہ بہت خوبصورت اور وجیہ تھے ایکبار اُس لڑکی نے موقع پاکر ناگاہ اپنے آپ کو آپ کے سامنے پیش کیا آپ کانپ اُٹھے اور اسکی طرف التفات نہ فرمایا اور ایک اور قبیلے مین کہ دور تھا چلے گئے اور رات کو وہان رہے سر زانو پر دھرے تھے سو گئے ایک ایسی جگہ دیکھی کہ اپنی عُمر بھر مثل اسکے نہ دیکھی تھی اور ایک جماعت دیکھی کہ سب سبز پوش تھے اور ایک شخص بادشاہون کی طرح تخت پر بیٹھا تھا یوسف بن الحسینؒ کو یہ آرزو ہوئی کہ معلوم کرین کہ یہ کون ہین آپ اُنکے قریب گئے جب اُنھون نے آپ کو اپنی طرف آتے دیکھا راہ دی اور تعظیم کی پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے کہا کہ ہم فرشتے ہین اور یہ جو تخت پر بیٹھے ہین حضرت یوسف علیہ السّلام پیغمبر ہین کہ یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ کی زیارت کو آئے ہین حضرت یوسف بن الحسینؒ فرماتے ہین کہ مجکو رونا آیا مینے کہا کہ مین کون ہون کہ پیغمبر خدا کے میری زیارت کو آئے ہین مین یہ کہہ ہی رہا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السّلام تخت سے اُترے اور مجھسے بغلگیر ہوئے اور پھر اپنے ساتھ اپنے برابر مجکو تخت پر بٹھایا

Marfat.com

مینے کہا یا نبی اللہ مَین کون ہون کہ میرے ساتھ آپ یہ لُطف فرماتے ہین اُنھون نے فرمایا
اُس گھڑی کہ عرب کے بادشاہ کی بیٹی نے کہ حسینہ اور جمیلہ تھی اپنے آپ کو تیری سامنے
پیش کیا اور تو نے اپنے آپ کو خداے تعالےٰ کو سونپا اور اُس سے پناہ چاہی خداے
تعالےٰ نے تجکو مجھپر اور تمامی ملائکہ پر ظاہر کیا اور فرمایا کہ دیکھ اے یوسف تو وہ یوسف ہے
کہ تو نے قصد کیا طرف زلیخا کے تاکہ تو اُسکو دُور کرے اور یہ وہ یوسف ہے کہ قصد نہ کیا
عرب کے بادشاہ کی بیٹی کی طرف اور بھاگا پس مجھے اُن فرشتون کے ساتھ تیری
زیارت کو بھیجا اور خوشخبری دی کہ تو ایک برگزیدگانِ حق سے ہے پھر فرمایا
ہر ایک زمانے مین ایک شخص نشانہ ہوتا ہے اور اس زمانے مین نشانہ ذوالنون مصریؒ ہے
اور وہ اسم اعظم جانتا ہے تو اُسکے پاس جا۔ جب یوسف بن الحسینؒ بیدار ہوئے تمامی
آپ درد و شوق سے پُر تھے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور خداے تعالےٰ کے
اسم اعظم کی آرزو مین تھے جب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد مین یوسف
سلام کرکے بیٹھ گئے حضرت ذوالنونؒ نے سلام کا جواب دیا یوسفؒ ایک سال مسجد کے
گوشے مین بیٹھے کیونکہ یہ قدرت نرکھتے تھے کہ حضرت ذوالنونؒ سے کچھ پوچھین جب ایک
سال گذر گیا حضرت ذوالنونؒ نے کہا اے جوان تو کس کام کو آیا ہے کہا آپکی زیارت کو
پھر ایک سال تک کچھ نہ کہا بعد اُسکے کہا کچھ حاجت ہے کہا اسلیے آیا ہون کہ خداے تعالےٰ کا
اسم اعظم یعنے بڑا نام آپ مجکو سکھلائین خاموش ہو رہے اور ایک سال تک کچھ نہ کہا
بعد اُسکے ذوالنونؒ نے ایک لکڑی کا پیالہ سرپوش سے ڈھنکا ہوا آپ کو دیا اور فرمایا جا
اور دریاے نیل سے پار اُتر اور فلان جگہہ ایک شخص ہے یہ پیالہ اُسکو دے اور
کہ وہ تجھ سے جو کہے یاد کرلے حضرت یوسفؒ نے کاسہ لیا اور روانہ ہوئے جب تھوڑی
راہ چلے تو یہ وسوسہ آپ کو پیدا ہوا کہ نہین معلوم اس پیالے مین کیا چیز ہلتا ہے جب
کاسے کا ڈھکنا کھولا ایک چوہا اُسمین تھا جلد کر باہر نکل گیا یوسفؒ متحیر ہوئے کہ یہ کیا ہوگا

Marfat.com

اپنے دل مین کہا اب کیا مین اس شخص کے پاس جاؤن یا لوٹ چلون اور حضرت ذوالنون مصریؒ کے پاس جاؤن آخرکار اس پر آمادہ ہوئے کہ اس شخص ہی کے پاس جائین غرض اُسکے پاس گئے خالی پیالہ لیے ہوئے جب اُس شخص نے آپ کو دیکھا مسکرایا اور کہا کہ شاید خدائے تعالےٰ کا اسم اعظم تمنے ذوالنونؒ سے پوچھا ہوگا اور درخواست کی ہوگی کہا ہان۔ کہا ذوالنونؒ نے بے صبری تیری دیکھی ہوگی اسیوجہ سے چوہا تجکو دیا تھا۔ پاک ہے اللہ جس حال مین کہ تو ایک چوہے کو نگاہ نہین رکھ سکتا ہے بھلا تو اسم اعظم کو کس طرح نگاہ رکھ سکے گا یوسفؒ شرمندہ ہوکر حضرت ذوالنون مصریؒ کی مسجد کی طرف لوٹ آئے حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ کل مینے سات بار حق تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ اسم اعظم تجکو سکھلاؤن حق تعالےٰ نے اجازت نہین دی یعنی ابھی وقت نہین آیا ہے پھر فرمایا کہ اسکو ایک چوہا دے کر آزما جب مینے آزمایا ویسا ہی تھا اب اپنی ولایت کو واپس جا جب تک کہ وقت آوے یوسفؒ نے کہا کہ مجھے وصیّت کیجے فرمایا مین تجھے تین وصیتین کرونگا ایک بزرگ اور ایک میانہ اور ایک خُردتر۔ وصیّت بزرگ تر وہ ہے کہ تو نے جو کچھ کہ لکھا پڑھا ہے سب کو دھو ڈال اور بھول جا تاکہ حجاب یعنے پردہ اُٹھ جائے یوسفؒ نے کہا کہ یہ تو مین نکر سکون گا فرمایا کہ میانہ وہ ہے کہ تو مجھے بھول جائے اور میرا نام کسی کے سامنے نہ لیوے کہ میری پیر نے ایسا کہا ہے اور میرے شیخ نے ایسا فرمایا ہے کیونکہ یہ بالکل اپنے آپ کو سراہنا ہے یوسفؒ نے کہا کہ یہ مین نہین کر سکتا فرمایا کہ وصیت خُردتر یہ ہے کہ تو مخلوق کو نصیحت و پند کرے اور خدا کی طرف بلاوے یوسفؒ نے کہا کہ مین انشاءاللہ تعالےٰ یہ کر سکون گا فرمایا لیکن اس شرط پر خلق کو تو نصیحت کرے کہ اپنے آپ کو درمیان مین نہ دیکھے کہا مین ایسا ہی کرونگا پھر رَے کی جانب آئے آپ رَے کے بزرگ زادہ تھے رَے کے باشندون نے آپ کا استقبال کیا جب آپ نے مجلس شروع کی اور حقیقت کی باتین

Marfat.com

بیان کین تو اہل ظاہر آپ کی مخالفت پر آمادہ ہوئے کیونکہ اُسوقت مین علم ظاہری کے
سوا نہ تھا اور اسقدر آپ کی بُرائی کی کہ لوگون نے آپ کی مجلس مین آنا چھوڑ دیا ایک روز
آپ آئے کہ وعظ فرمائین جب مجلس کے درمیان پونہچے کسی کو نہ دیکھا چاہا کہ واپس جائین
ایک بڑھیا عورت نے آواز دی کہ تو نے ذوالنونؒ کے ساتھ قول قرار نہین کیا تھا
کہ خلق کو نصیحت خدا کے واسطے کریگا اور آپ کو درمیان مین نہ دیکھے گا اب کیون
لوٹا جاتا ہے جب یہ سُنا تو متحیر ہوئے اور وعظ کہنا شروع کیا اور پھر تو آپنے پچاس برس
اسی طرح گذارے کہ خواہ کوئی ہوتا یا نہین ہوتا آپ وعظ فرماتے اور ابراہیم خواصؒ آپ
کی صحبت کی برکتون سے اُس درجہ کو پونہچے کہ بغیر توشہ اور سواری کے بیابانون کو طے
کرتے تھے ابراہیم خواصؒ کہتے ہین کہ مینے ایک رات ندا سُنی کہ جا اور یوسف حسینؒ سے کہو
کہ تو راندون یعنے درگاہ کے ہنکائے ہوؤن سے ہے ابراہیم خواصؒ کہتے ہین کہ اس
بات کا کہنا آپ سے مجکو اسقدر ناگوار ہوا کہ اگر پہاڑ بھی میرے سر پر دے مارتے تو وہ بھی
مجکو اس سے سہل زیادہ معلوم ہوتا پھر مینے دوسری رات یہی آواز سُنی کہ اُس سے کہدے
کہ تو درگاہ کے ہنکائے ہوؤن سے ہے مین اُٹھ بیٹھا اور مینے غسل کیا اور استغفار
پڑھنے لگا اور فکرمند بیٹھا رہا یہانتک کہ پھر مجھسے تیسری رات کو بہت خوف کے ساتھ کہا
کہ اُس سے کہدے کہ تو راندگان درگاہ سے ہی نہین تو ایک زخم کھائے گا کہ اُٹھ نہ سکے گا
مین اُٹھا اور بہت رنجیدہ مسجد مین گیا مینے آپ کو محراب مین بیٹھا دیکھا جون ہی کہ انکی نظر
مجھپر پڑی کہا کوئی بیت تمکو یاد ہے مینے کہا یاد ہے پھر مینے ایک بیت [illegible]
آپ کو بہت پسند آئی اور دیر تک کھڑے روتے رہے اور آپ کی آنکھون سے آنسو
ایسے بہے کہ خون آلود تھے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ صبح سے ابتک میرے
سامنے قرآن پڑھ رہے تھے لیکن ایک پانی کی بوند بھی میری آنکھ سے باہر نہ آئی اور کسی
طرح کی حالت مجھپر طاری نہوئی اور اس ایک بیت نے مجھ مین ایسی حالت پیدا کی

Marfat.com

کہ طوفان میری آنکھون سے بہنے لگا لوگ سچ کہتے ہین کہ وہ (یعنے مین) زندیق ہے اور درگاہِ حق تعالے سے خطاب ٹھیک آتا ہے کہ وہ (یعنے مین) راندگان یعنے ہانکے ہوؤن سے ہے ظاہر ہے کہ جو شخص کہ ایک بیت سے ایسا ہو جائے اور قرآن سے افسردہ اور پژمردہ رہے راندہ ہووے حضرت ابراہیم خواص کہتے ہین کہ مین متحیر رہا اُنکے کام مین اور میرا اعتقاد اُنکے ساتھ کمزور ہو گیا مین اُٹھا اور جنگل کیطرف راہی ہوا اتفاق سے حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات ہو گئی اُنھون نے فرمایا کہ یوسف حسین دلی زخم خوردہ حق ہے اُسکی جگہ علیین ہے کیونکہ راہ حق مین قدم اتنا رکھنا چاہیے کہ اگر دکا ہاتھ تیری پیشانی پر رکھے تو بھی تیری جگہ اعلیٰ علیین ہووے اسلیے جو کہ اس راہ مین بادشاہی سے گر پڑتا ہے وزارت سے نہین گرتا نقل ہے کہ عبدالواحد زید ایک مرد شطّار یعنے شوخ و بیباک تھا اُسکے ماں باپ ہمیشہ اسکے پیچھے دوڑتے تھے کیونکہ نہایت نالائق تھا ماں اور باپ ہرگز ناخلف بیٹے کو دوست نہین رکھتے ہین اتفاقاً ایک وز اُس لڑکے کا گذر حضرت یوسف بن حسین کی مجلس مین ہوا آپ یہ کلمہ فرما رہے تھے کہ دَعَاہُم بِلُطْفِہٖ کَاَنَّہٗ مُحْتَاجٌ اِلَیْہِم یعنے حق تعالے بندہ عاصی کو بلاتا ہے اپنی لطف سے اسطرح کہ جیسے کسی کو کسی کی حاجت ہووے عبدالواحد نے اپنی قبا اُتار ڈالی اور ٹوپی سر سے اُتار کر پھینکدی اور ایک چیخ ماری اور گورستان کی طرف چلدیا اور تین دن رات بیخود رہا حضرت یوسف بن حسین نے اُسکو خواب مین دیکھا اور ایک ندا سنی کہ اَدْرِکِ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی اُس جوان تائب کو پا حضرت یوسف بن حسین روانہ ہوئے اور تلاش کرتے کرتے اُس تک پونہچے آپ نے اُسکا سر اپنی گود مین رکھا اُس نے آنکھین کھولدین اور کہا کہ آپ تین رات دن ہوئے کہ بھیجے گئے اور اب آئے ہین۔ نقل ہے کہ نیشاپور مین ایک سوداگر نے ایک کنیزک تُرکی ہزار دینار کو خریدی تھی اُسکا ایک قرضدار تھا وہ دوسرے شہر کو بھاگ گیا اب اس سوداگر کو ضرور ہوا کہ اُسکے پیچھے جائے

Marfat.com

لیکن شہر نیشا پور مین وہ کسی پر اعتماد نہ رکھتا تھا کہ وہ لونڈی اُسکے سپرد کرجائے حضرت عثمان حیریؒ کے پاس گیا اور بہت رویا کہ آپ میری اس کنیزک کو اپنے گھر مین اپنی عورتون کے ساتھ رہنے دیجیے جب تک کہ مین واپس آؤن کیونکہ اس شہر مین مین آپ پر اعتماد رکھتا ہون حضرت ابو عثمانؒ نے قبول نفرمایا آخرکار اُسنے بہت اصرار کیا کہ آپ کی عورتین اُسکی نگاہداشت کرینگی اور میرا کام نکل جائیگا اور میرا مال برباد نہوگا پس کنیزک کو اُنکے گھر مین بھیجدیا اور خود روانہ ہوا ایک روز ایسا ہوا کہ آنکھ ابو عثمانؒ کی بے اختیار اُسپر پڑی اور وہ لونڈی نہایت جمیلہ تھی فی الفور ابو عثمانؒ کا دل ہاتھ سے گیا اور کچھ نہ جانا کہ کیا کرین سوائے اسکے کہ اپنے شیخ ابو حفص حدادؒ سے کہین جب شیخؒ کی نظر ابو عثمانؒ پر پڑی تو اُنھون نے فرمایا کہ تجھے یوسف حسینؒ کے پاس جانا چاہیے اُنھون نے فی الفور چلنے کی تیاری کی اور یوسف حسینؒ کی طرف روانہ ہوے جب وہان پونہچے نشان ڈھونڈھا کہ یوسف حسینؒ کہان قیام رکھتے ہین لوگون نے کہا تو مرد صوفی اور روشن دل نظر آتا ہے اور لباس پرہیزگارون کا رکھتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو وہان جائے تو یہ کیا کام کرتا ہے وہ تو ملحد زندیق منکر نہایت خراب و خستہ ہے کیا تو بھی اُس سے ملکر اپنے آپ کو خرابی وتباہی مین ڈالا چاہتا ہے ابو عثمانؒ نے جب یہ سنا تو پشیمان ہوا اور واپس پھرے جب چلتے چلتے نیشا پور مین آئے تو جون ہی کہ شیخ ابو حفص حدادؒ کی نظر اُن پر پڑی پوچھا کہ تو نے یوسف حسینؒ سے ملاقات کی اُنھون نے کہا کہ نہین کہا کیون کہا کہ لوگ اُنکو ایسا اور ایسا بتاتے ہین ابو حفصؒ نے کہا کہ اب پھر تجھے جانا چاہیے اور اُنسے ملنا چاہیے فی الفور ابو عثمانؒ اُسی طرح لوٹ گئے اور رے کی طرف روانہ ہوئے جب وہان پونہچے پھر یوسف حسینؒ کا پتہ دریافت کیا لوگون نے پہلے سے بھی زیادہ بیان کین ابو عثمانؒ نے کہا کہ مجھے چارہ نہین ہے مین اُن سے ایک ضروری کام رکھتا ہون آخرکار لوگون نے اُنکا نشان دیا جب اُنکے گھر کے دروازے پر پہنچے

Marfat.com

دیکھا کہ ایک بزرگوار بیٹھے ہین اور دروازہ کھلا ہے اور ایک نوجوان بے داڑھی موچھ کا آپ کے سامنے بیٹھا ہے اور ایک صُراحی اور پیالہ رکھا ہی اور نور آپ کے چہرے سے چمک رہا ہی ابو عثمانؒ آگے گئے اور سلام کیا یوسف حسینؒ نے گفتگو شروع کی اور ایسی عجیب عجیب باتین کہین کہ ابو عثمانؒ بیخود ہو گئے جب ہوش مین آئے تو پُوچھا کہ اے خواجہ خدا کے واسطے یہ تو بتائیے کہ باوجود ایسی باتون اور اِس مُشاہدے کے یہ کیا حالت ہے کہ آپنے بنا رکھی ہے اور یہ کیا طریقہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا ہے کہ شراب بھی رکھی ہے اور امرد یعنے بے داڑھی مونچھ کا لڑکا بھی سامنے بیٹھا ہے حضرت یوسف حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ اَمْرد میرا فرزند ہے اور لوگون سے کم کو اِس بات کی خبر ہے کہ مَین اِسکو قرآن مجید پڑھاتا ہون اور اِس صُراحی مین شراب نہین ہے پانی بھرا ہی میرے پاس لوٹا نہ تھا ایک روز یہ صُراحی مینے ایک بھٹّی مین پڑی دیکھی اُٹھا لایا اور اِسکو طاہر کر کے اِس مین پانی بھرا تھا کہ جس کسیکو پیاس لگے اِس سے پانی پی لیوے اِس لیے اِسکو یہان رکھ بھی چھوڑا ہے ابو عثمانؒ نے کہا واسطے خدا کے بتائیے کہ آپ یہ کام کیون کرتے ہین کہ لوگ آپ کو اِسکی وجہ سے ایسے ایسے کلمات کہتے ہین کہ جنکو مَین زبان پر نہین لاسکتا آپنے فرمایا کہ یہ اِسلیے ہی تا کہ کوئی لونڈی ترکی میری گھر مین امانت کے طور پر نہ بھیجین ابو عثمانؒ نے جب یہ سُنا تو قدمون پر گر پڑے اور سمجھ گئے کہ جو کہ اپنے آپ کو پرہیزگاری و تقوی مین مشغول کیے ہی اُسکو کسی کی صحبت و ملازمت کی کیا حاجت ہے۔

نقل ہے کہ حضرت یوسف حسین رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھین بوجہ کثرت بیداری کے سُرخ ہو گئی تھین لوگون نے آ[illegible]کی ہمشیرہ صاحبہ سے کہا کہ کچھ اُنکی عبادت کا حال آپ بیان کرین اُنھون نے کہا کہ جہان عشا کی نماز سے فارغ ہوئے پھر جب تک کہ روز روشن ہو قیام فرماتے ہین رکوع اور سجدہ کچھ نہین کرتے قیام ہی مین رہتے ہین پھر لوگون نے حضرت یوسف حسینؒ سے پوچھا کہ عشا کی نماز کے بعد سے روز روشن تک قیام کرنا کس قسم کی عبادت ہے

Marfat.com

ارادا کر دیا

حضرت یوسف بن حسین نے فرمایا کہ مین نماز فریضہ تو آسانی کے ساتھ ادا کرتا ہون لیکن
جب مین یہ چاہتا ہون کہ نماز شب کرون تو خدا ے تعالے کی عظمت مجھپر ایسی طاری
ہوتی ہے کہ تمام رات مجکو اسی طرح کھڑے کھڑے گذر جاتی ہے اور میری وہ قدرت نہین
ہوتی کہ مین تکبیر کہون اور نیت باندھون یہان تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اسوقت
مین نماز صبح ادا کرتا ہون۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو
نامہ لکھا کہ خداے تعالے تیرے نفس کا ذائقہ تجھے نہ چکھائیو اگر یہ مزہ تجھے چکھا دیا تو پھر تو
کچھ نہ دیکھیگا اور فرمایا کہ ہر ایک امت مین ایک جماعت برگزیدہ ہے کہ وہ امانت
خداے عزوجل کی ہین کہ انکو اپنی خلق سے پوشیدہ رکھتا ہے اگر وہ اس امت مین
ہین تو صوفی ہین اور فرمایا کہ آفت صوفیون کی صحبت مین لڑکون کی ہے اور صحبت
مین اضداد کی اور رفاقت مین عورتون کی اور فرمایا کہ جو قوم کہ جانتی ہے کہ خدا تعالی
انکو دیکھتا ہے پس وہ شرم رکھتے ہین نظر خلق سے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ وہ لوگ ایسی
بات انکی شان مین کہین کہ جو ان مین نہو۔ اور جو کہ حقیقت مین ذکر خداے تعالے کا
کرتا ہے حق تعالے اپنی ماسوا کی یاد اسکے دل سے فراموش کر دیتا ہے اور حق تعالے
جملہ اشیا کا خود عوض ہوتا ہے اور فرمایا کہ اشارت خلق بمقدار یافت خلق کے ہے
اور یافت خلق بقدر شناخت بدل خلق ہے اور شناخت خلق بقدر زینت خلق ہے
اور کوئی حال نہین ہے نزدیک خداے تعالے کے دوست زیادہ محبت بندہ سے خاص
خدا کے واسطے۔ لوگون نے محبت سے پوچھا فرمایا کہ جو کہ خداے تعالے کو زیادہ دوست
رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو نہایت ہی ذلیل اور خوار سمجھتا ہے اور اسکی شفقت اور
نصیحت خلق خدا کے ساتھہ بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور فرمایا کہ انس ...
کی علامت یہ ہے کہ دور ہو ہر چیز سے کہ اسکو جدا کرنے والی ہے ... ذکر سے
اور فرمایا کہ علامت صادق کی دو ہین تنہائی کا دوست رکھنا اور اپنی عبادت کو چھپانا

Marfat.com

اور فرمایا کہ توحید خاص وہ ہے کہ خیال و دل مین ایسا تصوّر کرے کہ اُسکی درگاہ کے حضور مین کھڑا ہے اور اُسکے احکام اور قدرت کے سامنے اُسکی تمامی تدبیرین باطل ہوگئی ہین اور اُسکی تمامی نمایشین اُسکی توحید کے مقابل نیست و فنا ہوگئی ہین بلکہ اُسکی ہستی خود ہستی نہین رہی ہے اور وہ بالکل بے خبر ہے اور اب جو وہ ہے تو ایسا ہے کہ جیسا کہ اِس سے پہلے عدم مین تھا کہ جو کچھ حق تعالے نے چاہا اُسکے احکام اُسپر جاری ہوئے اور اُس مین چون وچرا کی مجال نہ تھی اور فرمایا جو کہ توحید کے سمندر مین پڑا ہے روز تشنہ تر ہوتا ہے اور کبھی سیراب نہین ہوتا کیونکہ تشنگی حقیقت کی رکھتا ہے اور وہ سوائے حق کے ساکن نہین ہوتی یعنے نہین بجھتی اور فرمایا کہ عزیز ترین چیز دُنیا مین اخلاص ہے کہ جسقدر مَین کوشش کرتا ہون کہ تاکہ نمایش و ریا کو دل سے باہر کرون دوسری طرح پر میرے دل سے اُگتا ہے اور فرمایا کہ اگر مَین خدا کو دیکھون باوجود جملہ معصیتون کے مَین زیادہ دوست رکھتا ہون اِس سے کہ ذرّے کے برابر بناوٹ دیکھون اور فرمایا کہ علامت زُہد وہ ہے کہ طلب کو گم نہ کرے اُس وقت تک کہ اپنے موجود کو گم نہ کرے اور فرمایا کہ انتہائے عبودیت وہ ہے کہ تو اُسکا بندہ ہووے ہر ایک چیز مین اور فرمایا کہ جسنے کہ پہچانا اُسکو تفکر سے عبادت اُسکی کی دل سے اور فرمایا ذلیل ترین مردمان طمّاع یعنے بہت لالچی ہے جیسا کہ شریف ترین انسان دُرویش صادق صابر ہے اور جب حضرت یوسف حسینؒ کی وفات نزدیک ہوئی فرمایا کہ بار خدا مینے نصیحت کی خلق کو قولاً اور مَین نے نصیحت کی نفس کو فعلاً۔ میری نفس کی خیانت اپنی خلق کی نصیحت کی برکت سے بخشدے اور بعد وفات کے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا خدائے عزّ وجل نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا اُسکی برکت سے کہ کبھی مینے ہزل یعنے بازی ولعب کو جد یعنے سخن سودمند وسنجیدہ کے ساتھ نہین ملایا رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اڑتیسوان باب حضرت ابوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ پیشواے رجال وہ نقطۂ کمال وہ عابد صادق وہ زاہد عاشق وہ سُلطانِ اوتاد قطبِ عالم بوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ مشائخ کے علی الاطلاق تھے اور خلیفۂ حق استحقاق سے تھے اور اس طائفے کے محتشمون سے تھے اور کوئی اُنکے وقت مین اُنکے برابر بزرگی مین نہ تھا اور ریاضت اور کرامت اور مُروّت اور فتوّت مین بیمثال تھے اور کشف و بیان مین یگانہ۔ اور مُعلّم اور مُلقّن یعنے تلقین کرنے والے بے نظیر۔ آپ بے واسطہ باخدا تھے اور ابوعثمان جبریؒ کے پیر و مُرشد۔ اور شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ کرمان سے آپ کی زیارت کو آئے اور آپ کے ساتھ بغداد کو گئے مشائخ کی زیارت کو۔ آور آپ کا آغاز یون ہے کہ ایک کنیزک پر عاشق ہو گئے اور صبر و قرار آپ سے رخصت ہوا تو لوگون نے آپ سے کہا کہ نیشاپور کے شہرون مین ایک جادوگر جہودی ہے وہ آپ کے کام کا انتظام بخوبی کر دیگا حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ اُسکے پاس گئے اور حال اُس سے کہا جہودی نے کہا کہ آپ کو چالیس روز ترکِ عبادت کرنا چاہیے اور خیالات بد سوچنا چاہیین تاکہ مین جادوگری کرون اور اپنے جادو کی مدد سے آپ کو مقصود تک پونہچاؤن حضرت ابوحفص گئے اور ایسا ہی کیا جب چالیس روز ہو گئے اُس جہود پاس آئے جہود نے اپنا عمل کیا ... اثر پذیر نہوا جہود نے کہا بیشک اِن چالیس روز مین آپ سے کوئی امر خیر ظہور مین آیا ہے اچھی طرح سوچ کر بتایئے حضرت ابوحفصؒ نے کہا کہ اِن چالیس روز مین کوئی امر خیر ظاہر مین تو مجھسے نہین سرزد ہوا ہان البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ جس راہ مین کہ مین چلا ہون اُس راہ کے کنکر پتھر کنارے ڈالتا چلا ہون تاکہ کوئی ٹھوکر کھا کر نہ گرے جہود بولا

Marfat.com

کہ مت آزردہ کر اُس خداوند کو کہ جسکی کہ تو چالیس روز تک نافرمانی کرے اور اُسپر بھی وہ اپنے کرم سے تیری اِس ذرہ سی محنت کو برباد نہ کرے یہ بات سُنکر ایک طرح کی آگ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے دل مین بھڑکی اُسی جہود کے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور وہی اپنا پیشہ کہ لوہاری تھا کرنے لگے اور اپنا واقعہ پوشیدہ رکھا کہتے ہین کہ ہر روز ایک دینار کماتے اور رات کو درویشون کو خیرات کر دیتے اور بیوہ عورتون کے جھونپڑون مین پھینک آتے اِسطرح سے کہ کسیکو خبر نہوتی اور عشا کی نماز کے بعد بھیک مانگتے اور اُس سے اپنا روزہ افطار کرتے اور کبھی کبھی اُس حوض کی طرف کہ جسمین بقال و سبزی فروش اپنا ساگ پات لاکر دھوتے تھے جاتے اور اُس مین جو گرے پڑے پتے ہوتے اُن کو سمیٹ کر دھوتے اور اپنے واسطے سالن پکاتے مُدت تک اِسطرح عمر کو گذارا اتفاقاً ایک روز ایک اندھا بازار مین یہ آیت کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ پڑھ رہا تھا آپکا دل اِس آیت کی طرف مشغول اور آپ بیخود ہوگئے اُسی بیخودی کے عالم مین اپنا ہاتھ بھٹی مین ڈالکر جلتا لوہا اُس سے باہر نکالا اور نہائی پر رکھا آپ کے شاگردون نے جو یہ دیکھا کہا اُستاد یہ کیا حالت ہے آپنے شاگردون کو ڈانٹا کہ کوٹو اُنھون نے کہا کہ کہان کوٹین جب حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہوش مین آئے تو جلتا گرم لوہا اپنے ہاتھ مین دیکھا اُس کو نہ تو آپ نے پھینک دیا اور اُسیوقت دُکان لُٹا دی اور فرمایا مینے بہت چاہا کہ اِس کام کو اپنے ہاتھ سے پاک رکھون نہ رکھ سکا آخرکار اِس حدیث نے حملہ کیا اور مجھکو مجھ سے چھین ہی لیا۔ پھر ریاضت سخت مین متوجہ ہوئے اور عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کی اور مراقبے مین مشغول ہوئے۔ جیسا کہ نقل ہے کہ آپکے ہمسایہ مین لوگ استماع احادیث کرتے تھے آپ سے کسی نے کہا کہ شیخ صاحب آپ کیون نہین آتے تاکہ آپ بھی سُنین آپ نے فرمایا کہ تیس برس ہوگئے کہ مین یہ آرزو کر رہا ہون کہ ایک حدیث جو

نا ہے اُسکی داد دون لیکن نہین دے سکا بھلا مین دوسری احادیث کی سماعت کے قابل
ہوسکتا ہون پوچھا وہ کونسی حدیث ہے فرمایا یہ ہے کہ من حسن اسلام المرء
ما لا یعنیہ یعنے نکوئی اسلام مرد سے وہ ہے کہ ترک کرے اُس چیز کو کہ اُسکے کام
کی نگی **نقل ہے** کہ آپ ایک وزیارون کے ساتھ جنگل کو گئے تھے ذوق شوق الٰہی
مستغرق تھے ناگاہ ایک ہرن پہاڑ سے آیا اور اپنا سر حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کی
مین رکھدیا حضرت ابوحفصؒ اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگے اور شور و فریاد کرنے لگے
ہرن چلا گیا جب شیخ اپنے حال مین آئے تو یارون نے سوال کیا کہ یہ کیا تھا فرمایا کہ جب
ت ناخوش ہوا تو میرے دل مین آیا کہ کاشکے ایک بکری ہوتی تو اُسکو کباب کرتا
یار آج کی رات پراگندہ نہوتے فی الفور یہ ہرن آیا یارون نے کہا یا شیخ جسکا کہ خدا ے
الیٰ کے ساتھ ایسا معاملہ ہو وہ فریاد کیون کرے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ ہرن کا میری
دمین رکھنا مجکو دروازے سے باہر نکالتا ہے اگر خداوندعالم فرعون کی نکوئی چاہتا
کی مراد کے موافق نیل کو روان نفرماتا۔ **نقل ہے** کہ جسوقت آپ کو غصہ آتا خوشخوئی
ا ذکر فرماتے جب آپ کا غصہ دب جاتا پھر اور باتین فرماتے **نقل ہے** کہ ایکبار وزر
یک شخص کو گریان اور سرگردان اور سوزان دیکھکر حضرت ابوحفصؒ نے پوچھا کہ کیا
لیا ہوا ہے اُسنے کہا کہ میرا اثاث مال جو تھا ایک گدھا تھا سو وہ کھویا گیا شیخ وہین
ٹھڑے ہوگئے اور کہا اے حضرت جل شانہ تیری عزت کی قسم کہ مین قدم نہ اٹھاؤنگا
جب تک اُسکا گدھا اُسکو نہ مل جائیگا فی الفور گدھا نمایاں ہوا حضرت ابوعثمان [illegible]
کہتے ہین کہ مین ایک وز حضرت ابوحفصؒ کی خدمت مین گیا [illegible]
منقے دھرے ہین مینے ایک دانہ اُٹھا کر منھ مین ڈال لیا [illegible] میرا گلا پکڑ لیا
اور فرمایا کہ اے خیانت کرنے والے تو نے میرے [illegible] کیا اُسنے مینے کہا کہ مین آپ
کے دل و جان سے باخبر ہون اور مجھے آپ کے دل پر اعتماد ہے اور مین بھی [illegible] ہون

Marfat.com

کہ جو کچھ آپ کے پاس ہوتا ہے آپ خیرات کرتے ہیں آپ نے فرمایا ای جا
مین خود اپنے دل پر اعتماد نہین رکھتا ہون تو بھلا میرے دل پر کس طرح اعتماد
رکھتا ہے قسم ہے پاکی حق تعالے کی کہ عمر گذر گئی کہ اس آرزو مین ہون کہ مجھ سے
ظہور مین آویگا اور مجھے اب تک اسپر اطلاع نہین ہوئی بھلا جو شخص کہ اپنے دل
احوال خود نہین جانتا دوسرا اُسکے دل کے حال پر کیونکر واقف ہوسکتا ہے حضرت
ابو عثمان رح نے کہا کہ یا ابا حفص ہم ابو بکر حنفیہ رح کے گھر مین تھے اور ایک جماعت اُنکے
اصحاب کی بھی وہان حاضر تھی ہمنے ایک درویش کو یاد کیا اور ہم نے کہا کہ کاش کہ
یہان ہوتا حضرت ابو حفص رح نے فرمایا اگر کاغذ ہوتا تو مین رقعہ لکھتا تو وہ آجاتا ہمنے
کہا کاغذ موجود ہے آپنے فرمایا کہ صاحب خانہ بازار گیا ہے اور شاید کہ وہ مرگیا ہو اور اس
صورت مین یہ سب کاغذ اُسکے وارث کا ہو اس کاغذ پر لکھنا نہ چاہیے اور بھی حضرت
ابو عثمان رح نے کہا کہ مینے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے ایسا روشن ہوا
کہ وعظ کہون فرمایا تجھکو کیا اسپر لایا ہے مینے کہا شفقت خلق پر پھر فرمایا کہ تیری شفقت
خلق پر کسقدر ہے مینے کہا اسقدر کہ اگر حق تعالی مجھکو مومنون کے عوض دوزخ مین
ڈالدے اور عذاب کرے تو مین جائز رکھون فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم لیکن جب تو وعظ
اول اپنے دل کو اور تن کو نصیحت دے پھر دوسرون کو نصیحت کر اور چاہیے کہ آدمیون کا جمع ہونا
تجکو مغرور نہ کرے کیونکہ وہ تیری ظاہر پر نظر کرینگے اور حق تعالی تیرے باطن پر نظر کرتا ہے
ابو عثمان منبر پر چڑھا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضر ہوئے اور چھپ کر ایک گوشے
بیٹھ رہے اسطرح کہ مینے اُنکو نہ دیکھا جب وعظ تمام ہوا تو ایک سائل کھڑا ہوا کہ مجھکو ایک
پیراہن درکار ہے حضرت ابو عثمان رح نے فی الفور پیراہن اپنا اُتار کر اُسکو دیدیا حضرت
ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ گوشے سے اُٹھے اور فرمایا یا کذاب انزل من المنبر یعنی اے دروغگو منبر سے
اُتر آ مینے کہا کہ مینے کیا دروغ کہا فرمایا کہ تو نے دعوی کیا تھا کہ مجھکو خلق پر شفقت بہت زیادہ ہے

بہ نسبت اپنے اور تو نے صدقہ دینے مین سبقت کی تاکہ فضلِ سابقان یعنی سبقت کرنیوالون کا
تجکو حاصل ہو تو نے اپنا بھلا چاہا دوسرون سے۔ اگر تیرا دعویٰ صحیح ہوتا تو تو قبولِ توبہ کی دیر
امل کرتا تاکہ فضل سابقون کا دوسرون کو حاصل ہوتا۔ پس تو کذاب ہے اور منبر جاسے
مذابون کی نہین ہے۔ **نقل** ہے کہ آپ بازار مین جا رہے تھے ایک جہودی آپ کے
سامنے سے گذرا آپ اُسکو دیکھکر بیخود ہو گئے اور ایک حالت آپ پر طاری ہوئی جب
ہوش مین آئے پوچھا کہ آپ کو کیا ہو گیا تھا فرمایا کہ مینے ایک مرد کو دیکھا لباس عدل
پہنے ہوئے اور اپنے آپ کو لباس فضل پہنے ہوئے مین ڈرا کہ ایسا نہو کہ فضل کا لباس
مجھ سے اُتار کر اُس جہود کو پہنا دیوین اور عدل کا لباس اُس سے اُتار کر مجھکو پہنا دیوین
اور فرمایا کہ تیس برس تک مین حق تعالیٰ کو خشمگین دیکھتا رہا کہ میری طرف دیکھتا تھا۔
یہ مقولہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سبحان اللہ کیا سوز و بیم ہوا ہوگا
انکو اُس حال مین۔ **نقل** ہے کہ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کا ارادہ ہوا کہ حج کو جائین
آپ فارس کے باشندے تھے اور بے لکھے پڑھے اور زبان عربی نہین جانتے تھے جب
بغداد مین پونہچے مریدون نے باہم کہا کہ کوئی بڑا ماہر زبان ہونا چاہیے کہ حضرت شیخ الشیوخ
خراسان کا مترجم ہووے تاکہ اُنکی بات سمجھ مین آوے پس حضرت جُنید رح نے اپنے مریدون کو
استقبال کے واسطے بھیجا جب خانقاہ مین پونہچے حضرت شیخ ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے
عربی زبان مین فی الفور گفتگو کرنا شروع کی اور ایسی فصیح بولتے تھے کہ اہل بغداد حیران
رہ گئے ایک بزرگون کی جماعت جمع ہوئی اور فتوت سے سوال کیا حضرت ابو حفص رح
نے فرمایا کہ پہلے تم بتاؤ کہ تم فتوت کسکو کہتے ہو حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ میرے نزدیک فتوت وہ ہے کہ جو فتوت کہ تو نے کی ہو اُسکو نہ دیکھے
اور جو کچھ کہ کیا ہو تو نہ کہے کہ وہ مینے کیا ہے اور اپنی طرف نسبت نہ کرے حضرت
ابو حفص رح نے فرمایا خوب ہے جو کچھ کہ آپنے فرمایا لیکن میرے نزدیک فتوت یہ ہے

Marfat.com

کہ خود انصاف دینا اور انصاف کا طلب کرنا حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ ای صاحبو عمل مین لاؤ حضرت ابو حفصؒ نے فرمایا کہ یہ کہنے سے راست نہ آوی جب حضرت جنیدؒ نے یہ سنا فرمایا ای ہمارے صاحبو اُٹھو کیونکہ ابو حفصؒ بڑھا ہوا ہے آدم علیہ السلام اور انکی ذریت پر جوانمردی مین۔ یعنی رد کا خط تمامی اولاد آدمؑ پر کھینچا جوانمردی مین۔ اور اگر جوانمردی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے تو تحقیق ہم راہ جوانمردی مین نہین چلے ہین حضرت ابو حفصؒ کا رعب و داب انکے مریدون پر اسقدر تھا کہ کوئی مرید انکی ہیبت سے انکے روبرو بات نہ کرسکتا تھا اور نظر بھر کر انکی طرف نہ دیکھ سکتا تھا اور انکے سامنے تمامی مرید ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے اور کسی مین یہ قدرت و مجال نہ تھی کہ بغیر انکی اجازت کے بیٹھے۔ اور حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ بادشاہون کی طرح بیٹھے رہتے حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ آپ مریدون کو بادشاہون کے آداب سکھلاتے ہین حضرت ابو حفصؒ نے فرمایا کہ آپ اگلا سرنامہ نہین ملاحظہ فرماتے حالانکہ سرنامہ ہی دلیل کرسکتے ہین کہ نامے مین کیا ہے پھر حضرت ابو حفصؒ نے فرمایا کہ آپ فرمائیے کہ زیربا اور حلوا طیار کرین حضرت جنیدؒ نے فرمایا تو طیار کیا پھر حضرت ابو حفصؒ نے فرمایا اسکو ایک مزدور کے سر پر رکھو اور اتنی دور تک لیجائے کہ تھک جائے پھر وہان ٹھہرے اور جو گھر کہ وہان سے نزدیک تر ہو اُسکے دروازے پر آواز دیوے اور جو کہ باہر آوی اُسکو دیدیوے ایک مرید کا بیان ہے کہ مین اُس مزدور کے پیچھے روانہ ہوا وہ مزدور جہانتک چل سکا چلا جب اُسمین طاقت نہ رہی تو ایک گھر کے قریب ٹھہر گیا اور اُسکی کنڈی کھٹکھٹائی اور آواز دی ایک پیر مرد باہر آئے پہلے انھون نے اندر ہی سے یہ کہا کہ اگر زیربا اور حلوا دونون ہین تو مین دروازہ کھولون وہ مرید کہتا ہے کہ مین حیرت مین رہا مینے اُس پیرمرد سے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے آپ مجھے اسپر مطلع فرمائیے انھون نے فرمایا کہ کل رات مناجات کے وقت میرے دل مین گذرا کہ مدت دراز سے میرے بچے مجھ سے زیربا اور حلوا مانگتے ہین مین سمجھا کہ مانگنے کی

Marfat.com

کیا حاجت ہے زمین پر نہ پڑا ہوگا۔ نقل ہے کہ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مُرید بہت مہذّب و با ادب تھا حضرت جُنید رحؒ نے کئی بار اُسکی طرف دیکھا اور اُسکا وہ ادب حضرت جنید رحؒ کو پسند آیا حضرت ابو حفص رحؒ سے پُوچھا کتنی مُدت سے یہ جوان آپ کی خدمت مین ہے۔ فرمایا کہ دس برس سے۔ حضرت جُنید رحؒ نے فرمایا کہ بہت مؤدّب ہے اور عجب شوکت رکھتا ہے اور بہت مہذب جوان ہے حضرت ابو حفص رحؒ نے فرمایا البتّہ۔ اِسنے ستّر ہزار دینار ہماری راہ مین خرچ کیے اور اِسکے علاوہ اور ستّر ہزار دینار کا قرضدار ہے کہ وہ بھی ہماری راہ مین خرچ کیے ہین اور اب تک یہ قدرت نہین رکھتا ہے کہ کوئی بات پوچھے۔ پھر حضرت ابو حفص رحؒ بیابان کی طرف راہی ہوئے فرماتے ہین کہ سولہ روز تک ہمنے پانی کی صورت نہ دیکھی ایک روز ہم ایک پانی کے کنارے پونہچے ہم علم اور یقین کے درمیان انتظار یعنے نظر کر رہے تھے اِتنے مین ابو تراب نخشبیؒ نمود ہوئے اور مجھسے کہا کہ تجکو یہان کس چیز نے بٹھایا ہی مینے کہا کہ مَین علم اور یقین کے درمیان انتظار کر رہا ہون دیکھون کہ غلبہ کسکو ہے تاکہ جو غالب ہی مَین اُسکا یار ہون یعنی اگر علم کا غلبہ دیکھون گا تو پانی پیون گا اور اگر یقین کا تو راہی راہ ہون گا حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرا وقت بزرگ ہوویگا۔ نقل ہے کہ جب حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ مکّہ معظّمہ مین پونہچے تو آپنے ایک جماعت مسکینون کی دیکھی کہ نہایت حیران و پریشان و مصیبت زدہ ہی آپنے چاہا کہ اُنکے ساتھ احسان و انعام فرماوین ایک طرح کی حالت آپ پر طاری ہوگئی آپ نے اُسی عالم مین زمین سے ایک پتھر اُٹھایا اور فرمایا کہ ای خداے عزوجل تیری عزت کی قسم ہے کہ اگر تو مجھے کوئی چیز نہ دیگا تو مَین تمامی قندیلین مسجد کی توڑ ڈالونگا طواف کرنے لگے اِتنے ہی مین ایک شخص آیا اور ایک زر کی [illegible] آپ [illegible] آپنے جملہ مسکینون کو زر تقسیم کیا پھر جب حج سے فارغ ہوے اور بغداد مین آئے بغداد کے صاحبون نے آپ کا استقبال کیا حضرت جنید نے فرمایا یا شیخ ہمارا رہ آورد

کیا ہے حضرت ابو حفص نے فرمایا کہ بالتحقیق ایک بھی ہمارے صاحبوں سے جیسا کہ چاہیے زندگانی نہیں کر سکتا اچھا خیر سنیے۔ اگر کوئی شخص برادران اسلام سے ترک ادبی دیکھے اسکا اپنی طرف سے ایک عذر و بہانہ اُٹھا دے اور اُسکی غیبت میں معذرت اپنی ہی طرف سے اپنے نفس کے سامنے پیش کرے اور اگر اُس تاویل و عذر سے بھی گناہ رفع نہووے اور حق تیری جانب ہو اُس پہلے عذر سے بھی بہتر عذر و حیلہ پیدا کرے اور اُسکا گناہ سمجھکر عذر اپنی ہی طرف سے پیش کرے اسیطرح اگر نفس ترا راضی نہو تو چالیس بار تک کر اگر اسکے بعد بھی غبار ملال دور نہو اور چالیس کے چالیس عذر اُس قصور کے مقابلے میں جو اُس سے تیری نسبت صادر ہوا ہے بے اصل ٹھہریں تو بیٹھ اور اپنے نفس سے کہہ کہ زہے کاہ نفس زہے گران تاریک زہے خود راسے بے ادب زہے ناجوانمرد ظالم کہ تیرے بھائی نے ایک جرم کی خاطر چالیس عذر تیرے سامنے پیش کیے اور تونے ایک کو بھی قبول نہ کیا اور اسیطرح اینٹھا ہوا اور مغرور بنا ہوا ہے۔ اچھا تو ایسا ہی بنا رہ میں تجھ سے نااُمید ہوا اور تیری صحبت سے باز آیا اب جسطرح تجھے منظور ہے رہ حضرت جنید نے جب یہ سنا تو تعجب کیا یعنے یہ قوت کسکو ہو سکتی ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت شبلی نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور ہر بار کھانا اور مٹھائی دوسری طرح کی لگے دھرنے شیخ نے وقت وداع اپنے رخصت کے وقت کہا اے شبلی اگر آپ کبھی نیشاپور آئینگے تو میں میزبانی اور جوانمردی آپ کو سکھلاؤنگا حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یا اباحفص میں نے کیا قصور کیا فرمایا کہ آپ نے تکلف کیا اور متکلف یعنی تکلف کرنے والے کو جوانمرد نہ کہنا چاہیے مہمان کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ اپنے آپ کو مہمان کے آنے سے گرانی نہو اور جانے سے شادی نہو جب آپ تکلف کو راہ دینگے بیشک آپ پر کسی کا آنا گران گذریگا اور اسکا جانا بھلا معلوم ہوگا اور جو کہ مہمان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے وہ جوانمردی نہیں کرتا بلکہ اسکی یہ ناجوانمردی ہے۔ جب شبلی نیشاپور گئے حضرت ابو حفص کے

Marfat.com

پاس ٹھہرے چالیس شخص تھے حضرت ابوحفص رح نے اکتالیس چراغ روشن کرائے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ نے نہین فرمایا تھا کہ تکلف نہ کرنا چاہیے فرمایا مینے کیا تکلف کیا کہا یہ کہ اکتالیس چراغ روشن کرائے حضرت ابوحفص رح نے فرمایا اُٹھیے اور جو زائد ہو اُسکو گل کر دیجیے حضرت شبلی رح اُٹھے اور بہت کوشش کی لیکن سوا ایک چراغ کے گل نہوا باقی اُسی طرح روشن رہے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیا حال ہے کہ ایک تو گل ہوگیا اور باقی سب اُسی طرح جل رہے ہین فرمایا کہ آپ چالیس شخص ہین خدا کے بھیجے ہوئے کیونکہ مہمان فرستادہ خدا ہے مینے بھیجا ہوا خدای تعالےٰ کا ہوتا ہے مینے ہر فرستادہ کے واسطے ایک چراغ خدای تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے روشن کرایا اور ایک چراغ اپنے واسطے روشن کرایا یہ چالیس چراغ کہ خدا کے واسطے تھے آپ بجھا نہ سکے اور وہ ایک چراغ کہ میرے واسطے تھا آپ گل کرسکے۔ تمنے جو کچھ کہ بغداد مین کیا تھا میرے واسطے کیا تھا اسلیے وہ تکلف تھا اور مین جو کچھ کہ کرتا ہون واسطے خدا کے کرتا ہون اسلیے یہ تکلف نہین ہے۔ اور ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو کہ اپنے احوال اور افعال کو ہر وقت کتاب اور سنت کی ترازو مین نہین تولتا اور اپنے خطرون کو متہم نہین سمجھتا اُسکو مُردون سے مت گنو اور حضرت ابوحفص رح سے پوچھا کہ ولی کے واسطے خاموشی بہتر ہے یا بات کہنا اور بولنا فرمایا کہ یہ اگر بات کہے تو بات کی آفت کو جانے اور خاموشی کی لذت خدای تعالےٰ سے دو عمر نوح کی درخواست کرتی ہے تاکہ [illegible] گذارے پوچھا کہ آپ دُنیا کو کیون دشمن رکھتے ہین فرمایا کہ ایک [illegible] بندے کو دوسرے ہی گناہ مین ڈالتا ہے کہا کہ اگر آپ کی دانست مین توبہ نیک ہے اور توبہ بھی تو دُنیا ہی مین حاصل ہوتی ہے فرمایا ایسا ہی ہے لیکن وہ گناہ کہ دُنیا مین کیے جاتے ہین یقین ہین اور یقین مین ہم توبہ کو توڑ ڈالین گے اور [illegible] مین پڑینگے

Marfat.com

پوچھا کہ عبودیت کیا ہی فرمایا یہ کہ ترک ہر چیز کا کہ تیرے واسطے آیا ہی تو کرے یعنے منہیات
سے باز رہے اور تو لازم پکڑنے والا ہووی اُس چیز کو کہ جسکا حکم فرمایا ہی لوگون نے
پوچھا کہ دُرویشی کیا ہی فرمایا کہ خداے تعالی کی درگاہ مین شکستگی پیش کرنا۔ پوچھا کہ علامت
دوستونکی کیا ہی فرمایا یہ کہ جس ونکہ مرین خوش جاوین یعنی ایسا مجرد و تنہا دُنیا سے باہر جاوے
کہ اُس سے کوئی چیز ایسی نہ رہے کہ وہ چیز تجربہ مین اُسکے دعوی کے خلاف ہووے۔ پوچھا کہ
ولی کون ہی فرمایا جو کہ اپنے نفس سے اخلاص طلب کرے پوچھا بخل کیا ہی فرمایا وہ کہ ترک ایثار
کرے ایسے وقت مین کہ اُسکا خود بھی محتاج و حاجتمند ہووے اور فرمایا ایثار یہ ہی کہ بھائیون
کے نصیب کو اپنے نصیب پر تو مقدم رکھے دُنیا اور آخرت کے کامون مین۔ اور فرمایا کہ
کرم ڈالنا دنیا کا ہی واسطے اُس شخص کے کہ اُسکا حاجتمند ہے اور رُخ کرنا طرف خدا کے
بسبب اُس احتیاج کے کہ تجکو حق تعالے کے ساتھ ہی اور فرمایا بہت اچھا وسیلہ کہ بندہ
اُس سے تقرب ڈھونڈھے ساتھ خداے تعالے کے مداومت فقر کی ہی سب حال مین
اور لازم پکڑنا سُنّت کا ہی تمام فعلون مین اور طلب کرنا قُوت یعنے غذاے حلال کا۔ اور
فرمایا جو کہ اپنے آپ کو متہم نہین رکھتا ہی تمام وقتون مین اور تمام حالتون مین اور اپنی مخالفت
نہین کرتا ہی مغرور ہے اور جسنے کہ رضا کی آنکھ سے اپنی طرف دیکھا ہلاک ہوا اور فرمایا
کہ خوف دل کا چراغ ہی جو کچھ کہ دل مین ہووے خیر و شر سے اُس چراغ سے دیکھ سکتے ہین
اور فرمایا کہ کسی کو فقر درست نہین آتا جب تک کہ کسی چیز کے دینے کو کسی چیز کے لینے سے
زیادہ عزیز نہ [illegible] اور فرمایا کہ کوئی اس درجے کو نہین پہنچتا کہ دعوی فراست کا کرے
لیکن دوسرون کی فراست سے ڈرنا چاہیے اور فرمایا کہ جو کہ دیتا ہے اور نہین لیتا ہے
وہ مرد ہے اور جو کہ دیتا ہے اور لیتا ہی آدھا مرد ہے اور فرمایا جو کہ نہین دیتا ہی اور لیتا ہی
وہ مکھی ہے آدمی نہین ہی اور اُسمین کچھ چیز نہین ہے۔ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مُنے
مطلب اِس بات کا اُن سے پوچھا فرمایا جو کہ خداے تعالے سے لیتا ہے اور پھر خداے تعالی کو

Marfat.com

واپس دیتا ہے وہ مرد ہے کیونکہ وہ اِس حالت مین اپنے آپ کو نہین دیکھتا ہے اور جو کہ دیتا ہے اور لیتا ہی وہ آدھا مرد ہے کیونکہ اُس کام مین کہ کرتا ہے اپنے آپ کو دیکھتا ہے کہ یہ ہونے مین ایک فضل ہے اور جو کہ نہین دیتا ہی اور لیتا ہے وہ کوئی بھی نہین ہے کیونکہ اُسکا گمان ہی کہ دینے والا اور لینے والا وہی ہی خداے تعالے۔ اور فرمایا جو کہ ہر حال مین خداے تعالیٰ کے فضل کو اپنے اوپر دیکھتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ ہالکون یعنی ہلاک ہونیوالون سے نہوگا اور فرمایا نہو جیو کہ خداے تعالے کی عبادت تیرا پُشتیبان یعنے اعتماد کی جگہہ ہووے تاکہ معبود ٹھہرے اور فرمایا اہلِ اعمال کے واسطے سب سے بزرگ چیز نگاہبانی اپنی ہی خداے تعالیٰ کے ساتھہ۔ اور فرمایا خوب ہے استغنا یعنی بے پروائی ساتھہ خدا کے اور بُرا ہی استغنا ساتھہ کنجوسون کے اور فرمایا جو کہ شوق کی شراب کا ایک گھونٹ چکھتا ہی ایسا بیہوش ہوجاتا ہے کہ ہوش مین نہ آیگا مگر حق تعالے کے دیدار اور اُسکے مشاہدے کے وقت۔ فرمایا حال مفارقت یعنی جدائی نہین کرتا عالم سے اور مفارقت کرتا ہی قبول سے اور فرمایا خلق خبر دیتی ہی وصول ہی اور قرب اور مقامات عالی سے اور میری تمامی آرزو یہ ہی کہ کھلامین مجھے وہ راہ کہ دوست تک پونچاوے مجھکو اگرچہ ایک لحظہ ہی کے واسطے کیون نہو اور فرمایا عبادات ظاہر مین سُرور ہے اور حقیقت مین غرور واسطے کہ گمان ہی کہ سبقت حاصل کیے ہوئے ہے اور اصل یہ ہے کہ کوئی اپنے فعل پر خوش نہین ہوتا مگر مغرور اور فرمایا معاصی یعنی نافرمانیان حق تعالیٰ کی کُفر کا ڈنک ہین جیسے کہ زہر موت کا ڈنک ہی اور فرمایا کہ جو کہ جانتا ہے کہ اُسکو اُٹھائین گے اور اُس سے حساب لین گے اور پرہیز نہین کرتا اور مخالفات سے رُخ نہین پھیرتا یقین ہی کہ اپنے باطن سے خبر دیتا ہے کہ مین ایمان نہین رکھتا ہون لہٰذا جو ... پر قیامت پر اور فرمایا جو کہ دوست رکھتا ہی کہ اُسکا ... بہت ... اُس سے کہو کہ سانپونکی صحبت ... نہ

اور انکی خدمت لازم پکڑ اور فرمایا تنون کی روشنی خدمت مین ہی اور جانون کی روشنی استقامت مین اور فرمایا تقوی حلال محض مین ہی اور بس- اور فرمایا تصوف تمامی ادب ہے اور فرمایا بندہ توبہ مین کسی کام پر نہین ہے کیونکہ توبہ وہ ہی کہ اُسکی طرف آوے نہ وہ کہ اُس سے آوی اور فرمایا جو کہ عمل کرتا ہی کہ شایستہ ہووے اُسکو کاٹتے ہین اور تجکو اُس سے فراموش بناتے ہین اور فرمایا نابینا حق وہ ہی کہ خدائے تعالی کو اشیا سے دیکھتا ہی اور اشیا کو خدائے تعالے سے نہین دیکھتا اور بینا وہ ہی کہ خدا سے ہووے نظر اُسکی طرف موجودات کے ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی فرمایا کہ ایک در کو لازم پکڑنے والا رہ تاکہ سارے دروازے تجپر کشادہ کرین اور لازم پکڑنے والا ایک سید یعنے سردار کا رہ تاکہ سارے سردار تیرے آگے گردن جھکا دین- اور محمش نے کہا مین بائیس برس تک حضرت ابوحفص کے ساتھ رہا یعنے کبھی اُنکو نہ دیکھا کہ غفلت یعنے بیخبری اور انبساط یعنے خوشی پر خدا کو یاد کیا ہو بلکہ جب یاد کرتے فی الفور متغیر ہو جاتے اور جسوقت خدا کو یاد کرتے بر سبیل حضور اور تعظیم حرمت یاد کرتے اور ایسے متغیر ہو جاتے کہ جو کہ موجود ہوتا وہ حالت انکی دیکھتا- آخر یہ انکا مقولہ ہے جو وقت نزع کے فرمایا تمامی دلون سے زیادہ دور اُنکا ... اپنی تقصیرات پر- لوگون نے پوچھا کہ آپ جو رخ طرف خدای تعالے کے لائے ہین کس سبب لائے ہین فرمایا فقیر کہ غنی یعنی مالدار کی طرف رخ لاتا ہے کس سبب لاتا ہے مگر فقر اور درماندگی کے سبب سے کہتے ہین کہ عبداللہ سلمی کی وصیت یہ تھی کہ میرا سر حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کے قدمون پر رکھنا-

... الیوان باب حضرت حمدون قصّار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ ... امت وہ نشانہ ... ستہ وہ پیر ارباب ذوق وہ شیخ اصلاب شوق وہ موزون ابرار

Marfat.com

حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ اس قوم کے بزرگون سے تھے اور ورع اور تقوی سے متصف
اور فقہ اور علم حدیث مین درجۂ بلند رکھتے تھے اور عیوب نفس مین صاحب نظر تھے اور مجاہدے
اور مقابلے مین حد درجہ کوشان اور چسپت تھے اور انکا کلام موثر دلہا تھا اور بہت بلند
و عالی اور مذہب حضرت سفیان ثوری کا رکھتے تھے اور مرید حضرت تراب نخشبی کے تھے اور
پیر عبد اللہ مبارک رح کے اور خلق کی ملامت مین مبتلا تھے اور مذہب ملامتیون کا نیشاپور
مین ان ہی سے منتشر ہوا اور طریقت مین مجتہد اور صاحب مذہب تھے اور ایک جماعت
نے اس طائفے سے انکو بہت عزیز سمجھا اور انکو دوست رکھا اور انپر اعتماد رکھا اور انکو
قصاریان کہتے ہین اور تقوی انکا اس قدر تھا کہ ایک رات ایک دوست کے سرہانے تھے
اور وہ دوست حالت نزع مین تھا سب لوگون نے وفات کی تو آپ نے چراغ بجھا دیا
لوگون نے کہا کہ آپ نے ایسا کیون کیا فرمایا کہ اسوقت تک تو یہ مال ہمارے دوست کا تھا
اب مال یتیمون کا ہے بس یہ چراغ کا روغن بھی انہی کا ہے اور انکا حق ہمکو نہ جلانا چاہیے
کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک روز نیشاپور کے دریا کے کنارے جا رہا تھا ایک
عیار پیشہ تھا جوانمرد اور جوانمردی مین مشہور اور نیشاپور کے تمام عیار اسکے زیر حکم تھے
میرے قریب آیا مینے کہا یا نوح جوانمردی کیا چیز ہے کہا کہ تو میری جوانمردی [illegible]
یا اپنی جوانمردی سے مینے کہا دونون کہا کہ جوانمردی میری وہ ہے کہ [illegible]
اور مرقع پہنون اور معاملہ مرقع پوشون کا [illegible] کرون تاکہ صوفی ہو جاؤن [illegible]
شرم سے اس لباس مین معصیت و نافرمانی سے پرہیز کرون اور تیری [illegible]
کہ مرقع اتار ڈالے تاکہ تو خلق سے اور خلق تجھ سے فریفتہ نہو اور [illegible]
اور پر اسرار کے اور اس سے مین حفظ شریعت اور پر اظہار [illegible] ظلم ہے اور تو
بیشک مرقع کو اتار ڈال تاکہ خلق سب سمجھے اور تو خلق سے فریفتہ نہو دے اور فتنے مین نہ پڑے
نقل ہے کہ جب کام آپ کا بلند ہوا اور کلمات آپکے منتشر ہوے نیشاپور کے اماموں اور

Marfat.com

بزرگون نے کہا کہ آپ کو وعظ کہنا چاہیے اور لوگون کو نصیحت کرنا چاہیے کہ آپکا کلام
موثر ہوتا ہے فرمایا کہ مجھے وعظ کہنا جائز نہین اسلیے کہ میرا دل دُنیا اور جاہ مین بستہ ہے
میری بات سے تمکو فائدہ نہوگا اور دلون مین کچھ اثر پیدا نہ کریگی اور جو بات کہ دل مین اثر
نہ کرے اُس بات کا کہنا علم پر ٹھٹھا کرنا ہووے اور شریعت پر ہنسی رکھنا اور بات کہنا
سزاوار اُس شخص کو ہووے کہ جسکے خاموش رہنے کی وجہ سے دین باطل ہوا جاتا ہو اور جسکے
کہنے سے خلل دور دفع ہو جاوے اور فرمایا نہ چاہیے کسی شخص کو کہ علم مین وہ بات کہے کہ جس بات
کو دوسرا شخص کہہ رہا ہے اور اُسکی نیابت یعنی قائم مقامی کرے۔ اور بات کہنا جائز نہووے
جب تک نہ دیکھے کہ فرض یا واجب ہے اُس پر بات کہنا تاکہ اُسکو اُسکی صلاحیت ہووے پوچھا
کہ نشان اُسکی صلاحیت کا کیا ہووے فرمایا یہ کہ جو بات کہی ہو ہرگز دوبارہ نہ کہے اور
اُسمین یہ سوچ و تامل نہووے کہ اِسکے بعد مین کیا کہونگا اور اُسکی بات غیب سے ہووے
جب تک کہ غیب سے اُس تک پہنچتی رہین کہتا رہے اور اپنے آپ کو درمیان مین نہ دیکھے
پوچھا کہ اگلون کا کلام کیون نافع تر ہے فرمایا اِسلیے کہ اُنھون نے سخن اسلام کی عزّت
کے واسطے کہا اور نفس کی نجات کے واسطے اور حق تعالے کی رضا کے واسطے اور ہم نفس
کی عزّت کے لیے اور دُنیا کی طلب اور خلق کی قبول کے لیے کہتے ہین اور فرمایا کہ چاہیے
کہ علم حق تعالیٰ کا ساتھ تیرے نیک تر اُس سے ہو کہ علم خلق کا۔ یعنی تو حق تعالے کے
ساتھ معاملہ خلوت مین نیکو تر اُس سے کرے کہ ظاہر اور فرمایا کہ جو کہ محقق ہوتا ہے اپنے
حال مین اپنے حال سے خبر نہین دیسکتا اور فرمایا ظاہر مت کر کسی شخص پر وہ چیز کہ واجب
کرے کہ تجھ سے بھی پوشیدہ رہے اور فرمایا جو بات کہ تو چاہے کہ پوشیدہ رہے کسی شخص پر
ظاہر مت کر اور فرمایا جسمین کہ تو کوئی نیک خصلت دیکھے اُس سے جُدا مت ہو کہ جلد ہو
اُسکی برکتون سے ایک خیر تجکو بھی پہونچے اور فرمایا مین تمکو دو چیز کی وصیت کرتا ہون
عالمون کی صحبت کی اور جاہلون کی صحبت سے پرہیز کرنے کی اور فرمایا صحبت صوفیون

Marfat.com

ساتھ رکھو کیونکہ بُرائیون کے اُنکے نزدیک عذر ہوتے ہین اور نیکوئی اُنکے آگے بہت قدر
رکھتی تاکہ تجکو اُسکے سبب سے بزرگ رکھین اور تو بوجہ بزرگ رکھنے کے راہ سے بے راہ
ہوجاوے اور فرمایا جو کہ اگلون کی خصلتون مین نظر کرتا ہے اپنی تقصیر کو جانتا ہی اور اپنا
پیچھے رہنا مردون کے درجے سے اور فرمایا کافی ہے جو کچھ کہ تجکو پونہچتا ہی آسانی کے ساتھ
بے رنج کے اور یاد رکھو رنج کہ ہے زیادہ طلبی مین ہے اور فرمایا شکر نعمت کا یہ ہی کہ اپنے
تئین ہوا ایک طفیل اور ذریعہ تو دیکھے اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ اندھا نہووے اُس سے
چاہیے کہ نفس کے نقصان کے دیکھنے سے اندھا مت بن۔ اور فرمایا کہ خیال کرنا کہ نفس میرا بہتر ہے
فرعون فرعونی سے کبر و غرور کا آشکارا کرنا ہے اور فرمایا جب کہ تو مست کو دیکھے کہ پڑا ہے
نصیحت و ناپسندی سے اُسکو ملامت مت کر کیونکہ ڈر ہے کہ ایسا نہو کہ تو بھی اُسی بلا مین مبتلا
ہوجاوے اور فرمایا ملامت ترک سلامت ہی لوگون نے پوچھا ملامت کیا ہے۔ فرمایا یہ راہ
بہت ناپر دشوار ہے اور مغلق یعنی سخت مشکل۔ لیکن ذرا سی مین بیان کرتا ہون رجا یعنی امید
مرجیون یعنے امیدوارون کی اور خوف قدریون کا صفت ملامتی کی ہووی یعنے رجا مین
اس قدر قدم جما دئے ہین کہ مرجیون کو اُسکے سبب سے سب لوگ ملامت کرتے ہین اور خوف مین
اس قدر چلے ہین اور اندیشہ مند ہوئے ہین کہ قدریون کو اُسکی وجہ سے خلق ملامت کرتی ہی
پس کہ وہ تمامی حال مین نشانہ تیر ملامت کا ہووے اور فرمایا مین نیک خصلتی کو نہین جانتا ہون
مگر سخاوت مین اور نہین پہچانتا ہون بدخصلتی کو مگر بخل مین۔ اور فرمایا جو اپنے آپ کو ملکی
جانتا ہے وہ بخیل ہے اور فرمایا فقیر کا حال تواضع مین ہی جب کہ اپنے فقر پر تکیہ کرتا ہی تمام دولتمندون پر تکبر مین بڑھ جاتا ہے اور فرمایا تواضع یہ ہی کہ کسیکو اپنے سے محتاج تو نہ
سمجھے اس جہان مین اور نہ اُس جہان مین۔ اور فرمایا منصب حق فقیہ کو جب تک حاصل رہتا ہی کہ وہ
متواضع رہے اور جب کہ تواضع ترک کی تمامی خیرات ترک کی اور فرمایا کہ زیرکی یعنی دانائی کی
میراث عُجب یعنی خود بینی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مشائخ اور بزرگون نے اکثر زیرکون کو

Marfat.com

اِس راہ سے دور رکھا ہے اور فرمایا اہل تمام دردون کی بہت کھانا کھانا ہی اور آفت دین بہت کھانا کھانا ہے اور فرمایا جسکو مشغول کیا دُنیا کی طلب مین آخرت سے ذلیل و خوار ہو یا دُنیا مین یا آخرت مین۔ اور فرمایا خوار رکھ دُنیا کو تاکہ تو بزرگ دکھائی دے اہل دُنیا کی آنکھ مین اور حضرت عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت حمدون قصّار رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو وصیّت کی کہ جب تک ہوسکے دنیا کے واسطے غصّہ مت ہو پوچھا کہ بندہ کون ہے فرمایا جو کہ حق تعالےٰ کی پرستش کرے اور اِس بات کو دوست نرکھے کہ اُسکی پرستش کرین۔ پوچھا کہ زُہد کیا ہے فرمایا میرے نزدیک زُہد وہ ہے کہ جو کچھ کہ تیری ہاتھ مین ہی اُس سے تو زیادہ مطمئن ہووے اُس چیز سے کہ خدای تعالیٰ کی ضمان مین ہی پوچھا توکل کیا ہی فرمایا توکل یہ ہے کہ اگر دس ہزار درم کا تجھپر قرض ہے تو نظر کسی پر نرکھے اور تو نا امید نہووے حق تعالیٰ سے اُس قرض کے ادا کرنے مین اور فرمایا توکل خدای تعالےٰ پر اعتماد کرنا ہی اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ اپنے کاروبار حق تعالیٰ جلّ شانہ پر چھوڑے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ تو حیلہ اور تدبیر مین مشغول ہووے اور فرمایا کہ مصیبت کے وقت بے صبری نہین کرتا مگر وہ شخص کہ خدای تعالےٰ کو متہم رکھتا ہی اور فرمایا کہ شیطان اور اُسکے یار اِتنا کسی چیز سے خوش نہین ہوتے جتنا کہ تین چیز سے۔ ایک تو کسی ایماندار کے قتل کرنے سے دوسری کسی کے کفر مین مرنے سے تیسری اُس دل سے جسمین درویشی کا خوف ہووے حضرت عبداللہ مبارکؒ نے فرمایا کہ جب حضرت حمدون قصّار رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑے کہا کہ آپ اپنے فرزندون کو وصیّت فرمائیے فرمایا کہ مین اُنکی تونگری سے زیادہ اُس سے ڈرتا ہون کہ درویشی سے حضرت عبداللہ مبارکؒ سے حالت نزع مین فرمایا کہ مجکو وفات کے بعد عورتون مین رکھنا اِس وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ۲۷۱ھ مین واصل بحق ہوئے۔

چالیسوان باب منصور عمّار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

وہ حقیقت کی راہ کے سابق وہ پرہیزگاری کے نقد کے پرکھنے والے وہ رہنمائی کی انگشتری کے نگینہ وہ حق تعالے کی دوستی کے جہان کے امانت دار وہ حقیقت کے رازون سے واقف کار حضرت منصور عمّار (اللہ کی رحمت اُنپر ہو) بزرگانِ دین کے حکیمون سے تھے اور اِس پاک جماعت یعنے صوفیای کرام کے سردارون سے اور ایسے واعظ وناصح تھے کہ اُنکا مثل ونظیر نہ تھا اور ہر نوع علم مین کامل تھے اور معاملت مین حسبت اور معرفت مین کامل تھے بعضے صوفیون نے آپ کی تعریف بہت مبالغے کے ساتھ کی ہے باشندہ عراق کے اور مقبول اہلِ خراسان کے تھے بعض کہتے ہین کہ وطن آپ کا مرو تھا اور بعض کہتے ہین بوشنج جسکو بوشنک بھی کہتے ہین اور بصرہ مین مقیم ہوئے آپ کی توبہ کا سبب اِسطرح پر ہے کہ آپنے راہ مین ایک کاغذ پایا اُسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا آپنے اُسکو اُٹھالیا اور ایسی کوئی پاکیزہ جگہ کہ جہان اُس کاغذ کو رکھتے نہ پائی اِسلیے آپ اُس کاغذ کو گولی بناکر نگل گئے اُسی رات آپنے خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کہ اُس تعظیم وبزرگی کے سبب سے کہ تونے ہمارے نام کی کی ہنے حکمت اور دانائی کے دروازے تجھپر وا کردیے اور کھولدیے آپ بہت مدت تک ریاضت کھینچتے اور پند و وعظ اہلِ عالم کو کرتے رہے۔ نقل ہے کہ ایک جوان شر وفساد کی مجلس مین مشغول تھا اُسنے چار درم چاندی کے اپنے غلام کو دیکر کہا کہ اِسکے عوض مٹھائی وغیرہ لے آ راستے مین حضرت منصورؒ کی مجلس پڑی اُس غلام نے اپنے دل مین کہا کہ میرا دل اُس جلسے سے اُکتا گیا ہے آؤ تھوڑی دیر اِس مجلس مین چلکر اپنے دل کو تازہ کرون غرض کہ حضرت منصورؒ کی مجلس مین داخل ہوا اُسی ساعت حضرت منصورؒ نے چاہا کہ ایک درویش کو جو وہان حاضر تھا کچھ دیوین فرمایا کہ کوئی ہے کہ اِس درویش کو چار درم دیوے اور چار دُعائیں [illegible] دل مین کہا کہ اِس سے بہتر کچھ نہو گا کہ یہ چارون درم اِس درویش کو دیدون [illegible] ایسا بزرگ و صاحبِ کرامات شخص میری حق مین چار دُعائین کرے یہ سنتے ہی اُس غلام نے چارون درم اُس درویش کو دیدیے حضرت منصورؒ نے فرمایا اب بتا کہ تو کس قسم کی دُعائین چاہتا ہے

Marfat.com

اُسنے کہا اوّل تو یہ کہ مجھے آزادی نصیب ہو اور میرا آقا مجکو آزاد کر دیوے دوسرے یہ
خداوند تعالےٰ جل شانہٗ میرے خواجہ کو توبہ نصیب کرے تیسرے یہ کہ اِس چار درم کی عوض
مجکو چار درم اور ملجاوین چوتھے یہ کہ حق تعالیٰ غفور رحیم مجھپر اور تجھپر اور تمامی حاضرین جلسہ پر
اپنی رحمت نازل فرماوے حضرت منصورؒ نے دُعا کی پھر غلام لوٹ کر گھر گیا خواجہ نے کہا کہ تونے
اتنی دیر کہان لگائی اور کیا لایا غلام نے قصہ بیان کیا کہ اسطرح مینے چار درہمون کے عوض
چار دُعائین حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ کی حاصل کین خواجہ نے پوچھا کہ وہ کیا کیا دُعائین
ہین ذرا مجکو بھی تو سُنا غلام نے کہا ایک تو یہ کہ حق تعالیٰ مجکو آزادی دیوے اور دوسرے یہ کہ
عوض چار درم کا پھیر دیوے اور تیسرے یہ کہ تجکو توبہ دیوے اور مجھپر اور تجھپر اور حضرت منصور عمار
اور اُنکے حاضرین جلسہ پر اپنی رحمت فرماوے خواجہ نے کہا کہ خدا گواہ ہے مینے تجکو آزاد کردیا
اور خدا کے سامنے مین توبہ کرتا ہون کہ اب کبھی حق کی نافرمانی کے قریب بھی نہ پھٹکون گا
اور مین تجکو اُن چار درہمون کے عوض چارسو درہم دونگا اب جو کچھ کہ میری قدرت مین تھا
مینے اُسکو پورا کیا اور بجالایا لیکن جو کچھ کہ میرے ہاتھ و اختیار سے باہر ہے اُسمین مین مجبور
ہون اور اُسکو نہین کرسکتا اُسی رات خواب مین دیکھا کہ ایک ہاتف نے کہا اے جوان جو کچھ
کہ تیرے اختیار مین تھا تو نے اُسکو باوجود اپنی لئیمی کے پورا کیا اور اُسکو بجالایا اب جو کچھ کہ ہمارے
ہاتھ و اختیار مین ہے ہم اپنی کریمی کی صفت سے کہ جو ہمارے واسطے مخصوص ہے اُسکو پورا کرتے ہین
اور بجالاتے ہین اے تو ہمنے تجھپر اور تیرے غلام پر اور منصور عمار پر اور اُنکے تمام حاضرین جلسہ پر
رحمت فرمائی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے ایک کاغذ کا ٹکڑا
آپکو دیا اور اُسپر یہ شعر عربی لکھا تھا شعر وغیر تقی یامر الناس بالتقی ٭ طبیب یداوی الناس
وھو مریض ٭ یعنی جو کہ خود متقی و پرہیزگار نہین ہے اور خلق کو تقوی اور پرہیزگاری کے واسطے
حکم کرتا ہے اُسکی مثال مثل اُس طبیب کے ہے کہ لوگون کی دوا کرتا ہے درحالیکہ وہ خود بیمار
حضرت منصور عمار نے فرمایا اے مرد تو میری بات پر عمل کر کیونکہ میری بات اور علم

Marfat.com

سے تجکو فائدہ ہوگا اور میرے عمل پر نظر مت کر کیونکہ میری بے عملی تجکو نقصان نہ کریگی اور اُس سے کسی طرح کا نقصان تجکو نہ پونہچےگا اور فرمایا ایک رات کو میں ٹہلتا ٹہلتا ایک گھر کے دروازے پر پونہچا جہان کہ ایک شخص یہ مناجات کر رہا تھا کہ خدایا یہ گناہ کہ مجھ سے سرزد ہوا تیرے خلاف کے واسطے نتھا بلکہ یہ میرے نفس اَمّارہ سے تھا کہ اُسنے مجکو راہ سے بہکایا اور بدنصیبی نے درد کی ناچار مین گناہ مین مبتلا ہوا اگر تو میری مدد نہ کریگا اور میرا ہاتھ نہ پکڑیگا کون مجکو سنبھالیگا ورتو معاف نہ فرماویگا تو کون معاف کریگا اور تیرے سوا اور کون ہو کہ جسکے سامنے مین ان گناہونکو پیش کرکے اُس سے معافی کا خواستگار ہوون حضرت منصورؒ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سنکر کے رونا آگیا اور مینے یہ پڑھنا شروع کیا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ الآیۃ صبح کو اُس گھر کی طرف سے پھر میرا گذر ہوا اُس گھر مین شور وغل مچ رہا تھا [illegible] کیسا ہے ایک شخص [illegible] میرا لڑکا آج رات کو خدا کے خوف سے مرگیا ہے کہ [illegible] کوئی سے آیت پڑھتے گذرے [illegible] آیت سنی نعرہ مارا اور جان بحق ہوا حضرت منصورؒ نے فرمایا [illegible] کا قاتل مین ہی ہوں۔ نقل ہے کہ ہارون رشید نے حضرت منصورؒ سے کہا [illegible] سوال کرتا ہوں آپ اُسکا جواب [illegible] [illegible] کہ عالم ترین خلق کون ہے [illegible] جاہل ترین [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سامنے [illegible] آئے اور [illegible] یا امیر المومنین [illegible] عالم ترین خلق [illegible] جاہل ترین خلق عاصی [illegible] فرمانبردار بندہ خدا [illegible] فرمانبرداری حق تعالیٰ کے [illegible]

لرزتا اور کانپتا [illegible] باوجود [illegible]

خیال سے بھی خوف نہین پیدا ہوتا ساری دُنیا کی مخلوق سے زیادہ نادان ہی اور اُن ہی کا یہ بھی مقولہ ہے کہ پاک ہی وہ خدا جسنے عارفون کا دِل اپنے ذکر کی جگہہ بنایا اور زاہدون کا دِل توکّل کی جگہہ بنایا اور متوکّلون یعنی توکّل کرنے والونکا دِل رضا یعنی اپنی خوشنودی کا چشمہ اور سوتا بنایا اور دُرویشون کا دِل قناعت کی جگہہ بنایا اور دُنیادارون کا دِل لالچ کا میدان بنایا اور فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہین ایک تو وہ کہ بخود عارف ہین اور دوسرے وہ کہ عارف بحق ہین جو کہ عارف بخود ہین اُنکا تو شغل اور مشغولی مجاہدہ اور ریاضت ہے اور جو کہ عارف بحق ہین اُنکا شغل و اشتغال عبادت اور طلب رضاے حق ہی اور فرمایا کہ آدمی دو طرح پر ہین ایک تو نیازمند بحق تعالی ہین اور یہ لوگ بہت بڑے درجے پر ہین شریعت کے ظاہری حکم کے اعتبار سے اور دوسرے وہ کہ دوسرے کے یعنے دوسری مخلوق کے حاجتمند نہین ہین اسلیے کہ جانتے ہین کہ جو کچھ پیدایش کے روز حق تعالی نے کہ قسّام ازل ہی اُنکا حصہ کیا ہی خلق سے اور رزق سے اور زندگی سے اور موت سے اور نیکبختی سے اور بدبختی سے اُسکے سوا ہرگز نہوگا۔ پس یہ لوگ عین افتقار مین یعنی بالکل ہی مفتقر اور محتاج ہین ساتھ حق تعالے کے۔ اور عین استغنا یعنے نہایت ہی بے پرواہ ہین خلق سے۔ اور فرمایا کہ حکمت عارفون کے دِل مین تصدیق کی زبان سے بات کہتی ہے اور زاہدون کے دِل مین تفضیل کی زبان سے بات کہتی ہی اور عابدون کے دِل مین توفیق کی زبان سے بات کہتی ہے اور مُریدون کے دِل مین تفکّر کی زبان سے بات کہتی ہے اور عالمون کے دِل مین تذکّر کی زبان سے بات کہتی ہے اور فرمایا کہ خوشا حال اُس شخص کا کہ صبح ہی اُٹھے اور عبادت اُسکا پیشہ ہووے اور درویشی اُسکی آرزو ہووے اور گوشہ نشینی اُسکی جاے قیام ہووے اور آخرت کی طرف اُسکی ساری ہمّت مصروف ہووے اور موت مین فکر اُسکی ہووے اور امیدواری اُسکی توبہ کے ساتھ اُس جلّ جلالہٗ کی رحمت پر ہووے اور فرمایا کہ بندون کے دِل بالکل روحانی ہین لیکن جس وقت کہ دُنیا دلون مین راہ پاتی ہی وہ روح کہ اُن دلون مین پہونچتی تھی پردے مین

Marfat.com

ہوجاتی ہے ظاہر ہے کہ ماہتاب کو آفتاب کی کرنین روشن کرتی ہین لیکن جب یہ زمین درمیان
مین حائل ہوجاتی ہو گویا کہ پردہ بن جاتی ہے واسطے ماہتاب کے اور وہ بالکل تاریک
ہوجاتا ہے یہی حال دل کا بھی تصور کر لینا چاہیے آور فرمایا کہ سب سے اچھا اور عمدہ لباس
بندی کے واسطے فروتنی اور عاجزی ہو اور بہت ہی اچھا لباس عارفون کے واسطے تقوی
و پرہیزگاری ہے آور فرمایا جو کہ خلق کے ذکر مین مشغول ہوا حق کے ذکر سے
دور رہا آور فرمایا نفس کی سلامتی اُسکی مخالفت مین ہے اور آدمی کے واسطے بلا
و آفت اُسکی یعنے نفس امارہ کی پیروی مین آور فرمایا جو کہ دُنیا کی مصیبتون پر
بے صبری کرتا ہو بہت ہی جلد دین کی مصیبت مین گرفتار ہوتا ہو اور فرمایا کہ دنیا کی
آرزو کو ترک کرتا کہ غم سے راحت پاوے اور زبان کو نگاہ رکھ تا کہ معذرت چاہنے
سے چھوٹے آور فرمایا کہ ایسی حالت مین تیرا گناہ بہت ہی بڑا گناہ ہوتا ہے کہ جب کہ
تجھ مین اُس گناہ کے نہ کرنے کی قدرت ہو۔ آور فرمایا کہ تو جہان کہین ہو تجھے تجھ کو
لو ہے پر مار شاید کہ کوئی سوختہ یعنے جلنے کے قابل چیز کہ جس سے آگ روشن ہوجاوے
جیسے چیتھڑا وغیرہ درمیان مین ہو اگر جل جاوے تو کہہ کہ معاف رکھ کیونکہ تو خود ہی
قافلے کی راہ پر پڑی تھی آور جب حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت ابو الحسن شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے آنکو خواب مین
دیکھا پوچھا خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا مجھ سے فرمایا کہ منصور عمار تو ہی ہے
مین نے کہا ہان ارشاد ہوا کہ تو ہی تھا کہ خلق کو زہد کی تعلیم دیتا تھا اور خود [illegible]
نکرتا تھا مین نے کہا خداوندا یون ہی ہے کہ جس طرح فرماتے ہو لیکن [illegible]
بغیر اسکے کہ تیری پاک تعریف نہ کی ہو نہ کہا اور بعد اُسکے تیرے [illegible]
تیرے بندون کو نصیحت کی خداوند تعالی نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے بعد فرشتونکو حکم دیا
کہ اُسکے واسطے کرسی بچھاؤ تا کہ آسمان مین فرشتون کے حلقے مین میری تعریف کرے

Marfat.com

جس طرح سے کہ زمین پر آدمیوں کے درمیان کہتا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہ

اکاونواں باب حضرت احمد بن عاصم الانطاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں

روگردانی کرنیوالوں کے پیشوا وہ باطن پر نظر رکھنے والوں کے سردار وہ کوشش و مشقت کے میدان کے شہسوار و سپاہی وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے غازی وہ پاکی کے جہان کے پاک و دانائی حضرت احمد بن عاصم انطاکی (اللہ کی ان پر رحمت ہو) قدیم بزرگان دین سے تھے اور مشہور اولیاؤں سے اور ظاہری اور باطنی علموں کی نوعوں میں عالم تھے اور بڑے بڑے مجاہدے کیے اور عمر بھی آپکی بہت دراز تھی اور آپ نے اتباع تابعین کو پایا تھا اور مرید مشہور حضرت محاسبی کے تھے اور بشر رحمۃ اللہ علیہ اور سری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پایا تھا اور حضرت ابوسلیمان دارانی آپ کو جاسوس القلوب یعنی دلوں کے مخبر آپکی تیزی فراست یعنی دانائی و قیافہ شناسی کی وجہ سے کہتے تھے اور آپکے کلمے لطیف و پاکیزہ ہیں اور اشارے عجیب و غریب ہیں جیسا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ مشتاق خدا کے ہیں آپ نے فرمایا نہیں کہا کیوں فرمایا اسلیے کہ شوق تو غائب کے ساتھ ہوتا ہے اور جب کہ غائب حاضر ہو تو پھر شوق کہاں رہتا ہے پوچھا معرفت کیا ہے فرمایا اسکے تین درجے ہیں اول اثبات وحدانیت واحد قہار یعنی زبردست یکتا یعنی حق تعالیٰ کے ایک ہونے [illegible] دوم دل کو ماسوا سے یعنی جو خدا کے علاوہ چیزیں ہیں اُن سے کاٹنا تیسرے [illegible] کی عبادت کرنے کی جیسا کہ حق اسکی عبادت کا ہے قدرت و تاب نہیں ہے [illegible] پوچھا محبت کی علامت کیا ہے فرمایا یہ کہ عبادت اسکی [illegible] ہو اور تفکر اسکا ہمیشہ اور خلوت اسکی بہت یعنی تنہا بیٹھنا دل کو سب

Marfat.com

ن سے ہٹا کر اور خاموشی اسکی مدام ہووے جب اسکو دیکھنا چاہین دکھائی نہ دے [illegible]
ہیے اسکو نہ دیکھ سکیں اور اگر پکارین اس سے کچھ سننے مین نہ آوے اور سب اسپر کوئی [illegible]
بلا آوے غمگین ہووے اور جب کوئی راستی و درستی کا اسکی طرف رخ رکھے تو خوش ہووے
ورکسی شخص سے نہ ڈرے اور نہ کسی شخص سے امید رکھے پوچھا خوف ورجا [illegible]
دونون کی علامت کیا ہی فرمایا خوف کی علامت گریہ یعنی رونا اور رجا کی [illegible]
کہ صاحب رجا ہی اور طلب نہین رکھتا وہ جھوٹا ہے اور جو کوئی صاحب خوف [illegible]
انوکذاب یعنے بہت ہی جھوٹ بولنے والا ہی اور فرمایا کہ تمام لوگون [illegible]
بات ہی مینے اس شخص کو دیکھا کہ ڈرنے والا ہی اپنے نفس پر [illegible]
نجات سے محروم رہے اور تمام خلق سے زیادہ ڈرنے والا [illegible]
وہ بہت بیخوف تھا اپنے نفس پر اور فرمایا [illegible]
بے گمان کیا کہ [illegible] غصہ نکر [illegible]
لیا یعنے اوپر آیا اور فرمایا [illegible] دل [illegible]
روشن کرتا ہی اور [illegible]
کا پیدا ہوتا ہی اور یقین حق تعالی کی بزرگی [illegible]
حق تعالے کے سبب [illegible] عظمت حق تعالی [illegible]
جب صاحبان مجاہدہ کے پاس [illegible]
لگانے والے دلون کے [illegible] دلون مین جاتے ہین [illegible]
نشان رجا کا وہ ہی کہ جب کوئی نیکی طرف اسکے [illegible]
دیتے ہین تا کہ اسکو حق تعالی سے تامی نعمت کی امید [illegible]
آخرت مین ہووے اور فرمایا نشان زہد کے [illegible]
خلق سے اور اخلاص واسطے حق تعالے کے [illegible] بزرگی [illegible]

Marfat.com

اور فرمایا کہ بندے کی اپنے نفس کی تھوڑی معرفت کا نشان تھوڑی حیا اور تھوڑا خوف
اور فرمایا جو کہ خدا ے تعالے کا عارف تر ہے خدا ے تعالے سے ترسان تر ہے اور فر
اگر تو دل کی صلاح ڈھونڈھتا ہے تو خدا ے تعالے سے توفیق چاہ کہ تیری زبان کو رو
اور فرمایا کہ سب سے عمدہ اور نافع فقیری یہ ہی کہ تو فقر پر برداشت کرنے والا اور راضی ہو
اور نافع ترین عقل یہ ہی کہ تجکو واقف کرین تاکہ تو نعمتین خدا کی اپنے اوپر دیکھے اور تو
دیوین تجکو تیجے شکر ادا کرنے کی اور نیکوئی کرنے کی اور خواہش نفس سے مخالفت کرنے
اور فرمایا کہ نافع ترین اخلاص وہ ہووے کہ تجہ سے ریا اور تکلف اور آراستگی اور خود آرائی کو
کرے اور فرمایا بزرگترین تواضع وہ ہووے کہ تجھ سے کبر کو دور کرے اور غصے کو تجھ مین مارے
اور فرمایا گناہون سے بھی زیادہ نقصان پونہچانے والا کام وہ ہووے کہ بندگی وطاعت تو
جہل پر کرے اسکا نقصان تجکو اُس سے زیادہ پونہچے کہ تو گناہ کرے جہل پر اور فرمایا جو کہ
گناہ کو آسان سمجھتا ہے اور چھوٹا خیال کرتا ہو جلد ہوتا ہے کہ اُسمین بڑی آفت واقع ہو
اور فرمایا خواص فکر کے سمندر مین غوطہ زنی کرتے ہیں اور عوام سرگشتہ اور گمراہ ہوتے ہین غفلت
کے بیابان مین اور فرمایا تمام عابدون کا پیشوا امام علم ہے اور علمون کا امام حق تعالیٰ
عنایت ہی اور فرمایا یقین ایک نور ہے کہ حق تعالے بندے کے دل مین پیدا کرتا ہے
اُس نور سے تمامی کاروبار آخرت کے مشاہدہ کرے اور اُس نور کی قوت سے تمامی پردے
کہ درمیان اُسکے اور درمیان آخرت کے ہین جل جاتے ہین تو اُس نور سے تمامی کاروبار
آخرت مین دیکھتا ہی اس طرح سے کہ تو کہے اُسکو مشاہدہ ہی اور فرمایا اخلاص وہ
کہ عمل کو اگر کرے تو دوست نرکھے کہ تجکو اس عمل سے یاد کرینگے اور تجکو اس عمل سے
بزرگ رکھینگے اور اپنے عمل کا ثواب طلب نکرے کسی شخص سے مگر خدا ے تعالے سے
اور اسی کو اخلاص عمل کہتے ہین اور فرمایا عمل کر اور ایسا جان کہ کوئی شخص نہین ہی زمین
پر سوای تیرے اور کوئی شخص نہین ہی آسمان مین سوای اُسکے اور فرمایا یہ چند

Marfat.com

ہے ہین انکو غنیمت جان اور اسقدر عمر کہ رکھتا ہے صلاح مین گذارتا کہ بخشے ہوین وہ گناہ
لے ہوئے ہین آور فرمایا دل کی دوا پانچ چیز ہین ہمنشینی اہل صلاح کی آور پڑھنا قرآن کا
خالی رکھنا پیٹ کا آور نماز شب کی آور زاری کرنا سحر کے وقت مین آور فرمایا عدل
و قسم ہین ایک عدل ظاہر کہ درمیان تیرے اور درمیان خلق کے ہی آور دوسرا عدل
ن کہ درمیان تیرے اور درمیان حق تعالے کے ہی آور طریق عدل استقامت ہے
ریق فضل طریق فضیلت ہے آور فرمایا موافق اہل صلاح کے ہین ہم اعمال جوارح یعنے
ا کے عملون مین آور اُنکے مخالف ہین ہم مثل و مانندی مین آور فرمایا حق تعالے
ا ہی اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور حال یہ ہی کہ ہم فتنہ زیادہ کرتے ہین نقل ہے
یک رات کو انتیس آدمی اُنکے اصحاب سے جمع ہوئے اور دسترخوان بچھا روٹی تھوڑی تھی
رت شیخ احمد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیون کے ٹکڑے توڑ کر ہر ایک شخص کے
منے رکھے اور چراغ اُٹھا لیا جب چراغ پھر لائے تو سب روٹی کے ٹکڑے اُسی طرح
رکھے تھے کہ کسی شخص نے ایثار کے قصد سے نہ کھائے تھے مُریدون کو اس طرح کی
بیت فرمائی تھی۔ اللہ تعالے کی رحمت اُنپر اور اُنکے مُریدون پر اور ہم سبھا پر [illegible]

بیالیسوان باب حضرت عبد اللہ خُبیق رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

[illegible] کے سمندر مین غوطہ لگانے والے [illegible] کے سمندر کے [illegible] موتی [illegible]
و توانگری کے مرکز وہ سنت نبوی کے ستون [illegible] و حقیقت [illegible]
حضرت عبد اللہ خُبیق رحمۃ اللہ کی رحمت [illegible] اور توکل کرنے
والون سے تھے اور خورش حلال مین بہت [illegible] دیتے تھے [illegible] حضرت [illegible]

Marfat.com

کے صحبت یافتہ تھے اور اصل مین کوفی تھے اور انطاکیہ مین سکونت پذیر تھے ا
مذہب سفیان بن سعید ثوری کا رکھتے تھے فقہ مین اور معاملت مین اور حقیقت مین او
اُنکے اصحاب کو دیکھا تھا اور کلمے پاکیزہ اور لطیف رکھتے تھے حضرت فتح موصلی نے فرما
ایسے پہلی مرتبہ کہ انکو دیکھا مجھسے فرمایا کہ یا خراسانی چار چیزون سے زیادہ نہین ہے
آنکھ اور زبان اور دل اور ہوا۔ آنکھ سے ایسی جگہہ مت دیکھ کہ جہان دیکھنا منع آیا ہے
اور زبان سے ایسی بات مت کہہ کہ خدای تعالے جل شانہٗ تیرے دل مین اُسکے خلاف جانے
اور دل کو باطن مین خیانت اور کینہ سے اوپر مسلمان کے اور ہوا سے نفسانی سے نگاہ رکھ
اور ہوا سے کسی چیز کا طالب مت بن اگر یہ چارون اس صفت سے موصوف نہون تو
سر پر خاک ڈالنا چاہیے کہ تیری بدبختی کے نشان ہین اور فرمایا کہ حق تعالی نے دل کا
[illegible] پیدا کیا ہے جس کے ساتھ صحبت رکھی جاسکے [illegible] ہو سکے اور دل سے
شہوتون کو جدا نہین کر سکتا اگر خوف بے قرار کرنے والا یا شوق بے آرام کرنے وا
اور فرمایا جو کوئی چاہے کہ اپنی زندگانی مین زندہ ہو اس سے کہدو کہ دل کو شکستہ رکھ او
لالچ کو چھوڑ [illegible] سے تو آزاد ہو جاؤ گے اور فرمایا غم مت کھا اگر واسطے ایسی چیز کے کہ کل
[illegible] تجھے نقصان پہنچانے والی ہو اور خوش مت ہو اگر اس چیز سے کہ کل
[illegible] تجھے شاد و خوش کرے گی اور فرمایا رسیدہ ترین بندگان خدا سے تعالے
[illegible] دل سے بھاگنے والا زیادہ ہی اُنکو اگر اُنس ہوتا ساتھ خدا سے تعالے کے
[illegible] اُنکے ساتھ اُنس ہوتا اور فرمایا نافع ترین خوف وہ ہو کہ نافرمانی
[illegible] سے اور نافع ترین امیدون مین وہ امید ہے کہ کام تجھپر آسان کرے
[illegible] بہت تھا ہی طاعت کا ذوق و مزہ اُسکے دل سے جاتا رہتا ہے
[illegible] خوف وہ ہے جو کہ تجھے ہمیشہ غمگین رکھے اُس چیز کے ضائع اور تباہ
[illegible] کو غفلت مین گذارنے سے اور فکر کو تیرا مصاحب بنادے

باقی عمر مین اور فرمایا رجا تین قسم ہووے ایک مرد ہوتا ہی کہ نیکی کرتا ہی اور
دار ہوتا ہی کہ قبول کرین اور ایک مرد ہوتا ہی کہ برائی کرتا ہے اور توبہ کرتا ہی اور
در رکھتا ہی دبدھا مین کہ دیکھیے معاف کرین یا نکرین تیسری رجا ے کاذب ہووے
یشہ گناہ کرے اور امید بخشش کی رکھے اور جو کہ بدکردار ہووے خوف اسکا چاہیے کہ رجا پر
ب ہووے اور فرمایا اخلاص عمل مین سخت تر ہے عمل سے اور عمل خود ایسا ہے کہ عاجز
تے ہین اسکے ادا کرنے سے مردان خدا پھر اخلاص تو کیا کہنا ہی اور فرمایا مستغنی نہین
سکتا کسی حال مین جملہ احوال سے صدق سے اور صدق مستغنی ہی جملہ احوال سے اور
صدق پر ثابت قدم ہوتا ہے جو کہ اسکے درمیان اور خدای تعالے کے درمیان کر
بقت ہے ہی اسپر واقف ہوتا ہی اور آسمانون اور زمینون مین اور اگر تو چاہے کہ کوئی
نفس تجھپر سبقت نہ حاصل کرے خداوند کے کام مین کسی چیز کو مت قبول کر کیونکہ تیرے
واسطے وہ تمام چیزون سے بہتر ہووے ۔ والسّلام خیر الانام ؁

ینتالیسوان باب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شیخ مطلق وہ اپنی حق داری کے لحاظ سے زمانے کے قطب وہ رازون کے چشمے وہ انوار الٰہی کے
مرقع وہ سبق بردہ باستادی سلطان طریقت وارشاد حضرت جنید بغدادی شیخ الشیوخ عالم اور
جہان کے امامون کے امام اور علمون کے ہر فن مین کامل اور اصول و فروع مین مفتی اور
معاملات اور ریاضات مین شامل تھے اور پاکیزہ کلمون اور عالی اشارون مین تمام
سبقت رکھتے تھے اور اوّل حال سے آخر کار تک پسندیدہ اور محمود اور مقبول سارون
کے تھے اور سب انکی امامیت پر متفق تھے اور انکا کلام طریقت مین حجت ہی اور تمامی
زبانون مین تعریف کیا گیا ہی اور کوئی شخص انکے ظاہر اور باطن پر انگلی نہ رکھ سکا

Marfat.com

اور اعتراض کرسکا بخلاف سنت نبوی مگر وہ شخص کہ اندھا تھا اور آپ صوفیون کے پیشوا
اور آپ کو سید الطائفہ کہا ہی اور لسان القوم لقب دیا ہی اور اعبد المشائخ لکھا ہے اور
طاؤس العلما جانا ہی اور سلطان المحققین لکھا ہی کیونکہ شریعت اور طریقت اور حقیقت مین انتہا کے
درجے پر تھے اور عشق اور زہد مین بیمثال اور طریقت مین صاحب اجتہاد تھے بہت مشائخ نے آپ کا
مذہب اختیار کیا ہی اور آپکا طریق طریق صحو ہی برخلاف طیفوریون کے کہ اصحاب حضرت بایزید
بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین اور معروف ترین طریق طریقت مین اور مشہور ترین مذہب
حضرت جنید کا مذہب ہی اور اپنے وقت مین جائے رجوع مشائخ کے تھے اور آپکی تصانیف
بہت اشارات اور حقائق و معانی مین ہین اور اول جسنے کہ علم اشارت منتشر کیا آپ ہین
اور باوصف اس بلند درجہ ہونے کے دشمنوں اور حاسدون نے آپکو زندیق اور کافر
بتایا اور اسپر گواہیان دین اور آپنے صحبت حضرت محاسبی کی پائی تھی اور بھانجے حضرت
سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور مرید بھی اُنکے تھے اور آپ اس درجہ تک پہونچے کہ ایک روز
لوگون نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کسی مرید کا پیر سے بھی درجہ بلند تر ہوتا ہی
فرمایا ہان اور اسکی دلیل روشن یہی ہی کہ حضرت جنید کا درجہ میرے درجے سے بلند تر ہے
اور حضرت جنید تمامی ورع اور شوق اور عشق تھے اور شیوہ معرفت اور کشف توحید مین
شان بلند رکھتے تھے اور مشاہدے اور مجاہدے اور فقر کی تو گویا صورت ہی تھے اور نقل کیا ہی
کہ باوجود اس عظمت کے کہ حضرت سہل تستری رکھتے تھے حضرت جنید نے اُنکی شان مین فرمایا کہ
صاحب آیات اور نہایت بلند درجے پر سبقت کرنے والے ہین لیکن دل نہین رکھتے ہین یعنی ملکہ
صفت تھے اور آدمی صفت نہین تھے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام تمامی درد اور عبادت تھے
یعنی درد کا تحمل اُنکا کام دوسرا ہے یہان یہ مقولہ حضرت مصنف کا ہی اور وہ جانتے ہین کہ کیا
کہتے ہین ہمکو اسکے ساتھہ کچھہ کام نہین ہی اور ہمکو خوف معلوم ہوتا ہی اُنمین سے ایک کو
دوسرے پر فضیلت رکھتے یا افضل بتاتے اور آپکا ابتدائی حال یون ہی کہ لڑکپن سے

Marfat.com

لا زکیا

الٰہی سے پُر اور طلبگار اور باادب اور صاحبِ فراست اور فکرت تھے اور بہت تیز فہم تھے
ے وہ مکتب سے گھر آتے تھے باپ کو روتے دیکھا پوچھا ای باپ رونے کا کیا سبب ہے کہا
ہ مال کی زکوٰۃ سے کچھ چیز تمھارے ماموں کو بھیجی اُنھوں نے قبول نہ کی مَین اِس لیے
روتا ہون کہ مینے اپنی عمر ساری اِن پانچ درہمون مین بسر کی اور یہ جب بھی خدای تعالےٰ
ے دوستون سے ایک دوست کے لائق نہین ٹھہرتے ہین حضرت جُنیدؒ نے کہا مجھے دیجیے
تاکہ مین اُنکو دون آپکو وہ درم دیے آپ گئے اور اپنے ماموں صاحب کے گھر کی کُنڈی
کھٹکھٹائی حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کون ہی کہا جُنیدؒ ہے دروازہ کھولو اور یہ
فریضۂ زکوٰۃ لو حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین نہین لونگا حضرت جُنیدؒ نے کہا
کہ آپکو قسم ہے حق اُس خدا کی کہ جسنے آپکے ساتھ فضل کیا اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا
کہ لے لیجیے حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای جُنید میرے ساتھ کیا فضل کیا اور
تیری باپ کے ساتھ کیا عدل کیا کہا کہ آپ کے ساتھ یہ فضل کیا کہ تمکو درویشی دی اور میرے باپ کے
ساتھ وہ عدل کیا کہ اُسکو دنیا مین مشغول کیا آپ اگر چاہین قبول کرین اور اگر چاہین رد کرین
اور میرا باپ اگر چاہے اور اگر نہ چاہے لیکن یہ ضرور ہی کہ فریضۂ زکوٰۃ کو حقدار کو پہنچانا چاہیے
حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پسند آئی اور فرمایا ای بیٹے پہلے اِس سے کہ مین
یہ زکوٰۃ قبول کرون مینے تجکو قبول کیا اور دروازہ کھولکر وہ زکوٰۃ لے لی اور اُنکو اپنے
حضرت جُنیدؒ کو اپنے دل مین جگہ دی حضرت جُنیدؒ سات برس کے تھے کہ حضرت سرّی سقطی
رحمۃ اللہ علیہ اُنکو اپنے ساتھ خانہ کعبہ حج کو لے گئے خانہ کعبہ مین چار سو پیرون کے درمیان
مسئلۂ شکر درپیش تھا اور اُسمین بحث ہو رہی تھی ہر چار سو نے اپنی اپنی تقریر کی حضرت
سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای جُنیدؒ تم بھی کچھ کہو حضرت جُنید ...
جھکائے رہے پھر کہا کہ شکر یہ ہے کہ نعمت کہ حق تعالیٰ نے تجکو عطا کی ہے اُس نعمت
سبب سے اُسکا نافرمانبردار نہ بنے اور اُسکی نعمت کو سامان نافرمانی و معصیت کا نہ کرے

Marfat.com

ہر چار سو پیرون نے کہا ای میرے آنکھوں کی روشنی تو نے بہت اچھا کہا تو سچا ہے اور سب
متفق ہو کر کہا کہ اس سے بہتر نہین کہہ سکتے اور کہا ای صاحبزادے جلد ہو وے کہ تیرا حظ وبہرہ
حق تعالی سے تیری زبان ہو وے پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ای بیٹے تو یہ
کہان سے لایا حضرت جنید رح نے فرمایا آپکی ہمنشینی کی برکت سے۔ پھر بغداد کو واپس آئے اور آئینہ فروشی
کرتے ہر روز دکان مین جاتے اور پردہ چھوڑ دیتے اور چار سو رکعت نماز ادا کرتے ایک
مدت اسطرح گذری دکان کو چھوڑ دیا اور سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کی دہلیز مین ایک
کوٹھری تھی وہان گوشہ گزین ہوئے اور اپنے دل کی چوکیداری اختیار کی اور مراقبے کی
حالت مین مصلّٰی تک نیچے سے نکالکر پھینکدیتے تاکہ سوای خداے عزّوجل کے کوئی چیز اُن کی
خاطر پر نہ گذرے چالیس برس اسطرح گوشہ گزین رہے ایسے کہ تیس سال تک عشا کی نماز ادا
کرنے کے بعد سے صبح کے وقت تک کھڑے اللہ اللہ فرمایا کرتے اور اُسی وضو سے صبح کے
فرض ادا کرتے۔ فرمایا کہ جب چالیس برس ہو گئے مجھے گمان ہوا کہ مین مقصود سے کامیاب ہوا
اُسیوقت ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای جنید اب وہ وقت آیا کہ تیری زنار کا گوشہ تجکو دکھاوین
جب مینے یہ سنا عرض کی خداوندا جنید کا کیا گناہ۔ ندا آئی کہ اس سے بھی بڑھکر گناہ چاہتا ہے
کہ تو موجود ہی حضرت جنید رح نے ایک آہ بھری اور سر جھکالیا اور کہا مَنْ لَّمْ یَکُنْ لِلْوِصَالِ اَہْلاً
فَکُلُّ حَسَنَاتِہٖ ذُنُوْبٌ پھر اُس گھر مین گوشہ گزین ہوئے اور تمام شب اللہ اللہ کہا کرتے
مخالفون نے آپکے کام مین زبان درازی کی اور آپ کا قصہ خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا کہ اُنکو
بغیر کسی حجت کے منع نہین کر سکتے کہا کہ خلق اُنکے کامون سے فتنہ وفساد مین پڑتی ہے خلیفہ
کی ایک کنیزک تھی جسکو اُسنے تین ہزار درم کو خریدا تھا اور بہت خوبصورت بے مثال تھی
اور اپنے وقت مین زیبائی اور نمکینی حسن مین گویا کہ ایک نمونہ تھی اور خلیفہ اُسپر عاشق تھا
حکم دیا تو اُسکو زر و زیور سے آراستہ پیراستہ کیا اور جواہر نفیس کی ٹکی ہوئی پوشاک اُسکو
پہنائی اور اُس سے کہا کہ تجکو فلان جگہ جنید رح کے آگے جانا چاہیے جب پونہچے تو اپنے

Marfat.com

منہ سے نقاب اُٹھائیو اور بڑے ہی انداز سے اپنے آپ کو اُسکو دکھلائیو اور اُس سے یوں کہیو کہ میری پاس مال بہت سا ہی لیکن میرا دُنیا کے کاروبار سے دل اُکتا گیا ہی میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ آپ مجھے اپنی صحبت میں قبول فرماویں اور میں آپکے ساتھ عبادتِ الٰہی کروں کیونکہ میرا دل اب یہی چاہتا ہی کہ آپ کے سوا کسیکے پاس نہ بیٹھوں اور جہانتک تجھسے ہوسکے خوشامد اور چاپلوسی کیجیو پھر ایک خادم کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ اصل حال دریافت کرے الغرض جب کنیزک پہونچی تو اُسنے حضرت جنیدؒ کے آگے اپنے منہ سے نقاب اُٹھائی حضرت جنیدؒ کی بے اختیار نظر اُسپر پڑی جب اُسکو دیکھا تو اُسی دم سر جھکالیا کنیزک نے جو کچھ کہ اُسکو سکھلایا گیا تھا کہنا شروع کیا اور بہت زاری کی اور بہت اصرار کیا حضرت جنیدؒ گردن جھکائے سُنتے رہے پھر ایکبارگی آپنے سر اُٹھاکر آہ فرمایا اور لونڈی پر پھونکا وہ فی الفور گر پڑی اور مرگئی خادم نے جاکر خلیفہ کو خبر کی ایک آگ خلیفہ کی جان میں لگی اور پشیمان ہوا اور کہا جو کہ اُنکے ساتھ وہ کریگا کہ نکرنا چاہیے وہ دیکھیگا کہ نہ دیکھنا چاہیے اور اُٹھکر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا لوگوں نے کہا بھی کہ اُنکو یہاں طلب کر کہا کہ ایسے شخص کو اپنے پاس بلانا چاہیے بلکہ خود اُسکے پاس جانا چاہیے پھر کہا ای شیخ آپکا دل کیسا ہی کہ آپنے ایسی محبوبہ کو جلادیا اور مار ڈالا حضرت شیخؒ نے فرمایا ای امیر المؤمنین تجکو مومنوں پر شفقت ایسی ہی ہی کہ تو چاہتا تھا کہ میری ریاضتیں اور بیخوابی اور جان کندنی چالیس برس کی برباد کردیوی اور میں درمیان میں کون ہوں مت کر تاکہ وہ بھی نہ کرے۔

بعد اسکے حضرت جنید قدس اللہ سرہ العزیز کے کاروبار نے ترقی پکڑی اور آپکا آوازہ جہان میں منتشر ہوا اور جس چیز پر آپ کو آزمایا ہزار درجے بڑھکر پایا اور آپنے وعظ شروع کیا ایکمرتبہ آپنے لوگوں سے فرمایا کہ مینے وعظ نہ کہا جبتک تیس شمعوں نے جو ابدال سے تھے مجھسے اصرار سے نہ کہا کہ تجکو وعظ کرنا ضرور چاہیے اور لوگوں کو خدا کی طرف بلانا اور فرمایا کہ مینے ایسے دو سو پیروں کی خدمت کی ہی جو عجب باقدرت تھے

Marfat.com

اور فرمایا کہ ہمنے یہ تصرف قیل و قال مین نہین اختیار کیا ہی اور لڑائی اور کارزار مین حاصل نہین کیا
لیکن گرسنگی اور بیخوابی سے اور دُنیا کے ترک کرنے اور اُس چیز سے علٰحدہ ہونے سے کہ ہمکو
مرغوب اور ہماری نظر مین آراستہ و پیراستہ تھی اور فرمایا کہ اس راہِ تصوف کے واسطے
ایسا شخص چاہیے کہ خدای تعالے کی کتاب کو داہنے ہاتھ مین لیوے اور حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو بائین ہاتھ مین اور اِن دونون شمعون کی روشنی مین چلے تاکہ شبہے
کے گڈھے مین نہ گرے اور بدعت کی تاریکی مین نہ پھنسے اور فرمایا کہ ہمارے شیخ اصول اور
فروع اور بلاکشی مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کے پیرو ہین کہ حضرت مرتضیٰؓ کی
لڑائیون کی مشغولی و دیگر خوبیون کو نقل فرماتے کہ کوئی شخص اُسکے سُننے کی طاقت نہ رکھتا
تھا۔ کیونکہ وہ ایسے امیر تھے کہ حق تعالیٰ نے اُنکو اسقدر علم اور حکمت کرامت فرمایا تھا اور فرمایا
اگر حضرت مرتضیٰؓ یہ ایک بات نہ فرماتے اصحاب طریقت کیا کرتے اور وہ بات یہ ہی کہ حضرت مرتضیٰؓ
سے سوال کیا کہ آپنے خدای تعالیٰ کو کیونکر پہچانا فرمایا کہ اُس خداوند تعالیٰ نے مجکو اپنی معرفت
سے شناسا کیا کہ وہ خداوند بے مثل و بے مانند ہی کوئی صورت اُس سے مشابہ نہین ہو سکتی اور
کسی جنس مین اُسکو پا نہین سکتے اور کسی مخلوق پر اُسکو قیاس نہین کر سکتے وہ نزدیک ہے
باوجود اپنی دوری کے اور دور ہی باوجود اپنی نزدیکی کے۔ وہ سب چیزون پر برتری رکھتا
اور نہین کہہ سکتے ہین کہ اُسکے نیچے کوئی چیز ہے اور وہ نہین ہی مثل کسی چیز کے اور نہین ہی
چیز سے اور نہین ہی کسی چیز پر۔ پاک ہی وہ خدا کہ وہ ایسا ہی اور ایسا اور نہین ہے کوئی چیز اسکے برابر
اِن صفات سے متصف۔ اور اگر کوئی اِس کلام کی شرح کرے وہ ملحد ہوگا فہم مَن فہم۔ اور فرمایا
دس ہزار صادق مُریدون کو جُنید کے ساتھ صدق کے طور پر لائے اور سب کو معرفت کی راہ
قہر کے سمندر مین غرق کیا آخرِ کار ابوالقاسم جُنید کو اوپر لائے اور ہماری ارادت کے آسمان
آفتاب بنایا اور فرمایا اگر مین ہزار برس تک جیتا رہون اعمال کی ذرّے کے برابر کم نہ کروں
مگر اُسوقت کہ مجکو باز رکھین اور فرمایا کہ اگلون اور پچھلون کے گناہ مین مین گرفتار ہو

Marfat.com

کیونکہ ابو القاسم جُنید کو تمامی جزو کل کے زمرے سے باہر آنا چاہیے اور یہ علامت کلی ہونے کی
ہے جب کہ کوئی اپنے آپ کو کل تصور کرتا ہے تمامی خلائق کو اپنے اعضا کے مثل تصور کرتا ہے
اور اس مقام کو یہ پہنچا ہے کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ یعنی ایماندار لوگ مثل ذات واحد کے ہین
آپ کا کلام یہ تھا کہ حضرت خواجہ عالم نے فرمایا کہ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ اور فرمایا کہ مجھپر
ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ اہل زمین و آسمان مجھپر روتے تھے پھر ایسا ہوا کہ مین انکے حال پر
روتا رہا ہون اب ایسا ہو گیا ہون کہ نہ انکی خبر رکھتا ہون اور نہ اپنی اور فرمایا مین دس برس
دل کے دروازے پر دل کی حفاظت کے واسطے بیٹھا ہون اور دل کی نگہبانی کرتا رہا ہون پھر دس برس
تک میرا دل میری نگاہبانی کرتا رہا اب بیس برس ہوے ہین کہ نہ مین دل کی خبر رکھتا ہون نہ دل
میری اور فرمایا تیس برس ہوگئے کہ حق تعالی جنید کی زبان سے بات کرتا ہے اور جنید درمیان مین
نہین اور خلق اس سے بیخبر ہے اور فرمایا کہ بیس برس سے اس علم تصوف کے حاشیون کو بیان
کر رہا ہون اور اسکے نکات و باریکیان بیان نہین کین کیونکہ زبانون کو انکے کہنے سے
منع کیا ہے اور دل کو انکی دریافت سے محروم بنایا ہے اور فرمایا مجکو خوف بستگی مین لاتا ہے اور رجا
مجھے کشادگی دیتی ہے پس جسوقت کہ بستہ ہوتا ہون خوف کے سبب سے بیخود و فنا ہوتا ہون اور
جسوقت کہ کشادہ ہوتا ہون رجا کے سبب سے پھر میرے حال پر مجھے لاتے ہین اور فرمایا کہ اگر کل
روز قیامت کو حق تعالی مجھ سے فرمائیگا کہ مجھے دیکھ مین کہونگا کہ مین نہین دیکھونگا کیونکہ آنکھ
دوستی مین غیر ہے اور بیگانہ اور بیگانگی اور غیریت کی غیرت مجکو دیدار سے باز رکھتی ہے اور دنیا
مین مین بغیر وسیلہ آنکھ کے دیکھ رہا ہون اور فرمایا جب مینے جانا کہ اِنَّ الْکَلَامَ لَفِی الْفُؤَادِ و
تیس برس کی نماز مینے دہرائی اور فرمایا کہ بیس برس تک تکبیر اولی مجھسے فوت نہ
اسطرح کہ اگر نماز مین مجھے دنیا کا خیال آتا مین اس نماز کو دوبارہ پڑھتا اور اگر بہشت و آخرت
کا خیال آتا سجدہ سہو کرتا ایک روز آپ نے اپنے مرید سے فرمایا کہ اگر مین جانتا کہ فرض کے
علاوہ نماز نفل دو رکعت تمھارے ساتھ بیٹھنے سے افضل ہے تو مین ہرگز تمھارے ساتھ نہ بیٹھتا

Marfat.com

نقل ہے کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے لیکن جب کبھی آپکے یار آپ کے یہان آتے آپ روزہ افطار فرماتے اور زبان پر لاتے کہ برادرانِ اسلام کے ساتھ موافقت کرنے کا فضل نفل روزے کے فضل سے کمتر نہین کہتے ہین کہ حضرت شیخ جُنید بغدادیؒ اور ابو بکر کسائیؒ کے درمیان ہزار مسئلون کا مُراسلہ ہوا تھا جب کہ کسائیؒ قریب المرگ تھے فرمایا کہ اِن مسئلون کو میرے ساتھ قبر مین رکھنا حضرت جُنیدؒ نے فرمایا کہ مین انکو ایسا دوست رکھتا ہون کہ چاہتا ہون یہ مسئلے خلق کے ہاتھ سے بھی نہ چھُوئے جاوین نقل ہے کہ حضرت جُنید عالمانہ لباس پہنتے تھے کہا اے پیر طریقت کیا خوب ہو کہ آپ یارون کی خاطر سے مُرقّع پہنین فرمایا اگر مین جانتا کہ مُرقّع پر کشادکار منحصر ہے تو مین لوہے اور آگ سے لباس بناتا اور پہنتا لیکن ہر گھڑی باطن مین ندا آتی ہے کہ خرقے کا اعتبار نہین بلکہ جان کے جلنے کا اعتبار ہے جب حضرت جُنیدؒ کے کلام نے بزرگی پائی اور آپ کا کلام اسطرح پر دیکھا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو وعظ کہنا چاہیے حضرت جُنیدؒ متردد ہوئے اور وعظ کہنے کی رغبت نہ کی اور فرمایا کہ شیخؒ کے ہوتے مین کیا وعظ کہون ادب کے خلاف ہے ایک رات آپ نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تو وعظ کہہ آپ صبح کو اُٹھے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہین دیکھا کہ حضرت سری سقطیؒ دروازے پر کھڑے ہین فرمایا کہ ابھی تک اسی خیال مین ہو کہ دوسرے تمسے کہین اب تمکو ضرور ہے کہ وعظ کہو کہ تمھارا وعظ اہلِ عالم کی نجات کا سبب ہوگا اور ہم سب لوگ یعنی تمھارے مُریداور بغداد کے مشائخ تو سب پہلے ہی سے کہتے تھے کہ تم وعظ کہو لیکن تمنے ہمارا کہنا نہ مانا کیا اور اب تو حضرت رسالت مآب فرماتے ہین کہنا ہی چاہیے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے قبول کیا اور استغفار کی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آپ نے کیسے جانا کہ مینے حضرت پیغمبر علیہ السّلام کو خواب مین دیکھا ہے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے جناب باری تعالےٰ کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ جُنید سے فرماوین کہ منبر پر چڑھ کر وعظ کہے پھر حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرما

Marfat.com

مین کہونگا لیکن اس شرط پر کہ چالیس شخصون سے زیادہ نہون ایک روز وعظ فرمایا اُس روز
چالیس ہی آدمی تھے اٹھارہ آدمی جان بحق ہو گئے اور بائیس آدمی بیہوش ہو گئے اُنکو لوگ
نے گردن پر لاد لاد کر لیگئے ایک روز آپ جامع مسجد مین وعظ فرما رہے تھے ایک غلام ترسا مسلمانونکی
اس مین آیا اور کہا ای شیخ حکم پیغمبر صاحب کا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے
پرہیز کرو فراست سے ایماندار کی کہ وہ حق تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہی حضرت جنید نے فرمایا کہ
دل وہ ہی کہ تو مسلمان ہو جاوے اور زنار توڑ ڈالے کہ وقت مسلمان ہونے کا ہی پس اُسیوقت
غلام مسلمان ہو گیا لوگون نے بہت شور و غوغا مچایا پھر چند مجلسون کے بعد آپ گھر مین پوشیدہ
ہو گئے اور وعظ نہ فرمایا ہر چند لوگون نے درخواست کی مفید نہوئی آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند
نہین آتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کرون۔ دو برس کے بعد بغیر درخواست خلق کے آپ منبر پر چڑھے
اور وعظ سنانا شروع کیا پوچھا کہ اب پھر وعظ کرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ مینے ایک حدیث دیکھی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آخر زمانہ مین [illegible] ایسا شخص ہوگا کہ وہ ساری
مخلوق سے بدترین ہوگا [illegible] کو وعظ کریگا پس [illegible] اپنے آپ کو بدترین خلق جانتا ہون
[illegible] حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول [illegible] ہوتا ہون تا کہ میرے
[illegible] فرمان کے خلاف نہ کیا ہو ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے پوچھا
کہ آپ اس درجہ [illegible] کیونکر پہنچے فرمایا کہ [illegible] حضرت سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر پڑا رہا نقل ہے کہ فرمایا کہ ایک روز میرا دل تنگ ہو گیا تھا مینے
[illegible] میرا دل [illegible] پھر دیکھے مینے [illegible] جنید تیرا دل اسلیے لیا کہ تو ہمارے
ساتھ رہے تو واپس مانگتا ہے تا کہ [illegible] کسی اور کے ساتھ توجہ رکھے نقل ہے
کہ حسین منصور حلاج حالت [illegible] عمرو بن عثمان [illegible]
پاس آئے حضرت جنید نے فرمایا کہ [illegible] سہل بن عبد اللہ
[illegible] عمرو بن عثمان [illegible] منصور حلاج نے کہا کہ [illegible] سے مین

Marfat.com

صحو وسکر یعنے ہوشیاری و مستی دو صفتین ہین اور ہمیشہ بندہ اپنے خداوند سے اُس کے وصال مین فانی نہین ہو سکتا حضرت جُنیدؒ نے کہا اے بیٹے منصور تو نے خطا کی صحو وسکر مین اُسکے خلاف نہین ہے کہ صحو عبارت ہے حال کی صحت سے ساتھ حق تعالی کے اور یہ خلق کے اکتساب اور صفت کے تحت مین نہ آوے اور مین اے بیٹے منصور تیرے کلام مین بہت فضول دیکھتا ہون اور عبارات بے معنی۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ نے کہا کہ مینے ایک بار ایک جوان کو بیابان مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا پوچھا کہ یہان کیون بیٹھے ہو اُسنے کہا کہ مین ایک حال رکھتا تھا یہان گم کیا ہے حضرت جنیدؒ فرماتے ہین کہ مین چلا گیا اور حج کیا جب واپس پھرا تو اُس جوان کو وہین دیکھا پوچھا کہ تمھارے یہان رہنے اور قیام کا سبب کیا ہے اُسنے کہا جس چیز کی مجکو تلاش تھی اُسکو مینے یہان پایا اسلیے مینے اس مقام کی ملازمت اختیار کی حضرت جُنیدؒ نے فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ ان دو حال سے کونسا حال شریف تر ہے ملازمت کرنا طلب مین یا ملازمت حال پانے مین۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر خداوند تعالے قیامت کے روز مجکو صاحب اختیار بنائے گا دوزخ اور بہشت کے درمیان تو مین دوزخ کو اختیار کرونگا اسلیے کہ بہشت اختیار میرا ہے اور دوزخ مراد دوست کی جو کہ اپنے اختیار کو دوست کے اختیار پر مقدم رکھے اُسکو دوست نہ کہنا چاہیے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کی خبر دی گئی فرمایا شبلی لڑکا پن کرتا ہے اگر مجکو صاحب اختیار کرین مین اختیار نہ کرون اسلیے کہ بندی کو اختیار سے کیا کام۔ بلکہ یہ کہونگا کہ جس جگہہ کہ تو بھیجے گا مین وہان جاؤنگا اور جہان کہ تو رکھے گا وہین رہونگا مجھے وہی پسندیدہ ہے جو تیری مرضی ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا آپ ایکدم حاضر ہون تا کہ مین چند باتین آپ سے کہون حضرت جُنیدؒ نے فرمایا اے جوان تو مجھ سے ایسی چیز طلب کرتا ہے کہ جسکو مین بہت مدت سے تلاش کر رہا ہون اور برسون ہو گئے ہین کہ آرزو کر رہا ہون

Marfat.com

کرا ایک دم حق تعالی کے ساتھ حاضر ہوں مینے نہیں پایا اس گھڑی تیرے ساتھ حاضر کیونکر ہو سکتا ہوں۔ نقل ہے کہ رویمؒ نے کہا کہ مین ایک بیابان مین چلا جاتا تھا ایک بڑھیا کو دیکھا لکڑی ہاتھ مین لیے کمر باندھے ہوئے اُسنے مجھسے کہا کہ جب تو بغداد مین پونہچے تو جُنید سے کہنا کہ تجھے اُسکا ذکر عام لوگون کے روبرو کرتے شرم نہین آتی جب مینے پیغام پونہچایا حضرت جُنید قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا کہ اُس سے کہو کہ معاذ اللہ ہم اُسکا ذکر اُسکے سامنے کہتے ہین کہ اُسکا ذکر نہین کرسکتے۔ نقل ہے کہ ایک نے بزرگون سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ تشریف فرما ہین اور حضرت جُنیدؒ بھی حاضر ہین اسی اثنا مین ایک شخص آیا اور ایک فتوی پیش کیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جنید کو دے تاکہ جواب کہے۔ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس حال مین کہ آپ خود تشریف فرما ہین جُنید کو کیونکر دین حضرت پیغمبر صاحبؐ نے فرمایا کہ جسقدر کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی ساری اُمت پر فخر تھا مجکو جُنید پر فخر ہے اور جعفر بن نصرؒ کہتے ہین کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درم مجکو دیا کہ انجیر اور روغن زیتون خریدون جب آپ نے روزہ افطار کیا ایک انجیر مُنھہ مین رکھا اور نکالکر پھینکدیا اور روئے اور مجھسے فرمایا کہ اسکو اُٹھا لے جن نے کہا کیون کیا ہوا فرمایا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ ایک چیز کو ہمارے واسطے تُو نے حرام کیا پھر تو اُسکے گرد پھرتا ہے اور یہ بیت پڑھی بیت لان الهوان من الهوى مزدوقة ✽ وصریع کل هوی صریع کل هوان ✽ نقل ہے کہ ایک بار بیمار ہوئے فرمایا اللّٰھم اشفنی ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے جُنید خدائے تعالے اور بندے کے درمیان تجھے کیا کام ہے تو ہمار[illegible] اور جس چیز کا کہ حکم فرمایا ہے اُس مین مشغول ہو اور جس مصیبت مین کہ مبتلا کیا ہے صبر کر تجکو اختیار سے کیا سروکار۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک درویش کی بیمارپرسی کو گئے وہ درویش رو رہا تھا حضرت جُنید قدس سرہٗ الشریف نے فرمایا کس سے

Marfat.com

رو رہا ہے کس کی شکایت کر رہا ہے درویش خاموش ہو رہا آپ نے پھر فرمایا
یہ صبر کس کے ساتھ کر رہا ہے وہ درویش فریاد بر لایا کہ نہ سامان رونے ہی کا ہے
اور نہ قوت صبر کرنے کی۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کے پاؤں میں درد تھا آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر پاؤں پر دم کی ایک ہاتف نے
آواز دی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ ہمارے کلام کو تو اپنے نفس کے حق میں صرف
کرتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ کی آنکھیں دکھنے آئیں طبیب نے کہا کہ پانی
سے بچایئے گا فرمایا میں وضو کس طرح کروں اس نے کہا اگر آنکھیں رکھنا منظور ہیں
تو پانی سے پرہیز کیا جائے گا ورنہ آپ مختار ہیں اور طبیب چلا گیا جب وہ چلا گیا
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور سو گئے جب بیدار ہوئے
آپ کی آنکھیں اچھی ہو گئی تھیں ایک آواز سنی کہ اے جنید تو نے ہماری رضامندی کی
طلب میں ترک چشم کیا اگر اس ارادے کے توسل سے تو تمام دوزخیوں کی ہم سے
سفارش کرتا تو ہم قبول کرتے جب طبیب پھر آیا تو آپ کی آنکھیں اچھی ہو گئی تھیں اس نے پوچھا
کہ کیا عمل کیا آپ نے کیفیت بیان فرمائی وہ ترسا مسلمان ہو گیا اور کہا یہ علاج
خالق کا ہے نہ علاج مخلوق کا اور در اصل میری آنکھوں میں درد تھا نہ آپ کی اور
طبیب آپ تھے نہ میں۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
آ رہے تھے ابلیس لعین کو دیکھا کہ بھاگا جاتا ہے جب وہ بزرگ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت میں آئے دیکھا کہ آپ غصے سے بھرے ہیں اور ایک شخص پر غصہ ہو رہے ہیں
انہوں نے کہا اے شیخ میں نے سنا ہے کہ ابلیس لعین کا اولاد آدم علیہ السلام پر اس وقت
غلبہ زیادہ ہوتا ہے کہ وہ یعنے آدمی غصے ہوتا ہے اور آپ اس وقت اس حالت میں ہیں یعنی
غصے سے بھرے ہیں اور میں نے ابھی ابلیس لعین کو دیکھا کہ وہ بھاگا چلا جاتا تھا اس کی
وجہ کیا ہے حضرت جنید نے فرمایا کہ تو نے نہیں سنا ہے اور تو نہیں جانتا ہے

Marfat.com

اگر ہم غصہ بھی ہوتے ہیں تو اپنے نفس کے واسطے غصہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ حق تعالیٰ کے واسطے غصہ ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ابلیس لعین کسی وقت ہم سے ایسا نہیں بھاگتا جیسا اس وقت جب کہ ہم غصہ ہوتے ہیں اور دوسرے اپنے نفس کی خرسندی کے واسطے غصہ ہوتے ہیں اور اگر وہ نہ ہوتا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیں تو میں ہرگز شیطان سے پناہ کی درخواست نہ کرتا نقل ہے کہ فرمایا میں نے ایک روز چاہا کہ ابلیس لعین کو دیکھوں ایک روز میں مسجد کے دروازے پر تھا ایک بوڑھا دور سے چلا آتا تھا اس نے میری طرف رخ کیا جب میں نے اسکو دیکھا تو وحشت میرے دل میں پیدا ہوئی میں نے کہا اے بوڑھے تو کون ہے [illegible] اسنے کہا [illegible] حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے منع کیا اسنے کہا [illegible] غیر خدا کو سجدہ کروں حضرت جنید نے فرمایا [illegible] اسکی بات سے حیران [illegible] ندا آئی [illegible] اگر تو بندہ ہوتا حکم سے [illegible] اور اسکی بات کی [illegible] ابلیس نے [illegible] میرے [illegible] چلا آتا تھا اور [illegible] خدا کی قسم [illegible] نقل ہے کہ حضرت شبلی نے ایک روز کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرت جنید نے فرمایا یہ گفتار تنگدلوں کی ہے اور تنگدلی کا ترک کرنا [illegible] آپ کے ساتھ [illegible] ڈھونڈتے [illegible] نہیں ملتا [illegible] کہا حضرت جنید نے فرمایا [illegible] ایسا شخص چاہتا ہے کہ تیرا بار کھینچے [illegible] ایسا شخص [illegible] چاہتا ہو کہ تو اسکا بار کھینچے تو اس طرح کے [illegible]

نقل ہے کہ ایک روز ایک مرید کے ساتھ راہ میں جاتے [illegible] جنید نے فرمایا لبیک لبیک [illegible] خدمت [illegible] نہایت ادب [illegible] مرید نے پوچھا حضرت آپ نے یہ کیا فرمایا حضرت جنید نے کہا کہ [illegible]

Marfat.com

حق تعالی کے قہر سے دیکھا اور آواز آئی از حق تعالی کی سُنی جنے گئے کو درمیان مین نہین
دیکھا اسلیے مینے لبیک جواب مین کہا ایک روز آپ زار زار رو رہے تھے تو لوگون سے
پوچھا کہ رونے کا سبب کیا ہی فرمایا کہ اگر بلا اژدہا ہو جاوے تو بھلا وہ شخص مین ہی ہون
کہ آپ کو اُسکے مُنھ کا لقمہ بناؤن اور باوجود اسکے مینے ساری عمر بلا کی طلب مین گذار دی
اور ابتک مجھسے یہی کہتے ہین کہ تیری اسقدر بندگی نہین ہی کہ ہماری بلا کے مقابل
ٹھہر سکے۔ لوگون نے کہا حضرت ابو سعید خرّاز کو موت کے وقت ذوق و شوق بہت تھا
حضرت جُنیدؒ نے فرمایا کچھ تعجب نہین کہ اُنکی روح نے اُسی حال مین پرواز کی ہو۔ لوگون
نے پوچھا کہ یہ تو فرمائیے یہ کونسا مقام ہی آپ نے فرمایا انتہائے محبت اور یہ مقام ایسا
بزرگ مقام ہے کہ جملہ عقول کو مستغرق کرتا ہی اور جملہ نفوس کو فراموش کرتا ہے
اور یہ بہت ہی بلند مقام ہے علم اور معرفت کو اس مقام مین راہ نہین ہی کیونکہ بندہ
اُس روز کو دیکھتا ہی کہ جان جاتا ہے کہ خدا اُسکو دوست رکھتا ہی اُسوقت یہ بندہ کہتا ہے
میری حق کی قسم کہ تجھپر ہے اور میری مرتبے کا طفیل کہ تیرے نزدیک ہی بلکہ یہ بھی کہتا ہے
کہ تیری دوستی کی قسم۔ پھر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ حق تعالی پر ناز کرتے ہین اور انس
اُسی سے پکڑتے ہین اور خدای تعالے اور اُنکے درمیان سے حشمت اُٹھ جاتی ہے
اور ایسے ایسے کلمات اُنسے صادر ہوتے ہین کہ عوام النّاس ان کلمون کو نہ سمجھین۔
حضرت جُنیدؒ نے فرمایا مینے ایک رات خواب مین دیکھا کہ مین خدای تعالے کی درگاہ مین
کھڑا ہون اور وہ مجھسے فرماتا ہی کہ تو یہ باتین کہان سے کہتا ہے مینے کہا جو کچھ کہ
مین کہتا ہون حق کہتا ہون فرمایا کہ بیشک تو راست کہتا ہے نقل ہے کہ ابن شریحؒ
حضرت جُنیدؒ کی مجلس مین گذرے تو لوگون نے اُنسے پوچھا کہ آپ اُنکے کلام کو کس نظر
سے دیکھتے ہین حضرت ابن شریحؒ نے فرمایا کہ مین اُنکے کلام مین عجب شوکت دیکھتا ہون
پھر لوگون نے پوچھا کہ یہ تو فرمائیے کہ جو کچھ جُنیدؒ کہتے ہین اپنے علم سے کہتے ہین

Marfat.com

[حض]رت ابن شریح نے فرمایا کہ یہ تو میں نہیں جانتا ہوں البتہ میں یہ جانتا ہوں کہ انکا [کلا]م عجب شوکت رکھتا ہے کہ جسکے بارے میں یوں کہا چاہیے کہ گویا وہ باتیں حق تعالی [ا]ن کی زبان سے کہلواتا ہے جیسا کہ نقل ہے کہ جب حضرت جنید توحید کا ذکر فرماتے [ت]و بار دوسری عبارت میں شروع کرتے کہ کسی کی سمجھ اُس تک نہ پہنچتی۔ نقل ہے کہ [ایک] روز حضرت شبلی نے حضرت جنید کی مجلس میں اللہ جل جلالہ کہا حضرت جنید [رحم]ۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے اور غیبت [حرا]م ہے اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے روبرو اُسکا نام لینا ترک ادب ہے۔ نقل ہے کہ [ایک] روز آپ کچھ ذکر فرما رہے تھے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ میں آپ کی بات تک [نہ]یں پہنچتا ہوں آپ نے فرمایا ستر برس کی عبادت قدموں کے نیچے رکھ تاکہ تو پہنچے [ا]سنے کہا میں نے رکھی لیکن نہیں پہنچا آپ نے فرمایا سر قدموں کے نیچے رکھ اور اگر تب بھی [نہ] پہنچے تو میرا قصور جاننا۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت جنید کی مجلس میں بہت تعریف [کر]تا تھا حضرت جنید نے فرمایا ان صفات سے کہ تو کہتا ہے میرے لیے کچھ نہیں ہے [بلکہ] تو ذکر خدا تعالی کا کر جو سزاوار ہے اور اُسی کی تعریف میں سرگرم رہ۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت جنید کی مجلس میں کھڑا ہوا اور کہا کہ دل کس وقت خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس وقت کہ وہ دل میں ہووے۔ نقل ہے کہ ایک بار ایک شخص پانچ سو دینار حضرت جنید کے پاس لایا حضرت جنید نے فرمایا سوائے اسکے کہ تو لایا ہے اور بھی کچھ تیرے پاس ہے اسنے کہا بہت کچھ۔ آپ نے فرمایا اور کچھ کی حاجت ہے اسنے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا تو انکو لیجا کیونکہ تو مجھ سے زیادہ ان کا محتاج ہے اسلیے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ مجکو حاجت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت جنید [illegible] تشریف لا رہے تھے راہ میں آپ نے بہت مخلوق دیکھی آپ نے [illegible] ان کو فرمایا یہ سب بھرتی بہشت کی ہے لیکن جو لوگ کہ ہمنشینی کے قابل ہیں وہ اور ہی لوگ ہیں۔

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے مسجد مین سوال کیا حضرت جنید حاضر تھے آپکے دل میں آیا کہ یہ مرد تندرست ہے مزدوری کر سکتا ہے سوال کیون کرتا ہے اور اس خواری کو اپنے اوپر گوارا کیون کرتا ہے رات کو آپ نے خواب مین دیکھا کہ ایک طباق آپ کے سامنے دھرا گیا اُسکا سر ڈھنکا تھا اور کہا گیا کہ کھائیے جب آپنے سرپوش طبق سے اُٹھایا اُسی درویش کو دیکھا مُردہ نعش پڑا رکھا تھا حضرت جنید نے فرمایا مین آدمی کو نہین کھاؤنگا کہا کہ تو اُسکو مسجد مین کیون کھاتا تھا حضرت جنید فرماتے ہین کہ مین جان گیا کہ مینے دل مین اُسکی غیبت کی ہے یہ اُسی کی پکڑ کرتے ہین آپ فرماتے ہین کہ مین اُسکی دہشت سے جاگ پڑا اور اٹھا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور اُس درویش کی تلاش مین باہر آیا تو مینے اُسکو دیکھا کہ وہ دجلے کے کنارے بیٹھا ہوا ساگ کے ٹکڑے کہ پانی کی سطح پر تیر رہے ہین اُنکو اٹھا اٹھا کر کھا رہا ہے یکبارگی اُسنے سر پھیر کر مجھکو دیکھا کہ اُسکے پاس آرہا ہون کہنے لگا اے جنید تو نے توبہ کی اُس بات سے کہ ہمارے حق مین سوچتا تھا مین نے کہا ہان کی کہا تو اب جا۔ وَھُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ اور خبردار اس کے بعد دل کو نگاہ رکھنا۔ نقل ہے کہ حضرت جنید نے فرمایا کہ مینے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہے کہ جسوقت کہ مین مکہ معظمہ مین تھا ایک حجام ایک خواجہ کے بال درست کر رہا تھا مینے کہا کہ تم میرے بال بھی خدا کے واسطے مونڈ سکتے ہو اُسنے کہا ہان اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اور ابھی تک اُسکی حجامت پوری نہ ہوئی تھی کہ اُس خواجہ سے کہا کہ آپ اُٹھئے کیونکہ جب خدا کا نام درمیان مین آیا مینے سب پھیر دیا پھر مجھکو بٹھایا اور بوسہ میرے سر پر دیا اور میرے بال مونڈے بعد اسکے ایک کاغذ مجھکو دیا اُسمین ریزگاری تھی اور کہا اسکو بھی اپنے خرچ مین خرچ کرنا مینے اپنے دل مین نیت کی کہ اول جو فتوح کہ مجھکو حاصل ہوگی مین اُسکے ساتھ مروت کرونگا پھر بہت روز نہ گذرے کہ لوگون نے مجھکو بصرہ سے زر کی تھیلی بھیجی مین اُس حجام کے پاس لے گیا اُسنے کہا کیا چیز ہے

Marfat.com

نے کہا کہ مینے نیت کی تھی کہ اوّل جو کشایش کہ مجکو ہوگی تمکو دونگا اُسنے کہا ای مرد
یے خدا سے شرم نہین آتی کہ تونے مجھسے کہا تھا کہ خدا کے واسطے میری حجامت بنادی
راب یہ لیکر آیا ہے اور کہتا ہو کہ لے لو یہ اُسکا عوض ہے بھلا تونے کسی کو دیکھا ہے
اُ نے خدا کے واسطے کام کیا اور پھر مزدوری لی حضرت جُنید فرماتے ہین کہ مین ایک
ت نماز مین مشغول تھا مینے بہتیری کوشش کی لیکن نفس میرے ساتھ ایک سجدے مین بھی
افقت نکرتا تھا اور مین کوئی فکر نہ کرسکتا تھا مین ملول ہوگیا مینے چاہا کہ گھر سے باہر
لجاؤن جب مینے دروازہ کھولا تو ایک جوان کو دیکھا کہ کملی اوڑھے دروازے پر بیٹھا ہے
سنے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ مین اسوقت تک تمھارا انتظار کر رہا تھا مینے کہا کہ آپ ہی تھے
آج کی رات مجکو بیقرار کرتے رہے کہا ہان مجھے ایک مسئلے کا جواب دیجئے آپ نفس کے
رے مین کیا کہتے ہین اُسکا درد اُسکی دوا ہوتا ہے یا نہین مینے کہا ہان جب تو
سکی مخالفت کریگا اُسکا درد اُسکی دوا ہوگا جب مینے یہ کہا تو اُسنے گریبان کیطرف
دیکھا اور کہا تونے کئی بار مجھسے یہی جواب سُنا اور اب حضرت جُنید سے بھی سُن لیا
ور یہ کہکر اُٹھکر چلدیا مین نہین جانتا کہ کہان سے آیا تھا اور کہان گیا اور فرمایا کہ حضرت
یونسؑ اسقدر روئے کہ نابینا ہوگئے اور اسقدر نماز مین قیام فرمایا کہ انکی پیٹھ دوہری
ہوگئی اور فرمایا ای خدا تیری عزت کی قسم کہ اگر میری اور تیری درگاہ کے درمیان
آگ کا دریا ہو اور راستہ اُسی سے ہو اور مین جان جاؤن تو مین کود پڑون اُس
دریا مین باعث اُس اشتیاق کے کہ تیری خدمت مین رکھتا ہون۔ نقل ہے
کہ ایک مرتبہ علی بن سہل نے حضرت جُنید کو ایک نامہ لکھا کہ خواب غفلت ہے اور [illegible]
اور ایسا چاہیے کہ محب کو خواب اور قرار نہو کیونکہ اگر سوئے گا مقصود [illegible]
اور اپنے سے اور اپنے وقت سے غافل رہیگا [illegible] حق تعالیٰ نے حضرت
داؤد پیغمبر علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ جھوٹ [illegible]

اور جب رات آئی تو سو رہا اور میری دوستی سے فارغ ہو گیا حضرت جنیدؒ نے جواب دیا
کہ ہماری بیداری ہمارا معاملہ ہے راہ حق مین اور ہمارا خواب فعل حق تعالےٰ کا
ہمارے پر پس جو کچھ کہ ہمارے اختیار مین نہو حق سے ہو اُس سے بہتر ہے کہ ہمارے
اختیار مین ہو وَالنَّوْمُ مَوْہِبَۃٌ مِنَ اللّٰہِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ یعنے نیند عطا ہی حق تعالےٰ سے
اُسکے دوستون پر یہ مقولہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اور حضرت جنیدؒ
سے عجب وہ ہی کہ خود صاحب صحو تھے اور اس خط مین تربیت اہل سکر کو فرماتے ہین
ہو سکتا ہے کہ یہان معنی اس حدیث کے فرماتے ہین کہ نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ یا اس کا
بیان فرماتے ہین کہ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ **نقل ہے** کہ حضرت جنیدؒ نے
ایک روز بغداد مین ایک چور کو دیکھا کہ لوگون نے اُسے پھانسی دیکر لٹکایا تھا حضرت
جنیدؒ اُسکے پاس گئے اور اُسکے قدمون کو چوما تو لوگون نے پوچھا آپ یہ کیا کرتے ہین
آپ نے فرمایا کہ ہزار رحمت اُسپر ہون کہ اپنے کام مین پورا مرگیا اور جس کام کو شروع کیا تھا
اُسکو انجام تک پونہچایا یہانتک کہ اپنی جان تک اُس مین دیدی۔ **نقل ہے** کہ ایک
بڑھیا حضرت جنیدؒ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا بیٹا غائب ہو گیا ہی آپ دعا فرمائیے
تاکہ لوٹ آئے حضرت جنیدؒ نے فرمایا صبر کر بڑھیا چلی گئی اور صبر کیا پھر آئی حضرت
جنیدؒ نے فرمایا صبر کر بڑھیا نے کہا کہ اب مجھے صبر کی طاقت نہین رہی خدا کے واسطے
میرا علاج کر حضرت جنیدؒ نے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو تیرا بیٹا بہت جلد واپس آویگا
کیونکہ حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ اور آپنے دعا مانگی
بڑھیا گھر گئی بیٹا گھر مین آگیا تھا۔ **نقل ہے** کہ ایک رات ایک چور حضرت جنیدؒ کے
گھر مین آیا سوا پیراہن کے نہ پایا دوسرے روز حضرت جنیدؒ بازار مین جارہے تھے
پیراہن دلال کے ہاتھ مین دیکھا اور خریدار کہہ رہا تھا کہ مین ایک واقف کار چاہتا ہون
کہ گواہی دیوے کہ یہ تیرا مال ہے تب خریدون گا حضرت جنیدؒ نے فرمایا مین خود واقف ہون

Marfat.com

س مرد نے خرید لیا۔ **نقل ہے** کہ کسی شخص نے حضرت جنیدؒ سے شکایت کی کہ مین
بھوکا ہون اور ننگا۔ آپ نے فرمایا جا اور بیخوف رہ کیونکہ وہ ایسے شخص کو ننگا اور بھوکا
نہین رکھتا کہ جو اسکو طعنہ دیوے اور جہان کو شکایت سے پُر کرے وہ تو یہ نعمت
اپنے دوستون اور صدیقون کو عطا کرتا ہی تو شکایت مت کر۔ **نقل ہے** کہ ایک روز
حضرت جنیدؒ اپنے مریدون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک دُنیا دار آیا اور ایک درویش کو
پکارا اور اپنے ساتھ لے گیا تھوڑی دیر کے بعد وہی درویش ایک ٹوکرا سر پر دھرے
ہوا اسمین طرح طرح کے کھانے تھے اور اس درویش کے پیچھے وہ خواجہ نظر پڑا کہ آرہا ہی
حضرت جنیدؒ کو غیرت آئی فرمایا کہ وہ ٹوکرا اُس دُنیا دار کے منھ پر مارو کیونکہ وہ بڑا بے ادب
ہے اُسکی باربرداری کے واسطے درویش ہی رہ گئے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر
درویشون کو نعمت نہین ہے ہمت ہی اور اگر دُنیا نہین ہی آخرت ہے۔ **نقل ہے**
کہ ایک توانگر اپنا صدقہ صوفیون کے سوا کسی کو نہ دیتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ صوفی اس
درجے کے شخص ہین کہ اُنکی ہمت سوائے خدا کے نہین ہے جب اُنکو حاجت ہوگی ہمت اُنکی
پراگندہ ہووے گی حق تعالیٰ سے باز رہین گے اور مین ایک دل کو خدا تعالےٰ
کی حضرت مین لیجاؤن زیادہ دوست رکھتا ہون اُن ہزار دل سے کہ ہمت اُنکی
دُنیا ہووے یہ بات حضرت جنیدؒ کے کان تک پہنچی فرمایا یہ بات تو خدا تعالے
کے اولیاؤن سے کسی ولی کی ہی بعد اسکے اتفاق ایسا ہوا کہ وہ مرد مفلس ہو گیا
اِس سبب سے کہ جو کچھ کہ صوفی اُس سے خریدتے تھے اُسکی قیمت نہ دیتے [illegible]
حضرت جنیدؒ نے مال اُسکو دیا اور کہا کہ تجھ ایسے مرد کی تجارت مین نقصان [illegible]
نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ کا ایک مرید تھا جسنے بہت مال اسباب [illegible]
کھو دیا تھا پوچھنے لگا حضرت کیا کرون آپ نے فرمایا کہ [illegible] مال [illegible] روپیہ [illegible]
انجام پاوے اُسنے جا کر گھر بھی بیچ ڈالا اور اُسکا روپیہ لایا حضرت جنیدؒ نے فرمایا [illegible]

Marfat.com

ڈال آ اُسنے ایسا ہی کیا کہ جاکر دجلے مین ڈالدیا اور آپ کے پیچھے ہولیا آپنے اُسے للکارا اور اپنے پاس سے ہنکایا اور فرمایا میرے پاس سے چلا جا تو میرا کون ہے کہ میرے ساتھ ساتھ آتا ہی وہ بہت کچھ منت سماجت کرتا تھا آپ اُسکو نکالتے تھے لیکن وہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑتا تھا یہانتک کہ اپنے مقصود سے کامیاب ہوا۔ نقل ہے کہ ایک جوان کو حضرت جنیدؒ کی مجلس مین ایسی حالت طاری ہوئی کہ اُسنے توبہ کی اور جو کچھ اُسکے پاس تھا سب لٹا دیا اور ہزار دینار حضرت جنیدؒ کی نذر کو لایا۔ لوگون نے کہا تو خیال تو کر کہ دربار مین حضرت جنیدؒ کے یہ کیا لیے جاتا ہی بھلا اُنکا دربار اس لائق ہی کہ تو اُسکو آلودۂ دنیا کرے یہ سنکر وہ جوان دجلے کے کنارے جا بیٹھا اور ایک ایک کرکے سارے دینار دجلے مین پھینکدیے جب سکو پھینک چکا خالی ہاتھ حضرت جنیدؒ کی خانقاہ مین حاضر ہوا جونہی کہ حضرت جنیدؒ کی نظر اُسپر پڑی فرمایا کہ جو راستہ کہ ایک قدم کا تھا تو نے اُسکو ہزار قدم مین طی کیا تو ہماری صحبت کے لائق نہین ہے تو نے بہت بُرا کیا شاید کہ تیرے دل نے اجازت نہ دی کہ تو ایکبارگی دجلے مین پھینکدیتا راہ مین بھی اگر اسیطرح کریگا او حساب لگاویگا ہرگز کسی درجے کو نہ پہنچیگا جا لوٹ جا اور بازار مین جا کہ کمی بیشی کا شمار بازار کے لیے خوب زیبا ہے۔ نقل ہے کہ ایک مُرید پر یہ دیوانگی سوار ہوئی تھی کہ مین کامل ہوگیا ہون اور میرے واسطے صحبت سے تنہائی بہتر ہے چنانچہ ایک گوشے مین جاکر گوشہ گزین ہوا اور اُسکی کچھ ایسی حالت ہوگئی کہ ہر رات اُسکو یہ دکھائی دیتا کہ اُسکے واسطے فرشتے اونٹ لائے ہین اور کہتے ہین کہ تجکو بہشت مین لے چلینگے وہ اُسپر سوار ہوتا اور چلا جاتا یہانتک کہ ایک شاداب جگہ اُسکو نظر آتی اور وہان بہت سے لوگ خوبصورت دیکھتا اور کھانے نفیس اور نہرین جاری پاتا اور وہان اُتر پڑتا پھر وہین خواب مین جاتا جب اُٹھتا تو آپ کو لیے اُسی عبادت خانے مین پاتا رفتہ رفتہ یہ خیال خام ایسا بڑھا کہ وہ اپنی زبان سے بھی کہنے لگا کہ مین تو ایسا

Marfat.com

دگیا ہون کہ مجکو ہر رات بہشت مین لیجاتے ہین اور یون یون ہوتا ہی اُڑتے اُڑتے یہ خبر
ضرت جُنید تک بھی پونہچی آپ اُسکی عبادت خانے کے دروازے پر تشریف لے گئے اُسکو دیکھا
بڑی ہی آن و بان سے بیٹھا ہی آپنے کیفیت دریافت فرمائی اُسنے تمامی حال عرض کیا
آپنے فرمایا آج کی رات جب تم وہان پونہچو تو تین بار پڑھنا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم
جب رات ہوئی تو اُسیطرح معمول کے موافق اونٹ اُسکی سواری کو لائے اور اُسکو سوار کرکے
لیگئے وہ اپنے دل مین شیخ سے انکاری تھا لیکن جب اُس جگہ مین پونہچا اُسنے آزمایش کے
و پر لاحول پڑھی پڑھنا تھا کہ سب چلا گئے اور اُسکو چھوڑکر بھاگے دیکھتا کیا ہی کہ گھورے پر
بیٹھا ہی اور مُردون کی ہڈیان اُسکے آگے دھری ہین چونکا اور اپنی غلطی کو سمجھ گیا اور توبہ
کی اور دوسری بار حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُس کے
خاطر نشین ہوگیا کہ مُرید کے واسطے تنہائی زہر ہے۔ **نقل ہے** کہ حضرت جُنید بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے ایک مُرید نے نعرہ مارا آپنے اُسکو منع فرمایا اور سخت سُست
کہا اور فرمایا کہ اگر تو پھر کبھی نعرہ ماریگا تو مین تجکو نکال دونگا اور آپنے از سر نو اپنی بات
شروع کیا اُس جوان نے اپنے آپ کو بہت سنبھالا یہانتک کہ اُسکی ایسی حالت ہوئی
کہ آپ کو نہ سنبھال سکا اور فوت ہوگیا لوگون نے دیکھا کہ گُدڑی کے اندر راکھ کا ڈھیر تھا
نقل ہے کہ ایکبار ایک مُرید سے کچھ گستاخی ظہور مین آئی وہ شرم سے باہر نکل گیا اور مسجد
شونیزیہ مین جا بیٹھا حضرت جُنید کا گذر اُسپر ہوا آپنے اُسکی طرف دیکھا وہ مُرید آپکی ہیبت کے
سبب سے گر پڑا اور اُسکا سر پھوٹ گیا خون کے قطرے زمین پر ٹپکتے تھے اللہ جل جلالہٗ مرقوم
ہوتا تھا حضرت جُنیدؒ نے فرمایا کہ تو جلوہ گری کرتا ہے یعنی یہ دکھانا چاہتا ہے کہ مین [illegible]
پونہچا ہون خبردار ہو چھوٹے چھوٹے لڑکے تیرے ساتھ ذکر مین برابر [illegible]
پونہچے یہ بات مُرید مین اثر کر گئی تڑپ کر جان دیدی پھر اُسکو دفن کیا اسکے بعد ایک بزرگ نے
اُسکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تونے آپ کو کیسا پایا اُسنے کہا برسون ہوگئے کہ [illegible]

Marfat.com

کر رہا ہون اب اپنے کفر کی سرحد پر پہونچا ہون دین دور دور ہے اب مجھی کھل گیا وہ میرے سارے گمان باطل تھے۔ **نقل ہے** کہ حضرت جُنیدؒ کا بصرہ میں ایک مُرید تھا کہ خلوت نشین ہوا تھا شاید ایک روز کسی گناہ کا خیال اُسکے دل مین گذرا آئینہ کی طرف جو نظر جا پڑی تو اپنا سارا مُنھ کالا دیکھا حیران ہوا اور ہر ایک تدبیر کی سفید نہوئی شرم کے سبب سے اپنا مُنھ کسی کو دکھا نہ سکتا تھا الغرض تین روز مین اُسکی سیاہی کم ہوتے ہوتے بالکل دور ہو گئی اور سفید مُنھ نکل آیا ناگاہ ایک شخص نے اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے اندر سے پوچھا تو کون ہی کہا کہ حضرت جُنیدؒ کا خط لانے والا خط لیا لیکر جو پڑھا لکھا تھا کہ کیون بزرگ بارگاہ بندگی کے پایے پر ادب سے نہیں رہتا کہ آج مجھے تین رات دن گذر گئے ہین کہ دھوبی کا کام کرنا پڑا تا کہ تیرے مُنھ کی سیاہی سپیدی سے بدل ہووے۔ **نقل ہے** کہ شاید ایک روز ایک مُرید سے ایسی کوئی بات ظاہر ہوئی کہ شرمندگی کے سبب سے خانقاہ سے چلا گیا اور مُدت تک نہ آیا اتفاق سے ایک روز حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ اصحاب کے ساتھ بازار مین جا رہے تھے آپ کی نظر اُس مُرید پر پڑی وہ مُرید بھاگا اور ایک کوچے مین گھس گیا آپنے یہ دیکھکر اپنے اصحاب سے فرمایا تم سب خانقاہ کو جاؤ کہ ہمارا ایک مُرغ جال سے بھاگا ہوا ہی اور آپ اُسکے پیچھے روانہ ہوئے مُرید نے جو پلٹ کر دیکھا کہ حضرت شیخ اُسکے پیچھے آ رہے ہین قدم اُٹھائے اور تیز چلا چلتے چلتے ایسی جگہہ پہونچا کہ آگے راستہ نتھا شرم کے سبب سے دیوار کیطرف مُنھ کرکے کھڑا ہو گیا اور کہا ای حضرت آپ کہان آ رہے ہین آپنے فرمایا وہان کہ مُرید کا مُنھ دیوار کی طرف ہو اُسکا شیخ کام آوے کہ اُسکو خانقاہ مین پھر لیجاوے تا کہ ایسا ہو کہ دیوار اُسکو راستہ پھر دیوے۔ **نقل ہے** کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ ایک مُرید کے ہمراہ جنگل مین تشریف لیگئے مُرید کے گریبان کا گوشہ پھٹا تھا آفتاب کی چمک اُسکی گردن پر چمکتی تھی یہانتک کہ وہ بیقرار ہو گیا اور خون اُسکے نتھنون سے بہنے لگا اُس مُرید کی زبان سے نکلا کہ بہت گرم روز ہے حضرت شیخ نے ہیبت سے اُسکی طرف نظر کی اور فرمایا چلا جا تو ہماری صحبت کے لائق نہین ہی اور اُسکو اپنے پاس سے

Marfat.com

ٹال دیا۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ کا ایک مرید تھا جسکو تمام مریدون سے زیادہ چاہتے
تھے بعض کو اُسپر رشک آیا آپنے فرمایا کہ ادب اور سمجھ اُسمین بہت ہے اور مین اسیوجہ سے اُسکو دوست
رکھتا ہون اور اب مین امتحان کرونگا تاکہ تمکو معلوم ہو جاوے پھر آپنے ہر مرید کو ایک مرغ
اور ایک چھری دی اور فرمایا ایسی جگہہ جاکر ذبح کرو کہ کوئی نہ دیکھے سب گئے اور ذبح کر لائے
مگر وہ مرید مرغ کو جیتا واپس پھیر لایا حضرت شیخ نے فرمایا کہ تونے ذبح کیون نہین کیا
اُسنے کہا کہ جہان جاتا ہون حاضر اور ناظر ہی حضرت جنیدؒ نے فرمایا تمنے دیکھا سمجھ اسکی کیسی ہے
سب مریدون نے استغفار و توبہ کی۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھ مرید تھے جو
خاص مرید تھے اُن مریدون کے دل مین گذرا کہ ہمکو جہاد کو جانا چاہیے آپنے اپنے
خادم کو حکم دیا کہ جہاد کا سامان مہیا کرے پھر آپ اُنکے ساتھ جہاد کے واسطے روم کو گئے
جب میدان جنگ مین صف بستہ ہوئے ایک گبر آیا اور اُسنے آٹھون مریدون کو شہید کیا
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مینے نو ہودے ہوا مین معلق دیکھے جو کہ اُنمین سے
مارا جاتا تھا اُسکی روح کو اُن ہودون سے ایک ہودے مین رکھتے تھے جب سب ہودے بھر گئے
تو ایک خالی باقی رہ گیا مینے کہا کہ شاید یہ میرے واسطے ہوگا مین لڑنے لگا وہی گبر باہر
آیا اور کہا ای ابوالقاسم جنیدؒ وہ ہودا میری لیے ہی تو بغداد کو لوٹ جا اور قوم کا پیر بن اور
مجھے ایمان کی تعلیم کر مینے اُسکو کلمہ پڑھایا وہ مسلمان ہوا اور اُسی تلوار سے کہ اُنکو شہید کیا تھا
آٹھ کافرونکو اپنی قوم سے مارا اور خود بھی شہید ہوا مینے دیکھا کہ اُسکی جان کو بھی اُس ہودے
مین رکھا اور سب ہودے گم ہو گئے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت جنیدؒ سے کہا کہ ایک
برس گذر گیا فلان شخص نے زانو سے سر نہین اُٹھایا ہے اور کھانا پانی نہین [illegible]
اور جوئین اُسکے پڑ گئی ہین اور اُسکو آگی بھی کچھ [illegible] نہین آپ [illegible]
کیا فرماتے ہین کہ وہ مقام جمع الجمع مین ہے یا نہین آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی [illegible]
نقل ہے کہ ایک سید تھے کہ اُنکو ناصری کہتے تھے اُنھون نے حج کا قصد کیا جب بغداد مین [illegible]

Marfat.com

حضرت جنیدؒ کی زیارت کو گئے آپنے فرمایا سید کہاں سے آتے ہو انھوں نے کہا گیلان سے
پوچھا کسکی اولاد سے ہو کہا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے فرزندوں سے آپنے فرمایا
تمہارے دادا دو تلواریں مارتے تھے ایک کافروں کو اور دوسری نفس کو۔ اے سید تم کہ انکی اولاد
ہو کونسی تلوار مارتے ہو ان سید نے جب یہ سنا تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے گر پڑے اور
زمین پر لوٹنے لگے اور روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ میرا حج یہیں تھا مجکو خدا کی طرف
رہنمائی کیجیے حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ یہ تمہارا سینہ خاص حرم حق تعالےٰ کا ہے جب تک تم سے
ہو سکے کسی نامحرم کو اسکے خاص حرم میں راہ نہ دو چونہی کہ آپ کی نصیحت تمام ہوئی وہ
سید تمام ہو گئے حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات عالی میں آپنے فرمایا کہ فتوت
شام میں ہے اور فصاحت عراق میں اور صدق خراسان میں۔ اور فرمایا کہ اس راہ میں
راہزن بہت ہیں اور راہ میں طرح طرح کا جال بچھاتے ہیں مکر کا جال اور استدراج کا جال
اور قہر کا جال اور دوسرے لطف کا جال اور اسکی نہایت نہیں ہے اب ایسا مرد چاہیے کہ
کہ ان جالوں کے درمیان فرق کرے اور فرمایا نفس حمانی جب کہ سر سے ظہور کرتا ہے نفس
اور سینے اور دل کو مردہ بناتا ہے اور کسی چیز پر وہ نہیں گذرتا مگر اس چیز کو جلاتا ہے اگرچہ
تمامی زندگی ہی کیوں نہو اور فرمایا کہ جب قدرت نظر آتی ہے دیکھنے والے کو سانس بھی
لینا برا معلوم ہوتا ہے اور جب عظمت کو دیکھتا ہے دم بجود ہوتا ہے اور جب ہیبت کو دیکھتا ہے
تو دم لینا کفر جانتا ہے اور فرمایا جو دم کہ بیقراری کے ساتھ مرد سے نکلتا ہے تمامی پردوں اور
گناہوں کو کہ درمیان خدا اور بندے کے ہیں جلاتا ہے اور فرمایا کہ صاحب تعظیم دم مار سکتا ہے
لیکن وہ نفس اس سے گناہ ہووے پر نہیں سکتا ہے کہ اس سے باز رہے اور صاحب ہیبت
صاحب سمد ہے اور یہ اسکے نزدیک گناہ ہووے اور نہیں سکتا کہ یہاں دم مارے اور فرمایا
خوشحال اسکا کہ جسکو ساری عمر میں ایک ساعت بھی حضور خدا حاصل ہوا اور فرمایا الخطرات
[illegible] اور خطرات ایمان اور اشارات غفران۔ یعنے [illegible] اختیار [illegible] ہووے اور فرمایا

Marfat.com

بندے دو قسم کے ہین بندے حق کے ہین اور بندی حقیقت کے لیکن بندے حق کے
اُس مقام مین ہین کہ اَعُوذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ اور فرمایا خدای تعالے بندون سے دو علم
چاہتا ہے ایک عبودیت کے پہچاننے کا علم دوسرے ربوبیت کے پہچاننے کا علم اور جو کچھ
اِن دو کے علاوہ ہی حظ نفس ہے اور فرمایا نسبتون مین بزرگترین اور بلندترین نسبت
یہ ہی کہ توحید کے میدان مین فکر سے رہنا اور فرمایا تمام راستے خلق پر بند ہین مگر راہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کشادہ ہی کہ اُسپر چلے جو کہ قرآن پر عمل کرنیوالا نہو اور پیغمبر صاحب
کی حدیث سے آگاہ نہو اُسکی پیروی اور تقلید مت کرو اسلیے کہ یہ علم کتاب و سنّت نبوی پر
منحصر ہے اور فرمایا کہ خدای تعالے اور بندے کے درمیان چار دریا ہین جب تک بندہ
اُنکو طے نہین کرتا وصل بحق نہین ہوتا ایک دنیا ہی اور اُسکی کشتی زہد ہی اور ایک آدمی ہین
اور اُنکی کشتی تیرا اُنسے دور ہونا اور ایک ابلیس لعین ہی اور اُسکی کشتی بغض ہے اور ایک
ہوا ہی اور اُسکی کشتی مخالفت ہی یعنے مخالفت نفس اور فرمایا کہ نفس کے خدشون اور شیطان
کے وسوسون مین فرق یہ ہی کہ نفس جس چیز کی کہ آرزو کرتا ہی جب تک کہ اُسکو نہین پاتا
ہرگز باز نہین رہتا چاہے تو اُسکو کسی قدر منع کرے بالفرض اگر اُسوقت باز بھی
رہتا ہی پھر دوسرے کسی وقت مین ورغلاتا ہے غرض یہ ہی کہ چین نہین لیتا جب تک
کہ نہین پاتا۔ اور شیطان لعین کا وسوسہ لاحول کے پڑھنے سے چلتا پھرتا نظر آتا ہی اور پھر
نہین آتا۔ اور فرمایا کہ یہ نفس اَمّارہ سخت حکم چلانے والا ہی ہلاک کی طرف بلاتا ہے
اور دشمنون کی مدد کرتا ہی اور ہواے نفسانی کی پیروی کرتا ہی اور تمام بلاؤن سے [illegible]
دوستی رکھتا ہی اور فرمایا ابلیس نے اپنی طاعت مین مشاہدہ [illegible]
نے اپنی ذلت مین مشاہدہ گم نہ کیا اور فرمایا طاعت علت [illegible]
مین لکھی جا چکی لیکن بشارت دیتی ہی اُسیکہ روز ازل مین حکم طاعت [illegible] لیا ہے
اور بہتری لکھی گئی ہی اور فرمایا آدمی سیرت سے آدمی ہوتا ہے نہ صورت سے اور فرمایا

Marfat.com

خدای تعالےٰ کے دوستوں کا دل غضب کے سر کی جگہ ہے اور خدای تعالےٰ اپنا سرّ ایسے دل میں نہیں رکھتا جس میں دُنیا کی دوستی ہو اور فرمایا فساد کی بنیاد وہ ہی کہ تو نفس کی مُراد پر قیام کرے اور فرمایا خدا سے غافل ہونا آگ میں جانے سے سخت تر ہے۔ اور فرمایا تو آزادی کی حقیقت کو نہ پونہچے گا جب تک کہ عبودیت سے تجھپر کچھ بھی باقی رہے گا اور فرمایا نفس ہرگز حق تعالےٰ کے ساتھہ الفت نہیں پکڑتا اور فرمایا جو کہ اپنے نفس کو پہچان جاتا ہے اُسپر عبودیت آسان ہوتی ہی جو کہ نیک ہوتا ہی رعایت اور ولایت مُنّسکی ہمیشہ رہتی ہے اور فرمایا جسکا معاملہ اشارت کے برخلاف ہو وہی وہ جھوٹا مدّعی ہی اور فرمایا جو کہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے مشاہدہ ہی وہ جھوٹا ہی اور فرمایا جو خدا کو نہ پہچانا کبھی خوش نہوگا اور فرمایا جو کہ چاہتا ہی کہ اُسکا دین سلامت رہے اور اُسکا تن آسودہ اور اُسکا دِل تحنیت و مطمئن ہو جاوے عوارض سے اُس سے کہدو کہ لوگوں سی جدا رہ کیونکہ ایسا وقت آگیا ہی کہ سب سے بھاگنا خوب ہے اور عقلمند وہ شخص ہی کہ تنہائی اختیار کرتا ہو اور فرمایا جسکا علم یقین تک نہیں پونہچا ہی اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدہ تک وہ ہلاک ہونیوالوں سے ہے اور فرمایا ایسے ایسے مرد گذرے ہیں کہ یقین کی برکت سے پانی پر چلے ہیں اور وہ مرد کہ پیاسے مرے یقین اُنکا فاضلتر تھا اور فرمایا کہ حقوق کی رعایت پر نہیں پونہچ سکتے مگر بسبب نگہبانی دلوں کے اور فرمایا اگر ساری دُنیا ایک شخص کے پاس ہووے تو اُسکو نقصان نہوگا لیکن اُس حال میں کہ حرص نہو اور اگر کھجور کے دانے کے برابر حرص ہوگی تو ضرور اُس کو ... میں ڈالے گی اور فرمایا جہانتک ہو سکے کوشش کر کہ تیرے گھر کے برتن بھی مٹی کے سوا نہوں اور فرمایا بندہ وہ ہی کہ کسی سے شکایت نکرے اور خدمت میں کوتاہی نکرے اور کوتاہی تدبیر میں ہی اور فرمایا جسوقت کہ یار اور بھائی حاضر آویں نفل عبادت کو ... نہ رکھو اور فرمایا سچا مرید عالموں کے علم سے مستغنی ہی اور فرمایا میں سچ کہتا ہوں

Marfat.com

کہ حق تعالیٰ آخرت مین بندون کے ساتھ جو معاملہ کریگا وہ اُسی اندازے پر ہوگا کہ بندون نے اوّل مین کیا ہوگا اور فرمایا مین سچ کہتا ہون خدای پاک وبرتر اُسیقدر بندے کے دل کے قریب ہوتا ہی جسقدر کہ بندے کو اپنے قریب دیکھتا ہی اور فرمایا اگر تجھسے تحقیق دیکھتا ہی راستہ تجھپر آسان کرتے ہین اور اگر تو مُردون کے مانند ہوجاوے اوّل ہی مصیبتون مین تجھپر بہت سی چیزین عجائب و لطائف سے روشن ہوجاوین وَالصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدمَۃِ الْاُولیٰ یعنے پہلی مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور فرمایا بخشش ہر حال مین پسندیدہ ہی اور علوم کہ جو شخص کہ حق تعالیٰ کو طلب کرتا ہی بخشش وجود سے بہتر ہے اُس شخص سے کہ طلب کرتا ہی اُسکو بذل مجہود سے یعنی جسمانی ریاضت کی کوشش سے اور فرمایا تمامی علم عالمون کا دو کلون پر منحصر ہے ایک تصحیح ثلث ہی دوسرا تجرید خدمت۔ اور فرمایا جسکی زندگی سانس پر ہے اُسکی موت جان کے نکلنے پر ہے اور جسکی کہ زندگی خدای تعالیٰ پر ہی وہ نقل کرتا ہے حیات طبعی سے طرف حیات اصلی کے اور اصل حیات یہی ہی اور جو آنکھ حق تعالیٰ کی صنعت کو عبرت سے دیکھنے والی نہو اندھی بہتر اور جو زبان کہ حق کے ذکر مین مشغول نہو گونگی بہتر اور جو کان کہ حق سُننے کے منتظر نہون بہرے بہتر اور جو تن کہ اُسکی خدمت کے کام مین نہ آوے مُردہ بہتر اور فرمایا جسنے کہ اپنے عمل کو سند ٹھہرایا اُسکا پانون جگہہ سے ڈگا اور جسنے کہ مال کو وسیلہ جانا مفلسی مین پڑا اور جسنے کہ خدای تعالیٰ پر اعتماد کیا بزرگ اور بزرگوار ہوا اور فرمایا جب حق تعالیٰ کسی مُرید کی نیکی چاہتا ہی اُسکو صوفیون مین داخل کرتا ہی اور قاریون سے باز رکھتا ہے اور فرمایا مُرید کو نہ چاہیے کہ کوئی چیز سیکھے سوای اُس چیز کے کہ جسکی نماز مین اُسکو ضرورت ہی اور سورہ فاتحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ احد کافی ہے۔ اور جو مُرید کہ بیوی کرتا ہے اور لکھنے پڑھنے مین دستگاہ رکھے اُس سے کچھ نہوگا اور فرمایا جو کہ اپنے اور حق تعالیٰ کے درمیان کھانے کا توبڑہ رکھتا ہی اور چاہتا ہی کہ مناجات کی لذّت پاوے یہ ہرگز اُسکو حاصل نہوگی اور فرمایا دُنیا

Marfat.com

مریدون کے دل مین ایلوے سے تلخ تر ہے جب حق کی معرفت اُنکے دلمین پونہچتی ہی
وہ تلخی شیرین تر شہد سے ہو جاتی ہے اور فرمایا زمین روشن ہی گدڑی پہننے والون سے
جیسے کہ آسمان روشن ہی ستارون سے اور فرمایا تم کہ درویش ہو اور اسی کی وجہ سے دُنیا
کے لوگ تمھاری تعظیم کرتے ہین اپنے دل مین غور کرو کہ خلوت مین حق تعالی کے ساتھ
کس طرح ہو اور فرمایا سب سے بزرگ عمل علم اوقات ہی اور وہ علم یہ ہی کہ اپنے نفس کو
نگاہ رکھنے والا بنے اور دل کو نگاہ رکھنے والا اور دین کو نگاہ رکھنے والا۔ اور فرمایا
خطرے چار قسم کے ہین ایک تو خطرہ حق کی طرف سے کہ بندی کو دعوت کرتے ہین طرف
آگاہی کے اور دوسرے خطرے فرشتے کی جانب سے کہ بندی کو رغبت دلاتے ہین طرف
عبادت کے اور تیسری خطرے نفس کی جانب سے کہ بندی کو پکارتے ہین طرف آرائش اور
عیش و عشرت دُنیا کے اور چوتھے خطرے شیطان کی طرف سے جو بندی کو پکارتے ہین
طرف کینہ اور حسد اور دشمنی کے اور فرمایا بلا عارفون کا خراج ہی اور مُریدون کی بیدار
کرنیوالی اور غافلون کی ہلاک کرنے والی ہے اور فرمایا ہمت اشارتِ خدا ہے اور
ارادت اشارتِ فرشتہ ہے اور خاطر اشارتِ معرفت ہی اور وسیت شیطان کی
اشارت ہے اور شہوت نفس کی اشارت ہی اور لہو کفر کی اشارت ہے اور فرمایا
خداوند عزّ و جلّ ہرگز صاحب ہمت کو عذاب نہ کریگا اگرچہ اُس سے گناہ و نافرمانی صادر
اور فرمایا جسکو ہمت ہی وہ بینا ہے اور جسکو ارادت ہی وہ نابینا ہے اور فرمایا کوئی
شخص کسی شخص پر سبقت نہین حاصل کرتا اور کوئی عمل کسی عمل پر ترقی نہین پاتا
لیکن البتہ یہ ہوتا ہی کہ صاحب ہمت کی ہمت دوسری ہمسرون اور مانندون پر سبقت
حاصل کرتی ہی اور ہمتین اعمالِ غیری سے بڑھتی ہین اور فرمایا کہ اسیر چار ہزار پیر طریقت
کا اتفاق ہی کہ جب تو اپنے دل کو طلب کرے ملازم حق تعالی کا دیکھے اور فرمایا جو کہ
مونث مین حقیقت کو پونہچا ہوتا ہی اُس سے ڈرتا ہی کہ ایسا نہو کہ اُسکا حظ خدا کے

Marfat.com

ازکیا

ہے بدل بجائے ساتھ چیز دوسری کے۔ اور فرمایا مقامات مشاہدون پر موقوف ہین
ہیکو مشاہدہ احوال ہے وہ رفیق ہی اور جس کسیکو مشاہدہ صفات حاصل ہے وہ
ی ہے کیونکہ ریخ یہان پونہچتا ہی اِسلیے کہ اپنی خودی باقی ہوتی ہی اور رات ودن
ی ہزار بار اُسکو مرنا چاہیے جب کہ وہ محا فی ہوا اور حضور حق تعالے کا حاصل ہوا ہیر
۔ اور فرمایا نبیون کا کلام خبر ہے حضور سے اور صدیقون کا کلام اشارہ ہی مشاہدی سے
ر فرمایا اوّل جو چیز کہ ظاہر ہوتی ہی احوال سے احوال مین خالص ہونا اُنکے افعال کا
ہا ہے اور جس کسی کا سر خالص نہین ہوتا کوئی فعل اُسکا صافی نہین ہوتا اور فرمایا
فی مثل زمین کے ہوتا ہی کہ تمامی پلیدی اُسمین ڈالتے ہین اور تمامی نیکوئی اور سرسبزی
سے باہر نکلتی ہی اور فرمایا تصوف ایک ذکر ہی اجتماع سے اور ایک وجد ہی استماع سے
ر ایک عمل ہے اتباع سے اور فرمایا تصوّف اصطفا سے مشتق ہی جو کہ برگزیدہ ہوا ماسوی اللہ
ے وہ صوفی ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ اُسکا دل مثل دل ابراہیم علیہ السّلام کے سلامت
پایا ہوا ہووی دُنیا کی دوستی سے اور خداے تعالی کے فرمان کا بجالانے والا ہو اور تسلیم
اُسکی مثل تسلیم اسمٰعیل علیہ السّلام کے ہو اور اندوہ وغم اُسکا مثل داؤد علیہ السّلام کے غم و
اندوہ کے ہو اور فقر اُسکا مثل فقر حضرت عیسی علیہ السّلام کے ہو اور صبر اُسکا مثل صبر
ایّوب علیہ السّلام کے ہو اور شوق اُسکا مثل شوق موسی علیہ السّلام کے ہو اور مناجات
کے وقت بین اُسکا اخلاص مثل خلاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہو اور فرمایا تصوف
ایسی نعمت ہے کہ قیام بندہ اُسپر موقوف ہی پوچھا نعمتِ حق ہی یا نعمتِ خلق فرمایا اُسکی حقیقت
نعمت حق ہی اور اُسکی رسمت نعمت خلق ہی اور فرمایا تصوّف وہ ہی کہ تو ساتھ حق تعالے
کے مشغول ہووے ساری علاقون کو ترک کرکے۔ اور فرمایا تصوّف وہ ہی کہ تجکو تجھ سے
مارتا ہی اور اپنے سے زندہ کرتا ہی اور فرمایا تصوّف ایک ذکر ہی بعد ایک جمع کے نیست
اور نہ وہ اِسلیے کہ نیست ہو جاتا ہے جیسے کہ اوّل تھا کون نے تصوّف کی ذات

Marfat.com

سوال کیا فرمایا تو ایسا ہو جاوے کہ اُسکے ظاہر پر اکتفا کرے اور اُسکی ذات سے نہ پو
کیونکہ ستم کرنا ہووے اُسپر اور فرمایا صوفی وہ ہین کہ اُنکا قیام خداوند پر ہے ایسا
کہ نہ جانے سوائے اُسکے جیسا کہ نقل ہے کہ ایک جوان حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے
مُریدون کے حلقے مین داخل ہوا چند روز تک اُسنے سر نہ اُٹھایا مگر نماز کے وقت اُ
اور گیا حضرت جُنید نے ایک مُرید کو فرمایا کہ اُسکے پیچھے جا اور سوال کر کہ صوفی کہ ساتھ صـ
کے موصوف ہے کس طرح پاوے اُسکو جو وصف سے پاک ہے مُرید گیا اور پوچھا اُس جوان نے کہا
کُن بلا وصف تدرک لمن لا وصف لہ یعنے بے وصف ہو جا تاکہ بے وصف کو تو پاوے
حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے جب سُنا اس بات کی بزرگی مین مستغرق ہو گئے اور فرمایا ہائے
ایک بڑی نعمت غیر مترقبہ تھی ہمنے اُسکی قدر نہ جانی اور فرمایا عارف کے ستر مقام ہین کم از
ایک اُن ستر سے اس جہان کی مُراد کا نہ پانا ہے اور فرمایا عارف کو ایک حال ایک حال ہی جُدا نہین رکھ
اور ایک منزل ایک منزل سے اور فرمایا عارف وہ ہے کہ حق تعالیٰ اُسکے سر سے بات کہے اور وہ خا
اور فرمایا عارف وہ ہے کہ درجات مین گردش کرے اس طرح سے کہ کوئی چیز اُسکے درمیان پردہ نہ کرے
اور جُدا نہ رکھے اور فرمایا معرفت کی دو قسم ہین معرفتِ تعرُّف ہے اور معرفتِ تعریف معرفت
تعرف وہ ہے کہ اپنے آپ کو اُنکے ساتھ آشنا کرے اور معرفت تعریف وہ ہے کہ اُنکو شناسا
کرے ساتھ اپنے اور فرمایا معرفت مشغولی ہے ساتھ خدا کے اور فرمایا معرفت مکرِ خدا ہے یعنے جو کہ
خیال کرتا ہے کہ عارف ہے مکور یعنے مکر سے پُر ہے اور فرمایا معرفت وجود کی نادانی وجہل ہے
تیرے علم کے حصول کے وقت مین لوگون نے کہا زیادہ کیجیے فرمایا عارف اور معروف
وہی ہے اور فرمایا علم ایک چیز ہے محیط اور معرفت ایک چیز ہے محیط پس خدا کہان ہے اور
بندہ کہان ہے علم خدا کیواسطے ہے اور معرفت بندی کے واسطے اور دونون محیط ہین اور یہ محیط
اس نسبت ہے کہ عکس اُسکا ہے جب یہ محیط اُس محیط مین غرق ہو جاتا ہے شرک نہین رہتا اور
جبتک کہ تو خدا ہے اور بندہ ہے کہتا ہے شرک سوار ہوتا ہے بلکہ عارف اور معروف ایک ہے

Marfat.com

بیا
ہ کہنا ہی حقیقت مین وہی ہی بیان یعنی اِس جاہ مین کہ حقیقت مین وہی ہی خدا اور بندہ
ہی یعنی خدا کے لیے ہی سب باعتبار حقیقت کے اور فرمایا اول علم ہی پھر معرفت
ی پھر جحود ہی انکاری پھر نفی ہے پھر غرق ہے پھر ہلاک اور جب پردہ اُٹھ جاتا ہی سب
وند کے حجاب ہین اور فرمایا علم وہ ہی کہ تو اپنی قدر جانے اور فرمایا اثبات مکر ہی اور علم
ات مکر ہے اور حرکات عذر ہین اور جو کچھ کہ موجود ہی مکر اور عذر مین داخل ہے اور فرمایا
وحید حدسے ہے اُسکے وجود سے اور اُسکا وجود مفارق علم ہی اُس سے اور فرمایا بیس برس ہوئے
لم توحید لکھا ہی اور لوگ اُسکے حاشیون پر باتین کہہ رہے ہین اور فرمایا توحید خدای تعالے
بانا ہے اور اُسکے قِدَم کا جاننا ہی حدوث سے یعنی تو جانے اگر تیرے دریافت ہو لیکن
دریا ہو اور فرمایا توحید کی غایت و نہایت توحید کا انکار ہی یعنی ہر توحید کہ تو جانے انکار
ہے کہ توحید نہین ہی اور فرمایا محبت خدا کی امانت ہی اور فرمایا جو محبت کہ عوض [illegible] ہوتی ہی
ب عوض نہین رہتا جلتی پھرتی نظر آتی ہی اور فرمایا محبت درست نہووے مگر درمیان دو شخص
یکن ایسے دو شخص کہ ایک دوسرے کو کہے اے مین اور جب محبت درست ہوتی ہی شرط ادب
اٹھ جاتی ہی اور فرمایا حق تعالے نے حرام کی ہی صاحب علائق کی محبت اور فرمایا محبت
زیادتی خواہش کی ہی بے مثل پر اور فرمایا خدا کی محبت تک نہین پہونچ سکتا جب تک کہ
اپنی جان کو اُسکی راہ مین سخاوت نکرے اور فرمایا اُنس بانا و عقدون ہی اور پھر وسا کر [illegible] اپنی
خلل ہے سخاوت مین اور فرمایا اہل اُنس خلوت اور مناجات مین ایسی باتین کہتے ہین کہ
عام کو کفر معلوم ہون اور اگر عوام اُن باتون کو سُنین تو اُنکو کافر بتلادین اور وہ اپنے
احوال مین ایسے زیادتی پاوین اور جو کچھ کہ اُنکو کہین اُسکی برداشت کرین اور اُن کے
بھی ہووے اور فرمایا مشاہدہ غرق ہی اور وجد ہلاک اور فرمایا وجد [illegible] سب کا د
اور مشاہدہ مارنے والا سب کا اور فرمایا مشاہدہ ربوبیت کو قائم کرتا ہی اور عبودیت کو دور کرتا ہی
لیکن اِس شرط پر کہ تو اپنے آپ کو درمیان مین ناچیز سمجھے اور فرمایا کسی چیز کا دکھائی دینا

Marfat.com

اور اُسکی ذات کا پانا مشاہدہ ہی اور فرمایا ہلاک وجد ہے اور فرمایا وجد علیحدگی اوصاف
ظہورِ ذات کی خوشی مین یعنے جو کچھ کہ اوصاف تو ہی کے تجھ مین ہین جُدا ہوجاوین او
چیز کہ تیری ذات ہی ایک ناچیز دکھائی دیوی اور فرمایا قُرب ساتھ وجد کے ملا ہی اور غیبت
بشریت مین تفرقہ ہی اور فرمایا مراقبہ وہ ہے کہ ڈرنے والا ہو تو برباد کی ہوئی پر لوگون نے
آپ سے پوچھا کہ مُراقبے اور حیا مین فرق کیا ہی فرمایا مُراقبہ غائب کا انتظار ہے اور حیا حا
شرم ہی اور فرمایا جو وقت کہ گذر جاتا ہی کبھی اُسکو نہین پا سکتے اور کوئی چیز قیمتی زیا
وقت سے نہین ہے اور فرمایا اگر کوئی صادق ہزار سال تک خدا کی طرف متوجہ رہے
ایک دَم اُس سے غافل رہے جو کچھ کہ اُس ایک دَم مین اُس سے فوت ہوا ہوگا اُس سے زیادہ
ہوگا کہ اُس ہزار سال مین حاصل کیا ہوگا یعنے اُس ایک دَم مین حاصل کرسکتا تھا جو کچھ کہ اُ
ہزار سال مین حاصل کیا تھا اور دوسرے معنے یہ ہین کہ اُس ایک دَم کی غیر حاضری کے نقصا
کہ خدای تعالےٰ سے رُوگردان رہا ہی ہزار برس کی عبادت اور حضوری اُس بے ادبی
عوض نہین ہوسکتی اور فرمایا کہ اولیاء اللہ پر اوقات مین انفاس کی نگہداشت سی عمدہ
کوئی شئے نہین ہے اور فرمایا عبودیت دو خصلت مین ہی اختیار کرنا صدق ساتھ خدای
کے باطن اور ظاہر مین اور پیروی ٹھیک ٹھیک کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی او
عبودیت شغلون کا ترک ہے اور مشغول ہونا اُس چیز کے ساتھ کہ اصل فراغت ہی او
فرمایا عبودیت چھوڑنا اِن دو نسبت کا ہی ایک تو ساکن ہونا لذت مین دوسرے اعتما
کرنا حرکت پر جب کہ یہ دونون تجھ سے دور ہوئین بس حق عبودیت کا تو بجا لایا اور فرمایا
شکر یہ ہے کہ اپنے نفس کو صاحبانِ نعمت سے نہ شمار کرے اور فرمایا شکر کے واسطے ایک
علت ہی اور وہ یہ ہے کہ نفس کو اُسکی طرف بہت ہی رغبت دلاوی تاکہ نفس اپنی آ
سے گذر کر حق تعالےٰ کی طرف مائل ہو اور فرمایا زُہد کی حد مفلسی ہے اور علیحدگی اُ
کاروبار سے اور فرمایا صدق کی حقیقت یہ ہی کہ تو ایسے دشوار اور مشکل کام مین کہ جسمین

Marfat.com

بغیر جھوٹ کے رہائی ناممکن ہو سچ بولے اور فرمایا کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جسنے صدق
کو طلب کیا اور نہ پایا اور اگر بالفرض کامل نہوا ہوگا تو ناقص بھی نرہا ہوگا اور فرمایا صادق
ایک روز مین چالیس بار ایک حال سے دوسرے حال پر بدلتا ہو اور ریاکار چالیس برس تک
ایک ہی حالت پر رہتا ہی اور فرمایا فقرای صادق کی علامت یہ ہی کہ سوال نہین کرتے اور
معارضہ نہین کرتے اور اگر کوئی اُنسے جھگڑا کرتا بھی ہو تو خاموش رہتے ہین اور فرمایا
تصدیق کو لمحہ بلمحہ زیادتی ہوتی ہی کمی نہین ہوتی اور ایمان اقرار کو نہ زیادتی ہو نہ کمی
اور ارکانی اعمال کو زیادتی اور کمی دونون شامل ہین اور فرمایا صبر کی انتہا توکل ہے
چنانچہ فرمایا حق جل جلالہ نے اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ۔ اور فرمایا صبر کیا ہے
باز رکھنا ہی نفس کو اور رجوع کرنا ہی تقدیر خدای تعالےٰ کے اور خالی ہونا ہے شکایت
و ناشکری و بے صبری سے اور فرمایا کہ تلخیون پر تحمل کرنا اور ناخوشی کا اظہار نکرنا صبر ہے
اور فرمایا توکل اسکو کہتے ہین کہ بغیر کھانے کے کھانا یعنی کھانے کا درمیان مین نام نہ آنا۔
اور فرمایا توکل یہ ہی کہ تو خدا کا ہو جاوے اسطرح سے جیسے کہ پہلے اس سے کہ جب تو موجود نتھا
خدا کا تھا اور فرمایا اس سے پہلے توکل حقیقت تھا اب علم ہو اور فرمایا کہ توکل نہ کمانا ہے
اور نہ کمانا بلکہ سکون دل ہی حق تعالےٰ کے وعدہ پر جو اُسنے کیا ہو اور فرمایا یقین علم کے
اسطرح پر دل مین قرار پکڑنے کو کہتے ہین کہ کسی حال مین تغیر نہ آوے اور دل اس سے زائل
نہووے اور فرمایا یقین یہ ہی کہ تو ارادہ روزی کا نہ کرے اور روزی کا غم نہ کھاوے اور
وہ تجھے کافی ہو یعنی اُس علم کے ساتھ کہ تیری واسطے کیا ہی مشغول ہو تاکہ اسکے یقین کی
برکت سے تیرا رزق تجکو ملے گا اور فرمایا فتوت یہ ہی کہ تو درویشون کی آزمائش
اور توانگرون کے ساتھ معارضہ نہ کرے اور فرمایا جوانمردی یہ ہی کہ تو اپنا دجہہ دوسرون پر
نہ رکھے ہان جو کچھ تیری پاس ہو اسکو خرچ کر ڈال اور فرمایا تواضع یہ ہے کہ تو تکبر نہ کرے
ہر دو جہان کے لوگون پر اور مستغنی ہووے حق تعالیٰ پر اور فرمایا فسق کی چار قسم ہین

Marfat.com

سخاوت اور الفت اور نصیحت اور شفقت آور فرمایا کہ مین نیک خو فاسق کی صحبت کو بدخو
عابد کی صحبت سے بہتر سمجھتا ہون آور فرمایا حیا حق تعالے کی نعمتون کا دیکھنا ہی اور اپنی
تقصیرات کا دیکھنا یعنے ان دونون حالتون کے دیکھنے سو ایک حالت پیدا ہوتی ہے
جسکو حیا کہتے ہین آور فرمایا عنایت کا وجود آب وگل یعنے اس دنیا کے پہلے سے ہے
آور فرمایا حال ایک چیز ہی کہ دلمین آتی ہی لیکن ہمیشہ نہین رہتی آور فرمایا رضا اختیار کا
اٹھا دینا ہی آور فرمایا رضا یہ ہے کہ تو بلا کو نعمت شمار کرے آور فرمایا فقر بلا کا دریا ہے
اور خالی ہونا دل کا اشکال سے آور فرمایا خوف یہ ہی کہ تو خوف سے باہر نکل جائے تاکہ
ہر وقت پر تیرا عمل [illegible] ہے آور فرمایا صوم یعنی روزہ آدھی طریقت ہی آور فرمایا توبہ کے
تین معنی ہین اول ندامت دوم گناہ کے ترک پر پکا ارادہ سوم آپ کو ظلم اور خصومت سے
پاک صاف کرنا آور فرمایا ذکر کی حقیقت ذاکر کا فانی ہونا ہی ذکر مین اور ذکر کا فانی ہونا ہی
ذکر کے مشاہدہ مین آور فرمایا مکر یہ ہی کہ کوئی پانی پر چلتا ہی اور ہوا مین اڑتا ہی اور سب
[illegible] اور اسکے اشارے کی یہ حالت دیکھکر تصحیح کرتے ہین تا
[illegible] اس شخص کے نزدیک کر جاتا ہی اور فرمایا مرید کا مکر سے بے فکر و
[illegible] رہنا [illegible] اور واصل کا مکر سے بے فکر رہنا کفر ہے لوگون نے پوچھا کہ حضرت
[illegible] سالم خوش خرم سماع کے سننے ہی بیقرار ہو جاتا ہی اسکی کیا وجہ ہے
آپ نے فرمایا [illegible] شانہ نے روز ازل سے آدم علیہ السلام کی ذریات کو خطاب
[illegible] فرمایا تمامی ارواحین اس خطاب کی لذت مین مستغرق ہو گئین
[illegible] سماع [illegible] ہین اس کیفیت ولذت کا خیال انکی دل مین گذرتا ہے
[illegible] اور اسکی وجہ تو بیقرار ہو جاتی ہین لوگون نے تصوف کی حقیقت
دریافت کی [illegible] فرمایا [illegible] اوصاف کرنا ہی مخلوق کی طرف رجوع کرنے سے ورعلحدگی
[illegible] اور خواہش [illegible] ڈالنا [illegible] بشری صفات کا اور دور

Marfat.com

ہنا ہی نفسانی خواہشون سے اور اُترنا اور قائم ہونا ہی روحانی صفتون پر اور بلند ہونا ہی
دم حقیقی پر اور عمل مین لانا ہی اُس چیز کو کہ قیامت تک فائدہ دینے والی ہی اور نصیحت
نا ہی تمامی اُمّت کو اور پورا کرنا اور بجالانا ہی حقیقت کا اور پیروی کرنا ہی جناب پیغمبر خدا
ل اللہ علیہ وسلّم کی احکام شریعت مین اور پوچھا کہ تصوّف کیا ہی آپ نے فرمایا تصوّف ایک
رت ہی کہ اُسمین صلح نام کو نہین ہے اور حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ نے ذات تصوف سے پوچھا
پ نے فرمایا کہ حق تعالی تجکو اسکی دریافت سے دور رکھے خبردار تصوف کو ظاہر مین ڈھونڈھے و
ت سی سوال نہ کیجیو پھر حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ بہت گڑگڑائے آپ نے فرمایا صوفی ایک
ا ہی قائم بخدا اسطرح کہ کوئی اُنکو نہین جانتا سوای خدا کے اور لوگون نے آپ سے دریافت کیا
ام برائیون سے کیا چیز زیادہ بری ہی آپ نے فرمایا صوفی کے واسطے بخل کرنا اور توحید کو
یافت کیا آپ نے فرمایا توحید کے معنے یہ ہین کہ نا چیز وگم ہوجاوے [illegible]
ین علوم اور خدای تعالے لا موجود ہو جیسے کہ ہمیشہ تھا پھر پوچھا [illegible]
گی کی صفت تمامی خواری اور عجز [illegible]
صفت تمامی غلبہ اور بزرگی اور قدرت [illegible]
جائے یا اُسمین فنا ہوجائے [illegible] پوچھا آپ [illegible]
ا آپ اسکی شرح فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تو یہجانے کہ خلق کی حرکات [illegible]
ل ایسے خدا کے ہین کہ واحد ہی اور کوئی اسکا شریک نہین [illegible]
حید کی شرط کو بجالایا سوال کیا فنا سے اور بقا سے آپ نے فرمایا بقا [illegible]
فنا اُنکے واسطے کرنا [illegible] ہین۔ پوچھا تجرید کیا ہی آپ نے فرمایا
ظاہر خالی اور پاک ہو اعراض سے اور باطن [illegible]
پ نے فرمایا کہ محبوب کی صفتین محبت کی [illegible]
ضرت رسالت مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

Marfat.com

اُنسے سوال کیا آپنے فرمایا یہ ہی کہ حشمت اُٹھ جائے۔ سوال کیا تفکر سے۔ آپنے فرمایا کہ اسکی کئی قسمین ہین ایک تو تفکر ہے کہ خدای تعالی کی آیات مین کیجائے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ اُس سے معرفت پیدا ہوتی ہی اور ایک تفکر ہی خداے تعالی کی نعمتون اور احسانات پر کہ اُس سے محبت پیدا ہوتی ہی حق تعالے کے ساتھ اور ایک تفکر ہے حق تعالے کے وعدے مین اور اُس سے ہیبت پیدا ہوتی ہی حق تعالی سے اور ایک تفکر ہی نفس کی صفات مین اور خداے تعالی کے اُس احسان مین جو نفس پر ہے اور اُس سے حیا پیدا ہوتی ہی حق تعالے سے (یہان سے مقولہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کے وعدے مین فکر کرنے سے ہیبت کیون پیدا ہوتی ہی تو ہم اُسکو جواب دینگے کہ جب حق تعالے کے کرم پر بندے کو اعتماد اور بھروسا ہوتا ہی تو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ مین گناہ کرنے سے اسکے کرم سے محروم رہون گناہ سے بھاگتا ہی تو لوگون نے پوچھا کہ بندۂ عبودیت کی حقیقت کو کب دریافت کرتا ہی آپنے فرمایا جب کہ تمامی اشیاء کا حق تعالے کو مالک دیکھتا ہی اور ظہور مین آنا سب کا خدا سے دیکھتا ہے اور قیام سب کا خدا سے دیکھتا ہی اور سب کی جای بازگشت خدا کو دیکھتا ہی جیسے کہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَسُبحَانَ الَّذِی بِیَدِہٖ مَلَکُوتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُونَ جب کہ یہ تمامی باتین بندے پر ثابت ہوجاتی ہین عبودیت کے رتبے کو پونہچ جاتا ہی سوال کیا مُراقبے کی حقیقت سے آپنے فرمایا وہ ایک حال ہے جس مین صاحب مراقبہ کو انتظاری ہو اُس چیز کی کہ جسکی وقوع سے ڈرتا ہی اسلیے اُسکو اضطراب لاحق حال ہوتا ہی جیسے کہ کوئی شبخون سے ڈرے اور نہ سووے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا فَارْتَقِبْ یعنے فَانْتَظِرْ جسکے معنے ہین انتظار کر صادق اور صدیق اور صدق کی سوال کیا آپنے فرمایا صدق صفت صادق کی ہی اور صادق وہ ہی کہ جب اسکو دیکھے تو ویسا ہی دیکھے کہ تو نے اُسکی خبر سُنی ہو بلکہ جیسی اُسکی خبر ایکبار تجکو پونہچی تو ساری عمر اُسکو ویسا ہی یاد ہی اور صدیق وہ ہی کہ ہمیشہ صدق اُسکے افعال اور اقوال اور احوال مین ہو اخلاص سے سوال کیا آپنے فرمایا فَرْضٌ فِی فَرْضٍ وَنَفْلٌ فِی نَفْلٍ

Marfat.com

آپ نے فرمایا اخلاص فریضہ ہی ہر چیز مین کہ فریضہ ہووی جیسے کہ نماز وغیرہ اور جو نماز کہ فریضہ ہی
نہ ہی سنت مین ساتھ اخلاص کے رہنا اور ساتھ اخلاص کے رہنا مغز نماز ہی اور مغز نماز
سنت ہے پھر سوال کیا اخلاص سے آپ نے فرمایا اپنے فعل سے باہر آنا ہی یعنے اسکو اپنی لگے
سے اُٹھا دینا اور پھر نہ دیکھنا اسکو کبھی اور فرمایا اخلاص وہ ہی کہ تو نفس کو خدا کی واسطے سے
باہر نکال دے کیونکہ وہ دعوی ربوبیت کا کرتا ہی خوف سے سوال کیا آپ نے فرمایا ہر دم
عذاب کا امیدوار رہنا ہی پوچھا کہ بلا اُسکی کیا کام کرتی ہی آپ نے فرمایا گھریا ہے کہ مرد کو
صاف کرتی ہی اور جو کہ اس گھریا مین صاف ہوا ہرگز بلا اسکو منھ نہین دکھاتی سوال کیا
شفقت سے اور خلق سے آپ نے فرمایا یہ ہی کہ اپنی خواہش اور محبت جو چیز کہ طلب کرتے ہین تو
انکو دیوے اور انکا بار یعنے احسان انپر نہ رکھے کہ وہ اسکی برداشت نہین کر سکتی اور انکے
ساتھ ایسی بات جسکو وہ نجانتے ہون نہ کہے۔ پوچھا کہ تنہا ہونا کب سزاوار و شایان ہے
آپ نے فرمایا اسوقت کہ تو اپنے نفس سے تنہائی اختیار کری اور وہ چیز قبل از پیدایش تیری
لکھی ہے آج کے روز سبق تیرا ہووے پوچھا ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ دیندار کون ہے
آپ نے فرمایا درویش راضی برضاء الٰہی۔ پوچھا ہم صحبت کسکے ساتھ رکھین آپ نے فرمایا
ایسے شخص کے ساتھ کہ تمہارے ساتھ نیکی کرے اور اسکو فراموش کر دیوے اور اگر کوئی قصور
اسکی خدمت مین تم سی واقع ہو اسکو معاف کر دیوے۔ پوچھا کہ رونے سے فاضلتر کوئی اور چیز
بھی ہی آپ نے فرمایا ہان رونے پر نہ رونا پوچھا بندہ کون ہے آپ نے فرمایا وہ ہی کہ دونون
کی بندگی سے آزاد ہووے پوچھا مرید کون ہی اور مراد کیا ہے آپ نے فرمایا مرید وہ ہی کہ علم کی
نگہداشت مین ہووے اور مراد وہ ہی کہ حق تعالیٰ کی عنایت مین ہووے کیونکہ مرید ڈھونڈہ
اور مراد پرندہ ظاہر ہے کہ ڈھونڈہ اور پرندہ مین بہت فرق ہی تو [illegible]
آپ نے فرمایا دنیا کو ترک کر تو پاوے گا اور [illegible] پوچھا [illegible]
کیا ہی آپ نے فرمایا سر جھکانا اور زمین [illegible]

Marfat.com

نفس و خلق اور دنیا آپ نے فرمایا یہ حجاب عام کے لیے ہین لیکن وہ حجاب جو خاص کے
واسطے ہین وہ تین ہین عبادت کا دیکھنا ثواب کا دیکھنا کرامت کا دیکھنا اور فرمایا عالم کی
لغزش تو یہ ہے حلال سے طرف حرام کے اور زاہد کی لغزش جھکنا ہی بقا سے طرف فنا کے
اور عارف کی لغزش ڈگنا ہے کریم سے طرف کرامت کے پوچھا کہ مومن اور منافق کے دل کے
درمیان کیا ہی آپ نے فرمایا مومن کا دل ایک ساعت مین ستر بار گردش کرتا ہی اور منافق کا
دل ستر سال مین ایکبار بھی نہین پھرتا۔ نقل ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا
کہ فرماتے تھے ای پروردگار کل قیامت کو مجھے نابینا اٹھانا کیونکہ وہ شخص کہ تجھے نہ دیکھے
اُسکے لیے اندھا ہی ہونا خوب ہے تاکہ اور کسی کو بھی نہ دیکھے جب آپ کی وفات کا وقت
نزدیک آیا ایسا کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے وضو کراؤ لوگ وضو کراتے وقت شاید
انگلیون کا خلال بھول گئے آپ نے فرمایا تب خلال کیا پھر آپ سجدے مین گئے اور زار زار
روتے تھے تو لوگون نے کہا ای سردار طریقت اس تمامی طاعت اور عبادت کے ہوتے کہ
آپ آگے آپ بھیج چکے ہین یہ کیا وقت سجدے کا ہے آپ نے فرمایا کسی وقت جنید اسوقت سے
زیادہ محتاج نہ تھا اور قرآن پڑھنے لگے ایک مرید نے کہا آپ قرآن پڑھتے ہین آپ نے فرمایا
اس سے بہتر میرے واسطے اسوقت کون ہوگا کہ وہ وقت قریب آیا ہی کہ میرا اعمالنامہ طے کرین
اور مین اپنی ستر برس کی طاعت کو بچشم دید دیکھ رہا ہون کہ ہوا مین ایک بال کے تار مین
لٹک رہی ہی اور ایک زور کی ہوا چلکر اُسے ہلاتی ہی مین نہین جانتا کہ یہ ہوا قطعیت یعنے
بریدگی کی ہی یا وصلت کی اور ایک طرف جو نظر کرتا ہون تو پل صراط ہی اور دوسری طرف
ملک الموت اور قاضی کہ جسکی صفت عدل ہی توجہ نہین فرماتا اور راہ میرے آگے رکھی ہے
اور مین نہین جانتا ہون کہ مجھے کون سی راہ پر لیجانا چاہتے ہین پھر آپ نے قرآن مجید ختم کیا
اور سورہ بقرہ سے ستر آیتین پڑھین اور آپ اُسوقت نہایت بیقرار ہوئے اور حالت
سکرات مین پڑے تو لوگون نے کہا اللہ کہو آپ نے فرمایا مینے اُسکو فراموش نہین کیا ہے

Marfat.com

مجھکو یاد دلاتے ہو پھر تسبیح شروع کی اور انگلیوں کی پوروں پر پڑھنے لگے جب کہ شہادت کی انگلی پر پونہچے تو آپ نے اُسکو اُٹھا کر فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور آنکھیں بند کرلیں اور واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جب غسل دینے والے نے غسل کے وقت چاہا کہ پانی آپکی آنکھوں میں پونہچا دے ایک ہاتف نے آواز دی کہ اپنے ہاتھ کو ہماری دوست کی آنکھوں سے جدا رکھ کیونکہ ایسی آنکھیں جو ہماری نام کے ذکر سے بند ہوئیں ہمارے دیدار کے بغیر وا نہوں گی پھر غسل دینے والے نے بہت چاہا کہ اُنگلیاں جو وقت تسبیح کی شمار کے بند ہوگئی تھیں کھلیں نہ کھول سکا اور ایک آواز سنی کہ ایسا ہاتھ کہ جو ہماری نام سے بند ہوا ہماری حکم کے بغیر نہ کھلے گا اور جب جنازہ اُٹھایا ایک سفید کبوتر آیا اور آپکے جنازے کے ایک کونے پر بیٹھا اصحاب نے بہت کوشش کی کہ اُڑ جاوے نہ اُڑا اور بولا کہ مجھکو اور اپنے آپ کو رنج مت دو کیونکہ میرے پنجے عشق کی میخ سے جنازے کے کونے پر سلے ہوئے ہیں اور تم جنازے کے اُٹھانے کی تکلیف مت گوارا کرو کیونکہ آج کے روز حضرت جنید کا قالب نصیب کروبیان کا ہے اور اگر تمھاری بھیڑ بھاڑ نہ ہوتی تو انکا قالب سفید باز کی طرح ہوا میں اُڑتا پھر ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ آپنے منکر و نکیر کا جواب کیا دیا آپنے فرمایا جب کہ وہ دونوں مقرب حضرت جل و علا کی درگاہ سے اُس شوکت و عظمت کے ساتھ میری پاس آئے اور کہا من ربک میں نے اُنکی طرف دیکھا اور ہنسا اور کہا کہ اُس روز کہ مجھکو پوچھنے والا وہ تھا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ میں نے جواب دیا کہ بلیٰ اب تم آئے ہو کہ پوچھتے ہو تیرا خدا کون ہے جس شخص نے کہ جواب بادشاہ کا دیا ہو غلام سے کب ڈرتا ہے [illegible] اُسی کی زبان سے کہتا ہوں اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْن وہ دونوں یہ سنکے [illegible] چلے گئے اور باہم کہتے گئے کہ وہ ابتک محبت کے نشے میں [illegible]

خواب میں دیکھا پوچھا خداوند تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا [illegible]

تمامی اشارات اور عبادات برباد ہوگئیں [illegible]

جہان کے سیکڑوں ہزاروں [illegible]

حریری نے کہا میں نے حضرت جنیدؒ کو خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا رحمت کی اور بخش دیا اور کوئی چیز کام نہ آئی سوائے اُن دو رکعت نماز کے کہ آدھی رات کو پڑھتا تھا۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد مبارک پر استادہ تھے کسی نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا اور یہ شعر پڑھا۔ شعر: انّی لاستحیہ فی التراب حیاءنا ۔ کما کنت استحیت وھو یرانی یعنے مجھ کو اسی طرح شرم آتی ہے اس شخص سے کہ جو درمیان قبر کے ہے جس طرح کہ جب وہ میری طرف نظر کرتا تھا تب مجھے شرم آتی تھی یہ بھی ترجمہ اس شعر کا ہے جو حضرت فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بزرگوں کا حال حیات اور ممات میں یکسان ہے بس مجھے شرم آتی ہے کہ آپ کے مرقد مبارک کے سامنے مسئلے کا جواب دوں کیونکہ مجھے اسوقت بھی آپ سے ویسی ہی شرم ہے جیسے کہ زندگی میں تھی رحمۃ اللہ علیہ ؛۔

چوالیسواں باب حضرت عمرو بن عثمان مکّی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ طریقت کے شیخوں کے شیخ وہ حقیقت کی اصلوں کے اصل وہ عالم کی شمع وہ حرم شریف کے چراغ وہ انسان مَلَکی خواص حضرت عمرو بن عثمان مکّی قدس اللہ روحہ العزیز طریقت کے بزرگوں سے تھے اور اس قوم کے سرداروں سے تھے اور بڑے حشمت والے اور معتبر اس جماعت کے تھے اور تمامی اُنکے فرمانبردار و معتقد تھے اور آپ کا کلام مقبول انام تھا اور ریاضت اور ورع سے مخصوص تھے اور حقائق اور لطائف سے موصوف تھے آپکے کل اوقات بہت اچھی طرح گذرتے تھے سکر سے پاک تھے آپکی تصانیف طریقت میں عمدہ عمدہ ہیں آپ کے مرید حضرت جُنید بغدادی تھے حضرت ابوسعید خرازؒ کے صحبت یافتہ اور پیر حرم تھے سالہا سال مکّہ معظمہ میں معتکف رہے نقل ہے کہ ایک دن آپ نے حسینؒ بن منصور حلّاج کو دیکھا کہ کچھ لکھ رہے ہیں پوچھا کیا ہے کہا میں کچھ لکھتا ہوں

Marfat.com

ر قرآن کے ساتھ مقابلہ کرون حضرت عمرو بن عثمان رح نے اُنکے حق مین بددعا کی اور اُنکو
الدیا بزرگان دین نے اسطرح پر فرمایا ہے کہ حضرت منصور پر جو واقعہ کہ واقع ہوا وہ آپ ہی کی
ر دعا کا اثر تھا۔ نقل ہے کہ ایک دن گنج نامی کا ترجمہ آپنے مصلّے کے نیچے رکھا تھا آپ اُٹھکر
ضو کو گئے وضو کے درمیان آپکے دل مین آیا آپ باہر آئے اور فرمایا لے گئے جب دیکھا تو
ی الواقع لے گئے تھے آپنے فرمایا وہ مرد کہ وہ گنج نامہ لے گیا ہی اُسکے ہاتھ یا اُون کاٹین گے
ور سُولی پر چڑھائین گے اور اُسکو جلائین گے اور اُسکی خاک ورا کھ کو ہوا مین اُڑائین گے
ہ گنج نامی کو چُراتا ہے اُسکو گنج کے سر تک پونہچنا چاہیے اور اُس گنج نامی مین یہ لکھا تھا کہ
سوقت کہ آدم کی جان مینے قالب مین پھونکی تمام فرشتون کو فرمایا کہ سجدہ کرو سب نے سر
ماک پر دھرا مگر ابلیس لعین نے کہا کہ مین سر دونگا جان ہارونگا لیکن سجدہ نکرونگا اور مین لسند
رتا ہون کہ مجھی لعنت کرین اور باغی اور بدکار اور ریاکار کہین حاصلِ کلام یہ ہی کہ سجدہ نکرنا تھا
ورنہ کیا آخرکار حضرت آدم علیہ السّلام کے سر کو دیکھا اور اُسپر واقف ہوا اور یہی وجہ ہی ابلیس
لعین کے سوا کوئی آدم علیہ السّلام کے سر پر واقف نہوا اور کسی نے ابلیس لعین کے سر کو نہ جانا مگر
دم علیہ السّلام نے پس ابلیس لعین نے آدم علیہ السّلام کے سر پر اطلاع پائی اس سبب سجدہ نکیا
آخرکار دیکھا کیونکہ سر کے دیکھنے مین مشغول تھا ابلیس لعین اسی سبب سے مردود ہوا کہ اُس کی
آنکھون پر خزانہ رکھا تھا ارشاد ہوا کہ ہمنے ایک خزانہ خاک مین رکھا ہے اور شرط گنج وہ ہے
کہ ایک شخص دیکھے ولیکن شرط یہ ہی کہ سر اُسکا کاٹین تاکہ چغلخوری نکرے ابلیس لعین نے
زبان بلند کی کہ مجھے فرصت دیجیے اور مارے جانے سے امان۔ اگرچہ مین واقف اس گنج دہون
اور بے پرواہی کی شمشیر کو حکم ہوا کہ انک من المنظرین یعنے تحقیق تو مہلت دیا گیا
لیکن ہم تجکو خلائق مین متہم اور بدنام کرینگے تاکہ تو جو د کا لا نہ او ر ۔ ۔ ۔ کو
نہ جانے اور کہین کان من الجن ففسق عن امر ربہ ۔ ۔ ۔ شیطان رجیم سب بڑے کا اسلیے
کہ پھٹکارا ہوا ہی اور راندہ اور مردود اور بدنام ہو گیا مر ۔ حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ

کے گنج نامی کا یہ مضمون تھا اور تمامی کو کتاب محبت مین درج فرمایا ہو کہ حق تعالی نے دلون کو
جانون سے سات ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اُنس کے روضے مین رکھا اور سرّون کو جانون سے
ایک ہزار برس پہلے پیدا کیا اور وصل کے درجے مین رکھا اور ہر روز اُنپر تین سو ساٹھ نظرین
کرامت کی کین اور محبت کے کلمے جانون کو سُنوائے اور تین سو ساٹھ لطیفے اُنس کے دلون پر
ظاہر کیے اور تین سو ساٹھ بار کشفِ جمال کی سرّ پر تجلّی کی آخر کار اُن سب نے مخلوق مین نظر کی
اپنے سے بزرگتر کسی کو نہ دیکھا حق تعالی نے اسلیے اُنکا امتحان کیا سرّ کو جان مین محبوس و مقید
کیا جان کو دل مین قید کیا اور دل کو تن مین رکھا پھر عقل کو اُنمین مخلوط کیا اور نبیون کو بھیجا
اور اُنہی احکام دیے تب تو ہر ایک اُنمین سے اپنے اپنے مقام کا جویان ہوا حق تعالی نے اُنکو
نماز کا حکم فرمایا مطابق فرمان خدا کے تن نماز مین دل محبت مین مصروف ہوا جان ساتھ قربت
کے پہونچی سرّ وصلت سے واصل ہوا نقل ہے کہ حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے حرم
سے اہل عراق کو نامہ لکھا کہ اے جنید اے جریری اے شبلی جانو کہ تم عزیزون اور پیرون عراق سے
سنا اُنمین سے جو کوئی کہ زمین حجاز اور جمال کعبہ کا مشتاق ہو اُس سے کہدو لم تکونوا بالغیہ الا بشق
الانفس اور جو کوئی کہ بساطِ قرب اور درگاہ عزت کا شائق ہو اُس سے فرما دو لم تکونوا بالغیہ
الا بشق الارواح اور آخر نامے مین لکھا کہ یہ خط ہے عمرو بن عثمان مکی سے اور مرشدون اور
عزیزان حجاز سے کہ [illegible] اور برخود ہین اور اگر تمسے کوئی ہو کہ ہمت
بلند رکھتا ہو اُس سے کہدو کہ آئے اس راہ مین کہ ہمین دو ہزار آگ کے پہاڑ ہین اور دو ہزار
دریا غرق اور مہلک اور اگر [illegible] نہین [illegible] دعوی ست کرو کہ صرف دعوی پر کچھ نہین
[illegible] جنید رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچا آپ نے عراق کے پیرون اور مرشدون کو جمع کیا اور
[illegible] اُنکے سامنے پڑھا پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آؤ اور کہو کہ ان آگ کے
پہاڑون سے اُنکی کیا غرض ہے سب نے کہا کہ مراد اُس سے نیستی ہے جب تک کہ مرد دو ہزار بار
نیست ہو اور دو ہزار بار ہست نہو وہ حضرت جل وعلا کی درگاہ تک نہین پہونچتا حضرت جنید

Marfat.com

[illegible]ۃ اللہ علیہ نے فرمایا مینے اِن دو ہزار سے سوای ایک کے طے نہین کیا ہی حضرت حریری
[illegible]ۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ بڑی خوش قسمت اور صاحبِ نصیب ہین کہ آخرِ کار راہ کا ایک حصہ
طے کر لیا ہے مجھو دیکھو کہ ابھی تین قدم سے زیادہ نہین چلا ہون اُسوقت حضرت شبلی رحمۃ اللہ
[illegible]یہ ہای ہای کرنے لگے اور زار زار روئے اور فرمایا خوش حال آپ کا کہ آپ ایک پہاڑ کو طے
[illegible]ر چکے ہین اور ابھی آپ کہ تین قدم چلے ہین وای برحالِ من کہ مینے اِس راہ کی گرد بھی
[illegible]ر سے نہین دیکھی ہے۔ **نقل ہے** کہ جب عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک جوان
[illegible]وست کے ملنے کو کہ جو آپ کا بڑا رفیق تھا اصفہان مین آئے اتفاق سے وہ جوان بیمار ہو گیا
[illegible]ور بیماری طول پکڑ گئی ایک روز ایک جماعت اُسکی بیمار پرسی کو آئی جوان نے حضرت عمرو
[illegible]ن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اِشارہ کیا کہ قوّال کو فرمایئے کہ ایک بیت پڑھے حضرت شیخ
نے قوّال سے ایک عربی کی بیت پڑھنے کو جسکا ترجمہ یہ ہے ارشاد کیا۔ مین بیمار پڑا ہون کوئی
[illegible]یری پرسش کو نہین آتا حالانکہ مین ہمیشہ ہر ایک کی بیمار پرسی کو جایا کرتا تھا۔ جونہی وہ شعر
اُس جوان نے سنا فی الفور اچھا ہو گیا کمزوری اور ناتوانی بالکل رفع ہو گئی اُس جوان سے
[illegible]بے نے یہ معاملہ دیکھا اُس جوان کو حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور ایک
بزرگون سی ہوا۔ لوگون نے [illegible] اللّٰسلام کے معنی پوچھے آپ نے فرمایا مینے
[illegible]یہ ہین کہ جب بندی کی نظر علم وحدانیت کی [illegible] جلال [illegible]
ہو جاتا ہی بعد اسکے اُسکی نظر جس چیز پر پڑتی ہی وہ اسکو نیست و نابود دکھائی دیتی [illegible]
فرمایا خدا کری تم ایسے ہو جاؤ کہ [illegible] ایسی چیزین ذکر کرنے سے کہ خدای تعالی کی [illegible]
[illegible] یا ایسی ما چیزین کہ خدای تعالے کی صفات سے [illegible] کیونکہ خدای تعالی [illegible]
اور کفر [illegible] اور فرمایا جمع وہ ہی کہ حق تعالی نے خطاب کیا بندون کو [illegible]
وہ ہی کہ اسکے حالات سے بیان کرے اور فرمایا کہ دوستون کے وجد کی کیفیت بیان نہین
ہو سکتی کیونکہ وہ خدای تعالے کا بھید ہے نزدیک مومنون کے اور فرمایا اوّل [illegible]

Marfat.com

قربت ہے اور معرفت علم الیقین و حقیقت یقین اسکی - اور فرمایا اول مشاہدے سے ترقیات
یقین کو حاصل ہوتی ہیں اور یقین کا اول حقیقت کا آخر ہے اور فرمایا محبت داخل ہے
رضا میں اور رضا محبت سے علحدہ نہیں اسلیے کہ تو دوست نہیں رکھتا مگر اُس چیز کو
کہ اُس سے راضی ہووے اور راضی نہوگا جب تک کہ اسکو دوست نہ رکھے گا اور فرمایا
تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر وقت میں مشغول ساتھ اُس چیز کے ہووے کہ اُسوقت میں
وہ اولیٰ تر ہووے اور فرمایا صبر ٹھہرنا ہووے ساتھ خدای تعالے کے اور اختیار کرنا
بلا کا ساتھ خوشی اور آسانی کے - واللہ اعلم و احکم بالصواب ا-

چھیالیسواں باب حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ تعالے کے ذکر میں

وہ پاکی کے جہان کے پختہ و کامل وہ آتش کے مقام کے سوختہ و اکمل وہ شریعت کے محل کے
صدر نشین وہ حقیقت کے سمندر کے غوطہ زن تھے وہ ابو سعید خراز کہ عالم کے مقتدا اور فرزانۂ وقت کے
قطب حضرت ابو سعید خراز بزرگ مشائخون سے تھے اور قدیم نیکوکارون سے اور انوار باطنی سے منور
اور بہت ہی کار ورع اور نفس کشی میں کامل تھے اور کرامت مخصوص اور حقائق اور دقائق میں
اکمل اور ہر فن میں یکتا تھے اور مرید ذوالنون مصری کے تھے اور انکو لسان التصوف کہا ہے
اور بعد اس کے یہ بات پائی کہ اس علم میں کسی کو زبان حقیقت مثل آپ کے نہ تھی اور اس علم
میں چار سو کتابین تصنیف کی ہیں اور تجرید اور انقطاع میں بے مثل تھے اور اصل آپ کی بغداد
سے تھی اور ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تھے
اور طریقت میں مجتہد تھے اور اول اول بقا اور فنا کا بیان آپ ہی نے کیا اور اپنی طریقت کو
ان دونو عبارت میں شامل کیا اور بعض علوم میں ظاہری علما سے بعض نے آپ پر انکار کیا اور آپکو
کفر کی طرف نسبت کیا بوجہ بعض لفظون کے کہ آپ کی تصنیفات میں دیکھے اور اُس کتاب کا نام

ب السر تھا بڑی بڑی مفتی اُسکے معنی سمجھنے سے قاصر تھے اور آپ نے اُسمین منجملہ دیگر عبارت کے
رت بھی لکھی تھی۔ کہ اِنَّ عَبدًا اِذَا رَجَعَ اِلَی اللّٰہِ وَتَعَلَّقَ بِاللّٰہِ وَسَکَنَ فِی قُربِ اللّٰہِ
نَسِیَ نَفسَہٗ وَمَا سِوَی اللّٰہِ فَلَو قُلتَ لَہٗ مِن اَینَ اَنتَ وَ اَیشٍ تُرِیدُ لَم یَکُن لَہٗ جَوَابٌ
اِلَّا اللّٰہِ یعنے جب بندہ خدا کی طرف رجوع ہوا اور تعلق پکڑا ساتھ خدا کے اور اُسکے قرب مین
[illegible]ن ہوا بھی اپنے نفس کو بھی ماسوی اللہ کو فراموش کرتا ہی اگر اُس سے کہیں کہ تو کہاں سے ہے
[illegible]ر کیا چاہتا ہی اُسکو کوئی جواب اِس سے خوب تر نہ معلوم ہو کہ کہے اللہ یعنی اِس قوم کی
[illegible]ت مین خود حق جل شانہ فرماتا ہی کہ اگر قوم مین سے کسی کو پوچھین تو کیا چاہتا ہے تو دہ
[illegible]ے گا اللہ جل جلالہٗ اور اگر تمامی اعضا اُسکے اِس مقام مین بول مین آوین تو سب
[illegible]ا آواز بلند ہو کہ اللہ جل جلالہٗ کیونکہ ہر ایک عضو اُسکا نور سے معمور اور حق [illegible]
[illegible]ے مجذوب ہو جاتا ہی اور قُرب مین اِس حد کو پہنچتا ہی کہ کوئی شخص [illegible]
[illegible]مین کہہ سکتا اِسلیے اِس سے جو لفظ اللہ صادر ہوتا ہی اصل حقیقت ہوتا [illegible]
[illegible]ل ظاہر ہے کہ جو کوئی اِس مقام کو نہ پونہچا ہو وہ کیونکر اُسکے سامنے لفظ اللہ کہہ سکتا ہی
[illegible] عقلا کی نقل اِس مقام مین جگہ نہین پاتی ہی اور فرمایا [illegible]
[illegible]ت مین رہا کبھی میرے اور اُنکے درمیان مخالفت نہ آئی اِسلیے کہ مین اُنکے ساتھ [illegible]
[illegible]ا اور اپنے ساتھ بھی اور فرمایا سب کو اختیار دیا اور قرب [illegible]
[illegible]ختیار کیا کیونکہ مجھے طاقت قرب کی نہین تھی جیسا کہ لقمان نے کہا تھا [illegible]
[illegible]حکمت اور نبوت کے مینے حکمت کو اختیار کیا کیونکہ مینے اپنے مین [illegible]
[illegible] نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک رات مینے خواب [illegible]
[illegible]آسمان سے اُترے اور مجھ سے پوچھا کہ صدق کیا ہی مینے کہا [illegible]
[illegible]صدق اور پھر آسمان پر چلے گئے اور فرمایا ایک رات مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ
[illegible]علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ تو مجھکو دوست رکھتا ہے مینے کہا معاف [illegible]

Marfat.com

کہ خداوند عزّوجل کی دوستی مین ایسا مشغول ہون کہ ہر طرف سے بیخبر ہون فرمایا جسنے خدا
کو دوست رکھا اُسنے مجھی کو دوست رکھا اور آپنے فرمایا کہ مینے ابلیس لعین کو خواب
مین دیکھا مینے لاٹھی اُٹھائی کہ اُسکو مارون ایک ہاتف نے آواز دی کہ وہ عصا سے نہین
ڈرتا ہی بلکہ وہ اُس نور سے ڈرتا ہی کہ دل مین مومن کے ہوتا ہی مینے اُس سے کہا آ اُسنے کہا
مین تمھارے پاس آکر کیا کرون تمنے اُس چیز ہی کو دل سے نکال ڈالا ہی جس سے کہ مین
لوگونکو فریب دیتا ہون مینے کہا وہ کیا چیز ہے کہا دُنیا۔ بعد اسکے واپس چلا اور پھر
پلٹ کر دیکھا اور کہا مین تمھاری مین ایک لطیفہ پاتا ہون جس سے امید کرتا ہون کہ اُسکے
ذریعے سے مین تمسے اپنی مُراد پاؤن مینے کہا وہ کیا ہی کہا لڑکون کی مصاحبت اور
فرمایا کہ مین ... مین تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر تکیہ دیے تشریف لا رہے ہین اور
اور مین ایک بیت پڑھتا ہوا اپنی سینے پر اُنگلی سے اشارہ کر رہا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی بدی اسکی نیکی سے زیادہ ہی یعنے سماع نہ کرنا چاہیے نقل ہے
کہ حضرت ابوسعیدؒ کے دو بیٹے تھے ایک نے آپکے روبرو وفات پائی ایک رات آپنے اُسکو خواب
مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالےٰ نے تیری ساتھ کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے ہمسایے مین اُتارا
اور بزرگ کیا حضرت ابوسعیدؒ نے فرمایا ای بیٹے مجکو وصیت کر اُسنے کہا ای باپ بددلی سے خدای
تعالیٰ کے ساتھ معاملہ مت کرنا آپنے فرمایا اور کچھ کہو اُسنے کہا ای باپ اگر مین کہون تو
آپ طاقت نہین رکھتے آپنے فرمایا مین خدای تعالیٰ سے توفیق چاہونگا کہا ای باپ اپنے
اور خدای تعالیٰ کے درمیان ایک پیراہن کے سوا مت رکھ بعد اسکے حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ
علیہ تیس برس تک زندہ رہے آپنے دوسرا پیراہن نہ پہنا اور آپنے فرمایا کہ ایک وقت نفس نے
مجکو اسپر آمادہ کیا کہ خدائے تعالےٰ سے کوئی چیز چاہون ایک ہاتف نے آواز دی کہ خدائے تعالےٰ
سے خدای تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہ مانگا چاہیے۔ آپ کا مقولہ ہی کہ مین شرماتا ہون کہ جس

Marfat.com

…ہین کہ خداوند تعالےٰ کفیل رزق کا ہی مین دوسرے وقت کے واسطے نیر وغیرہ اُٹھا رکھون
…رآپنے فرمایا مین ایک مرتبہ جنگل مین جارہا تھا بھوک نے مجھپر غلبہ کیا نفس نے کچھ چیز طلب
…اور کہا کہ خدای تعالی سے کچھ چیز مانگ مینے کہا یہ کام متوکلون کا نہین ہے جب نفس نا اُمید ہوا
اُسنے دوسرا مکر شروع کیا اور کہا اگر تو کھانا نہین چاہتا ہی تو صبر کی توفیق چاہ مینے قصد کیا
…صبر پر توفیق چاہون حق تعالی کی پاکی میری شامل حال ہوئی مینے ایک آواز سُنی کہ یہ ہمارا
…دوست کہتا ہی کہ ہم اُس سے نزدیک تر ہین اور مقرر ہے کہ ہم اُس شخص کو جو ہماری طرف
…تا ہی ضائع نہین چھوڑتے تاکہ ہمسے صبر کی قوت چاہے اور اپنی عاجزی [illegible]
…رے اور خیال کرے کہ نہ اُسنے ہمکو دیکھا ہی اور نہ ہمنے اُسکو لینے کھانے کی [illegible]
…رنے سے محجوب ہوا جاتا تھا اسلیے کہ کھانا غیر ہمارا ہی اور صبر کی توفیق پا [illegible]
محجوب ہوا چاہتا تھا کہ صبر بھی غیر ہمارا ہی اور فرمایا ایک مرتبہ مین جنگل مین جا [illegible]
پاس کچھ بھی توشہ نہ تھا دن بھر بھوکا رہا جب منزل نظر آئی تو مین بہت خوش [illegible]
…یک چھوارونکا باغ تھا نفس نے تسکین پائی مینے قسم کھائی کہ اس منزل پر [illegible]
…مین اُتر پڑا اور اُسمین چھپ رہا اتفاق سے ایک قافلہ اُس منزل مین اترا [illegible]
…سمین مجھکو دیکھ لیا میرے پاس آئے اور بہت کچھ منت کرکے مجھے [illegible]
…کرنے کیسے جانا کہ مین یہان ہون اُنھون نے کہا ہمنے ایک آواز سُنی [illegible]
…کے اولیاؤن مین سے ایک آپ کو ریگ کے درمیان چھپا پایا ہے اُسکو [illegible]
…آئے اور فرمایا میرا چند روز تک یہی معمول تھا کہ دن رات مین ایک بار کھانا کھاتا تھا [illegible]
ایسا اتفاق ہوا کہ جنگل مین جارہا تھا تین روز تک کھانے کو کچھ نہ [illegible]
نہایت کمزور ہوگیا [illegible]
…بیٹھ رہا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو ایسا [illegible]
…یا کھانا اب ان دو سے جو تجکو پسند ہو [illegible]

فی الفور قوت و توانائی مجھ مین آگئی اور مینے اُسی طرح بے کھائے پیے بارہ منزلین طی کین نیز
فرمایا مین ایکروز دریا کے کنارے جا رہا تھا مینے ایک جوان کو دیکھا گدڑی پہنے تھا اور ایک
سیاہی کی دوات لٹکائے تھا مینے اپنے دل مین کہا اس جوان کی پیشانی سے روشن و ظاہر ہے
کہ اُسکا معاملہ ایسا نہین ہی آپ فرماتے ہین کہ جب مین اُسکے چہرے کی طرف نظر کرتا تھا تو کہتا تھا
کہ واصلون سے ہی اور جب دوات کی طرف دیکھتا تھا تو کہتا تھا طالب علمون سے ہی پھر آپ فرماتے ہین
کہ میرے دل مین آیا کہ آؤ اس سے پوچھون کہ کون ہی پھر آپ فرماتے ہین کہ مینے اُس سے
پوچھا اے جوان خدا کی طرف راہ کیا ہی اُسنے کہا راہین خدا کی طرف دو ہین ایک راہ خواص
کی راہ ہے اور دوسری راہ عوام کی راہ ہی آپ کو خواص کی راہ سے کچھ بہرہ نہین ہی ہان
عوام کی راہ یہی ہی جسپر تو چل رہا ہی اور اپنے معاملہ کو حق تعالی سے واصل ہونے کا ذریعہ
سمجھ رہا ہی اور دوات کو پردہ و حجاب خدا کی راہ کا خیال کر رہا ہی اور فرمایا ایک روز
مین جنگل کی طرف گیا چرواہے کے دس پھاڑنے والے کتون نے جو مجھے دیکھا آکر مجھکو گھیر لیا
مین بیٹھ گیا اور مراقبے مین ہو رہا ایک سپید کتا اُن مین تھا اُسنے اُن دوسرے کتون پر
حملہ کیا اور سب کو میرے پاس سے بھگا دیا اور خود مجھسے علیحدہ ہوا مین اُٹھا اور چلا وہ میرے ساتھ
ہو لیا لیکن جب تھوڑی دور جا کر نگاہ کی تو اُسکو نہ پایا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ ورع و
پرہیزگاری کا بیان فرماتے تھے اتفاق سے عباس المہتدی کا گذر ہوا اور کہا اے ابوسعید آپ کو
شرم نہین آتی کہ سایے مین دوانقی کے بیٹھا ہی اور زبیدہ کے حوض سے پانی پیتا ہی اور اسپر
یہ طرہ کہ ورع کا بیان کرتا ہی آپ نے فی الفور سر جھکا لیا اور فرمایا تم سچ کہتے ہو اور آپ کا مقولہ
دلون کی [illegible] اس شخص کی دوستی کے واسطے ہے جو اُنکے ساتھ نیکی کرتا ہے اور فرمایا
عجب ہی کہ جب خداوند تعالی کو محسن نہ جانے کیونکر دل بالکل اُسکو رہنے گا اور فرمایا دشمنی بعض
فقیرون کی بعضون کے ساتھ حق تعالی کی غیرت سے ہوتی ہی اسی سبب سے ایک دوسرے کے ساتھ آرام
نہین پا سکتے اور فرمایا حق تعالی اپنے اولیاؤن سے اعمال کا مطالبہ کرتا ہی کیونکہ وہ برگزیدہ

Marfat.com

رمقبول اُسکے ہین جب تو اُنپر روا نہین رکھتا کہ کچھ درمیان اُسکے اور اُنکے حائل ہو [illegible]
راپسند نہین کرتا کہ اُنکو اُسکے سوا کسی کام مین راحت و چین حاصل ہو اور فرمایا جب
ن تعالی چاہتا ہی کہ دوست پکڑے بندے کو اپنی ذکر کا دروازہ اُسپر کشادہ کرتا ہی پھر اُسکو
رانیت و وحدانیت کے محل مین اُتارتا ہی اور اپنی عظمت اور جلال کو اُسپر ظاہر کرتا ہی پس
وقت کہ اُسکی نظر اُسکے جلال اور عظمت پر پڑتی ہی وہ اپنی خودی سی پاک ہو کر حق تعالے کے
حفاظت مین ہو جاتا ہی اور فرمایا اوّل مقام اہل معرفت کا تحیر ہے ساتھ [illegible]
افتقار کے پھر سرور ہے ساتھ وصل و اتصال کے پھر فنا ہی ساتھ [illegible]
ربقا ہی ساتھ انتظار کے اور نہین پہنچی کوئی مخلوق اس مقام سے آگے اور اگر کوئی
ے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہونچے تو ہم کہین گے کہ پہونچے لیکن [illegible]
ن تعالی ایکبار متجلی ہوگا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ستّو بار [illegible] اُنکی حوصلے
ے موافق جیسا کہ پہلے اس سے ہم نے بیان کیا ہے ذکر حضرت ابو تراب [illegible]
ور فرمایا جو کہ گمان لیجاتا ہی کہ کوشش و مشقت سے واصل بحق ہوگا [illegible]
التا ہی اور جسنے کہ گمان کیا کہ بغیر کوشش و مشقت حق تعالی تک رسائی ہوگی [illegible] اپنے
اپ کو تمنای بے نہایت مین ڈالا اور فرمایا تعلق خدای تعالے کے قبضے مین [illegible] ملک
مین ہی جسوقت کہ بندے کو حق تعالے کا مشاہدہ ہوتا ہی خدا اور بندے کے درمیان اور
بندی کے اسرار اور بندے کے وہم کے درمیان سوای خدا کے کچھ باقی نہین رہتا اور فرمایا
بہتر وقت عزیز کو سوائے عزیز چیزون کے بدلے نہ دیا چاہیے اور بندے کی عزیز [illegible]
چیزون مین وہ شغل ہے کہ درمیان ماضی اور مستقبل کے ہو یعنی اپنے وقت [illegible]
اور فرمایا جو کہ نور فراست سے دیکھتا ہی نور حق سے دیکھتا ہی اور اُسکے علم کا مادہ [illegible] سے
ہوتا ہی اسلیے سہو و غفلت اُسکے پاس نہین پھٹکتی بلکہ حکم حق ہوتا ہی کہ بندے کی زبان
اُس سے گویا کرتا ہی اور فرمایا حق تعالی کے بندون مین ایک قوم ہی کہ خدا [illegible]

Marfat.com

خود اسنے اُنکو خاموش کر رکھا ہی اور وہ خدا سے فصاحت اور بلاغت کے ساتھ گویا ہین
اور فرمایا جس کسی کے دل مین معرفت نے قرار پکڑا اُسکو چاہیے کہ دونون جہان مین
اُسکے سوا نہ دیکھے اور اُسکے سوا نہ سُنے اور اُسکے سوا غیر کے ساتھ مشغول نہووی اور
فرمایا فنا فناء بندہ سے مُراد ہے ازروی بندگی اور بقا بقاء بندہ سے مُراد ہی ازروی
مشاہدۂ الٰہی اور فرمایا فنا محو ہونا ہی حق مین اور بقا حضور ہے ساتھ حق کے اور فرمایا
قُرب کی حقیقت پاکی دل کی ہی تمام چیزون سی اور آرام پکڑنا دل کا حق تعالےٰ کے ساتھ
اور فرمایا جو باطن کہ خلاف ظاہر ہو باطل ہے اور فرمایا ذاکر کا ذکر تین قسم پر ہی ایک تو وہ
ذکر کہ زبان سی ہوتا ہے اور دل اُس سے غافل ہوتا ہی اور اِسکو ذکر عادتی کہتی ہین اور دوسرے
وہ ذکر کہ زبان سے ہوتا ہی اور دل حاضر ہوتا ہی ایسا ذکر ثواب طلب ہے تیسرے وہ ذکر کہ
دل ذکر مین مشغول ہوتا ہی اور زبان گونگی۔ یہ ذکر ایسا ذکر ہی کہ اسکا مرتبہ خدا کے سوا
کوئی نہین جانتا اور فرمایا توحید تمام چیزون سی فانی ہوکر بالکل خدا کی طرف رجوع کرنا
اور فرمایا جب تک کہ عارف نارسیدہ ہی مدد چاہتا ہی ہر چیز سے اور جب کہ رسیدہ ہوتا ہے
خدا کی فضل سے سب چیزون سی مستغنی اور بے پروا ہوجاتا ہی اور ساری چیزین اُسکی محتاج
ہوجاتی ہین اور فرمایا قُرب کی حقیقت وہ ہی کہ دل مین کسی چیز کا خیال نہ گذرے اور اگر
سامنے بھی آئے تو اُسکی طرف توجہ نہو اور فرمایا علم وہ ہی کہ تجکو علم مین لاوی اور یقین وہ ہی
کہ اُٹھا لیوی تجکو اور فرمایا تصوف تمکین ہے وقت کے لوگون نی تصوف سے پوچھا آپنے فرمایا
وہ ہی کہ اپنے خداوند سے صاف اور اُسکے انوار سے معمور اور اُسکی اذکار سے پُر لذت رہی اور
لوگون نے پوچھا تصوف سے آپنے فرمایا کیا ہی گمان تیرا ساتھ اُس قوم کے کہ دیتے ہین
تاکہ آسایش پاوین اور منع کرتے ہین تاکہ نیاوین پھر ندا کرتے ہین ساتھ اسرار کے کہ ہرگز
کو اور نہ پاوے لوگون نے پوچھا کہ عارف روتا بھی ہی آپنے فرمایا ہان جب تک کہ راہ مین ہے
روتا ہے جب اصل کو پونہچا اور وصال کا ذائقہ چکھا اُسکا رونا موقوف ہوجاتا ہے اور فرمایا

Marfat.com

میں زاہد کا خوش نہووے کیونکہ ساتھ اپنے مشغول ہو اور فرمایا خلق عظیم وہ ہے کہ اسکو ہمت ہووے سوا خدا تعالیٰ کے اور فرمایا توکل دل کا بھروسا کرنا ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ پر اور فرمایا توکل ایک اضطراب ہے بے سکون اور ایک سکون ہے بے اضطراب یعنی صاحب توکل کو چاہیے کہ ماں باپ میں ایسا مضطرب ہے کہ ہرگز اسکو سکون نہووے اور قرب کی یافت میں [illegible] اسکو ایسا ہووے کہ ہرگز اسکو جنبش نہووے اور فرمایا جو کہ غالب نہیں آسکتا [illegible] درخدا تعالیٰ کے درمیان ہے تقویٰ اور مراقبہ اور کشف اور مشاہدہ [illegible] اور فرمایا عبودیت کی صفا پر مغرور ہونا چاہیے کیونکہ منقطع ہے نفس سے اور ساکن [illegible] کے لوگوں نے کہا کیا وجہ ہے کہ حق توانگروں کا درویشوں کو نہیں [illegible] فرمایا تین وجہ ہیں ایک وہ کہ مال انکا حلال نہیں دوسرے مال کے موافق [illegible] نہیں تیسرے یہ کہ درویشوں نے قناعت کو اختیار کیا ہے والسلام علیٰ [illegible]

چھیالیسواں باب حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ وحدت کے مجذوب وہ عزت کے مسلوب وہ قبلہ انوار وہ نقطۂ اسرار وہ اپنی آپ کو [illegible] درد اور دوری سے وہ لطیف عالم حضرت ابوالحسن نوری یکتائے زمانہ اور پیشوائے وقت اور ظریف اہل تصوف تھے اور شریف اہل محبت اور ریاضات غریب اور معاملات پسندیدہ اور نکات عالی اور رموزات عجیب اور نظر صحیح اور فراست صادق اور عشق کامل اور شوق بے نہایت رکھتے تھے اور مشائخ آپ کی مشیخت پر متفق تھے اور آپ کو امیر القلوب کہتے تھے اور [illegible] پکارتے تھے آپ مرید حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور حضرت [illegible] علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمانہ تھے اور طریقت میں مجتہد اور صاحب مذہب تھے اور علما اور مشائخ کے صاحب صدر تھے آپ طریقت میں [illegible]

Marfat.com

اور دلائل ساطع رکھتے تھے اور قاعدہ آپ کے مذہب کا یہ تھا کہ آپ تصوف کو فقر پر فضیلت دیتے تھے اور آپ کا معاملہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے موافق تھا اور آپ کی طریقت کی درویشوں سے ایک عمدہ روش یہ ہے کہ صحبت بے ایثار کو حرام جانے اور مصاحبت میں مصاحب کا حق اپنے حق پر اختیار کرے اور کہے صحبت درویشوں کے ساتھ فریضہ ہے اور گوشہ نشینی ناپسندیدہ اور ایثار صاحب صاحب پر مکرر بھی فریضہ کہے اور آپ کو نوری اس وجہ سے کہتے تھے کہ جب آپ اندھیری رات میں کلام فرماتے ایک ایسا نور آپ کے دہن مبارک سے باہر آتا کہ گھر روشن ہو جاتا اور بھی اس وجہ سے نوری کہا ہے کہ آپ اپنی فراست کے نور سے اسرار باطن سے خبر دیتے تھے اور اس وجہ سے بھی کہا ہے کہ آپ کا عبادت خانہ بیابان میں تھا کہ رات بھر اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ وہاں زیارت کو جاتے تھے رات میں ایک نور دیکھتے کہ چمکتا باہر آپ کے عبادت خانے پر متلالا رہا ہے اور ابو احمد مغازلی نے کہا ہے کہ میں نے کسی شخص کو نوری سے زیادہ عبادت کرتے نہیں دیکھا لوگوں نے کہا حضرت جنید کو انہوں نے کہا نہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اور نہ اور کسی کو۔ اور آغاز میں آپ کا یہ حال تھا کہ ہر روز علی الصباح گھر سے روٹیاں لیکر باہر تشریف لاتے کہ دکان کو جاتا ہوں اور روٹیاں خیرات کرتے اور مسجد میں جاتے اور ظہر کے وقت تک نماز میں مشغول رہتے پھر دکان پر آتے گھر کے لوگ جانتے کہ آپ جو روٹی لیکر گئے تھے دکان پر کھائی ہے اسی طرح سے آپ نے بیس برس تک کیا اور کوئی آپ کے احوال پر مطلع نہوا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے برسوں مجاہدہ کیا ہے اور گویا کہ آپ کو قید خانے میں ڈالا ہوا اور لوگوں سے ملنا جلنا بالکل ترک کیا ہے اور بڑی بڑی ریاضتیں کھینچی ہیں لیکن راہ نہ کھلی تو میں نے اپنے دل میں کہا اب ایسا کام کرنا چاہیے جس میں کشائش کار ہو یا میں مر جاؤں یا نجات ہی پا جاؤں یہ سوچ کر میں نے کہا اے تن تو نے برسوں اپنی مراد کے موافق کیا ہے اور دیکھا اور کہا اور گیا اور سنا اور آیا اور سویا اور اٹھا اور عشق کیا اور مزا اٹھایا اور اب جو تجھ پر ہے تو یہ سب تجھ پر تاوان ڈھونڈتا ہے اب تو کنوئیں کی طرف چل

Marfat.com

مین تجکو اُسمین قید کرون اور حق تعالی کے حقوق کا پٹہ تیری گردن مین ڈالون
تو اُسیر صابر رہیگا تو صاحب دولت ہوجائیگا اور ضرور ہے کہ تو حق تعالی کی راہ مین
[illegible]ل ہوگا ورنہ ہلاک ہی ہوجائیگا پھر مینے چالیس برس تک ریاضت کیا [illegible] رکھا
کہ اس جماعت کے دل نازک ہوتے ہین کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتے ہین اور سنتے ہین اُسکی اسرار پر
[illegible]ف ہوجاتے ہین لیکن مینے اپنے مین اُسنے کچھ بھی نہ دیکھا مینے کہا قول انبیا علیہم السلام
و اولیا رحمہم اللہ تعالے کا برحق و سچا ہی بیشک یا صفت مین میری ریا ہی اور نمایش بھر کیا ہو
یہ قصور میرا ہی اور بالیقین و ہان خلاف کو راہ نہین ہی پھر مینے کہا کہ اب اچھے طور سے ظاہر و
باطن پر نظر ڈالون اور غور کرون کہ کیا علت مجھ مین ہی بالآخر ثابت ہوا غور کے بعد مزاج لگا
نفس جیسے دل کے ساتھ ایک ہو گیا تھا اور جب نفس دل کے ساتھ گٹھ جاتا ہی تو یہ بلا و آفت
نازل ہوتی ہی کہ جو کچھ دل مین آتا ہی نفس بنا حصہ اُس سے اڑا لیتا ہی اور غور کرنے سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ دل حق تعالی کی درگاہ سے حظ و بہرہ پاتا رہا نفس دل سے اپنا حصہ لیتا رہا اور
ذرے اڑا تا رہا اور کسی طرح کی کمزوری و ناتوانی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] تو پھر مینے یہ تدبیر کی کہ نفس میرا [illegible] [illegible] [illegible]
اسکے خلاف کرنا شروع کیا مثلاً اگر اسکو [illegible] [illegible] [illegible]
خلوت یا ساتھ جلوت کے [illegible] ان سب کو ترک کر دیا [illegible] [illegible]
ظاہر ہونے لگی [illegible] نفس سے [illegible] پوچھا [illegible] [illegible]
کہدی کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کہنے لگا [illegible] [illegible] [illegible]
اللہ تعالی کا شکر کیا کہ یہ [illegible] [illegible]
اُنسے کہا کہ مجھے [illegible] [illegible] [illegible]
الٰہی کے مارے تیرا شکار ہوتا تو تیری [illegible] [illegible]

Marfat.com

کرامت وہ ہوتی کہ تو درمیان مین نہوتا سبحان اللہ وہ آزاد لوگ کیا مرد راہ خدا تھے نقل ہے
کہ جب غلام خلیل اس جماعت کی دشمنی پر آمادہ ہوا اور ہر ایک کے ساتھ خاص خاص طرح سے تعصب
ظاہر کی اور خلیفہ کے پاس جا کر کہا کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے کہ گیت گاتی ہے اور ناچتی ہے
اور کفر بکتی ہے دن بھر یہی حال رکھتی ہے اور اپنے گیتون مین کنایہ اور اشارے کے طور پر باتین کہتی
ہے میرے نزدیک یہ قوم زندیق و بے دین ہے اگر امیر المؤمنین انکے قتل کا حکم دیوے تو مذہب
زنادقہ نیست و نابود ہو جاوے کیونکہ یہ جماعت تمامی کی سردار ہے اور یہ اگر نیک کام خلیفہ کے ہاتھ سے ہو
تو مین اسکا ضامن ہون کہ روز قیامت کو ایک بڑا ثواب خلیفہ کو حاصل ہوگا خلیفہ نے حکم دیا کہ ان
سب کو حاضر کرو ملازم خلیفہ کے حضرت ابو حمزہ اور رقام اور شبلی اور نوری اور جنید اور ان سب کے
اصحاب کی ایک جماعت غرض یہ ہے کہ سب کو خلیفہ کے روبرو لے گئے پھر خلیفہ نے حکم دیا کہ ان سب کو
قتل کرو تو جلاد نے حضرت رقام رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا حضرت نوری رحمۃ اللہ
علیہ جھٹ لپک کر حضرت رقام کی جگہ جا بیٹھے ہنسی خوشی اور مسکراتے ہوئے تمام ارکان سلطنت اس
بات سے تعجب مین آئے اور کہنے لگے ای جوان تلوار ایسی چیز نہین ہے کہ اسپر جلد بازی کرین اور ابھی
تیری باری نہین ہے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری طریقت ایثار پر ہے اور دنیا مین
سب سے عزیز تر چیز زندگانی ہے مین چاہتا ہون کہ ان چند سانسون کو ان بھائیون کے کام مین
کرون تاکہ بقیہ عمر کو بھی ایثار کیا ہو حالانکہ ایک نفس دنیا مین میرے نزدیک آخرت کے ہزار سال سے
دوست تر ہے اسلیے کہ یہ سرای خدمت ہے اور وہ سرای قربت اور قربت خدمت سے حاصل ہوتی ہے
خلیفہ نے حضرت نوری کے اس انصاف اور اس قدم صدق سے متعجب ہو کر حکم دیا کہ توقف کرو اور
قاضی کی طرف رجوع کرو اور قاضی کو حکم دیا کہ انکے کام مین نظر کرے قاضی نے کہا کہ بغیر کسی دلیل
و حجت کے انکو منع نہین کر سکتے اور قاضی جانتا تھا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ علوم مین کامل ہین
اور حضرت نوری کا کلام سن ہی چکا تھا اپنے دل مین کہا کہ اس دیوانہ مزاج یعنی حضرت شبلی رحمۃ اللہ
علیہ سے کوئی ایسا مسئلہ فقہ کا پوچھون کہ جسکا انکو جواب نہ آئے پوچھا کہ بیس دینار پر کیا زکوۃ دینا چاہیے

Marfat.com

ضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ساڑھے بیس دینار دینا چاہیے قاضی نے کہا یہ کس نے کیا ہے
رمایا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہے کہ چالیس ہزار دینار دیدیے اور کچھ بھی اٹھا نہ رکھا
اضی نے کہا کہ یہ آدھا دینار کیسا ہے کہ آپ نے کہا۔ آپ نے فرمایا کہ تاوان ڈھونڈا کہ اُن بیس دینار رکھو
ہوں جمع کیا کہ آدھا دینار اور اُسکو دینا پڑا۔ پھر حضرت نوری سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے فی الفور
واب دیا قاضی شرمندہ ہوا اُسوقت حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے قاضی تو نے یہ سب پوچھا
یکن ابھی کچھ نہ پوچھا کہ خدائے تعالیٰ کے ایسے مرد ہیں کہ سب کا قیام اسی پر ہے اور سب کی حرکت
و سکون اُسی پر ہے اور سب زندہ اسی سے ہیں اور بولنا اور خاموش رہنا سب کا اُسی سے ہے اور
رکت پانے والے اسی کے مشاہدے سے ہیں اگر ایکدم حق تعالیٰ کے مشاہدے سے باز رہیں۔
انکی جان نکل جائے اُسی سے سوتے ہیں اور اُسی سے کھاتے ہیں اور جس چیز کی حاجت ہو
اسی سے مانگتے ہیں اور اسی سے دیکھتے ہیں اور اُسی سے سنتے ہیں اور اُسی کے پاس موجود رہتے
ہیں اگر علم ہے تو یہ ہے نہ یہ کہ تو نے پوچھا قاضی آپ کی بات سے متحیر ہو گیا خلیفہ سے کہا کہ اگر
یہ لوگ زندیق اور ملحد ہیں تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ روئے زمین پر موحد نہیں ہیں پھر خلیفہ نے
سب کو اپنے پاس بلایا اور بہت کچھ مہربانی فرمائی اور کہا جو کچھ مانگنا ہو مانگو سب نے کہا ہماری
حاجت اور آرزو یہی ہے کہ ہم سب کو آپ بخوشی دل سے فراموش کر دیں یعنی یہ نہیں کہ آپ اپنی
قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور نہ یہ کہ اپنے رد سے مجبور کریں کیونکہ ہمارے واسطے آپ کی جدائی
آپ کے قبول کے مثل ہے اور آپ کا قبول آپ کے رد کے مثل ہے خلیفہ بہت رویا اور سب کو بڑی
عزت اور حرمت سے رخصت کیا۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible]
[illegible] اپنی داڑھی کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے فرمایا [illegible]
باز رکھ یہ بات خلیفہ کو پہنچائی تمام فقیہوں نے اتفاق کیا کہ [illegible]
قتل کرنا چاہیے پس آپ کو خلیفہ کے آگے لے گئے خلیفہ نے پوچھا یہ بات آپ نے کس لئے فرمایا
ہاں کہا کیوں آپ نے فرمایا بندہ کی [illegible] خدا کی ملک ہے کہنا چاہئے [illegible]

Marfat.com

داڑھی کسکی ملک ہوئی کہا اُس شخص کی ملک ہے کہ بندہ جسکی ملک ہے پس خلیفہ نے کہا
الحمد للہ کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے اُسکے قتل کرنے سے بچایا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ چالیس برس ہوئے کہ میرے نفس اور دل کے درمیان جدائی ہی کہ اس چالیس برس مین
کوئی آرزو نکی اور نہ کسی شہوت کی طرف نہ لے گیا اور کچھ میرے دل مین نہ آیا اور یہ سب
اُس وقت ہوا کہ مینے خدائے تعالیٰ کو پہچانا اور فرمایا کہ مینے غیب مین چھپا ہوا نور دیکھا ہمیشہ
اُسکی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ مین تمامی وہ نور ہوگیا اور فرمایا کہ ایک مرتبہ مینے حق تعالیٰ
سے درخواست کی کہ مجھکو حالت دائمی عطا فرمائے ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای ابو الحسن دائمی پر
صبر نہو سکیگا سوائے دائم کے۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حضرت نوری
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فریادرسی کے لیے اپنی آپ کو حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ کے آگے خاک پر ڈالا اور کہا کہ ایک مقابلہ سخت درپیش ہوا ہی اور طاقت میری
طاق ہوگئی ہی تیس برس ہوتے ہین کہ یہ معاملہ ہو رہا ہی کہ جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو مین گم
ہو جاتا ہوں اور جب مین ظاہر ہوتا ہون تو وہ گم ہو جاتا ہی اور اُسکا حضور میری غیبت مین ہے
بہت کچھ زاری کرتا ہون لیکن وہ یہی کہتا ہی کہ یا تو مین ہی رہونگا یا تو ہی حضرت جنید نے
اصحاب سے فرمایا دیکھو ایسے شخص کو کہ درماندہ اور آزمودہ اور متحیر حق تعالیٰ کا ہے پھر حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ای نوری ایسا رہنا چاہیے کہ خواہ ظاہر ہو خواہ باطن تو نہ رہے
بلکہ تمام وہی وہ رہے۔ نقل ہے کہ ایک جماعت نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر
خبر دی کہ تین رات دن گذر گئے ہین کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک پتھر پر بیٹھے ہین اور
اللہ اللہ کہہ رہے ہین نہ کچھ کھایا ہی نہ کچھ پیا ہے اور نہ سوئے ہین ہان البتہ نماز کے وقت
نماز ادا کر لیتے ہین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے کہا وہ ہوشیار ہی فانی نہین ہے
اسلیے کہ نماز کے وقتون کو جانتا ہی اور اُنکے آداب بجا لاتا ہی بس یہ تکلیف ہے نہ فنا
کیونکہ فانی کو کسی چیز کی خبر نہین رہتی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسطرح نہین ہے

Marfat.com

کہ تم کہتے ہو کیونکہ وہ وجد مین ہی اور جو لوگ کہ وجد مین ہوتے ہین محفوظ ہوتے ہین پس خدا انکو نگاہ رکھتا ہے اِس سے کہ وقت خدمت کے خدمت سے محروم رہین پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور فرمایا ای ابوالحسن اگر آپ جانتے ہو کہ اُسکو خروش پسند ہے اور اِس مین فائدہ ہی تو مین بھی خروش مین آؤن اور اگر آپ جانتے ہو کہ رضا بہتر ہے تو اُسپر راضی ہو جیے تا کہ آپ کا دِل خروش سے فارغ ہو حضرت نوری خروش سے باز رہے اور فرمایا کہ آپ میری بڑے نیک اُستاد ہین نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز وعظ فرما رہے تھے حضرت نوری تشریف لے گئے اور ایک کنارے کھڑے ہو گئے اور کہا السّلام علیک یا ابابکر حضرت شبلی نے فرمایا وعلیک السّلام یا امیر القلوب آپ نے فرمایا کہ حق تعالی راضی نہین ہوتا ایسے عالم سے کہ جسکا علم کے موافق عمل نہو لیئے ایسا ہی ہونا چاہیے کہ کہتا ہی اگر آپ کا عمل موافق گفتار کے ہی تو خیر ورنہ منبر سے اُتر آئیے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے غور کیا آپ کو بالکل ٹھیک نہ پایا اُتر آئے اور چار مہینے تک گھر مین بیٹھے رہے اور باہر نہ نکلے بعد اسکے لوگ جمع ہوئے اور آپ کو باہر لائے اور منبر پر بٹھایا حضرت نوری نے خبر پائی تشریف لے گئے اور فرمایا یا ابابکر آپ نے اپنی آپکو لوگون سے چھپایا اِسلیے اُنھون نے آپ کو منبر پر بٹھایا اور مینے اُنکو نصیحت کی مجھے پتھرون سے مار مار کر نکالا اور گھورون مین ڈال دیا حضرت شبلی نے فرمایا یا امیر القلوب آپ کی نصیحت کیا تھی اور میرا پوشیدہ ہونا کیا تھا آپ نے فرمایا میری نصیحت وہ تھی کہ مینے خدای تعالے کی خلق کو خدا ے تعالی سے چھڑایا اور آپ کا پوشیدہ ہونا یہ تھا کہ تو حجاب ہوا درمیان خلق کے اور خدا ے تعالی کے۔ اور آپ کون ہین کہ درمیان اُسکی خلق کے واسطہ ہون پس مین نہین دیکھتا ہون آپ کا کام سوای فضولی کے اور کچھ نقل ہے کہ ایک جوان پابرہنہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے واسطے اصفہان سے روانہ ہوا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک مرید کو حکم دیا کہ ایک فرسنگ راہ کو

Marfat.com

چیتھڑے پھاڑ ڈال کیونکہ ہمارا ایک معتقد پابرہنہ آرہا ہے گویا کہ آپ کو اُسکے آنے کا کشف ہوگیا تھا جب وہ جوان راہ سے پہنچا لوگون نے پوچھا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے کہا اصفہان سے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر وہ بادشاہ کہ اصفہان مین ہے ایک محل ہزار دینار کی لاگت کا طیار کرتا اور ایک کنیزک ہزار دینار کی خریدتا اور دوسرے اسباب اور لوازمات کے ساتھ تجھکو دیتا تو تو اس طلب کے مقابلے مین قبول کرتا یا نہین اور ایسا ہی ہوا تھا کہ اصفہان کا بادشاہ جیسا کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے کرامت سے فرمایا اُس جوان کو دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ محل اور کنیزک اور زر ونقد سب لے اور اس طلب سے باز رہ لیکن اُس جوان نے نہ منظور کیا تھا اور آیا تھا اب جب کہ جوان نے اپنی تمامی کیفیت آپکی زبان مبارک سے سُنی بیقرار ہوگیا اور شور وفریاد کرنے لگا کہ تجھ پر مت مار حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اٹھارہ ہزار عالم کو ایک طباق پر رکھکر تیرے آگے دھریں اگر تو اسکی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھے تو اسکو پھر زیب نہین دیتا کہ خدا تعالےٰ کا ذکر کرے نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کے پاس بیٹھے تھے اور دونون زار زار رورہے تھے جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اپنے یارون کی طرف منہ کرکے کہا تم جانتے ہو وہ کون تھا اُنھون نے کہا نہین آپ نے فرمایا ابلیس لعین تھا کہ اپنی خدمتون کا ذکر کرتا تھا اور فراق وجدائی کے درد سے اسطرح روتا تھا کہ مین بھی اُسکے ساتھ روتا تھا حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک روز حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ خلوت مین تھے اور مناجات کررہے تھے مین کان لگائے تھا کہ کیا کہتے ہین آپ کہہ رہے تھے ای بار خدا آپ دوزخیون پر عذاب کرینگے حالانکہ سب آپکے علم اور قدرت اور ارادت قدیم کے پیدا کیے ہوئے ہین اور جبکہ آپ دوزخ کو لوگون سے پُر کرینگے حالانکہ آپ قادر ہین اسپر کہ دوزخ کو مجھ سے پُر کردیوین اور اُن سب کو بہشت مین داخل فرمادیوین حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین یہ باتین سُنکر متحیر وحیران رہ گیا پھر مینے اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ کوئی آیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ ابوالحسن سے کہدے کہ ہمنے تجکو اس تعظیم اور شفقت کے

Marfat.com

جب کہ تجکو ساتھ خلق کے ہے بخشدیا۔ نقل ہے کہ حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے ایک طواف گاہ کو خالی پایا مین طواف کر رہا تھا جب کہ مین حجر الاسود کے قریب پونہچا تھا یہ دُعا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی حَالاً وَصِفَةً لَا اَتَغَیَّرُ مِنْهُ یعنے خدایا مجھے ایسی صفت اور حالت عطا کر کہ اُس سے آخر حال تک نہ پھرون۔ ناگاہ مینے کعبے کے درمیان سے ایک آواز سُنی کہ یا ابا الحسن تو چاہتا ہی کہ ہمارے ساتھ برابری کرے وہ ہم ہی ہین کہ اپنی صفات سے نہین بدلتے لیکن بندون کو بدلنے والا رکھتے ہین تاکہ ربوبیت عبودیت سے ظاہر ہو۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین ایک روز حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا مینے آپ کو دیکھا کہ مُراقبے مین محو ہین ایسے کہ آپ کے بدن کے رونگٹے تک حرکت نہین کرتے تھے مینے کہا آپ نے ایسا خوب مُراقبہ کس سے سیکھا ہی آپنے فرمایا بلّی سے کہ چوہے کے بل پر تھی اور مجھ سے بہت درجہ ساکن زیادہ تھی۔ نقل ہے کہ ایک رات اہلِ قادسیہ نے ایک آواز سُنی کہ ایک ولی اللہ تعالی کے ولیون سے اِس بیابان مین ہی اور وہان درندے اور گزندے ہین اُسکو پاؤ تمامی باہر آئے اور درندون کے جنگل مین گئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ایک قبر کے اندر آپ بیٹھے تھے اُن لوگون نے بہت کچھ کہا سنا اور آپ کو اپنے ہمراہ شہر مین لائے پھر آپ سے پوچھا کہ یہ کیا حال تھا آپنے فرمایا مین چند روز سے بیابان مین تھا مینے کچھ کھانا نہ پایا جب شہر کے قریب پونہچا اور مینے کھجورکا باغ دیکھا تو نفس نے بہت خوشی منائی اور مجھ سے کھجورون کی درخواست کی مینے کہا تجھے ابھی کچھ آرزو باقی ہی آمین تجکو اِس جنگل مین اُتارون تاکہ شیر تجکو پھاڑ ڈالین۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ غسل فرماتے تھے ایک چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر لے گیا آپ ابھی پانی سے باہر نہ نکلے تھے کہ چور واپس آیا اُسکے ہاتھ سوکھ گئے تھے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ [illegible] جب میرے کپڑے واپس لے آیا آپ بھی اُسکے ہاتھ اچھے کر [illegible] نقل ہی کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ [illegible] تعالے آپکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہی آپنے فرمایا

Marfat.com

کہ جب مین حمام مین جاتا ہون میری کپڑون کی نگہبانی کرتا ہی تو لوگون نے کہا کیونکر آپ نے فرمایا ایک روز مین حمام مین گیا ایک شخص آکر میری کپڑے اُٹھالے گیا مینے کہا خدایا کپڑے میری مجھے دے فی الفور وہ شخص آیا اور میری کپڑے مجکو واپس دیے اور معذرت کی۔ نقل ہی کہ ایک مرتبہ بغداد کے کھجورون کے بازار مین آگ لگی بہت لوگ جل گئے دو غلام بچے رومی بہت خوبصورت صاحب جمال تھے آگ نے اُنکو بھی گھیر انخاسی دور سے فریاد کرتا تھا اور غلامون کا خواجہ کہہ رہا تھا جو کہ میرے ان دونون غلامونکو اس آگ کے درمیان سے باہر نکالے گا مین اُسکو دو ہزار دینار مغربی دونگا لیکن کسی شخص کی یہ مجال نہ تھی کہ اُسکے پاس بھی پھٹک سکی ناگاہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ وہان جا نکلے اور وہ واقعہ مشاہدہ کیا آپ نے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اُس آگ کے اندر قدم رکھا اور اُن دونون غلامون کو باہر سلامت نکال لائے غلامون کے خواجہ نے دو ہزار دینار حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیے آپ نے فرمایا انکو اُٹھالے اور ایسے خداوند تعالے کا شکر کر جسنے یہ منزلت اور مرتبت نہ لینے کی وجہ سے ہمکو عطا کی ہی کیونکہ ہمنے دُنیا کو آخرت سے بدلا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک خادمہ زیتونہ نام تھی وہ خادمہ بیان کرتی ہے کہ مین ایک روز روٹی اور دودھ آپ کے آگے لے گئی تاکہ آپ نوش فرماوین دیکھتی کیا ہون کہ آپ آگ کا انگارا ہاتھو مین لیے مل رہے ہین اور آپ کے ہاتھ کی اُنگلیان کالی ہین آپ اسیطرح کالی اُنگلیون سے روٹی کھانے لگے مینے اپنے دل مین کہا کہ یہ بڑا بدسلیقہ شخص ہے کہ کالی اُنگلیون سے روٹی کھاتا ہی اور نہیں دھوتا ہی فی الفور ایک شخص آیا اور اُس خادمہ کو گرفتار کر کے کہنے لگا کہ تو پاجامہ چورا کر لے گئی ہی اور اُس کو کوتوال کے پاس لیجانے لگا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا اُسکو مت ستاؤ کہ جامہ ابھی لاتے ہین اتنے مین ایک شخص آیا اور وہ جامہ لایا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے زیتونہ سے فرمایا پھر کہے گی کہ کیا بدسلیقہ آدمی ہی کہ بے ہاتھ دھوئے کھانا کھاتا ہی خادمہ نے کہا کہ مینے توبہ کی۔ نقل ہی کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کو دیکھا کہ اُسکا

Marfat.com

بوجھ پڑا تھا اور گدھا اسکا مر گیا تھا اور وہ شخص نہایت حیران تھا اور زار زار رو رہا تھا
حضرت نوری رح نے اس گدھے کے ایک ٹھوکر مار کر کہا کہ اٹھ کیا موقع سونے کا ہے فی الفور وہ
گدھا اٹھ کھڑا ہوا اس شخص نے بوجھ اسپر لادا اور اپنی راہ لی نقل ہے کہ حضرت نوری
رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بیمار پرسی کو آئے اور پھول اور
میوے لائے بعد اسکے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ مع
اصحاب کے انکی بیمار پرسی کو گئے جب پہنچے تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یارو ہر ایک
تم سے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری سے ذرا ذرا سا حصہ بانٹ لیوے جب کہ تم یاران ہو کر کہا
کہ بانٹ لیا حضرت جنید اسی دم اچھے ہوگئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا
کہ جب کسی کی بیمار پرسی کو جائے تو اس طرح جائے نہ اس طرح کہ پھول اور میوہ لیجائے اور حضرت
نوری رح نے فرمایا کہ مینے ایک ضعیف بوڑھے کو دیکھا کہ اسکو کوڑے سے مار رہے تھے اور وہ کچھ غل و
شور نہیں کرتا تھا اور صبر کے ساتھ خاموش تھا جب اسکو قیدخانے بھیجا تو مین اسکے پیچھے پیچھے گیا
اور مینے کہا اے بوڑھے تو ایسا تو ضعیف و ناتوان ہے لیکن تعجب ہے کہ تونے صبر کیونکر کیا اسنے کہا اے
فرزند ہمت سے بلا کی برداشت کر سکتے ہین نہ تن سے مینے کہا تیرے نزدیک صبر کیا ہے اسنے کہا یہ
کہ بلا و آفت مین مبتلا ہونے کو ایسا سمجھے جیسا کہ بلا سے نجات پانے کو سمجھتا ہے لوگون نے پوچھا
کہ معرفت کا راستہ کیا ہے آپ نے فرمایا سات سمندر آگ اور نور کے ہین جب کہ ان ساتون کے پار
جاتا ہے اسوقت معرفت کا لقمہ ہوتا ہے اور علم اولین اور آخرین اسپر منکشف ہوجاتا ہے نقل ہے
کہ ایک روز حضرت ابوحمزہ قرب کا بیان فرما رہے تھے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوحمزہ
کے ایک مرید سے فرمایا کہ ابوحمزہ سے کہدو کہ نوری سلام کے بعد کہتا ہے کہ قرب کا
لوگ مین بعد کا بعد ہے لوگون نے عبودیت سے سوال کیا آپ نے فرمایا مشاہدہ ربوبیت ہے پوچھا کہ
آدمی خلق کو نصیحت کرنے کا مستحق کب ہوتا ہے آپ نے فرمایا اسوقت کہ خدا تعالیٰ کو پہچان جاوے
اور اسکو وہ توفیق حاصل ہو کہ خدا کی مخلوق کو اسکو سمجھا سکے اور اگر خود ہی خدا کو نہ پہچانا اور نہ سمجھا

Marfat.com

تو اسکی بلا حق تعالے کے شہرون اور بندون مین وبای عام کی طرح پھیلتی ہی لوگون نے اشارت سے سوال کیا آپنے فرمایا اشارت بیان سے باہر ہی اور پانا اس اشارت کا حق سے استغراق اسرار ہے ساتھ صدق کے۔ سوال کیا وجد سے آپنے فرمایا خدا کی قسم زبان اسکی حقیقت کی تعریف سے رک گئی ہی اور ادب کی بلاغت اُسکے جواہر کی صفت سے گونگی ہی کیونکہ وجد ایک بہت بڑا کار ہی اور کوئی درد لا علاج زیادہ وجد کے علاج سے نہین ہے اور فرمایا وجد ایک شعلہ ہی کہ سر مین بھڑکتا ہی اور شوق سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل اعضا حرکت مین آتے ہین خوشی سے یا غم سے۔ پوچھا دلیل کیا ہی اوپر خدای تعالی کے۔ آپنے فرمایا خدای تعالے ہی۔ لوگون نے کہا پس حال عقل کا کیا ہی آپنے فرمایا عقل نہایت عاجز ہے اور عاجز دلالت نہین کرسکتا ہان اُس عاجز پر کہ مثل اُسکے ہووی اور فرمایا راہ مسلمانی خلق پر بند ہی جب تک سر اوپر خط فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ رکھین ہرگز کشادہ نہووی اور فرمایا صوفی وہ قوم ہے کہ اُنکی جان بشریت کی کدورت سے آزاد ہوئی ہے اور نفس کی آفت سے صاف ہوئی ہی اور ہوا سے نجات پائی ہی تب صف اوّل اور درجہ اعلیٰ مین حق کے ساتھ آرام و راحت حاصل کیے ہین اور اُسکے غیر سے بھاگے ہوئے ہین نہ مالک رہے ہین نہ مملوک اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ کوئی چیز اُنکی قید مین نہووے اور وہ کسی چیز کی قید مین نہووے اور فرمایا تصوف نہ رسوم ہی نہ علوم لیکن اخلاقی ہی یعنے اگر رسم ہوتا تو مجاہدہ سے ہاتھ آتا اور اگر علم ہوتا تعلیم سے حاصل ہوتا بلکہ اخلاقی ہی۔ تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللہِ اور حق تعالے کے خلق پر [illegible] ہونا نہ رسوم پر منحصر ہے اور نہ علوم پر اور فرمایا تصوف آزادی ہے اور جوانمردی اور چھوڑنا تکلف کا اور فرمایا تصوف تمامی نفس کے حصون اور نصیبون کا ترک کرنا ہے حق تعالی کی نصیب کے واسطے اور فرمایا تصوف دنیا کی دشمنی اور مولا کی دوستی ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک اندھا شخص اللہ اللہ کہہ رہا تھا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ اُسکے پاس گئے اور فرمایا تو اُسکو کیا جانے اور اگر جانتا ہی تو زندہ کیونکر ہی یہ کہکر بیہوش ہوکر گر پڑے پھر اُٹھ

جنگل کو چل دیے چلتے چلتے ایک بانس کے بن مین پونہچے پھرنے لگے وہ بانس آپکے پاؤن
بن چبھتے تھے اور آپکے پیلو مین گڑتے تھے خون بہتا تھا ہر قطرہ خون کا کہ بانس کی پتی پر
ٹپکتا تھا نقش اللہ ظاہر ہوتا تھا حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب آپ کو گھر
مین لائے تو کہا کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ آپنے فرمایا آخر وہین تو جا رہا ہون پس آپ نے وفات
فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب نوری نے وفات کی
کسی شخص نے حقیقت مین حق صدق نہ کہا کیونکہ صدیق زمانہ وہ تھے رحمۃ اللہ علیہ

سینتالیسوان باب حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان مین

وہ حافظ اسرار طریقت وہ ناظر انوار حقیقت وہ عبودیت کے آشنا ربوبیت کے اوصاف پر نظر وہ
ربوبیت کے جذبے کے جگر سوختہ وہ مریدی اور پیری مین سبق بردہ قطب زمانہ عثمان حیری
رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون سے تھے اور اہل تصوف کے پیشوا تھے اور
بلند قدر رکھنے والے اور عالی حوصلہ تھے اصحاب کے مقبول اور انواع کرامات اور ریاضات
سے مخصوص تھے اور بڑی عظمت اور شوکت والے تھے اور اشارات بلند رکھتے تھے علم طریقت
اور شریعت کے فنون مین کامل اور بے نظیر تھے کلام آپ کا موثر تھا کسی شخص کو آپ کی بزرگی مین
کلام نہین ہے جیسا کہ اہل طریقت نے آپکے زمانے مین کہا ہے کہ دنیا مین تین مرد ہین کہ مثل
اُنکے چوتھا نہین ہے حضرت ابو عثمان نیشاپور مین اور حضرت جنید بغداد مین اور حضرت
ابو عبداللہ جلا شام مین اور حضرت عبداللہ بن محمد الرازی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہین کہ اگر
حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن الحسین اور حضرت محمد بن فضل اور حضرت ابو علی
جرجانی وغیرہ کو جو اللہ کی رحمت کاملہ ان سب پر ہو لیکن ان مین سے کسی شخص کو حضرت
ابو عثمان سے زیادہ خدای عزوجل کا شناسا نہ پایا آپ ہی کی بدولت خراسان مین تصوف کا

Marfat.com

چرچا ہوا آپ حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن الحسین اور حضرت محمد فضل رحمہم اللہ کے ساتھ صحبت بھی رکھتے رہے اور آپ کے تین پیر بزرگوار تھے اوّل حضرت یحییٰ بن معاذ دوم حضرت شاہ شجاع کرمانی سوم حضرت ابو حفص حداد (اللہ کی رحمت ان سب پر ہو) کسی شخص نے مشائخوں سے پیرون کے دل سے ایسا حصّہ نہیں پایا جیسا کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے شہر نیشاپور میں آپ سے استدعا کی اور منبر بچھایا تاکہ آپ اہل تصوف کا کلام بیان فرمائیں آپ کا مقولہ ہے کہ آغاز حال میں کہ میرا لڑکپن کا زمانہ تھا میرا دل ہمیشہ مجھے حقیقت ہر چیز کی طلب کرتا تھا اور اہل ظاہر سے بھاگتا تھا اور ہمیشہ مجھے یہی خیال رہتا تھا کہ اس طریقے کے سوا کہ عامۂ مردم اسپر سلوک کر رہے ہیں اور طریق بھی ضرور ہے اور شریعت ظاہر تو ظاہر ہی ہے لیکن شریعت باطن بھی ضرور ہوگی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ مکتب کو جا رہے تھے چار غلام آپکے پیچھے تھے ایک ترکی تھا ایک رومی ایک حبشی اور ایک کشمیری سونے کی دوات ہاتھ میں تھی اور زر بفت کا عمامہ سر پر اور قیمتی پیرہن بدن میں آپ کی نظر ایک قافلے پر جا پڑی دیکھا کہ ایک گدھا جسکی پیٹھ زخمی تھی کوّے اسکی پیٹھ سے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اور وہ بیچارہ بے بس ہے انکو اڑا نہیں سکتا کیونکہ اسکا منھ پیٹھ تک نہیں پہونچتا تھا آپکو اسپر ترس آیا آپ نے غلاموں سے فرمایا تم میرے ساتھ کیوں ہو انھوں نے کہا اسلئے کہ جو اندیشہ کہ آپکے دل میں گذرے اسکو بجا لائیں ہم آپکے مددگار رہوں فی الفور آپنے اپنی ریشمی قبا اتار کر اس گدھے کی پیٹھ پر اڑھا دی اور اپنی ریشمی دستار بجای تنگ کے اسکی کمر پر باندھ دی اور آگے بڑھے گدھے نے زبان حال سے حضرت ذو الجلال کی درگاہ میں دعا کی۔ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ ابھی گھر نہ پہونچے تھے کہ آپ پر جذبہ طاری ہوا آپ ذوق شوق سے پر حضرت یحییٰ ابن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آئے اور حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک کلام سے آپکا سینہ کھل گیا آپ والدین سے علیحدہ ہوگئے اور مدّت تک حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ریاضت کشی کی یہاں تک کہ ایک جماعت حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

Marfat.com

دھر آگئی اور آپ نے اُنکی زبان سے شاہِ موصوف کے اوصاف سُنے آپ کو بڑا اشتیاق حضرت
شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھنے کا پیدا ہوا آپ نے اجازت چاہی اور شہر کرمان کو روانہ ہوئے
جب آپ پہنچے تو حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دربار میں آپ کو دخل نہ دیا اور فرمایا کہ تم
بگر رجا کے ہو گئے ہو کیونکہ مقام حضرت یحیی بن معاذؒ کا رجا ہے اور جو شخص کہ رجا کا پروردہ ہو
وہ سلوک میں داخل نہیں ہو سکتا اسلیے کہ رجا کی تقلید میں کاہلی کا ثمرہ پیشتر ہوتا ہے اور رجا
حضرت یحیی بن معاذ کی تحقیقی ہے اور تمھاری تقلیدی ہے جب آپ نے بہت کچھ گریہ وزاری کی
اور بیس روز تک اُنکے دروازی پر بیٹھے رہے تب حضرت شاہ شجاع کرمانیؒ نے قبول کیا آپ
مدت تک اُنکی صحبت میں رہے اور بہت فائدے حاصل کیے جب کہ حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ
نے نیشاپور کا قصد حضرت ابو حفصؒ کی زیارت کے واسطے کیا تو آپ بھی اُنکے ہمراہ آئے حضرت شاہ شجاع
رحمۃ اللہ علیہ قبا پہنتے تھے حضرت ابو حفص نے بہت تعریف حضرت شاہ شجاعؒ کی کی حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ
علیہ کو خواہش و آرزو حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کی پیدا ہوئی لیکن حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ
علیہ کے خوف و رعب نے باز رکھا کیونکہ حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ بڑے غیور و [illegible] تھے حضرت
ابو عثمان اپنی دل میں کہتے تھے کہ خدائے تعالے [illegible] کر دے کہ میں حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ
کے پاس رہ جاؤں اور شاہ سے مجھے کوئی آزار نہ پہنچے اور آپ کے اس اشتیاق و آرزو کا باعث یہ تھا
کہ آپ حضرت ابو حفص کا کاروبار بلند دیکھتے تھے جب کہ شاہ نے ارادہ لوٹنے کا کیا حضرت ابو عثمان
بھی انکے ساتھ ہوئے لیکن آپ کا دل حضرت ابو حفص ہی میں اٹکا تھا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی
زبان مبارک سے نکلا کہ ای شاہ آپ اس جوان کو تو بخوشی خاطر یہیں چھوڑ جائیے کہ [illegible]
دل لگی ہے حضرت شاہؒ نے آپ کی طرف خطاب کر کے کہا قبول کرو ابو حفص [illegible]
اور آپ کو وہیں چھوڑا آپ نے جو کچھ [illegible]
ایک بار حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] الفاظ لیے [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکو نقصان میں ڈالا [illegible] صلاح پر آویگا یعنے اول [illegible] تھا

Marfat.com

کوئی ایسا شخص چاہیئے تھا کہ اُسکو ہٹا کر کاتا لیکن کسی میں یہ توفیق ہی نہ تھی۔ نقل ہے کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوانی کے حال میں حضرت ابو حفص نے مجکو اپنے پاس سے دور کیا اور فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ دوسری بار میرے پاس آئے میں کچھ نہ بولا اور میرے دل نے مجکو اجازت نہ دی کہ میں انکی طرف سے پیٹھ موڑوں میں اسیطرح رخ انکی طرف کیے تھا اور چلاجاتا تھا یہانتک کہ اُنکی آنکھوں کے سامنے سے روتا روتا اوجھل میں ہوا پھر تو نہایت ہی بیچینی دامنگیر ہوئی میں نے دیوار میں ایک سوراخ کیا اور اُس سوراخ سے اُنکے روی مبارک کو دیکھا کرتا اور میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا کہ وہانسے ہرگز نہ ہٹونگا مگر جب کہ شیخ نے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرمائینگے جب کہ اُنھوں نے میری ایسی حالت دیکھی تو مجکو اپنے پاس بلایا اور اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کردی۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ چالیس برس ہوتی ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے مجکو جس حال میں کر رکھا ہے میں اُس میں ناخوش نہیں ہوا ہوں اور مجکو ایک حال سے کسی ایسے دوسرے حال کی طرف نہیں پھیرا ہے کہ جس سے مجکو رنج وملال ہوا ہو اور حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے اس مقولے کی دلیل یہ ہے کہ آپکے زمانے میں ایک شخص آپ کی ولایت کا منکر تھا ایکدن اُسنے آپ کی دعوت کی جب آپ اُسکے گھر کے دروازے پر گئے تو اُسنے کہا کہ آؤ میٹو کچھ موجود نہیں ہے جا سیدھا چلا جا آپ لوٹے پھر آواز دی کہ آؤ آپ لوٹے اور اُسکے پاس گئے تو کہنے لگا کہ تو بہت کھاؤ ہے اور میرے پاس کھانا تھوڑا ہے چلدے جب آپ چلنے لگے تو پھر آواز دی آپ پھر گئے کہنے لگا کہ تجھ میں کیا [illegible] چل پرے یہانسے دور ہو حاصل کلام اسی طرح اُسنے تیس بار بلایا اور ہر مرتبہ بہت ہی کچھ [illegible] لیکن آپ ذرا بھی رنجیدہ نہوئے تیسویں مرتبہ کہ آپ کو دھتکارا حق تعالیٰ کی قدرت [illegible] ایسا ہوا کہ اُسکے ہاتھ پانوں بیکار ہوگئے زار زار رونے لگا اور توبہ کی [illegible] ہوا اور کہا کہ آپ کیسے شخص ہیں کہ میں نے تیس بار آپ کو ذلت سے ہنکایا لیکن آپ [illegible] آپ نے فرمایا بہت آسان کام ہے کتوں کا کام ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب تم [illegible] چلے جاتے ہیں اور کسی طرح کا رنج وملال اُن میں ظہور نہیں پاتا

Marfat.com

اراادہ کیا

ن اسکو کوئی کارنہ کہنا چاہیے کیونکہ کہتے اس کار مین ہماری ساتھ برابر ہین مردون کا کام دوسرا

ی ہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ جا رہے تھے کسی نے راکھ کا بھرا طباق اپنی کوٹھے سے

کے سر پر پھینکدیا آپکے مُرید بہت ناخوش ہوئے ۔ رچاہا کہ اس شخص کو بُرا بھلا کہین آپ نے

فرمایا کہ ہزار شکر کرنے کا مقام ہے کیونکہ جو شخص کہ اس قابل تھا کہ آگ اسکے سر پڑا مین ذرا سی

راکھ ہی ڈال کر اسکو کہا کہ بدلا ہو گیا یہ تو بڑی خوش قسمتی کی علامت ہے ابو عمرو کہتے ہین

کہ مینے ابتدا مین حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی ہی مجلس مین توبہ کی اور مدت تک اس

توبہ پر ثابت قدم رہا پھر مین معصیت مین گرفتار ہوا اور آپ کی خدمت سے روگردان ہوا آپ نے

مجھسے فرمایا کہ ای بیٹے اگر تو ہماری صحبت سے بھاگتا ہی تو خیر لیکن دیکھ دشمنون کے ساتھ بھی صحبت

مت رکھ شاید گناہ سے محفوظ رہے اسلیے کہ دشمن تیرا نسیب دیکھتی ہین اور جب تو نسیب دار ہوگا

دشمن خوش ہوگا اور جب کہ تو گناہ سے پاک رہیگا دشمن غمگین ہوگا اور اگر تو معصیت ہی

کیا چاہتا ہی تو بھی ہمارے پاس آ تا کہ ہم تیری بلا کو اپنی جان سے کھینچین اور دشمن کی مرضی کے

موافق نہو جب کہ حضرت شیخ نے یہ کلمات فرمائی میرا دل گناہ سے سیر ہو گیا اور میں نے توبہ نصوح کی

نقل ہے کہ ایکبار ایک آوارہ جوان ہاتھ مین رباب لیے ننگے سر بیخودی کے عالم مین جا رہا تھا

جون ہی کہ اسنے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جھٹ ٹوپی مین لیا ... رباب کو ...

نیچے چھپا لیا کیونکہ اسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ شیخ بادشاہ ... کرینگے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ

از راہ مہربانی اسکے پاس گئے اور فرمایا ڈر مت کیونکہ ہم تم آپس مین بھائی ہین اور ایک ...

اس جوان نے توبہ کی آپنے اسکو خانقاہ مین بٹھا دیا اور جلد ... اسکا ...

اور ایک خرقہ اسکو پہنایا مین پھر آپ نے سر اٹھا کر کہا یا اللہ جو میرا ... تھا ...

اور جو تیرے اختیار کی ہے وہ تیرے قبضہ قدرت مین ہے ... فی الفور ...

ہوئی کہ آپ اس حالت سے حیرت مین رہ گئے جمعہ کی نماز کے وقت حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ

علیہ جا پہونچے آپ نے چیخ ماری اور کہا ای شیخ مین رشک مین ہون ...

Marfat.com

جل رہا ہون کہ جس چیز کی کہ مین ساری عمر سے آرزو کر رہا تھا مفت مین اُس جوان کو عطا کر دی کہ جسکے پیٹ سے اب تک بُو شراب کی آرہی ہی اور آپ سے یہ اس لیے کہتا ہون کہ آپ جان جاوین کہ عنایت کا کام دل سے علاقہ رکھتا ہی نہ عمل سے اور کار کشش و جذبے کو ہے نہ سعی و کوشش کو۔ کام سابقت رکھتا ہی نہ عاقبت۔ کام خالق رکھتا ہے نہ خلق **نقل ہے** کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ مین زبان سے یادِ الٰہی کرتا ہون لیکن میرا دل اُس طرف کو مائل نہین ہوتا آپنے فرمایا جاؤ شکر کرو کہ جب ایک عضو مطیع ہوا ہی اور ایک جزو کو تیرے راہ دی ہی دل کی بھی موافقت کی امید ہے **نقل ہے** کہ ایک مرید نے پوچھا کہ حضرت آپ کیا فرماتے ہین ایسے شخص کے حق مین کہ اگر ایک جماعت اُسکی تعظیم کے لیے اُٹھے تو خوش ہوتا ہی اور اگر نہ اُٹھے تو ناخوش ہوتا ہی آپنے کچھ نہ فرمایا اتفاق سے ایک روز وہ شخص کہ تعظیم طلب تھا ایک مجمع مین حاضر تھا آپنے فرمایا کہ مجھ سے اس قسم کا مسئلہ دریافت کیا گیا مینے کچھ جواب نہ دیا لیکن اسوقت کہتا ہون کہ جو شخص کہ ایسا ہی اگر اسی مصیبت مین گرفتار رہیگا تو ضرور ہے کہ ترسا یا جہود ہو کر مرے گا **نقل ہے** کہ ایک مرید نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اور خدمت کے آداب سے ذرا سی بات بھی اُٹھا نہ رکھی اور آپ کے ساتھ مکہ معظمہ کے سفر مین بھی ساتھ رہا اور بہت ریاضتین کھینچین اور اس تمام مدت مین آپ سے برابر کہتا رہا کہ آپ اسرار سے ایک سر مجھسے کہیے آپنے دس برس کے بعد اُس سے کہا کہ بھائی ایک مقولہ ہی جون بر و روی آزار یا بکش کہ یہ سخن نہبت دور و دراز کا ہے میری آنکھ سے [illegible] اسکا مطلب نہین آتا ہی جو سمجھا وہی سمجھا اور یہ بات اُس بات کے نزدیک ہے [illegible] سعید ابوالخیرؒ سے پوچھا کہ معرفت کیا ہی آپنے فرمایا وہ کہ لڑکون سی کہین ناک [illegible] اسکے بعد ہمارا ذکر کرو کلمات حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ صحبت و ہمنشینی خداوند کے ساتھ ہیبت اور شایستگی اور حسن آداب کے ساتھ کرنا چاہیے اور صحبت ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت در متابعت سنت کے اور علوم ظاہری اپنے اوپر لازم کرنے سے

Marfat.com

اور صحبت ساتھ اولیاء اللہ کے ساتھ حرمت رکھنے اور خدمت کرنے کے۔ اور صحبت ساتھ
برادران اسلام کے ساتھ تازہ روئی سے اگر گناہ مین مبتلا نہون اور صحبت ساتھ جاہلون
کے ساتھ دعا کے اور مہربانی کرنے کے اُنپر اور فرمایا جب مُرید کوئی بات سُنتا ہی علم سے
اس قوم صوفیائے کرام کے اور اُسپر عمل کرتا ہی اُسکا نور اُسکے دل مین اثر کرتا ہی اور آخر عمر مین
اُسکا نفع اُسکو پہنچتا ہے اور جو کہ اُس سے وہ بات سُنتا ہی اُسکو فائدہ دیتی ہی اور جو مُرید
کہ حضرات صوفیائے کرام کے کلام سے کوئی بات سُنتا ہی اور اُسپر عمل نہین کرتا اُسکے لیے
وہ بات حکایت کا حکم رکھتی ہے کہ یاد کرتا ہی اور بھول جاتا ہی اور فرمایا جس شخص کی ابتدا
مین ارادت و عقیدت درست نہوئی اُسکی آیندہ ترقی نہوئی مگر بدبختی و شقاوت مین
اور فرمایا جو کہ سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر حاکم ٹھہراتا ہی حکمت کہتا ہی اور جو کہ
ہوائے نفس کو اپنے اوپر حاکم قرار دیتا ہے بدعت کہتا ہی اور فرمایا کوئی شخص اپنے عیبون پر
نظر نہین کرتا نیکیون پر نظر کرتا ہی مگر ہان نفس کے عیبون پر وہ شخص نظر کرتا ہی جو ہر حال میں
اپنے آپ کو بُرا خیال کر کے ملامت کرتا ہی اور فرمایا مرد کامل نہین ہوتا جب تک کہ یہ چار چیزین
اُسکے دل مین برابر نہون منع اور عطا اور ذلت اور عزت اور فرمایا عزیز ترین چیزونمین
دُنیا مین تین چیزین ہین ایک تو وہ عالم جسکا پند و وعظ مطابق علم یا عمل اُسکے کے ہو
دوسرے وہ مُرید کہ جسمین طمع نہو تیسرے وہ عارف کہ حق تعالیٰ کی صفت بے کیفیت بیان
کرتا ہو اور فرمایا اصل ہماری اس طریق مین خاموشی ہی اور کفایت کرنا حق تعالیٰ کے علم پر
اور فرمایا سُنت نبوی کے خلاف کرنا ظاہر مین علامت ریا و باطن کی ہی اور فرمایا
کہ حق تعالیٰ نے اپنی معرفت سے عزیز کیا ہی اُسکو لائق ہے کہ اپنے آپ کو
ذکر کرے اور فرمایا دل کی صلاح و درستی چار چیزمین ہی ایک تو تذکرہ ساتھ خدائے تعالیٰ کے ہو
دوسرے استغنا کہ غیر خدا سے ہو تیسرے تواضع چوتھے مُراقبہ اور فرمایا جسکا اندیشہ تمام معانی
مین خدا کے نہوگا تمام معانی مین اسکا حصہ خدا سے ناقص ہوگا اور فرمایا جو کوئی آخرت

Marfat.com

یے تفکر کرتا ہی پائداری اِس رغبت اور تفکر کی اُسکو آخرت مین ظاہر ہوگی۔ اور فرمایا جو کہ اپنی تقدیر کے موافق عزت اور راحت اور ریاست کو چھوڑ کے زاہد ہوتا ہی فارغ دِل پاتا ہے اور رحمت اوپر بندون حق تعالےٰ کے اور فرمایا زہد چھوڑنا دُنیا کا ہی اور پروا نکرنا خواہ کسی کے قبضے مین ہو اور فرمایا غمگین وہ شخص ہوگا کہ جسکو آگ کی پروا نہین ہی اور ایسا سمجھے ہوئے ہے کہ گویا اُسکو کوئی غم نہ پونہچے گا اور فرمایا ہر چیز کا غم کھانا مومن کی فضیلت سے ہے بشرطیکہ کسی معصیت کے سبب سے نہو وی اور فرمایا خوف اُسکے یعنی خدائے تعالیٰ کے عدل سے ہی اور رجا یعنے اُمید اُسکے فضل سے ہی اور فرمایا صدقِ خوف پرہیز کرنا ہی زمانے سے ظاہر و باطن مین اور فرمایا خوف خاص اِسے وقت مین ہی اور خوف عام زمانۂ آیندہ مین اور فرمایا خوف خدا تک پونہچاتا ہی اور خود بینی اور غرور خدای تعالےٰ سے دور کرتا ہی اور فرمایا صابر وہ ہی جو مصیبتون کی برداشت پر عادی و خوگر ہوگیا ہو اور فرمایا شکر عامۂ مردم کا کھانے اور لباس پر ہے اور شکر خاص کا اُس چیز پر کہ اُنکے دِل مین وارد ہوتی ہی معانی سے اور فرمایا تواضع کی اصل تین چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ وہ چیز کہ بندہ اپنی جہل و نادانی سے یاد کرے دوسرے وہ چیز کہ بندہ اپنی گناہ سے یاد کرے۔ تیسرے وہ چیز کہ جسکو خدا کے ساتھ محتاج ہونے سی یاد کرے اور فرمایا توکل کفایت کرنا ہے خدا پر کیونکہ اُسکا تکیہ اُسی پر ہے اور فرمایا جو کہ حیا کا بیان کرتا ہی اور خود شرم نہین کرتا ہی خدا اُس چیز مین کہ کہتا ہی وہ مستدرج ہے یعنی بیدین کہ جس سے کاروبار مثل اولیاء اللہ کی کرامات ظاہر ہون اور فرمایا کوئی شخص اپنی نفس کا عیب نہین دیکھتا جب تک کہ تمام چیزون کو اُس سے بہتر نہین دیکھتا اور فرمایا یقین وہ نہین ہی کہ کل کے کام کا قصد اور اندیشہ اُسکو تھوڑا ہووے اور فرمایا شوق ثمرہ محبّت کا ہی جو کہ خداوند تعالیٰ کو دوست رکھتا ہی آرزومند خدا کا اور دیدار خدا کا ہوتا ہی اور فرمایا جسقدر کہ بندی کے دل مین خدای تعالےٰ سے سرور پونہچتا ہی بندے اُسکے ساتھ اشتیاق پیدا ہوتا ہی اور جسقدر اشتیاق کہ بندہ دور رہنے سے پاتا ہی اُس دوری سے ڈرتا ہی اور فرمایا خوف سے محبّت درست ہوتی ہی اور ملازمت سے ادب دوستی مستحکم

Marfat.com

دپائدار ہوتا ہی اور فرمایا محبت کا اِسلیے نام محبّت رکھا ہی کہ محبّت جو کچھ کہ دل مین ہوتا ہی سوای محبوب کے محو کردیتی ہے اور فرمایا جسنے کہ غفلت کی وحشت کا مزہ نہ چکھا ہو گا اُسکا مزہ نہ پاویگا اور فرمایا تفویض یعنے سونپنا وہ ہی کہ جو علم کہ تو نہین جانتا ہی اُسکو اُس عالم پر چھوڑدیوے اور فرمایا تفویض مقدمۂ رضا ہے اور رضا حق جل شانہٗ کا بڑا دروازہ ہے اور فرمایا زُہد حرام مین فریضہ ہی اور مباح مین سُنّت اور حلال مین قربت اور فرمایا علامت سعادت کی یہ ہی کہ تو فرمانبردار ہے اور ڈرے کہ ایسا نہو مردود ہوجاوی اور علامت شقاوت وبدبختی کی وہ ہی کہ معصیت کرتا رہے اور امید رکھی کہ مقبول ہوگا اور فرمایا عاقل وہ ہے کہ جس چیز سے کہ ڈرتا ہی پہلے اُس سے کہ اُسمین مبتلا ہووے دُرستی و بندوبست اُسکا کری اور فرمایا خواہش نفسانی کی فرمانبرداری مین رہنا گویا کہ قیدخانے مین رہنا ہی پس اپنے ہر کام کو خدا پر رکھے کہ سلامت پاوی اور راحت دائمی حاصل کرے اور فرمایا صبر کرنا طاعت پر تاکہ طاعت فوت نہو طاعت مین داخل ہے اور صبر کرنا معصیت سے تاکہ نجات حاصل ہو طاعت مین داخل ہی اور فرمایا صحبت رکھہ ساتھ اغنیا کے ساتھ عزت کے اور ساتھ فقرا کے ساتھ انکسار و فروتنی کے کہ عزت سے رہنا ساتھ اغنیا کے تواضع ہووے اور انکسار و عاجزی کے ساتھ رہنا ساتھ فقرا کے تیری بزرگی کا باعث ہووے کیونکہ فقرا کو تذلل و خواری پسندیدہ تر ہے بنسبت تعزز وعزت کے اور فرمایا خدا کی عزت سے شریف ہو تا کہ کبھی خوار نہو اور فرمایا دُنیا کی شادی و خوشی حق تعالیٰ کی خوشی و شادی کو تیرے دل سے دور کری گی اور اگر تو غیر خدا سے ڈریگا تو خدای تعالےٰ کا خوف تیرے دل سے بالکل دور ہوجاویگا اور اگر غیر خدا کے ساتھ امید رکھیگا تو خدای تعالےٰ کے ساتھ تیری امید منقطع ہوجاویگی اور فرمایا مناسب یہ ہی کہ غیر حق سے نہ ڈری اور نہ اُمید رکھی اور جہانتک ہوسکے کوشش کرے کہ رضای الٰہی کو اپنے نفس کی خواہشون پر مقدم رکھی اور فرمایا خدا کا خوف تجکو واصل بحق کریگا اور غرور و خودبینی تجکو خدا سے علیحدہ کریگی اور فرمایا کہ خلق کو خوار و حقیر سمجھنا ایک ایسی بیماری ہی کہ لاعلاج ہی اور فرمایا آدمی اپنے اخلاق پر چلتا

Marfat.com

جب تک کہ انکی خواہش کے خلاف نہ کیا جائے اور جب کہ اُنکے خلاف کیا جائے تو سارے اچھے اخلاق رکھنے والے بداخلاق ہوجاوین اور فرمایا عداوت کی اصل تین چیزین ہین طمع مال مین اور طمع عزت طلبی مین لوگون سے اور طمع قبول خلق مین اور فرمایا جسقدر مُرید دنیا کو ترک کرے غنیمت ہے اور فرمایا ادب فقر کی اعتمادگاہ ہے اور اغنیا کی آرایش و آراستگی اور فرمایا حق تعالی نے اپنے کرم پر بندون کی عبادتی تقصیر کا عفو کرنا واجب کیا ہی کہ فرمایا ہی کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور فرمایا اخلاص وہ ہے کہ نفس کو حظ و خوشی اُسمین حاصل نہو کسی حال مین اور یہ اخلاص عوام کا ہی اور اخلاص خواص کا اُن ہی پر گذرتا ہی نہ انکے ساتھ اور جو طاعت کہ بجالاتی ہین وہی ہین اور وہ اُس طاعت سے باہر اور طرفہ یہ ہے کہ وہ اُس طاعت پر کچھ پندار و گمان نہین کرتے اور اُس طاعت کو بہت ہی دنی طاعت سمجھتے ہین اور فرمایا اخلاص وہ ہی کہ جو کچھ تو زبان سے کہے خدا سے دل نیز اتصدیق زبان کی کرے اور فرمایا اخلاص نیت ہے حق تعالی کے ساتھ اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ خلق کے دیکھنے کو بھول کر خالق کی طرف ہمیشہ نظر رکھے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے فرغانہ سے ارادہ حج کا کیا جب نیشاپور مین پونہچا تو حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا جب آپ کے روبرو حاضر ہوا تو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اُسنے اپنے دل مین کہا عجب ہے کہ ایک مسلمان ایک مسلمان کو سلام کری اور جواب نہ دے حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حج اسی طرح کرتے ہین کہ مان کو رنجیدہ اور غمگین چھوڑ دیتے ہین اور خود ارادہ حج کا کرتے ہین یہ تو خوب نہین معلوم ہوتا وہ مرد اُسی دم لوٹ گیا اور فرغانہ مین آیا اور جب تک اُسکی مان زندہ رہی برابر خدمت کرتا رہا بعد اسکی حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا قصد کیا جب وہان پونہچا حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ اُسکے استقبال کو دوڑے اور اُسکی تعظیم کی پھر اُس جوان نے بہت کوشش کی کہ حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ ستور بانی یعنی خدمت حفاظت چارپایان اُسکو دین

Marfat.com

آپ نے اُسکو دی وہ اُس کام کو کرتا رہا جب کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت قریب ہوا اور علاماتِ موت ظاہر ہوئیں آپ کے بیٹے نے اپنا جامہ چاک کر ڈالا۔ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا اے بیٹے تو نے سُنّت کے خلاف کیا اور سُنّتِ نبوی کے خلاف کرنا علامت نفاق کی ہی جیسا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک برتن سے ٹپکتا ہے وہی جو اُس میں ہوتا ہے۔ اور سب کے روبرو جان بحق تسلیم کی رحمۃ اللہ علیہ و السلام۔

اڑتالیسواں باب حضرت ابو عبد اللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ دینداری کے سمندر کے سفینہ وہ اہل متانت کے سکینہ وہ مقامات کے بدر تہ در رہنما وہ کرامات کے آئینہ وہ آفتابِ فلک رضا حضرت ابو عبد اللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ بزرگ مشائخوں سے تھے اور بہت بزرگ پیشوا اون شام سے تھے اور محمود و مقبول صوفیائے کرام کے تھے کلماتِ بلند اور اشاراتِ لطیف و نادر سے مخصوص اور حقائق معارف اور دقائق لطائف میں بےنظیر تھے اور آپ نے حضرت ابو تراب اور ذوالنون رحمہا اللہ کو دیکھا تھا اور حضرت جُنید اور نوری رحمہا اللہ کے صحبت یافتہ تھے حضرت ابو عمرو دمشقی نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا ہے فرمایا کہ میں نے ابتدا میں اپنی ماں اور باپ سے کہا کہ مجھے راہ خدا میں سونپ دیجیے اُنھوں نے کہا کہ ہمنے سونپ دیا۔ پس میں اُنکے پاس سے چلا گیا ایک مدت کے بعد واپس آیا اور اپنے گھر کے دروازے پر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے میں نے کہا تمھارا بیٹا اُنھوں نے کہا ہمارا ایک بیٹا تھا سو ہم نے اُسکو دیدیا اور ہم دی ہوئی چیز پھر نہیں لیتے غرض یہی کہ میرے لیے دروازہ نہ کھولا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے ایک جوان ترسا صاحب جمال کو دیکھا اسقدر حسین و جمیل تھا کہ میں نے تو دیکھا رہا اور ان زلیا

اور اُسکے روبرو کھڑا ہوکر اُسکو دیکھنے لگا اتفاق سے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا گذر بھی
ہوا جبکہ اُسنے عرض کی یا اُستاد ایسی صورت دوزخ کی آگ مین جلے گی اُنھون نے مجھسے
فرمایا کہ یہ فریب نفس کا ہی اور جال شیطان کا کہ تجھکو یون اُبھار رہا ہے اور یاد رکھ یہ نظارۂ
شہوت ہی نہ نظارۂ عبرت اگر نظارۂ عبرت ہوتا اٹھارہ ہزار عالم مین بہت سے عجائبات ہین
تو اُنسے عبرت لیتا یہ کچھ نہین مکر و فریب نفس ہی کہ تو اس سمجھتی اور نظارے کی سزا مین
گرفتار ہوا آپ فرماتے ہین کہ حضرت جنید کا یہ کہنا چلتا تھا کہ مین قرآن بھول گیا پھر مین نے
برسون حق تعالی سے مدد چاہی اور زاری اور توبہ کی تب حق تعالی نے اپنے فضل سے پھر
قرآن حفظ کرا دیا اب [illegible] ہو گئی کہ مین کسی چیز کی طرف التفات کرنے کی قدرت نہین رکھتا
ہون کیونکہ کسی چیز کی طرف نظر کرنا اپنے اوقات کا برباد کرنا ہے۔ نقل ہے کہ آپ سے فقر کو
پوچھا آپ خاموش ہوئے اور باہر گئے اور پھر آئے لوگون نے پوچھا یہ کیا تھا آپ نے فرمایا
میرے پاس چار دانگ چاندی تھی مجھے شرم آئی کہ فقر کا اس حال مین بیان کرون اب مین
اُسکو خیرات کرکے آیا ہون تا کہ فقر کا بیان کرون آپ نے فرمایا کہ مین مدینہ منورہ مین [illegible]
اتفاقاً [illegible] کہ مین جا رہا [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے قریب
پوچھا [illegible] کہا [illegible] یہان جہان آیا ہون [illegible] نیند آ گئی [illegible] حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے ایک گردہ نان مجھکو عطا فرمائی مین نے آدھی کھائی تھی کہ آنکھ
کھل گئی آدھی میرے ہاتھ مین تھی لوگون نے پوچھا کہ مرد محقق فقر کا کب ہوتا ہی آپ نے فرمایا
[illegible] پوچھا مرد کیونکر تائب ہوتا ہی فرمایا جب کہ بیس روز تک بائین
[illegible] معصیت اور برائی نہ لکھے اور فرمایا کہ جسکے روبرو کہ آدمیون کی
[illegible] یکسان ہو وہ زاہد ہے اور جو کہ فرائض ادا کرتا ہی اول وقت مین وہ عابد ہے
[illegible] اعمال و افعال حق تعالی سے دیکھے وہ موحد ہے اور زاہد وہ ہی کہ دنیا مین زوال کی نظر سے دیکھے
تا اُسکی آنکھ مین دنیا کی کچھ قدر و قیمت نہ رہے اور دل کو آسانی کے ساتھ اُس سے اٹھا سکے

Marfat.com

اور فرمایا ہمت عارف کی چاہیے کہ حق ہووے اور حق تعالیٰ سے کسی چیز کی طرف رجوع نکرے اور فرمایا جو کہ درویشی مین پرہیزگاری سے جدا ہی محض حرام کھاتا ہے اور فرمایا تصوف ایک فقر ہے مجرد اسباب سے اور فرمایا اگر تواضع کا شرف نہوتا فقر کا حکم وہ تھا کہ مارتا اور فرمایا توقع شکر معرفت سے ہا اور تواضع شکر عزت ہی اور صبر شکر مصیبت ہے اور فرمایا خائف وہ ہی کہ تمام غمون سے اسکو بیخوف کرین اور فرمایا جو کہ اپنے نفس کی استعانت سے مرتبے پر پونہچا ہی جلدی وہان سے گرتا ہی اور جسکو کہ حق تعالیٰ کے کارگذار پونہچاتے ہین کسی مرتبے پر ہمیشہ اُس مقام پر قائم رہتا ہی اور فرمایا جس حق کے ساتھ کہ باطل شریک ہو سکے وہ حق سے قسم باطل پر آیا ہی اسلیے کہ حق ایسے حق سے بے پروا ہی اور فرمایا تیرا رزق پر قصد کرنا خداوند تعالیٰ سے دور پڑتا ہی اور مخلوق کا محتاج بننا نقل ہے کہ جب آپکی وفات کا وقت قریب پونہچا آپ ہنستے تھے اور جب آپ نے انتقال فرمایا تو اُسی طرح ہنستے معلوم ہوتے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ طبیب نے کہا زندہ ہین جب نبض دیکھی تو مردہ تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

اُنچاسوان باب حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ صفی پردۂ شناخت وہ ولی قبہ نواخت وہ زبدۂ بے زلل وہ صادق بے بدل وہ آفتاب بے غیم امام عہد حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار سے تھے اور سب کے ممدوح تھے اور آپ کی امامت اور بزرگی پر سب متفق تھے اصحاب سے [illegible] حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور [illegible] حضرت داود فقیہ الفقہا کے تھے اور مفسر کامل تھے اور ہر علم مین [illegible] قوم تھے اور صاحب ہمت اور صاحب فراست تھے حالات [illegible] کی تھین اور بہت سفر توکل پر کیے تھے آ[illegible] طریقت مین آپ [illegible] کرتے ہین کہ فرمایا کہ [illegible]

وہ کھانا میرے آگے موجود ہوا اور آپنے فرمایا کہ مین ایک روز بغداد مین دوپہر کے وقت
ایک محلے مین گذرا مجھے بڑی زور کی پیاس لگی پینے آیا ایک گھر سے پانی مانگا ایک لڑکے نے
دروازہ کھولا اور ایک آبخورہ پانی کا مجکو دیا پھر کہا کہ ای لو صوفی نے دن مین پانی پی لیا
جب نہین روزہ رکھتا پھر کبھی دن کو پانی نہ پیا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آپکے پاس
آیا اور پوچھا آپکا حال کیسا ہی آپنے فرمایا کیسا ہوگا حال اسکا کہ دین اسکا ہوا اسکی ہوا اور
ہمت اسکی دنیا اسکا نہ ایسا نیکوکار ہو کہ خلق سے بھاگا ہوا ہو اور نہ ایسا عارف ہو کہ خلق سے
برگزیدہ ہو نہ ایسا پرہیزگار ہو کہ پرہیزگاری مین ثابت قدم ہو لوگون نے پوچھا کہ اول چیز
جو حق تعالی نے بندے پر فریضہ کی ہی کیا ہے فرمایا معرفت ہی چنانچہ خود ارشاد فرمایا کہ
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اور فرمایا حق تعالی نے چیزون کو چیزون مین
پوشیدہ کیا ہی مگر اپنی ذات پاک کو کہ پوشیدہ نہین کیا ہی اور فرمایا حاضرین تین طرح پر ہین
ایک تو وہ کہ ایک حاضر ہے شاہد وعید اسلیے ہمیشہ وہ ہیبت مین رہتا ہی اور دوسرے وہ کہ
ایک حاضر ہی شاہد وعدہ اسلیے ہمیشہ وہ رغبت مین رہتا ہی اور تیسرے وہ کہ ایک حاضر ہے
شاہد حق اسلیے ہمیشہ وہ طرب اور خوشی مین رہتا ہی اور فرمایا جب حق تعالی نے تجکو قول و
فعل عطا کیا ایک سعادت تھی اور جب تیری گفتار تجھسے لے لیوی اور فعل عمل تجکو عطا کر دیوے
ایک نعمت ہی اور اگر فعل و عمل کو لے لیوی اور گفتار کو چھوڑ دیوے ایک مصیبت ہو تیرے لیے
اور اگر دونون کو لے لیوی ایک آفت ہو تیرے لیے اور فرمایا کہ تیرا ہر جماعت کے ساتھ
پل صراط سے گذرنا آسان تر ہی اور سلامت تر ہے صوفیون کے ساتھ ہونے سے۔ کیونکہ
تمامی خلایق سے مطالبہ و بازپرس ظاہر شرع سے ہوگی مگر اس جماعت صوفیہ سے ورع
کی نسبت سے بازپرس ہوگی اور صدق دائی سے اور جو کہ ان صوفیای کرام کی صحبت
مین بیٹھتا ہی اور انکے خلاف کرتا ہی اس چیز مین کہ وہ اسپر محقق ہین اللہ تعالی ایمان کا
[illegible] لیتا ہی اور حکم حکیم کا یہ ہی کہ حکمون کو اپنے بھائیون پر فراخ کرے

Marfat.com

اپنے اوپر تنگ کیونکہ اپنے فراخ کرنا ایمان اور علم ہووے اور اپنے اوپر تنگ کرنا
ورع اور پرہیزگاری کے حکم سے لوگون نے پوچھا آداب سفر کیا ہین فرمایا یہ کہ مسافر
کسی قسم کا اندیشہ وخطرہ چلنے سے باز نہ رکھے اور جس جگہہ کہ اُسکے دل نے آرام پکڑا سمجھ لو
اُسکا مقام وہی ہی اور فرمایا کہ آرام پکڑ بساط پر اور پرہیز کر انبساط سے اور صبر کر فرش بساط
کے کوڑے پر اُس وقت تک کہ تو گذرے پل صراط سے اور فرمایا تصوّف کی بنیاد تین خصلت پر ہے
ملول کرنا ساتھہ فقر اور افتقار کے اور ثابت قدم ہونا بخشش اور ایثار پر اور ترک کرنا اعتراض
اور اختیار کا اور فرمایا تصوّف ثابت قدم ہونا ہی اشغال حسن پر اور فرمایا توحید حقیقی وہ ہے کہ تو
اُسکی محبت و دوستی مین فانی ہوجاوے اپنی ہوا و خواہش سے اور اُسکی وفا مین اپنی جفا سے
یہانتک کہ اسی طرح ہر ایک چیز تیری فانی ہوجاوے ہر ایک چیز مین اُسکی اور فرمایا توحید مٹانا
آثار بشری کا ہی اور تجرید اپنے آپ کو اُسمین گم کرنا اور فرمایا عارف کے پاس ایک آئینہ ہی کہ جب
اُسمین دیکھتا ہی اُسکا مولیٰ اُسکو دکھائی دیتا ہی اور فرمایا تمامی حقائق وہ ہی کہ مقارن علم ہو اور
فرمایا قرب زائل ہونا جملہ معترضات کا ہی اور فرمایا انس وہ ہی کہ ایک وحشت تجھہ مین پیدا ہو
ماسوی اللہ سے اور اپنے نفس سے اور فرمایا انس سرور دل ہی ساتھہ حلاوت کے بے خطاب کے
اور فرمایا انس خلوت کرنا ہی غیر خدا سے اور فرمایا صوفی اوپر راہ راست نیک کے ہین جب تک
کہ ایک دوسرے سے نفور اور رمیدہ رہین اور جب کہ ایک دوسرے کے ساتھہ ساکن ہو وین اور صلح کرین
اُنمین کچھہ خیر باقی نہ رہے اور فرمایا محبت ساکن نہین ہوتی مگر محبت اور ارادت ساکن نہین
ہوتی مگر دوری سے منیت کے اور منیت اُسکی ولایت ہی کہ جو کلام فراخ رکھے اور فرمایا محبت وفا ہی ساتھہ
وصال کے اور حرمت ہی ساتھہ طلب وصال کے اور فرمایا یقین مشاہدہ ہی اور حیا یہ ہی کہ
کہ نگاہ رکھے سر اپنے کو اور نفس اپنے کو اور ادا کرے فرض خدا کے اور فرمایا صبر ترک شکایت ہی اور شکر وہ ہی
کہ جہانتک ہوسکے خدمت سے باز نہ رہے اور فرمایا توبہ وہ ہی کہ توبہ سے توبہ کرے اور فرمایا تواضع دلون
کی ذلیلی ہی علام الغیوب کی جلیلی مین اور فرمایا شہوت حقیقی وہ ہی کہ ظاہر ہو دغا علما کے وقت مین

Marfat.com

اور فرمایا لحاظات راحت ہین اور خطرات امارت اور حکومت ہین اور اشارات بشارت و خوشخبری ہین اور فرمایا دم مارنا اشارات مین حرام ہی اور خطرات اور مکاشفات اور معائنات مین حلال ہی اور فرمایا زہد حقیر رکھنا دنیا کا ہووے اور اُسکے آثار کا دل سے مٹنا اور دور کرنا اور فرمایا خائف وہ ہی کہ غیر خدا سے نہ ڈرے اور فرمایا رضا وہ ہی کہ اگر دوزخ کو داہنے ہاتھ پر رکھیں تو نہ کہے کہ بائین ہاتھ کو چاہیے اور فرمایا رضا احکام کا بجالانا ہی خوشی دل سے اور فرمایا اخلاص عمل مین وہ ہی کہ دونون جہان کی اُسکے عوض مین امید نہ رکھے **نقل ہے** کہ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے وصیت کی درخواست کی فرمایا کمترین کار اس راہ مین روح کا نثار کرنا اگر تو یہ نہین چاہتا ہی تو صوفیون کے پاکیزہ اقوال مین مشغول مت ہو **نقل ہے** کہ آپ نے آخر عمر آپ کو دنیاداروں کے لباس مین پوشیدہ کیا اور قضات کے درجے پر خلیفہ کے معتمد علیہ ہوئے اور اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ اپنے واسطے ایک ڈھال اور اوٹ بنا دین اور محجوب ہو دین جیسا کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم عارفان فارغ مشغول ہین اور رویم مشغول فارغ رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم بالصواب ؁

پچاسوان باب حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ قطب عالم روحانی وہ معدن حکمت ربانی وہ ساکن کعبۂ سُبحانی وہ گوہر بحر وفا امام المشائخ ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ سلطان اہل تحقیق کے تھے اور برہان اہل توحید کے اور ہر علم کے فن مین ایک آیت تھے اور اصول اور فروع مین مفتی تھے اور کسی شخص کو مشائخ سے آپ سے پہلے اسرار تنزیل اور معانی تاویل طالب مین وہ کشف حاصل نہوا کہ آپ کو اور آپ علم تفسیر اور اُسکے حقائق اور احادیث اور اُسکے دقائق اور قرأت اور اُسکے مسائل مین اور علم بیان اور اُسکے لطائف مین باکمال تھے اور آپکے سارے ہمعصرون نے آپ کو عزیز و محترم رکھا ہی اور ابو سعید خراز نے آپکے اوصاف مین مبالغہ کیا ہی اور آپکے

Marfat.com

...ہی کو تصوف مین نہین مانا ہی آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مریدون سے تھے نقل ہے
...روز ایک جماعت آپکے عبادت خانے مین آپ کی زیارت کو گئی دیکھا کہ آپ زار زار اسقدر رو رہے
...کہ تمامی عبادت خانہ آپکے آنسوؤن سے تر ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھڑکاؤ کیا ہے تو پوچھا کہ یہ
...حالت ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک حالت پیدا ہوئی جسکی شرم سے اس عبادت خانے مین روتا پھرتا ہون
...پوچھا کہ کیا بات ہے کہ جسکے سبب سے حالت پیدا ہوئی فرمایا کہ مینے لڑکپن مین ایک کبوتر ایک شخص کا
...لیا تھا مجھے وہ یاد آیا حالانکہ مین ہزار درم اسکے مالک کو اسکے عوض مین دے چکا ہون لیکن تاہم
...دل تسکین نہین پاتا رو رہا ہون اس خیال سے کہ دیکھیے میرا حال کیا ہو پھر پوچھا کہ آپ ہر روز
...اندر قرآن شریف پڑھتے ہین فرمایا کہ اس سے پہلے ایک رات دن مین ایک کلام مجید ختم کرتا تھا اب
...دو برس سے پڑھ رہا ہون آج سورۂ انفال تک پہنچا ہون یعنی اس سے پہلے میرا پڑھنا غفلت سے تھا
...نقل ہے کہ حضرت ابن عطا کے دس بیٹے تھے سب خوبصورت اور صاحب جمال تھے ایکبار آپکے ہمراہ
...سفر کر رہے تھے راہ مین چورون نے حملہ کیا اور گرفتار کر لیا اور آپکے [illegible] صاحبزادے کی آنکھوں پر
...پٹی باندھکر قتل کرنا شروع کیا آپ خاموش تھے اور کچھ نہ فرماتے تھے اور [illegible]
...سر اٹھاتے جاتے تھے یہانتک کہ ان چورون نے آپکے نو فرزندون کو [illegible] قتل کر ڈالا [illegible]
...صاحبزادے کو [illegible] آنکھین باندھین اور گردن [illegible] آپ [illegible]
...ہونا [illegible] بیٹون کو مار ڈالا اور وہ [illegible]
...کی جان [illegible] کچھ نہین کہہ سکتے وہ خود جانتا [illegible]
...اگر چاہتا تو بچا لیتا اس چور نے جب یہ بات سنی تو ایک حالت اسپر طاری ہوئی [illegible]
...یہ بات اس سے پہلے [illegible] تیرا کوئی بیٹا مارا نہ جاتا نقل ہے [illegible]
...کہ اغنیا فاضلتر [illegible] سے مین [illegible] روز قیامت کے [illegible]
...سنانا [illegible] جاہین اور عتاب [illegible] فاضل [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے
...فرمایا فقر فاضلتر اغنیا سے ہین کیونکہ فقرا سے [illegible] حساب [illegible]

Marfat.com

حضرت شیخ علی بن عثمان الجلابی اس موقع پر ایک لطیفہ فرماتے ہین کہ محبت کی تحقیق بیگانگی ہووے اور عتاب مخالفت پر دوست کی ہوتا ہی اور عذر باعث تقصیر و کوتاہی کا ہے مین بھی بیان کچھ عرض کرتا ہون (یعنے یہ مقولہ کہ آیندہ ہی حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مؤلف اس کتاب کا ہے) عتاب مین شر بندی کی طرف سے ثابت ہوتا ہی کیونکہ حق تعالے نے بندی غنی بنایا اور بندہ اپنے نفس کے شر سے فضول مین مشغول ہوا اسلیے عتاب مین گرفتار رہوا ہے لیکن فقر مین شرح تعالی کی طرف واقع ہورہا ہی کیونکہ بندی کو فقر عطا فرمایا جسکے باعث سے بندی نے وہ سب رنج کھینچے پس اسکو عذر چاہنا چاہیے اور عذر حق کی طرف سے ہووی کہ عوض ان چیزون کا ہی کہ جو کہ فقیر تر ہوتا ہی حق تعالی سے نزدیک تر ہوتا ہی کہ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور جو کہ توانگر تر ہوتا ہی حق تعالی سی دور تر ہوتا ہی اسلیے جو درویش کہ توانگر کی تواضع کرتا ہی ایک تہائی اسکے دین سی کم ہوجاتا ہی پس توانگر کا دین معزور توانگر ہی کون جانتا ہی کہ کیونکر ہوگا کیونکہ وہ درحقیقت مردی ہین کہ اِیَّاکُمْ وَمُجَالَسَۃَ الْمَوْتٰی یعنے تم مردون کی صحبت سے پرہیز لازم ہی ان ہی کی یعنی توانگرون کی شان مین ہی اور وہ یہی ہین کہ پانسو برس کے بعد درویشون سی طرف حق تعالی کے راہ پاوینگے پس ظاہر ہی کہ وہ عتاب کہ پانسو برس جسکا انتظار کھینچا پڑے اُس عذر سے کہ اُسکے صاحب پانسو برس سے غرق وصل ہین کہان بہتر ہوسکتا ہی اور اسپر بھی غور ہو کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے پیارے فرزند کے لیے سوای فقر کے جائز نہ رکھا حالانکہ بیگانونکو اپنی عطا سے توانگر کردیا کہان کہہ سکتے ہین کہ توانگر درویش سے فاضلتر ہے پس قول حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ہی کا سابق ہے۔

نقل ہے بعض متکلمین نے حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ صوفیای کرام کو کیا ہوا ہی کہ ایسے لفظ اپنی واسطے مقرر کیے ہین کہ سُننے والونکو حیرت مین ڈالتے ہین اور زبان و محاوری کو چھوڑ دیا ہی آپ نے فرمایا کہ یہ اسواسطے کیا ہی کہ انکو منظور نہین کہ سوای اس جماعت یعنے صوفیای کرام کے کوئی اُسکو جانے اسلیے وہ الفاظ انکو بہت پسند ہین اور جو نکہ اُنکو منظور نہوا کہ الفاظ مستعمل عوام کو

کلمات حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ آپنے فرمایا کہ سب
علوں سے بہتر عل وہ ہین کہ اگلی بزرگان دین سے کیے ہین اور بہترین علم وہ ہی کہ جسکے بارے مین
اُنھوں نے فرمایا ہی بس لازم ہی کہ جو کچھ اُنھوں نے نہین کیا مت کرو اور جسکو اُنھوں نے نہین فرمایا
زبان پر مت لاؤ اور فرمایا مرد کو اسرار کو ڈھونڈھنا چاہیے علم کے میدان مین اور اگر نہ پاسکے تو
حکمت کے میدان مین اُسکی تلاش کرنا چاہیے اور اگر وہان بھی نہ ملے تو توحید کے میدان مین
دوڑ دھوپ کرنا چاہیے اور اگر اُسمین بھی سُراغ نہ لگے تو اِن تینوں میدانوں سے قطع کرنا اور آرزو کو
توڑ دینا بہتر ہے آور فرمایا اولیاء اللہ کا طریق اُنکے دلوں مین ہی اور دشمنوں کا رویہ اُنکے نفس
مین ہی آور فرمایا بزرگترین دعوی وہ ہی کہ دعوی کرے خدای تعالی مین اور اشارہ کرے خدای تعالے
کی طرف یا کچھ کلام کرے خدای تعالے سے اور قدم رکھے درمیان انبساط کے یہ سب جو مینے بیان کین
جھوٹے اور کاذبوں کی صفات سے ہین آور فرمایا صفاتوں کی طرف رجوع نہ رہین بلکہ عامل رہین آور فرمایا
ہر علم کے لیے ایک بیان ہی اور ہر بیان کے لیے ایک زبان ہی اور ہر زبان کے لیے ایک عبارت ہی
اور ہر عبارت کے لیے ایک طریقہ ہی اور ہر طریقہ کے لیے ایک جماعت ہے بس جو کوئی انمین تمیز کرسکتا ہو
کلام کرنا اُسکو زیب دیتا ہی آور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو آداب سُنّت سے آراستہ کرتا ہی حق تعالے اُسکے
دل کو معرفت کے نور سے منوّر کرتا ہے آور فرمایا کوئی مقام خدا اور رسول کے فرمانوں اور اخلاق کی
موافقت سے بلند تر نہین ہے آور فرمایا سب سے بڑی غفلت وہ ہی کہ خدای تعالے سے غافل رہے اور اُس کے
فرمانوں اور معاملے سے آور فرمایا بندہ مقہور ہی اور عمل اُسکا مقدور ہی اِن دونوں کے درمیان بندہ
معذور ہی اور فرمایا اپنے نفسوں کو اپنے نفس کی ہوا کی راہ مین خرچ مت کرو سوای اسکے موجودات
سے جہان چاہو صرف کرو آور فرمایا افضل طاعات خیال رکھنا حق تعالی کا ہر سب اوقات
آور فرمایا اگر کوئی بیس برس تک نفاق کی راہ مین قدم رکھے اور اس سارے مدت مین ایک قدم
اپنے بھائی مسلمان کے نفع کے لیے اُٹھادے بڑھ جائیگا اُس شخص سے کہ جسنے ساٹھ برس عبادت خدا کی
اپنے نفس کی رہائی و نجات کے لیے کی ہو آور فرمایا جو کہ خدا کے سوا دوسری چیز سے آرام پاتا

آخر کار وہی چیز اُسکے واسطے آفت ہو گی اور فرمایا صحیح ترین عقلون مین وہ عقل ہی کہ موافق توفیق کے ہو وے اور بدترین طاعتون مین وہ طاعت ہے کہ جس سے خود بینی پیدا ہو اور بہترین گناہون مین وہ گناہ ہی کہ جسکے پیچھے توبہ ہو اور فرمایا اُلفت پکڑنا اُس چیز سے کہ طبیعتون کو اُسکے ساتھ اُلفت ہووے مرد کو حقائق کے درجون سے گراتا ہی اور فرمایا اسباب پر تکیہ کرنے سے غرور پیدا ہوتا ہی اور ٹھہرنا احوال پر خدا سے علٰحدہ ہونا ہی اور فرمایا باطن جاے نظر حق ہے اور ظاہر جاے نظر خلق ہے بس چاہیے کہ جاے نظر حق تعالی زیادہ پاک رہے جاے نظر خلق سے اور فرمایا جسکو اوّل مدخل ہمت ہووے وہ خدا تک پہونچے اور جسکو اوّل مدخل ارادت ہووے وہ آخرت کو پہونچے اور جسکو اوّل مدخل زر کے ساتھ ہووے وہ دنیا کی طرف رجوع کرے اور فرمایا وہ چیز کہ بندے کو آخرت سے باز رکھتی ہے وہ دنیا ہی اور بعض کے واسطے دنیا سرا ہی اور بعض کے واسطے ایک تجارت گاہ کہ جسمین عزت اور غلبہ دونون حاصل ہون اور بعض کے واسطے ایک مکتب خانہ کہ جسمین بزرگی بھی علم کے ساتھ ہو اور بعض کے لیے ایک مجلس اور محفل اور بعض کے لیے ایک مقام عیش اور خوشی منانے کا کہ جسمین جملہ اشیاء خواہش روائی موجود ہون پس ہر ایک کو کہ اسمین ہی اُسکی ہمت کے موافق اُسکے یعنی دنیا کے ساتھ وابستگی دی ہی اور فرمایا دلون کے لیے ایک شہوت ہی اور روحون کے لیے ایک شہوت ہی اور نفسون کے لیے ایک شہوت ہے تمام شہوتون کو جمع کیا پس روحون کی شہوات قرب خدا اور دلون کی شہوات مشاہدہ اور نفس کی شہوات راحت سے لذت حاصل کرنا ہی اور نفس کی سرشت و پیدایش بے ادبی پر ہی اور بندہ حکم کیا گیا ہی کہ نفس کو ادب کے ساتھ رکھے پس جب کہ نفس بے ادبی اور مخالفت کے میدان مین آتا ہی اسکو اُس سے اسکی طلب سے باز رکھتا ہی اور جس بندے مین کہ توفیق نہین وہ نفس کے ساتھ بدی مین شریک ہوتا ہی لوگون نے پوچھا کہ خدا تعالی کے نزدیک کیا چیز دشمن زیادہ ہی آپ نے فرمایا رویت نفس اور اسکی خواہشین اور اپنے افعال پر عوض چاہنا اور فرمایا منافق کی قوت و غذا کھانا اور پینا ہوتا ہی اور مومن کی قوت و غذا یاد الٰہی اور ریاضت ہوتی ہی اور فرمایا وہ الفاظ

Marfat.com

کہ درمیان خداوند تعالیٰ اور بندی کے ہی تین طور پر ہے یعنی استعانت جہد اور ہیبہ استعانت
چاہنا بندی سے اور قوت دینا خدا سے - جہد کرنا بندی سے اور توفیق بخشنا خدا سے اور بندگی
بجالانا بندی سے کرامت عطا کرنا خدا سے اور فرمایا جسکو کہ ادب صالحین کا میسر ہوا ہوگا اسکو
بساط کرامت کی صلاحیت نصیب ہوگی اور جسکو کہ صدیقون کا ادب ملا ہوگا اسکو انس اور انبساط
کے بساط کی صلاحیت نصیب ہوگی اور فرمایا جسکو کہ ادب سے بے نصیب کیا ہی اسکو تمام خیر دلن اور
نیکیون سی بے نصیب کیا ہی اور فرمایا قرب مین تقصیر ادب سخت تر ہی بہ نسبت تقصیر ادب دوری کے
کیونکہ جہال سے گناہ کبیرہ معاف کرتے ہین اور صدیقون کو ایک ذراسی بات جھکنے اور دل کے کسی
طرف جانے پر گرفتار کرتے ہین اور فرمایا جسکو کہ آداب اولیا حاصل ہوا ہوگا اسکو بساط قرب کی
صلاحیت نصیب ہوگی اور جسکو کہ صدیقون کا آداب حاصل ہوا ہوگا اسکو بساط مشاہدی کی صلاحیت
نصیب ہوگی اور جسکو کہ آداب انبیا نصیب ہوا ہوگا اسکو بساط انس کی صلاحیت نصیب ہوگی
اور فرمایا تم مقام قرب کو نہ پہونچ سکوگے کیونکہ تم نفس کے گرفتار ہو اور فرمایا کہ اگر تم مجکو آگ
مین ڈالدو تو مجکو اسکا اسقدر خوف نہوگا اور اس سے اسقدر نہ ڈرونگا جسقدر کہ حق تعالیٰ
کی بے توجہی اور رخ گردانی سی ڈرتا ہون اور فرمایا ہلاکت اولیا خطرات قلوب پر ہی اور ہلاکت
عارفان اشارات کے خطرات پر ہی اور ہلاکت موحدان حقیقت کے اشارات پر ہی اور فرمایا چہ
چار قسم کے ہین۔ پہلی قسم کے وہ کہ وقت اور حالت مین نظر کرتے ہین۔ دوسری قسم کے وہ کہ عاقبت
مین نظر کرتے ہین۔ تیسری قسم کے وہ کہ حقائق مین نظر کرتے ہین چوتھی قسم کے وہ کہ سابقت اپنی
سابق ہونے مین نظر کرتے ہین اور فرمایا رسولون کا ادنیٰ مرتبہ اعلیٰ مرتبہ انبیا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ انبیا
کا صدیقون کا اعلیٰ مرتبہ ہی اور ادنیٰ مرتبہ صدیقون کا ادنیٰ مرتبہ شہدا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ
کا اعلیٰ مرتبہ شہدا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ شہدا کا اعلیٰ مرتبہ صلحا کا ہی اور ادنیٰ مرتبہ صلحا کا اعلیٰ مرتبہ
مومنون کا ہی اور فرمایا حق تعالیٰ کے بندے [illegible] ہین کہ انکا اتصال حق تعالیٰ کے ساتھ [illegible]
اور انکی آنکھین ابد تک اسی سے روشن اور انکی زندگی اسی سے ہی اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ

Marfat.com

اُنکے دلون کے اتصال کا سبب اُنکی صفائی یقین اور نظر دائمی ہی اور ابد تک اُنکو موت نہین
اسلیے کہ اُنکی زندگی خدائے تعالیٰ سے ہی اور فرمایا جب کہ بندے کو ربوبیت سے کشف حاصل
ہوتا ہی دَم مارنا اُسپر حرام ہوجاتا ہی وہ ایسا گم ہوتا ہی کہ اُسکا پتا نہین لگتا اور فرمایا اولیاء خدا
پر غیرت فرض ہی پھر فرمایا کیا اچھی ہی غیرت محبّت اور ہمنشینی کے وقت مین اور فرمایا صاحب
غیرت کو ایک ایسی صحیح حالت حاصل ہوتی ہی کہ اُسکا قتل ہونا فاضلتر اُس سے ہووے کہ اُسکے
غیر کا یعنی حال صحیح صاحب غیرت کا ایسا بے نہایت ہوتا ہی کہ جو اُسکو قتل کرے ثواب پاوے
تاکہ اُس غیرت کی آگ سے نجات پاوے اور فرمایا ہمّت وہ ہی کہ عوارض سے کوئی شی اُسکو باطل
نہ کرسکے اور ہمّت وہ ہی کہ دُنیا مین نہووے اور فرمایا زندگی محبّت کی دل سے ہی اور زندگی مشتاق
کی آنسوؤن سے اور زندگی عارف کی ذکر سے اور زندگی موحّد کی زبان سے اور زندگی
صاحب تعظیم کی نفس سے اور زندگی صاحب ہمّت کی نفس کی بُریدگی اور علٰحدگی سے اور یہ زندگی
جلنا اور غرق ہوجانا ہی اور اگر کوئی کہے زندگی موحّد کی زبان سے کس طرح ہو تو ہم کہین گے
(یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ مؤلف اس کتاب کا ہے) کہ اُسکا باطن تمام توجہ
سے معمور ہوتا ہی اور اُسکو ذرّے کے برابر باطن سے خبر نہین ہوتی بجز زبان ہلانے کے جیسے
حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیس برس ہوگئے کہ بایزید کو تلاش کررہا ہون اور اُسکا
پتا نہین پاتا اور زندگی صاحب تعظیم کی نفس سے اِس طرح ہوتی ہی کہ زبان اُسکی بیکار ہوجاتی ہی
صرف دَم باقی رہتا ہی اور زندگی صاحب ہمّت کی اُسکی نفس کی علٰحدگی ہوتی ہی اور اگر اُس علیحدگی
مین دَم مارے ہلاک ہووے جیسا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لی مع اللہ وقت
وقت کہ جسمین نہ مین سماتا ہون کہ نبی مُرسل ہون اور نہ جبرئیل اور فرمایا علم چار ہین علم معرفت
علم عبادت علم عبودیت علم خدمت اور فرمایا حقیقت اسم بندہ ہی اور ہر ایک حق کے لیے ایک
حقیقت ہی اور ہر ایک حقیقت کے لیے ایک حق ہی اور ہر ایک حق کے لیے ایک حق ہی یعنے
حقیقت کہ تو جانے اسم بندہ ہووی اور وہ بے نشان ہی اور بے نہایت ہی اور بے نشان بے نہ

Marfat.com

مانند ہووی ہی اور فرمایا حقیقتِ توحید نشانِ توحید ہی اور یہ بات ہر ایک حقیقت کے لیے ایک
شان ہووی بیان اُسکا یہ ہی کہ حقیقت اسم بندہ ہووی اور فرمایا صدقِ توحید یہ ہی کہ ایک ہی پر
قائم ہووی اور فرمایا محبّت دوامی عتاب ہووے اور فرمایا جب محب مملکت کا دعویٰ کرتا ہے
محبّت سے دور پڑتا ہی اور فرمایا وجدِ اوصاف سے علیحدگی کا نام ہی تاکہ ارادی کا نشان ظہور مین نہ آئے
بلکہ ہی غم ہو اور فرمایا جب کہ تو وجد کی یاد کر سکے وجد تجھسے دور ہی اور فرمایا نشانِ نبوّت
اُٹھ جانا پردہ کا ہے کہ درمیان حق تعالیٰ کے اور دلون کے کوئی چیز حائل نہین رہتی
اور فرمایا علم بڑی ہیبت اور حیا کا نام ہی جب اِن دونون سے بندہ دور رہتا ہی کچھ اسمین ظاہر
نہین ہوتا اور فرمایا جسکی توبہ عمل سے درست ہے وہ مقبول ہی اور فرمایا عقل آلہ عبودیت کا ہی
نہ آلہ ربوبیت پر بلندی پانے کا اور فرمایا جو کہ خدا پر توکّل کرے وہ متوکّل ہی خدا پر اپنے
توکّل پر نہ واسطے کسی اور چیز کے اور فرمایا توکّل کرنا خدا پر نیک لتجا ہی اور صدق خدا کے
ساتھ محتاجی ہی اور فرمایا توکّل وہ ہی کہ جب شدّتِ فاقہ تجھ مین ظاہر ہووے تو تو کسی سبب
کی طرف نظر نہ کرے اور اِس طرح ثابت قدم رہے کہ حق تعالیٰ جانے کہ تو اپنی توکّل پر ثابت
و قائم ہی اور فرمایا معرفت کے تین رُکن ہین ہیبت حیا اُنس اور فرمایا خداوند تعالےٰ
کے قدیم اختیار مین دل کا نظر کرنا رضا ہی کہ جس چیز کو کہ ازل مین بندی کے لیے پسند کیا ہی اور
اُسکا ترک کرنا باعث خشم و غصّے کا ہی اور فرمایا رضا وہ ہی کہ دل سے دو چیزون پر نظر کرے
ایک وہ کہ دیکھے کہ جو کچھ کہ وقت پر مجھے پونچا روزِ ازل مین ایسا ہی میری لیے چاہا ہی اور دوسرے
وہ کہ دیکھے کہ جو کچھ کہ حق تعالیٰ نے میری واسطے پسند کیا ہی نیکو تر اور فاضلتر ہی اور فرمایا
اخلاص وہ ہی کہ خالص ہووے آفتون سے اور فرمایا تواضع مقبول حق ہی اور فرمایا تقویٰ کے
لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اُسکا ظاہر حدون کا نگاہ رکھنا ہی اور باطن نیّت ہی
اور اخلاص لوگون نے پوچھا کہ ابتدا اِس کام کی کیا ہی اور اُسکی انتہا کیا آپنے فرمایا
اُسکی ابتدا معرفت ہی اور اُسکی انتہا توحید اور فرمایا دو چیز کو نگاہ رکھنا پہلے آداب عبودیت کو

Marfat.com

دوسرے تعظیم حق معرفت اور ربوبیت کو اور فرمایا جس چیز کو نیک فرمایا ہی اُسپر ثابت قدم ہونا ادب ہے لوگون نے پوچھا یہ کیونکر ہے آپنے فرمایا اس طرح کہ تو معاملہ خداوند تعالی کے ساتھ ظاہر و باطن مین ادب کے ساتھ بجالاوے جب کہ اس طرح بجالایا بس ادیب ہے اگرچہ عجمی یعنی عرب کا باشندہ نہو بلکہ ایرانی و تورانی ہو لوگون نے پوچھا کہ طاعت سے کون سی طاعت فاضلتر ہے فرمایا حق تعالی کا مراقبہ ہر وقت پوچھا شوق کیا ہے فرمایا دل کا جلنا اور جگر کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور آگ کا اُسکے اندر بھڑکنا پوچھا شوق برتر ہے یا محبت۔ فرمایا محبت کیونکہ شوق اسی سے پیدا ہوتا ہے اور فرمایا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا کا آوازہ ہر جہار طرف پھیلا تو تمام چیزین اُنپر روئین مگر چاندی اور سونا نہ رویا حق تعالی نے اُنکی طرف وحی بھیجی کہ تمکو حضرت آدم پر رونا کیون نہ آیا اُنھون نے جواب دیا کہ بار خدایا ہم نہ روئینگے ایسے شخص پر کہ تیرا نافرمان ہوا ہو حق تعالی نے فرمایا کہ مجکو میری عزت اور جلال کی قسم ہی کہ مین سارے چیزون کی قیمت تم مین ظاہر کرونگا اور تمامی آدم کے فرزندون کو تمھارا خادم بناؤنگا کہتے ہین ایک شخص نے آپ سے کہا کہ مین عزلت و گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ تو مخلوق سے علحدگی اختیار کرکے کسکی صحبت مین رہیگا اور کسکے ساتھ اختلاط و آمیزش رکھیگا اُس نے کہا تو آپ ہی فرمایئے کہ مین کیا کرون آپنے فرمایا کہ ظاہر مین خلق کے ساتھ بسر کر اور باطن مین حق تعالی کے ساتھ ایک روز آپنے اپنی اصحاب سے فرمایا کہ آدمی کا مرتبہ کس چیز سے بلند ہوتا ہے بعض نے کہا کہ روزون کی زیادتی سے بعض نے کہا کہ نماز کی مداومت و ہمیشگی سے اور بعض نے کہا مجاہدہ سے اور بعض نے کہا مجاہدے سے اور بعض نے کہا موازنے سے اور بعض نے کہا مال کے خرچ کرنے سے [illegible] آپنے فرمایا بلندی نہین پائی مگر اُس شخص نے کہ جسکو خوی خوش عطا فرمائی ہے [illegible] آپنے اصحاب کے روبرو پانون پھیلائے اور فرمایا کہ ادب درمیان اہل ادب کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو [illegible] پانون دراز فرمائے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ بہت صفائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

تشریف لائے آنحضرت نے پاؤن مبارک کھینچ لیے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ کو زندیق مشہور کیا اور خلیفہ وقت سے جا کر کہا علی بن عیسیٰ جو کہ وزیر تھا غصے مین آیا اور آپ کو بلایا اور بہت کچھ آپ پر سختی کی آپ نے بھی اسکو سخت کہا وزیر آگ بگولا ہو گیا اور حکم دیا آپ کے پاؤن سے موزہ اتار کر آپ کے سر مبارک پر مارنے لگے آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو آپ نے اسکے واسطے بد دعا کی کہ قطع اللہ یدک و رجلک یعنی کاٹے جائیو تیرے ہاتھ اور پاؤن اور جان بحق تسلیم ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ایک ہفتہ کے بعد خلیفہ وزیر پر غصے ہوا اور حکم دیا کہ اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالین بعض مشائخ حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرتے ہین کہ آپ نے کیون وزیر کے واسطے بد دعا کی آپ کو لازم تھا کہ اسکے حق مین نیک دعا کرتے بعض مشائخ یہ عذر پیش کرتے ہین کہ بد دعا آپ نے اس واسطے کی کہ وہ مسلمانون کے حق مین ظالم تھا اور بعض یون کہتے ہین کہ حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ اہل فراست سے تھے آپ نے غور فرمایا کہ اسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے موافق قضا و قدر کی حق تعالیٰ نے آپ کی زبان پر یہ کلمات کہ کاٹے جائیو ہاتھ اور پاؤن اسکے جاری کیے آپ کو درمیان مین کچھ سروکار نہ تھا اور مجکو ایسا معلوم ہوتا ہے (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) کہ ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے واسطے نیک چاہا اور بد چاہنے سے وزیر نے درجہ شہادت پایا اور دنیا کی خواری سے نجات پائی کیونکہ دنیا کا مال و مرتبہ وغیرہ در حقیقت بمقابلہ آخرت کے جو اسکو حاصل ہوا ایک ناچیز تھا پس در حقیقت آپ نے اسکے حق مین دعائے نیک فرمائی کہ جسکی بدولت وہ وزیر اس رتبے کو پہونچا اور دوسرے یہ کہ عذاب اس جہان کا بمقابلہ عذاب آخرت کے کچھ بھی نہین ہے پس بہت مناسب ہوا کہ وہ اپنے افعال کی سزا یہین پا کر پاک صاف اس جہان سے گیا

اکانونواں باب حضرت ابراہیم بن داؤد رقی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

وہ پرہیزگاروں کے قبلہ وہ برگزیدہ لوگوں کے پیشوا وہ مرغ جال میں سبقت کرنیوالے وہ وہ شخص کہ شام میں صبح صادق کا جلوہ دکھانے والے وہ فانی بخود اور باقی بحق پرہیزگار کامل حضرت ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ اکابر علما اور مشائخ کبار اور قدمای طریقت سے تھے اور بزرگوار و صاحب کرامات تھے اور ریاضت اور کلمات عالی رکھتے تھے اور بزرگان شام سے تھے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمانہ لوگوں سے ہیں اور حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ بن جلاءؒ کے یاروں سے تھے اور آپ کی عمر شریف بڑی ہوئی نقل ہے کہ ایک درویش جنگل میں جا رہا تھا ایک شیر نے اُسپر حملہ کیا جب وہ شیر اُس درویش کے نزدیک پونہچا اور درویش کی نظر اُسپر پڑی تو شیر نے اپنی گردن جھکالی اور چپکا چلا گیا درویش کو تعجب ہوا جب اُسنے غور کی تو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقے کا ایک ٹکڑا اُسکی گدڑی میں ٹکا تھا بس وہ درویش تاڑ گیا کہ اسی کی برکت سے شیر نے مجکو کچھ نہ کہا اور اپنی راہ لی۔ کلمات حضرت ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ کے آپ نے فرمایا کہ حق کو ثابت کرنا معرفت ہے سوای اُن چیزوں کے کہ آدمی کا وہم اُن تک پونہچتا ہے اور فرمایا قدرت آشکار ہے اور آنکھیں کھلی ہیں لیکن بصارت و بینائی ضعیف ہے اور فرمایا حق کی دوستی کا نشان طاعت و عبادت کی زیادتی ہے اور متابعت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا مخلوق میں ضعیف تر وہ ہے کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے عاجز ہو اور قوی ترین وہ ہے کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے پر قادر ہو اور فرمایا ہر آدمی کی قیمت و قدر اُسکی ہمت کے موافق ہے اگر اُسکی ہمت دنیا میں مصروف ہے تو وہ بے قدر ہے اور اگر اُسکی ہمت حق تعالیٰ کی رضامندی پر ہے تو ممکن ہے کہ کامل قدر و منزلت پائے اور اُسپر واقفیت حاصل کرے اور فرمایا راضی وہ ہے کہ سوال نہ کرے اور دعا میں مبالغہ کرنا رضا کے خلاف ہے اور فرمایا توکل راضی ہونا اور قرار پکڑنا ہے اُن چیزوں پر کہ حق تعالیٰ نے جنکا وعدہ فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو شئے کہ مقدر ہے تجکو بغیر تکلیف و مشقت کھینچے پونہچتی ہے اور اگر تو زیادہ طلبی کرے تو اسمیں بجز رنج و محنت کے اور کچھ نہیں ہے اور فرمایا درویشوں کی کفایت توکل پر ہے اور توانگروں کی کفایت یہ کہ مال و اسباب پر اعتماد رکھتے ہیں اور فرمایا درویشوں کا

Marfat.com

ب کرنا اُسوقت ہووے کہ حقیقت سے علم کی طرف رجوع کریں اور فرمایا جب تک کہ تیرے دل مین خطرہ ہووے
مین جان کہ خدائے تعالی کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت نہین ہے اور فرمایا جو کہ سوائے خداوند تعالی
کے دوسری چیز کو اپنی عزت کا باعث خیال کرتا ہے سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنی عزت مین خوار ہے اور فرمایا
مجھے دنیا مین دو چیز پسند ہین ایک صحبت فقرا اور دوسرے حرمت اولیا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باونوان باب حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

و مجاہد مردان مرد و مبارز میدان درد و خو کردہ تقوی و پروردہ معنی در مجلس [illegible] حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ حضرات صوفیائے کرام کے عابدون اور زاہدون سے تھے اور تابعین مین آپ جیسا [illegible] اور کسی کا زہد نہ تھا اور مراقبے اور محاسبے مین کمال رکھتے تھے اور معرفت اور حالات [illegible] بہت مجاہدے اور ریاضت بہت کرتے تھے اور دنیا سے بالکل علحدہ رہتے تھے اور کلمات عالی فرمایا کرتے تھے اور بہت سے مشائخ کبار کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے نقل ہے کہ آپ نے ستر ہزار درم میراث مین پائے تھے آپ نے اپنی کھانے اور خرچ مین اُن درمون سے ایک درم بھی خرچ نہ کیا بلکہ [illegible] کے پتون کو بنکر اپنی قوت و غذا اُس سے بہم پہونچاتے تے آپ چالیس برس تک پرانا خرقہ پہنے رہے [illegible] نیا خرقہ نہ پہنا نہ ملکی نہ عاریتی سوائے اُس پرانے خرقہ کے نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے حذیفہ مرعشی کو خط لکھا کہ اے حذیفہ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے دین کو دو [illegible] کے عوض بیچ ڈالا ہے اور وہ یہ ہے کہ تو ایک روز بازار مین ایک شخص سے ایک چیز خریدتا تھا وہ شخص [illegible] قیمت مانگتا تھا اور تو تمانی کی تمامی دنیا چاہتا تھا اور اس سبب سے کہ وہ تیری نکوکاری کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکا اور تجکو وہ چیز اُس نے تھوڑی قیمت پر دیدی [illegible] حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یہ [illegible] حکایت کو دوسری کتابون مین اسکے برعکس لکھا ہے لیکن مینے معتبر کتابون مین اسطرح پایا اور یہ بھی حضرت یوسف اسباط [illegible]

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے حذیفہ کو لکھا کہ جو شخص کہ فضائل کو گناہ سے زیادہ دوست رکھتا ہے وہ غریب ہے
اور جو کوئی قرآن پڑھتا ہے دنیا کمانے کو وہ ٹھٹھا کرنے والا ہے حالانکہ میں ڈرتا ہوں کہ ہمارے اعمال خیر
ہمیں زیادہ خرابی لانیوالے ہیں ہمارے گناہ سے اور جسکے دل میں درم اور دینار کی وقعت
آخرت سے زیادہ ہے تعجب ہے کہ وہ کس طرح امیدوار ہے حق تعالیٰ کی ساتھ اپنے دین اور دنیا میں اور
فرمایا اگر میں صدق دل سے ایک رات اپنی خدا کے واسطے کام کروں اسکو میں جہاد فی سبیل اللہ سے
زیادہ دوست رکھتا ہوں اور یہ بھی آپنے حذیفہ کو لکھا کہ اے حذیفہ میں تجکو وصیت کرتا ہوں تقویٰ
کی ساتھ حق تعالیٰ کے اور عمل کرنے کی کہ جسکی تجکو اُسنے تعلیم دی ہے اور ایسے مراقبہ کی کہ کوئی
شخص نہ دیکھے تجکو اُس جگہ میں کہ جہاں تو مراقبہ کرے سوا حق تعالیٰ کے اور موافقت کرنے کی اُس
چیز کے ساتھ کہ اُسکے دفع کرنے کی کسی شخص کو طاقت ومجال نہیں ہے اور اُسکے نازل ہونے کی
پشیمانی فائدہ نہیں دیتی اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ سے
پوچھا کہ نہایت تواضع کیا ہے آپنے فرمایا جب کہ گھر سے باہر نکلو جسکو دیکھو ایسا جانو کہ تمسے بہتر ہے
اور تھوڑی تقویٰ کی جزا بہت عملوں کے برابر عطا کرتے ہیں اور تھوڑی تواضع کا عوض بہت
مجاہدہ کے برابر دیتے ہیں اور فرمایا علامت تواضع کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے احکام جس سے سُنے
قبول کرے اور عاجزی ونرمی کرے ہر شخص کے ساتھ اگرچہ ادنیٰ ہی شخص کیوں نہو اور عزت اور
حرمت رکھے اُس شخص کی کہ مرتبہ میں اُس سے بالاتر ہو اور اگر کوئی اپنا نقصان بھی کرے تو بھی
برداشت کرے اور جو کچھ کہ خدا تعالیٰ نے دیا ہے اُس پر شکر کرے اور غصّے کو کھا دے یعنے کبھی غصّہ نہو اور
بیان کرے [illegible] اور توانگروں پر تکبر کرے اور فرمایا توبہ کے دس مقام ہیں
[illegible] سے اور منھ پھیرنا تکبر کرنے والوں سے اور
[illegible] اور دوڑنا طرف نیکیوں کے اور [illegible]
کرنا [illegible] طلب کرنا غنیمت کا اور زائل کرنا
[illegible] ترک کرنا موجود کا اور ترک کرنا آرزو سے مفقود کا

Marfat.com

اور سچا آوری خدمت معہودہ و مقررہ کی اور اتباع سنت کی اور صفائی باطن اور مغز ہونا ساتھ
عزیمت کے اور احترام مشفق کا اور ترک مباح میں اور طلب منافع آخرت میں اور کمی کرنا آرام
و آسائش میں۔ اور فرمایا علامات زہد سے ایک یہ ہو کہ جانے بندہ زہد نہیں کر سکتا اور نہ زہد کو
اختیار کر سکتا ہے مگر اسوقت کہ حق تعالی کی امان میں ہو جائے اور فرمایا ورع کی علامت وقف
میں غور و تامل کرنا مشتبہات میں اور باہر آنا شبہات سے اور تلاش و جستجو کرنا نیک بد میں
اور تشویش سے علیحدہ رہنا اور خیال رکھنا نفع اور نقصان کا اور ہمراہ دوست کرنا رضای رحمن پر
اور صفائی و صدق کے ساتھ امانت کو رکھنا اور آفت کی جگہ سے روگردانی کرنا اور دور رہنا
طریق آفات سے اور روگردانی کرنا فخر کرنے سے اور فرمایا علامات صبر کی دس چیزیں ہیں حبس کرنا
نفس کا اور ضبط کرنا [illegible] کا اور ہمیشگی کرنا اور طلب [illegible] کے اور دور کرنا بے صبری کا اور
قدرت چاہنا تقوی کی اور محافظت کرنا عبادت کی اور کمال انتہا کو پہنچانا واجبات کو اور سچائی
معاملات میں اور طول قیام مجاہدات میں اور اصلاح کرنا گناہوں کی اور فرمایا محو نہیں کرتی
کوئی چیز شہوت کو دل سے مگر وہ خوف کہ مرد کو آمادہ کرتا ہے یا وہ شوق کہ مرد کو بیآرام کرتا ہے
اور فرمایا مراقبہ کی علامت میں پسند کرنا اس چیز کو کہ حق تعالی نے اسکو پسند کیا ہے اور
ارادہ کرنا ساتھ خدای تعالی کے اور سچا جاننا [illegible] چیزوں کا خدای تعالے کی
طرف سے اور آرام پکڑنا دل کا ساتھ خدای تعالی کے [illegible] علامات [illegible] رجوع کرنا
طرف خدا تعالی کے اور فرمایا صادق کی کئی علامات [illegible] ساتھ زبان کے [illegible]
اور قول کو ساتھ فعل کے برابر رکھنا اور اپنی تعریف کی طلب [illegible]
اختیار نکرنا اور آخرت کو دنیا پر اختیار کرنا اور نفس پر قہر کرنا [illegible] فرمایا [illegible]
آرام و تسلی پانا اس چیز کے ساتھ کہ حق تعالی نے اسکی ضمان [illegible]
اسکو اوپر نیچے بلند و پست [illegible] اور گردن جھکانا [illegible] زبان کا [illegible]
نون کے یعنی ایسا جانے کہ ابھی کاف ساتھ نون کے نہیں ملا [illegible] کاف اور نون [illegible]

Marfat.com

توکل درست ہووے اور قدم عبودیت مین رکھنا اور ربوبیت سے باہر آنا یعنے دعوی فرعونی اور خودی ومنی کا نہ کرنا اور ترک اختیار کرنا اور خلائق سے نا اُمید ہونا اور علائق سے علٰحدگی کرنا اور حقائق مین داخل ہوکر دقائق کو حاصل کرنا اور فرمایا عمل کرو اُس مرد کے عمل کے مانند کہ جو آنکھون سے دیکھ رہا ہے کہ اُسکو نجات نہ حاصل ہوگی مگر اُس عمل سے اور توکل کرو اُس مرد کے توکل کے مانند جو آنکھون سے دیکھ رہا ہے کہ اُسپر نازل نہوگا مگر وہ جو حق تعالیٰ نے روز ازل مین اُسکی تقدیر مین لکھدیا ہے اور حکم کیا ہے اور فرمایا اُنس کی پانچ علامت ہین ہمیشہ خلوت مین بیٹھنا اور مخالطت دوستون سے بہت ہی گھبرانا اور ذکر حق سے لذت پانا اور مجاہدہ مین راحت پانا اور بندگی کی سختی مین خوشدل ہونا اور فرمایا حیا کی علامت انقباض وبستگی دل کی ہے باعث عظمت پروردگار کے اور وزن کرنا بات کا قبل کہنے کے اور دور رہنا اُس چیز سے کہ جسکے لیے عذرخواہی ہو اور ایسی چیز ہین کہ جنمین غور کرنے سے شرمندگی حاصل ہو غور نہ کرنا اور آنکھ زبان کان کا نگاہ رکھنا اور شرمگاہ اور پیٹ کی حفاظت کرنا اور دنیا کی زندگی کی آرایش کو ترک کرنا اور گورستان اور مُردون کی یاد کرنا اور فرمایا شوق کے لیے علامتین ہین دوست رکھنا موت کو راحت کے وقت مین اور دشمن رکھنا زندگی کو خوشی وطرب مین اور وقت صحت ورغبت کے اور اُنس پکڑنا ساتھ ذکر حق تعالیٰ کے اور بیقرار ہونا وقت پراگندگی نعمتون حق سبحانہٗ تعالیٰ کے اور خوش ہونا وقت تفکر کے علی الخصوص وقت مشاہدہ کے لوگون نے جمع اور تفرقے سے سوال کیا آپ نے فرمایا جمع دل کا جمع کرنا ہے معرفت مین اور تفرقہ متفرق کرنا ہے احوال مین اور آپ کا مقولہ ہے کہ نماز جماعت فریضہ نہین طلب حلال فرض ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

ترپنواں باب حضرت ابو یعقوب بن اسحق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مشرف رقم فضیلت وہ مقرب حرم وسیلت وہ منور حال وہ معطر وصال وہ شاہد مقامات مشہوری

Marfat.com

نرت ابو یعقوب بن اسحٰق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ بزرگ صوفیای کرام سے تھے اور لطف عظیم رکھتے تھے
ر خدمت اور ادب مین مخصوص در مقبول اصحاب تھے اور سوز نہایت رکھتے تھے اور مجاہدہ بہت
ر مراقبہ کامل اور کلمات پسندیدہ رکھتے تھے اور کہا ہی کوئی پیر مشائخون سے زیادہ نورانی
پ سے نہ تھا آپ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور برسون مجاور حرم رہے
ر وہین وفات پائی۔ نقل ہے کہ آپ ایک گھڑی عبادت اور مجاہدہ سے چین نہ لیتے تھے
ر ایکدم خوش دل نہوتے تھے ایکبار آپ رو رو کر حق تعالیٰ سے مناجات کر رہے تھے ندا آئی
یا ابا یعقوب تو بندہ ہی اور بندے کو راحت اور آرام کے ساتھ کیا کام۔ نقل ہی کہ ایک شخص نے
پ سے کہا کہ ای شیخ مین اپنے دل مین سختی پاتا ہون اور مینے اسکا ذکر فلان شیخ اور فلان
خ سے جو کیا تو ایک نے تو روزے کو فرمایا اور دوسرے نے سفر کو اور مینے دونون کو کیا
لیکن دل کی سختی زائل نہوئی اب آپ فرمایئے کیا فرماتے ہین حضرت یعقوب بن اسحٰق النہرجوری
ۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُنھون نے تیری کار مین خطا کی نیز اطریق یہ ہی کہ جسوقت کہ لوگ سو رہین تو مسجد مین
ائے اور نالہ و زاری گری اور گڑگڑائے اور زبان پر لائے خدایا مین تیری کار مین متحیر ہون
میری مدد کر اُس مرد نے کہا کہ مینے ویسے ہی کیا جیسے کہ آپ نے فرمایا زائل ہو گئی ایکبار اور شخص نے
پ سے کہا کہ مین نماز پڑھتا ہون لیکن دل مین اُسکی حلاوت اور مزہ نہین پاتا آپنے فرمایا
جب کہ تو دل کی طلب نماز مین کریگا نماز کی حلاوت نہ پاویگا جیسا کہ ایک مثل مین کہا ہی کہ اگر سفر
مین تو گدھے کے پانون مین عقبہ یعنی رسی ڈالے گا عقبہ یعنے راہ کو طی نکر سکے گا اور آپنے فرمایا
ر ایک روز مینے ایک کانے شخص کو دیکھا کہ طواف مین کہہ رہا تھا اعوذ بک منک یعنے پناہ
ڈھونڈھتا ہون تجھسے ساتھ تیرے مینے کہا یہ کیا دعا ہی اُسنے کہا کہ ایک روز مینے نظر کی
ایسے شخص کے کہ وہ مجھ دیکھنے مین بہت اچھا معلوم ہوا اتنے ہی مین ہوا کا ایک تھپیڑا آیا اور میری
آنکھ پر لگا کہ مینے اُس سے اُسکو دیکھا تھا اور پھوٹ گئی پھر ایک آواز سنی کہ تو نے ایک نظر کی
ایک طمانچہ کھایا اگر زیادہ دیکھتا زیادہ سزا کا مستحق ہوتا اور آپنے فرمایا دنیا دریا ہے اور اسکا

Marfat.com

کنارہ آخرت ہی اور اسکی کشتی تقوی اور آدمی سب مسافر اور فرمایا جس کسی کی سیری آسودگی کھانے پر موقوف ہے وہ ہمیشہ بھوکا ہی اور جس کسی کی توانگری مال پر ہو وہ ہمیشہ درویش ہے اور جو کہ اپنی حاجت کو خلق کے روبرو عرض کرتا ہی ہمیشہ محروم رہتا ہی اور جو کہ اپنی کام میں خدا تعالی سے مدد نہ چاہیگا ہمیشہ ذلیل و رسوا رہیگا اور فرمایا زوال نہیں اُس نعمت کو جسکا کہ تو شکر کرے اور پائداری نہیں ہی اُس نعمت کو جسکی کہ تو ناشکری کری اور فرمایا جب بندہ یقین کی حقیقت سے کمال کو پہونچا بلا اُسکے نزدیک نعمت ہو جاتی ہی اور رجا مصیبت اور فرمایا اصل ریاضت کم کھانا ہی اور کم بولنا اور کم سونا اور خواہشونکو چھوڑنا اور فرمایا جب کہ بندہ اپنی خودی سے فانی ہوتا ہی حق تعالی سے باقی ہوتا ہی اسلیے اُسنے اسکو کسی نام سے نہ پکارا اسلیے اس طرح ارشاد فرمایا اَلَا بِعَبدِہٖ فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ مَآ اَوحیٰ اور فرمایا جو کہ عبودیت میں استعمال علم رضا کا نہ کرے اور عبودیت فنا میں اور بقا میں اسکی درست نہو وہ مدعی اور کذاب ہی اور فرمایا شادی بالی تین قسم ہیں ایک شادی خدای تعالی کی طاعت پر اور دوسری شادی خدا تعالی کی نزدیکی پر اور خلق سے دوری پر تیسری شادی خدا کے یاد کرنے اور خلق کے فراموش کرنے پر اور اسکا نشان کہ شادی خدای تعالے پر ہو تین چیز ہی ایک یہ کہ ہمیشہ عبادت میں مشغولی دوسری وہ کہ دنیا اور اسکے لوگون سی دوری تیسرے وہ کہ خلق کی حاجت کا نظر دل سے گر جانا کہ کسی چیز کو یاد نکری سوا ے خدا کے مگر اُس چیز کو کہ خدا کے لیے ہو اور سب سے اچھا وہ ہی کہ علم سے علاقہ رکھتا ہو اور فرمایا سب سے بڑا عارف وہ ہی کہ حق تعالی کے جلال و جمال میں متحیر ہو اور فرمایا عارف حق تعالی تک نہیں پہونچتا جب تک کہ تین چیزون سی دل کو قطع نہ کرے یعنی علم اور عمل اور خلوت سے یعنی اِن تینون مین اِن تینون سی جدا ہووی ایک نے آپ سے پوچھا عارف کسی چیز پر تاسف کھاتا ہی سوا خدای تعالی کے آپنے فرمایا کہ عارف کسی چیز کو سوا خدا کے نہیں دیکھتا ہی کہ اُسپر افسوس کھائیگا سائل نے پوچھا کہ عارف کونسی آنکھ سے کل چیز دل کو دیکھتا ہے آپنے فرمایا فنا اور نیستی کی آنکھ سے اور فرمایا مشاہدہ ارواح تحقیق ہی اور مشاہدہ قلوب تعریف

Marfat.com

اور فرمایا جمع عین حق ہے کہ تمامی اشیا اُسی پر قائم ہین اور تفرقہ صفت خلق کی ہے باطل سے
یعنے جو کچھ کہ سوا حق کے ہے باطل ہے بہ نسبت حق کے اور جو صفت کہ وہ باطل کرے حق کو
وہ تفرقہ ہے اور فرمایا جمع وہ ہے کہ تعلیم دی حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء سے اور تفرقہ وہ ہے کہ
اُس سے علم پراگندہ ہوا اور منتشر ہوا اُسکے باب مین اور فرمایا رزق متوکلون کا خداوند تعالی ہر
پہنچاتا ہے خدا اُنکے علم سے اُنکو اور اُنکو پہنچاتا ہے بغیر کسی شغل و رنج کے اور جو اُنکے علاوہ ہین وہ
دن بھر رزق کی تلاش مین مشغول رہتے ہین اور رنج کھینچتے ہین اور فرمایا در حقیقت متوکل وہ ہے
جسنے کہ اپنا رنج و بار خلق سے اُٹھا لیا ہو نہ شکایت اُس چیز کی ہو کہ اُسکو ملے اور نہ برائی اُسکی
کہ اُسکو منع کرے اسلیے کہ نہین دیکھتا ہے منع و عطا مگر خدای تعالی سے اور فرمایا توکل در حقیقت
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسوقت مین کہ اُنسے فرمایا کہ آپکو
کچھ حاجت ہے آپنے کہا تیرے ساتھ نہین اسلیے کہ اپنے نفس سے غائب تھے اور خدا کے سوا کسی چیز کو
نہین دیکھتے تھے اور فرمایا اہل توکل کو حقائق توکل مین ایسے اوقات ہین غلبات زیادہ کہ اگر
اُس غلبات مین آگ پر چلے جاوین تو بھی ذرا سا بھی آزار نپاوین اور اگر اُس غلبے کے
جوش مین انکو آگ مین ڈالدین کچھ آزار انکو نہ پہنچے اور اگر تیر انکے مارین اور اُن [illegible]
کردوین انکو ذرا درد معلوم نہو اور [illegible] وقت [illegible]
تو انکو ذرا معلوم نہو [illegible]
لوگون نے آپسے پوچھا [illegible] کس طرح ہے آپنے فرمایا جاہلون سے دور [illegible]
عالمون کے ساتھ صحبت رکھنا اور علم کا عمل مین لانا اور ہمیشہ حق تعالی کا ذکر [illegible]
تصوف کو پوچھا آپنے فرمایا [illegible]
واسطے [illegible] پوچھا انھون نے کیا [illegible] ذرات قلوب کے [illegible] امانت [illegible]
کیا حق تعالی نے اور وہ سب ذرات کی صورت مین [illegible]
قالوا بلی کہنے جیسا کہ فرمایا [illegible] غالب [illegible]

Marfat.com

سب روحون نے کہا بیشک تو ہمارا پروردگار و مالک ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ واللہ اعلم

چوہتّرواں باب حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ بیخوف ہمہ حُب وہ بے عقل ہمہ لُب وہ پروانۂ شمع جمال وہ شیفتۂ صبح وصال وہ ساکن مضطرب محبوب حق حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ مین اپنی شان مین یگانہ تھے اور مقبول اہل زمانہ اور الطف مشائخ تھے اور اشارات لطیف اور رموز عجیب و غریب رکھتے تھے اور محبّت مین ایک آیت تھے اور تمامی مشائخ آپ کی بزرگی کے مُقر تھے اور آپ کو بباعث کمال محبت کے سمنون مُحب کہتے تھے اور آپ خود اپنے آپ کو سمنون کذّاب فرمایا کرتے آپ حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور آپ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصرون سے تھے اور آپ کا محبّت مین مذہب خاص ہے اور آپ نے محبّت کو معرفت پر مقدّم رکھا ہے اور اکثر مشائخون نے صوفیائے کرام سے معرفت کو محبّت پر مقدم رکھا ہے اور آپ کا یہ مقولہ ہے کہ محبّت اصل اور خدا کی راہ کا قانون اور قاعدہ ہے اور احوال اور مقامات تمامی جو نسبت سے علاقہ رکھتے ہین مقابل محبّت کے بازی ہین اور جہان کہ طالب اسکو پہچانتا ہے پھر اسکو زوال نہین آتا اور محل محبّت مین جب تک کہ ذات موجود رہے۔ نقل ہے کہ جسوقت کہ آپ حج سے واپس آ رہے تھے اہل فید نے آپ سے کہا کہ آپ ہمین وعظ سُنائیے آپ منبر پر گئے اور وعظ فرمایا جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سامعین مین میرے وعظ نے کچھ اثر نہ کیا آپ نے رُخ طرف قندیلون کے کیا اور فرمایا کہ اے قندیلو اب تم سے ذکر محبّت کا کہتا ہون ساری قندیلین فی الفور حرکت اور رقص مین آئین اور اسقدر ایک قندیل دوسری قندیل سے ٹکرائی کہ پاش پاش ہو گئین اور گر پڑین نقل ہے کہ ایکبار آپ محبّت کا ذکر فرما رہے تھے ایک مُرغ ہوا سے اُتر کر آپکے سر پر آ بیٹھا اور پھر سر سے اُتر کر آپکے ہاتھ پر بیٹھا پھر آپ کی گود مین آ بیٹھا پھر گود سے اُتر کر زمین پر جا بیٹھا اور اسقدر اپنی چونچ زمین پر ماری کہ خون اُسکی چونچ سے بہنے لگا اور گر کر مر گیا۔

Marfat.com

نقل ہے کہ آپ نے اپنی آخر عمر مین سنت کی متابعت کے لیے نکاح کیا اور آپکے یہان اُس بیوی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جب وہ تین برس کی ہوئی تو حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو اُسکے ساتھ نہایت الفت و محبت پیدا ہوئی آپ نے اُسی رات قیامت کو خواب مین دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ ایک جھنڈا استادہ کرتے ہین واسطے ایک قوم کے اور اُس جھنڈے کے نیچے ایک قوم کو دیکھا اور وہ جھنڈا اسقدر روشن تھا کہ اُسکی روشنی نے تمام میدان قیامت کو روشن کر رکھا تھا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا یہ جھنڈا کون قوم کا ہے کہا اُس قوم کے محبّون کے واسطے کہ یُحِبُّهُم وَيُحِبُّونَهُ اُنکی شان مین ہے حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ دوڑ کر اُن مین جا ملے ایک شخص آیا کہ آپ کو باہر نکالے آپ نے فریاد کی آخر کیون مجکو باہر نکالتا ہے اُسنے کہا تو اس قوم سے نہین ہے آپ نے کہا آخر مجکو سمنون محب کہتے ہین اور حق تعالے میرے دل کا حال جانتا ہے فی الفور ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو محبّون سے تھا ولیکن جب تیرے دل نے اُس چھوٹی لڑکی کی طرف میل و رغبت کی تیرا نام محبّون کے دفتر سے مٹا دیا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ خواب ہی مین فریاد بر لائے اور فرمایا اے بار خدایا اگر یہ لڑکی میری راہ کی قطع کرنیوالی ہوگی تو اُسکو تو راہ سے اُٹھا لے فی الفور گھر سے شور و غوغا بلند ہوا آپ خواب سے چونک پڑے اور پوچھا کہ کیا ہوا کہا کہ آپ کی صاحبزادی کوٹھے سے گرکر مر گئی نقل ہے کہ ایکبار آپ مناجات مین کہتے تھے الٰہی جس چیز مین کہ آپ مجکو آزمائین مجکو اُسمین راست پائین اور مین اُسمین صابر رہون اور خاموش ہون اتفاق سے اُسی رات آپکے ایسا درد اُٹھا کہ جان بلب ہو گئی لیکن آپ نے دم نہ مارا اور آہ تک کی صبح کو ہمسایے لوگون نے کہا اے شیخ کل رات آپ کو کیا ہو گیا تھا کہ آپ نے اسقدر غل و شور مچایا کہ جسکی وجہ سے ہم صبح تک نہ سو سکے اور آپ نے حالانکہ بالکل فریاد نہ کی تھی لیکن آپ کے حال کی صورت نے واویلا کی آواز آپکے کانون تک پہنچائی تھی کہ حق تعالی نے آپ کو اسپر آگاہی دی کہ خاموشی در حقیقت خا... اسلیے کہ اگر تو در حقیقت خاموش ہوتا ہمسایون کو خبر نہ دیتی اور جب خبر ہوئی تو کیسی کہ سکتے نقل ہے کہ ایک روز آپ یہ بیت پڑھتے تھے بیت لیس لی فی ما سواک حظ فکیف ما شئت فاختبرنی ❋ یعنے مجکو تیرے سوا آرام نہین ہے اور نہ میرا دل اور طرف کو مائل ہے جو کچھ تو چاہے امتحان لے

Marfat.com

فی الفور آپ کا پیشاب بند ہوگیا آپ نے مکتب خانہ کیطرف جاتے ہوئے لڑکوں سے فرمایا کہ اے لڑکو اپنے چھوٹے چچا کے لیے دعا کرو کہ حق تعالیٰ اُسکو شفا عطا فرما دے اور حضرت ابو محمد مغازلی نے فرمایا ہم کہ مین حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بغداد مین تھا چالیس ہزار درم درویشوں کو خیرات کیے اور ہمکو کچھ نہ دیا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آؤ تاکہ ہم تم ایک جگہہ چلین اور ہر ایک درم کے عوض کہ انھوں نے خیرات کیا ہی ایک رکعت نماز پڑھین پس ہم مدائن مین گئے اور چالیس ہزار رکعت نماز ادا کین نقل ہے کہ غلام خلیل نے اپنی آپ کو خلیفہ کے روبرو تصوف مین مشہور کیا تھا اور دین کو دُنیا کے عوض بیچا تھا اور ہمیشہ خلیفہ کے آگے مشائخون کا عیب کرتا اور اُسکی غرض یہ تھی کہ سب لوگ حضرات صوفیائے کرام سے بد باطن ہوکر اُنکو چھوڑ دین اور کوئی اُنکی طرف التفات نکرے اور اس طرح کرنے سے اُسکا خود کا رُتبہ قائم رہے اور بدنام نہو پس جب حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کا جاہ و مرتبہ بغداد مین بلند ہوا اور آپ کا شہرہ پھیلا غلام خلیل نے بہت رنج و تکلیف آپ کو پہنچائی اور آپ پر تہمتین لگائین اور موقع ڈھونڈھتا رہا کہ خلیفہ کے آگے اُنکو کسی طرح رُسوا اور بدنام کرے یہان تک کہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک دولتمند عورت نے حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ مجھسے نکاح کرین لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا وہ عورت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی اور کہا کہ آپ حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایئے کہ وہ مجھسے نکاح کرلین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اُس عورت کو نکلوا دیا اور اُسپر التفات نہ کی تو وہ عورت غلام خلیل کے پاس گئی اور حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا غلام خلیل بہت خوش ہوا اور اس موقع کو غنیمت سمجھا اور خلیفۂ وقت کو آپ پر بہت ... یہ سُنکر آگ بگولا بنادیا اُسنے حکم کیا کہ سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو جلاد کو حاضر کرین جب ... حاضر ہوئے خلیفہ نے چاہا کہ حکم کرے کہ حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو جلاد قتل کرے زبان اُسکی بند ہوگئی ایسی کہ کچھ بات نکرسکا جب رات کو سویا تو خواب مین دیکھا کہ خبردار اگر سمنون کو قتل کیا تو تیرا ملک برباد ہوا خلیفہ جب صبح کو بیدار ہوا تو حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور عذر چاہا اور بڑی عزت اور حرمت کے ساتھ آپ کو رخصت کیا جب غلام خلیل سے

اِس حالت کو دیکھا اُسکا حسد اور بھی حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھا آخرکار اپنی آخر عمر مین بباعث ایذا رسانی حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے عارضۂ جذام مین مبتلا ہوا کسی نے یہ اُسکا قصہ بزرگ مشائخ مین سے کسی شیخ کے روبرو کہا کہ غلام خلیل کو جذام ہو گیا ہی اُسنے کہا یقیناً ایک شخص نے کہ طریقت کے نارسیدون سے ہے اُسکے واسطے بددعا کی ہے اور یہ اچھا نہین کیا ہی اور ضرور اسکا سبب یہی ہوا ہی کہ وہ مشائخ کرام سے جھگڑا کیا کرتا ہی اور کبھی کبھی مشائخ کے اعمال مین خلل انداز ہوتا ہی خدای تعالے اُسکو شفا عطا فرماوے لوگون نے یہ بات غلام خلیل تک پونہچائی کہ فلان شیخ نے ایسا فرمایا اُسنے توبہ کی اور اپنے کیے سے پشیمان ہوا اور جو کچھ کہ مال و دولت اُسکے پاس تھا سب صوفیاے کرام کے روبرو بھیجا اُن صاحبون نے قبول نکیا ذرا غور کرنا چاہیے کہ اِنکا اِس جماعت کا کیا رتبہ رکھتا ہی کہ منکر کو آخرکار توبہ کے مقام تک پونہچاتا ہی جو شخص کہ اقراری ہوگا اُسکا حال کیا ہوگا اِسلیے بزرگون نے فرمایا ہی کہ کسی شخص نے اِن بزرگون سے نقصان نہین پایا اور نہ پاویگا لوگون نے آپ سے محبت کا سوال کیا آپنے فرمایا صفاے محبت دوستی ہی ساتھ ذکر دائمی کے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اُذکُرُوا اللہ ذِکراً کَثِیراً اور فرمایا خداے تعالیٰ کی محبت شرف دُنیا اور آخرت کے ہے حدیث شریف مین وارد ہی کہ مرد کا حشر اُسکے ساتھ ہوگا کہ جسکو وہ دوست رکھتا ہی پس خدا کے محب دُنیا اور آخرت مین خدا کے ساتھ ہونگے اور فرمایا کہ اُس چیز کو کہ جس سے نازک تر اور پاکیزہ تر اور بہتر کوئی چیز نہو بیان نہین کر سکتے پس وہ چیز محبت کی بلا ہی کہ محبت کو کیسے بیان کر سکتے ہین لوگون نے کہا کہ محب بلا مین گرفتار کیون کیا ہی آپنے فرمایا تا کہ ہر کمینہ اسکی محبت کا دعویٰ نکرے جب بلا کو دیکھے بھاگ کر نظر آوے لوگون نے فقر سے پوچھا آپنے فرمایا فقر وہ ہے کہ فقر سے ایسا اُنس رکھے جیسا جاہل نقد سے اور فقیر کو نقد سے ایسی وحشت ہو جیسے کہ جاہل [illegible] وہ ہے کہ کوئی چیز تیری ملک نہو اور تو کسی چیز کی ملکیت مین نہو واللہ اعلم بالصواب۔

پچپنوان باب حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

وہ بجان سابقِ معنی وہ بتن لائقِ تقوی وہ سالک بساط وجدان پرورش حضرت ابومحمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ بزرگ مشائخون اور معززو معتبر اہل تصوّف سے تھے اور مقبول اکابر تھے اور تجرید مین سفر کردہ اور شائستہ خدمتون سے معروف اور نیشاپور کے نکوکارون سے تھے اور آپ نے حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور شونیزیہ آپ کا مقام تھا اور بغداد مین وفات پائی۔ **نقل** ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین تیرہ برس تک برابر اپنے خیال سے حج کو توکّل پر جاتا رہا لیکن بعد کو جو مینے غور کیا تو کھُل گیا کہ ایک بھی ہوا ے نفس سے خالی و پاک نہ تھا پوچھا کہ آپنے کس طرح جانا آپنے فرمایا کہ میری والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک پانی کا گھڑا بھر لا مجکو اسکا لانا بہت ہی ناگوار معلوم ہوا مین اسیوقت تاڑ گیا کہ وہ حج نفس کی حرص سے پاک نہ تھے ایک درویش کہتے ہین کہ مین بغداد مین تھا اور ارادہ حج کا رکھتا تھا میرے دل مین آیا کہ مرتعش رحمۃ اللہ علیہ آرہے ہین پندرہ درم انکے پاس ہین بس انسے وہ درم لیکر کوزہ اور جوتے کا جوڑا خریدونگا اور جنگل کو روانہ ہونگا اتنے ہی مین کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا مینے دروازہ گھولا تو حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ تھے اور پندرہ درم لیے تھے مجھسے فرمایا لے یہ درم لے اور مجکو رنج نہ دے **نقل** ہے کہ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بغداد کے ایک محلّے مین جارہے تھے آپ کو پیاس لگی آپ ایک گھر کے دروازے پر پہنچے اور پانی مانگا ایک لیا شخص پانی کا لوٹا ہاتھ مین لیے باہر آیا کہ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا دِل اُسکے جمال پر لوٹ پوٹ ہوگیا آپنے پانی پیا اور وہین بیٹھ گئے اسی اثنا مین صاحب خانہ آیا آپنے فرمایا کہ ای خواجہ تیری گھر سے مجکو ایک گھونٹ پانی پلا کر میرا دل چھین لیا ہی اور ذرا خیال کرنے کی بات ہی کہ ایک گھونٹ پانی کے عوض دل لے لینا یہ تو سراسر زبردستی ہی کیونکہ دل تو بہت قیمتی چیز ہی وہ صاحب خانہ بڑے درجے کا شخص تھا اور آپ کو پہچانتا تھا کہنے لگا ای شیخ وہ میری بیٹی ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آپ کی خدمت مین دون آپنے فرمایا عین نوازش ہو یہ سنکر اُس خواجہ نے لوگونکو جمع کیا اور اپنی بیٹی آپ کو نکاح مین دی اور اپنے نوکرون کو حکم دیا اُنھون نے آپ کو حمّام کرایا اور پرانی گدڑی کو اُتار کر نیا جوڑا عمدہ پہنایا جب آپ دُلھن کے ساتھ خلوت مین گئے تو نماز مین

Marfat.com

مشغول ہوئے یکایک آپنے شور مچایا کہ میری گدڑی لاؤ اور اُس قیمتی لباس کو اُتار ڈالا اور اپنی وہی گدڑی پہن لی اور اُس عورت کو طلاق دیکر باہر تشریف لائے لوگون نے پوچھا کہ کیا حال تھا آپنے فرمایا کہ میری سر مین ندا کی کہ اُس ایک نظر کے بدلے مین کہ تو نے ہماری خلاف کی ہمنے نکوکارون کا لباس تیری ظاہر سے اُتار لیا یاد رکھہ کہ اگر ایکی مرتبہ دوسری نظر تو نے اور کی تو ہم دوستی کا لباس تیری باطن سی اُتار لین گے۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ فلان شخص پانی کی سطح پر جاتا ہی اور ہوا مین اُڑتا ہے آپنے فرمایا وہ شخص کہ جسکو کہ حق تعالی توفیق بخشتا ہی کہ اپنے نفس کی ہوا کے خلاف کری بزرگ تر ہے اُس شخص سے کہ ہوا مین اُڑتا ہی اور پانی کی سطح پر چلتا ہی۔ نقل ہے کہ آپ کو ایک ایسا عارضہ ہوگیا تھا کہ جسمین غسل کرنے کی سخت ممانعت تھی اور آپ غسل کے بہت شائق تھی لوگون نے کہا کہ غسل کرنا آپ کے واسطے خوب نہوگا آپ نے فرمایا کہ مینے اسکو ترک نہ کرونگا لوگون نے کہا کہ حضرت جان جاکر تو پھر نہ آئے گی آپ کو ذرا خیال کرنا چاہیے آپنے فرمایا جائے اور نہ آئے کچھ پروا نہین۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ رمضان شریف کے آخر مہینے مین مسجد مین معتکف بیٹھے تھی دو تین روز تک بیٹھے رہے پھر باہر نکل آئے اور اعتکاف باطل کیا لوگون نے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو اعتکاف سے باز رکھا اور بیزار کیا آپنے فرمایا کہ مین قاریون کی جماعت کو دیکھہ نہ سکا اور اُنکی اُس طاعت کا دیکھنا مجھپر گران آیا اور فرمایا جو کہ گمان کرتا ہے کہ اُسکا فعل اُسکو آگ سی نجات دیگا یا بہشت مین پونہچا دیگا وہ نفس کے فریب مین ہے اور جو کہ اعتماد خداے تعالی کے فضل پر کرتا ہی حق تعالے اُسکو بہشت مین پونہچا دیگا جیسا کہ فرمایا اللہ برتر نے قُل بِفَضلِ اللہِ وَ بِرَحمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلیَفرَحُوا اور فرمایا اسباب پر اعتماد کرنا مسبب الاسباب پر اعتماد کرنے سے علیحدہ ہونا ہی لوگون نے پوچھا کہ بندہ کس چیز سے کی حاصل کر سکتا ہی آپنے فرمایا اُسکی دشمنی سے کہ جسکو خدای تعالے نے دشمن کہا ہے اور وہ دنیا ہی او نفس اور فرمایا توحید کی اصل تین چیز ہین پہچاننا خدا کو ربوبیت پر اور اقرار کرنا خدای تعالے کی وحدانیت پر اور نفی کرنا تمامی موانعات کی اور فرمایا عارف تنہا ہی معروف کا کیونکہ معروف بے

Marfat.com

اُسکو شکار کیا ہی تاکہ اُسکو بزرگ کرے اور بزرگی کے محل مین اُسکو بٹھا دے اور فرمایا درست کرنا معاملات کا ساتھ دو چیز کے ہی صبر اور اخلاص صبر اُسپر اور اخلاص اُسمین اور فرمایا مخلص جب دل خداوند تعالےٰ کو دیتا ہی اُسکو سکونت حاصل ہوتا ہی اور جب مخلوق کو دیتا ہے تو انکار پر آمادہ ہوتا ہی اور فرمایا تصوّف حُسن خلق ہی اور فرمایا تصوّف ایک حال ہی کہ غائب کرتا ہی صاحب تصوّف کو گفتگو سے اور پہنچاتا ہی حق تعالےٰ کی طرف پس خدا ہی رہتا ہی اور وہ فنا ہوجاتا ہی اور فرمایا یہ سخن مذہبی ہی تمامی جد و جہد ہزل کے ساتھ ہرگز نہ ملانا چاہیے اور فرمایا سب اچھی نشست فقراسی دل بٹھنا ہی جب کہ فقیر فقیر سے جدا ہوجاے کہ کسی علت سے خالی نہین۔ نقل ہی کہ بعض اصحاب نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جاؤ کہ وہ تمھارے لیے بہتر مجھسے ہو اور مجھے ایسے شخص کے پاس چھوڑ دو کہ تم سے بہتر ہو واللہ اعلم بالصواب۔

۵۶ چھپنواں باب حضرت ابو عبداللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ متمکن بکرامات وحقائق وہ متعین باشارات ودقائق وہ مقبول طوائف وہ مخصوص لطائف وہ دُر دریاے عشق وعقل حضرت ابو عبداللہ محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون سے تھے اور محمود و مقبول ہر خاص وعام اور ریاضت اور فتوت ومُروّت مین بیمثال اور مرید رشید حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور آپنے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت کچھ عقیدت رکھتے تھے یہانتک کہ ایکبار خط مین آپ کو لکھا کہ بدبختی کی علامت کیا ہی آپنے فرمایا تین چیز ایک یہ کہ اس تعالی اُسکو علم عطا فرما دے لیکن عمل سے بے نصیب رکھے دوسرے وہ کہ عمل دیوے اور اخلاص نہ دیوے تیسرے وہ کہ اُسکو نیکو کارون کی صحبت نصیب کرے لیکن اُنکی حرمت وعزت کرنے سے محروم رکھے حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبداللہ محمد فضل بلخی مردون مین تیسرے ہین اور یہی حضرت ابو عثمان حیری نے فرمایا کہ اگر مجھہ مین قوت ہوتی تو مین

Marfat.com

نی تمام عمر حضرت ابو عبداللہ محمد فضل رح کی خدمت میں رہتا تاکہ میرا دل آپ کے دیدار فیض انوار کے
یض سے روشن و صاف ہو جاتا اور آپ نے اہل بلخ سے بڑے بڑے ظلم و ستم دیکھے بہت کچھ
پ کو اہل بلخ نے طعن و تشنیع دیے حتیٰ کہ شہر بلخ سے باہر نکال دیا اور آپ نے انکے حق میں
بد دعا کی کہ الٰہی صدق النبی سے لیجیے اسکے بعد بلخ میں کوئی صدیق نہ ہوا نقل ہے کہ آپ سے
سوال کیا کہ سینوں کی صفا کس طرح حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا حق الیقین پر ثابت رہنے [illegible]
ہونے سے اور وہ ایک زندگی ہے کہ بعد اسکے علم الیقین دیتے ہیں تاکہ علم الیقین سے مطالعہ
عین الیقین کا کریں یہاں تک سلامت صدر [illegible] تک کہ اس میں الیقین نہیں ہوتا علم الیقین
حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ [illegible] ہر گز اسکا علم الیقین [illegible]
کہ علم الیقین بعد عین الیقین کے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ [illegible] عین الیقین سے [illegible]
اور اجتہاد کا ثمرہ ہے اور یہی وجہ ہے اسمیں صواب و خطا کی گنجائش ہے جب علم الیقین حاصل
ہوا علم الیقین سے عین الیقین کے حقائق و اسرار کو ملاحظہ کر سکتا ہے اور اسکی مثال ایسی ہے
کہ ایک بچہ بھنورے میں پڑا ہوا ہو جب کہ اسکو تہ خانے سے باہر نکالیں گے تو [illegible] دیکھے
حیران ہوگا اور جب کہ چند روز باہر رہے گا تو سمجھے گا کہ آفتاب کا [illegible]
کہ آفتاب کا وہ علم اسکو حاصل ہوگا [illegible]
اور فرمایا کہ میں [illegible] سے تعجب [illegible]
کیوں [illegible]
اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ پاک [illegible]
نفس کی خواہشوں [illegible]
نظر [illegible] طاقت نہیں ہے اور فرمایا [illegible]
آدمیوں [illegible] بات کو [illegible] عمل [illegible]
[illegible] تلاش نہ کرے [illegible]

علم کے سیکھنے سے مانع ہو اور فرمایا علم کے تین حرف ہیں عین و لام و میم عین سے مراد علم ہے اور لام سے مراد عمل ہے اور میم سے مراد مخلص حق ہے علم و عمل میں اور فرمایا اہل معرفت میں بزرگ ہیں وہ ہے کہ اجتہاد زیادہ رکھتا ہو شریعت کے ادا کرنے میں اور سنت نبوی کے حفظ مراتب اور اتباع میں بہت رغبت بہت کے اور فرمایا محبت ایثار ہے اور وہ چار طرح پر ہے ایک تو ہمیشگی کرنا ذکر دلی پر اور خوش ہونا اس دوسری حق تعالیٰ کے ذکر سے انس عظیم پکڑنا تیسرے اشغال کا قطع کرنا اور ہر ایک سے کہ قاطع ہے علیحدہ ہونا اور چوتھے اسکو اپنے اوپر اور اس چیز پر کہ اسکے سوا ہے اختیار و پسند کرنا اور چننا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ حق تعالیٰ اسکے محبوں کا وصف یہ ہے کہ انکی محبت ایثار کے معنی پر ہو بعد اسکے انکا معاملہ چار منزل پر چلے ایک محبت دوسرے ہیبت تیسری حیا چوتھے تعظیم اور فرمایا ایثار زاہدوں کا وقت بے نیازی کے ہوتا ہے اور ایثار جوانمردوں کا وقت حاجت کے اور فرمایا زہد دنیا میں ترک ہے اگر ہو سکتا ہے ایثار کو اختیار کر اور اگر نہیں ہو سکتا ہے خوار رکھ۔

ستاونواں باب حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ صادق کاردیدہ وہ مخلص برگزیدہ وہ موحد یگانگی حضرت شیخ ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے جوانمردوں سے تھے اور اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑی حشمت والے اور بڑے عالم مشائخان طریقت میں اور تجرید میں ثابت قدم تھے اور آپ نے حضرت ابو عثمان اور ابن عطا اور حریری اور ابو عمرو اور مقشی رحمہم اللہ کو دیکھا تھا اور آپ بہت دنوں تک شیخ سے باہر رہے اور عراق میں بسر کرتے رہے جب آپ بوشنج کو واپس آئے تو وہاں آپ پر زندیق ہونے کا الزام لگایا آپ وہاں سے نیشاپور کو تشریف لیگئے اور عمر وہیں گذاردی اور زہد میں مشہور و معروف ہوئے نقل ہے کہ ایک گنوار کا گدھا گم ہو گیا تھا وہ آیا حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ کر کہنے لگا کہ میرا گدھا آپ نے چرایا ہے آپ نے فرمایا اے جوانمرد تو غلط کہتا ہے میں نے تجکو آج ہی

Marfat.com

دیکھا ہے وہ کہنے لگا نہیں آپ ہی نے چرایا ہے آ[illegible] سر اٹھاکر فرمایا الٰہی مجھکو اس مخمصے سے نجات بخش
فی الفور گدھا روبرو آیا گنوار معذرت کر کے کہنے لگا کہ اے شیخ مجھکو یقین کامل تھا کہ آپ نے نہین چرایا ہے لیکن مینے
اپنے مین وہ لیاقت نہ دیکھی کہ اُس رحیم و کریم کی درگاہ مین حاضر ہو کر عرض کرون اسلیے مینے یہ خیال کر کے کہ
آپکے ذریعہ سے عرض کراؤن آپ کو تکلیف دی معاف فرمایئے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ صوفیون کے
لباس مین جا رہے تھے ناگاہ ایک ترک نے آپکی گردن مبارک پر ایک گردنی ماری اور چلتا ہوا آدمیون نے
اُس ترک سے کہا کہ وہ تو فلان مشہور و معروف شیخ ہین تو نے یہ کیا گستاخی کی یہ سنکر وہ ترک واپس آیا اور
معذرت کرنے لگا آپنے فرمایا کہ جاؤ تم بیفکر رہو کیونکہ مین یہ فعل تم سے نہین دیکھتا ہون اور جہان سے کہ ہے
وہان غلطی کا احتمال نہین۔ نقل ہے کہ ایکروز طہارت خانے مین آپکے دل مین آیا کہ یہ پیرہن فلان
درویش کو دینا چاہیے فی الفور آپنے خادم کو پکارا فرمایا کہ یہ میرا پیرہن لیجا اور فلان درویش کو دیدے
خادم نے عرض کی کہ اتنی دیر توقف کیجیے کہ آپ غسل خانے سے باہر تشریف لادین آپنے فرمایا کہ مین
ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ شیطان لعین مجکو فریب مین ڈالدیوے اور یہ خیال میرے دل سے دور کر دیوے۔
ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ میرے دانت خدا تعالی کی نعمتین کھاتے کھاتے
گھس گئے ہین اور زبان میری بیکار ہو گئی ہے خدا کی شکایت کرتے کرتے یہ حال ہے۔ آپسے پوچھا کہ
مروت کیا ہے آپنے فرمایا ہاتھ اٹھانا اُس چیز سے کہ تجھپر حرام ہے تاکہ مروت ہو کر ساتھ کراما کاتبین کے
کی ہو۔ پوچھا کہ تصوف کیا ہے آپنے فرمایا آج کے روز صرف نام ہے اور [illegible] اگلے
زمانے مین وہ خود بذاتہ خود موجود تھا اور نام نہ تھا۔ لوگون نے تقوی کو پوچھا آپنے فرمایا کوتاہی
عمل کی ہے اور مداومت و ہمیشگی عمل کی۔ فتوت کو پوچھا آپنے فرمایا نیک [illegible]
ساتھ موافقت دائمی کرنا اور اپنے نفس سے [illegible] مین ایسی چیز کو نہ دیکھنا [illegible]
اور فرمایا توحید وہ ہے کہ جانے کہ اسکے مانند کوئی ذات نہین ہے اور فرمایا اخلاص وہ ہے کہ جسکو
کراما کاتبین نہ لکھ سکین۔ اور شیطان مین اسکو بگاڑ نہ سکے اور کوئی آدمی اسپر مطلع نہ ہو سکے۔
اور فرمایا ایمان کا اول ساتھ آخر کے ملا ہے تو پوچھا ایمان اور توکل کیا ہے آپنے فرمایا [illegible]

Marfat.com

اپنے آگے سے کہانے اور چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر چبا کے ساتھ اطمینان خاطر کے اور جانے کہ جو کچھ اُسکے مقدر مین ہی وہ فوت وضائع نہوگا۔ اور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو خوار رکھتا ہے خدای تعالی اُسکو بلند قدر کرتا ہی اور جو کہ اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہی خدائے تعالی اُسکو خوار و ذلیل کرتا ہی کسی نے آپ سے دُعا کی درخواست کی آپنے فرمایا حق تعالی تجکو بُری فتنے سے نگاہ رکھے نقل ہے کہ ایک درویش آپ کی قبر پر گیا اور حق تعالی سے دُنیا چاہی اُسی رات کو حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کہ ای درویش جب تو ہماری قبر پر آئے دنیا مت چاہ اور اگر تو دُنیا اور نعمت دُنیا کا خواہان ہی تو دُنیا کے خواجگان کی قبر پر جا اور ہماری قبر پر تو جب آئے دونوں جہان سے علیحدہ ہونے کی توفیق حق تعالے سے چاہ۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اٹھاونواں باب حضرت محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ سالک سنت وہ عظیم ملت وہ مجتہد اولیا وہ متفرد اصفیا وہ محرم حرم ایزدی حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ محترم مشائخون سی تھے اور اہل ولایت کے معروف و مشہوروں سے تھے اور محمود حمیدہ تھے اور شرح معانی ایک آیت تھی اور احادیث اور روایات اخبار مین معتبر تھی اور بڑی شفقت رکہنیوالے تھے اور آپکا بہت وسیع تھا اور ریاضات اور کرامات آپ کی بہت ہین اور فنون علوم مین کامل تھی اور شریعت اور طریقت مین مجتہد تھی اور اہل ترمذ سے ایک جماعت نے آپ کی اقتدا کی ہی اور آپ کا مذہب علم پر ہی کیونکہ آپ عالم علم ربانی تھے اور حکیم اُمت کے تھے اور مقلد کسی کے نہ تھی کیونکہ صاحب کشف تھی اور صاحب اسرار بھی اور آپ کو حکمت مین بڑا دخل تھا چنانچہ آپ کو حکیم الاولیا کہتے تھی اور آپ حضرت ابو تراب اور خضرویہ اور ابن جلا رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھی اور حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مناظرہ کرتے رہے جیسا کہ خود فرمایا ہی کہ مین ایک وزا امیر یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ سی مناظرہ مشغول تھا ایک ایسی بحث درمیان مین آئی کہ امیر یحیی رحمۃ اللہ علیہ متحیر رہ گئی۔ آپ کی تد

Marfat.com

بہت اور مشہور اور مذکور ہیں آپ کے زمانے میں ترمذ میں کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ آپ کے کلام کو سمجھ سکتا اور آپ اہلِ شہر سے علیحدہ رہتے تھے ابتدا میں آپ اور دو اور طالب علم اس بات پر آمادہ ہوئے کہ علم کی تلاش میں دوسرے شہر کو جائیں جب ارادہ پکا ہو گیا تو آپ کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ بیٹا میں بوڑھی اپاہج ہوں میرے کام کی سربراہی کرنے والا بظاہر تو ہی ہے تو مجھکو کس پر چھوڑ کر جاتا ہے یہ بات سنکر آپ کو نہایت ترس آیا اور آپ نے سفر کا ارادہ فسخ کر دیا وہ دونوں شخص چلے گئے اسپر پانچ مہینے گذری ہونگے کہ ایک روز آپ قبرستان میں بیٹھے زار زار رو کر کہہ رہے تھے کہ میں یہاں ضائع اور بیکار رہا اب دیکھو کل کو میرے ساتھی عالم ہو کر آجائینگے یکبیک ایک بوڑھے نورانی شکل ایک گوشے سے نمودار ہوئے اور فرمایا کہ کیوں رو رہا ہے آپ نے کل کیفیت بیان کی۔ وہ پیر نورانی شکل فرمانے لگے میاں اگر تم منظور کرو تو میں ہر روز تمہیں ایک سبق پڑھا جایا کروں تاکہ تم جلدی اُن سے سبقت لیجاؤ آپ نے فرمایا حضرت میری تو یہ عین آرزو ہے وہ بوڑھے مبارک صورت تین برس تک روز آتے رہے اور آپ کو سبق پڑھاتے رہے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں یہ دولت مجکو میری والدہ صاحبہ کی رضامندی سے نصیب ہوئی وہ پھر اُسی طرح سے آتے رہے اور باہم بحث و تکرار ہوتی رہی۔ حضرت ابو بکر وراق نے فرمایا ہے کہ ہر ہفتے کو حضرت خضر علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے اور باہم بحث ہوتی تھی۔ اور یہ بھی حضرت ابو بکر وراق نے فرمایا ہے کہ ایک روز محمد حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھسے کہا کہ آج میں تمکو ایک جگہ لیجاؤنگا میں نے کہا آپ مختار ہیں میں آپ کے ہمراہ ہو لیا تھوڑی دور چلے ہونگے کہ ایک بیابان بہت بڑا نظر آیا اور ایک سونے کا تخت اس بیابان میں ایک سبز درخت کے سایہ میں بچھا ہوا تھا اور ایک پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا اور ایک شخص اس تخت پر نہایت تکلف پوشاک پہنے بیٹھے تھے جبکہ حضرت شیخ ان بزرگ کے قریب گئے تو وہ بزرگ تخت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور شیخ کو اس تخت پر [illegible] دیر نہ گذری ہوگی کہ ہر طرف سے ایک ایک شخص آنا شروع ہوا یہاں تک کہ [illegible] ہو گئے پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا کھانا نازل ہوا سب نے کھانا شروع کیا شیخ نے ایک سوال کیا

Marfat.com

اور اُس مرد نے جواب میں بہت کچھ کہا لیکن میری سمجھ میں اُس گفتگو سے ایک کلمہ بھی نہیں آیا۔ پھر اجازت چاہی اور پلٹے اور آپ نے مجھسے فرمایا کہ جا تو سعید ہو گیا تھوڑی ہی دیر میں ہم ترمذ میں آ گئے مینے پوچھا حضرت یہ تو فرمائیے کہ یہ کون جگہ تھی اور وہ بزرگوار کون ہیں آپ نے فرمایا وہ تیہ بنی اسرائیل تھا اور مرد قطب المدار تھے مینے کہا کہ ہم ایک دم میں تیہ بنی اسرائیل میں کیسے پہنچ گئے آپ نے فرمایا اے ابا بکر تجھے اِن باتوں سے کیا کام ہے خاموش رہ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے بہت نفس کے ساتھ کوشش کی کہ اُسکو عبادت میں مشغول کروں لیکن کچھ کارگر نہوئی ناچار ہو کر یہ کلمے میری زبان پر آگئے کہ حق تعالیٰ نے نفس کو خاص واسطے دوزخ کے پیدا کیا ہے پس میں دوزخی کو کیا پالوں۔ پھر میں جیحون کے کنارے گیا اور ایک دوست سے کہا اُسنے میرے کہنے کے موافق کیا کہ میرے ہاتھ پاؤں باندھکر چلا گیا ہوا بعد اُسکے مین کروٹ کے بل لڑھکتا لڑھکتا جیحون میں جا پڑا مینے اپنے دل میں کہا کہ اب ڈوب جاؤنگا یکایک میرے ہاتھ پاؤں کھل گئے اور ایک لہر آئی اُسنے مجھکو کنارے پر لا ڈالا مین نہایت ہی مایوس ہوا اور مینے کہا پاک ہے وہ خدا جسنے ایسا نفس پیدا کیا کہ جو نہ دوزخ کے لائق ہے نہ بہشت کے۔ اُس ساعت کہ مین اپنے سے نا امید ہوا اُسکی برکت سے میرا دل کھل گیا مینے دیکھا جسکی مجھکو ضرورت تھی اور اُسی دم اُسی گھڑی کی برکت سے اپنے سے غائب ہوا جب تک جیتا رہا ابو بکر وراق نے کہا ہے کہ شیخ نے ایک روز کئی جزو اپنی تصانیف سے مجھکو دیکر فرمایا کہ اِنکو جیحون میں ڈبو آ مینے جو اُنکا مطالعہ کیا تو تمامی حقائق کا خلاصہ لکھا تھا میرے دل نے مجھکو اجازت نہ دی کہ اُنکو پانی میں ڈبوؤں مینے اُنکو اپنے گھر میں رکھا اور آ کے کہدیا کہ ڈبو آیا آپ نے فرمایا کہ تو نے کیا دیکھا مینے کہا مینے کچھ نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو تو نے نہیں ڈالے مجھے یہ سنکر تعجب ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اب جا کر ڈبو آؤ آخر کار مینے جا کر اُنکو جیحون کے اندر ڈالدیا اُسوقت مینے دیکھا کہ جیحون درمیان سے شق ہو گیا اور ایک صندوق جسکا ڈھکنا کھلا تھا باہر آیا اور وہ جزو اُس صندوق میں چلے گئے صندوق کا ڈھکنا بند ہو گیا اور اندر چلا گیا اور جیحون جسطرح کہ تھا ہو گیا مین واپس آیا آپ نے پوچھا اس بار تو جیحون میں ڈال آیا مینے کہا آپ کو حق تعالیٰ کی عزت اور بزرگی کی قسم ہے کہ آپ اسکا راز مجھسے بیان کریں آپ نے فرمایا

Marfat.com

مینے تھوڑا سا صوفیائے کرام کے علم سے لکھا تھا لیکن وہ اس قسم کے مطالب تھے کہ تمامی عقلمین
لی حقیقت کے دریافت سے عاجز و قاصر تھیں میرے برادر خضر علیہ السلام نے مجھ سے مانگے تھے اور اس
ندرق کو مچھلی انکے حکم سے لائی تھی اور حق تعالیٰ نے اس دریا کو حکم دیا ہے کہ اسکو پہنچا دو۔
ل ہے کہ ایکبار آپ نے اپنی کل تصنیف پانی مین ڈالدی خضر علیہ السلام آئے اور سب کو نکالکر آپ کے
منہ پھر لائے اور فرمایا کہ اپنے آپکو اسمین مشغول رکھیے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مینے کبھی اس خیال سے کہ مین
احب تصنیف مشہور ہون ایک جزو بھی نہین لکھا ہاں البتہ میرے دل بہلانے کو یہ ایک شغل رہا ہے۔
نقل ہے کہ آپ نے اپنی مدت العمر ایک ہزار ایکبار حق جل جلالہ کو خواب مین دیکھا نقل ہے کہ آپ کے
انے مین ایک زاہد بڑی اچھی طبیعت کا تھا اور اسکی عادت تھی کہ ہمیشہ آپ پر اعتراض کیا کرتا آپ
یلا ایسے چھوٹے سے جھونپڑے مین رہتے تھے کہ جسمین دروازہ تک نہ تھا آپ مکہ معظمہ حج کو گئے جب
ابس آئے تو ایک کتیا نے اس گھر مین بچے دیدیے تھے آپ کو یہ خوب نہ معلوم ہوا کہ اس کتے کو
ار کر یہاں سے نکال دین آپ نے خیال فرمایا کہ خود ہی چلا جائے گا اس روز مین آپ ستر بار اس کے
کے سر پر گئے کہ خود اٹھکر چلا جائے اور آپ اسکو اور اسکے بچون کو تکلیف نہ دین۔ اسی رات
اس زاہد نے کہ آپ پر اعتراض کیا کرتا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اس سے
ارشاد فرمایا کہ تو ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جسنے کہ اتنی بار کتے کے ساتھ ملنساری کی اگر تو ابدی
سعادت چاہتا ہے تو جا اور اسکی فرمانبرداری کا پٹکہ جان کی کمر پر باندھ۔ یا تو اس زاہد کو آپ کے
سلام کا جواب تک دینا عار و ننگ معلوم ہوتا تھا یا دوڑا آیا اور ساری عمر آپ کی خدمت مین گذاری۔
نقل ہے کہ آپ کے علاقہ دارون نے پوچھا کہ جب شیخ کو غصہ آتا ہے تو کیونکر معلوم ہوتا ہے کہا ہاں جس وقت کہ
رنجیدہ ہوتے ہین ہمارے ساتھ نیکوئی زیادہ کرتے ہین اور آپ کچھ کھاتے پیتے نہین اور زار زار روکر مناجات
مین کہتے ہین الٰہی مینے تجھکو کس بات سے آزردہ کیا ہے کہ تو نے انکو میرے مقابلے پر آمادہ کیا
انکی صلاح پر کرنے سے ہم جان جاتے ہین اور توبہ کرتے ہین تا کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے نقل ہے
کہ آپنے مدت تک چاہا کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کرین ... آپکی ایک ... اپنے چھوڑے

Marfat.com

بچے کا کرتا وغیرہ ایک طشت میں دھو کر تمام پانی طشت میں جمع کیا تھا جیسے کا روز تھا آپ سفید پوشاک پہنکر جامع مسجد جاتے تھے نہیں معلوم کہ کیا سبب ہوا کہ اُس لونڈی نے غصے میں آکر وہ طشت آپکے سر پر انڈیل دیا آپ چپ رہے اور کچھ نہ کہا اور غصے کو پی گئے فی الفور حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا اور خضر علیہ السلام نے آپسے فرمایا کہ یہ سختی غصے کی کہ تمنے سہی مجاو دیکھا نقل ہے کہ ایکبار ایک بزرگ نے فرمایا کہ حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ میں اسقدر ادب ہے کہ آپنے کبھی اپنے عیال کے روبرو بھی ناک صاف نہ کی جس شخص کے سامنے یہ بات کہی گئی تھی اُسکو حیرت ہوئی اور فی الفور اُسنے قصد آپ کی زیارت کا کیا جب پہونچا حضرت شیخ کو مسجد میں پایا تھوڑی دیر گذری ہوگی کہ آپ باہر تشریف لائے وہ مرد آپکے پیچھے پیچھے چلا اور اپنے دل میں کہتا جاتا تھا کیا اچھا ہوتا کہ یہ بات جو آپکے بارے میں کہی گئی ہے میں جان جاتا کہ سچ ہے یا جھوٹ۔ حضرت شیخ تاڑ گئے آپ ایکبارگی لوٹے اور ناک صاف کی۔ اُس مرد نے اپنے دل میں کہا کہ یا تو وہ بات جھوٹ ہے یا یہ تازیانہ ہے کہ حضرت شیخ مجھپر مارتے ہیں تاکہ بزرگوں کے اسرار کے درپے نہوں حضرت شیخ پھر مڑے اور کہا اے بیٹے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے لیکن اگر تو چاہتا ہے کہ سب راز و اسرار تیرے آگے رکھدیں تو تجھکو لازم ہے کہ خلائق کا اسرار خلائق ہی پر رہنے دیوے کیونکہ بادشاہوں کے اسرار کو ضائع کرتا ہے وہ رازداری کے قابل نہیں ہوتا نقل ہے کہ آپ بہت حسین خوبصورت تھے جبکہ آپ کا زمانہ جوانی کا تھا ایک خوبصورت مالدار عورت نے آپکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر بہت کوشش کی کہ آپ اُسکے گھر آئیں لیکن آپنے کبھی التفات نہ فرمایا ایک دن اُس عورت کو خبر لگی کہ آپ باغ میں ہیں اُسنے اپنے آپ کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور بناؤ سنگار کرکے باغ میں پہونچی حضرت شیخ کی نظر جونہی کہ اُسپر پڑی آپ بھاگے اور وہ عورت آپکے پیچھے دوڑی اور کہتی جاتی تھی کہ آخر آپ کیوں [illegible] کوشش کرتے ہیں آپ نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور دیوار پھاند کر چل دئیے ایک بار آپ [illegible] زمانے میں اپنے احوال اور اقوال کا مطالعہ فرما رہے تھے کہ اُس عورت کا خیال گذرا اور آپ [illegible] کے دل میں آیا کہ کیا ہوتا کہ اگر میں اُس روز اُس عورت کی حاجت کو روا کر دیتا کیونکہ جب جوان تھا اور اُسکے بعد توبہ کر لیتا یہ خطرہ گذر رہی تھا کہ آپ چونکے اور نہایت رنجیدہ ہوا

Marfat.com

نوارالازکیا

ہی اے بدذات گناہونکی لوٹ نفس جوانی مین یہ آرزو نہوئی اب بڑھاپے مین اسقدر مجاہدے
اور ریاضت کے بعد گناہ کے نکرنے پر اسقدر پشیمانی ہیہات ہیہات اور بہت ہی غمگین ہوئے
اور تین روز تک اس بات کے ماتم مین رہے تین روز کے بعد آپ نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا کہ رنجیدہ مت ہو کہ نہ اس قسم سے ہے کہ تیری زمانے مین تیری لیے جرم و
گناہ ہی بلکہ یہ خطرہ اسوجہ سے تھا کہ ہماری وفات پر چالیس برس در گذر چکے کہ ہماری مدت دنیا سے
دور تر کھنچی اور ہم بھی دور تر ہوگئے نہ تیرا جرم ہے اور نہ تیری حالت پر قصور ہے جو کچھ کہ تو نے دیکھا ہماری
جدائی کی مدت کی درازی سے ہے نہ تیرے نقصان کے سبب سے۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین
ایکبار بیمار پڑا اور وظیفہ وطائف کی زیادتی سے باز رہا مینے کہا ہای تندرستی کیا اچھی تھی کہ مجھ
اتنی نیکیاں ظہور مین آتی تھین اب سب درہم برہم ہین مینے ایک آواز سنی کہ ای محمد علی حکیم یہ کیا
بات ہے جو تو نے کہی تیرا کام ہرگز ہمارے کام کے مثل نہین ذرا خیال تو کر کہ تیرا کام غفلت اور بھول
کے سوا اور بھی کچھ ہے اور ہمارا کام صدق وراستی کے سوا اور بھی کچھ۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات سے
مجکو سخت ندامت ہوئی اور مینے توبہ کی اور آپ کا کلام ہے کہ مرید بہت ریاضت کھینچنے اور بہت
ظاہری ادب بجالانے اور اخلاق کی درستی حاصل کرنے کے خدا تعالی کی عطا اور بخشش
کی روشنیاں اپنے دل مین پاتا ہے اور اسکا دل اسکے سبب سے وسعت پکڑتا ہے اور اس کا سینہ
کشادہ ہوتا ہے اور اسکا نفس توحید کے میدان مین داخل ہوتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ جب کہ اس مقام کو پہنچتا ہے گوشہ نشینی کو ترک کرتا ہے اور کلام مین آتا ہے اور
اس فتوح کی کہ اسکو اس راہ مین پیش آئی ہے شرح کرتا ہے اور وہ حکمت کہ [illegible] دی ہے
بیان کرتا ہے اور خلق سے ملتا ہے اور خلق جب اسکا یہ حال دیکھتی ہے تو اسکی [illegible]
اور اس فتوح کے سبب کہ غیب سے اسکو حاصل ہوئی ہوتی ہے [illegible] اسکو بزرگ
رکھتی ہے اور بزرگون مین شمار کرتی ہے اس صورت مین اسکا نفس اپنے آپ مین نہین سماتا
اور مثل شیر کے جست کرکے اسکی گردن پر سوار ہوتا ہے اور سارے لذتین کہ مجاہدے

ابتدا مین اُسکو حاصل ہوئی تھین کشادہ ہوتی ہین پھر تو نفس فرعون بے سامان ہوجاتا ہی
جیسے کہ مچھلی کہ جب جال سے نکلجاتی ہی تو کیسے اُچھلکر دریا مین جاتی ہی اور پھر اُسکو کوئی چاہی
کہ جال مین پھانس لیوی دشوار ہے۔ یہی حال نفس کا ہی کہ جب توحید کے میدان مین پہنچ جاتا ہی
تو ہزار درجہ پلید اور خبیث اور مکّار بہ نسبت پہلے کے ہوجاتا ہی اور یہی وجہ ہی کہ پھر اُسکا قابو مین آنا
دشوار ہوتا ہی اسلیے کہ اول مین بندھا ہوتا ہی اور یہان کُشادہ و منبسط ہوجاتا ہی اور اوّل مین بشریت
کی تنگی سے اپنا سامان مہیّا کرتا تھا اور یہان توحید کی وسعت سے اپنا سامان طیّار کرتا ہی پس نفس سے
بخوف و بخطر مت رہ۔ اور حفاظت کرتا رہ تا کہ نفس پر فتحیاب ہو اور اِس آفت سے جو ہمنے
بیان کی علحدہ و برکران رہے کیونکہ شیطان ملعون اندر بیٹھا ہی چنانچہ ایک موقع پر خود آپ
نے ایک حکایت نقل کی ہی کہ جب حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ باہم ملے اور اُنکی توبہ قبول ہوئی
تو ایک روز آدم علیہ السّلام کسی کام کو گئے تھے ابلیس ملعون آیا اور اپنے بچے کو کہ جسکا نام خنّاس تھا
ساتھ لایا اور حضرت حوّاؑ سے کہا آپ ذرا اِسکی حفاظت کیجیے مین ابھی واپس آکر اسکو اپنے
ہمراہ لیے جاتا ہون جبکہ ابلیس ملعون اُسکو حضرت حوّاؑ کو سپرد کرکے چلا گیا تو اِسی اثنا مین حضرت
آدم علیہ السّلام تشریف لائے خنّاس کو دیکھا حضرت حوّاؑ سے پوچھا یہ کون ہی آپ نے فرمایا کہ ابلیس
لعین کا فرزند ہی وہ اِسکو لایا ہی اور مجھے سپرد کرگیا ہی حضرت آدم علیہ السّلام حضرت حوّاؑ پر خفا ہوئے
کہ بھلا آپنے یہ کیا کام کیا کہ اِسکو یہان بٹھالیا اور آپنے غصّے مین آکر اُس بچے کو مارڈالا اور
اُسکو پارہ پارہ کرڈالا اور ہر پارہ اُسکا ایک ایک درخت مین لٹکا دیا اور کہین کو گئے اتنے مین
ابلیس ملعون آیا اور اپنے بیٹے کو طلب کیا حضرت حوّاؑ نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اُسکو
مارڈالا ابلیس لعین نے خنّاس کو آواز دی فی الفور اُسکے اعضا باہم جمع ہوگئے اور زندہ ہوگیا
اور حضرت حوّاؑ کے آگے آبیٹھا دوسری بار ابلیس لعین نے پھر اُسکو حضرت حوّاؑ کے سپرد کیا حضرت حوّاؑ
نے بہت کہا کہ مجھے مت سپرد کر کہ حضرت آدم علیہ السّلام آکر مجھپر ناراض ہونگے لیکن ابلیس لعین
منّت سماجت کرکے گڑگڑا کے سپرد کرہی گیا جب آدم علیہ السّلام آئے اور پھر اُسکو بیٹھے دیکھا

Marfat.com

حضرت حوا پر ناخوش ہوئے کہ کیون تمنے ابلیس لعین کا کہنا مانا اور اسکی بات پر فریفتہ ہوئین اور اس بچے کو پکڑ کر مار ڈالا اور جلا کر خاک کر دیا اور آدھی خاک اسکی دریا مین بہا دی اور آدھی جنگل مین اڑا دی اور آپ چلے گئے ابلیس لعین آیا اور اپنے لڑکے کو طلب کیا حضرت حوا نے کیفیت بیان کی ابلیس ملعون نے پھر خناس کو آواز دی اسکے ذرے سب باہم جمع ہوئے اور زندہ ہو گیا اور ابلیس لعین کے آگے آ بیٹھا پھر ابلیس لعین نے حضرت حوا کو قسم دلائی کہ آپ اس مرتبہ اور قبول کیجیے حضرت حوا قبول نکرتی تھین لیکن سخت قسمین دلائین ناچار حضرت حوا نے قبول کیا جب آدم آئے اور اسکو بیٹھے دیکھا آپ نے فرمایا خدا ہی خوب جانتا ہی کہ اس بات کے درمیان کیا ہوگا کہ تم بار بار خدا کے دشمن کی بات مانتی ہو اور میری کہے پر عمل نہین کرتین اور بہت ہی خفا ہوئے اور خناس کو مار کر قلیہ پکایا اور آدھا خود کھایا اور آدھا حضرت حوا کو کھلایا اور ایسا کہا ہی کہ اس آخری بار ابلیس لعین خناس کو بکری کی صورت مین لایا تھا جب ابلیس لعین پھر آیا اور فرزند طلب کیا حضرت حوا نے حال بیان کیا ابلیس نے سنکر کہا میرا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح خناس کی جگہ آدمی کے سینے مین ہو اب میرا مقصود بر آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا کہ اَلْخَنَّاسِ الَّذِی یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اور حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تک کسی مین ایک صفت صفات نفسانی باقی ہے وہ آزاد نہین بلکہ وہ مثل مکاتب کے ہی کہ جب تک کہ ایک درم اسپر باقی رہتا ہی آزاد نہین ہوتا اور بندہ اس ایک درم کا رہتا ہی ہان آزاد وہ ہی کہ جسپر کچھ باقی نرہا ہو اور ایسا شخص مجذوب ہوتا ہی کہ حق تعالی اسکو بخود آزاد کر دیتا ہی جبکہ اسکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی پس ایسا شخص درحقیقت آزاد ہی جیسا کہ حق تعالی جل شانہ نے فرمایا اَللّٰهُ یَجْتَبِیْ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ یعنے جسکو چاہتا ہی اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسکو کہ اپنی طرف متوجہ کرتا ہی اسکو ہدایت فرماتا ہی اہل اجتبا وہ قوم ہی کہ جذبہ حق مین گرفتار ہی اور اہل ہدایت وہ قوم ہی کہ توبہ اور استغفار سے اسکی طرف راہ ڈھونڈھتی ہی اور

لیے چند درجے ہین بعض کو انسے ایک تہائی نبوت دیتے ہین اور بعض کو آدھی اور بعض کو آدھی سے زیادہ جبکہ اس درجے کو پہنچتا ہی تو وہ مجذوب نبوت کے حصے کے سبب تمام مجذوبونسے بڑھ جاتا ہے

Marfat.com

اور خاتم الاولیا ہوتا ہے اور سردار تمام ولیوں کا جیسا کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و
سلم خاتم الانبیا تھے اور سب کے سردار تھے اور نبوت کا خاتمہ آپ پر ہوا اور فرمایا کہ ایسا مجذوب
مہدی ہو سکتا ہے اگر کوئی معترض کہے کہ اولیا کو نبوت سے نصیب و حصہ کیونکر پانا ممکن ہے تو میں (یہ مقولہ
حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب تذکرۃ الاولیا کا ہے) جواب دونگا۔ حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اور سچا خواب اور رویۂ نیک ایک جزو ہے چوبیس جزو نبوت کے
اور [illegible] میانہ روی اور رویۂ نیک حاصل ہو سکتا ہے اور فرمایا کہ مجذوب پیغمبری کا ایک جزو ہے
[illegible] دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ جو کوئی [illegible] حرام کمائی [illegible] کو چھوڑتا ہے [illegible] رجوع سے ایک
[illegible] تمام مجذوب کو میسر ہو سکتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کے واسطے [illegible] درست تر
[illegible] ہے کہ علم کے اصول میں کلام کریں کسی نے پوچھا یہ کیونکر ہے آپ نے فرمایا علم ابتدا ہے اور علم
[illegible] تینوں کے تینوں اصول ہیں [illegible] حکمت [illegible] علم
بزرگان اولیا پر ظاہر ہوتا ہے اور کوئی اسے قبول نہیں کر سکتا مگر وہ شخص کہ جسکو ولایت [illegible] علم ہو
لوگوں نے پوچھا کیا اولیا کو بھی [illegible] کا خوف ہوتا ہے آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ خطرات کا
خوف ہوتا ہے [illegible] نہیں ہوتا کہ خدا کو پسند نہیں آتا کہ اپنے عشق [illegible] کرے
اور فرمایا کہ خدا کے ذکر میں ایسا مشغول ہو جاتا ہے کہ اس سے سوال نہ کر سکے [illegible] تعالیٰ
[illegible] خیال کیا۔ لوگوں نے پوچھا حضرت [illegible] کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ
[illegible]

Marfat.com

خدا سے ڈرتا ہے اُلٹا خدا ہی کی طرف بھاگتا ہے اور فرمایا مسلمانی کی اصل دو چیزیں ہیں ایک خدا کے
احسانات کا دیکھنا دوسرے قطعیت یعنی بُرائی کا خوف رکھنا اور فرمایا کسی شے کے گم کرنے پر غم
نہ کرنا چاہیے کہ نیت کے گم کرنے پر کیونکہ آدمی کا جب نیت درست نہیں ہوتا اور فرمایا جسکی ہمت
مصروف طرف دین کی ہوتی ہے اسکے تمام دنیاوی کاروبار اسکی اس ہمت کی برکت انجام پاتے ہیں
اور فرمایا جسکی کہ ہمت مصروف طرف دنیا کے ہوتی ہے اسکے تمام دین کے کاروبار دنیا کی بھی …
تباہ ہوتے ہیں اور فرمایا جو کہ کفایت کرتا ہے علم سے بے زہد کی باتوں پر … زندیق ہو جاتا ہے اور جو
کوئی کہ بغیر تقویٰ کے فقہ پر کفایت کرتا ہے فسق و فجور میں گرفتار ہوتا ہے اور فرمایا جو کہ … کے
اوراد میں جاہل ہے وہ راہ سیر کے ارسات میں جاہل رہیگا اور فرمایا اگر تو چاہے کہ باوجود …
اپنے نفس کے حق تعالیٰ کو پہچانے نہ سکیگا کیونکہ تو نے جس حال میں کہ اپنے نفس ہی کو نہیں پہچانا …
پہچانیگا اور فرمایا بدترین خصلت آدمی میں کبر ہے اور مختاری کاموں میں …
زیبا ہے کہ اسکی ذات بے عیب ہو اور اعتبار ایسے شخص کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ جسکا علم …
اور فرمایا سو بھوکے بھیڑیے بھیڑ دنبوں میں اسقدر تباہی نہیں کرتے کہ ایک ساعت میں …
ساتھ کرتا ہے اور سو شیطان لعین تیرے ساتھ وہ خرابی نہیں کرتے کہ تیرا نفس تیرے ساتھ کرتا ہے اور فرمایا
جو کہ اپنے بُرے کام پر خوش ہوتا ہے کافی ہے یہ خوش ہونا اسکی خرابی کو اور فرمایا حق تعالیٰ نے بندوں
کی روزی کی ضمانت کی ہے پس لازم ہے کہ بندے اسکی ضمانت پر توکل کریں اور فرمایا فقرا اور علما …
کرنا چاہیے کہ اسکی کوئی نظر تجھسے غائب نہیں ہے اور شکر ایسے شخص کا کرنا چاہیے کہ اسکی …
تجھسے منقطع نہیں ہے اور فروتنی اسکے سامنے کرنی چاہیے کہ جسکی سلطنت …
ہرگز باہر نہیں کہہ سکتا اور فرمایا جوانمردی وہ ہے کہ مسافر اور مقیم اسکے ساتھ …
خدا تعالیٰ کی محبت کی حقیقت ہمیشہ انس ہے اسکے ذکر سے اور فرمایا اہل … تعالیٰ …
راست نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کا کمال … پوچھا … سمجھتا ہے …
نامتناہی ہے ایسا خیال میں آتا ہے کہ اولیات سے حضرت … رحمۃ اللہ علیہ کی …

Marfat.com

کرو ان حقیقت متناہی نہیں ہے جیسا کہ ہمنے شرح القلب مین بیان کیا ہی اور فرمایا اسم اعظم کبھی تجلی کر نیوالا نہوا مگر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور فرمایا ایک نفس ہے کہ تیرے سامنے زاری کرتا ہی اور عاجزی کا اظہار کرتا ہی مگر درشتی اور شدت اور سختی کی حالت مین۔ اور یہ نفس لئیم ہے۔ اور ایک نفس ہے کہ زاری کرتا ہی نیکوئی اور بخشش اور نرمی پر یہ نفس کریم ہے۔ اور فرمایا خوف کرنے والا وہ ہی کہ شہوت کی آگ کو بجھاتا ہی اور اپنے دل کے دھوئین کو دباتا ہی اور تعظیم کی روشنیان اپنے دل مین روشن کرتا ہی تاکہ اُسکی شہوت مرجاوے اور اُسکا دل زندہ ہووے اور اُسکے اعضا خوف کرنیوالے نہین

اور فرمایا عارفون کا خوف گردش دل ہے

اُنسٹھواں باب حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ خزانہ علم اور حکمت وہ یگانہ حلم اور عصمت وہ شرف عباد وہ کشف زہاد وہ مجرد آفاق حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد اور بڑے مشائخون سے تھے ورع اور تقوی مین کامل تھے اور تجرید اور تفرید مین عجب کمال رکھتے تھے اور معاملہ اور ادب مین بےمثل تھے جیسا کہ مشائخون نے آپکو مودب الاولیا کہا ہی اور شکستہ نفس اور مبارک نفس تھے حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے بلخ آپکا مقام ہی حضرت خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے یارون مین تھے آپ کی ریاضات اور آداب مین تصانیف بہت ہین آپ مریدونکو سفر سے باز رکھتے آپکا مقولہ ہی کہ تمامی برکتونکی کنجی صبر ہے موضع ارادت مین اُسوقت تک کہ ارادت درست ہووے جب ارادت درست ہوئی اول برکتین کشادہ ہوئین نقل ہے کہ آپ ایک مدت حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کی آرزو مین رہے ہر روز آپ قبرستان کو جاتے اور آنے جانے کے درمیان ایکبار قرآن مجید کا ختم کرتے ایکروز آپنے قدم ہلنے کے باہر ہی رکھا تھا ایک پیر نورانی شکل نظر پڑے آپنے السلام علیکم کہا اور فرمایا کہ آپ میری ساتھ صحبت رکھنا پسند فرماتے ہین اُن پیر مرد سال ہونے کہا ہان۔ بعد اسکے وہ پیر آپکے ساتھ ہو لیے آپ راہ مین اُنکے ساتھ باتین کرتے چلے

Marfat.com

بخصت چاہی تو اُن پیر نے کہا کہ ای وراق تو مدّت سے چاہتا تھا کہ مجھے دیکھے آج کہ میرا
صاحب ہوا قرآن مجید کا جزو پڑھنے سے محروم رہا جب صحبت خضرؑ نے یہ فائدہ دیا صحبت دوسرون
کیا نتیجہ دیگی بس تو جان لے کہ عزلت اور تنہائی تمام کامون پر شرف رکھتی ہی نقل ہی کہ آپ کا
صاحبزادہ تھا مکتب جایا کرتا ایک دن آپنے دیکھا کہ وہ رو رہا ہی اور اُسکے چہرے کا رنگ زرد ہی
آپنے پوچھا کیون کیا ہوا اُسنے کہا آج اُستاد نے مجھکو ایک آیت پڑھائی اُسکے سبب سے میرا یہ حال
ہو رہا ہی آپنے فرمایا وہ کونسی آیت ہی لڑکے نے کہا یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے ایک دن ایسا ہوگا کہ
لڑکے بوڑھے ہوجائینگے۔ پس وہ لڑکا اِس آیت کے خوف سے بیمار ہوگیا اور مرگیا آپ اُسکی قبر پر جا کر
روتے اور کہتے تھے ای ابوبکر فرزند تیرا ایک آیت سے ایسا ہوگیا کہ جان دیدی اور تو اتنے برس سے
ختم کلام مجید کا کرتا ہی پر افسوس ہی کہ تیرے مین کچھ اثر نہوا۔ نقل ہے کہ جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوکر
مسجد سے واپس آتے تو ایسے گھبرائے چلتے کہ جیسے کوئی چوری کرکے چلے یا کوئی شخص بڑے
گناہ مین مبتلا ہوکر بھاگے۔ نقل ہی کہ ایک شخص آپ کی زیارت کو آیا جب لوٹنے لگا عرض
کی کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپنے فرمایا کہ مینے دنیا اور آخرت کی خیر تھوڑے مال مین پائی
اور دونون جہان کی بُرائی بہت مال مین اور لوگون کے ساتھ ملنے جلنے مین اور آپنے فرمایا کہ مین نے
مکہ معظمہ کی راہ مین ایک عورت کو دیکھا اُسنے مجھسے پوچھا تو کون ہی مینے کہا کہ مین ایک مرد مسافر
ہون اُسنے یہ سنکر کہا کہ تو مسافرت کی وحشت افسردگی کی شکایت کرتا ہی افسوس تو نے اپنے خداوند تعالیٰ
کے ساتھ اُنس و محبت نہ پکڑی کہ سفر کا شاکی ہی جون ہی کہ مینے یہ سنا مجھکو اتنی قدرت نہ رہی کہ ایک
قدم اُسکے پیچھے چلون ناچار رہ گیا وہ چلی گئی۔ اور فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا
کہ ندا کیا حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مینے عرض کی ای خداوند دو عالم کہ
آفرینش کی فوج کی سردار اور سپاہ کی ہراول ہیش و معدوم ہی کہ کیسی کیسی بلا مین مبتلا رہے
اور کیسے کیسے سخت رنج و غم پر صابر رہے اور تو وہ خداوند ہی کہ تیری بارگاہ مین کچھ کمی نہین اور
ایک ذرہ بھی تیرے سوا کسی کی طرف منسوب نہین ہوسکتا مین کیا مانگون مگر یہ کہ تو نے جو عطا کیا

بیچارگی میں رہنے دے کیونکہ میں اپنی میں وہ طاقت نہیں دیکھتا کہ بلا و آفت کی برداشت
کرسکون اور فرمایا آدمی تین قسم کے ہین ایک اُمرا دوسرے علما تیسرے فقرا جب اُمرا تباہ
ہو وین خلائق کی معاش ور کمائی تباہ ہووے اور جب علما تباہ ہو وین خلائق کا دین تباہ ہووے
اور جب فقرا تباہ ہو وین خلائق کا دل تباہ ہووے اور فرمایا کہ جہل غلبۂ نفس شہوتون کی نزدیکی ہے
جب ہوا نفس غالب آتی ہے دل تاریک ہوتا ہے اور جب دل تاریک ہوتا ہے خلق سے دشمنی کرتا ہے اور خلق بھی
اُس سے دشمنی کرتی ہے اور خلق پر ظلم کرنا شروع کرتا ہے اور جور و ستم کو اپنا پیشہ کرتا ہے اور فرمایا آدم
علیہ السلام کے زمانے سے ابتک کوئی فتنہ ظاہر نہین ہوا مگر خلق کا خلق کے ساتھ ملنے سے اور
اُسوقت سے ابتک کسی شخص نے سلامتی نہین پائی مگر اُس شخص نے کہ صحبت خلائق سے کنارہ پکڑا کسی نے
آپ سے وصیت چاہی آپنے فرمایا ایک پتھر لیکر اپنے دونون پانون کو کچل ڈال اور ایک چھری لیکر
اپنی زبان کو کاٹ ڈال اُسنے کہا حضرت بھلا یہ کس سے ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ جسکی زبان کہ حق کے
بولنے مین آئی اور جسکے کان خدا کی طرف سے شنوا ہوے اُسکو لائق ہے کہ اُسکی ظاہر کی زبان گونگی
ہوجاوے اور اُسکے ظاہر کے کان بہرے ہون اور یہ بات زبان کاٹنے اور پانون کچلنے سے حاصل ہوتی ہے
اور فرمایا کہ حکما بعد انبیا کے ہین اور نبوت کے بعد کوئی درجہ نہین ہے مگر حکمت اور حکمت احکام امور ہے
اور اول نشان حکمت خاموشی ہے اور بولنا ضرورت کی موافق۔ اور فرمایا خاموشی عارف کی زیادہ تر ہووے
اور کلام اُسکا خوشتر ہووے اور فرمایا خداوند تعالی خلق سے آٹھ چیزین چاہتا ہے اُسکے دل سے دو چیز
حق کے فرمان کی تعظیم اور خلق پر شفقت اور اُسکی زبان سے دو چیز توحید پر اقرار کرنا اور خلق کے
ساتھ نرمی کرنا اور اعضا سے دو چیز خدا کی طاعت کرنا اور ایماندارون کی مددگاری کرنا۔ اور
[illegible] خدا کے حکم پر صبر کرنا اور خدا کی مخلوق کے ساتھ حلم سے پیش آنا اور فرمایا جو کہ اپنے
نفس پر عاشق ہوا کبر و حسد اور خواری اُسپر عاشق ہوئی اور فرمایا اگر طمع سے کہین کہ تیرا باپ
[illegible] کرنا مقدور مین۔ اور اگر کہین تیری غایت کیا ہے کہے بد نصیبی اور فرمایا ایک
[illegible] کہا ہے شیطان لعین کہتا ہے کہ مین ایسا احمق نہین ہون کہ مومن کو شروع کر

Marfat.com

ساتھ کافری کے وسوسہ کرون اوّل اُسکو شہوات حلال پر حریص بناتا ہون جب اُسپر حریص ہوجاتا ہی
ورنہ ہوا اُسپر غالب ہوجاتی ہی اور زور پکڑ جاتی ہی اور معاصی پر دلیر ہوجاتا ہی تو کافری سے وسوسہ کرتا ہون
اور فرمایا پانچ چیز ہین کہ ہمیشہ ساتھ تیری ہین اگر تو ان پانچ کی صحبت کو جان جائیگا نجات پائیگا اور
اگر نہ جانیگا ہلاک ہوگا اوّل خدای تعالی دوسرا نفس تیسرا شیطان چوتھا دُنیا پانچوان خلائق - حق تعالی سے موافقت
نفس سے مخالفت - شیطان سے عداوت - دُنیا سے نفرت - خلائق سے شفقت - اگر یہ کریگا نجات پاویگا -
اور فرمایا [illegible] کہ مخلوق سے قطع علاقہ نکرے حق تعالی کے ساتھ اُنس کی توقع [illegible]
دل [illegible] فکرت اور عبرت کی طمع مت رکھ اور جب تک کہ [illegible]
طلب [illegible] کی [illegible] اور فرمایا [illegible]
ساتھ حسن [illegible] اور فرمایا اصل [illegible]
جسکی سرشت مین [illegible] کیونکہ اگر [illegible]
[illegible] اسکی سرشت مین [illegible]
[illegible] کے لائق ہو اور فرمایا حق تعالی [illegible]
[illegible] جب [illegible]
[illegible] نہ جان سکا اور جب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

کہ خدا اور بندے کے درمیان میں نگاہ رکھتا ہو اور صبر بندے کو اُس چیز سے کہ نفس اور بندے کے
درمیان ہی نگاہ رکھتا ہی اور فرمایا یقین ایک نور ہے کہ بندہ اُس سے منور ہوتا ہی اپنے احوال میں
پس وہ نور اُسکو متقیوں کے درجے تک پہنچاتا ہی لوگوں نے زہد سے پوچھا آپنے فرمایا زہد کی تین حرف ہیں
زا اور ہا اور دال زا سے مراد ترک زینت ہے ہا سے مراد ترک ہوا اور دال سے مراد ترک دنیا اور فرمایا یقین
روشن کرنیوالا دل کا ہی اور ایمان کا کمال اسی سے ہی اور فرمایا یقین تین قسم پر ہے یقین خبر ہی اور یقین
دلالت اور یقین مشاہدہ۔ اور فرمایا جسکو معرفت ساتھ خدا کی درست ہوتی ہی ہیبت اور خوف اُسپر
طاری ہوتا ہی اور فرمایا شکر نعمت مشاہدہ کرنا منّت و احسان کا ہی اور نگاہ رکھنا حرمت کا اور فرمایا
پیغمبر صرف معجزے سے پیغمبر نہیں ہوا بلکہ اسلیے پیغمبر ہوا کہ حق تعالی نے اُسکو بھیجا اور اُسپر وحی جاری فرمائی
چاہی معجزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو واجب ہوا اُن لوگوں پر جنکو پیغمبر نے دعوت کی اُسکے فرمان کا قبول کرنا
جان و دل سے اگرچہ معجزہ نہ رکھتا ہو اور فرمایا کوئی ہوتا ہی کہ اس راہ میں عمر بھر سرگردان رہتا ہے
اور عالم کے گرد کھاتا ہی اور ایک مرد کو مردوں سے ڈھونڈھتا ہی اور ہرگز نہیں پاتا جیسے مرد کی کہ اُسکو
ضرورت ہوتی ہی اور کس طرح پاوے کہ وہ مرد خود ہوتا ہی لیکن وہ اُس سے بیخبر ہوتا ہی اور بندہ حق دار یقین کا
نہیں ہوتا جب تک کہ اُس سبب کو کہ درمیان اُسکے اور خدا کے فرش سے لیکر عرش تک ہی نہ اُٹھا دے
اور اُسوقت تک کہ مراد تمامی چیزوں کی خدا سے نہووے اور فرمایا توکل نظاری کی کدورت سے اپنے
وقت کو صاف رکھنا ہی اسطرح کہ نہ کسی چیز کے جانے پر افسوس ہو اور نہ کسی چیز کے آنے کی انتظاری
اور فرمایا جو کوئی کہ کاموں کو آسمان کی جہت سے دیکھتا ہی صبر کرتا ہی اور جو کوئی کہ زمین کی طرف سے
دیکھتا ہی حیرتمند ہوتا ہی اور فرمایا بداخلاقی سے ایسا پرہیز کرو جیسا کہ حرام سے نقل ہی کہ آپکی
وفات کے بعد آپکو خواب میں دیکھا زرد اور غمگین اور گریان پوچھا حضرت یہ تو فرمائیے کہ سبب گریہ اور
ضعف کا کیا ہی آپنے فرمایا کیا پوچھتے ہو جس قبرستان میں کہ میں ہوں دس جنازے آئے سب
بے ایمان مرے ہیں دوسرے شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدا تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا
آپنے فرمایا مجکو اپنے حضور میں بلایا اور نامہ اعمال میرے ہاتھ میں دیا میں اُسکو پڑھنا شروع کیا ایک گناہ اُسمیں لکھا تھا

Marfat.com

ب اسکو مینے پڑھا تمام نامہ اعمال کالا ہو گیا آگے پڑھ نہ سکا ندا آئی کہ ہمنے تیری اس گناہ کو اپنی کرم سے
پوشیدہ کیا اور اس جہان مین تجھے رسوا کرنا مناسب نجانا اب ہمنے تیرے گناہ کو معاف کر دیا

ساٹھوان باب حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ ہدف تیر ملامت وہ صدف دُر کرامت وہ مجرد رجال وہ مشرف کمال وہ خزانہ فضل و کمل یعنے حضرت عبد اللہ
منازل رحمۃ اللہ علیہ یگانہ روزگار تھے اور ملامتیون کے شیخ اور پرہیزگار اور متوکل تھے اور دنیا و مخلوق
سے بالکل روگردان اور حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اکمل تھے اور ظاہر و باطن کے علم کے
عالم تھے اور آپنے بہت حدیثین لکھی ہین اور سماع فرمائی ہین آپکے وقت مین کوئی آپ کا ثانی نہ تھا
چنانچہ ایک وقت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کچھ کلام فرماتے تھے آپنے فرمایا ای ابو علی موت کے واسطے
تیاری کر کہ اس سے چارہ نہین ہے حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو تیار رہ آپنے ہاتھ سر کے نیچے
کے سرہانے رکھکر فرمایا کہ ای ابو علی مین تو مر گیا اور فی الفور جان بحق تسلیم ہوئے حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ
شرمندہ ہوئے اسلیے کہ آپکے ساتھ مقابلہ کی تاب رکھتے تھے کیونکہ حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ علائق دار تھے
اور حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ مجرد تھے اور حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے اکثر تب حضرت
ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کچھ کلام فرما رہے تھے فرمایا کہ تو نے اپنی واسطے فرمایا نہ خلق کے واسطے اور فرمایا
کہ جو کچھ کہ تو کہے اپنا حال اپنی زبان سے کہہ نہ کہ اپنی زبان سے دوسرون کا حال اپنی عبارت مین بیان کرے
نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا آپنے جواب دیا اُس شخص نے کہا کہ ایک بار اور
فرمائیے آپنے فرمایا کہ تو کہتا ہی کہ دوبارہ کہہ مین اس پریشانی مین ہون کہ ایک بار
فرمایا جو شخص کہ فرض کو ضائع کرتا ہی ضرور ہے کہ سنتون کو بھی ضائع کریگا اور جو سنتون کو ضائع کیا
قریب ہے کہ بدعت مین پڑے اور فرمایا تیرا سب سے فاضل وقت وہ ہے کہ جسمین تو نفس کے وسوسون سے
امن مین ہو اور لوگ تیری بدگمانی سے محفوظ ہون اور فرمایا جسکا نفس کہ ایسی چیز کے ساتھ لگا رہتا ہے

کہ اُسکی حاجت نہین وہ برباد کرتا ہی اپنی اوقات عزیز کو اُسمین اسیقدر کہ جسقدر اُسکو حاجت کی
چیز مین صرف کرنا چاہیے اور فرمایا آدمی اپنی بدبختی پر عاشق ہی یعنے تمامی اُن باتونکی آرزو
کرتا ہی کہ اُسکی بدبختی کا باعث ہون ایک روز آپنے اصحاب سے فرمایا تم عاشق ہوئے ہو اُسپر
کہ تمپر عاشق ہی اور فرمایا مجھے اُس شخص سے عجب آتا ہی کہ حیا کا ذکر کرتا ہی اور خدا سے شرم نہین رکھتا
یعنے جب خداے تعالی کو متکلم دیکھتا ہی پھر کیون بات کرتے وقت اُسکو شرم نہین آتی اور فرمایا جسکو کہ
محبت اور فقر دیا ہی اگر اُسکو عوض نہ دین تو وہ فریفتہ ہی اور فرمایا خدمت ادب ہے نہ ہمیشگی کرنا اور
خدمت کے ادب ہی کیونکہ ادب خدمت مین عزیز تر ہی خدمت سے اور فرمایا ہم ادب کے حاجتمند زیادہ ہین بہ نسبت
علم کے اور فرمایا جو کہ اپنا مرتبہ خلائق کی نظر مین بڑا دیکھتا ہی اُسپر واجب ہے کہ اُسکا نفس اُسکی نظر مین
خوار و ذلیل ہو جاوے تو نہین دیکھتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حق تعالی نے اپنا خلیل فرمایا اور
ارشاد کیا وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور فرمایا غیبی احکام دنیا مین کسی پر ظاہر نہین ہوتے
لیکن ہوس کی رسوائی ظاہر ہوتی ہی اور فرمایا ہرگز تسلیم اور دعوی ایک جگھ جمع نہین ہوتے اور
فرمایا جو کسی چیز سے محجوب ہو جاتا ہی وہ ہرگز اپنا عیب اپنی علم سے نہین دیکھ سکتا اور فرمایا جو فقر کہ
صبوری کی وہ فضیلت سے خالی ہی اور فرمایا حقیقت فقر کی علحدگی ہی دنیا اور آخرت سے اور خدا کے
ساتھ مستغنی رہنا ہی دنیا اور آخرت سے اور فرمایا جو کہ اوقات گذشتہ مین مشغول ہوتا ہی بفائدہ
نقد وقت کو ہاتھ سے دیتا ہی یعنے برباد کرتا ہی اور فرمایا آدمی آگے اور پیچھے نظر کرسکتا ہی حالانکہ
وہ غائب ہی اُس وقت اپنے وقت اور مقام سے اور فرمایا تو ظاہرا دعوی عبودیت کا کرتا ہی لیکن
باطن اسرار ربوبیت سے نکالے ہے یعنی دعوی ربوبیت کا کررہا ہی اور فرمایا عبودیت
اضطراری ہی ہونہ اختیاری اور فرمایا جسنے مزا عبودیت کا چکھا اُسکو عیش کہان اور فرمایا عبودیت
... مین خدا کی طرف رجوع کرنا ہی بغیر اضطرار کے اور فرمایا بندہ بندہ اُسکا ہی جب تک
کہ کوئی خادم اپنے لیے نہ ڈھونڈھے جب کہ خادم ڈھونڈھا بندگی کی حد سے خارج ہوا۔ اور ترک
ادب کیا اور فرمایا ایسے شخص مین کچھ بھی نہین جسنے کہ بندگی کی خواری اور سوال کی ذلت

Marfat.com

وررد کی شرمساری نہین جکھی ہے اور فرمایا حق تعالی نے اقسام عبادت کو یاد فرمایا ہے
الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالقَانِتِينَ وَالمُنفِقِينَ وَالمُستَغفِرِينَ بِالاَسحَارِ ختم مقامات کا
استغفار پر کیا ہے تاکہ بندہ ہوشیار ہوجاوے اپنی تقصیر پر تمامی احوال ور افعال مین سے
استغفار کرے اور فرمایا جسنے کہ اپنی نفس کا سابقہ اپنے نفس سے اٹھادیا ہے خلائق کا عیش اسکے
سائے مین ہے اور فرمایا جو کہ کسب و ہنر کرتا ہے اور آپ کو خدا کو سونپتا ہے بہتر ہے اس سے کہ جو
خلوت نشین ہے اور کسب و ہنر سے دست بردار ہے اور فرمایا جو کہ ارادہ مین ضعیف ہو کر آتا ہے
قوی ہوتا ہے اور جو کہ قوی بنکر آتا ہے ضعیف ہوتا ہے اور رسواآدہ فرمایا اگر بندے کو ساری عمر مین
ایکدم بے ریائی کا میسر ہوجاتا ہے اسمین بشک نہین کہ اس ایکدم کی برکتین آخر عمر تک اسکے ساتھ
باقی رہتی ہین اور فرمایا عارف وہ ہے کہ کسی چیز سے اسکو عجب آوے نقل ہے کہ ایک مرد نے
آپ کو دعا دی اور کہا کہ خداوند تعالی آپ کو وہ چیز عطا کرے کہ جسکے آپ امیدوار ہین
آپنے فرمایا امید بعد معرفت کے ہوتی ہے یہان معرفت کہان ہے آپ کی وفات نیشاپور مین ہوئی
آپ کا مدفن مشہد مین ہے احمد بن اسود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مینے آپ کو خواب مین دیکھا کہ
آپ فرماتے ہین کہ عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے کہدے کہ موت کی تیاری کر رہا ہو کہ ایک
سال کے بعد تیرا انتقال ہوگا مینے یہ بات حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے کہی حضرت عبداللہ
نے فرمایا یہ مدت مدید اور عہد بعید ہے طاقت کسکو ہے کہ دوسرے سال تک زندہ رہے

اٹھوان باب حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ خواجہ درویش وہ حاضر بے خویش وہ دانندہ عیوب بینندہ غیوب ...
شیخ علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ اور معتبر تھے ...
تھے آپ حضرت ابو تراب اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما سے مصاحبت تھی آپ کا کلام ...

Marfat.com

بربوا اعلیٰ ہے آپ معاملات اور ریاضات مین کامل تھے اور طریقت مین بیان شافی رکھتے تھے حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ آپ کی زیارت کو اصفہان مین آئے انپر تیس ہزار درم کا قرض تھا آپ نے سب قرض انکا بیباق کر دیا۔ آپ کے کلمات ہین۔ عبادت کی رغبت ہونا علامت توفیق کی ہے مخالفتون سے باز رہنا رعایت کی علامت ہے مراعات اسرار بیداری کی علامت ہے۔ دعوے کے لیے آمادہ ہونا بشریت سے جہل و نادانی کی علامت ہے جسنے کہ شروع مین ارادت درست نہ کی ہوگی آخر مین عافیت اور سلامت سے محروم رہا ہوگا لوگون نے کہا کہ یافت کی حقیقت بیان فرمایئے آپ نے فرمایا جو کہ گمان کرتا ہے کہ حقیقت سے نزدیک تر ہے حقیقت مین بعید تر ہے جیسے کہ آفتاب کی روشنی آئینے پر دیکھکر لڑکے چاہتے ہین کہ پکڑین اور جھپٹ اسکی روشنی پر ہاتھ رکھکر مٹھی بند کر لیتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اسکو پکڑ لیا جب ہاتھ کھولتے ہین وہی خالی کی خالی پاتے ہین اور اس روشنی کا کچھ بھی اثر نہین پاتے اور فرمایا حضوری حق کی فاضلتر ہے یقین حق سے کیونکہ حضور دل مین جاگزین ہوتا ہے اور غفلت کا وہان دخل نہین اور یقین حضوری ہوتا ہے کہ کبھی آتا ہے اور کبھی جاتا ہے حاضرین درگاہ مین رہتے ہین اور اہل یقین بر در درگاہ اور فرمایا عاقل لوگ خدای تعالیٰ کے حکم پر زندگانی کرتے ہین اور ذاکر لوگ خدای تعالیٰ کی رحمت مین اور عارف خدای تعالیٰ کی قربت مین اور فرمایا جو کہ خدا کو پکارتا ہے اور جانتا ہے اسکو اسکے غیر سے آرام و قرار پانا حرام ہے اور فرمایا تمھین توفیق ہو جبکہ تم اپنے نیک عملون پر غرور کرنے سے باعث فساد باطن اسرار کے پرہیز کرو ابلیس اسی وجہ سے لعنتی ہوا۔ اور فرمایا مین نے تونگری کی درخواست کی اور اسکو علم مین پایا اور فخر و بزرگی کو چاہا اور اسکو فقر مین پایا اور عافیت کی التماس کی اور اسکو زہد مین پایا اور قلت حساب کی آرزو کی اور اسکو خاموشی مین پایا اور راحت کی خواہش کی اور اسکو ناامیدی مین پایا اور فرمایا آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک لوگ دل کے بارے مین گفتگو کرتے ہین اور کرتے رہین گے لیکن مین ایک ایسے شخص کو چاہتا ہون کہ مجھکو صفت دل کی بتا دے کہ کیسا ہے یا کس طرح کا ہے سو نہین پاتا ہون۔ لوگون نے آپ سے توحید کی حقیقت پوچھی۔ فرمایا وہ ایک قول ہے جو بہت نزدیک ہے لیکن وہ دور ہے اسوجہ سے کہ حقائق ہے نقل ہے کہ حضرت سہل

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سب خیال کرتے ہو کہ میری مَوت تمھاری موت کے مثل ہوگی کہ بیمار پڑو گے لوگ تمھاری بیمار پرسی کو آئینگے میری موت اِسطرح نہوگی کیونکہ مین اِسپر آمادہ ہون کہ مجھے پکارین اور مَین حاضر ہون۔ ایکروز آپ چلے جا رہے تھے ایکبارگی آپ کی زبان سے نکلا لبیک اور لیٹ گئے شیخ ابو الحسن مزین نے کہا کہ مینے آپ سے کہا کہ آپ کلمۂ شہادت پڑھیے آپ مُسکرائے اور فرمایا مجھسے کہتا ہی کہ کلمہ پڑھ اُسکی عزت کی قسم کہ میرے اور اُسکے درمیان عزت کے پردے کے سوا کوئی چیز حائل نہین ہے اور جان بحق تسلیم کی اسکے بعد حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ڈاڑھی پکڑکر کہا افسوس کہ مجھ ایسا حجام اولیاء اللہ کو تلقین شہادت کرے واے بر حالِ من واے بر حالِ من اور نہایت بیقراری کے ساتھ روئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باسٹھوان باب حضرت شیخ خیر نسّاج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مفتی ہدایت وہ مہدی ولایت وہ جارت عقل وشرع وہ عارف اصل وفرع وہ معطی حجاج حضرت شیخ نسّاج رحمۃ اللہ علیہ اکثر مشائخ کے اُستاد تھے اور وعظ ونصیحت مین یدِ طولیٰ رکھتے تھے اور عبارت مہذب وخلق اور حلم بے نہایت پرہیزگاری اور مجاہدہ بڑے درجہ کا کلام پر تاثیر رکھتے تھے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ دونون نے آپ کی مجلس مین توبہ کی آپنے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہ نیت تعظیم وحرمت انکی کے بھیجا آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید تھے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی نے آپ کی شان مین مبالغہ کیا ہے اور آپکو استاد ابو خیر نسّاج کہتے تھے کہ آپ اپنے مولد سے حج کے ارادے پر روانہ ہوئے جب کوفہ مین پہنچے آپ ایک میلی پھٹی گدڑی پہنے تھے آپ کا رنگ کالا تھا ایک شخص نے آپ کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کوئی پاگل و احمق ہے آپ سے پوچھا کہ تو غلام ہے آپنے فرمایا ہان

پھر کہا کہ کیا اپنے آقا سے بھاگا ہے آپ نے فرمایا ہاں - کہا مین تجھے اپنے پاس رکھ لون تاکہ جب
تیرا خواجہ ملے اُسکے حوالے کرون آپ نے فرمایا مجھے تو ایک مدت گذر گئی کہ اسی آرزو مین ہون
کہ کوئی ایسا ملے کہ مجھے میرے آقا تک پونہچا دے اُسنے کہا اچھا اب تو میرا غلام ہے اور خیر تیرا نام ہے
آپ اُٹھے اور اِس خیال سے کہ مومن جھوٹھ نہین بولتا یہ ضرور مجکو میری آقا تک پونہچا دیگا اُسکے
ہمراہ اُسکے گھر گئے اُسنے آپ کو کپڑا بُننا سکھایا آپ برسون اُسکا کام کرتے رہے جب کہ وہ پکارتا
خیر آپ جواب مین فرماتے لبیک - وہ شخص آپ کے اس طرح پر فرمانے سے نہایت شرمندہ ہوتا اور جب خیال
کرتا آپکی ادب فراست کے پر پاتا اور دیکھتا کہ آپ عبادت مین بہت مشغول رہتے ہین آخرکار
ایکدن وہ آپ سے کہنے لگا کہ آپ رخصت ہون مینے غلطی کی آپ ہرگز اِس لائق نہین ہین کہ میرے
غلام ہون پھر آپ وہان سے مکہ معظمہ کو گئے اور اُس درجے کو پونہچے کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ
آپ کو خیر خیر کہتے یعنی خیر ہماری خیر ہی فرماتے تھے اور آپ اِس نام کو یعنی خیر کو بہت پسند کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ ایک مسلمان نے میرا نام یہ رکھا ہو اور مین اُسکو بدل
ڈالون اور کہتے ہین کہ آپکا اصل نام ابو الحسن محمد بن اسمعیل تھا نقل ہے کہ آپ کبھی بیٹھے جولاہے کا
کام کرتے کبھی دجلے پر جاتے تھے مچھلیان آپکے قریب آجاتین اور کچھ چیزین آپکے واسطے لاتین ایکروز
آپ ایک بڑھیا کا کپڑا بُنتے تھے اُس بڑھیا نے کہا اگر مین اُسکی مزدوری لاؤن اور آپ
موجود نہ ہون تو کس کو دیجاؤن آپ نے کہا دجلے مین ڈال دینا اتفاق سے جب وہ بڑھیا مزدوری لیکر آئی
آپ موجود نہ تھے اُسنے دجلے مین ڈال دی آپ جب کہ دجلے کے کنارے گئے ایک مچھلی وہ سیم لیکر آئی
اور آپکے حوالے کی مشائخ نے جب یہ سُنا تو کہنے لگے کہ وہ قابلِ قبول نہین اُسکو بازیچے مین مشغول
اکثر [illegible] فریدالدین عطار کہتا ہے کہ اِس قسم کی باتین نشان حجاب ہو سکتی ہین
اَوروں کے لیے نہ خیر نساج کے واسطے جیسے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے نہ تھین
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک رات کو گھر مین تھا میرے دل مین آیا کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ
دروازے پر ہین مینے اِس خطرے کو اپنے دل سے دور کیا یہانتک کہ تین مرتبے یہی خیال آیا

Marfat.com

ب تو مین باہر آیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ دروازے پر موجود تھے آپ نے فرمایا
کیون تو پہلے ہی خطرہ مین باہر نہ آیا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایکبار ایک مسجد مین
داخل ہوا ایک درویش مجکو چمٹ گیا اور کہنے لگا ای شیخ مجہپر بخشش کر کہ مجھے ایک بڑی محنت
درپیش آئی ہی یعنی بلا کو میرے سے لیا ہی اور عافیت اور سلامت اسکی عوض مین مجکو عطا کی ہی
آپ فرماتی ہین کہ مینے جو اسکے حال پر غور کی تو معلوم ہو گیا کہ ایک بنا رکی اسکو فتوح حاصل ہوئی
ہی اور فرمایا کہ خوف حق تعالی کا تازیانہ یعنی کوڑا ہی ایسے بندون کے لیے کہ بے ادبی کے
خوگر ہو گئے ہون تاکہ اس سے درست ہو جاوین اور فرمایا کہ عمل کے کمال کی علامت وہ ہی کہ اس
عمل مین کوتاہی سوای عاجزی اور تقصیر کے نہ دیکھے۔ نقل ہے کہ حضرت خیر رحمۃ اللہ علیہ کی
ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی جب آپ کی وفات نزدیک ہوئی مغرب کی نماز کا وقت تھا حضرت
عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے آپ نے سر تکیے سے اٹھا کر کہا عافاک اللہ یعنی اللہ تعالی آپ کو
معاف کرے ذرا ٹھیریے اور پھر اپنا کام کیجیے اسلیے کہ مین اور آپ دونون اسکے فرمانبردار ہین
آپکو حکم ہوا ہی کہ اسکی جان قبض کر مجکو ارشاد ہوا ہی کہ جب وقت نماز کا آوی نماز ادا کر جو
فرمایا ہی ہرگز نہین ٹلتا اور جو کچھ مجکو ارشاد ہوا ہی فوت ہو جاتا ہی ذرا کی ذرا صبر کیجیے تاکہ وضو
کر کے نماز پڑھ لون پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور جان بحق تسلیم کی انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا ے تعالے نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا
آپ نے فرمایا مجھسے یہ مت پوچھو تمھاری دنیا سے مجکو نجات ملی الحمد للہ

تریسٹھوان باب حضرت ابو حمزۃ الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شریف اقران وہ لطیف اخوان وہ متمکن طریقت وہ متوکل حقیقت وہ آئینہ مسلمانی حضرت ابو حمزہ
خراسانی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بہت بڑی مشائخون سے تھے اور اکابر طریقت اور رفیع القدر تھے

Marfat.com

اور بڑی عالی ہمت اور فراست میں مثل رکھتے تھے اور توکل میں نہایت درجہ کو پہنچے تھے اور تجرید میں کامل تھے اور آپ کی ریاضت و کرامت بہت ہے اور آپ کے مناقب بیشمار ہیں اور خلوت تنہائی شائستہ رکھتے تھے اور آپ نے حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے تھے نقل ہے کہ آپ ایک بار توکل پر جنگل میں سفر کر رہے تھے آپ نے اپنے دل میں عہد کر لیا تھا کہ راہ میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگونگا اور نہ کسی کی طرف توجہ کرونگا اور اسیطرح تمام راہ کو طے کرونگا نہ آپ کے پاس ڈول تھا نہ رسی کچھ چاندی آپ کی جیب میں تھی کہ آپ کی بہن صاحبہ نے آپ کو دی تھی ایکبارگی آپ کو خیال آیا اور آپ نے اپنے سے کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ وہ کہ آسمان کو بغیر ستون کے قائم کیے ہے تیرے پیٹ کو بغیر تیری پوشیدہ چاندی کے نگاہ نہیں رکھ سکتا آپ نے اُسیدم اس چاندی کو پھینک دیا اور روانہ ہوئے کہیں راہ میں ایک کنواں تھا اُسمیں جا رہے لیکن خدا کے فضل سے کچھ ضرر آپکو نہ پہنچا کیونکہ یقین کامل تھا جب تھوڑی دیر گذری تو نفس شور کرنے لگا آپ خاموش بیٹھے رہے ایک شخص جب قریب اس کنوئیں کے آیا تو اُسنے اس خیال سے کہ کنواں راہ میں ہے کوئی اسمیں گر نہ پڑے چند کانٹے کے درخت اکھاڑ کر اُسپر رکھدیے اور کنوئیں کو ڈھانک دیا نفس نے رونا شروع کیا اور کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ آپ نے فرمایا کہ توکل اس سے بزرگتر ہے کہ نفس کی عاجزی اور مکّاری سے باطل ہو وہ جو کہ کنوئیں کے اوپر نگاہ رکھتا تھا کنوئیں کے اندر بھی نگاہ رکھ سکتا ہے اور آپ توکل کے قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور سر جھکا لیا نفس کو نہایت بے چینی ہے لیکن آپ اہ توکل پر قائم رہے دفعۃً ایک شیر آیا اور اُس کنوئیں کا سر کھولا اور اپنے پنجے کنوئیں کے کنارے پر مضبوط جما کر پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے آپ سمجھے فرمایا کہ [illegible] اس کی ہمراہی نکرونگا آپ کو الہام ہوا کہ خلاف عادت ہے بس اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ جا آپ نے [illegible] اوپر چڑھ آئے ایک آواز سنی کہ یَا حَمْزَۃُ اَلَیْسَ ہٰذَا اَحْسَنَ نَجَّیْنَاکَ مِنَ التَّلَفِ بِالتَّلَفِ یعنی اے حمزہ [illegible] بہتر توکل کیا ہمنے اُسکی ذریعے سے کہ تیرا قاتل تھا تجکو نجات دی پھر شیر نے منھ خاک پر رگڑا اور چلا گیا نقل ہے کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز ابلیس کو دیکھا کہ ننگا لوگوں کی گردنوں پر سوار ہو رہا ہے آپ نے فرمایا اے ملعون تجھے ان مردوں سے شرم نہیں آتی اُسنے کہا یہ آدمی نہیں ہیں آدمی تو

Marfat.com

ہین کہ مسجد شونیزیہ مین بیٹھے ہین کہ اُنھون نے میری جگہ کو جلا پایا ہی حضرت جنید فرماتے ہین کہ جب مین مسجد شونیزیہ مین گیا تو مینے حضرت ابو حمزہ کو دیکھا کہ سر گریبان مین جھکائے ہین جون ہی آپ نے مجھے دیکھا فرمایا مجھوٹا کہا اُس ملعون نے [illegible] عزیز ہین کہ انہیں کو اُنپر اطلاع ہو۔ نقل ہے کہ آپ احرام کی نیت فرماتے [illegible] کے درمیان ہی جب بال ہوا ہوتا ایسا باہر آتے اور احرام کو باطل کر [illegible] اُس کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اُنس یہ ہی کہ خلق کے [illegible] اور فرمایا [illegible] کہ اسکو اقربا اور علاقہ دار [illegible] وحشت ہو [illegible] فرمایا کہ جو محبت کو دوستی دل مین پیٹھ [illegible] باقی [illegible] ہین اور فرمایا توکل یہ ہی کہ [illegible] ہو اور فرمایا کہ جسنے [illegible]

[illegible]

چونتیسواں باب [illegible]

[illegible]

وہ رکن [illegible] وہ قطب [illegible] احمد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] اتفاق [illegible] اولیا اللہ [illegible] لوگون [illegible] پوچھا کہ قطب [illegible] کیونکہ آپ جامع اہل تمکین کی خدمت [illegible] اور ظاہری اور باطنی علوم مین کامل تھے [illegible] محاسبی اور سری سقطی کے صحبت یافتہ تھے نقل ہے [illegible] فرمایا [illegible]

Marfat.com

[illegible] شیرین تھی اور بڑا خلیق [illegible] فصیح تھا مجھسے کہنے لگا کہ جو آپکے دل مین
[illegible] اسکی بات سُنکر میرے دل مین آیا کہ یہ شخص جو دعویٰ ہی شیخ حضرت جریری
[illegible] کہہ دین وہ مانع ہوسکے کہ نہین [illegible]
[illegible] ہمارے دل مین آیا ہی مجھسے کہو مین کیا کرون آخر کار [illegible] اس مرد نے کہا
[illegible] مجھسے کہو ناچار مین کہتا ہون میرے دل مین تو یہ گذرا ہے کہ تم
[illegible] پھر وہ مرد پھر سر جھکائے رہا اور پھر سر اُٹھا کر کہا آپنے سچ فرمایا اور [illegible] کلمہ
شہادت [illegible] لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا پھر کہنے لگا
[illegible] اور تمام ملتون اور مذہبون کو دیکھا کسی مین کچھ نہ پایا ناچار آپ بزرگون
کی خدمت [illegible] آپ کو بھی آزماؤن مین آپ کو آزمایا اور حق پر پایا۔ کلمات حضرت [illegible] مسروق
[illegible] سوای خدا کے شاد ہوگا اُسکی ساری خوشی مبدل بغم ہوگی اور جسکو خداے تعالی
[illegible] انس نہوگا ہمیشہ اُسکو وحشت رہیگی۔ جو کہ دل خدا سے باندھیگا خدای تعالی اُسکے
[illegible] گا اور فرمایا جو کہ پرہیزگاری کا پابند ہوگا دُنیا سے روگردانی اُسپر
فرمایا [illegible] وہ ہی کہ گوشۂ چشم سے دُنیا کی لذات کی طرف نظر نکرے اور دل مین بھی
فرمایا [illegible] کی عزت و حرمت کرنا خدای تعالی کی عزت و تعظیم کرنا ہی اور بندے کی
[illegible] کی حقیقت تک پہونچاتی ہی اور فرمایا باطل مین نظر کرنا معرفت کو دل سے
[illegible] خدا کی دوستی ہوگی کوئی اُسپر غالب نہوگا اور فرمایا دُنیا کو وحشت کا
فرمایا [illegible] خدای تعالی ہی کے ساتھ رہے دُنیا کے ساتھ نہو اور فرمایا
[illegible] کیونکہ حق تعالی نے بہشت کو پیدا کیا ہی اور دوزخ کو اور جب تک کہ
[illegible] بہشت مین نہ پہونچیگا اور فرمایا وہ چیز کہ جس سے عارف نہایت درجہ ڈرتا ہی
[illegible] فرمایا معرفت کے درخت کو فکر کا پانی دینا چاہیے اور غفلت کے درخت کو
[illegible] درخت کو ندامت کا پانی اور محبت کے درخت کو موافقت کا پانی دینا چاہیے۔

Marfat.com

اور فرمایا اگر کرامت کا آرزومند مقام توبہ و استغفار میں ثابت قدم [illegible] جہل کے

بچھونے کا بیٹھنے والا ہی اور فرمایا جو کہ مقام توبہ کے درست کرنے [illegible] کا

[illegible] میدان میں [illegible] نیوالا ہی اور فرمایا زہد وہ ہی کہ سوا [illegible]

کوئی چیز اسیر فرمایا زہد انہوا اور فرمایا جب کہ تو ان کے بیٹے [illegible]

کرنے ہی میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ وعلی التابعین والمحبین [illegible]

پینسٹھواں باب حضرت عبداللہ [illegible] احمد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

اسکو دیدیے اُسنے اُنھین کھولکر دیکھا پھر اپنا اونٹ بٹھایا اور مجھسے کہا اسپر سوار ہو اور وہ دینار مجکو واپس کردیے مینے کہا کیون کیا ہوا کہ واپس کرتے ہو کہنے لگا کہ تیری سچ بولنے پر مجکو رحم آگیا اور میرا دل تیری محبت سے بھر گیا پھر میرے ساتھ حج کو آیا اور مُدت تک میرے ساتھ رہا اور اولیاے حق سے ہوا نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین ایکبار جنگل مین جا رہا تھا مینے ایک غلام کو کہ خوش و خرم چلا جا رہا تھا اور اُسکے پاس کچھ کھانے پینے کو اور سواری نہ تھی مینے کہا ای آزاد مرد کہان جاتے ہو اُسنے کہا اپنے داہنے بائین نظر کر کیا سوای خدا کے اور بھی کوئی ہے نقل ہے کہ آپکے چار بیٹے تھے آپنے چارون کو پیشہ سکھایا ایک شخص نے کہا ای خواجہ یہ پیشہ انکے لائق نہین ہے آپنے فرمایا کہ کوئی پیشہ سیکھ جانے دو تا کہ ضرورت کے وقت انکے کام آئے اور میرے بعد یہ کہکر کہ ہم فلان کے بیٹے ہین صدیقون کا دل نہ دکھاوین آپکے کلمات یہ ہین آپنے فرمایا مراقبے سے اوقات کا آراستہ کرنا افضلترین اعمال ہے اور فرمایا جو کہ دعوی بندگی کا کرتا ہے اور ابھی اُسکی کوئی مراد باقی ہے وہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہے کیونکہ بندگی کا لفظ ایسے شخص پر صادق آتا ہے کہ اپنی مرادات سے فانی ہو کر خدای تعالے کی خواہش کے موافق باقی ہو رہا ہو اور اُسکا نام وہ ہو کہ اُسکے خداوند تعالی نے رکھا ہو اور اُسکی نعمت وہ ہو کہ جو اُسکو حق تعالی نے عطا کی ہو اور وکیلانِ قضا و قدر جس طرح کہ اُسکو آزماوین بندگی مین درست و راست پاوین اُسکے واسطے خود سے نہ نام ہو اور نہ کلام - اور ساری آدمیون مین خوار ترین وہ درویش ہے کہ توانگرون کے ساتھ چاپلوسی کرے اور بڑا بزرگ شخص وہ ہے کہ خلق کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے اور فرمایا درویشان خداپرست خدای تعالی کے امین ہین زمین مین اور خدای تعالی کی محبت ہین اُسکے بندون پر اور اُنکی مرگ سے بلا خلق سے منقطع ہوتی ہے اور فرمایا جس درویش نے کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کی ہو اگر چہ اُسنے کوئی عمل اعمال فضائل سے نہ کیا ہو تو بھی اُسکی ذرہ بھر نیکی عابدون اور مجاہدون کی عبادت سے افضل ہے اور فرمایا کہ مینے دنیا سے زیادہ منصف کسی کو نہین دیکھا کہ جب تک اُسکی خدمت کرو خدمت کرتی ہے اور جب اُسکی خدمت سے باز رہو وہ بھی باز رہتی ہے اور فرمایا

Marfat.com

صوفیائے کرام کی جماعت تمام جماعتوں سے زیادہ دانا ہے کہ آپ کو عشق کی آگ میں جلا کر باقی ہوئی ہے آپ نے طور سینا پر دوات پائی اور رموز شریف آپ کا دین ہے اللہ کی رحمت کا [illegible] آپ پر نازل ہو

چھیاسٹھواں باب حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ اولیاء [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مخصوص وہ شیخ ربانی حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] اور طریقت کے [illegible] دن سے ۔ اور مجاہدہ میں کامل تھے آپ کی [illegible] کلمات زبانوں پر جاری ہیں حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] تھے آپ کی تصانیف [illegible] خلق کی فرزندگی غفلت کا میدان ہے اور [illegible] حقیقت [illegible] اور ان کا کلام [illegible] توحید [illegible] خوف اور رجا اور محبت خوف کی زیادتی گناہ کے ترک کا باعث ہوتی ہے عذاب [illegible] وعید [illegible] کرنے کی وجہ سے اور رجا کی زیادتی عمل صالح کا باعث ہوتی ہے ثواب اور نیک عوض پانے کے خیال سے اور محبت کی زیادتی یاد الٰہی کی کثرت کا باعث [illegible] جل شانہ کے احسانات [illegible] غور کرنے [illegible] ذکر خدا [illegible] نہیں [illegible] اور رجا ایک نور ہے [illegible] اور محبت کا [illegible] تینوں کی روشنی [illegible] اجالا ہے اور فرمایا سعادت کی علامت یہ [illegible] کاروبار میں سنت پر عمل کرنے کو دشوار نہ جانے [illegible] بھائیوں کے ساتھ خوش اخلاق اور خدا تعالیٰ کی راہ میں [illegible] مسلمان بھائیوں کے کام میں مددگار [illegible] فرمایا محبت [illegible]

Marfat.com

کرا ہو اُن گناہوں کو ظاہر کرے کہ جو لوگوں کے دل سے فراموش ہو گئے ہوں اور فرمایا ولی وہ ہے کہ اپنے حال سے فانی ہے اور حق تعالیٰ کے مشاہدے سے باقی اور حق تعالیٰ اُسکے اعمال کا متولی ہو اور اُسکو اپنے اوپر کچھ اختیار نہو اور فرمایا کار وہ ہو کہ اپنے دل کو حق تعالےٰ کے حوالے کرے [illegible] اور تن کو خلق کی خدمت کے لیے جسمت و جان سے ہو اور فرمایا نیک گمان [illegible] خدا پر معرفت کی [illegible] ہے اور گمان بد لیجانا نفس پر معرفت کی اصل ہے اور فرمایا جو کہ اپنے مالک کے دروازے پر [illegible] ہے ضرور ہے کہ [illegible] کہ جو کہ خدا تعالےٰ پر صبر کریگا ضرور ہے کہ [illegible] اور فرمایا صاحب [illegible] صاحب کرامت کیونکہ نفس تمہارا کرامت چاہتا ہے [illegible] اور فرمایا [illegible] اور صبر اُسکا دروازہ اور [illegible] اور راحت کان [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور وہ [illegible] اور وہ [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] وہ ایک [illegible] اپنے [illegible] سے اور ایک [illegible] اپنے تحمل سے آپ کا [illegible] ختم ہوا
اللہ کی رحمت آپ کی جان پر ہو

ستر واں باب حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ [illegible] امام [illegible] عالی ہمت [illegible] ہیں [illegible] تحقیق [illegible] عالی [illegible] شیخ حرم [illegible] اور صاحب ورع و تقویٰ اور زہد و [illegible] [illegible] اور [illegible] صاحب تمکین اور [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] بزرگوار اور [illegible] اور معرفت میں حضرت جنید اور ابو سعید خراز و نوری کے

Marfat.com

[illegible]

بال آیا کہ ... [illegible]

... کی طرف ... [illegible]

مجھے ... آپ نے فرمایا ... [illegible]

[illegible]

Marfat.com

اور دعا مانگنے میں طواف میں مشغول ہوا اور میں بہت ہی عاجزی اور انکساری سے دعا مانگنی
شروع کی تھا کہ مجھکو وہ قرب الٰہی حاصل ہوا کہ جسکی وجہ سے میں سوال کرنا بھول گیا پھر ایک
ہاتف نے آواز دی کہ دس خصال ہیں کہ میں نے تجھکو [illegible] ہیں [illegible] اور
چیز کہ ہمسے مانگتا ہے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کچھ ملال تھا
کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا فتیٰ الا علی [illegible] اور فتوت وہ تھی
کہ اگرچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باطل پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر لیکن تو بھی خلافت انکو
دیدیتے تاکہ اسقدر خونریزی نہ ہوتی جب کہ میں صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھا تھا ایک رات میں نے
وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا [illegible] تشریف رکھتے تھے
اور مجھسے معانقہ فرمایا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ کون ہیں میں نے
عرض کی حضرت ابو بکر ہیں یا رسول اللہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا میں نے عرض کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا میں شرما گیا [illegible] کیونکہ میرے دل میں تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible] برادری کی [illegible]
دونوں [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا آؤ تاکہ [illegible]
[illegible] آپ کو کوہ ابو قبیس پر پایا
اور اس غبار سے اپنے سینے میں ذرے کے برابر اثر نہ دیکھا نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص
میرے پاس رہا [illegible] مجھے اسکا رہنا برا معلوم ہوا میں نے کچھ چیز اسکو دی تاکہ اسکی برائی میرے دل سے
دور ہو جاوے دوسری آخر میں اسکو اپنے ہمراہ گھر میں لے گیا اور میں نے کہا اے عزیز [illegible]
آنکھ پر اپنا قدم رکھ اسنے کہا میں یہ تو نہ کرونگا میں نے بہت اصرار کیا تب اسنے اپنا قدم میری [illegible] رکھا
اور رکھے رہا یہانتک کہ وہ گرانی میرے دل سے دور ہوگئی اور اسکی [illegible] میں نے [illegible]
جگہ کی میرے پاس [illegible] سو درم حلال کمائی سے جمع ہوئے تھے میں اسکے پاس لے گیا اور اسکی

Marfat.com

از کے گوشہ پر رکھکر کہا کہ اپنے خرچ مین لاؤ اُسنے ایکبارگی گن انکھیون سے میری طرف دیکھکر کہا مین نے
وقت کو ستر ہزار دینار دیکر خریدا ہی تو چاہتا ہی کہ اس تھوڑی سے مال سے مجکو فریب دے پھر اُٹھا
جا نماز کو جھٹک دیا اور چلدیا مینے کبھی ایسی اُسکی عزت اور اپنی ذلت نہین دیکھی جیسی کہ اُسوقت
ن اُن رہون کو سمیٹ رہا تھا۔ **نقل** ہے کہ آپ کا ایک مرید تھا جبکہ حالتِ نزع اُسپر طاری تھی یکایک
نے آنکھین کھولدین اور کعبہ کی طرف دیکھنے لگا ناگاہ ایک اونٹ نے اُسکے لات ماری اور اُسکی دونون
ہیں ڈھیلون سے باہر آپڑین اُسیوقت آپ کو الہام ہوا کہ اس حالت مین ارادت غیبی سے مکاشفہ حقیقی
سکو ہو رہا تھا اُسنے کعبہ کی طرف دیکھا تنبیہ اُسکو کی کیونکہ ربّ البیت کے حضور مین بیت کا نظارہ کرنا
دا نہین **نقل** ہے کہ ایک روز ایک مرد پیر بنی شیبہ کے دروازے سے داخل ہوا اور بڑی ٹیپ ٹاپ سے
ادر کندھے پر ڈالے حضرت کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ای شیخ آپ یہان کیون نہین بیٹھتے
مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی اور سب لوگ یہان بیٹھے ہین اور احادیث سُن رہے ہین تاکہ
آپ بھی سُنین کہ ایک بزرگ پیر آئے ہین اور معتبر احادیث بیان فرماتے ہین حضرت ابوبکر کتانی
رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سُنکر سر اُٹھایا اور کہا ای شیخ کن شخصون سے وہ روایت کرتے ہین اُن مرد پیر نے کہا
کہ عبد الرحمن او معمر اور زہری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا ای شیخ آپ دراز اسناد لائے جو کچھ وہ وہان ساتھ اسناد کے احادیث فرماتے ہین ہم یہان
بے اسناد کے سُنتے ہین مرد پیر نے کہا آپ کس سے سُنتے ہین آپ نے فرمایا حدثنی قلبی عن ربی یعنی
میرا دل میرے رب سے بیان کرتا ہی مرد پیر نے کہا آپ اسپر دلیل کیا رکھتے ہین آپ نے فرمایا دلیل یہ ہے کہ
آپ حضرت خضر علیہ السلام ہین یہ سُنکر اُن مرد پیر نے فرمایا کہ مین اسوقت تک خیال [illegible] تھا کہ خدا
تعالی کا کوئی ولی نہین ہی جسکو مین نہ پہچانتا ہون لیکن آج یہ عقدہ کُھل گیا
اور آپ نے مجکو پہچان لیا بس مین جان گیا کہ خدا تعالی کے بہت ایسے [illegible]
پہچانتے ہین اور مین انکو نہین پہچانتا **نقل** ہے کہ ایک روز آپ نماز مین تھے ایک [illegible]
اور آپکے کندھون پر چادر زنار باندھ رکھا تھا [illegible] کہ اُسکو فروخت کرے فی الفور [illegible]

Marfat.com

ہاتھ سوکھ گئے واپس آیا آپ جب تک نماز ہی میں تھے چادر آپکے کندھے پر ڈالکر خاموش بیٹھ
جن لوگوں نے کہ یہ دیکھا تھا کیفیت پوچھی اُسنے بیان کی لوگوں نے کہا کہ اب مناسب
معلوم ہوتا ہی کہ تو معذرت کرے جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ رو کر کہنے لگا مجھپر رحم فرمایئے
آپنے فرمایا بھائی کیا ہوا اُسنے سارا ماجرا بیان کیا آپنے سُنکر فرمایا کہ خداوند تعالی کی عزت
جلال کی قسم ہی کہ نہ مجھکو تمھاری لیجانے کی خبر اور نہ لانے کی خبر پھر آپنے دعا فرمائی کہ الٰہی و
لیگئی ہوئی چیز کو واپس لایا اب آپ بھی اُسکو وہ چیز کہ آپنے اُس سے لی ہے عطا فرمایئے
اُسیدم اُسکے ہاتھ اچھے ہوگئے۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے ایک جوان صاحب جمال کو خواب
میں دیکھا پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا میں تقوی ہوں مینے کہا تم کہاں رہتے ہو اُسنے کہا غمگینوں کے
دل میں۔ اُسیوقت مینے ایک نہایت بدصورت عورت کو دیکھا پوچھا تم کون ہو اُسنے کہا مصیبت
میں خندہ ہوں مینے کہا تم کہاں رہتی ہو کہا اہل نشاط کے دل میں جب میں بیدار ہوا تو مینے عہد
کیا کبھی نہ ہنسوں گا مگر جسوقت کہ خندہ غالب ہو۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک رات تھا ون ...
مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور مینے آنحضرت سے مسائل پوچھے آخر کار ایک رات کو
مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مینے پوچھا کہ کیا کروں کہ مجھے تعالی میرے دل
کو ... سے مار دیوے آپنے ارشاد کیا کہ ہر روز چالیس بار یا حی یا قیوم یا لا الہ الا انت
اسألک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا پڑھا کرو۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک ...
... میرے پاس آکر رونے لگے ... کہا کہ میں ... روزے ... اور کچھ نہیں
کھایا ہو ... میری منہ سے بعض یاروں کے سامنے بھی تھوک کی ... نکل گئی ...
... مینے ایکدم پڑا دیکھا اُسکو اٹھا لیا اُسپر لکھا تھا کہ ... تیری ...
نہیں ہو کہ تو لوگوں سے شکایت کرتا پھرتا ہی آپکے کلمات یہ چند ہیں ...
آپنے فرمایا جیسے کہ کل روز قیامت کو یا بعد از مرگ سوا خدا کے ...
آج کے روز اُسکا ہو رہ اور فرمایا مخلوق سے اُنس ... پکڑنا باعث عذاب ہے ...

Marfat.com

دنیا کی نزدیکی معصیت اور اُنکی طرف میل کرنا اور جھکنا ذلت وخواری ہے اور فرمایا
کہ جس میں کوئی خواہ کوفی ہو خواہ مدنی اور خواہ شامی ہو خواہ عراقی تیری خلاف نہیں
ان دو زہد ہے اور سخاوت نفس اور نصیحت مردمان اور فرمایا زاہد وہ ہے کہ اگر کچھ بھی
دنیا بھی رشاد وخرم ہے اور جد وجہد کرے [illegible] لازم جانے اور شدائد پر صبر کرے
راضی برضا مولی ہے اور فرمایا [illegible] تعلق [illegible] زیادہ ہوگی [illegible]
وہ ہوگا اور فرمایا صوفی [illegible] ظاہر [illegible]
پایا فراست پیدا ہونا یقین کا [illegible] اور فرمایا [illegible]
کے واسطے اور فرمایا [illegible] بہت ہے اور فرمایا صوفی [illegible] ہے کہ اسکی [illegible]
کے نزدیک [illegible] گناہ [illegible] استغفار [illegible] اور فرمایا استغفار [illegible]
ایک اسم ہے جامع چھ معنے کو اول گذرے گناہ پر شرمندہ ہونا دوم ترک گناہ [illegible]
سوم خدا [illegible] ادا کرنا [illegible] مخلوق کے حقوق [illegible]
[illegible] حرام [illegible] گوشت [illegible]
[illegible] چکھایا تھا اور فرمایا اول [illegible]
[illegible] اور فرمایا توکل [illegible]
[illegible] حقیقت میں کامل ہونا یقین کا اور فرمایا عبادت کے [illegible]
[illegible] تعالیٰ کے [illegible] اور فرمایا خداوند تعالیٰ کی [illegible] خداوند تعالیٰ [illegible]
جاننا [illegible] اور فرمایا [illegible] ذکر [illegible] کے منھ میں کہ توحید کی
حالت میں اس شئے کو جو [illegible] دسترخوان سے اٹھایا ہو یا نیک گمانی حق تعالیٰ کی کراہت
اور فرمایا ہرگز حق تعالیٰ بندوں کی زبان دعا کے لیے کشادہ نہیں کرتا [illegible]
مشغول نہیں کرتا جب تک کہ مغفرت کا دروازہ [illegible] کشادہ نہیں کرتا اور فرمایا [illegible]
کے مقابلہ میں [illegible] ترک کرنا ہو [illegible] حال [illegible]

Marfat.com

ساتھ خدا کے درست ہوجاتی ہی اُسکی عنایت بھی درست ہوجاتی ہی اسلیے کہ ان دونکا
کمال موقوف ہی ایک دوسرے پر اور فرمایا غفلت سے آگاہی کے وقت کا درد اور حظ نفسا
سے انقطاع اور علیحدگی و بُریدگی کے خوف سے لرزنا جن اور انس کی عبادت سے فاضلتر ہے
اور فرمایا بندگی کا لباس اعمال ہے جسکو کہ خدای تعالی نے قسمت کے وقت مین اپنی رحمت سے دور کیا
آج کے روز عمل کو ترک کرتا ہی اور جسکو کہ نزدیک کیا اعمال پر اقدام کرتا ہی اور مثل بیٹے کے
سمجھتا ہی اور فرمایا دنیا کو آزمایش پر قسمت کیا اور بہشت کو تقوی پر اور فرمایا مرید کے لیے تین چیز
خوب ہین ایک تو خواب اُسکا وقت غلبے کے ہو دوسری اُسکا کھانا وقت فاقے کے تیسرے
اُسکا بولنا وقت ضرورت کے یعنے جب تک کہ خوب نیند کا غلبہ نہوے نہ سووے اور جب تک کہ خوب
بھوک نہ لگے نہ کھاوے اور جب تک کہ بولنے کی ضرورت نہ پڑے نہ بولے اور فرمایا شہوت
دیو کی مہار ہی جسنے کہ مہار کو پکڑا گویا کہ دیو سے مل گیا اور فرمایا تن سے دنیا مین رہ اور دل
سے آخرت مین اور فرمایا جب خدا تعالی سے توفیق چاہی شروع ساتھ عمل کے کر اور فرمایا ہے
دین کی بنیاد تین چیز پر پائی حق پر عدل پر صدق پر حق اعضاؤن پر ہی عدل دل پر
صدق عقل پر یعنے حق سوای ظاہر کے نہین رکھ سکتے جیساکہ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نحن نحکم بالظاہر یعنے ہم حکم کرتے ہین ظاہر پر ابلیس اور حضرت ادریس دونون عالم باطن مین تھے
جب تک ظاہر نہوئے معلوم نہوا کہ ابلیس باطل پر ہی اور حضرت ادریس حق پر ہین اور عدل دل پر ہے
دل عدل کو قسمت کر سکتا ہی موافق ہر ایک کے۔ اور صدق عقل سے علاقہ رکھتا ہی اسلیے کہ کل روز
قیامت کو صدق کا سوال عاقلون ہی سے ہوگا اور فرمایا وجود عطا ہونا بندے کو حق سے حق تعالے
کا شہود ہی حق ہر ایک چیز پر دلیل ہے اور کوئی چیز سوائے حق کے دلیل نہین ہے حق پر اور
فرمایا خدا کی ایک ہوا ہی کہ اُسکو باد صبح کہتے ہین کہ اُسکا خزانہ زیر عرش ہی سحر کے وقت مین چلتی ہی اور
ہر زاری و رنالہ اور استغفار کو سمیٹ کر حق تعالی کے حضور تک پونہچاتی ہی اور فرمایا استغفار
کے محل مین شکر کرنا گناہ ہی اور شکر کے محل مین استغفار کرنا گناہ ہی نقل ہے کہ جب آپ کی وفات کا

Marfat.com

وقت قریب آیا لوگوں نے پوچھا کہ عالم زندگی میں آپکا عمل کیا تھا کہ آپ [illegible] آپ نے فرمایا اگر میں قریب المرگ نہوتا تو نہ کہتا۔ فرمایا میں نے چالیس برس تک اپنے دل کی دربانی کی اور خدا کے سوا ہر چیز کو اُس سے دور کیا یہاں تک کہ میرا دل خدا تعالےٰ کے سوا سب سے [illegible] گیا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کاملہ آپ کی روح پر ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اٹھاونواں باب حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ احدیت کی بارگاہ کے مقرب وہ صمدیت کی درگاہ کے مقدس وہ درگاہ الٰہی کے سربلند و [illegible] وہ خداوند کے مقبول و چیدہ وہ محقق لطیف قطب وقت حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشائخوں کے شیخ تھے اور یگانۂ عالم ظاہری اور باطنی علوم میں پیشوا اُس زمانہ کے اور اہل طریقت کے مرجع تھے بزرگ شان رکھتے تھے اور عالی و بلند خاطر بڑی شوکت کے شخص تھے آپ کی خوبیاں اور بزرگیاں اسقدر نہیں ہیں کہ احاطہ تحریر میں آسکیں یا کوئی انکو گن سکے یا بیان کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ آپ طریقت میں صاحب اجتہاد تھے اور طریقت میں مذہب خاص رکھتے ہیں اور صوفیای کرام کی ایک جماعت تکیہ آپ پر رکھتی ہے آپ ہر جانب میں اسرار حقیقت میں ایک کتاب تصنیف فرماتے اور ظاہری علوم میں بہت عجیب و غریب تصنیفات رکھتے ہیں تمام کے مقبول اور بہت مشہور شخص تھے اور جو بات ہے کہ آپ نے کیسی قوت بشری [illegible] اور [illegible] حقائق اور اسرار میں آپ کو تھی اُس زمانے میں کسی کو حاصل نہ تھی اور گویا کہ آپ کے بعد فارس میں کوئی ایسا شخص نہ رہا کہ قابل مثال ہو آپ شاہی خاندان سے تھے آپ نے [illegible]

کیے رویم اور جریری اور ابن عطا اور جنید اور منصور حلاج رحمہم اللہ [illegible] آپ کا دامن [illegible] کا شوق [illegible] پڑھتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ [illegible]

Marfat.com

بیٹھے رہے ہر سال میں چار چلے کھینچے حتیٰ کہ آپ نے وفات پائی ہے چالیس چلے پے در پے کھینچے تھے آخری چلے میں واصل بحق ہوئے ثالث کا لباس پہنا۔ کہ مدتوں ہی جا میں رہا آپ کے زمانے میں ایک بزرگوار تھے متقیوں کے لیکن علماء ظاہر ہیں۔ تھے یہ بزرگ بھی شور رفتار رہتے تاہم تھے انکو محمد زکری رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کبھی وہ بزرگوار مرقع نہیں پہنتے تھے لوگوں نے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت مرقع پہننے میں کچھ شرط ہے اور مرقع پہننا کس کو سزاوار ہے آپ نے فرمایا ہاں مرقع پہننے میں یہ شرط ہے کہ محمد زکری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ تر جالاویں اور ہم ذرا بات میں بھی نہیں جانتے ہیں کہ جالا سکیں۔ آپ کو شیخ ابو حفص سے تھی کہ ہر رات کو آپ کی افطار کے وقت میں سات منقے کے دانوں پر روزہ کھولتے تھی ہمارا بار تھی سیکڑوں سات منقے کے بجائے ایک رات آپ نے خادم سے فرمایا منقے لاؤ خادم نے کہیں نو دانے منقے کے لاکر آپ کے حوالے کیے آپ کھا گئے اس رات آپ کو عبادت میں مزہ ہر رات کے مثل نہ آیا آپ تاڑ گئے کہ آج میں آٹھ دانے منقے کے زیادہ کھا گیا خادم کو بلا کر اس سے پوچھا اس نے عرض کی کہ کل میں آٹھ دانے منقے کے لایا تھا آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہایت کمزور دیکھا میرے دل میں رحم آیا اسلیے ایک دانہ آپ کو بڑھا کر دیا کہ آپ میں قوت آجاوے آپ نے فرمایا بھائی تم میرے دوست نہیں ہو بلکہ دشمن ہو کیونکہ اگر میرے دوست ہوتے تو چھ دانے منقے کے دیتے پھر اسکو خدمت سے خارج فرماکر دوسرا خادم اسکی جگہ مقرر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ چالیس برس سے خاص اور عام میرے معتقد ہیں جیسا جیسا نعمتیں مجھے لا لاکر دیں پر میں اسطرح رہا کہ کبھی زکوٰۃ مجھپر واجب نہ ہوئی آپ نے فرمایا کہ جب میرا ارادہ حج کا ہوا اور میں بغداد میں پہنچا اتنا پندار میرے سر میں تھا کہ میں حضرت جنید کی زیارت کو نہ گیا جب جنگل میں گیا تو مجھے بہت زور کی پیاس لگی میرے پاس ایک لوٹا تھا اور رسی بندھی تھی سب مجھے ایک چشمہ نظر پڑا کہ ہرن اس پر پانی پی رہا تھا جب میں اسکے سر پر پہنچا تو پانی نیچے کو اتر گیا میں نے کہا یا اللہ عبد اللہ کا مرتبہ ایک ہرن سے بھی کم ہے آواز آئی کہ ہرن کے پاس ڈول رسی نہ تھی تیرے پاس سب کچھ موجود ہے مجھپر ایک حالت طاری ہوگئی

Marfat.com

سیر ہو، قسمت میں نے لوٹا بستی پھینک دیا اور روانہ ہوا ندا آئی کہ ہم تجھے آزما رہے تھے کہ تجھ میں
کتنا صبر ہے اب لوٹا اور پانی پی میں جو لوٹ کر آیا تو پانی کو چشمہ کے کنارہ پر ابلتا
پایا میں نے خوب جھک کر پیا بھی اور وضو بھی کیا پھر مجھ کو مدینہ منورہ تک طہارت کی حاجت
نہ ہوئی جب کہ میں مکہ معظمہ سے واپس آیا اور جامع مسجد بغداد میں پہونچا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کی نظر مجھ پر پڑی فرمایا کہ تم صبر کرتے تو پانی تمہارے قدموں کے نیچے سے برآمد ہوتا۔ آپ نے فرمایا
کہ ایام جوانی میں ایک شخص میرے آگے آیا اور میں بھوکا تھا وہ تاڑ گیا کہ یہ بھوکا ہے اور مجھے
اپنے گھر لے گیا کھانا تیار تھا لیکن گوشت سڑ گیا تھا میرا دل نہیں چاہتا تھا [illegible]
پر گراں گیا وہ میزبان لقمہ بنا کر میرے منہ میں دیتا تھا [illegible]
بڑی جان کیا شرمندہ ہو گیا اور میں بھی شرمندہ ہوا [illegible]
ساتھ حج کا عزم کیا جب ہم قادسیہ پہونچے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نصیحت فرمائین اُس جوان نے کہا کہ ای ابن خفیف ہم اہل مصیبت ہین ہمین زبان
نصیحت کی کہان۔ ہم تو خود محتاج اسکے ہین کہ کوئی ہم ہی کو آکر نصیحت کرے۔ پھر مَین
تین روز تک وہان رہا نہ تو تمنے کچھ کھایا نہ سوئے۔ پھر مینے کہا کہ مجھے نصیحت دو
اُس جوان نے سر اُٹھا کر کہا کہ صحبت ایسے شخص کی طلب کر کہ اُسکا دیدار تجھے خدا کی یاد
دلادے اور حق تعالیٰ کی شوکت تیرے دل مین پیدا کرے اور تجھکو اپنے عمل کی زبان سے
عامل بنادے نہ گفتار کی زبان سے۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایکسال روم مین تھا
ایک روز جنگل کی طرف گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک راہب کا جنازہ لائے اور اُسکو جلایا جب
جلکر راکھ ہوگیا تو لوگون نے وہ راکھ اُٹھا اُٹھا کر اندھون کی آنکھ مین لگائی فی الفور وہ اندھے
بینا ہوگئے اور بیمارون نے جو کھائی تو بھلے چنگے ہوگئے مجھے تعجب ہوا مینے کہا یہ تو باطل پر ہین
پھر یہ کیسے ہوا اُسی رات کو مینے خواب مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے کہا
یا رسول اللہ آپ یہان کہان آپ نے فرمایا کہ تیرے ہی لیے آیا ہون مینے پوچھا یا رسول اللہ
یہ کیا حال ہے آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اثر صدق و ریاضت کا ہے کہ مذہب باطل مین ہے اگر
یہ صدق و ریاضت مذہب حق مین ہوتی تو کیا کچھ اثر ہوتا اور فرمایا کہ مینے ایک رات حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہین اور مجھکو اپنے قدم مبارک کے
اشارے سے جگاتے ہین اور مین آپکے جمال مبارک کا نظارہ کر رہا ہون آپ فرماتے ہین کہ جو
ایک راہ کو جانتا ہے لیکن اُسپر رفتار نہین کرتا اور سلوک پر بازرہتا ہے حق تعالیٰ اُسکو ایسا سخت
عذاب مین گرفتار کریگا کہ ایسا اہل عالم کو نہ کریگا۔ نقل ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانون کے
دونون انگوٹھون پر نماز پڑھی ہے حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پیرو سنت نبوی تھے
چاہا کہ اسطرح نماز ادا کرین ایک رکعت اسطرح پڑھی دوسری نہ پڑھ سکے آپنے حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ وہ نماز یعنے دونون انگوٹھون پر
کھڑے ہوکر نماز کا ادا کرنا مخصوص ہے میرے واسطے ہی تو ادا مت کر۔ نقل ہے کہ آپنے ایکبار آدھی رات کو

Marfat.com

...ہے کہا کہ جا ایک عورت کو لے آ کہ میں اُس سے نکاح کرونگا خادم نے کہا میں تو کسی کو نہیں
...تا ہوں ہاں ایک لڑکی ہے اگر اجازت ہو اُسکو بُلوا لاؤں آپ نے فرمایا بُلوا لاؤ وہ جا کر بُلا لایا
...نے اُسکے ساتھ نکاح کیا سات مہینے کے بعد ایک فرزند پیدا ہوا اور مر گیا آپ نے خادم سے فرمایا
...اُس کو کہو کہ اگر چاہے تو طلاق لے لیوے اور اگر نہیں چاہتی تو رہے خادم نے کہا اے شیخ
...فرمایئے کہ اس میں کیا راز تھا آپ نے آدھی رات کو حکم دیا کہ ایک عورت کو بُلا لا آپ نے فرمایا کہ میں نے
...خواب میں قیامت کو دیکھا کہ قائم ہے اور بے شمار خلق درماندہ اور غرق گناہ ہو رہا ہے ایک لڑکا آیا اور
...باپ کا ہاتھ اُن تمام میں سے پکڑ کر راہی ہوا اور آناً فاناً میں مع اپنے باپ کے پُل صراط سے
...پار چلا گیا میں نے بھی چاہا کہ میرا ایک لڑکا ہووے اب میرا مقصد حاصل ہو گیا نقل ہے کہ آپ نے
...تین نکاح کیے تھے کیونکہ آپ شہزادوں میں تھے جب تک کی اور آپ کا حال رتبہ کمال کو پہنچا عورتیں
...کا قرب چاہتی تھیں وہ دو تو نہیں تین نکاح میں آتی تھیں لیکن ایک عورت کہ وزیر زادی تھی
آپ کے نکاح میں چالیس برس تک رہی ایک دن اُن عورتوں نے کہ آپ کے نکاح میں تھیں اُس سے پوچھا
کہ شیخ تمہارے ساتھ خلوت میں کیا معاملہ کرتا ہے اُس نے کہا کہ ہمیں اُسکی صحبت کی کچھ خبر نہیں شاید
وزیر زادی کو کچھ خبر ہو اُس سے پوچھا اُس نے کہا کہ جس وقت شیخ نے میرے گھر میں آنے کا ارادہ کیا تو مجھکو
خبر کی میں نے کھانا پکایا اور بناؤ سنگار کیا جب تشریف لائے میں نے کھانا آگے دھرا آپ نے [illegible]
میری طرف دیکھتے ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر [illegible]
شکر [illegible] میں [illegible]
آپ نے فرمایا [illegible]
کھانے سے کہ تو میرے آگے لائی ہے [illegible]
کیونکہ آپ بڑے درجے کے مرتاض تھے [illegible]
احمد [illegible]
ریاضت کش [illegible]

Marfat.com

پھر آپ نے احمد سیہ کو آواز دی اُسنے جواب مین لبیک کہا یعنے حاضر ہون آپ کی خدمت مین آپ نے
میان اونٹ جو خانقاہ کے دروازے پر کھڑا ہی اُسکو اُٹھا کر خانقاہ کے کوٹھے پر پونچادو اُسنے
بھلا حضرت اونٹ خانقاہ کے کوٹھے پر کیسے جا سکتا ہی آپنے فرمایا اچھا بھائی رہنے دو پھر آپ
احمد کہہ کو آواز دی اُسنے کہا لبیک۔ آپنے فرمایا بھائی وہ اونٹ کہ خانقاہ کے دروازے پر ہی اُسکو
خانقاہ کی چھت پر پونچادو۔ یہ سنتے ہی احمد کہہ نے کمر باندھی اور آستین چڑھائی اور باہر گیا او
اونٹ کے پیٹ کے تلے دونون ہاتھ ڈال کر اُٹھانا چاہا پر اُسکو حرکت بھی نہ دی سکا آپنے فرمایا بس بھا
چلے آؤ معلوم ہوگیا پھر آپ اصحاب کی طرف مخاطب ہوئے کہ دیکھا احمد کہہ اپنی بساط بھر کس طرح ہما
حکم بجالایا اور اعتراض نہ کیا حضرت ہمارے حکم پر نظر کی نہ اپنے کام پر کہ ہو سکے گا یا نہین۔ اور احمد سیہ
کو دیکھا کہ حجت کرنے لگا اور مناظرے کے لیے آمادہ ہوا۔ بس ظاہری حال سے باطن کا مطالعہ کر لو
نقل ہے کہ ایکبار آپکے یہان ایک مسافر آیا سیاہ خرقہ بدن مین سیاہ عمامہ سر پر غرض سیاہ ہی پیراہن
سیاہ ہی ازار پہنے آپ کو اُسکا لباس دیکھکر غیرت آئی فرمایا بھائی تم سیاہ لباس کیون پہنے ہو
اُسنے کہا میرے فرمانروا مر گئے ہین یعنی نفس و ہوا اور کہا أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ یعنے
تو نے دیکھا اُسکو جسنے اپنی خواہش کو خدا بنایا ہی۔ آپنے یہ سنکر فرمایا کہ اُسکو باہر نکال دو چنانچہ با
نکال دیا پھر فرمایا کہ بلالاؤ بلالائے پھر فرمایا کہ باہر نکال دو باہر نکال دیا حاصل کلام آپنے اسیطرح
ستر بار حکم دیا کہ بلالاؤ اور نکال دو وہ درویش ذرا بھی رنجیدہ نہوا ستروین بار آپنے اُٹھکر اُسکے
سر کو بوسہ دیا اور معذرت کی اور فرمایا کہ تمھین سیاہ لباس پہننا زیب دیتا ہی کہ تم اس ستر بار مین
اس خواری و ذلت پر ذرا بھی رنجیدہ نہوئے۔ نقل ہے کہ دو صوفی دور دراز ملک سے آپ کی
زیارت کے عزم سے روانہ ہوئے جب آپ کی خانقاہ مین پہنچے آپ کو خانقاہ مین نہ پایا لوگون سے پوچھنے
سے معلوم ہوا کہ آپ [illegible] الدولہ کے گھر گئے ہین تو انھون نے کہا ایسے شیخ کا بادشاہون کے ساتھ
کیا کام ایک طرح کا خیال اُنکے دل مین پیدا ہو گیا پھر [illegible] باہم کہا کہ آؤ ذرا شہر مین گھوم آوین
بازار مین [illegible] تو دل مین آیا کہ خرقے کی

[illegible] ناز کیا

[illegible] سی لیوین کیونکہ اُنکے خرقے کی جیب پھٹ گئی تھی اُسکی دُکان پر گئے اتفاق سے اُس [illegible] کی قینچی کھوئی گئی لوگون نے اِن دونون صوفیون کو پکڑ لیا اور عضد الدولہ کے دربار مین [illegible] حضرت خفیف جب تک حرم مین تشریف رکھتے تھے عضد الدولہ نے حکم دیا کہ اِن صوفیون کے ہاتھ [illegible] ڈالو آپ نے فرمایا کہ اِن بیچارے صوفیون کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بیچارے بے گناہ ہین آپکے فرمانے سے [illegible] چھوڑ دیے گئے پھر آپ نے اُن صوفیون سے فرمایا کہ بھائی تمھارا خیال درست تھا لیکن مین بادشاہ [illegible] اِنہیں ہی کامون کے لیے آتا ہون کہ تم نے دیکھا۔ وہ دونون آپکے مرید ہو گئے آگاہی [illegible] مردانِ خدا سے بد اعتقاد ہوا مشہور ہوا نقل ہے کہ ایکبار آپکے یہان ایک مسافر آکر اترا [illegible] آپ نے شروع [illegible] رات مین [illegible] بار آپ [illegible] پانخانے لیگیے جب کچھ رات [illegible] آپکی آنکھ لگ گئی مسافر کو پانخانے کی حاجت ہوئی شیخ کو آواز دی آپ حاضر ہوئے بہت دیر [illegible] اور کہنے لگا کہان چلا گیا تجھپر لعنت ہو آپ خواب [illegible] اور جھٹ طشت اٹھایا [illegible] اسکے پاس [illegible] تو لیے [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

یعنے اوس سینے سفا یعنی صفائے باطن پر اور منہ آگے جہاں کے خدا تعالیٰ جفا کا اور دنیا کو ڈالے پیچھے قفا یعنی گدی کے اور فرمایا اہل وصال [illegible] دنیا سے غنی [illegible] وقت [illegible] قتل کرنے کے دنیا ہی اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ [illegible] نفسانی [illegible] پیغمبر کرنا اور ملک جبار کے ہاتھ میں لینا اور بیابان اور کوہسار کا طے کرنا اور فرمایا رضا کی دو قسم ہیں ایک رضا [illegible] حق کی ساتھ [illegible] رضا حق سے حق کی تقدیر میں اور فرمایا جو کچھ کہ غیب سے کشف ہوتا ہی اوسکو تصدیق کرنا ایمان ہی اور فرمایا [illegible] راحت اور رنج دائمی کا نام ارادت ہی اور فرمایا [illegible] کہ محبوب کے ساتھ ایسا اتصال حاصل ہو کہ تمام چیزیں کہ سوا حق تعالیٰ کے ہیں بھول جائے اور فرمایا سوائے وقت میں [illegible] شہوت کا [illegible] کرنا [illegible] اور فرمایا جو چیز کہ خدا تعالیٰ سے دور کرے [illegible] اور فرمایا [illegible] تصوف [illegible] اور نفس کو عبادت کے [illegible] اور فرمایا [illegible] طلب نکرنا اور جب چیز کہ [illegible] قناعت ہی اور فرمایا [illegible] ملک سے اور فرمایا اندوہ و رنج [illegible] کہتا ہی اور فرمایا حق تعالیٰ کے وصل [illegible] ہونا چاہیے اور فرمایا ملک [illegible] صفات سے باہر آنا عمر سے اور فرمایا [illegible] حقیقت [illegible] تیکھون پر لوگون نے پوچھا کہ [illegible] آپ نے فرمایا یعنے ساری کاموں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا [illegible] کہا کہ اگر کوئی درویش تین روز کے فاقہ کے بعد [illegible] باہر آوے اور [illegible] ضرورت ہو اسی قدر کا سوال کرے [illegible] آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا [illegible] اور خاموش رہو اگر وہ [illegible] ہو جاؤ گے [illegible] نقل ہے کہ [illegible] خادم سے فرمایا کہ میں نہایت ہی گنہگار بندہ ہوں اپنے آقا سے بھاگا ہوا جب مر جاؤں [illegible] میں ڈالنا اور ہتھکڑی اور بیڑی میری ہاتھ اور پاؤں میں اور [illegible] مشکیں باندھنا [illegible] کی طرف کر کے ڈال دینا کہ [illegible] غفور رحیم [illegible] فضل سے بخش دے [illegible] اور آواز دی کہ او بے خبر [illegible] اللہ تعالیٰ کی رحمت [illegible]

اور آپ کے جملہ پیروان پر ہو اور سلام ہو جملہ اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں پر

انہتروان باب حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ ولی قبلہ ولایت وہ صفی کعبہ ہدایت وہ متمکن عاشق و متقدین صادق و مشاہدہ حقائق میں ہمہ تن بصیری حضرت شیخ وقت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ یگانہ وقت تھے اور برگزیدہ زمانہ تھے درمیان میں بصری آپ کے اور واقف تھے اور پر دقائق طریقت کے مقبول تھے ہر ناصر علم میں کامل تھے اور [illegible] علم میں کامل [illegible] تھے اور فقہ میں مفتی اور امام تھے اور علم اصول میں مہارت [illegible] نہایت [illegible] حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ [illegible] فرمایا کہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے صحبت پائی تھی اور [illegible]

[illegible]

دعوت میں جاتا ہوں تم بھی چلو گے اُنہنے جواب دیا کہ مجھے خلیفہ کی دعوت کی پروا نہیں ہے ہاں اگر آپکا جی چاہے تو تھوڑا سا حلوا اچھا لا دیجیے مینے اپنے دل میں کہا کہ شاید نو مسلم ہے کہ اسکو ہمارے ساتھ چلنے سے انکار ہے اور حلوا مانگتا ہے بہتر ہے کہ اُسکے کہنے پر توجہ نہ کی اور دعوت میں چلا گیا جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ وہ اُسی طرح سر جھکائے بیٹھا ہے مینے اُس سے کچھ نہ کہا اور جا کر سو رہا مینے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دو بزرگ آپکے ہمراہ تھے اور بہت لوگ آپکے قدم بقدم وہ دو بزرگ ایک تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ایک موسی کلیم اللہ علیہما السلام تھے اور بائیس ہزار ایک سو نبی اردگرد تھے میں آگے گیا اور سلام کیا آنحضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا مینے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ آپ مجھ سے ناخوش ہیں آنحضرت نے ارشاد کیا کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک نے تجھ سے حلوا مانگا اور تو نے پہلو تہی کی میں اسیوقت خواب سے چونک پڑا اور رونے لگا خانقاہ سے آہٹ میرے کان میں آئی مینے غور سے جو دیکھا تو وہی درویش تھے کہ باہر کو جا رہے تھے مینے کہا جناب ذرا ٹھہر جایئے میں ابھی حلوا لاتا ہوں انھوں نے پلٹ کر کہا سچ ہے جبکہ کوئی درویش بائیس ہزار ایک سو پیغمبر تمکو سفارشی لاوے تب کہیں آپ حلوا دیجیو اور بہتر اسکا کام تھا بس وہ کہاں رہے چلے گئے نقل ہے کہ جامع مسجد بغداد میں ایک درویش رہتے تھے ہمیشہ خواہ جاڑا ہو خواہ گرمی ایک ہی پیراہن میں بسر کرتے لوگوں نے اُنسے سبب پوچھا انھوں نے کہا کہ میں اچھے اچھے لباس پہنتا پر ایک دفعہ مینے ایک رات خواب دیکھا کہ میں بہشت میں جا رہا ہوں ایک جماعت کو دیکھا کہ دسترخوان پر بیٹھی ہے کھانا کھا رہی ہے میں انکے ساتھ موافقت کرنے کو بیٹھنے لگا ایک فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ تم کہاں بیٹھے جاتے ہو تم انکی صحبت کے قابل نہیں ہو مینے کہا کیوں اُس فرشتے نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ عمر بھر ایک ہی پیراہن رکھتے ہیں اور تو تو رنگ برنگ کی پوشاک پہننے والا ہے جب میں جاگا تو مینے نذر کی کہ اب عمر بھر اس پیراہن کے سوا دوسرا نہ پہنونگا نقل ہے کہ حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے فرما رہے تھے کہ ایک جوان نے اُٹھ کر کہا حضرت میرا دل گم ہوگیا ہے دعا کیجیے کہ ملجائے آپ نے فرمایا بھائی ہم سب اس مصیبت میں مبتلا ہیں اور فرمایا قرن اول میں معاملہ دین پر تھا اب دین اُٹھ گیا اور قرن دوم کے لیے معاملہ وفا پر تھا وہ بھی نہ رہی قرن سوم کے لیے معاملہ مروت پر تھا وہ بھی اُٹھ گئی قرن چہارم کے لیے معاملہ حیا پر تھا وہ بھی جاتی رہی اب وہ لوگ

Marfat.com

رہ گئی ہیں کہ اپنا معاملہ محبت پر کرتے ہیں اور فرمایا جو کہ نفس کے کہے پر کان لگاتا ہے اور شہوات کے حکم کا
پابند ہوتا ہے اسکو ہوا کے قید خانہ میں قید کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ تمام فائدوں کو اسکے دل پر حرام کر دیتا ہے
اور نہ کلام حق سے مزہ پاتا ہے نہ اسکی دعا مقبول ہوتی ہے اور جو کہ راضی برضا ہوتا ہے [illegible]
اُسکو اُسکی مقدار سے زیادہ بزرگی عطا فرماتا ہے ایک شخص نے کہا حضرت اہل کا رد دل کیا ہے فرمایا وہ اہل
مقاربت ہے کہ خدا کو دیکھتا ہے اور اسکی صنعت کا مشاہدہ کرتا ہے اور فرمایا توکل معائنہ ہونا انتظار کا ہے اور
فرمایا صبر وہ ہے کہ نفس کے آرام کے لیے محنت اور نعمت میں فرق نہ کرے دونوں حال میں۔ اور صبر سکون نفس کا ہے بلا میں
اور فرمایا اخلاص یقین کا پھل ہے اور ریا شک کا ثمرہ اور فرمایا شکر کے ادا کرنے سے آپ کو نہایت عاجز جاننا
کمال درجہ شکر ہے۔ لوگوں نے عزلت کو پوچھا آپ نے فرمایا ہمتوں سے باہر نکلنا اور سر کا نگاہ رکھنا ہے اگر تجھ پر
رحمت نکریں اور فرمایا عام لوگوں کی جنگ نفس کے وسوسوں سے ہے اور ابدال کی جنگ فکر سے اور زاہدوں کی
جنگ شہوات سے۔ اور تائبوں کی جنگ لغزشوں سے اور مریدوں کی جنگ [illegible] اور فرمایا
ایمان کی سلامتی اور دین کا نتیجہ اور تن کی زندگی تین چیزوں میں ہے ایک کفایت کرنا دوسرے شبہات سے
پرہیز کرنا تیسرے غذا کا نگاہ رکھنا اور فرمایا جو کہ خدا پر کفایت کرتا ہے اسکا باطن درست ہوتا ہے اور
فرمایا جو کہ شبہات سے پرہیز کرتا ہے اسکا باطن روشن ہوتا ہے اور جو کہ غذا کو اندازہ سے رکھتا ہے اسکا
نفس محنت کش بنتا ہے پس کفایت کرنے کا ثمرہ معرفت کی پاکیزگی ہے اور [illegible]
اور برداشت کا نتیجہ تندرستی اور اعتدال طبیعت ہے اور فرمایا اصول کا [illegible]
اور فروع کا درست کرنا اصول کی مطابقت پر موقوف ہے [illegible]
وصول ہے مگر ساتھ تعظیم اس چیز کے کہ خدا تعالیٰ نے [illegible]
اور فرمایا جس بندہ کو خدا تعالیٰ اپنے انوار سے زندہ کرتا ہے [illegible]
بے سامانی کی وجہ سے مارتا ہے وہ ابد تک نہیں زندہ ہوتا اور فرمایا [illegible]
خدا کی امانت ہوتی ہے [illegible]
[illegible]

Marfat.com

اور زمان کے۔ کیونکہ آنحضرت کو ایسا حضور حاصل ہوا کہ وہ نہ حضور ہی اور نہ مکان ہر صفت سے
مجرد و پاک ہو گئے حق تعالیٰ کے اوصاف ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ اَحْکَمُ بِالصَّوَاب۔

باب نمبر حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ قتیل اللہ فی سبیل اللہ وہ شیر بیشہ تحقیق وہ شجاع صفدر صدیق وہ غرقہ دریائے مواج حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ عجیب شان کے شخص تھے اور آپ کے واقعات عجیب و غریب ہیں آپکا شیوہ مخصوص آپ ہی کے لیے تھا کہ سوز و اشتیاق میں غرق تھا اور فراق کے شعلوں کی لپٹ سے مست اور بیقرار تھے آپ شوریدہ روزگار عاشق صادق پاکباز تھے وجد و حال سے سرشار تھے آپکی بڑی بڑی ریاضتیں اور کرامتیں ہیں بڑی عالی ہمت اور بلند قدر تھے آپکا کلام پاکیزہ اور تصانیف بہت ہیں عبارات مشکل اور کلمات مغلق ہیں اور حقائق اور اسرار اور معانی اور معارف میں تحت کامل تھے۔ اور آپکے کلام میں فصاحت اور بلاغت وہ ہے کہ کسی کے کلام میں پائی نہیں جاتی اور تیز و بلند نظر فراست اور دانائی میں بھی بیمثال تھے آپ کی ساری عمر بلا میں گذری اول سے آخر تک اکثر مشائخ نے آپکے کام میں انکار کیا اور کہا کہ اسکو تصوف سے بہرہ نہیں ہے مگر حضرت ابن عطا اور عبداللہ خفیف اور شبلی اور ابوالقاسم نصرآبادی اور تمام متاخرین نے سوائے جنید کے آپکو قبول کیا ہے اور حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر اور شیخ ابوالقاسم گرگانی اور شیخ ابو علی فارمدی اور امام یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ آپکا کار سر بسر راز تھا۔ بعض لوگ آپکے معاملہ میں شک رکھتے ہیں جیسے کہ استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے حق میں فرمایا ہے کہ اگر وہ مقبول تھے خلق کے رد سے مردود نہ ہونگے اور اگر مردود تھے خلق کی قبول سے مقبول نہ ہونگے بعض نے آپکو جادوگر کہا ہے اور بعض نے آپ پر کفر باندھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ اصحاب حلول سے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپکا عقیدہ اتحاد پر تھا لیکن جس شخص نے توحید کی بو بھی سونگھی ہوگی وہ ہرگز آپ پر خیال حلول و اتحاد نہ کریگا اور جو کہتا ہے

Marfat.com

وہ خود توحید سی چیز ہی اور اسکے مفصل بیان کرنے کے لیے ایک بڑی بیان کی ضرورت ہی اور اس کتاب مین اُسکی گنجایش نہین ہی ہان البتہ بغداد مین زندیقون کی ایک جماعت نے حلول اور اتحاد کے خیال مین گمراہ ہوکر اس بات کا دعویٰ کیا ہی کہ ہم حلاجی ہین اور ہمارا طریقہ وہی ہے کہ حضرت حسین منصورؒ کا تھا اور حالانکہ آپ کے کلام کو مطلق نہین سمجھا ہی پر افسوس ایسی بکنے مین مرنے اور جلنے کو آپ کی تقلید سمجھکر باعث فخر خیال کرکے وہ شخص تو بلخ مین بھی یا واقعے مین کہ حضرت حسین ابن منصورؒ پر واقع ہوا مبتلا ہوئی اگر راست پوچھو تو تقلید اس واقعے مین شرط نہین ہے مجکو بڑا تعجب آتا ہی کہ جو شخص کہ اس بات کو کہ ایک درخت سے اِنِّی اَنَا اللہ نکلے جائز رکھتا ہو جہانکہ درخت درمیان مین نہین وہ کیون نہین جائز رکھتا اسکو کہ حضرت حسین بن منصورؒ سے صداے انا الحق بلند ہو اور حسین بن منصورؒ درمیان مین نہو۔ دوسرے یہی خیال کرنا چاہیے کہ جسطرح کہ حق تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے تکلم فرمایا اسیطرح حضرت حسین بن منصور کی زبان سے بھی کلام فرمایا اور ایسا خیال کرلیا جائے تو یہان نہ حلول کو گنجایش ہے نہ اتحاد کو اور بعض کا قول ہی کہ حسین ابن منصور حلاجی اور ہی اور حسین منصور ملحد اور کیونکہ حسین ملحد بغدادی تھا استاد محمد زکریا کا اور رفیق ابو سعید قرمطی کا اور وہ جادوگر تھا اور شہر واسط مین اُسکا نشو و نما ہوا حضرت عبداللہ خفیف نے کہا ہی کہ حسین بن منصور عالم ربانی ہین اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ ہم اور حلاج ہر دو ایک چیز ہین ہان اتنا فرق ہے کہ مجکو دیوانہ بتایا مینے خلاصی پائی اسکو عاقل سمجھا وہ عاقل ہوکر ہلاک ہوا [illegible] مطعون ہوتے یہ دونون بزرگوار انکے حق مین ایسا [illegible] کافی ہی حضرت حسین بن منصور اوقات تھی ہمیشہ عبادت اور ریاضت مین [illegible] بیابان مین پہ اہل صلاح کی صورت مین وہ شیخ اور حقیقت کے پیرو [illegible] کی غایت مین کہ خلاف شریعت کچھ ظہور مین آئی [illegible] درحقیقت اسکا کوئی [illegible] باعث یہ مذہب تھا [illegible]

Marfat.com

جب کا عمر ... ہوا کرتا ہو۔ آپ پہلے تستر میں آئے اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے
پھر قصد بغداد کا کیا اول آپ نے اٹھارہ برس کی عمر پائی پھر تستر سے بصرہ میں گئے اور بصرہ سے ... مرتبہ
میں گئے اور وہاں حضرت عمرو بن عثمان مکی کی صحبت میں اٹھارہ مہینے رہے ... اٹھا ... حضرت
... [illegible] ... حضرت عمرو بن عثمان مکی ... اجازت ... [illegible]
... [illegible] ... اور ... حضرت ... [illegible]
... حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ... [illegible] ... عمر ... [illegible]
... [illegible] ... ایک سال ... [illegible]
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ... مسئلہ ... [illegible] ... لوگوں ... [illegible]
... [illegible] ... آپ نے فرمایا ... [illegible] ... ظاہر ... [illegible]
... [illegible] ... حضرت ... [illegible]
... [illegible] ... آپ ... [illegible]
جب ... [illegible] ... کہا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ... حضرت جنید ... [illegible]
... [illegible] ... ظاہر ... [illegible] ... ظاہر ... [illegible]
قتل کرنے کے قابل ہو ... ظاہر ... باطن کا حال ... ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن منصور کو
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ... اور ... جواب ... ہوا کہ آپ بغیر اجازت حضرت
جنید ... لوگ ... تستر ... اور ... سال ... لوگ آپ کے ... معتقد ہو گئے
اور ... [illegible] ... لوگ آپ ... کرنے لگے
اور ... [illegible] ... آپ ... بار ... کی خط
... [illegible] ... اہل خوزستان کی نظروں میں آپ کو حقیر کر دیا آپ کو
... [illegible] ... ملوک ... دنیا داروں کے ساتھ
... [illegible] ... پانچ سال ... بعد ... کبھی خراسان میں

...ماوراء النہر ... ایران توران ... [illegible]

[illegible]

...شریعت

[illegible]

...ماوراء النہر

...بیعت کر کے ...

...ابو ... کشف ... اولیا

...مشائخ ... الاولیاء ...

[illegible]

دشوار تر چیز تھی اُسکو میں نے اختیار کیا ہے اور آج میری عمر پچاس برس کی ہے ہزار برس کی نماز ادا کر چکا ہوں اور ہر نماز کو غسل کر کے ادا کیا ہے نقل ہے کہ اُس زمانے میں کہ آپ ریاضت کش تھے بیس برس تک ایک ہی دلق پہنے رہے ایک روز لوگوں نے بزبردستی اُسکو آپ کے بدن سے اُتارا اُسمیں اتنی بڑی بڑی جوئیں پڑ گئی تھیں کہ ایک کو جو تولا تو تین رتی وزن میں تھی نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آپ کی ملاقات کو آیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بچھو آپ کے آس پاس پھر رہا ہے اُس شخص نے چاہا کہ اُسکو مار ڈالے آپ نے منع فرمایا اور کہا کہ بھائی یہ تو بارہ برس سے میرا مصاحب ہے اور اسیطرح میری گرد چکر کھایا کرتا ہے نقل ہے کہ رشید خرد سمرقندی جبکہ حج کو جا رہے تھے راہ میں وعظ فرمایا اور روایت کی کہ حلاج چار سو صوفیائے کرام کے ہمراہ جنگل میں سفر کر رہے تھے چند روز تک کچھ کھانے کو نہ ملا جب بھوک نے سب کو مجبور کیا انہوں نے عرض کی کہ خواجہ ہمکو بھنی سری چاہیے آپ نے فرمایا قطار باندھکر بیٹھ جاؤ سب بموجب ارشاد صف بستہ بیٹھے آپ ہاتھ پیچھے لیجاتے تھے اور بھنی سری اور گرم گرم دو دو روٹیاں ہر ایک کے روبرو رکھتے جاتے تھے یہانتک کہ چار سو آدمیوں کے اسیطرح ہر ایک کے آگے دو دو روٹیاں اور ایک ایک سری رکھدی سب نے خوب چھکر کھایا۔ ایکبار کہا کہ خواجہ ہمکو خرمائے تر چاہیئں آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا مجھکو جھاڑو غرض درخت کیطرح آپ کو ہلایا اتنے چھوارے گرے کہ سب سیر ہوگئے پھر جب راہ میں جاتے اور جہاں کہیں کہ آپ جی بیٹھکر کسی جھاڑی سے لگاتے فی الفور خرمائے تر اُسمیں پھل جاتے۔ نقل ہے کہ ایک جماعت نے جنگل میں آپ سے کہا کہ ہمکو انجیر چاہیئں آپ نے ہاتھ پھیلائے اور ایک طباق تازی انجیروں سے بھرا لاکر اُنکے آگے دھر دیا اور ایک بار حلوے کی درخواست کی آپ نے ایک گرم حلوے کا بھرا طباق اُنکے آگے دھر دیا اصحاب نے کہا حضرت اِسطرح کا حلوا تو بغداد کے باب الطاق میں ہوتا ہے آپ نے فرمایا میرے نزدیک باب الطاق بغداد اور بادیہ یعنی جنگل دونوں ایک ہی ہیں کہتے ہیں کہ ایک حلوائی وہاں یعنی باب الطاق بغداد میں بیٹھا تھا ایک طباق اُسکے حلوے کا غائب ہوگیا وہ حیرت میں تھا کہ کوئی میرے پاس تک نہیں آیا میرے حلوے کا طباق کہاں گیا اُسنے وہ تاریخ لکھ لی اور صبر کیا اتفاق سے چند روز کے بعد اُسنے وہ طباق آپ کے اصحاب کے پاس دیکھا پوچھا کہ تمنے

Marfat.com

بکہا انسے پایا اور کب پایا اصحاب نے روز تاریخ بیان کی تو وہی تاریخ تھی کہ جو اُسکے پاس لکھی
تھی اور کُل کیفیت بیان کی حلوائی کو یہ سُنکر اور بھی تعجب ہوا آپ کی زیارت کو دوڑا آیا اور مُرید ہوگیا
نقل ہے کہ ایکبار حجاز کے سفر میں چار ہزار آدمی آپکے ہمراہ تھے جب کعبہ میں پہونچے آپ برہنہ سر
ننگے بدن ایک برس تک برابر دھوپ میں کھڑے رہے گو د اٹھ ہوکے گھل گھلا کر تھہرون پر
ٹپکتا تھا اور کھال پھٹی جاتی تھی آپ وہانسے حرکت بھی نہ کرتے تھے ہر روز لوگ ایک پانی کا
آبخورہ اور ایک روٹی کی ٹکیا آپکو دیتے آپ اُسکے کنارے کھا لیتے اور باقی کو آبخورہ کے پر
رکھدیتے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک بچھو نے آپکے تہ بند میں گھس کر پایا تھا اُسے عرفات میں آپ نے فرمایا
یا دلیل المتحیرین یعنی اے رہنما حیرتمندون کے اگر میں کافر ہون تو میری کافری کو زیادہ کر
اور جب آپنے دیکھا کہ ہر شخص اُس روز دعا مانگ رہا ہے آپ خاموش سر ریت کے ٹیلے پر رکھے دیکھا کیے اور
جب دیکھا کہ سب لوٹ گئے تو آپ نے خلوت میں ایک آہ بھری [illegible] اور بادشاہ اے عزیز [illegible] تجلی
پاکی [illegible] ہون اور پاکی کہتا ہے [illegible] تمام تسبیح کرنے والون کی تسبیح [illegible] اور تمامی مُہللون سے
[illegible] لا الٰہ الا اللہ کہنے والون کی تہلیل سے اور [illegible] سب [illegible] پیدا کرے اور کہا الٰہی تو جانتا ہے
کہ میں کیسا عاجز ہون اور [illegible] شکر [illegible] سے اپنی مگر تیرا شکر مجھسے ادا نہین ہوسکتا۔ تو ہی میری
طرف [illegible] شکر آپ ہی کر کہ شکر وہی ہے اور [illegible] نقل ہے کہ [illegible] جنگل میں [illegible]
[illegible] کو دیکھا [illegible] تمام میں مشغول [illegible] لئے [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ہون آپ [illegible] تم کرو [illegible]
وا [illegible] توکل [illegible]
اور [illegible] کھانے میں [illegible]
منقول ہے ایک متصوفی مرید کو دیکھا [illegible]
اُسکی [illegible] ہی [illegible] اور [illegible]
کیونکہ وہ [illegible] کم [illegible] اُسکے [illegible] تو ان [illegible]

Marfat.com

[illegible] حضرت [illegible] منصور نے فرمایا کہ ابلیس جانتا تھا حضرت

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تاکہ

[illegible] کی جانب سے دوسری طرف نہ کی میں

[illegible] ارشاد ہوا انظر الی الجبل ایسے

[illegible] پھر مجھے جب حکم ہوا کہ سجدہ کر تو میں [illegible]

[illegible] لوگوں نے حضرت منصور سے پوچھا

[illegible] پوچھا کہ فرعون

[illegible] حضرت نے [illegible] فرمایا

[illegible] لوگوں نے پوچھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پوچھا کہ تمہاری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] اور فرمایا جو کوئی [illegible]

[illegible] کو ڈھونڈتے اور فرمایا [illegible]

[illegible] کی نسبت خدا کا گمان کرنا [illegible] اور فرمایا [illegible]

Marfat.com

پایا ہو اور اسکو کوئی گمان اور شک باقی نہیں رہتا اور فرمایا مردوں کے اخلاق سے بہتر [illegible] زندگی
کا قصد میانہ ہونا ہے اگر ہو سکے تو فنا میں قانع رہے اور فرمایا سب سے بڑا خوف وہ ہے کہ خلق [illegible]
بعد اسکے کہ حق تعالیٰ کو پہچانا ہو اور فرمایا توکل یہ ہے کہ [illegible]
کھانوں میں [illegible] اور فرمایا کہ دوستی کی [illegible]
والوں کی [illegible] گفتگو [illegible] متعلق [illegible]
وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون [illegible]
کرتے ہیں اور فرمایا [illegible] ان کی [illegible]
ناحق [illegible] ازل سے [illegible]
جانتا ہے [illegible] لہ قلب او القی السمع وھو شہید [illegible] اور فرمایا عالم [illegible]
کر اسکو عقل کہتے ہیں [illegible]
اگر [illegible] وہ صورت [illegible]
بہشت سے [illegible] اور فرمایا [illegible] بادشاہ [illegible]
طلب [illegible] اور فرمایا [illegible] مقامات کو طے کر لیا [illegible]
اور فرمایا [illegible] اور فرمایا مرید [illegible]
ساتھ [illegible] فرمایا [illegible]
کھلتا [illegible] اور فرمایا [illegible]
[illegible]
آزماویں اور فرمایا [illegible]
ترک کرنا [illegible] اور فرمایا [illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]
کسی کے دل [illegible]
دونوں ہاتھوں کو کسی جگہ [illegible]

Marfat.com

پر مردانِ راہِ خدا کے نزدیک وہ شرک ہی اور اصطلاح عبادت کے ہاتھ کو تکلیف شرعی اور شرطی
کے دامن تک رسائی ہی پر مردانِ راہِ خدا کو پسند نہیں ہان جو ہاتھ کہ آفرینش سی بلند زیادہ
ہو نہیے اگر پوچھو تو وہ سعادت ہے اور فرمایا اُسوقت تو سزاوار عنایت ہوسکتا ہی کہ ایک بال کے
ذریعہ سے دونون جہان کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور اولاً جبتک کہ تو محمول نہوگا حامل نہین ہوسکتا
اور اُسوقت مین کہ جسمین ایک بال کی برداشت تجھسے نہوسکی تو ہرگز سزاوار عنایت نہوگا اور فرمایا جدائی
بشریت اُس سے اور نہ ملی ہی اُس سے اور فرمایا وہ ذات ہی کہ جس پر کہ چاہتی ہی ایک سُوئی کے ناکے سے
ظاہر ہوتی ہی اور جس سے کہ چاہتی ہی آسمان اور زمین مین اُس سے پوشیدہ ہوتی ہی اور اُسکو نظر نہین
آتی پس یاد رکھ کہ نہ تو منفرد رہو خدا ی تعالیٰ سے اور نہ نومید ہو اُس سے اور نہ اُسکی محبت کا
دعویٰ کرو اور اُسکو پسند مت کر کہ تو اُسکا محب نہو اور اُسکا اثبات مت کر اور اُسکی نفی بھی مت کر
اور خبردار ہو جا کہ تو توحید سی پرہیز کرے اور فرمایا کسی کو جائز نہین کہ ایک کو دیکھے یا ایک کو یاد کرے
یا کہے کہ مینے ایک کو پہچان لیا اُس ایک کو کہ جملہ احاد اُس سے ظاہر ہین۔ اور فرمایا اسماء خدای تعالےٰ
کے اس سبب سے کہ ادراک ہین رسم ہین اور اس اعتبار سے کہ حق ہی حقیقت ہے۔ اور فرمایا ہوا
حیاتِ نفس ہے اور حق حیاتِ دل ہی اور حقیقت حیاتِ جان ہی اور فرمایا وہی راگ اور گیت
جو محجوب کیے ہین لوگون کو باعث ذوق وشوق بجاوین اگر حق تعالیٰ اپنے فضل سے اُنکو علوم
قدرت پر آگاہی عطا فرماوے اور اگر اُنپر حقیقت کوئی چیز کشف فرماوے تو تو سب کے سب مُردہ ہی
نظر آوین اور فرمایا جو کہ اعمال پر نظر کرتا ہی معمول سے محجوب ہوتا ہی اور جو کہ معمول پر نظر کرتا ہے
اعمال سے محجوب ہوتا ہی اور فرمایا انبیا علیہم السّلام غالب ہین احوال پر اور مالک اُنپر پس گردش دیتے
ہین احوال کو نہ احوال اُنکو اور جو علاوہ انبیا علیہم السّلام کے ہین احوال اُنپر غالب ہین یہی وجہ ہی کہ
احوال اُنکو گردش دیتے ہین نہ وہ احوال کو نقل ہے کہ صبر کو آپسے پوچھا آپنے فرمایا صبر وہ ہی کہ اگر
ہاتھ پانون کاٹ کر سُولی پر بھی چڑھاوین تو بھی اُف نکرے یہ عطا رکہتا ہی کہ عجب ہے کہ یہ معاملہ آپ ہی کے
ساتھ کیا گیا اور آپنے آہ بھی نہ کی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس گئے

Marfat.com

کہ آپ کو قتل کرین آپ نے فرمایا ابوبکر ذرا ہاتھ کو تھامے کیونکہ مینے ایک بڑے کام کا قصد کیا ہے
اور اس کام کا دیوانہ ہو رہا ہون بھلا کوئی ایسے مفتون کو کہ جو خود مرنے پر آمادہ ہو کوئی مارتا ہے آپ
مجھے مت مارئے خلق یہ باتین سنکر متحیر ہوئی بہتیرے منکر ہوئے اکثر مقر بھی تھے عجیب و غریب کام آپ سے
ظہور مین آنے لگے پھر ایک بار آپ کی کیفیت جاری ہوئی کوئی کچھ کوئی کچھ کہتا تھا خلیفہ کے روبرو بھی
آپکا حال مختلف طور سے بیان کیا گیا اور سب نے اتفاق کر کے آپکے قتل کا فتوی دیا اور اس بات
کو سند ٹھیرایا کہ وہ انا الحق کہتا ہے پھر آپسے کہا کہ ہو الحق کہو آپنے فرمایا واقعی وہ ہمہ دوست ہی ہے
لیکن تم کہتے ہو گم ہوا ہے وہ گم نہین ہوا بلکہ حسین ہی گم ہوا ہے بحر محیط بھی کہین کم ہوتا ہے یا گم ہوتا ہے
ہرگز نہین لوگون نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے جا کر کہا کہ حضرت اس کلام کی کہ منصور کہتا ہے
کوئی تاویل بھی ہو سکتی ہے انھون نے فرمایا تم اس مقدمہ مین دخل نہ دو تاکہ وہ قتل کیا جائے کیونکہ
یہ وقت تاویل کا نہین ہے بس محمد داؤد اور ایک جماعت علما کی آپ کی مخالف ہو گئی اور معتصم سے آپ کے
حالات بہت ہی بری طرح بیان کیے اور اُسکا وزیر جسکا نام علی بن عیسی تھا آپ پر بہت خفا ہوا
اور آپ کو ایک سال تک قید خانے مین رکھا لیکن اس اثنا مین لوگ برابر آپکے پاس جاتے اور مسائل
پوچھتے اور حالات دریافت کرتے رہے آخر خلق کو ممانعت کر دی کہ کوئی آپکے پاس نہ آوے پانچ مہینے تک
کوئی آپکے پاس نہ گیا مگر ہان اس مدت مین حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ و حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ
اللہ علیہ و حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا آدمی باری باری سے آپکے پاس گئے اور کہا کہلا بھیجا
کہ آپ اس بات سے معذرت کیجیے تاکہ آپ قید سے رہا ہو جاوین آپ نے فرمایا جو کہ یہ کہتا ہے کہ عذر کر
اس سے جا کر کہدو کہ تو ہی معذرت کرتا رہ حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سُن
اور فرمایا ہم خود ایک حسین منصور ہین نقل ہے کہ پہلی رات جس مین آپ قید [illegible]
دیکھا آپ گم تھے ہر گوشہ اُس مکان کا جسمین آپ کو قید کیا تھا [illegible]
رہے پھر دوسری رات لوگ آکر جو دیکھا نہ قید خانہ کو پایا اور نہ آپ کو [illegible] حیران [illegible] تیسری [illegible]
آکر کیا دیکھتے ہین کہ قید خانہ بھی موجود ہے اور آپ بھی [illegible] پوچھا کہ آپ پہلی اور دوسری رات کہان تھے

Marfat.com

کر صبح آکر دیکھا تو قیدخانے کو پایا نہ آپ کو، انہوں نے دیکھا کہ آپ تو یہیں موجود ہیں آپنے
فرمایا ہاں تم سچ کہتے ہو پچھلی رات میں حضور میں تھا اور اسوقت خود حضور یہاں حاضر تھا
اسوجہ سے قیدخانہ بھی گم تھا اب مجھے پھر یہاں لائے ہیں جو شریعت کے واسطے آئے تو اپنا کام کرو
نقل ہے کہ آپ قیدخانے میں ایک رات میں ہزار رکعت نماز ادا کرتے لوگوں نے پوچھا آپ تو
کہتے ہیں کہ میں حق ہوں پھر یہ نماز کسکی پڑھتے ہیں آپنے فرمایا ہم ہی خوب جانتے ہیں قدر اپنی
نقل ہے کہ ایک رات قیدخانے میں تین سو قیدی تھے آپنے فرمایا اے قیدیو میں تمکو آزاد کردوں
انہوں نے کہا آپ ہی ہیں تو کیا کریں گے آپ تو اپنے نہیں چھوٹتے اگر یہ قدرت رکھتے ہو آپنے فرمایا
میں خداوند کی قید میں ہوں اور شریعت کا لحاظ کرتا ہوں ورنہ چاہوں تو ایک اشارے سے
یہ سب طوق و بیڑیاں توڑ ڈالوں پھر آپنے انگلی سے اشارہ کیا تو سب کی بیڑیاں ٹوٹ
ٹوٹ کر گر پڑیں انہوں نے کہا یہ تو فرمائیے اب ہم جائیں کدھر سے قیدخانے کا دروازہ تو بند ہے
آپنے ایک اور اشارہ کیا چاروں طرف کھڑکیاں نظر آنے لگیں فرمایا تم چلے جاؤ لوگوں نے کہا
آپ نہیں چلتے آپنے فرمایا کہ مجکو اپنے آقا کے ساتھ اسرار ہے کہ بغیر سولی پر چڑھے اسکا حل ہونا
ناممکن لوگوں نے جو صبح کو آکر دیکھا تو کسی قیدی کا پتا نہ پایا پوچھا قیدی کہاں ہیں آپنے فرمایا
ہمنے سب کو آزاد کردیا کہا آپ کیوں نہ چلے گئے آپنے فرمایا ہمارے صاحب کا ہمپر عتاب ہے اسلیے ٹھیرے
ہیں یہ خبر خلیفہ کو پہونچی اُسنے حکم دیا کہ جلدی تین سو درے مار کر اسکو قتل کرو ورنہ بڑا فساد برپا ہوجانیکا
خیال ہے تاکہ یہ شور و شر رفع ہو آپ کو قیدخانے سے باہر نکالا اور تین سو درے مارے آپ جسطرح
کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا حرکت نہ کی اُس کوڑے مارنے والے کا قول ہے کہ ہر کوڑا کہ میں آپکو مارتا
ایسی آواز فصیح آتی کہ یا ابن منصور لاتخف یعنی اے ابن منصور مت ڈر حضرت شیخ عبدالجلیل صفار
رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنکر فرمایا ہے کہ میرا اعتقاد کوڑے مارنیوالے پر بنسبت حضرت حسین بن منصور کے
بہت زیادہ ہے اسلیے کہ میں حیران ہوں کہ اُسکو شریعت کے معاملے میں کیا ضبط ہوگا جو باوجودیکہ یہ آواز
سنتا تھا اور اُسکا ہاتھ نہ چھوٹتا تھا اور کوڑے مارنے سے باز نہ رہتا تھا پھر آپ کو لے گئے

Marfat.com

[illegible] آپ سب کی طرف نظر فرماتے اور کہتے [illegible]

[illegible] اور پوچھا عشق کیا ہے آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

Marfat.com

ایک نیک گمان ہی اور وہ لوگ توحید کی قوّت اور شریعت کی سختی سے لرز رہے ہیں اور شرع میں توحید اصل ہے اور حسنِ ظن فرع ہی۔ نقل ہے کہ کہیں آپ کی نظر جوانی میں ایک عورت پر پڑ گئی تھی آپ نے فرمایا ہای وہ کیا حال تھا جو میرے اوپر گذرا کہ بعد مدت مدید کے اُسکا عوض اب لیتے ہیں پھر آپ نے سیڑھی سے نیچے کی طرف دیکھا اور خادم سے کہا جو کوئی اسطرح اوپر دیکھے گا اسی طرح نیچے دیکھے گا پھر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپکے روبرو آئے اور بلند آواز سے کہا کہ اَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِيْنَ اور کہا کہ التصوف ای حلاج آپ نے فرمایا کمترین درجہ تصوف کا یہ ہی کہ تو دیکھ رہا ہی کہا کہ بلند ترین درجہ کونسا ہی آپ نے فرمایا تجھے وہانتک پہنچ نہیں پھر لوگوں نے پتھر پھینکنے شروع کیے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سب کی موافقت کو ایک مٹی کا چھوٹا سا ڈھیلا اُٹھا کر آپ کی طرف پھینکا حضرت حلاج نے ایک آہ بھری لوگوں نے پوچھا کہ حضرت اتنے لوگوں نے پتھر آپکے مارے آپ نے کچھ آواز منہ سے نکالی اب اس ذرا سی مٹی کے ڈھیلے پر آہ بھرنے کا سبب کیا ہی آپ نے فرمایا وہ لوگ نہیں جانتے اس وجہ سے معذور ہیں اور اسکا ناگوار گذرنے کا یہ سبب ہے کہ وہ جانتا ہی کہ نہیں پھینکنا چاہیے پھر دار کی سیڑھی پر آپکے ہاتھ کاٹے آپ ہنسے لوگوں نے کہا یہ ہنسنے کا کیا موقع ہی آپ نے فرمایا یہ ظاہری ہاتھ کاٹنے آسان ہیں ایسے مرد آدمی ہماری صفات کے ہاتھ کو جسنے ہمت کا تاج عرش کے سر سے اتارا ہی قطع کریں پھر آپکے دونوں پاؤں کاٹے آپ مسکرائے اور فرمایا اگرچہ میں نے دنیا کا سفر ان پاؤں سے کیا ہی لیکن انکے علاوہ دوسرے قدم بھی رکھتا ہوں جو اب بھی دونوں جہان کا سفر کرسکتے ہیں اگر تم قدرت رکھتے ہو تو ان [illegible] پھر دونوں ہاتھ کٹے ہوئے اپنے منہ کو ملے [illegible] آپ [illegible] [illegible] ان کہا [illegible] کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا [illegible] ایسا [illegible] [illegible] گیا ہوگا تم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پھر آپ نے فرمایا [illegible] لوگو [illegible] [illegible]

Marfat.com

وضوء ہمارا الا بدم یعنی عشق میں دو رکعت ہیں کہ وضو انکا درست نہیں مگر ساتھ خون کے پھر
آپ کی آنکھیں نکالیں ایک قیامت لوگوں میں برپا ہوگئی بعضے روتے تھے بعضے پتھر پھینکتے تھے
پھر چاہا کہ آپ کی زبان کاٹیں۔ آپنے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ کہ میں ایک بات کہہ لوں آپنے آسمان
کی طرف منہ کر کے کہا الٰہی اتنا رنج کہ یہ لوگ تیرے لیے مجھکو دے رہے ہیں تو انکو بے نصیب مت کیجیو اور اس
دولت سے انکو بے نصیب مت کیجیو الحمد للہ کہ اگر میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹے تو تیری راہ میں کاٹے اور
اگر میرا سر تن سے جدا کرتے ہیں تو تیرے جلال کے مشاہدے میں کرتے ہیں دار کے سر پر پھر آپکے کان و
ناک چہرے سے جدا کی لوگ پتھر مارتے ہی تھے کہ ایک بوڑھی چھاگل ہاتھ میں لیے آئی جونہی کہ اسکی نظر
حضرت منصور پر پڑی چلائی ارے اسکو پتھر مارو اور خوب زور سے مارو اس [illegible] کو کار کا حق تعالیٰ
کی باتوں سے کیا کام۔ آپکا آخری کلام یہ تھا حب الواحد افراد الواحد حسب الواحد افراد الواحد یعنی یکتا
کی دوستی یکتا کر کے دیکھتی ہے یکتا کو یکتا کی سو اور یہ آیت پڑھی یستعجل بہا الذین لا یؤمنون
بہا والذین آمنوا مشفقون منہا ویعلمون انہا الحق یعنی جلدی کرتے ہیں اسکی جو ایمان
نہیں لائے اسپر اور جو لوگ کہ ایمان لائے ڈرتے ہیں اس سے اور جانتے ہیں کہ وہ تحقیق حق ہے
یہ آپکا آخری کلام تھا۔ پھر آپ کی زبان کاٹی مغرب کے وقت [illegible] کا حکم آیا کہ اسکا سر تن سے
جدا کرو سر کٹنے کے وقت آپنے ایک قہقہہ مارا اور جان حق کو تسلیم کی [illegible] شور و غل ہوا
[illegible] آپنے قضا کا گیند [illegible] میدان [illegible]
[illegible]
[illegible] انا الحق [illegible]
[illegible] وقت قتل کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کی راکھ کو اٹھا کر [illegible]
[illegible] ہوا آپنے عالم حیات [illegible]

Marfat.com

تو پانی میں وہ جوش و خروش پیدا ہوگا اور وہ طغیانی ہوگی کہ سارا بغداد غرق ہو جائیگا تو جب یہ حالت دیکھو تو میری گدڑی دجلے کو جا کر دکھا دینا ورنہ ایک آفت برپا ہوگی تھا وہ ہم نے جب دیکھا کہ پانی میں جوش پیدا ہوا فی الفور آپ کی گدڑی لیجا کر دجلے کو دکھائی پانی ٹھہر گیا اور وہ سب راکھ اکٹھا ہو کر کنارے آلگی لوگوں نے اس راکھ کو نکال کر زمین میں دفن کیا کسی کو اہل طریقت میں سے یہ حاصل نہیں ہوا ایک بزرگ نے اہل حقیقت کی طرف خطاب فرما کے کہا کہ جب منصور کے حال پر غور کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا تو نہایت حیران ہوتا ہوں اور نہیں جانتا ہوں کہ روز قیامت کو ان مدعیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا۔ حضرت عباسہ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کل قیامت کو حسین بن منصور کو قیامت کے میدان میں زنجیروں سے باندھ کر لائینگے کیونکہ اگر بغیر باندھے لاوینگے تو تمامی قیامت کے میدان الٹ پلٹ کر دیگا۔ نقل ہے کہ ایک نے مشائخوں سے فرمایا کہ جس رات کو منصور کو دار پر چڑھایا ہے میں اس رات صبح تک دار کے نیچے نماز میں مشغول رہا جب دن نکلا تو ایک ہاتف نے آواز دی۔ اطلعنا علی سر من اسرارنا فافشی سرنا فهذا جزاء من یفشی سر الملوک یعنی ہم نے اسکو اطلاع دی ایک راز پر اپنے رازوں سے اور اس نے اس راز کو ظاہر کیا یہی ہے سزا ایسے شخص کی کہ جو بادشاہوں کا راز ظاہر کرے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اسی رات کو آپ کی قبر پر گیا اور تمام رات نماز پڑھی جب تڑکا ہوا تو میں نے مناجات کی اور کہا الٰہی یہ ایمان میں بندہ تھا اور عارف اور موحد اور عجب ایسی بلا میں اسکو مبتلا کیوں کیا حضرت شبلی … کلمات میری زبان ہی پر تھے کہ مجھ کو اونگھ آگئی پس خواب میں ایسا دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ہم نے منصور کے ساتھ اسلیے کیا کہ ہمارا راز غیر سے کہتا تھا اور وہ راز کہ اسکے لائق … یا دجلہ میں ہم سے کہنا چاہیے تھا اغیار سے کہتا تھا اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ منصور کو ایک دوسری بار آپ کی خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھے صدق کے محل میں اتارا اور بزرگی عنایت فرمائی پھر کہا ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا … دو جماعت پر ایک جماعت پر تو اسلیے رحمت فرمائی کہ انھوں نے مجھے جانا اور مجھ پر مہربانی کی

Marfat.com

اور دوسری جماعت پر اسلیے رحمت کی کہ انھون نے مجکو نہ جانا اور حق کے واسطے مجسے عداوت کی پس دونون جماعت کے لوگ معذور تھے اسلیے قابل رحمت ہوے۔ ایک اور شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا کہ آپ قیامت کے میدان مین کھڑے تھے ایک جام آپ کے ہاتھ مین اور سر تن پر [illegible] پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کہا کہ وہ جام سر بریدون کو دیتا ہے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب منصور کو دار پر چڑھایا تو مین نے دیکھا کہ ابلیس آپ کے سامنے آیا اور کہا اے شیخ آپ نے انا الحق کہا اور مین نے انا خیر منہ کہا آپ پر رحمت کی اور مجپر لعنت [illegible] کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے انا اپنی ہی واسطے اور خودی کہا اور مین نے اپنے سے خودی کو دور کیا [illegible] ہے کہ مجپر رحمت کی اور تجپر لعنت [illegible] [illegible] خوب نہین اور مین نے بے خودی سے [illegible] نہایت خوب ہے۔ اللہ کی رحمت انکی روح پاک پر ہو۔

اکھتروان باب حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ معلم سند عنایت و موحد منفرد ولایت مرموز دقائق و مفسر حقائق [illegible] صفت قطب یعنی واسطی قطب جہان حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زمانے کے مشائخون [illegible] میں تھے اور شیخ الشیوخ اپنے وقت کے اور عالی ترین اصحاب و نہایت بزرگ ہمت [illegible] [illegible] میں کسی شخص نے آپ سے آگے قدم نہ رکھا اور توحید اور تجرید [illegible] [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے پیشوا اور مقدم تھے کہتے ہین کہ آپ [illegible] قیام پذیر ہوے ہر ایک کی زبان [illegible] [illegible] کوئی اس سے عداوت نہین کرتا [illegible] بلند تھی کہ ہر شخص کو قدرت نہ تھی [illegible] کہ آپ نے [illegible] اسلیے امکان سے باہر ہین [illegible] کسی کو میسر نہ تھی اور توحید کا ذکر کسی نے آپ سے بہتر نہین کیا اقل [illegible]

باہر گیا اور جس شہر میں کہ جاتے تھے جلدی سے آپ کو نکالتے تھے جب آپ باوردمین پہنچے تو ٹھہرے وہاں کے لوگ آپ کے معتقد ہو گئے آپ نے اُنکے روبرو وعظ کہنا شروع کیا افسوس اُنھوں نے آپکے کلمات کو نہ سمجھکر عجب عجب باتیں نکالیں آخرکار آپ ہاں سے بھی راہی ہوئے اور مرو کی طرف گئے اہل مرو نے آپکے کلام کی باریکی کو سمجھا اور آپ آخر عمر تک وہان رہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ جب سے کہ ابوبکر واسطی بالغ ہوا ہے دن اُسپر کھانے کی گواہی نہین دیسکتا ہے اور رات اُسپر سونے کی گواہی نہین دیسکتی ہے اور آپنے فرمایا کہ میں ایک روز ایک باغ میں کسی کام کے لیے گیا ایک چھوٹی سی چڑیا میرے سر پر آکر اُڑنے لگی مینے یون ہی اُسکو پکڑ لیا اور ہاتھ میں لیے رہا ہوا تھا میں ایک اور چھوٹی چڑیا آئی اور میرے سر کے اوپر ایک شاخ پر بیٹھکر چیخنے لگی مجھے خیال ہوا کہ یا تو یہ اسکا بچہ ہے یا اسکا جوڑا مجھے ترس آیا مینے جو اُسکو چھوڑا تو مُردہ مجھے نہایت رنج ہوا اور اُسی گھڑی سے بیمار پڑ گیا اور ایک برس تک بیمار رہا ایک رات مینے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مینے کہا یا رسول اللہ پورا ایک برس ہو گیا ہے کہ میں نماز بیٹھکر ادا کرتا ہوں نہایت کمزور ہو گیا ہوں اور بیماری نے اپنا پورا پورا اثر مجھ میں کر لیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اسکا سبب ہے کہ شکت منک عصفور فی الحضرۃ یعنی ایک چڑیا نے تیری شکایت حضور میں کی ہے معذرت بے سود ہوگی اسکے بعد ایک بلی نے گھر میں بچے دیے تھے میں بیماری کی حالت میں تکیے سے لگا بیٹھا تھا اور کچھ فکر میں تھا اسی اثنا میں مینے دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بلی کے بچے کو منھ میں لیے جاتا ہے مینے اپنی لاٹھی اُس سانپ کے ماری اُسکے منھ سے بلی کا بچہ چھوٹ گیا اُسی دم بلی آئی اور اپنے بچے کو منھ سے اُٹھا لے گئی مین تو اُسیوقت تندرست ہو گیا اور بیماری گھٹنے لگی اور مینے نماز کھڑے ہو کر ادا کی اور اُسی رات کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مینے عرض کی یارسول اللہ مین تو آج اچھا ہو گیا آپ نے فرمایا اسکا سبب یہ ہوا کہ شکرت منک ہرۃ فی الحضرۃ یعنی ایک بلی نے حضور میں تیرا شکریہ ادا کیا۔ نقل ہے کہ آپ ایک روز گھر میں اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اُس گھر میں ایک روزن تھا یکایک دھوپ اُس روزن سے آئی اور ایک لاکھ ذرّون کے قریب تھرتھراتے نظر آئے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا تمھیں ان ذرّون کی حرکت سے کچھ تشویش تو نہیں معلوم ہوتی اصحاب نے عرض کیا نہین
آپ نے فرمایا مرد موحد وہی ہے کہ اگر دونون جہان اور دونون عالم اور جو کچھ کہ انکے اندر ہے اسی طرح حرکت مین
آوے تو ذرّے کے برابر اسکے دل مین پریشانی نہ سماوے اگر موحد ہے۔ اور فرمایا اَلذَّاکِرُونَ لِذِکْرِہٖ اَکْثَرُ غَفْلَۃً
مِنَ النَّاسِ لِذِکْرِہٖ یعنی خاص اسکی یاد کے یاد کرنیوالون کو اسکی یاد کے فراموش کرنیوالے سے غفلت زیادہ
ہوتی ہے اسلیے کہ جب ذاکر حق کو یاد رکھتا ہے اگر اُسکے ذکر کو بھول بھی جاوے تو نقصان نہین ہان البتہ یہ
نقصان ہے کہ حق تعالیٰ کے ذکر کو یاد رکھے اور اسکو بھول جاوے کہ یہ ذکر غیر مذکور کا ہوگا پس حق کو ذکر دائمی
کرنا ذکر کے تصور سے حق کو نہ یاد کرنے والے کی غفلت سے زیادہ غفلت ہے کیونکہ حق کو بھولنے والا یہ نہین سمجھتا
کہ مین حق کے حضور مین حاضر ہون پس بے حضور کا یہ سمجھنا کہ مین حضور مین حاضر ہون اس شخص سے جو
سمجھتا ہے کہ مین حضور مین حاضر نہین ہون زیادہ غفلت کی بات ہے یہی وجہ ہے کہ طالبان حق کی ہلاکت
انکے تصور باطل مین ہے جہان کہ تصوّر بڑھا کام گھٹا اور جہان کہ کام بڑھا تصوّر گھٹا۔ اور تصوّر کی حقیقت
عقل کی ہمت سے وابستہ ہوتی ہے اور عقل ہمت سے حاصل ہوتی ہے اور ہمت کو اس ہمت کے ساتھ کچھ دخل نہین
اور بندہ خواہ حاضر ہو خواہ غیر حاضر ذکر کی اصل یہ ہے کہ جب غیر حاضر اپنے سے غائب ہو اور حق سے حاضر تو وہ
ذکر مین نہین بلکہ مشاہدہ مین ہے اور جب اپنے سے حاضر ہو اور حق سے غیر حاضر تو وہ ذاکر نہین اگرچہ ذکر کرے
اسلیے کہ وہ غیر حاضر ہے اور حاضر نہونا سراسر غفلت ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے ایک بیمارخانے مین
ایک دیوانے کو دیکھا کہ وہ ہای ہو کر رہا تھا اور چیخین مار رہا تھا آپ نے فرمایا کہ [illegible]
تو تمھارے پانون مین بیڑی ہین اسپر بھی تم خاموش نہین ہوتے [illegible]
آپ بڑے نادان ہین بیڑیان میرے پانون مین پڑی ہین میرے دل پر تو نہین [illegible]
کہ ایک روز آپ یہودیون کے قبرستان کی طرف جا رہے تھے [illegible]
اور انکو کوئی عذر نہین ہے لوگون نے اس بات کو سُن لیا آپ کو [illegible]
قاضی نے آپ کو بلا کر [illegible] کیا بات ہے کہ آپ نے کہی کہ [illegible]
ہین نقل ہے کہ آپکا ایک مرید تھا ایک بار [illegible]

Marfat.com

راہ مین گر پڑا تمام چہرہ اُسکا چھل گیا ناچار اُسکو پھر لوٹنا پڑا آیا غسل کیا آپ نے فرمایا اس صدمی سے
خوش رہ کیونکہ جب تیرے سے خوش ہین تو تکلیف تجھی پہنچاتے ہین ورنہ اگر تیری ساتھ ایسا معاملہ نکرین
تو جان کہ تجھسے فارغ ہین نقل ہے کہ ایکبار آپ نیشاپور مین آئے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے
اصحاب سے آپنے پوچھا کہ تمھاری پیر نے تمکو کیا تعلیم فرمائی ہی اُنھون نے کہا یہ کہ عبادت ہمیشہ بجالاؤ اور تقصیر پر
نظر رکھو آپ نے فرمایا یہ تو گبر محض ہے کیون پیدا کرنے والے کے دیدار کے مشاہدی اور اُسکی معرفت کی رغبت
نہین دلاتا نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب ارادہ مرو کا آپ کی زیارت کے خیال سے
کیا تو فرمایا کہ استنجے کے لیے ڈھیلے تبرکاً یہین سے لو خادمون نے عرض کیا خواجہ کیا مرو مین ڈھیلے نہ ملینگے
یا اور کوئی بات ہی حضرت ابو سعید نے فرمایا وہ قرارگاہ حضرت شیخ ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور وہ اپنے
وقت کے موحد ہوئے ہین ایسا کہ مرو کی زمین کو زندہ جانتے ہین جائز نہین رکھتا کہ زندہ خاک سے استنجا کرکے اُسکا رنج کو
گوارا نہین کرون حضرت شیخ ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات یہ ہین کہ فرمایا حق کی راہ مین خلق نہین ہے
اور خلق کی راہ مین حق نہین ہے اور فرمایا جسنے کہ شیخ اپنی طرف کیا دین کی طرف اپنی پشت کی اور جسنے کہ رو
دین کی طرف کیا اپنی پشت اپنی طرف کی جہان کہین کہ تو ہی تو ہی جنگ تیری ہی کو ہی اور خلاف راہ ہی
اور جہان کہین کہ نامرادی ہی مجال ہی- اور فرمایا شرع توحید ہی اور حق توحید شرع توحید کا
گذر دریای نبوت تک ہی- اور حق توحید بحر محیط ہی- شریعت کی راہ سمع بصر قال شناخت حال کے
اسباب سے پر ہی اور یہ سب اسباب ثبات کے خواہان ہین پس تیری اثبات سے شرک پایا جاتا ہی اور وحدت
شرک سی منزہ اور پاک ہی جسکو کہ ایمان کہتے ہین وہ شرک ہی وجہ مین روان ہی ایمان بڑی شی ہے بشرطیکہ
خدا کے ساتھ ہو ورنہ شرک ہرگز پسند نہین اسیطرح معرفت علم حال- اور یہ مخلوق آفرینش کے دریا
مین ڈوبی ہوئی ہی اور اُنکی دستگیری کا اسباب انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے جنکی بدولت خلقت اور
بشریت سے نکلکر وحدانیت کے سمندر مین غرق ہوتے اور بالکل ہلاک ہو جاتے ہین کہ پھر پتا
نہین لگتا کہ کہان گئے شرع توحید مثل چراغ کے ہی اور حق توحید مثل آفتاب کے جسطرح کہ جب آفتاب ہر
جہان آراستہ کر ... چہرے سے نقاب کو اُٹھاتا ہی چراغ کا نور مستی ... جہان کیطرف راہی ... ہے

Marfat.com

حالانکہ چراغ موجود ہوتا ہی پر اُسکا ہونا نہونا یکسان ہوتا ہی اور ظاہر ہے کہ چراغ کے نور کو آفتاب کے نور کے ساتھ کیا نسبت ہے اسی طرح شرع توحید محویت پذیر ہی حق توحید محویت پذیر نہین زبان ظاہری محویت پذیر ہی زبان باطنی محویت پذیر نہین۔ اور جب سر دل تک پونہچتا ہی زبان گونگی ہوجاتی ہی اور دل جان سی محو ہوجاتا ہی اُسوقت جو کچھ کہتا ہی اللہ کی جانب سے ہوجاتا ہی اور یہ بات ذات مین نہین صفات مین ہی صفت بدل جاتی ہی لیکن ذات نہین بدلتی جیسے کہ آفتاب پانی پر چمک کر پانی کو گرم کرتا ہی پانی کی صفت بدل جاتی ہی پر پانی کی ذات نہین بدلتی اور فرمایا حق تعالی نے اغیار کے حق مین کہا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ یعنی صورت مین زندہ ہین اور صفت مین مردہ ہین۔ زندگانی وہ ہوگی کہ ذات حیات سے متمتع ہووے۔ اور وہ یعنی اغیار وجود کی حیات کے نقصان پائے ہوئے ہین اور یہ بھی اس فقرہ کا ترجمہ ہوسکتا ہی کہ وہ یعنی اغیار عالم ہستی مین زندہ [illegible] ہین اور عالم بالا [illegible] مردہ ہین اور حق تعالی موسیٰ کی خبر دیتا ہی بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس پس مرد کو لازم ہی کہ حق تعالی کی [illegible] انباز رہے [illegible] حیات ہو فنا پر آرام کی معدوم ہو وجود [illegible] انون کی موجود [illegible] کوئی اپنے سے زندہ ہے زندہ رہیگا [illegible] عدم نہین [illegible] جہان کہ وجود ہی جان نامحرم ہے بیچارے کالبد کا تو [illegible] وجود کی [illegible] کی مجال ہی کہ وجود کے صحرا مین قدم رکھے [illegible] نے کہا ہی اِثْبَاتُ التَّوْحِیْدِ فَسَادٌ فِی التَّوْحِیْدِ یعنی ثابت کرنا توحید کا فساد ہی توحید مین [illegible] ہین اگر [illegible] معرفتی [illegible] گناہ [illegible] ہی کہ اپنے وجود کے [illegible] وجود کا خطبہ پڑھتا ہی اپنے شرک [illegible] وجود کے مقابلہ مین اپنے وجود کا خطبہ پڑھتا ہی اپنے کفر پر مہر کرتا ہی اور [illegible] اپنی ہستی دیکھتا ہی کافر ہے۔ اور جو اپنی ہستی کے مقابلہ مین [illegible] طلب کرتا ہی [illegible] جسنے آپ کو دیکھا اُسکو نہ دیکھا اور جسنے اسکو دیکھا آپکو نہ دیکھا اور جسنے [illegible] ستار کی مرتبہ عزت کو پہنچا حق تعالی نے اسکو [illegible]

Marfat.com

ولایت مین اُسکا نائب ہو اور اُسکو یعنی حق تعالی کو خلق کو دکھا وے اور خود درمیان مین نرہے
پس ایسے نائب کو نہ عبارت ہو اور نہ اشارت نہ زبان ہو نہ دل نہ دیدہ ہو نہ حرف نہ صوت ہو
نہ کلمہ نہ صورت نہ فہم نہ خیال نہ شرک۔ اگر عبادت کرے کفر ہووے اور اگر اشارت کرے شرک ہووے
اور اگر کہے مینے جانا ہے نادانی ہووے اور اگر کہے مینے پہچانا ہے فضولی ہووے اور اگر کہے مینے نہین
پہچانا مخذول و مردود ہووے ایک عدم ہووے وجود مین اور ایک وجود ہووے عدم مین نہ موجود ہووے
حقیقت پر اور نہ معدوم ہو حقیقت پر اور بھی موجود ہووے حقیقت پر اور بھی معدوم عبارت
محرم راہ توحید نہین ہے اور شنود یعنے سُننا محرم راہ توحید نہین ہے اور دانست محرم راہ توحید
نہین ہے۔ خیال۔ توہم ظن یہ سب حدوث کی گرد سی لتھڑے ہین اور توحید اپنی پاکی کے جہان
مین پاک ہے اور منزہ ہے گفت شنود عبارت اشارت دید صورت خیال حس حیات وغیرہ سے
یہ تمامی بشریت کی لوث سے آلودہ ہین اور شناخت توحید بشریت کی لوث سی پاک و منزہ ہے
وحدہٗ لاشریک لہٗ کا یہ تقاضا ہے کہ آلمیت بشریت کے ساتھ وہ کام کرے کہ موسیٰ علیہ السلام کے
عصا نے فرعون کے ساحرون کے ساتھ کیا واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ یعنی حق تعالی غالب ہے اپنے
کام پر حق تعالی کا نور تمامی چیزون کو اپنی پناہ مین لیے کہہ رہا ہے کہ وجود کے صحرا مین مت آؤ
کہ غیرت کی آگ سب جلا دیگی ہم خود تمھارا رزق تمکو پہنچا رہے ہین اسرار مشائخ روضۂ توحید
نہین توحید جہان کہ اُسکی کبریائی اور بزرگی کا ذکر ہے خلق کا وجود و عدم ہر دو ایک ہے اور
جہان کہ جبروتی کا ذکر ہے خلق کا افتقار اور انکسار اور افتخار ایک ہے۔ یہ خلق وہان کہ قدرت ہے
اشکارا ہے اور جہان کہ توحید ہے فانی اپنا انکار نہین کر سکتے کیونکہ انکے انکار مین قدرت کا انکار ہے
اور اثبات بھی نہین کر سکتے کیونکہ توحید مین فساد پڑتا ہے۔ نہ رو سے اثبات ہے نہ رو سے نفی۔ یہی
مثبت یہی منفی۔ قدرت تجکو ظاہر کرتی ہے۔ وحدانیت معزول کرتی ہے۔ اور فرمایا تمامی آسمانون
اور زمینون مین تسبیح اور تہلیل کی زبان ہے۔ ولیکن دل نہین ہے۔ دل وہ معنی ہے کہ سوائے حضرت آدم
علیہ السلام اور انکی اولاد کے کسی کو نہین ہے اور دل وہ ہے کہ راستہ شہوت اور نعمت اور ضرورت اور

Marfat.com

اختیار کا تجھپر بند کرتا ہی اور رہنما تیرا ہوتا ہی دل کی زبان چاہیے کہ تجھے اپنی طرف بلاوے نہ قول کی زبان۔ مرد چاہیے کہ گنگ ہو کر گویا ہو نہ گویا ہو کر گنگ۔ مرد وہ ہے کہ اُس معبود کو جو اسکی پیرہن میں ہے یعنی نفس کو دبا دے اور اُسپر غضب کرے اور اپنے اوپر قہر کرنے میں کوشش کرے نہ شیطان پر لعنت کرنے میں ابلیس کہتا ہی کہ اے بندے میرے چہرے کا آئینہ بنا کر تیرے آگے رکھا ہی اور تیرے چہرے کا آئینہ بنا کر میرے آگے رکھا ہی میں تجھکو دیکھکر اپنے اوپر روتا ہوں اور تو مجھکو دیکھکر اپنے اوپر ہنستا ہی پس طریقت کی راہ اُس سے سیکھ کیونکہ اُسنے غیر حق کے سامنے سر نہ جھکایا اور راہ باطل پر نہ چلا تمام عالم کی ملامت قبول کی۔ اور اپنی راہ میں مرد نکلا۔ تو تو اپنے دل سے فتوی لے کہ اگر دونوں جہان کی تجھپر لعنت کریں تو تیرا دل چھوٹے گا یا نہیں یعنی ذرا اپنے دل میں غور کر کہ تجھکو ہر دو جہان کی ملامت دعوت پر کیا کچھ ملال ہوگا پس سنبھل اور اس راہ میں قدم مضبوط رکھ اور اگر تو خیال کرتا ہی کہ [illegible] ملامت خاطر ہوگی تو بسم اللہ یہ شربت پی اگر تو دونوں جہان [illegible] کی آنکھ کے خلاف دیکھے کا عہد الست کی [illegible] ہو گئے ہی [illegible] اگر ان دونوں جہان کی ادنی سی ادنی شے کو تو نے نظر قبول سے دیکھا تو ایسا سمجھ لے کہ عہد الست خلاف کیا اور بالکل عہد کو توڑ دیا جب تک بال بال سے کہ تیرے تن پر ہے تو نا فرادر ہو کر ان [illegible] اور وہ بھی اپنی ہر بال تیرا سنگر ہو جاوے تیری توڑا اور ورنہ حضرت عزت جلّ کے ساتھ کامل نہ ہوگی ایسی چیز کو مت طلب کر جو چیز تجھ کو تیری طلب کر رہی ہی یعنی بہشت [illegible] تو خود تجھے بھاگتی ہی یعنی دوزخ تو حضرت کبریا ذو الجلال [illegible] ہو جاوے تو تو سارے چیزوں کو [illegible] آگے [illegible] کہ ایک دو سحر [illegible] محمد [illegible] دیکھا اور [illegible] زبان سے [illegible] الست میں محو [illegible] ذکر [illegible] ہیں اور آپ کو اثبات [illegible]

Marfat.com

کہ تمامی پوششون اور پردون کو اسطرح اُسکی آنکھ کے آگے سے اُٹھایا ہو کہ وہ سوا تمامی چیزون کے ہونہ کوئی چیز سوای اُنکے - اور فرمایا گوینده حقیقت مین وہ ہی کہ اُسکی گفتار اُس تک پونہچے اور اُسکو سخن نرہا ہو اور وہ اپنی اُس سخن کہنے سے آزاد ہوا اور سخن کہ رُخ طرف حضرت کے رکھتا ہے وہ ہوتا ہی کہ سُننے والے کو ملال آگین نہین کرتا اور مخالف اور موافق کی مہربانی کرتا ہی اور کہنے والے کو تقویت زیادہ ہوتی ہی اور جو سخن کہ سُننے والے کو مفلس کری اور ہر دو عالم کو اسکے ہاتھ سے باہر نکرے یہ سخن نفس کے فتویٰ یعنی حکم سے کہتا ہی اور نفس معرفت کی زبان ہے وہ سخن خلق کے درمیان ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی غرور مین گرفتار رہے اور خلق اُسکے غرور کے پناہ مین ظُلُماتٌ بَعضُہا فوقَ بعضٍ یعنے ایک کا غرور دوسرے سے زیادہ ہو جاتا ہی جو کوئی اس کہنے والے کی بات سُنتا ہی زندگانی کے چشمون سے جو چشمہ اُسکے سینے مین ہی خشک ہو جاتا ہی ہرگز اُس چشمے سے حکمت نہین اُبلتی جو کہ اپنے گھر سے باہر آوے اور پھر راستہ اپنے گھر کا جانتا ہو کہ اُسکی طرف واپس آسکے ایسے شخص کو طریقت مین سخن کہنا مسلّم نہین ہے درویش دل کے نور سے چلتا ہے لوگ عصا کے ذریعے سے چلتے ہین اسلیے کہ اندھے ہین - اور جو کہ جانتا ہی کہ کیا کہتا ہی اور کہا نسے کہتا ہی اور کسکے سامنے کہتا ہی اُس شخص کو سخن مسلّم ہووے - اور جسطرح کہ عورتونکو حیض ہوتا ہی اسیطرح مُریدون کو راہ ارادت مین حیض ہی اور وہ حیض مُرید کو سخن سے ساقط کر دیتا ہی اور کوئی ہوتا ہی کہ اُسی مین رہجاتا ہی اور ہرگز پاک نہین ہوتا اور کوئی ہوتا ہی کہ اُسکو حیض نہین ہوتا ہمیشہ طاہر رہتا ہی کسی چیز کو وہ منقبت نہین ہے کہ سخن کو اور سخن ایک صفت ہے صفات ذات سے اور تمامی انبیا علیہم السلام متکلّم یعنے کلام کرنیوالے ہوئے ہین ولیکن ہمکو سخن اُس شخص کے ساتھ ہی کہ دعویٰ کرے کہ [illegible] مرد کو چاہیے کہ گوینده اور خاموش ہووے اور خاموش گوینده کیونکہ سخن گویائی [illegible] سوا ہی - پہلے زبان کا چشمہ چاہیے کہ بند رہے تا کہ دل کا چشمہ کشادہ ہووے ہزارون زبانون فصیح کو کہ اللہ اللہ کہنے والی ہین تو زبانی یعنی داروغۂ دوزخ کے ہاتھ مین دیکھے گا دوزخ مین پر ایک دل خداشناس با نور کو تو نہ دیکھے گا دوزخ مین ہر مرید صادق کو پیرون کی خاموشی سے [illegible] کی گنتا ... کے اور فرمایا ایک خلعت بھیجا شرک آمیختہ - جیسے کہ کسی کو شربت

Marfat.com

یوں زہر ملا ہوا۔ ایک کو کرامت ایک کو فراست ایک کو حکمت ایک کو شناخت۔ جو کوئی کہ خلعت کا
مشتاق ہوا اُس چیز سے کہ مقصود ہے باز رہا اور یہ تمامی مقامات عالم شرع میں ہیں ان لوگوں کے لیے
شرع کی روشنی میں چلتے ہیں زہد ورع توکل تسلیم تفویض رضا اخلاص یقین یہ تمامی بھی داخل
شرع ہیں۔ اور منزل راہ رو کی وہ ہے کہ دل کی سواریوں پر سفر کریں۔ اور یہ تمامی روح کی درگاہ پر
نوازش ہیں پردے اُٹھاتے ہیں تاکہ روح کی ضیا و روشنی سے نزدیک اور نزدیک تر ہو ویں اور وہ
لوگ کہ روح کے مرکب پر سفر کرتے ہیں اِن احوال و صفات کو وہاں گذر نہیں وہاں نہ زہد ہے
نہ ورع نہ توکل نہ تسلیم نہ مثل اُنکے مردوں کی رفتار چاہیے کہ روح پر ہو جیسے مرکب ہے تاکہ روح سے
نشان پذیر نہیں ہے جو کہ تجکو راہ سے کوئی خبر دیوے اپنے نفس کی صفات سے خبر دیتا ہے کیونکہ یہ حدیث وہ بات
نشان پذیر نہیں ہے طلب سے پاک ہے اور نظر سے پاک ہے جبکہ تو دیکھے طلب کا کمر بند کمر پر باندھی ہے
ہر چند زیادہ بڑھے گا دور تر پڑیگا کیونکہ بندوں کو سُنا دیا ہے کہ ہمارا کام علت سے پاک ہے اور نظر علت سے
ہمنے تمھاری طلب کو وجود کے دامن پر باندھا ہے کرم کے حکم سے اور ہمنے تمکو دیکھنے کی آنکھ کا
باندھا ہے تو وہ ہوتا ہے کہ تمکو نظر میں لاتا ہے نہ نظر علت دیدہ ہوکے اور فرمایا کہ خلق عبودیت کے
عالم میں غوطہ زن ہوئی کوئی شخص تہ تک نہیں پہنچا اور کوئی شخص اِس عبودیت کے دریا کو
عبور نہ کرسکا جب تو اسکے راز کو جان جائیگا بندگی تجھسے درست ہوگی اور اہل حقیقت کی راہ عدم ہے
جب تک کہ عدم انسان کا قبلہ سویداء نظر نہ ہووے۔ اور اہل شریعت کی راہ اثبات میں ہے جو کوئی کہ اپنی
ہستی کی نفی کرتا ہے زندیقوں میں جا ملتا ہے لیکن حقیقت کی راہ میں نفی و اثبات کی نفی ہونی
چاہیے جو کوئی کہ حقیقت کی راہ میں نفی کو اثبات کرتا ہے کفر میں [illegible]
چاہیے کہ نہ اور حقیقت کی درگاہ پر نفی۔ دید و دانا ہر ستر اُٹھا [illegible]
صفت سے نہیں دیکھتا اور یہ ذکر ستر ذات کے ہے اور ستر صفت [illegible]
ایک مگر نکلے ذات کو نکالنے والا اور صفات کو نکالنے [illegible]
اور صورت کہ عالم میں ہے اُسکو نکالا وے تب کہیں مرد زمان [illegible]

Marfat.com

سعادت عدم مین پوشیدہ ہی اور شقاوت وجود مین عدم کی راہ قہر مین ہی اور وجود کی لطف
مین - اور یہ خلق عاشق وجود اور بھاگنے والی عدم سی ہے - اِسلیے نہ عدم کو جانتی ہین نہ وجود کو -
یہ چیز جسکو کہ خلق وجود جانتی ہی حقیقت کے اعتبار سے وجود نہین ہے - بلکہ عدم ہی - اور جس چیز کو کہ
عدم جانتی ہی وہ عدم نہین ہے عدم اِن جوانمردون کا محو پر اشارہ کرتا ہی - کیونکہ عدم ہونا عین وجود
ہی اور محو ہونا عین اثبات ہے ہر دو طرف اُسکی حدوث سی پاک ہین - بلکہ ایک ایسا وجود ہی کہ اُسکا ایک
طرف حیات کی قِدم رکھتا ہی - لَمْ یَکُنْ وَکَانَ - اور فرمایا مرید اوّل قدم مین مختار ہوتا ہی جب بالغ
ہوتا ہی اختیار اُسکو نہین رہتا - اُسکا علم اپنی جہل و نادانی کو دیکھتا ہی ہستی اُسکی اپنی نیستی کو دیکھتی ہی
اُسکا اختیار اپنی بے اختیاری کو دیکھتا ہی اِس سے زیادہ بیان کرنا نہ چاہیے کیونکہ اِس معنی سے
عبارت اور اشارت محرم نہین - یہ معنی نہ قابل اشارت ہین نہ قابل عبارت نہ قال نہ حال نہ بود نہ نبود -
اگر تو چاہی کہ مجاہدے کو جانے نہ جانے گا - کیونکہ ملک ہند اور روم مین مجاہدہ ہی - اور ملک اسلام مین
مشاہدہ ضرور ہے کہ جس مجاہدی مین کہ مشاہدہ نہووے وہ مجاہدہ نہووے جیسے کہ کوئی شخص کسی چیز کو پیشاب سے
دھووے اور خیال کری کہ پاک ہو گئی مَیل کُچیل چھُٹ جائیگا پر وہ چیز ناپاک کی ناپاک ہی رہے گی -
ایسے ہی ظاہر مرد کا باطن مرد کا ہی جہان کہ قدم اِن جوانمردون کا ہی تمامی مُرید مشترک ہین اور ساتھ
ریا کے اِس راہ کے مُریدون کا ارادہ اور یہ شرک ہی وہ ایمان کی ضد ہی اور وہ کفر ہی اور توحید
کی ضد ہی اور وہ تشبیہ ہے اور شک در یقین کی ضد شک ہے یہ تمام حجابات ہین - یہ سب دروازے
درگاہون مین ہین کہ مُریدون کو اُنپر گذرنا چاہیے اور ان زُنّارون کو کاٹنا چاہیے جس کام مین
کہ تیرا نفس اُسمین موافق ہو ساتھ دل کے دل کو اُٹھا اُس سے - اور وہ کام کہ اُسمین خلاف نفس ہے
اُسکو قبول کرے خزانی مین بھیجتے ہین - اگرچہ عبادت کی صورت نرکھتا ہو - اُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ
سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ - اور فرمایا تمام چیزین کہ جنکا کچھ نام ہی اور وجود مین آئین قدرت کی مُٹھی
مین ذرے سے بھی کمتر ہین اور فرمایا جب حق ظاہر ہوتا ہی عقل معزول ہو جاتی ہی حق جسقدر مرد
سے نزدیک تر ہوتا ہی عقل بھاگتی ہے کیونکہ عقل عاجز ہے اور ظاہر ہی کہ عاجز کی دریافت بھی

عاجز ہی اور ربوبیت کی معرفت مقربان حضرت کے نزدیک عقل کا باطل ہونا ہی کیونکہ عقل عبودیت کے
قائم کرنے کا آلہ ہی نہ حقیقت کے دریافت کرنے کا آلہ۔ اور جسکو کہ بندگی کو قائم کرنے مین مشغول کیا
اور اُس سے حقیقت کی دریافت چاہی عبودیت و بندگی اُس سے فوت ہوئی اور حقیقت کی معرفت تک
نہ پونہچا اور فرمایا فاضلترین عبادت نگاہبانی اوقات ہے اور فرمایا ہم ظاہر آئے ہوئے ازل و ابد
کے ہین اور اسمین شک نہین ہی اور ازل نشان ربّانی ہی وقت ازل الآزال ہین وہ کہ خلق کو اسکے
دیکھنے کے لیے بلایا اور فرمایا سخن راہ معاملت مین نیک ہی لیکن حقائق مین ایک ہوا ہی کہ بیابان
شرک سے نکالتی ہے۔ اور نکوئی ہی کہ عالم بشریت سے ظاہر ہوا اور فرمایا چار چیزین ہین کہ مناسبت نہین رکھتین
اور عارف کے حال سے لاحق نہین ہوتین زہد صبر توکل رضا کیونکہ یہ چار چیزین صفت قالبون کی
ہین صفت روح اس سے منزہ ہی اور فرمایا کہ فرزند ازل و ابد کا ہونا بہتر ہے فرزند اخلاص اور
صفا اور صدق اور حیا ہونے سے اور فرمایا حق کی راہ مین نیست ہونا تجرید اور توحید مین ہستی سے
بہتر ہے کیونکہ وہان لحاظ باقی ہی اور وہ ایک منزل اور مقام یا مشہد گاہ ہی اور فرمایا جسنے کہ واحد
کی یگانگی اور وحدانیت کو پایا وہ مقصود حق ہوا اور جسنے کہ صفت نعت جلال اُسکی کو پایا حق اُسکا
مقصود ہوا اور فرمایا ہر گناہ کہ ہو رعایت اور عنایت اُسکی اصل اور جڑ کو تہ و بالا کرتی ہی اور ذرا بھی
نشان اُسکا باقی نہین چھوڑتی اور فرمایا خداوند عزّوجل اگر تجکو افلاس کی خواری اور درماندگی
اور شکستگی مین دیکھے بہتر اُس سے کہ علم کے غرور اور معاملت کی عزت کے جلوہ مین آ اور فرمایا جس کسی کا
کہ مقصود یگانگی ہے سوای ذات خدا کے ہو وہ شخص زیان کار اور نگونسار ہی۔ اور حق دار
حق تعالے کو ایک کہنے کا وہ ہی کہ جسکی زبان سے بے قصد اور نیت لفظ ایک نکلے اور راہ حق مین
نیست ہو اور اپنی ہستی سے فنا اُسوقت یگانگی کا نقطہ اُسکے حق مین قیام پکڑے بغیر اسکے
اور نیت کے کیونکہ یہان ہستی کا کام کیا ہی۔ اور فرمایا جیسا کہ رہت کہنے والا ... سب اما
حقائق اور اسرار عارفون مین دروغ کہا حق کی حقیقت مین اور فرمایا سب برا خلق وہ ہی کہ تو
تقدیر کے ساتھ لپٹے اور جنگ کرے یعنے جو کچھ کہ تقدیر ازلی ہو تو چاہے کہ اسکے خلاف ہو دمین آئے

Marfat.com

اور جو کچھ کہ قسمت مین لکھا جا چکا ہی تو چاہیے کہ لغائب ور آرزو اور دعا کی زور سے اسکو پلٹا دیوے
اور فرمایا یہ قوم چار قسم پر ہی ایک نے پہچانا اور طلب کیا اور پایا اور دوسری نے طلب کیا اور
نہ پایا اور تیسری نے نہ پایا اور بھی کسی چیز کے ساتھ آرام نہ پایا مگر اُسی کے ساتھ چوتھی نے جانا
اور طلب کیا کیونکہ وہ عزیز تر اس سے ہی کہ طلب و رہنمائی اور آشکارا تر اس سے ہی کہ طلب کرنے کو محل ہو
اور فرمایا جب میرا پیر عہد وفا پر قائم ہو مجھے کچھ خوف و پروا نہو اُن حادثوں سے کہ زمانے مین
ظہور پکڑتا ہین اور فرمایا جسوقت کہ طمع کی تاریکی زائل ہوجاتی ہی نفس حجاب دینا چھوڑتا ہی تمامی خطاؤن
نفسانی سے اور فرمایا معرفت کی دو قسم ہین معرفت خصوص اور معرفت اثبات لیکن معرفت خصوص
مشترک ہی اور وہ شرکت معرفت اسما اور صفات [illegible] اور دلائل و نشانات اور روشن ثبوت اور
حجابات ہی اور معرفت اثبات وہ ہی کہ اسکی طرف راہ نہین ہے نعت قدیم سی ظاہر ہوتی ہی اور جب
ظاہر ہوتی ہی لغزش ور اسکی تیری معرفت نیست اور ناچیز ہوجاتی ہے کیونکہ تیری معرفت محدث ہی
اور جب صفت اور نعت قدیم تجلی کرتی ہی تمام حدثات نیست ہوجاتی ہین کیونکہ جو چیز کہ سبب ہی کسی کا
عوض ہو اور عوض خارج ہی فضل سے اور فرمایا تمامی امتین [illegible] ایک گروہ [illegible] پر قرار ہے
اور تمامی دیکھنے کو ایک ہی برابر کیونکہ تمام دیکھنے والون کی نظر [illegible] زیادہ نہین [illegible]
[illegible] ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ یعنی تم سب کا بنانا اور مرے پر جلانا ایسا ہی ہے جیسا
ایک ہی کا اور فرمایا روح ایسی عالم کو [illegible] ہر شخص آئی ہی اگر باہر آئی [illegible] دل [illegible] آئے
ہی [illegible] اور یہ بات ہر شخص نے سمجھا [illegible] اور فرمایا جو چیز کہ [illegible] ظہور [illegible] اور کا
[illegible] کا مون اور چیز [illegible] ظاہر ہے اور تو چاہتا ہی کہ اسکا [illegible] ہو اور فرمایا
[illegible] اسکا ہی اپنی خودی سے اور فرمایا جب حق دلون پر ظاہر ہوتا ہی خوف [illegible]
[illegible] ہی اور فرمایا عوام الناس [illegible] کی صفات ہی مین جا رکھا ہین اور خواص
[illegible] صفات حق [illegible] کیونکہ [illegible] الناس [illegible]
[illegible] اور اس [illegible] حق سی [illegible]

Marfat.com

اور فرمایا جب ہوبیت سرائر پر تجلی کرتی ہی جملہ رسوم کو محو کرتی ہی اور اُنکو اُجاڑ دیتی ہی اور فرمایا
جب تو نظر کریگا طرف خدای تعالےٰ کے جمع ہوگا اور جب نظر کریگا اپنے نفس پر متفرق ہو دیگا اور فرمایا
خلق کو جمع کر دیا ہی علم مین حالانکہ وہ متفرق ہین حکم مین اپنے اور حصون مین اپنے۔ بلکہ حقیقت مین
تفرقہ ہے۔ اور تفرقہ جمع اور فرمایا ازل اور ابد اور اعمار اور اوقات اور وہ ہو رحمانہ مثل ایک برق
کے ہین نعوت مین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَعَہٗ شَیْءٌ
غَیْرُ اللّٰہِ اور فرمایا انسبتون مین شریف ترین وہ ہی کہ تو نسبت ڈھونڈھی ساتھ حق کے ساتھ عبودیت کے
اور فرمایا افضل طاعات حفظ اوقات ہی اور فرمایا مخلوق اگرچہ عظیم قدر ہووے اور بزرگ مرتبہ جب
حق اسکو ادب کرتا ہی نیست و نابود ہو جاتی ہی اور فرمایا کون ہی جو کہی کہ مینے قدرت سی منازعہ کیا ہے
اور فرمایا جو کہ خدا کو بہشت کے واسطے ڈھونڈھتا ہے وہ اپنے نفس کا مزدور ہے اور جو کہ خدا کو ڈھونڈھتا ہی خدا کے
واسطے وہ خدا سے جاہل ہی یعنی خداوند تعالی تیری عبادت سے بے نیاز و بے پروا ہی اور تو خیال کرتا ہی
کہ اسکے واسطے کام مین ہی حالانکہ تو کام اپنے ہی واسطے کر رہا ہی اور فرمایا وہ شخص سب سے زیادہ خدا سے
دور ہی کہ خدا کو بہت یاد کرتا ہی یعنے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ یعنی جسنے خدا کو پہچانا گونگا ہوا زبان
ذکر حقیقی ذکر نہین بلکہ ذکر حقیقی وہ ہی کہ ظاہری زبان گونگی ہو اور غیبی زبان گویا ہو۔ یاد کرنا اسکا
غیر اسکا ہی اور فرمایا تعظیم حق تعالی کی وہ ہی کہ نہ تو تو دونون جہان کی [illegible] کسی چیز کی طرف سے
اور نہ دونون جہان کے اسباب سے کسی سبب پر نظر کرے اور فرمایا باطل [illegible]
اور فرمایا اگر ایک کافر کی جان [illegible] ساری اہل عالم اسکے [illegible] تحسین کرین [illegible]
حسن لطافت کے باعث سے اور فرمایا بہترین تاریک ہے اور اسکا چراغ [illegible]
وہ ہمیشہ تاریکی مین ہی اور فرمایا خلق سے حالات وکیلان [illegible]
مین [illegible] و حرکت کو [illegible] وقت [illegible] نہین ہی اور فرمایا [illegible]
میری طاعت پر مجھے خوش [illegible] دیدی [illegible]
کرتا ہون نہین نہین بلکہ دوست روز ازل سے دوست ہین اور دشمن روز ازل سے دشمن

Marfat.com

اور فرمایا جو کہ اپنی کو سمجھے گا کہ مین خدا کی مِلک مین ہون اور تمامی اشیا کو خدا کی مِلک دیکھے گا خدا کے فضل سے تمامی اشیا سے بے نیاز ہوگا۔ اور فرمایا دلون کی بقا اور حیات خدا ہی سے ہے بس چاہیے کہ خدا سے خدا مین فنا ہووے اور فرمایا جب تک تو جانے کہ مین خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہون شرک کرتا ہے خدا کے ساتھ بلکہ فنا در فنا مین ہے اور فرمایا نفس کی تقصیرات اور لغزشون کو دیکھنا اور نفس کو ملامت کرنا شرک ہے اور فرمایا ہرگز محبت درست نہوگی جب تک کہ اغراض کا نفس مین اثر رہیگا اور شواہد کا دل مین مرتبہ بلکہ سچی محبت وہ ہے کہ محبوب کے مشاہدے کے استغراق مین تمامی چیزون کو فراموش کرکے محبوب سے محبوب مین محب فنا ہوجاوے اور فرمایا تمامی صفتون مین رحمت ہے مگر محبت مین کہ اسمین کچھ رحمت نہین ہے قتل کرتے ہین پھر مقتول سے دیت یعنی خون بہا چاہتے ہین۔ اور فرمایا عبودیت وہ ہے کہ اعتماد اُٹھ جاوے حرکت اور سکون اپنے سے۔ جہان یہ دونون صفتین مرد سے ساقط ہین عبودیت کے حق کو پہونچا اور فرمایا مقبول توبہ وہ ہے کہ مقبول یعنی پیش کی گئی ہے گناہ سے پہلے اور فرمایا خوف اور رجا دو زبردست حاکم ہین کہ بے ادبی وگستاخی سے باز رکھتے ہین اور فرمایا توبہ نصوح وہ ہے کہ اُسکے صاحب پر یعنی توبہ نصوح کرنے والے پر معصیت کا اثر باقی نہ رہے نہ باطن مین اور نہ ظاہر مین۔ اور جسکو کہ توبہ نصوح نصیب ہوئی پھر اُسکو یعنی صبح اور شام سے چاہیے کیسی ہی ہو خوف نہین اور فرمایا تقویٰ وہ ہے کہ اپنے تقویٰ سے تقویٰ یعنے پرہیز و خوف کرے اور فرمایا جو زاہد کہ اہل دنیا پر تکبر کرتے ہین وہ زہد مین صرف مدعی ہین اسلیے کہ اگر دنیا کی اُنکے دل مین کچھ وقعت نہوتی تو اپنی اُس روگردانی کے سبب سے کہ اُس سے یعنے دُنیا سے کی ہے دوسرون پر تکبر نکرتے اور فرمایا تو کہانتک اپنی شوکت کو بڑھاویگا۔ باعث زہد کے کہ مین اُس چیز سے رُوگردان ہوا اور فلان چیز سے نافر ہوا کہکر اے احمق خداے تعالیٰ کے نزدیک وہ کُل ایک مچھر کے پر سے زیادہ نہین ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ سخن اُسکا معتبر ہووے اور دل اُسکا منوّر فکرت سے اور فرمایا بندے کو معرفت حق درست نہوگی جب تک کہ اُسمین صفت مشغولی بحق کی یا نیازمندی کی باقی رہیگی یعنی اُسکی مشغولی اُسکی نیازمندی کے ساتھ حجاب ہووے اور فرمایا جسنے خدای تعالیٰ کو پہچانا وہ منقطع ہوا بلکہ گونگا ہوا

Marfat.com

اور فرمایا جو کہ محل اُنس تک نہ پونہچ سکا ہرگز اُسکو وحشت ہوگی تمامی اکوان سے اور فرمایا طاعت پر عوض کی امید رکھنا فضل کے فراموش کرنے کے سبب سے ہوتا ہے اور فرمایا قسمتین کی گئی ہین اور صفتین پیدا ہوئی ہین جب قسمت مقدّر ہی پھر سعی اور کوشش سے کیا مِل سکتا ہے اور فرمایا جس کسی کو بندگی کرنا اُس سے چاہتے ہین اور حقیقت حق تعالی کو جاننا دونون مقام سے ضائع رہتا ہے اور فرمایا مینے عارفون کے دلون کے معدن یعنی کہان کو تلاش کیا مین نے ہوای روح ملکوت مین دیکھا کہ اُڑ رہے تھے قُرب مین خدای تعالے کے اور اُسی سے باقی تھے اور اُسی کی طرف اُنکی رجوع و بازگشت تھی اور فرمایا جب تک کہ مرد ایسا نہو جاوے کہ عرش سے لیکر ثری تک ذرہ ذرہ اُسکی توحید کا آئینہ نہ ہو جاوے اور ہر ذرّے مین اُسکو نہ دیکھے توحید اُسکی درست نہووے اور فرمایا جہان تک ہو سکے رضا سے کام لو ایسے نہ رہو کہ رضا تم سے کام لے۔ کہ محجوب ہوجاؤ گے لذّت رویت سے۔ اور مطالعہ حقیقت سے یعنی جب رضا سے لذّت پائی شہود حق سے باز رہا اور فرمایا خبردار طاعت کی لذّت اور اُسکی عبادت کی حلاوت پر فریفتہ نہوجانا کہ وہ زہر قاتل ہے اور فرمایا کرامات پر شاد ہونا نادانی اور غرور کی علامت ہے اتصال سے لذّت پانا غفلت کی ایک نوع ہے اور فرمایا اُس قوم سے مت بنو کہ اُسکے انعام کا مقابلہ کرتی ہے اپنی طاعت اور عبادت سے۔ ہان فرزندان ازل ہو فرزندان عمل نہ بنو عمل کہ دل کی حرکات سے تعلّق رکھتا ہے اُس عمل سے کہ اعضا کی حرکات کے تابع ہے شریف تر ہے اگر فعل کو حق تعالی کے نزدیک کچھ بھی قدر اور قیمت ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس تک خالی نہ رہتے۔ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ تو بالکل عمل سے دست بردار ہو جا عمل ضرور کیے ہی جا اور فرمایا جو کہ قسمت سے لایا جو کچھ کہ اُسکے لیے روز ازل مین لکھا گیا ہے سوال اور دعا سے فارغ ہے۔ اور فرمایا مین اُس ایمان کے اعتبار سے ... کہ حق تعالی نے مجھسے نہ جانا اسلیے کہ اُس جانے ہوئے پر کہ مین جانتا ہون مجکو تمادی نہین ہے اور فرمایا بندہ کہتا ہے اللہ اکبر یعنے خدای تعالی اُس سے بزرگتر ہے کہ اُسکے ساتھ اس فعل کے ذریعے سے مل سکین یا اس فعل کے ترک سے اُس سے علیحدہ ہو سکین اسیے کہ ملنا اور علیحدہ ہونا اُسکے حرکات پر

Marfat.com

موقوف نہین ہی ولیکن قضای سابق ازلی سے وابستہ ہی اور فرمایا جیسے کہ لڑکا رحم مادر سی باہر آوے
یعنی پاک و بے عیب بے گناہ اسی طرح کل قیامت کو مرد کی سعادت کی دولت کا حال ہوگا کہ اللہ والوں
کی محبت اُسکے وقت سے باہر آویگی اور فرمایا مرد تین جماعت مین منقسم ہین اوّل وہ قوم ہی کہ خدا
اُسپر احسان رکھا انوار ہدایت سے پس وہ معصوم و بے گناہ مین کفر اور شرک اور نفاق سی اور دوسری
جماعت وہ قوم ہے کہ احسان رکھا خدائے تعالی نے اُسپر ساتھہ انوار عنایت کے پس وہ بھی معصوم ہے
صغائر اور کبائر سے اور تیسری جماعت وہ قوم ہی کہ خدای عزوجل نے احسان رکھا اُسپر کفایت سے
پس وہ بھی معصوم ہی خواطر فاسد اور حرکات اہل غفلت سے اور فرمایا فقر کو حقیر جاننا جلد غصہ کرنا
جاہ طلبی تقاضای نفس ہے اور یہ خلع عبودیت ہو اور کوشش کرنا ساتھہ آہستگی کے اور فرمایا جسنے
کہ اسکو پہچانا غائب ہوا اور جو کہ اُسکے شوق کے سمندر مین غرق ہوا گل گیا اور جسنے کہ عمل کیا
واسطے خدا ہی کے ثواب سے مشرف ہوا اور جو غضب مین آیا گرفتار عذاب ہوا اور فرمایا بلند ترین عبا
خود وہ ہی کہ ڈرتا ہے کہ خدای تعالے مجکو غصّے سے دیکھہ رہا ہی۔ عذاب مین گرفتار کریگا اور روگردا
کریگا اور فرمایا خوف کی حقیقت موت کے وقت مین ظاہر ہوگی اور فرمایا علامت صادق کی ہو
کہ ظاہر اُسکا بھائی مسلمانون سی ملا رہے اور باطنًا خدای تعالی کے ساتھہ اور فرمایا اخلاق عظیم وہ ہے
کہ کسی کے ساتھہ خصومت نکری اور کسی کو اُسکے ساتھہ خصومت نہو فوت معرفت سے اور فرمایا فرشتے آ
اطاعت ہو کہ ندا کرینگے کہ ای اہل بہشت خلود ولا موت یعنے تم ہمیشہ بہشت مین رہو
تمہین موت نہین اور ای اہل دوزخ خلود ولا موت یعنی تم ہمیشہ دوزخ مین رہو تمکو موت نہین
پھر کہینگے اخسئوا فیہا ولا تکلمون اور فرمایا شرمندہ سے جو پسینہ نکلتا ہی وہ اسکی شرم سی زیادہ
اور فرمایا ... وقت سے ازلی اختیار جس چیز پر ہوا ہی بہتر ہے اور فرمایا وہ نیکی کہ جسپر تمام نیکیان
تمام ہین اور اگر وہ نہو تو ساری نیکیان ناتمام اور بری نظر آوین استقامت ہے اور فرمایا وہ
کہ تیرے نفس کا حصہ ہے وکیلان قضا و قدر نے تجکو بھیجی ہے۔ اور آمادہ کیا اُس چیز کو کہ تیرے نفس
حصہ دیگی اور فرمایا فراست ایک روشنائی ہی کہ دلون مین اسی کے ذریعے سے رسائی ہے

Marfat.com

ایک معرفت ہے کہ متمکن ہے اسرار میں غیب سے طرف غیب کے لیجاتی ہے تاکہ اُسکے ذریعے سے
چیزوں کو وہاں دیکھے کہ حق تعالی اُسکو دکھاتا ہے یہانتک کہ خلق کے دل کی بات
ہے اور فرمایا اوّلاً اِس قوم کے لیے اشارت تھی پھر حرکات ہوئی اب سوا حسرات کے
[illegible] نہ رہا اور فرمایا اب اِس قوم نے اپنی بے ادبی کا نام اخلاص رکھا ہے اور غلبۂ حرص کا
[illegible] اط نام کیا ہے اور پست ہمتی اور کم ظرفی کا جلدی۔ تمامی راہِ راست سے بہک کر راہ [illegible]
[illegible] نے لگے انکو دیکھکر زندگی وبال معلوم ہوتی ہے اور روح نقصان پاتی ہے اگر بات کرتے ہیں تو
[illegible] سے اگر خطاب کرتے ہیں تو تکبر سے۔ اُنکا نفس اُنکو دل سے خبر دیتا ہے اور اُنکی حرص [illegible]
[illegible] ہے کھانے کی اُس چیز سے کہ باطن میں اُنکو ہے [illegible]
[illegible] اُن میں مبتلا ہوئے کہ نہ تو اُن میں ادب ہی ہے اور نہ اسلام نہ اخلاق اہلِ [illegible]
[illegible] ہر وقت اور فرمایا ایک بڑا تھیلا تیار کیا اور کتوں کو اُسمیں بھرا اور [illegible]
[illegible] اُن کتوں کے ساتھ [illegible] بند کر دیا [illegible] کوشش کرتے [illegible]
[illegible] تاکہ اُنکی صحبت [illegible] سکتے ہیں لوگوں نے [illegible]
[illegible] آپ نے فرمایا ایمان [illegible] گذرنا چاہیے [illegible] کامل
[illegible] پوچھا [illegible] اسکا مطلب کیا ہے آپ نے فرمایا [illegible]
علیہ وسلم [illegible] قبل [illegible] خیال نہ کیا [illegible]
[illegible] ایمان [illegible]
خیال کیا جاسکے [illegible] وہ کمال آنحضرت کو نبوت کے بعد [illegible] ہوا
قبل نبوت وہ کمال [illegible]
[illegible] ایمان حقیقی [illegible]
[illegible] نے حضرت محمد رسول اللہ [illegible] فرمایا کوئی
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

کہ کوئی آنحضرتؐ کے مرتبہ سے آگے بڑھا یا بڑھیگا وہ بے دین ہے کیونکہ نہایت درجہ اولیا شروع درجہ انبیا کا ہی لوگون نے پوچھا کون کھانا مرغوب تر ہے آپنے فرمایا خدای عزّ وجلّ کے ذکر کا وہ لقمہ کہ توفیق کے ہاتھ سے معرفت کے دسترخوان سے اُٹھاوے ایسی حالت مین کہ خدای تعالی کے ساتھ نیک گمان ہووے نقل ہے کہ وفات کے وقت مین لوگون نے کہا کہ ہمکو وصیت کیجیے فرمایا خدای تعالے کی ارادت کو اپنے مین نگاہ رکھو دوسرے نے وصیت چاہی آپنے فرمایا اپنے انفاس ور اوقات کی نگاہبانی کو نگاہ رکھو وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ :- :-

بہتروان باب حضرت ابو عمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عامل جدوجہد وہ کامل نذر وعہد وہ فرد وحدانیت وہ مرد فردانیت وہ مطلق عالم قبل شیخ وقت حضرت ابو عمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بڑی مشائخون سے تھے اور صوفیای کرام کے بزرگون سے تھے ورع اور معرفت اور ریاضت اور کرامت مین بڑی شان رکھتے تھے زندہ دلون کے مقبول تھے نیشاپور کے باشندے تھے آپنے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردون سے جسنے کہ آخر مین وفات پائی آپ ہی تھے آپ بڑے باریک بین تھے جیسا کہ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ سماع سُنا کرتے آپنے فرمایا ای ابو القاسم تم یہ سماع کیون سُنا کرتے ہو انھون نے کہا کہ سماع کا سُننا اُس سے کہ ہم بیٹھین اور غیبت کرین اور سُنین بہتر ہے۔ آپنے فرمایا کہ اگر کہین تم سماع مین ایسی حرکت کر بیٹھو کہ نادرست ہووے تو وہ تو سو برس کی غیبت سے بھی بڑھ کر ہوگی۔ نقل ہے کہ آپنے عہد کیا تھا کہ چالیس برس تک خدا تعالی کی رضامندی کے سوا کسی چیز کا خواہان نہونگا آپکی ایک صاحبزادی تھی آپنے اُسکا نکاح حضرت عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کر دیا تھا اتفاق سے صاحبزادی سہال مین مبتلا ہوئی تمام طبیب اُسکے علاج سے عاجز رہے ایک رات مین حضرت عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے مُنھ سے نکل گیا کہ تمھاری بیماری کا علاج تو تمھارے والد ماجد کے

Marfat.com

ہاتھ مین ہی انھون نے پوچھا کیونکر حضرت عبدالرحمن سلمیؒ نے کہا کہ اگر ایک گناہ کرین تو فی الفور یہ بیماری دور ہوجاوے انھون نے کہا کہ یہ خوب عجیب و غریب بات آپ نے کہی کہ اُنکے گناہ کرنے سے مین اچھی ہوجاؤن ذرا مفصل کہیے کہ یہ مین راز کیا ہی حضرت عبدالرحمن سلمیؒ نے فرمایا کہ آپکے والد صاحب نے عہد کیا ہی کہ چالیس برس تک حق تعالی کی رضامندی کے سوا نہ چاہونگا۔ اگر اِس عہد کو توڑکر تمھارے لیے دُعا کرین حق تعالی تمکو شفا عطا کرے یہ سنکر اُسی آدھی رات کے وقت ڈولی مین سوار ہوئین اور باپ کے گھر آئین آپ نے دیکھکر فرمایا بیٹی بیس برس تمکو اپنے خاوند کے گھر گئے ہوگئے تم کبھی نہین آئین آج کیا باعث ہی کہ تم آدھی رات کو یہان آئین اُنھون نے کہا کہ خدا کا شکر ہی کہ مین باپ رکھتی ہون آپ جیسا اور خاوند رکھتی ہون عبدالرحمنؒ جیسا کہ امام وقت ہے اور آپ جانتے ہین کہ زندگی سبکو عزیز ہوتی ہی چنانچہ مجھکو بھی بہت عزیز ہے کہ اُسی سے آپ کو اور عبدالرحمنؒ کو دیکھتی ہون مینے سُنا ہی کہ آپ کے اور خدا کے درمیان ایک راز ہی مین آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہون کہ آپ اُس عہد کو توڑ ڈالین اور میرے لیے دُعا کرین تاکہ حق تعالی مجھکو شفا عنایت کرے آپ نے فرمایا بیٹی عہد کا توڑنا ناروا ہے اور فرض کیا جائے کہ اگر تم دُعا سے اچھی بھی ہوجاؤ تو کیا آج نہ مروگی کل مروگی پس جو مرنے والا ہے اُسکے لیے مرنا ہی بہتر میری پیاری بیٹی جاؤ اور مجھکو گناہ مین مبتلا نہ کرو کیونکہ اگر مین عہد توڑ ڈالونگا تو تو بُری ٹھیرے گی ای بیٹی۔ آپ کی صاحبزادی صاحبہ یہ سنکر رخصت ہوئین اور رخصت کے وقت کہا مین جانتی ہون کہ اب مین نہ بچون گی میری موت قریب آگئی ہی مین آپ سے آخری رخصت ہوتی ہون آپ نے فرمایا جاؤ واللہ حافظ مین بھی تمھارے جنازے کی نماز مین شریک ہونگا حاصل کلام اپنے گھر آئین خدا کا کرنا ایسا ہوا اُسیوقت سے بیماری مبدل بصحت ہونے لگی اور بالکل تندرست ہوگئین اور آپ کی وفات کے چالیس برس بعد تک زندہ رہین بیت آنجا کہ بندۂ کو مادر و کو پدر بجاے تو بود ← ترجمہ ای شافی مطلق و حکیم برحق جسپر کہ تیری ذرا سے فضل کی نظر ہو وہان مان اور باپ بچارے کیا ہین کہ تیری مقابلے مین اُسکے درخواہ نہین۔ آپ کے کلمات بہت بلند ہین اور آپ سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا کسی شخص کا قدم عبودیت مین صافی

Marfat.com

نہین ہوتا جب تک کہ اپنے تمامی کاروبار کو ریا ہی ریا نہ دیکھے اور اپنے تمامی حالات کو دعوی ہی دعوی نہ جانے۔ اور فرمایا جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اگرچہ کیسا ہی عظیم و بزرگ کیون نہو اُسکا نقصان اُسکے صاحب کو زیادہ اُسکے نفع سی ہوتا ہے اور فرمایا جو کہ فرض کو اُسکے وقت پر ادا نہین کرتا حق تعالیٰ اُس فرض کی لذّت اُسپر حرام کرتا ہی اور فرمایا آفتِ بندہ اُسکے نفس کی رضا مین ہی اور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو بزرگ سمجھتا ہی اُسکا گناہ اُسپر آسان ہوجاتا ہی اور فرمایا جبکہ کسی کا دیدار تجھے مہذّب نکری یقین جان کہ وہ مہذّب نہین ہی اور اُسنے تحصیل ادب نہین کی ہی اور فرمایا اکثر خراب باتین ہوتی ہین کہ ظہور کرتی ہین انتہا مین ضرور ابتدا کی فساد سے ہوتی ہین اسلیے کہ جب تک کسی چیز کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی انتہا مضبوط نہین ہوتی پس شروع ہی سے محترز رہا چاہیے اور فرمایا جو کہ خلق کے روبرو اپنی جاہ و مرتبے کے ترک کرنے پر قادر ہی اُسکے واسطے دُنیا کا ترک کرنا اور اہل دُنیا سے رُوگردان ہونا آسان ہی اور فرمایا جو کہ حق تعالے پر قائم رہی گا ہرگز کھڑا نہوگا اور جو کہ کھڑا ہوا اُس ذوالجلال سے ہرگز راست نہوگا اور فرمایا جسکی فکر صحیح ہوگی گویائی اُسکی صدق کے ساتھ اور عمل اُسکا اخلاص کے ساتھ ہوگا اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ پہچانے کہ کتنی ہے اُسکی معرفت کی قدر نزدیک خداے تعالے کے اُس سے کہو کہ دیکھے کتنی ہے قدر ہیبت خدای تعالیٰ کی تیرے نزدیک وقت خدمت و طاعت کے اور فرمایا اُنس پکڑنا ساتھ غیر اللہ کے وحشت ہی اور فرمایا فروترین مرتبہ توکّل حسنِ ظن ہی ساتھ خداے عزّوجل کے اور فرمایا تصوّف صبر کرنا ہی امر و نہی کے احکام مین۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ؀

تہترّواں باب حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ صاحب ہمت وہ نائب اُمت وہ کوہ حلم وہ بحر علم وہ دولت یار ازلی و ابدی شیخ وقت حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے عالم تھے اور علم طریقت مین یکتا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

بزرگ اصحاب سے تھے اور انواع علوم مین متبحر اور اصناف حقائق مین متعین آپکے کلمات بلند ہین آپنے فرمایا کہ تصوف کے ایک سو تین نسخے میری پاس ہین لوگون نے پوچھا حضرت کوئی کتاب حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابون سے بھی آپکے پاس ہے آپنے فرمایا نہین کیونکہ مین اُنکو صوفیائے کرام کے حلقے مین نہین شمار کرتا ہون بلکہ وہ مشائخ کے امین اور مقبول تھے۔ نقل ہے کہ آپنے ساٹھ حج کیے تھے آپکا ایک مُرید تھا اُسکو حمزہ علوی کہتے تھے ایک رات حمزہ نے قصد کیا کہ اپنے گھر جاوے آپنے فرمایا کہ آج کی رات یہین رہو حمزہ نے اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ گھر چلکر مُرغ ذبح کیجیے اور پکائیے تاکہ بال بچے صبح کو کھائین جب آپنے اُسکو یہ حکم دیا کہ یہین رہو تو اُسکے دل مین یہ خیال گذرا کہ اب مجھکو کل صبح کی نماز کیا بلکہ چاشت کے وقت تک یہان ٹھہرنا پڑیگا اور اسمین بہت دیر ہوجائے گی بال بچے بھوکے بیٹھے رہین گے اور میری راہ تکتے رہین گے اِس خیال کے بعد پھر اُسنے عرض کی کہ حضرت اَب تو مجھے جانے دیجیے آپنے فرمایا نہین آج کی رات یہین ہو اُسنے کہا حضرت مجھے ایک ضروری کام درپیش ہے آپنے فرمایا اچھا تمھین اختیار ہے آپکے گھر آیا اور مُرغ کو ذبح کر کے ہانڈی مین چولھے پر چڑھایا جب صبح ہوئی تو ایک لڑکی سے کہا ہانڈی اُتار لا اور کھانا لا لڑکی ہانڈی چولھے سے اُتار رہی تھی کہ پاؤن جو پھسلا ہانڈی ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری اور پھوٹ گئی اور سارا سالن بکھر گیا حمزہ نے یہ دیکھکر کہا خیر مُرغ ہی کو اُٹھا لاؤ ہم اُسکو دھو کر کھائین گے اِتنے مین ایک کتا دروازے سے آیا اور مُرغ کو لے بھاگا حمزہ افسوس کرکے کہنے لگا بجائے وہ اَب مین شیخ کی خدمت مین جاتا ہون اِسلیے کہ مُرغ تو گیا تو گیا شیخ کی خدمت تو نہ جائے جب آپکے روبرو آیا تو آپنے فرمایا بھائی جو کہ ایک گوشت کے ٹکڑے کے لیے مشائخ کے دل کا پاس نہین رکھتا ہمیشہ اُسکے اُس گوشت کو کتون ہی کو کھلایا کرتا ہے متاثر ہوا اور توبہ کی نقل ہے کہ ایک روز آپنے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تصوف کیا ہے آنحضرت نے فرمایا وہ ایک حالت ہے کہ اسمین عین ربوبیت ظاہر ہوتی ہے اور عین عبودیت فانی ہوجاتی ہے

Marfat.com

اور فرمایا تصوف نفس کو طرح دینا عبودیت مین ہی اور باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا خدای تعالے پر کامل طور سے۔ لوگون نے آپ سے پوچھا تلوین فقر کیا ہی آپنے فرمایا تلوین فقرا مین ایک مقام ہی واسطے ترقی کے اسی لیے جو کہ تلوین سے بے بہرہ ہوتا ہی ترقی سے محروم رہتا ہی اور فرمایا جب کسی درویش کو دیکھو کہ بہت کھاتا ہی جان جاؤ کہ تین چیز سے خالی نہین ہے۔ یا تو وہ وقت کہ اُسپر گذر چکا ہی اُسوقت مین ایسی حالت مین مبتلا رہا ہے کہ جا ہیے یا بعد اسکے ایسی حالت مین مبتلا ہوگا کہ راہ سے نیچے اُتر جاویگا یا اپنی حال مین موافقت نہین رکھتا ہی لوگون نے آپ سے توکل کو پوچھا آپنے فرمایا توکل وہ ہی کہ اگر کوئی چیز ہووے اور اگر نہووے دل دونون حالت مین یکسان رہے بلکہ اگر نہووے تو ایک طرح کی خوشی اُسمین ہووے اور اگر ہووے تو ایک طرح کی پژمردگی۔ بلکہ توکل استقامت ہے ساتھ خداے تعالی کے ہر دو حالت مین۔ اور فرمایا دُنیا اور آخرت کی خیر ایک ساعت کے صبر مین ہی اور فرمایا فتوت حقیر سمجھنا نفس کا ہی اور تعظیم کرنا اہل اسلام کا اور فرمایا عقل وہ ہی کہ تجکو دور کرے جگھون ہلاک سے اور فرمایا خدا کے خالص بندے بنو تاکہ غیرون سے نہو۔ اور فرمایا سعی و کوشش دینی بھائیون کے واسطے کرنا چاہیے نہ اپنی نفس کے واسطے اور فرمایا بزرگ ہمت بنو جس سے مردان خدا کے مقام تک پہونچ سکتے ہین نہ مجاہدات سے اور فرمایا بندہ معاملی کی لذت نپائیگا جب تک کہ نفس کی لذت کا فریفتہ ہے یہی جبہ ہی کہ اہل حقیقت نے اُن علاقون کو قطع کیا ہی کہ اُنکو قطع کرنیوالے تھے حق تعالی کے پہلے اُس سے کہ وہ علاقے اُنکی راہ مین حائل ہون اور فرمایا جو کہ اپنی معرفت مین جہد و کوشش نہین کرتا اُسکی خدمت قبول نہین کرتے اور فرمایا جسکی کہ روح صالح ہوتی ہی وہ تمام حالتون مین صدق کے ساتھ نفس سے مطالبہ کرتا ہی۔ اور جسکی کہ روح معرفت ہوتی ہی بچاتا ہی جاے ورود اور جاے صدور کامون کے۔ اور جسکی کہ روح مشاہدہ ہوتی ہی علم لدنی سے مکرم ہوتا ہی۔ نقل ہے کہ آپ کے پاس ایک نگینہ تھا دجلے مین گر پڑا۔ آپ کو ایک دعا یاد تھی آپنے اُس دعا کو پڑھا وہ نگینہ اپنی کتاب مین پایا حضرت ابونصر سراج نے فرمایا ہی کہ آپ کا مرقد مبارک شونیزیہ مین ہے

Marfat.com

جہان کہ حضرت سری سقطی اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کا مزار شریف ہے۔

چوہترواں باب حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ پیشِ رو صفِ رجال وہ بدرقۂ راہِ کمال وہ پیک بادیۂ بلا وہ مردِ مرتبۂ رضا وہ طلیعۂ فقر کے مطلع شیخ یعنی حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ مشائخون سے تھے اور بزرگانِ ہمسرون مین اور مقبول و محمود آپ کی کرامات اور ریاضات بہت ہین جنکو بیان کرنا خالی از طوالت نہین ہے آپ بڑے صاحبِ فراست تھے اصل باشندے مغرب کے تھے حضرت ابن جلا رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے ہوئے تھے درندے اور جنگلی جانور اور پرندے آپ سے بہت ہلے ملے رہتے شیر اور اژدہے تک آپکے پاس آتے جاتے اور مختلف جانور آپکے پاس آیا کرتے۔ نقل ہے کہ آپ جب کوہ لبنان پر تھے ایکبار بادشاہ وہان کا آیا اور اُسنے اپنے معمول کے موافق ایک ایک دینار ہر ایک کے ہاتھ پر دھرنا شروع کیا جب آپ تک پونہچا تو اُسنے ایک دینار آپ کو بھی دیا آپنے وہ دینار اپنے ایک رفیق کی گود مین ڈال دیا پھر شہر کی طرف روانہ ہوئے ایسا اتفاق ہوا کہ آپنے بغیر وضو کے کلام مجید اُٹھا لیا جب بازار کے درمیان پونہچے تو وہان کہین لوگ چورون کو کہ ایک قوم کا مال چرا کر چھپے ہوئے تھے تلاش کر رہے تھے اور بڑی بھیڑ لگ رہی تھی لوگون کے دل مین جو کچھ خیال آیا تو اِن سب صوفیون کو گرفتار کر لیا آپنے کہا بھائی اِن سب کا سرگروہ مین ہون تم انکو چھوڑ دو اور مریدون سے فرمایا چاہیے میرے ساتھ کیسا ہی معاملہ کرین تم دم نہ مارو۔ وہ لوگ شیخ کو لے گئے اور آپ کا ہاتھ کاٹا جب کہ بعد کو انکو شیخ کا حال معلوم ہوا کہ یہ کون تھے تو بہت پشیمان ہوئے اور بڑی معذرت کی جب آپ گھر آئے تو آپکے اہل بیت نے یہ حال دیکھکر بہت واویلا کی آپنے فرمایا خبردار چپ رہو کیونکہ یہ جاے مبارکبادی کی ہے نہ ماتم زنی کی۔ اسلیے کہ اگر میرا ہاتھ نہ کٹتا تو دل کٹا جاتا کیونکہ اس ہاتھ نے خیانت کی تھی کہ بغیر وضو کے

Marfat.com

کلام مجید کو اٹھا لیا تھا اور شکری کی چاندری ہمراہی کی گود مین ڈالی تھی نقل ہے کہ ایک بار
آپ کے ہاتھ مین ایک پھوڑا نکلا طبیبون نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ رضامند ہوئے فرزندان نے
طبیبون سے کہا آپ ذرا توقف کیجیے یہ نماز مین مشغول ہون تو کاٹ لینا انکو کاٹنے کی خبر بھی نہو گی
جب آپ نماز مین مشغول ہوئے آپ کا ہاتھ کاٹ لیا جب کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے ہاتھ کٹا پایا۔
آپ کے کلمات یہ ہین۔ فرمایا دل صاف نہو گا مگر خداوند تعالی کے ساتھ نیت کے صحیح کرنے سے
اور تن صاف نہو گا مگر اولیا کی خدمت سے اور فرمایا دلون کے لیے مقام ہین ایک دل ہے کہ
اسکا مقام ایمان ہے اور اسکی علامت یہ ہے شفقت کرنا تمامی مسلمانون پر اور کوشش کرنا
مسلمانون کے کامون مین اور انکی مددگاری کرنا اور وہ کام کرنا جسمین اہل اسلام کی بہتری ہو اور
ایک دل ہے کہ اسکا مقام نفاق ہے اور اسکی علامت کینہ۔ فریب۔ دغابازی۔ ڈاہ۔ ہے اور
فرمایا دعوی ایک ایسی رعونت ہے کہ پہاڑ بھی اسکو نہین اٹھا سکتا اور کوئی شخص بزرگ مرتبے کو
نہین پونہچا مگر ہان وہ شخص کہ حق سبحانہ تعالی کے ساتھ پوری موافقت کرتا ہے اور آداب
عبودیت بجا لاتا ہے حق تعالی کے فرائض کو کامل طور سے ادا کرتا ہے اور صحبت نکوکارون کے
ساتھ رکھتا ہے اور بدون سے دور رہتا ہے رحمۃ اللہ علیہ

چھتروان باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن الحسین الترغندی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شاہ صادق اور وہ عارف عاشق وہ صاحب قبول اور وہ تمامی اصول وہ ہمہ درعین آرزومندی حضرت
محمد بن الحسین الترغندی رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ عہد اور نشانۂ وقت تھے اور بزرگان مشائخ طوس سے تھے اور
بزرگان [illegible] ورع اور تقوی اور تجرید مین کامل تھے کرامات اور ریاضات پسندیدہ رکھتے تھے
حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے آپنے بہت مشائخون کو دیکھا تھا۔ آپ کے
کلمات یہ ہین فرمایا مرید طلب کے رنج مین ہے لیکن سرور ہے نہ رنج و عذاب اور فرمایا صوفی بخداوند ہو دے

Marfat.com

ورزاہد نفس اور فرمایا حق تعالی نے ہر بندی کو اپنی معرفت کے موافق مقدار اُس کام کے کہ در پیش رکھتا ہی ایک حصہ بخشا ہے اور اُسکی مددگاری کے لیے بلا مین اُسکا سامان رکھا ہی موافق مقدار اُس معرفت کے کہ اُسکو بخشی ہے تاکہ اُسکی وہ معرفت اُسکی مددگاری کرنے والی ہووے اُس بلا مین اور فرمایا آلہ مکشوف ہی اور معانی مستور اور فرمایا جوکہ حق سبحانہ وتعالی کے فرمان کو جوانی مین ضائع کرتا ہی حق سبحانہ وتعالی اُسکو پیری مین خوار رکھتا ہی اور فرمایا جوکہ ایک جوان مرد کی خدمت ایک روز صدق دل سے کرتا ہی اُس ایک روز کی برکت اُسکی ساری عمر کو کفایت کرتی ہے پس حال ایسے شخص کا کیا ہوگا کہ جو تمام عمر خدمت صدق ومروّت سے کرتا رہے اور اپنے سارے اوقات کو جوانمردون ہی کی خدمت اور حضوری مین صرف کرے اور فرمایا کچھ اُنس نہین ہے برادرون کے اجتماع مین فراق کی وحشت کے سبب سے اور کوئی وسیلہ نہین ہے خدای تعالے سے ملنے کا سوای خداے تعالی کے اور فرمایا جسنے کہ دنیا کو ترک کیا واسطے جاہ دُنیا کے وہ بڑا ہی حریص اور محب دُنیا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ

چھہتروان باب حضرت قطب الاولیا ابی اسحٰق ابراہیم ابن شہریار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

آپ اہل طریقت اور حقیقت کے پیشرو اور پیشوا تھے آپکے خصائل اور فضائل اور مناقب اور حال کی شرح اُس سے زیادہ ہی کہ شمار مین آسکے حقیقت اور معرفت کے علم سے آراستہ تھے اور بھی شریعت اور سُنّت کی متابعت کے ساتھہ معاملہ پسندیدہ رکھتے تھے اور بھی ریاضت اور تجرید مین فراست کمال درجے پر تھی۔ اور مشائخ کے مقامات اور احوال اور آداب مین ایک ... اور بڑی اخلاق اور شان کے شخص تھے بہت مشائخ کی صحبت مین رہے آپ کی قبر مبارک کو تریاک اکبر کہتے ہین اسلیے کہ جسنے حق تعالی کی بارگاہ مین آپکے طفیل سے دعا مانگی حق تعالی نے اپنے فضل سے اُسکی حاجت روائی کی اور اُسکی مراد بر آئی نقل ہے کہ جس رات کو آپ تولد ہوے

Marfat.com

اُس گھر مین کہ حسین پیدا ہوئے ایک نور دیکھا کہ ستون کی صورت مین آسمان سے جا ملا اور اُس ستون مین شاخین تھین - اور ہر شاخ سے ایک طرف کو نور پھیلتا تھا آپکے والدین مسلمان تھے لیکن آپکے دادا آتش پرست تھے نقل ہے کہ لڑکپن مین آپکے والد صاحب نے آپکو ایک معلم کے پاس بھیجا کہ آپ کو کلام مجید پڑھائے آپ کے دادا مانع ہوئے اور کہا کہ کوئی ہنر سکھاؤ بہت مناسب ہوگا کیونکہ نہایت غریب و درویش تھے لیکن آپ کی رغبت یہی ہوئی کہ کلام مجید پڑھین آپنے اپنے ماں باپ ور دادا سے کہا کہ مین تو سوای کلام مجید کے کوئی کام نہ سیکھونگا جب انھون نے آپکی رغبت اِدھر پائی ناچار راضی ہوئے آپ کو علم کی تحصیل کا یہ کچھ شوق ہوا کہ سب لڑکون سے پہلے مکتب مین جاتے رفتہ رفتہ خلیفہ ہوگئے اور آخر کار اس درجے کو پونہچے کہ سب پر سبقت لیگئے آپنے فرمایا جو کہ طفلی ورجوانی مین حق تعالی کا مطیع ہوگا پیری مین بھی ویسا ہی اُسکا مطیع رہیگا اور اُسکا باطن معرفت کے نور سے منور ہوگا اور حکمت کے چشمے اُسکے دل سے اُسکی زبان پر جاری ہونگے اور جو کہ طفلی اور جوانی مین عصیان و نافرمانی کریگا اور پیری مین توبہ کریگا اُسکو مطیع کہینگے لیکن حکمت کی کمال شایستگی اُسکو دیر مین حاصل ہوگی اور کمتر اور فرمایا ابتدا مین کہ مین تحصیل علم کرتا تھا مینے چاہا کہ طریقت ایک شخص سے حاصل کرون اور اُس شیخ کے طریق اور خدمت کو لازم پکڑون مینے دو رکعت نماز استخارہ کے لیے پڑھی اور سر سجدہ مین رکھا اور مینے کہا خدایا مجکو آگاہ کر کہ ان تین شیخون یعنی حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو عمرو بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کونسی شیخ کیطرف کرون مین سوگیا مینے ایسا دیکھا کہ ایک شخص آئے اور ایک اونٹ اُنکی ساتھ تھا اور اُس پر کتابون کا بورا لدا تھا مجھ سے کہا یہ کتابین اس شیخ یعنی حضرت ابی عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کی ہین اور یہ سب کتابین اس اونٹ سمیت آپ کو دی ہین جب مین جاگا سمجھ گیا کہ اُنکی خدمت کی طرف اشارہ اور حوالہ ہی بعد اُسکے حضرت شیخ اکار رحمۃ اللہ علیہ آئے اور حضرت شیخ ابی عبد اللہ کی کتابین شیخ کے پاس لائے یقین زیادہ ہوا اور اُنکی طریقت مینے اختیار کی اور اُنکی پیروی مین سرگرم ہوا۔ نقل ہے

Marfat.com

کہ آپکے والد صاحب نے فرمایا کہ تو درویش ہوا اور تو قدرت نہیں رکھتا کہ ہر مسافر کو جو آئے اسکو مہمان کرے
ایسا نہو کہ تو اس کام میں یعنی مہمانداری میں عاجز ہووے آپ سنکر خاموش ہورہے کچھ جواب نہ دیا
اتفاق سے ماہ رمضان میں ایک مسافروں کی جماعت آگئی اور کچھ موجود نہ تھا اور شام قریب تھی
یکایک ایک شخص آیا دس بورے پکی ہوئی روٹیوں کے اور منقے اور انجیر لایا اور کہا کہ یہ درویشوں کیلئے
اور مسافروں میں صرف کیجیے جب آپکے والد نے یہ دیکھا ترک ملامت کیا اور قوی دل ہوئے
اور کہا جہاں تک ہوسکے خدمت خلائق کی کر حق تعالیٰ تمکو ضائع نہ چھوڑے گا۔ نقل ہے
کہ آپنے جب چاہا کہ مسجد تعمیر کریں خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے ہیں اور مسجد کی نیو رکھ رہے ہیں دوسرے روز آپنے اتنی بڑی مسجد کی کہ جسمیں تین صف
آویں بنیاد ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مع اصحاب کے تشریف لائے
اور مسجد کو اس حد سے کشادہ تر کیا بعد اسکے آپنے اس سے کشادہ تر مسجد بنائی نقل ہے کہ جب
آپنے ارادہ حج کا کیا بصرہ میں مشائخ کی ایک جماعت حاضر ہوئی دسترخوان بچھایا گیا پختہ گوشت بھی
حاضر تھا آپنے گوشت نہ کھایا مشائخوں نے خیال کیا کہ شیخ گوشت نہیں کھاتا بوجہ اسکے
کہ جب ان مشائخوں نے ایسا گمان کیا آپنے فرمایا کہ اے نفس اب تنہائی میں بھی گوشت نہ کھانا
چاہیے جب کہ لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ وہ گوشت نہیں کھاتا پھر آپنے عہد کیا اور جب تک
زندہ رہے گوشت نہ کھایا اسیطرح کھجورسے بھی نذر کی تھی نہیں کھاتے تھے اور شہد سے بھی
ایکبار اسیطرح عہد کیا تھا نہیں کھاتے تھے ایکبار آپ بیمار ہوئے طبیب نے کہا شہد کھائیے بہت
کچھ طبیب نے کہا لیکن آپنے نہ کھانا تھی نہ کھائی آپنے کبھی خورشید ندی کی نہر سے کہ حاکم
گازرون کا تھا پانی نہ پیا۔ نقل ہے کہ آپنے مریدوں کو وصیت کی تھی کہ ہرگز کوئی
تنہا نہ کھائیں نقل ہے کہ ایک مرید نے اجازت چاہی کہ میں اذن ... ملاقات کو
جایا چاہتا ہوں آپنے انکو اجازت نہ دی ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چلا گیا انکے رشتہ داروں نے
کھیر تنہا پکایا تھا اُنسے بھی انکے ساتھ چند ستے تنہا ہو کے کھائے جب آپ کی

خدمت مین حاضر ہوا اتفاق سے ایک درویش سے قضیہ کر بیٹھا اور جرم بھی اُسی پر ثابت
ہوا کپڑے کہ پہنے تھا جرمانے مین درویشون کو دینے پڑے برہنہ رہگیا آپ نے جب اسکو دیکھا
فرمایا تباہ ہو کہا کر تباہی مین آیا۔ نقل ہے کہ آپ کی غذا کے واسطے غلہ کوہ قدس سے لاتے تھے
اور اُسکو بطور بیج کے مباح زمینون مین بوتے تھے آپ بقدر ضرورت اُس سے غذا تناول
فرماتے جامہ مین بھی اسیطرح احتیاط فرمایا کرتے ہرسال حلال تخم سے کاشتکاری کرتے اور
آپ کا جامہ اُسی کا ہوتا اور آپ یا تو گھانس کا یا اُون کا لباس پہنتے تھے بڑے صاحب ورع
اور تقوی تھے۔ نقل ہے کہ ابتدا مین آپکے اصحاب نہایت بیچارگی اور فقر و تنگی کی وجہ سے
سبز گھانس کھاتے تھے یہانتک کہ گھانس کی سبزی اُنکے پوست سے جھلکنے لگی تھی اور پرانے
چیتھڑے سمیٹ کر لاتے اور اُنکو پاک کرکے اپنا ستر ڈھانکتے تھے آپ نے سنہ ۴۲۶ھ چارسو چھبیس مین
اتوار کے روز آٹھوین ذیقعدہ کو ستر برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم باقی کو رحلت
فرمائی بعض نے ستتر برس کی عمر شریف بیان کی ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون ۔ نقل ہے
کہ ایکروز آپ وعظ فرما رہے تھے ایک خُراسان کا عالم بھی موجود تھا اور بہت لوگ جمع تھے سب پر ایک
ذوق شوق کا عالم طاری تھا اسی اثنا مین اُس عالم خراسانی کے دل مین گذرا کہ مین ایک بڑا
مفسّر اور عالم ہون اور علم بھی شیخ سے زیادہ رکھتا ہون کیا وجہ ہے کہ یہ احوال و قبول و جمعیت
کہ شیخ کو حاصل ہے مجکو نہین ہے آپ تاڑ گئے آپ نے منبر سے قندیل کی طرف نظر کی اور فرمایا
او درویش دیکھو قندیل کا پانی تیل کے ساتھ مناظرہ کر رہا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ مین تجھسے عزیز تر
نہین ہون اسلئے کہ تمام مخلوقات کی زندگی مجھسے وابستہ ہے اور اسپر تیری یہ گستاخی کہ میرے
سر پر چڑھ کر بیٹھا ہے تیل جواب دیتا ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مینے طرح طرح کے رنج کھینچے ہین ذرا
سا [illegible] بویا گیا ہون کاٹا گیا ہون کوٹا گیا ہون اُسکے بعد کولھو مین میرا سر پیلا گیا ہے
اُسکے بعد دیکھو اپنے آپکو جلا رہا ہون اور دوسرون کو روشنی دے رہا ہون یہی سبب ہین
کہ جنکی وجہ سے مینے تجھپر برتری پائی ہے جب آپ وعظ فرما چکے منبر سے نیچے تشریف لائے

Marfat.com

تو وہ عالم خراسانی آپ کے قریب آئے اور توبہ کی اور بہت معذرت کی نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک وزیر میرے دل مین گذرا کہ مین کیون صدقات لیتا ہون اور اُسکو درویشان فقیر اور مسافرون پر صرف کرتا ہون مجھے اس لینے اور دینے سے کیا کام ایسا نہو کہ کوئی قصور اسمین ہوجاوے اور قیامت کے روز اُسکے عتاب و حساب مین مبتلا ہون مین نے چاہا کہ درویشون کے کہدون کہ جائے ہر شخص اپنے وطن کو جاوے اور وہان جاکر یاد الٰہی مین مشغول ہو مین سو گیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرتؐ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یا ابراہیم لے اور دے اور خوف مت کر نقل ہے کہ دو شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہر ایک اُنمین طامع دنیا تھا آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے آپ نے اُسی وعظ کے درمیان فرمایا کہ جو کہ ابراہیم کی زیارت کرے چاہیے کہ یہ اُسکی زیارت خالصاً خدا کے واسطے ہووے دُنیا کی کسی طرح کی طمع درمیان نہووے اور جو کہ دُنیا کی طمع سے آویگا اُسکو کچھ ثواب نہوگا پھر آپ کلام مجید کا ایک پارہ ہاتھ مین لیے تھے فرمانے لگے کہ اُس خدا کے حق کی قسم کہ جسکا یہ کلام ہے کہ جو کچھ [illegible] اس کتاب مین اوامر اور نواہی کے احکام فرمائے ہین مین بجالایا ہون [illegible] مین موجود [illegible] اُسکے دل مین گذرا کہ شیخ نے نکاح نہین کیا ہے [illegible] کیسے سب اوامر اور نواہی [illegible] قاضی طاہر کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے [illegible] اور فرمایا مین اکثر جنگلون مین عبادت کرتا ہون جسکا مجھ [illegible] الاعلیٰ [illegible] اور ڈھیلے سے اُن مین سے سنتا ہون کہ میرے ساتھ تسبیح [illegible] نقل [illegible] ایک جہودی مسافر آپ کے یہان آیا تھا اور مسجد کے [illegible] آپ ہر روز کھانا اُسکے واسطے بھیجتے تھے ایک مدت کے بعد اُسنے اجازت [illegible] فرمایا ای جہودی کیون جاتے ہو کیا یہ جگہ تمکو پسند نہین آئی جہودی [illegible] ہوا اور کہنے لگا حضرت آپنے کیسے جانا کہ مین جہودی ہون اور جب کہ آپ جانتے تھے کہ جہودی ہون تو آپنے یہ سب تواضع مدارات میری ساتھ کیون کی آپنے فرمایا بھائی دُنیا مین کوئی بھی ایسا شخص ہوگا کہ جسکو

Marfat.com

دو روٹیاں نہ ملتی ہونگی۔ نقل ہے کہ میر ابو الفضل دیلمی آیا آپ کی زیارت کو آیا
آپ نے فرمایا کہ شراب پینے سے توبہ کر اُسنے عرض کی کہ یا شیخ میں ندیم وزیر فخر الملک کا ہوں
ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ توبہ ٹوٹ جائے آپ نے فرمایا توبہ کر اگر اسکے بعد تجکو اُسکے جلسے میں
شراب پینے کو کہیں تو تو مجھے یاد کیجیو اُسنے توبہ کی اور چلا گیا ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ شراب خواروں کے جلسے میں حاضر تھا لوگوں نے بہت کچھ اصرار کیا کہ شراب پیجیے ایکبارگی
اُس ندیم نے کہا شیخ آپ کہاں ہیں اُسیوقت ایک بلی دوڑتی آئی اور شراب کے شیشے سے
ایسی ٹکرائی کہ ٹوٹ گیا اور شراب سب بکھر گئی اور مجلس درہم برہم ہوگئی میر ابو الفضل دیلمی نے
جب یہ کرامت دیکھی تو بہت رویا وزیر نے کہا کیوں روتا ہی اُسنے اپنا حال وزیر سے بیان کیا
وزیر نے اُس سے کہا بہت خوب تو اسیطرح اپنی توبہ پر قائم رہ اور پھر کبھی اُس سے شراب پینے کو
نہ کہا نقل ہے کہ ایک بار دو بڈھا آپکے پاس آئے کہ توبہ کریں آپ نے فرمایا کہ جو میرے آگے
توبہ کریگا اور پھر توبہ کو توڑ ڈالے گا دنیا اور آخرت دونوں جہان میں عذاب اور رنج میں گرفتار ہوگا
پھر اُن دونوں نے توبہ کی اور چلے گئے ایسا اتفاق ہوا کہ توبہ توڑ ڈالی ایک روز آگ جلا رہے تھے
آگ اُنکو لگ گئی اور دونوں جلکر خاکستر ہوگئے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک پرند آپکے ہاتھ پر
آبیٹھا آپ نے فرمایا کہ چونکہ یہ پرند مجھ سے بیخوف ہے میرے ہاتھ پر آبیٹھا اسیطرح ایکروز ایک ہرن
جنگل سے آیا لوگوں کے درمیان سے ہوتا ہوا آپکے پاس آکھڑا ہوا آپنے اپنا دست مبارک
ہرن کے سر پر پھیرا اور فرمایا میرے دیکھنے کو آئے ہو پھر خادم سے فرمایا کہ جاؤ جنگل میں لیجا کر
اسے چھوڑ آؤ۔ نقل ہے کہ آپکے جسم اطہر سے ایسی اچھی خوشبو آتی تھی کہ مشک اور عود کی خوشبو
اُسکے آگے ماند ہوتی تھی اور جہاں کہیں کہ آپ کا گذر ہوتا تھا وہ جگہ بس خوشبو سے بس جاتی تھی۔
نقل ہے کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ مجھے تعجب آتا ہی اُس شخص سے کہ اپنی پاک جامے کو ایسے
رنگ سے رنگین کرتا ہی کہ اُسمیں شبہہ ہی یعنے رنگ نیل جسوقت کہ آپ یہ فرما رہے تھے نیلی چادر
اوڑھے تھے پس فرمایا کہ اس چادر کا رنگ نیل حلال نیل سے ہی کہ میری واسطے کرمان سے

Marfat.com

لائے ہین اور فرمایا جو کہ اپنا حساب نہین کرتا ہی کھانے اور پینے اور پہننے مین اُس کا حال
مثل حال چارپایون کے ہی اور فرمایا حق تعالی کے ذکر کو دل مین ٹھہرا اور دُنیا کو ہاتھ مین اور ایسا
مت بن کہ حق تعالی کے ذکر کو زبان پر بٹھلائے اور دُنیا کو دل مین اور فرمایا مومن کی بینائی
دل کے نور سے ہوتی ہی اسلیے کہ آخرت غیب ہے اور نور دل غیب اور غیب کو غیب دیکھ سکتے ہین
اور فرمایا عارف کا کمترین عذاب وہ ہی کہ ذکر کی حلاوت اُس سے چھین لیوین اور فرمایا دُنیا دار
بندون کو اعضا کے عیب کے سبب سے رد کرتے ہین اور اُسکے ظاہر پر نظر کرتے ہین اور حق تعالے
بندون کو دل کے عیب کے سبب سے رد کرتا ہی اور اُنکے باطن پر نظر فرماتا ہی وَاِذَا اَرَادَ تُمُ التّجنّب
اَحَبَّامُهُمْ اور فرمایا ای قوم کیا اچھا ہو کہ تم ہر چیز سے کہ ہی پلٹ کر خدا کی طرف رجوع کرو کیونکہ
تمکو دُنیا اور آخرت مین اُس سے چارہ نہین ہی اور فرمایا آج کے روزگار دن مین آتش
آتش پرست ہین اور مسلمان اتنے تھوڑے ہین کہ اُنکو گن سکتے ہین لیکن بہت جلد دیکھوگے کہ
مسلمان بہت کثرت سی ہونگے اور آتش پرست گنتی کے نقل ہے کہ چوبیس ہزار آتش پرست
اور جہود آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور فرمایا مرد وہ ہی کہ لیتا ہے اور دیتا ہی اور نیم مرد
وہ ہی کہ دیتا ہے اور نہین لیتا ہی اور نامرد وہ ہے کہ نہ دیتا ہی اور نہ لیتا ہی اور آپ نے فرمایا
کہ مینے خواب مین دیکھا کہ اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی لگی تھی لوگ آتے تھے اور اُس
سیڑھی سے آسمان پر جاتے تھے اور فرمایا حق تعالی نے اِسجگہ کو وہ بزرگی عطا فرمائی ہی کہ جو
قصد زیارت اِس جگہ کا کریگا جو مقصد کہ دینی یا دنیوی رکھتا ہوگا حق تعالی اُسکو نصیب کریگا
اور فرمایا اِن چند روز مین دنیا مین اگر تجکو برہنگی اور گرسنگی اور ذلت اور فاقہ پہونچے صبر کر
کیونکہ جلدی سی گذر جائیگا اور تو آخرت کی نعمتونکو پونہچے گا اور فرمایا مین گروہ خلاف
بخیل۔ کاہل۔ ملول۔ اور فرمایا کوشش کرو کہ اگر سابقون سے نہین بن سکتے تو ... حال
اُنکی دوستی سے تو باز نہ رہو اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اور فرمایا کوشش کرو دنیا مین تاکہ غفلت سے
بیدار ہو کیونکہ آخرت مین پشیمانی بے سود ہوگی اور فرمایا تمامی نیک کامون مین برادران اسلام کو

Marfat.com

مقدم رکھ تاکہ حق تعالیٰ کل قیامت کو تجھے مقدم رکھے اور فرمایا مومن جب تک دنیا کی لذات کو
ترک نہ کریگا حق تعالیٰ کے ذکر کی لذت نپاویگا اور فرمایا حق تعالیٰ نے ہر بندی کو ایک عطا دی
اور مجکو مناجات کی لذت عطا فرمائی۔ اور ہر شخص کو انس ساتھ ایک چیز کے دیا اور مجکو انس اپنے
ساتھ دیا اور فرمایا بار خدایا سب لوگ تجکو پکارتے ہین اور طلب کرتے ہین تو کس کے لیے ہے
اور کس شخص کے ساتھ ہے پھر فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ حق تعالیٰ
اُسکے ساتھ ہی جو خلا اور ملا مین اُسکے ذکر سے غافل نہین رہتا جب اُسکا حکم سُنتا ہے
اُسکی بجا آوری مین دوڑتا ہی اور جب ممانعت دیکھتا ہی اُس سے باز رہتا ہی اور فرمایا اسمین
کوشش کر کہ تورات کے درمیان اُٹھے اور وضو کرے اور چار رکعت نماز ادا کرے اور اگر نفس
نہ مانے دو رکعت پڑھ اور یہ بھی نہو سکین تو جب تو بیدار ہووے پڑھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
نقل ہے کہ ایک روز ایک شیر کو باندھی آپ کی خانقاہ کے آگے سے لیے جاتے تھے آپنے جو دیکھا
فرمایا ای شیر تو نے کیا قصور کیا ہی کہ اِس قید اور جال مین گرفتار ہوا ہی پھر فرمایا ای قوم اپنے
حال پر تکیہ مت کرو کیونکہ شیطان کے جال بہت ہین کہ ہم انکو نہین پہچانتے ہین بہت سے
شیرانِ طریقت شیطان کے جال مین گرفتار ہوئے ہین اصحاب مردود ہوئے اور فرمایا خداوندا اگر
تو قیامت مین میری ساتھ نکوئی کرے تو میرے سب دوستون اور یارون کو مجھسے ملائیو تاکہ
ہم سب باہم خوش ہون اور تیری فضل اور رحمت سے ہم سب باہم بہشت مین داخل ہون۔ اور اگر
حال دوسری طرح پر ہی تو مجھے ایسی راہ سے دوزخ مین بھیجیو کہ کوئی مجھے نہ دیکھے تاکہ میرے
دشمن شادمانی نکرین اور فرمایا جسپر کہ ہوا سے شہوت غالب ہے چاہیے کہ نکاح کرے تاکہ فتنے مین
نہ پڑے اگر میری سامنے دیوار اور عورت یکسان نہوتی تو مین بھی نکاح کرتا اور فرمایا کہ مین
دریا مین ڈوبے ہوئے کے مثل ہون کہ کبھی کبھی خلاص کی امید رکھتا ہون اور کبھی ہلاک کے
خوف سے ڈرتا ہون اور کہا حق تعالیٰ فرماتا ہی اے میری بندے جملہ عالم سے روگردانی کر اور
ہماری درگاہ کی طرف رخ لا کیونکہ تجھے مجھ سے کسی حال مین چارہ نہین ہے کب تک مجھسے بھاگتا پھرے گا

Marfat.com

اور میری طرف سے رُخ پھیرتا رہیگا اور فرمایا وہ شخص بڑا بدنصیب ہے کہ دُنیا سے جاوے اور حق تعالی کے اُنس اور مناجات کی لذّت نہ چکھی ہو اور جسنے کہ اُسکو چکھا ہمیشہ سلم سلم کہتا رہتا ہے اور فرمایا کیونکر نہ ڈرے بندہ کہ ایک جانب اُسکے نفس اور شیطان اور ایک جانب اُسکی سلطان اور وہ درمیان مین عاجز اور بیکس اور فرمایا جسکا کہ کام دُنیا مین آراستگی سے ہوگا اُسکا آخرت کا کام آراستگی سے نہوگا اور جسکے کہ دونون جہان کے کام آراستگی کے ساتھ ہون اُسکا کیا کہنا۔ اور فرمایا جو کہ دُنیا کے بادشاہ پر دلیری کرتا ہے اُسکا مال لُوٹا جاتا ہے اور جو کہ صالحون کے ساتھ دلیری کرتا ہے اور اُنکے ساتھ مخالفت کرتا ہے دین اُسکا جاتا ہے اور ایمان اُسکا خطرہ مین پڑتا ہے اور فرمایا اُن لوگون کی نزدیکی سے کہ خوشامدی ہین پرہیز کرو کیونکہ اُنسے بڑے فتنے اور آفتین پیدا ہوتی ہین اور فرمایا سخی کی تھیلی کا سر کشادہ ہوتا ہے اور اُسکے ہاتھ کشادہ اور بہشت کے دروازے اُسپر کشادہ۔ اور بخیل کی تھیلی کا سر بندھا ہوتا ہے اور اُسکے ہاتھ عطا کرنے سے بند اور بہشت کے دروازے اُسپر بند۔ اور فرمایا خداوندا تیری نعمتین بیشمار ہین منجملہ اُنکے تونے توفیق دی ہے کہ زبان سے تیرا ذکر کرتا ہون اور دل سے تیرا شکر ادا کرتا ہون اور تو خداوند قادر کریم ہے اور ہم بندے ہین عاجز و مسکین شکر و سپاس تیری نعمتون کا یہ بھی فضل تیرا ہی ہے اور فرمایا جو کہ ایک مسلمان بھائی کے مارنے کو دست دراز کرے وہ ہمسے نہین ہے اور فرمایا چار شخصون کے آگے خالی ہاتھ مت جانا۔ ایک عیال۔ دوسرے بیمار۔ تیسرے صوفی۔ چوتھے بادشاہ۔ اور فرمایا جب کہ تو دیکھتا ہے کہ تیرا ہاتھ مخالفت مین مشغول ہے اور زبان کذب و غیبت مین اور دوسرے اعضا ہوائے نفس کی موافقت مین۔ الہام کشف۔ عطا کہانسے تجھکو حاصل ہوگا اور فرمایا حق تعالی عذاب کرتا ہے عام کو اور عتا کرتا ہے خاص کو اور جب تک کہ عتاب ہے ہنوز محبت باقی ہے۔ نقل ہے کہ جب کوئی آپ کی خدمت مین آتا تا کہ سلوک سیکھے آپ اُس سے فرماتے اے فرزند درویشی و صوفی ہونا ایک سخت کام ہے گرسنگی اور تشنگی اور برہنگی مین مبتلا ہونا پڑیگا اور ذلت و خواری کھینچنا پڑے گی

Marfat.com

اور تمکو کہا کہینگے اگر تم ان سب باتون کی برداشت رکھتے ہو تو داخل ہو ورنہ جسطرح کہ اپنے کام
مین مشغول ہو مشغول رہو اور خدا کی عبادت کرتے رہو اور فرمایا ڈرتے رہو اور کسی کے ساتھ
بدی مت کرو کیونکہ اگر کوئی کسی کے ساتھ بدی کرتا ہی حق تعالیٰ اُسپر ایک شخص کو مقرر کرتا ہی
تاکہ اُس سے اُس بدی کا بدلہ لیوے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ
اَسَأْتُمْ فَلَهَا - فرمایا حق تعالیٰ کے خزانہ غیب مین ایک شراب ہے کہ ہر سحر کو اپنے اولیا کو پلاتا ہی
وہ اُس شراب کو پی کر کھانے پینے سے بے پروا ہو جاتے ہین اور فرمایا خدا کا دوست ہرگز دُنیا کا
دوست نہین ہوتا اور دُنیا کا دوست ہرگز خدا کا دوست نہین ہوتا آپ یہ دُعا پڑھتے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذِهِ الْبُقْعَةَ عَامِرَةً بِذِكْرِكَ وَاَوْلِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ اِلَى الْاَبَدِ وَاجْعَلْ قُوْتَنَا
وَقُوْتَهُمْ يَوْمًا بِيَوْمٍ مِّنَ الْحَلَالِ مِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَسِبُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَحَابِّيْنَ فِيْكَ
وَمِنَ الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْكَ وَمِنَ الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْكَ بِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَانْظُرْ اِلٰى حَوَائِجِهٖ كَمَا يَنْظُرُ الْاَرْبَابُ فِيْ حَوَائِجِ الْعَبِيْدِ وَاِلٰى مَا يَعْمَلُهُ
مِنَ الذُّنُوْبِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَعْصِيَتِكَ يَا مَنْ اِذَا دُعِيَ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ اَعْطٰى هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا عَنْ بَابِ الْاَطِبَّاءِ وَعَنْ بَابِ الْاُمَرَاءِ وَعَنْ بَابِ الْاَغْنِيَاءِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا بِثَنَاءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِيْنَ وَلَا عَنْ خِدْمَتِكَ مَحْجُوْرِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِكَ
مَطْرُوْدِيْنَ وَلَا بِنِعْمَتِكَ مُسْتَدْرَجِيْنَ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ وَارْحَمْنَا
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا دَائِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - اور فرمایا الٰہی تیرے خلیل
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تیری درگاہ سے درخواست کی کہ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ
ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۔ تو نے اُنکی دعا قبول کی

Marfat.com

اگرچہ میں ابراہیم خلیل نہیں ہوں پر تو تو رب جلیل ہے میں بھی تجھ سے دعا کرتا ہوں اور
تجھسے درخواست کرتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اَنْ تَجْعَلَ ہٰذَا الْوَادِیَ الْفَقْرَ وَالْمَکَانَ الْوَرَعَ اَہْلًا وَّ
عَامِرًا بِذِکْرِکَ وَاَوْلِیَائِکَ مِنْ عِبَادِکَ وَاَصْفِیَائِکَ۔ اور اگرچہ یہ مکان مکہ نہیں ہے
لیکن وادی فقر سے تو خالی نہیں خیرات سے اسکو بے نصیب فرما اور اہل اس بقعہ کو امن
میں کر دنیا اور آخرت میں اور شیطان سے نگاہ رکھ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ دُعَائِیْ مَرْفُوْعًا وَّ
نِدَائِیْ مَسْمُوْعًا وَّاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَھِمَمَھُمْ وَاقِعَۃً عَلَیْہِ حَتّٰی یَتَّصِلَ
فِیْہِ الْخَیْرَاتُ وَیَدُوْمُ اِقَامَۃُ الطَّاعَاتِ۔ اور فرمایا میں کیونکر حق سے نہ ڈروں حبیب
خلیل کلیم صلوات اللہ علیہم ڈرتے رہے۔ اور روح علیہ السلام ڈرتے ہیں اور فرمایا
اہل دنیا متاع دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور میں ذکر خدا کو اور قرآن پڑھنے کو دوست
رکھتا ہوں اور فرمایا اس حدیث کے معنی میں کہ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ
مَجْرَی الدَّمِ۔ فرمایا چونکہ شیطان پلید ہے اور خون بھی پلید لہذا پلید پلید میں گذرتا ہے
لیکن حق تعالیٰ کا ذکر پاک ہے اور روح بھی پاک لہذا پاک پاک میں گذرتا ہے اور فرمایا ہر شخص
کی کرامت وہ ہے کہ حق تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر نیکیاں جاری کرے اور جس شخص سے کہ ایسے نیک
کام ظاہر ہوں کہ دوسرے اس طرح کے نیک کام کرنے سے قاصر ہوں وہ کرامت مخصوص ہے
لوگوں نے پوچھا کہ حضرت دشمن ہے کہ دوست نجاست اور پلیدی کو دوست [illegible]
کیا وجہ ہے کہ حق تعالیٰ بندہ مومن کو گناہ سے آلودہ کرتا ہے [illegible] بیان فرمایئے
آپ نے فرمایا کہ یہ بھی حق تعالیٰ کی حکمت ہے ایک حکمت یہ ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے [illegible]
تاکہ لطف اور رحمت حق تعالیٰ کی ظاہر ہو اور ملامت کی قدر [illegible]
اور پیاسا ہے تو کھانے اور پانی کی قدر جانے [illegible] اور اشارت
حظ روح ہے عبادت دل سے علاقہ رکھتی ہے اور اشارت روح سے لوگوں نے پوچھا سب
رزق قسمت کیا گیا ہے تو پھر سوال و طلب کی حق تعالیٰ سے کیا حاجت [illegible] آپ نے فرمایا

Marfat.com

تاکہ عزت اور شرف مومن کا ظاہر ہووے جیسا کہ ارشاد ہوا لَوْ اَعْطَیْتُکَ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ لَمْ یَظْہَرْ کَمَالُ شَرَفِکَ فَاَمَرْتُکَ بِالدُّعَاءِ لِتَدْعُوْنِیْ فَاُجِیْبَکَ۔ یعنی مین اگر تجکو بغیر سوال کیے عطا کرتا تو نہ ظاہر ہوتا کمال شرف تیرے کا پس مینے حکم کیا تجکو کہ مجھسے دعا مانگے تا مین تجھے جواب دون اور فرمایا تقوے کا لباس مرقع ہی یہی وجہ ہی کہ صاحب مرقع کے دیکھنے سے ایک طرح کی آرزو اور شوق پیدا ہوتا ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ جارہے تھے بہت مرد اور لڑکے آپ کی زیارت کو جمع ہو گئے لوگون نے پوچھا حضرت یہ بچے بے عقل آپ کو کیسے پہچان گئے کہ زیارت کو جمع ہوئے ہین آپ نے فرمایا بھلا مجھے کیونکر نہ پہچانینگے کہ مین انکے لیے رات کو جبکہ وہ سوتے ہوتے ہین کھڑا ہو کر خیر و صلاح کی دعائین مانگتا ہون اور آپنے فرمایا مجاہدے کی انتہا وہ ہی کہ ہر کوشش و مشقت کو کر رکھتے ہین بخشدین اُس شخص کو کہ ہر محنت اور مشقت سے پاک ہی یعنے حق تعالی اور اُس بخشش کی غایت روح ہے اور فرمایا ایمان خاص ہے اور اسلام عام ہے لوگون نے پوچھا اگر بادشاہون کے مصاحب اور علاقے دار کوئی چیز آپکے پاس لاکر کہین کہ یہ حلال کمائی کی ہے آپ قبول فرمائین یا نہین آپنے فرمایا نہین اسلیے کہ اُنھون نے اپنی مصلحت کو ترک کیا ہی اور جب کہ اپنی صلاحیت کی فکر مین نہین ہین کیونکر ہوسکتا ہی کہ دوسرے کی صلاح کا خیال رکھینگے اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے سوا دوسرے کی خدمت مین عزت کا جویان ہی قبل از مرگ اس دنیا ہی مین اُس عزت طلبی کے عوض مین خوار و ذلیل ہوگا آپ یہ شعر اکثر پڑھا کرتے ؎ مُصَاحَبَۃُ الْغَرِیْبِ مَعَ الْغَرِیْبِ + کَمَنْ بَنَی الْبِنَاءَ عَلَی الثُّلُوْجِ + فَذَابَ الثَّلْجُ وَانْہَدَمَ الْبِنَاءُ + وَقَدْ عَزَمَ الْغَرِیْبُ عَلَے الْخُرُوْجِ یعنے مسافر کی صحبت مسافر کو۔ مثل اسکے ہی کہ جسنے بنایا مکان برف پر جب گھلی برف اور گرا مکان تب ضرور ارادہ کریگا مسافر کوچ کا۔ اور فرمایا چاہیے کہ تو ہمیشہ شرعی علوم کی تحصیل مین مشغول رہے کیونکہ اہل طریقت اور حقیقت کو کسی حال مین علوم سے چارہ نہین ہے اور لیعہ اُسکے کہ علم سیکھ جائے ریا سمعہ سے پرہیز کرے۔ فائدہ جو کام مکر کی راہ سے

Marfat.com

دکھایا جاوے اُسے ریا کہتے ہین اور جو سُنایا جاوے اُسے سُمعہ کہتے ہین مثلاً بلند آواز سے کوئی شخص لوگون کے سُنانے کو قرآن شریف پڑھتا ہی تاکہ لوگ سمجھین کہ یہ قرآن شریف خوب پڑھتا ہی اور مقصود عبادت یا حفظ یاد غرض نہو اور جو کچھ کہ تو جانتا ہی اُسکو پوشیدہ مت کر اور ہمیشہ رضاے حق تعالی کا طالب رہ۔ اور اُس علم پر عمل کرنے کی کوشش مین لگا رہ ورنہ تو ایک قالب ہے بے روح کا۔ اور دیکھ خبردار خبردار ہرگز علم اور عمل کو کسی دنیوی چیز کے حاصل کرنے کا وسیلہ مت ٹھیرائیو۔ اور اُس سے بچیا رہ کہ علم اور عمل تیرا پیشہ ہووے کہ اُسکے ذریعے سے تو کچھ حاصل کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہ آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرتا ہی آبرو اُسکی جاتی رہتی ہی اور اُسکا نام نیکی سے نہین لیتے اور اُسکا نام اہل دوزخ کے درمیان لکھتے ہین اور جو کہ دُنیا کے کام سے آخرت کو طلب کرے اُسکے لیے آخرت مین کچھ بھی حصّہ نہین۔ اور علم کے پڑھنے کے بعد کوئی چیز فاضل تر حلال کے طلب کرنے سے نہین ہے کھانے اور لباس مین کیونکہ عمل حرام خوار کا قبول نہین کرتے اور اُسکی دعا قبول نہین کرتے اور چاہیے کہ تو ہمیشہ مسکینی کے لباس مین رہے اور آراستگی اور زینت کو یکلخت ترک کرے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ تیری عزت طاعت کی طلب اور حق تعالی کی بندگی مین ہی اور چاہیے کہ ہمیشہ قناعت کو اختیار کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت مین بدترین وہ جماعت ہی کہ اُسکا تن نعمت مین اُگا ہوا ہو اور اعضا کی پرورش کی فکر مین گرفتار ہو۔ اور دیکھ جہان تک ہو سکے کوشش کیجیو تو درویشون اور صالحون کے ساتھ صحبت رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی ہمیشہ اس اُمّت کا نگاہبان و محافظ ہی جب تک کہ تین کام نکرینگے ایک تو نیک مردون [illegible] کو نہ جاوین دوسرے بہتر لوگ بدون کو بزرگ نہ جانین تیسرے اہل [illegible] اہل بدعت سُنّت لے آقا ر باب میرون اور ظالمون کے ساتھ میل جول نکرین اور اگر یہ افعال کرینگے حق تعالی خواری اور درویشی اور رسوائی اُنپر مقرر کریگا اور ایسے زبردست کے چنگل مین

Marfat.com

اُنکو سونپے گا کہ ہمیشہ اُنکو رنج پونہچاتا رہے۔ اور خبردار ہرگز نامحرم عورتون اور بے داڑھی مونچھ کے لڑکون پر نظر نہ کیجیو کیونکہ وہ ایک تیر ہے شیطان کے تیرون سے اور ہرگز اہلِ بدعت کے ساتھہ نشست برخاست مت رکھیو اور ہمیشہ امر معروف کرتا رہیو اور دوستون کو نصیحت کرتا رہیو اور کوشش کیجیو کہ صبح اور رات کے وقت قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول ہووے کہ قرآن شریف کے پڑھنے والے اور سُننے والے پر رحمت برستی ہے اور کوشش کیجیو کہ ہر رات کو نماز پڑھے کہ بہت بڑے اثر اور فضیلت سے بھری ہی اور خدا کرے تو ایسا ہو جاے کہ لوگون سے گوشہ نشینی اختیار کرے اور دیکھ جہان تک ہو سکے گوشہ نشینی مین کوشش کرتا کہ شیطان تجکو کبھی رسوائیو کے بیابان مین نہ ڈالے اور اگر یہ تجھسے نہین ہو سکتا تو مردون کی طرح کمر ہی باندھ اور خدا کی خلق کی خدمت مین مشغول ہو۔ نقل ہے کہ جب آپ کی وفات قریب پونہچی آپ کے مرید آپ کی خدمت مین جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ مین عنقریب دُنیا سے کوچ کرونگا مین تمکو اسوقت چار وصیتین کرتا ہون اُنکو قبول کرلو اور بجا لانا اوّل یہ کہ جو شخص کہ میرا جانشین ہو اسکو وقار اور تمکین سے رکھنا اور اسکا فرمان بجا لانا اور ہر صبح کو کلام مجید کی تلاوت پر مداومت کرنا اور اگر کوئی غریب اور مسافر آنکلے تو اُسکو بہت عزت اور بزرگی کے ساتھہ اُتارنا اور ہرگز اُسکو دوسری جگہہ نہ اُترنے دینا اور دیکھو باہم ایکدوسرے کے ساتھہ دل راست کرو۔ نقل ہے کہ آپ کے پاس ایک کتاب تھی کہ آپ نے اُسمین نام توبہ کرنے والون اور مریدون اور دوستونکا لکھہ رکھا تھا آپ نے وصیت کی کہ اس کتاب کو میرے ساتھہ قبر مین رکھدینا چنانچہ آپ کے فرمانے کے موافق آپ کی قبر مین رکھی گئی۔ نقل ہے کہ وفات کے بعد آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالی نے آپکے ساتھہ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اوّل بخشش و کرامت کہ مجھپر فرمائی یہ تھی کہ جن لوگون کے نام کہ مینے اُس کتاب مین لکھہ رکھے تھے اُن سب کو بخشدیا۔ نقل ہے کہ آپ دُعا فرمایا کرتے خداوندا جو شخص کہ میرے پاس کسی حاجت کو آوے اور مجھسے ملاقی ہو اُسکے

Marfat.com

مقصود اور مطلوب کو روا کیجیو اور اُسپر اپنی رحمت نازل فرمائیو۔ حق تعالیٰ آپکی عزیز روح کو پاک کرے

سترھوان باب حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ بحر اندوہ وہ راسخ تر از کوہ وہ آفتاب الٰہی وہ آسمان نامتناہی وہ اعجوبۂ ربّانی قطب وقت حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کے سلطان اور ابدال اور اوتاد کے قطب تھے اور اہل طریقت اور حقیقت کے پیشوا تھے اور بڑے بھاری بھرکم اور کوہ صفت تھے اور معرفت اور توحید اور تحقیق مین نہایت کامل تھے اور ہمیشہ تن کو ریاضت اور مجاہدے سے آراستہ اور دل کو حضور اور مشاہدے سے پیراستہ رکھتے بڑے عالی ہمّت اور بزرگ مرتبت تھے حضرت عزّت مین آشنائی عظیم رکھتے تھے اور حضرت خداوند کے حضور مین ایسے کچھ گستاخ تھے کہ بیان سے باہر ہے۔ نقل ہے کہ شیخ بایزیدؒ ہر سال دہستان کی زیارت کو جاتے تھے کیونکہ وہان شہدا کے مقبرے ہین جب اُنکا گذر خرقان پر ہوتا تو رُکتے اور سانس اوپر کو کھینچتے جیسے کوئی کسی چیز کی خوشبو لینے کے وقت کرتا ہے اُنکے مرید پوچھتے کہ حضرت ہمکو تو کوئی بُو نہین آتی آپ کیا سونگھتے ہین وہ فرماتے کہ اس چورون کے گانون سے ایک مرد کی بُو سونگھائی دیتی ہے اُسکی کنیّت ابو الحسن اور نام علی ہے اور تین درجے مجھسے بڑھکر ہوگا بار عیال داری کھینچے گا درخت لگائے گا کھیتی کریگا۔ نقل ہے کہ آپکا بیس برس تک یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز جماعت کے ساتھ خرقان مین پڑھکر حضرت بایزیدؒ کے روضہ کی بسطام جاتے اور جب وہان پہنچتے تو مرقد کے پاس کھڑے ہوکر کہتے خداوندا جو خلعت کہ تو نے بایزیدؒ کو عطا فرمایا ابو الحسن کو بھی ایک منہ دے پھر واپس آتے اور صبح کی نماز اسی عشا کے وضو سے خرقان مین ادا کرتے اور آپ جب حضرت بایزیدؒ کے

Marfat.com

مرقد کے پاس سے روانہ ہوتے تو ہرگز پشت اُنکی قبر کی طرف نہ کرتے اُسیطرح اُنکے مرقد کی طرف مُنھ کیے اُلٹے قدم خرقان تک واپس آتے بارہ برس کے بعد حضرت بایزید کی قبر سے ایک آواز آئی کہ ای ابوالحسن اب وہ وقت آگیا کہ تو بیٹھے آپنے کہا ای بایزید ہمت بخشیے کیونکہ مین اُمی ہون شریعت کے رموز سے کچھ زیادہ نہین جانتا ہون آواز آئی کہ ای ابوالحسن جو کچھ کہ مجھکو عطا ہوا تیری ہی برکتون سے تھا حضرت ابوالحسنؒ نے کہا کہ آپ تو مجھسے اُنتالیس برس پہلے تھے اُنھون نے فرمایا ہان یون ہی ہی لیکن مین جب خرقان کیطرف گذرتا تھا ایک نور دیکھتا تھا کہ خرقان سے آسمان کی جانب بلند ہوتا تھا مین تیس برس سے خداوند تعالی سے ایک حاجت مانگ رہا تھا پوری نہوتی تھی مجھے الہام ہوا کہ ای بایزید اس نور کی حُرمت کو شفیع لا مین لایا حاجت بر آئی حضرت شیخ ابوالحسنؒ نے فرمایا مین جب خرقان مین آیا تو چوبیس روز مین مینے تمام کلام مجید پڑھ لیا اور ایک اور روایت ہی کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا سورہ فاتحہ شروع کیجیے جب خرقان تک پونہچے تو کلام مجید ختم کیا نقل ہی کہ حضرت ابوالحسن کے پاس ایک باغ تھا ایک بار جو آپنے بیلچے سے کھودا چاندی نکلی دوسری بار سونا تیسری بار مروارید اور جواہر نکلے آپنے فرمایا خداوندا ابوالحسن اسپر فریفتہ نہوگا مجھکو دین اور دُنیا اگر دونون ملجائینگے تو بھی ای خداوند تجھسے رُوگردان نہونگا کبھی ایسا ہوتا کہ آپ بیل کو زمین پر ہل چلانے کے لیے جوتتے وقت نماز آتا آپ نماز کو چلے جاتے بیل اُسی طرح پھرتا رہتا جب آپ نماز سے فارغ ہو کر آتے زمین تیار پاتے نقل ہے کہ ابوالعباس ابو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے شیخؒ سے کہا آؤ مین آپ دونون ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اس [illegible] کے اوپر سے پھاندین اور وہ درخت ایسا عظیم الشان تھا کہ ہزار گوسفند اُسکے سایے مین بیٹھ سکتی تھین آپنے فرمایا آؤ تا کہ ہم دونون حق تعالی کے لطف کے ہاتھ پکڑ کر اس دونون جہان پر سے پھاندین کہ نہ بہشت کی طرف توجہ کرین نہ دوزخ کی طرف۔ ایک روز شیخ المشائخ حضرت ابوالحسنؒ کے پاس آئے ایک طشت پانی سے بھرا

Marfat.com

آپکے آگے دھرا تھا شیخ المشائخؒ نے اپنا ہاتھ اُس پانی مین ڈالکر ایک زندہ مچھلی باہر نکالی اور اُنکے آگے دھر دی آپنے کیا کیا کہ تنور روشن تھا اپنا ہاتھ اُس تنور مین ڈال کر زندہ مچھلی نکالی اور فرمایا پانی سے زندہ مچھلی نکالنا سہل ہے آگ سے نکالنا چاہیے شیخ المشائخؒ نے کہا آؤ اس تنور مین گھسین دیکھین زندہ کون نکلتا ہی آپنے فرمایا یا عبداللہ آؤ تاکہ ہم اپنی نیستی مین غوطہ لگائین دیکھین کہ اسکی ہستی کے ساتھ زندہ ہوکر کون نکلتا ہی یہ سُنکر شیخ المشائخؒ نے دَم نہ مارا۔ نقل ہے کہ شیخ المشائخؒ نے کہا کہ تیس برس ہو گئے کہ مین شیخؒ کے خوف سے نہین سویا ہون اور جس قدم مین کہ مینے قدم رکھا ہی مینے اُسکا قدم اپنے قدم سے آگے دیکھا ہی دس برس سے مین چاہتا ہون کہ بسطام مین اُس سے پہلے حضرت بایزیدؒ کی زیارت کو پونہچون نہین سکتا ہون کیونکہ وہ یعنے حضرت ابوالحسن خرقانیؒ سے بسطام تک کہ تین فرسنگ کا فاصلہ ہی مجھسے پہلے پونہچتا ہی حالانکہ کبھی کوئی مجھ سے پہلے وہان تک نہ پونہچا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ باتون کے درمیان فرماتے تھے جو کہ طالب اس حدیث کا ہی بس اسکا قبلہ یہی ہے بلکہ سب کا اور آپنے چارون انگلیون کو پکڑ کر ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔ یہ بات شیخ المشائخؒ کو پونہچی اُنھون نے عبرت کی راہ سے فرمایا کہ جب دوسرا قبلہ ظاہر ہوگیا تو اب ہم اُس قبلے کا راستہ کہ قدیمی ہی بند کیے دیتے ہین۔ اُس سال حج کا راستہ بند ہوگیا جسنے کہ ارادہ حج کا کیا یا تو چورون نے اُسکو راہ مین لوٹ لیا یا ہلاک ہوا حاصل کلام کوئی خانہ کعبہ تک نہ پونہچا۔ لوگون نے آکر حضرت شیخ المشائخؒ سے کہا کہ یہ مخلوق کی ہلاکت کس پر تصور کرین اُنھون نے فرمایا کہ جہان ہاتھی اپنے پہلو گرا کرتے ہین چند مچھر ہلاک ہی ہوجایا کرتے ہین [illegible] بات مین مرجانے دو۔ نقل ہے کہ ایک بار ایک جماعت سفر کو جاتی تھی حضرت ابوالحسنؒ سے کہا حضرت راہ خوفناک ہی آپ ہمین ایسی دعا سکھا دین کہ جسکی برکت سے ہم بلا د آفت [illegible] امان مین رہین آپنے فرمایا جب کسی بلا کا سامنا ہو ابوالحسن کو یاد کرنا اُس جماعت کو یہ بات پسند نہ [illegible]

روانہ ہوئی اتفاق سے راہ مین چورون نے آکر گھیر لیا اور قریب تھا کہ سب کا مال و اسباب
لیکر راہی ہون اُنہین سے ایک شخص نے اُس حال مین آپ کو یاد کیا یاد کرنا ہی تھا
کہ چورون کی نظرون سے غائب ہو گیا چورون نے غل مچایا کہ ای لو عجیب واقعہ پیش آیا کہ
وہ مرد جسکا ہم مال و اسباب چھیننے کو تھے مع اسباب و سواری غائب ہو گیا کہان جلد پتا
بتا نہین ملتا حاصل کلام وہ مرد تو بچ گیا اور باقی سب لوٹے گئے یہانتک کہ ننگے جسم رہ گئے
جب وہ شخص جماعت کو نظر آیا تو سلامت حال تھا پوچھنے لگے کیا ہوا تو کہان چلا گیا کہ سلامت رہا
اُسنے شیخ کو یاد کرنے اور غائب ہونے کا سارا حال اُنکے روبرو بیان کیا جب وہ جماعت
لوٹ کر شیخ کے پاس پھر آئی تو پوچھا کہ حضرت خدا کے واسطے فرمائیے کہ اسمین راز کیا تھا کیونکہ
ہم تو سب خدای تعالی کو پکارتے تھے نہ بچے اور اِس شخص نے آپ کو یاد کیا اور بچ گیا
آپ نے فرمایا بھائی تم حق تعالی کو پکارتے ہو صرف زبان سے پکارتے ہو نہ دل سے اور
ابو الحسن دل سے پکارتا ہی بلکہ دل سے بھی دل سے پس تم ابو الحسن کو یاد کرو کہ ابو الحسن تمہارے
واسطے خدا کو یاد کرے اور تم اپنے مقصد پر کامیاب ہو کیونکہ اگر مجاز اور عادت کی طور پر ہزار بار بھی
خدای تعالے کو پکارو گے مفید نہوگا۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ کے ایک مرید نے اجازت
چاہی کہ مین کوہ لبنان پر جاکر قطب عالم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہون آپ نے
اُسکو اجازت دی جب کوہ لبنان پر پہونچا دیکھا کہ ایک جماعت رو بقبلہ بیٹھی ہی اور ایک
جنازہ اُسکے آگے دھرا ہی لیکن اُس جنازہ کی نماز نہین پڑھتی ہی مرید نے پوچھا کہ حضرات
آپ اس جنازہ کی نماز کیون نہین پڑھتے اُنھون نے کہا بھائی قطب عالم کا انتظار ہی کیونکہ
یہان پنج وقتہ نماز کے امام قطب عالم ہوتے ہین مرید یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ ای لو مین تو
اُنکے مرقد کی زیارت کو آیا تھا اب بچشم دید اُنکے دیدار ہی سے مشرف ہونگا تھوڑی دیر
کے بعد سب لوگ کھڑے ہوگئے مرید نے جو غور سے دیکھا تو آپ ہی تھے کہ امام
کی جگہ پر کھڑے اللہ اکبر فرما رہے تھے یہ حالت دیکھکر مرید پر ایسی وحشت سوار ہوئی کہ بیخود ہو

Marfat.com

جب یہ آپ مین آیا تو دیکھا کہ وہان تو مُردے کو دفن بھی کر چکے ہین اور آپ تشریف لے گئے ہین مرید کو شک ہوا کہ شاید اور کوئی ہو لوگون سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے انہون نے کہا تم بڑے نادان ہو حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ تھے مرید نے پھر پوچھا کہ کیا اب پھر آوینگے لوگون نے کہا ہان پھر نماز کے وقت تشریف لائینگے تب تو مرید رو کر کہنے لگا کہ مین تو انکا مرید ہون ہائے مجھ سے یہ گستاخانہ کلمہ انکے روبرو نکل گیا ہے آپ لوگ میری سفارش کر دینا کہ مجھے پھر خرقان کو لیجائین کیونکہ مدت سے مین سفر مین ہون جب وقت نماز آیا تو آپ تشریف لائے مرید شیخ کو دیکھتے ہی آگے بڑھا اور سلام کیا اور آپکا دامن ہاتھ سے پکڑ لیا اور لرزنے لگا آپکے خوف سے کچھ بول نہ سکا آپنے فرمایا اچھا اس شرط پر کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے کسی پر ظاہر نہ کرے مینے حق تعالی سے التجا کی ہے کہ اس جہان مین مجھکو خلق سے پوشیدہ رکھے اور مخلوق سے کوئی شخص مجھکو نہ دیکھے مگر بایزید کیونکہ وہ زندہ ہوکر اس عالم مین نقل ہے کہ ایک شخص حدیث کی سماعت کو عراق جاتا جاتا تھا آپ سے مشورت کی آپنے فرمایا عراق جا کر کیا کروگے یہین کسی سے پڑھ لو اسنے کہا حضرت یہان ایسا کوئی محدث نظر نہین آتا عراق مین تو بڑے بڑے نامی گرامی ہین آپ نے فرمایا کہ بھائی ایک تو مین ہی ان پڑھا شخص ہون کہ حق تعالی نے مجھے سب کچھ عطا فرمایا لیکن اسکا احسان نہ جتایا مگر ہان اپنا علم جو عنایت کیا اُسپر بہت کچھ اپنا احسان بیان فرمایا اُسنے کہا حضرت آپنے حدیث کس سے پڑھی آپنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے دل مین کچھ یہ بات نہ کھبی رات کو جو سویا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین جوانمرد بات راست کہا کرتے ہین دوسرے روز وہ مرد آپکی مین حاضر ہوا اور حدیث پڑھنا شروع کیا کبھی کبھی آپ کسی مقام پر فرماتے یہ حدیث پیغمبر صاحب کی نہین ہے وہ پوچھتا حضرت یہ آپنے کیسے جانا آپ فرماتے کہ جب تک تم حدیث پڑھتے ہو میری دونون آنکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہردو ابروی مبارک پر رہتی ہین جبکہ مین

Marfat.com

ابروے مبارک کو پُر شکن دیکھتا ہون سمجھ جاتا ہون کہ آپ اس سے بیزار ہین۔ حضرت عبداللہ انصاریؒ کہتے ہین کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ مجھپر ایک جرم کی تہمت لگائی اور پابزنجیر کرکے بلخ کی طرف لے چلے مین تمام راہ سوچتا چلا جاتا تھا کہ میری پانون سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ انمین زنجیرین پڑی ہین جب مین شہر کے درمیان پونہچا تو دیکھا کہ لوگ پتھر لیے کوٹھون پر کھڑے ہین کہ مجکو سنگسار کرین معاً مجھے الہام ہوا کہ آہا فلان روز تو شیخ کا مصلّے بچھا رہا تھا تیرا پانون مصلّے پر پڑ گیا تھا مینے فی الفور توبہ کی مینے دیکھا کہ لوگون کے ہاتھ مین پتھر اُسی طرح رہ گئے اور میری طرف پھینک نہ سکے اور خدا کے فضل سے رہا بھی ہو گیا کہ حاکم کا حکم آیا کہ بے جرم ہی چھوڑ دو۔ نقل ہے کہ جس وقت شیخ ابوسعیدؒ آپ کے یہان مع چند آدمیون کے پونہچے اُسوقت سوائے چند ٹکیون روٹی کے اور کچھ موجود نہ تھا آپنے بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ ان روٹیون پر چادر ڈال دو اور جسقدر روٹیون کی ضرورت پڑے اسکے نیچے سے نکالکر دیتی جائیو چنانچہ اُنھون نے ایسا ہی کیا اور سبنے خوب سیر ہوکر کھایا۔ بعض نے یون نقل کیا ہی کہ بہت آدمی دسترخوان پر تھے خادم برابر روٹیان لالاکر سب کے آگے دھرتا جاتا تھا لیکن آپ کی چادر کے ڈالنے سے یہ کچھ برکت آگئی تھی کہ روٹیان باقی ہی نظر آتی تھین حالانکہ وہان صرف گنتی کی روٹیان تھین ایکبارگی خادم نے چادر جو اُٹھائی تو ایک ٹکیا بھی نام کو نہ تھی آپنے یہ دیکھکر فرمایا تو نے بڑی غلطی کی اگر تو چادر نہ اُٹھاتا تو اُسی طرح قیامت تک اُسکے نیچے سے روٹیان لیے جاتے اور کم نہوتین جب کھانے سے فارغ ہوئے شیخ ابوسعید نے کہا اجازت ہو کہ کچھ سرود گادین۔ نقل ہے کہ آپ کبھی سرود نہ سُنتے تھے مگر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت چاہنے پر آپنے فرمایا کہ ہمکو سماع کی پروا نہین ہے اب تم کہتے ہو۔ خیر سہی۔ قوالون نے چٹکی بجاکر ابیات پڑھنا شروع کین حضرت ابوسعیدؒ نے کہا حضرت اب وقت برخاست ہے آپ کھڑے ہوئے تین بار آستین جھٹکی اور سات بار زمین پر قدم مارے خانقاہ کی دیوارین ہلنے لگین شیخ ابوسعیدؒ نے یہ حال دیکھکر کہا حضرت بس کیجیے

Marfat.com

کہ مکان ڈھے جائینگے پھر کہا کہ مین خدا کی عزت و بزرگی کی قسم کھاتا ہون کہ آسمان اور زمین
آپ کے ساتھ رقص مین آوین آپ نے فرمایا کہ سماع ایسے شخص کے واسطے مباح ہے کہ اوپر سے
لیکر عرش تک اور نیچے سے لیکر تحت الثری تک کشادہ دیکھے پھر اصحاب سے فرمایا اگر تم سے کہیں
کہ یہ رقص کیون کرتے ہو تو کہنا اس قوم کی موافقت کے سبب سے کہ اٹھ گئی اور ایسی اور ایسی تھی
نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو سعیدؒ اور حضرت شیخ ابو الحسنؒ ہر دو صاحبون کے دل مین آیا کہ اپنے
قبض اور بسط کو باہم بدلین ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے حالت احوال بدل ہوگئی حضرت ابو سعید
رحمۃ اللہ علیہ رات سے صبح تک سر زانو پر دھرے روتے رہے اور حضرت شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ رات بھر نعرے مارتے
اور رقص کرتے رہے حضرت ابو سعیدؒ صبح کو آئے اور حضرت ابو الحسنؒ سے کہا آپ اپنے اور میرا خرقہ
محاکمہ واپس دیجیے کیونکہ مجھے طاقت غم و اندوہ کی نہین آپ نے فرمایا بسم اللہ اور پھر بغلگیر ہوئے
اور ادلا بدلا ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے ابو سعیدؒ تم کل قیامت کو پہلے میدان قیامت مین نہ آنا
کیونکہ بالکل میرے چھوپا ہو پہلے مجھے آنے دینا کہ مین جا کر قیامت کے شور و غوغا کو ٹھنڈا کر دون پھر
تم آنا اگر کسی شخص کو یہ وہم گذرے کہ حضرت ابو الحسنؒ قیامت کے شور و غوغا کو کیا کم کرینگے
تو یہ عطار کہتا ہے کہ جبکہ خداوند تعالی نے ایک کافر کو یہ قوت عطا فرمائی کہ اسنے ایسے پہاڑ کو
کہ چار فرسنگ مین تھا زمین سے اکھاڑ کر چاہا کہ موسی علیہ السلام کے لشکر کے سر پر مارے
ایک مومن کو کیا عجب ہے کہ قیامت کے شور و غوغا کو ٹھنڈا کرے پھر حضرت شیخ ابو سعیدؒ آپ کے
پاس سے رخصت ہوئے۔ ایک پتھر آپ کی درگاہ پر پڑا تھا حضرت ابو سعیدؒ نے آپ کی تعظیم و
احترام کے لحاظ سے اپنی داڑھی اسپر ملی غرض انکی اس امر سے یہ تھی کہ مین تو آپ کے رد
اس درجے کا شخص ہون کہ آپ کی خانقاہ شریف کو اپنی پلکون اور داڑ
اور اس بات کو اپنے لیے باعث فخر کا سمجھون حضرت ابو الحسن [illegible]
فرمایا کہ اس پتھر کو وہان سے اٹھا محراب مین لگا دین چنانچہ لگایا گیا جب رات گذری
تو صبح کو کیا دیکھا کہ وہ پتھر وہین اپنی جگہ پڑا تھا پھر آپ کے حکم سے محراب مین لگا دیا گیا پھر صبح کو

Marfat.com

جو دیکھا تو وہیں اپنی جگہ پر پڑا تھا اسی طرح تین بار کیا لیکن پھر پھر اپنی جگہ تھا حضرت ابوالحسنؒ نے فرمایا اب مت لاؤ وہیں رہنے دو شیخ ابوسعیدؒ کا لطف بہت ہے پھر فرمایا کہ راہ اس طرف سے بند کردو اور دوسری طرف دروازہ کھول دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ کے رخصت کے وقت فرمایا کہ میں نے تمکو اپنے زمانے کا ولی گردانا تیس برس سے میری حق تعالیٰ سے یہ آرزو تھی کہ ایسے شخص کو مجھے ملاوے کہ جس سے میں اپنے دل کا راز کہوں پر کوئی ایسا محرم و رازدار نہیں ملتا تھا کہ اُس سے کہتا شکر ہے خدای تعالیٰ کا کہ اُس نے تمکو بھیجا اور میں نے تم سے کہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوسعیدؒ نے آپ کے روبرو بالکل بات نہیں کی مریدوں نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ نے شیخؒ کے سامنے زبان تک نہ ہلائی حضرت شیخ ابوسعیدؒ نے فرمایا کہ مجھکو صرف سُننے کو بھیجا تھا اور فرمایا کہ ایک سمندر سے ایک بیان کرنے والا کافی ہے اور فرمایا میں ایک پختہ اینٹ تھا اب خرقان سے گوہر ہو کر لوٹا ہوں۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابوسعید منبر پر وعظ فرما رہے تھے بہت مجمع تھا حضرت شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بھی اُنمیں موجود تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ نے اُس وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ جن لوگوں نے کہ اپنی خودی سے نجات پائی ہے بالکل پاک ہوگئے ہیں گویا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوئے ہیں بلکہ عالم ارواح سے آج ہی اس عالم میں آئے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں گنوں ای لو ایک تو جو شخص کہ اپنی خودی سے پاک ہوئے حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان صاحبزادے کے والد ماجد ہی ہیں نقل ہے کہ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ نے کہا کہ میں جب خرقان میں داخل ہوا تو حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کے خوف سے میں تو بالکل گونگا ہو گیا قدرت بول کی نہ رہی مجھے گمان ہوا کہ میں اپنی ولایت سے معزول ہو گیا نقل ہے کہ شیخ ابوعلی سینا حضرت ابوالحسنؒ کی شہرت سُنکر خرقان میں آئے جب آپ کے مکان پر گئے آپ لکڑیاں لینے جنگل کو گئے ہوئے تھے پوچھا شیخ کہاں ہیں آپ کی بی بی صاحبہ یہ سُنکر بہت جھنجھلائیں اور کہا

Marfat.com

من زندیق کذاب کو شیخ کہان ہین کہنے والا کون آیا ہی کہا لکڑیان لینے
جنگل گیا ہی حضرت شیخ ابو علی سینا کے دل مین گذرا کہ خدا خیر کرے جب بی بی ہی کا خاوند
کے ساتھ یہ حال ہے نہین معلوم کہ کیسا شخص ہے پھر بوعلی سینا جنگل کی طرف گئے دیکھا کہ
شیخ ایک شیر کی پُشت پر لکڑیون کا انبار لادے چلے آتے ہین شیخ بوعلی سینا کے یہ دیکھکر
چھکے چھوٹ گئے جب اَوسان بجا ہوئے تو کہا حضرت یہ تو فرمائیے کہ آپ ایسے اور پھر آپ کی
بی بی صاحبہ کا آپکے ساتھ یہ معاملہ کل حال کہہ سُنایا آپنے فرمایا بھائی اگر مین ایسی بھیڑنی
کا بار نہ کھینچون تو بھلا یہ شیر میرا بار کاہے کو کھینچے پھر آپ مکان پر آئے حضرت بوعلی سینا
بیٹھے باتین ہونے لگین اور بہت دیر تک ہوتی رہین آپنے کہین دیوار بنانے کو مٹی
بھگوئی تھی ایکبارگی آپنے فرمایا کہ آپ مجھے معاف فرماوین کیونکہ مجھے یہ دیوار بنانا ہے
اور جھٹ آپ دیوار پر چڑھ گئے اتفاق سے کسُولی آپکے ہاتھ سے چھُٹ کر زمین پر گری
حضرت ابوعلی سینا اُٹھے تا کہ اُس کسُولی کو اُٹھا کر آپ کو دین یہان یہ اُٹھتے ہی رہے
وہان کسُولی زمین سے اُٹھ کر آپکے ہاتھ مین پہونچی یہ دیکھکر ابوعلی سینا حیرت مین رہ گئے
اور بہت آپکے معتقد ہوئے نقل ہے کہ عضدالدولہ نامی بغداد مین ایک وزیر تھا اُسکی
پیٹ مین درد اُٹھا ساری حکیم و طبیب جمع ہوئے پر درد رفع نہوا آپ کی نعلین پاک لیجا کر
اُسکے پیٹ پر ملین فی الفور حق سبحانہٗ نے اُسکو صحت عطا فرمائی نقل ہے کہ ایک بار
ایک شخص نے آپکے پاس آکر عرض کی کہ حضرت آپ اپنا خرقہ مجھے پہنا دیجیے آپنے فرمایا پہلے
ایک مسئلے کا جواب دو پھر یہ بھی سہی تب آپنے فرمایا اگر ایک مرد عورت کی چادر اوڑھ لے تو
عورت ہو جائے گا یا نہین اُسنے کہا نہین آپنے فرمایا اسی طرح اگر کوئی عورت
چادر اوڑھے تو مرد نہوگی پس جس صورت مین کہ تم مرد نہین ہو میرا خرقہ پہننے سے تمکو
کیا فائدہ ہوگا وہی نامرد کے نامرد رہوگے نقل ہے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا
حضرت مجھے اجازت دیجیے تا کہ مین خلق کو دعوت کرون آپنے فرمایا جب تم خلق کو

Marfat.com

حق تعالیٰ کی طرف دعوت کرنا تو خبردار کہیں اپنی طرف نہ کرنا اُسنے کہا حضرت بھلا کہیں اپنی طرف بھی دعوت کر سکتے ہین آپنے فرمایا کیون نہین اگر دوسرا آدمی دعوت کرے اور تجکو اُسکا دعوت کرنا ناپسند آوے سمجھ جا کہ خلق کو اپنی طرف تو دعوت کر رہا ہی نہ حق تعالے کی طرف. نقل ہے کہ ایکبار سلطان محمود نے ایاز سے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنا خلعت تجکو پہناؤن گا اور تیری تلوار اپنے سینے پر رکھکر غلامون کی طرح تیری سر پر کھڑا رہون گا جب محمود شیخ کی زیارت کو آیا تو ایک قاصد کو بھیجا اور اُس سے کہدیا کہ جا کر یون عرض کیجو کہ سلطان محمود غزنی سے آپ کی زیارت کو یہان آیا ہے آپ ذرا قدم رنجہ فرماکر بادشاہ کے خیمے تک تشریف ارزانی فرماوین اور قاصد سے یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر نہ آوین تو یہ آیت پڑھ دینا قولہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ قاصد حاضر اور پیغام ادا کیا آپنے فرمایا مجھے معاف رکھو قاصد نے آیت مسطورہ پڑھی آپنے فرمایا کہ محمود سے کہدو کہ مَین اسقدر اَطِیْعُوا اللّٰہَ مین مستغرق ہون کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ مین شرمندگی و شرمساری رکھتا ہون اُولِی الْاَمْرِ کا تو کیا ذکر ہے۔ قاصد واپس آیا سلطان محمود کو کل حال کہہ سنایا محمود کا دل بھر آیا پھر حکم دیا کہ چلو ہم ہی اُنکی زیارت کو وہان چلیں وہ ان لوگون سے نہین ہین کہ ہمنے خیال کیا تھا پھر اپنا لباس ایاز کو پہنایا اور اُسکا لباس آپ پہنا اور دس لونڈیون کو مردانہ لباس پہنا کر ہمراہ لیا اور خود بھی اُسی جماعت کے ساتھ مسلح ہو کر روانہ ہوا جب آپ کی خانقاہ کے اندر آیا السلام علیکم کہا آپنے وعلیکم السلام کہا تعظیم کو کھڑے نہوئے اور محمود کی طرف کہ غلامانہ لباس پہنے تھا متوجہ ہوئے اور ایاز کی طرف کہ شاہی لباس رکھتا تھا مطلق توجہ نہ کی محمود نے کہا کہ آپنے بادشاہ کی تعظیم نہ کی آپنے فرمایا یہ تو تمامی دام ہی سلطان نے کہا ہان بیشک دام ہی لیکن آپ ایسی پرندے نہیں کہ اسمین گرفتار ہون پھر آپنے محمود کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا آگے آؤ جب محمود آگے گئے تو کہا کہ کچھ فرمائیے آپنے فرمایا پہلے ان نامحرمون کو باہر بھیجیے۔ محمود نے اشارہ

Marfat.com

ب لونڈیاں باہر گئیں پھر محمود نے کہا حضرت کوئی نقل و حکایت حضرت بایزیدؒ کی فرمائیے
آپ نے فرمایا بایزیدؒ نے ایسا فرمایا ہی کہ جسنے مجھے دیکھا ہی بدبختی کی رقم سی بچ گیا محمود نے کہا
حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آپ کا درجہ زیادہ ہی کہ ابوجہل اور ابولہب اور
ایک منکروں نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور بدبخت کے بدبخت ہی رہے۔ آپ نے فرمایا ای محمود
ادب کا لحاظ رکھو تصرف اپنی ولایت ہی میں رکھو یہ مقام آپکے تصرف سی اعلیٰ ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز چاروں صحابہ کرامؓ کے کسی نے نہیں دیکھا اور دیکھو اسپر
یہ دلیل ہے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ یعنی اے محبوب تم انکو دیکھتا ہی
جو تیری طرف نظر کرتے ہیں حالانکہ وہ تجھکو نہیں دیکھ سکتے۔ محمود کو یہ بات پسند آئی کہا
مجھے نصیحت دیجیے آپ نے فرمایا چار چیزوں کا خیال رکھو اوّل پرہیز ممنوعات سے دوم
نماز باجماعت سوم سخاوت چہارم شفقت خدای تعالیٰ کی مخلوق پر۔ محمود نے کہا آپ
میری لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا میں خود یہ دعا کیا کرتا ہوں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ محمود نے کہا دعاے خاص کیجیے آپنے فرمایا ای محمود تیری عاقبت محمود ہو
پھر محمود نے ایک اشرفیوں کا توڑا نذر کیا آپنے جو کی ٹکیاں محمود کے آگے رکھکر فرمایا
کھاؤ محمود نے آپکے ارشاد کے موافق لقمہ توڑ کر منھ میں کھا دیر تک چباتا رہا پر اُسکے
حلق سے نوالہ نیچے نہ اُترتا تھا آپنے فرمایا شاید حلق میں اٹکتا ہی محمود نے کہا ہاں
آپنے فرمایا تو چاہتا ہی کہ میرے بھی حلق میں یہ اشرفیوں کا توڑا یوں ہی اٹکے اسکو
اُٹھاؤ کیونکہ میں اِسکو طلاق دے چکا ہوں۔ محمود نے کہا کچھ تو قبول فرمائیے آپنے فرمایا
نہیں میں کچھ نہیں لونگا پھر محمود نے کہا کہ اچھا آپ اپنا کچھ تبرک تو مجکو مرحمت فرمائیے آپنے
اپنا ایک پیراہن سلطان محمود کو دیا محمود نے وقت رخصت کے کہا حضرت
بہت خوب ہے آپنے فرمایا اتنی بڑی سلطنت کے ہوتے کیا اس جھونپڑی کے بھی خواہاں ہو
پھر آپ تعظیم کے لیے چلتے وقت کھڑے ہوئے محمود نے کہا حضرت جب میں آیا تو آپ نے

توجہ بھی نہ فرمائی آپ یہ تعظیم کیسی اِس بخشش وعنایت کا باعث کیا ہی اور اُس بے التفاتی کا سبب کیا تھا آپ نے فرمایا آتے وقت تو تم بادشاہی کی رعونت مین اور امتحان کو آئے تھے اور اب جاتے وقت انکساری اور درویشی کے ساتھ جاتے ہو درویشی کی دولت کا آفتاب تمپر چمکا ہے اسلیے اوّل مرتبہ تمھاری بادشاہی کی وجہ سے مین نہین کھڑا ہوا اب تمھاری درویشی کی وجہ سے کھڑا ہوتا ہون - پھر سلطان محمود روانہ ہوا نقل ہے کہ جب سلطان محمود سومنات پر حملہ آور ہوا تو اُسکو یہ اندیشہ ہوا کہ میری یہان شکست ہوگی کیونکہ اُسکے مخالف سرکش اور بڑے بیباک تھے ایک بارگی جو اُسکو کچھ خیال آیا تو جھٹ گھوڑے سے اُتر پڑا اور ایک گوشے مین جاکر منھ خاک پر رکڑا اور وہی پیراہن کہ جو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُسکو دیا تھا اپنے ہاتھ مین لیکر کہا الٰہی اِس خرقے کے صاحب کی آبرو کا صدقہ مجکو اِن مخالفون پر فتحمندی عطا فرما جو کچھ مجھے یہان سے مال غنیمت دستیاب ہوگا سب درویشون کو دونگا یکایک مخالفون مین باہم کچھ ایسا شور رشتہ اور نااتفاقی پیدا ہوئی کہ خود ہی باہم لڑ لڑ کر مرنے لگے اور جسطرح کا منھ اُٹھا بھاگ نکلا یہان تک کہ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا اُس رات کو محمود نے خواب مین دیکھا کہ شیخ فرماتے ہین کہ اے محمود تونے اِس ذرا سے کام کے لیے حضرت جلّ جلالہٗ کی بارگاہ مین خرقے کا طفیل دیا یہ خوب نہین کیا اے غافل اگر تو اُس ساعت مین یہ درخواست کرتا کہ اسکا طفیل سارے کفار مسلمان ہو جائین تو سب مسلمان ہو جاتے - نقل ہے کہ ایک رات کو آپ نے فرمایا کہ اے لو اسوقت فلان بیابان مین ڈاکوؤن نے راستہ لوٹ لیا اور کتنے ہی شخصون کو زخمی کر ڈالا جب یہ خبر تحقیق کی گئی تو اُسی طرح تھی کہ آپ نے فرمایا تھا لیکن عجب یہ ہی کہ اُسی رات کو آپ کے صاحبزادے صاحب کا سر کاٹ کر چوکھٹ پر رکھ گئے اور آپ اِس معاملے سے بالکل بیخبر رہے اسی وجہ سے آپ کی بی بی صاحبہ اِس امر پر آپ کی منکر ہوئین اور کہنے لگین کہ کیا فخر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ اتنی فرسنگ کی

Marfat.com

خبر دیتا ہی جسکو کہ خبر نہوئی کہ کون اُسکے بیٹے کا سر کاٹ کر اُسکی چوکھٹ پر رکھ گیا۔ آپنے فرمایا بی بی تم سچ کہتی ہو اُسوقت کہ مین دیکھ رہا تھا پردہ اُٹھا تھا اور اُسوقت کہ لڑکے کو شہید کیا پردہ پڑا تھا۔ کہتے ہین کہ جسوقت کہ لڑکے کے شہید ہونے کی خبر آپکی بی بی صاحبہ کو پہنچی مارے غم کے بے حال ہوگئین اور جب کہ سر کٹا ہوا اپنے لڑکے کا دیکھا فی الفور اپنی زلف کاٹ کر لڑکے کے سر پر ڈالی اور زار زار روئین آپنے بھی اُس رنج و الم مین اپنی ریش مبارک سے چند بال نوچ کر لڑکے کے سر پر ڈالے اور فرمایا کہ یہ بیج ہم دونون نے بویا تھا تمنے اپنی زلف کاٹی مینے بھی تمھاری موافقت کی۔ نقل ہے کہ ایک بار آپنے مع درویشون کے سات روز تک کچھ نہ کھایا یون ہی فاقے سے خانقاہ مین بہت سے درویشون کے ساتھ بیٹھے رہے ساتوین روز ایک مرد آیا اور ایک بورا آٹے کا اور گوسفند لایا اور آواز دی کہ یہ صوفیون کے لیے لایا ہون آپنے فرمایا جو کہ تم سے صوفی ہوسکے لیوے مین تو اس قابل نہین ہون کہ صوفی ہونے کا دم مارون۔ یہ سنکر کسی شخص کو اُسکے لینے کی جرأت نہوئی آخر واپس لے گیا۔ نقل ہے کہ ایک عورت کے دو بیٹے تھے اُنھون نے باہم اتفاق کیا تھا کہ ایک رات کو مین والدہ کی خدمت کرونگا اور تو خدا کی عبادت اور دوسری رات کو تو والدہ کی خدمت کرنا مین خدا کی عبادت چنانچہ اسی قرارداد کے موافق ایک رات بڑا بھائی مان کی خدمت کرتا تھا دوسری رات چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو حق تعالیٰ کی عبادت سے بہت کچھ حلاوت حاصل ہونے لگی ایک رات اُسنے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا برادر عزیز آج تمھاری باری ہی کہ حق تعالیٰ کی عبادت کرو اور میری باری ہی کہ والدہ صاحبہ کی خدمت کرون لیکن کیا اچھا ہو کہ آج کی شب تم اپنی خدمت میرے سپرد کرو اپنے ذمے لو اُسنے کہا بہت اچھا شخص ایک رو رہت کے کام مین مشغول ہوا بڑے بھائی نے جو اُس رات کو سجدے مین کیا ایک آواز سُنی کہ تمنے تیرے بھائی کو بخش دیا اور اُسکے طفیل [illegible]

اور وہ ماں کی خدمت میں اور یہ طفیل۔ ارشاد ہوا یہ سب سچ ہے لیکن دیکھ تو جو یہ ہماری عبادت کر رہا ہے ہم اس سے بے پروا ہیں پر تیری ماں تیرے بھائی کی خدمت کی محتاج ہے نقل ہے کہ چالیس برس تک آپ نے سر تکیے پر نہ رکھا برابر عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے ایک بار کی آپ نے فرمایا کہ میں آرام کروں گا تکیہ لاؤ مرید یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور پوچھا ای شیخ آج کیا ہے آپ نے فرمایا کہ آج کی شب ابوالحسن نے حق تعالی کی بے نیازی اور استغنا کو مشاہدہ کیا اور فرمایا تیس برس ہوگئے کہ کوئی خطرہ حق تعالی کے سوا میرے دل میں نہیں گذرا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک مرقع پوش ہوا سے اترکر آپ کے آگے پانوں زمین پر مارنے لگا اور کہنے لگا کہ میں جنید وقت ہوں شبلی وقت ہوں آپ بھی یہ دیکھکر کھڑے ہوگئے اور پانوں زمین پر مار کر کہنے لگے کہ میں خدای وقت ہوں مصطفای وقت ہوں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مطلب اسکا وہی ہے کہ ہم حضرت منصورؒ کے انا الحق کے بارے میں مفصل لکھ چکے ہیں کہ وہ مقام محویت میں تھے۔ اگر اولیاء اللہ سے سنت کے خلاف کبھی ظاہر ہو تو بھی انکو مطعون نہ کرنا چاہیے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن۔ نقل ہے کہ ایک روز آپکے باطن میں ندا آئی کہ ای ابوالحسن تو خلقان اور منکر و نکیر سے نہیں ڈرتا ہے آپ نے کہا میں مُردوں سے نہیں ڈرتا جیسے کہ جوان و مست اونٹ گھنٹے کی آواز سے نہیں ڈرتا ہے۔ پھر ندا آئی کہ تجھے قیامت اور اسکے و حشر اکون کا بھی خوف نہیں۔ آپ نے کہا الٰہی میں نے ایسا سوچا ہے کہ جب آپ قیامت کے روز مجکو اکیلا نکالیں اور مخلوق کو میدان قیامت میں حاضر کریں میں اُس محل میں اپنی ابوالحسنی کے بڑائی کو اتار کر وحدانیت کے سمندر میں غوطہ لگاؤں تاکہ تمامی واحد ہی واحد ہو ابوالحسن نہو پھر اس صورت میں خوف اور بشارت کے فرشتے کس کے روبرو جائیں گے۔ نقل ہے کہ ایک رات آپ نماز میں تھے ایک آواز سنی کہ کیوں ای ابوالحسن تو چاہتا ہے کہ جو کچھ ہم تیری نسبت جانتے ہیں خلق پر آشکارا کر دیں تاکہ وہ تجکو سنگسار کریں آپ نے فرمایا خداوندا

Marfat.com

آپ چاہتے ہین کہ جو کچھ کہ مین آپ کی رحمت کے بارے مین جانتا ہون اور آپ کے کرم سے
دیکھتا ہون خلق کے روبرو کہدون تاکہ پھر کوئی شخص آپ کو سجدہ ہی نہ کرے فرماتے ہین
مینے ایک آواز سُنی کہ نہ تو کہہ نہ مین کچھ کرون۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ فرماتے تھے
الٰہی ملک الموت کو میری پاس مت بھیجیگا کیونکہ مین جان اُسکو نہین دونگا اسلیے کہ نہ اُس سے
لی ہے نہ اُسکو واپس دونگا مینے جان تجھسے لی ہے تیرے سوا نہ دونگا اور فرمایا میری باطن
مین ندا کی کہ ایمان کیا ہے مینے کہا ای خداوند وہ ایمان کہ تو نے عطا فرمایا ہے ہمارے
لیے کافی ہے اور فرمایا ندا آتی ہے کہ تو ہمارا ہے اور ہم تیرے۔ مین جواب دیتا ہون کہ
نہین بلکہ تو خداوند قادر ہے اور مین عاجز بندہ اور فرمایا حق تعالی نے خلق کو بندگی کا
نشان جانا اور مجھسے خداوندی کا نشان اور فرمایا مین جب عرش کے گرد تک پہونچا ملائکہ کی
صفین کی صفین استقبال کو آئین اور بہت تعریف کرنے لگین کہ ہم کروبیان ہین اور ہم روحانیان
ہین مینے کہا کہ ہم آسمانی ہین سب کے سب شرمندہ ہوگئے اور مشائخ میرے اس جواب سے
شاد ہوئے اور فرمایا مینے تین چیزون کی غایت کو جانا ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے درجون کی غایات کو دوسرے نفس کے مکر کے درجے کی غایت کو تیسرے معرفت کی
غایت و انتہا کو اور فرمایا جب میری خاک کے ڈھیر کو جمع کیا تو ایک ہوا ابھرے زور سے آئی
اور ساتون آسمان اور زمین کو مجھسے بھر دیا اور مین درمیان سے گم ہوگیا اور فرمایا حق تعالی
نے مجکو ایسے قدم عطا فرمائے کہ جنکی بدولت عرش سے ثری تک گیا اور ثری سے عرش تک
واپس آیا لیکن مجھے خبر نہین کہ کہان گیا اور کدھر آیا پس حضرت حق تعالی سے ندا ہوئی
کہ جس شخص کے کہ قدم ایسے اور سیر ایسی ہو ظاہر ہے کہ کہان تک پہونچ سکتا ہے مینے کہا
عجب ہی راز سفر ہے کہ مینے کیا اور عجب کوتاہ سفر ہے کہ مینے کیا [illegible]
تھا ہون اور فرمایا مینے چار ہزار سخن حق تعالی سے سنے اگر [illegible]
تو نہین معلوم کہ کیا ظہور مین آتا اور فرمایا [illegible]

Marfat.com

کہ سیاہ ٹاٹ رومی دیبا ہوجا کے ہوگیا شکر ہے حق تعالی کا کہ اب بھی وہی حال ہے اور فرمایا کہ مینے دل کو دُنیا اور آخرت سے قطع کیا اور خدا کی طرف واپس لے گیا اور فرمایا جسکو کہ حق تعالی کے ساتھ اتنی راہ ہو کہ زمین سے آسمان تک اور آسمان سے عرش تک اور عرش سے قاب قوسین تک اور قاب قوسین سے مقام نور تک اور وہ باوجود اس سب کے اگر آپ کو اور اپنی خودی کو مچھر کے برابر دکھاوے نیک مرد نہین اور فرمایا مین اُمّی ہون لیکن بالائے حق ہون یعنے مین بنا میرا سب کا سب حق مین محو ہی حقیقت مین اور جو کچھ کہ باقی رہا ہی خیال ہی خیال ہے اور بس اور فرمایا کہ مجھ مین یہ کچھ درد ہی کہ اگر میری درد کا ایک قطرہ باہر آوی تو جہان مین وہ طوفان برپا ہو کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا تھا اور فرمایا اُسوقت مین کہ مین تمھارے درمیان سے نکل کر کوہ قاف کے پیچھے اقامت گزین ہوا ہونگا میرے لڑکون سے ایک کی روح قبض کرنے کو ملک الموت آئے گا اور جان نکالنے کے وقت سختی کریگا مین قبر سے ہاتھ نکالکر خدای تعالے کا لطف اُسکے لب و دندان پر چھڑکونگا اور فرمایا جیسے جیسے کہ خدای تعالی کی ملک سے ایک چیز میری طرف رجوع کر رہی ہے ویسے ویسے مین بھی خدائے تعالی کی طرف پھر رہا ہون اور فرمایا ای باری تعالی اگر تو مجھے کوئی چیز دینا چاہتا ہے تو ایسی چیز عطا فرما کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر قیامت تک کسی شخص کو عطا نہ فرمائی گئی ہو کیونکہ مین کسی کا پس ماندہ و جھوٹا نہین کھا سکتا اور فرمایا جو نیکوئی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر اس دم تک اور اس دم سے قیامت تک خدا نے پیرون کے ساتھ کی وہ تنہا تمھارے پیر کے ساتھ کی اور جو نیکوئی کہ تمام پیرون کے مریدون کے ساتھ کی وہ تنہا تمھارے ساتھ کی اور فرمایا ہر شب نماز شام سے آرام نہین لیتا ہون جب تک کہ اپنا حساب حق تعالی کو نہین دیتا ہون اور فرمایا مینے اپنی عمل کو اخلاص مین نہ دیکھا جب تک کہ اپنی کو آفریدہ تنہا نہ دیکھا اور فرمایا اگر حق تعالی قیامت کے روز تمامی خلق کو میری طفیل سے بخشے

Marfat.com

وبھی ہین اِن آنکھونکو کہ آگے جھکائے ہون نہ پھیرونگا اور مُڑکر نہ دیکھونگا باعث اُس
بلندی ہمت کے کہ درگاہ خدا مین مجکو حاصل ہے اور فرمایا ای لوگو تم ایسے مرد کے حق مین
یا کہتے ہو کہ قدم نہ ویرانے مین رکھتا ہو اور نہ آبادی مین اور حق تعالیٰ نے اُسکو ایسے
مقام مین رکھا ہو کہ قیامت کے روز اُسکو حق تعالیٰ اُٹھائیگا اور تمامی ویرانے اور آبادی
کی خلق اُسکے نور مین اُٹھے گی اور تمامی خلق کو اُسکے طفیل سے بخشین گے حالانکہ وہ دُعا
نہین کرتا اس جہان مین اور شفاعت نہ کریگا اُس جہان مین اور فرمایا اِس دُنیا مین ایک
بالشت کے نیچے اپنے خداوند کے ساتھ زندگانی کرتا ہون اور اِس حالت کو اُس سے
زیادہ پسند کرتا ہون کہ بہشت مین طوبیٰ کے نیچے زندگی بسر کرون درحالیکہ اُس جلّ شانہٗ
سے بیخبر ہون اور فرمایا کبھی مجکو اِسی میرے گوشے مین وہ قوّت و طاقت اُس خداوند
عزوجلّ سے عطا ہوتی ہو کہ اگر چاہون تو آسمان کو پکڑکر گھسیٹ لون اور اگر چاہون تو
تحت ثریٰ تک اُترجاؤن اور کبھی ہوتا ہو کہ اپنے آپ کو دیکھتا ہون اور خدا کی طرف مُنہ
کرکے کہتا ہون اِس تن اور خلق کے مقابل کہ میری لیے ہے یہ اتنی بڑی سلطنت کیا
ہستی رکھتی ہے اور فرمایا نہ دیکھنے والا ہون اور نہ خود گم اور سُننے والا ہون اور خود
ناپدید اور فرمایا جو کام کرتا ہون اُسمین کرامت ظاہر ہوتی ہو کبھی ایسا نہوا کہ مینے ہاتھ
ہوا مین پھیلایا ہو اور ہوا میرے ہاتھ مین سونے کا ریزہ بنکر نہ دکھائی دی ہو حالانکہ مینے
کبھی بھی اس ارادے سے بند کی ہوگی اور نہ اِس قصد سے ہاتھ پھیلایا ہوگا کیونکہ یہ کرامت ہے
اور جو کہ کرامت کا شائق بنتا ہو اُسکے مُنہ پر دروازہ بند کرتے ہین اور پھر اُسکو درگاہ مین دخل
نہین دیتے اور فرمایا چاہتا ہون کہ نیچے اُترجاؤن یا ناپدید ہوجاؤن دونون جہان سے
یا ایسا ہوجاؤن کہ تمام ہی ہو رہون خبردار تو مُردہ دل اور آسایش طلب ... نیا
مینے سفید پتھر سے مسئلے پوچھے اُسنے چار ہزار مسئلون کا جواب مجکو دیا مینے سب جوابات کو
کرامت سے سمجھا اور فرمایا رات دن کی چوبیس گھڑیان ہین مین ایک گھڑی مین ہزار ہزار بار مرا

Marfat.com

چوبیس گھڑیون کا شمار کیا ہے کہ بتاؤن چوبیس گھڑی مین اتنی بار مرا۔ اور فرمایا لوگ اس امید پر
کہ منزل پر پہنچین دن کو روزہ رات کو نماز کرتے ہین لیکن مین اپنی منزل آپ ہی ہو رہا ہون
اور فرمایا کہ جب اتنا سا تھا تب کی باتین یاد رکھتا ہون کہ اپنی مان کے پیٹ مین چار مہینے کا
ہو کر پیٹ مین پیدا ہوا اور اسوقت کی بھی کہ اس عالم سے باہر چلا گیا ہون گا قیامت تک
واقعات تیرہ سال کے شرح بیان کرونگا اور فرمایا آدمی کہتے ہین فلان شخص امام ہے
یاد رکھو کہ امام ہوگا مگر وہ شخص کہ تمامی مخلوق سے کہ عرش سے لیکر ثری تک اور پورب سے لیکر
پچھم تک باخبر ہو اور فرمایا مین آدمیون۔ ملائکہ۔ جنات۔ چرند۔ پرند خلاصہ یہ ہے کہ تمامی
جاندارون اور مخلوق سے کہ پیدا کیے گئے جہان کے کنارے پر زیادہ روشن نشان
دے سکتا ہون بہ نسبت ان چیزون کے کہ میرے آس پاس ہین۔ اور فرمایا ترکستان سے
لیکر شام تک اگر کسی کی انگلی مین کانٹا لگے یا پاؤن مین ٹھوکر یا دل مین کوئی اندوہ و غم
وہ انگلی میری انگلی ہے اور اس قدم کی چوٹ میری چوٹ ہے اور وہ اندوہ و غم میرے دل آتا ہے
اور اگر اندوہ و غم کسی دل مین ہے وہ دل میرا دل ہے اور فرمایا مین اس راز و نیاز کو کہ مجھ
حق تعالی کے ساتھ ہے اگر کہون تو لوگ باور نکرین اور جو کچھ کہ حق تعالی کو میرے ساتھ ہے
مین اسکو کہون گویا ایک آگ ہو کر روئی مین رکھدی [illegible] کہ اپنے آپ مین [illegible] کر اس
[illegible] زبان سے کہون اور شرماتا ہون کہ اسکے روبرو کھڑے رہکر اسکا کلام کہون کہ مین اس
[illegible] مین نہون کہ جسکے سردار حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہون۔ اور فرمایا خلائق
ابتدا ہے اور انتہا۔ ابتدا مین جو کرتے ہین اسکا بدلہ آخر مین پاتے ہین حق تعالی نے
ایک ایسا وقت عطا فرمایا ہے کہ اول اور آخر میرے وقت کا آرزو مند ہے اور فرمایا مین نہ
گنہگار بہشت اور دوزخ نہین ہے بلکہ یہ کہتا ہون کہ بہشت اور دوزخ کا میرے نزدیک کچھ
دخل نہین ہے کیونکہ وہ دونون پیدا کیے ہوئے ہین اور اس درجے مین کہ مین ہون آفرینش
دخل نہین ہے اور فرمایا نہ مین خاص سے کہہ سکتا ہون کیونکہ افشا ے راز کرینگے اور نہ عام

Marfat.com

کہہ سکتا ہوں کیونکہ اُس تک راہ نہ لیجائینگے۔ اور نہ اپنے آپ ہی سے کہہ سکتا ہوں کیونکہ وہ عجب
وحیرت مین مستغرق ہوگا اور اوّل تو مین وہ زبان ہی نہین رکھتا ہون کہ جس سے اُسکا ذکر
مفصّل کرسکون اور فرمایا جسوقت کہ حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھپر لطف فرمایا ملائکہ شرملگئے
حق تعالیٰ نے مجھے آسمانون پر سیر کیا اور سیر کیا اور آفرینش سے باہر لیگیا بعد اسکے اُسنے
ساتھ اپنے کیا تھا اور کرتا تھا اور اگر وہ نہوتا کہ حکم اُسکا ایسا ہی کرتا تو مین کہان مجھے دیکھتے
اور فرمایا مین رحم لینے بچیدان مادر مین جلکر راکھ ہوگیا جب دوسری دفعہ زمین پر آیا ٹھیلا اور گلا جب
حد بلوغ کو پہونچا بوڑھا ہوا اور فرمایا تمامی حق تعالیٰ کی آفرینش مثل کشتی کے ہے اور مین اُسکا
ملاح ہون اور اس کشتی سے باہر مجھے مشغول نہین کرتے کیونکہ مین اسی مین ہون اور فرمایا
حق تعالیٰ نے مجھے ایسی فکر عطا کی کہ مینے ہر مخلوق کو کہ حق جل شانہ نے پیدا کیا ہے اُسمین
دیکھا پس مین اسی شغل مین شب و روز ہو رہا پھر وہ فکر میری بینائی ہوئی پھر شمع پھر
انبساط اور محبت اور ہیبت ہوئی پھر گرانباری بعد اُسکے مین اُسکی یگانگی کی فکر مین پڑا پھر
اس مقام پر پہونچا کہ فکر گم ہوگئی پھر صراط المستقیم اور شفقت بر خلق ہوگئی چنانچہ مینے اپنے
زیادہ کسیکو اُسکی خلق پر مہربان و شفیق نہ دیکھا پس مینے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تمامی خلائق کے عوض
مین مرجاتا تاکہ خلق کو موت کے زہر کی تلخی نہ چکھنا پڑتی اور تمام خلائق کے بدلے مجھسے
حساب کتاب لیتے تاکہ خلق کو حساب کی سختی نہ دیکھنا پڑتی اور کیا خوب ہوتا کہ سب خلائق کے
عوض میرے عذاب کرتے تاکہ خلق کو دوزخ کا عذاب نہ چکھنا پڑتا اور فرمایا حق تعالیٰ نے
دوستون کو ایسے مقام مین رکھتا ہے کہ وہان مخلوق کا گذر نہین ہو اور اگر کسی اُس کا کہا
صادق ہے اگر مین اُسکے لطف کا کچھ ذکر کرون خلق مجھکو دیوانہ کہے اور
دیکھا اور سنا اور ہر چیز سے کہ اُسنے پیدا کی ہے مجھسے حجاب اُٹھا [illegible] تعالیٰ نے
فرمایا کہ تجھے بدبختون کو نہ دکھاؤنگا اور اُس شخص کو دکھاؤنگا کہ وہ اُسکو دوست رکھتا ہے
اور مین اُسکو دوست رکھتا ہون اب مین دیکھ رہا ہون کہ کسی کو لاتا ہے جسکو

Marfat.com

کہ آج اس حرم تک لایا کل اسکو وہان میری ساتھ حاضر کریگا مینے کہا الٰہی مجھے اپنی پاس اٹھالے ندا آئی کہ ای ابوالحسن میرا تجھپر حکم ہے تجکو اسیطرح رکھ رہا ہون تاکہ جسکو کہ مین دوست رکھتا ہون آوے اور تجکو دیکھے اور اگر تجھ تک آسکے تو تیرا نام ہی اسکو سنواؤن تاکہ تجکو دوست پکڑے کیونکہ مینے تجکو اپنی پاکی سے پیدا کیا ہے تجکو دوست رکھینگے مگر پاک لوگ اور فرمایا جب تک حق تعالی نے مجھے دوستی مین نہ لیا مجھے خلق کا دوست نہ کیا اور فرمایا جب مین حق تعالی کے حضور مین گیا مینے دل کو گواہ لایا حاضر ہوا پس ایمان اور یقین اور عقل اور عشق آئے مین دل کو ان چارون کے درمیان لایا پس یقین اور اخلاص کو اختیار کیا اور اخلاص نے عمل کو اختیار کیا تب مین حق تک پہونچا پھر ایسا مقام میسر ہوا کہ اپنی ہستی کو بھول گیا سب حق ہی حق مینے دیکھا پس وہ چار چیزین کہ وہان لے گیا تھا میری محتاج ہوگئین اور فرمایا مین ہر چیز سے کہ حق تعالی کے سوا ہے تارک و جدا ہوا پھر اسوقت مینے اپنے آپ کو پکارا حق تعالی سے جواب سنا مین جان گیا کہ خلق سے درگذرا مینے لبیک اللھم لبیک کا نعرہ بلند کیا اور محرم ہوا پھر حج کیا اور وحدانیت مین طواف کیا بیت المعمور نے میری زیارت کی کعبے نے میری تسبیح کی ملائکہ نے میری ثنا کی پھر ایک نور ظاہر ہوا کہ حق تعالی کا مقام اس مین تھا جب مین اس مقام تک پہونچا مجھسے کچھ باقی نرہا تھا اور فرمایا تمام عبادات اور کرامات کو جو اجر و ثواب ہی ظاہر ہے اور ذکر ادا کیا کہ واسطے حق تعالی کے ہے اجر و ثواب ظاہر نہین اور فرمایا پہلے مینے ایسا جانا کہ ایک امانت میرے سپرد کی ہے جب خوب دیکھا تو جانا کہ اپنی خداوندی مجھپر رکھی تھی اور فرمایا مین تمھارے سامنے اپنے معاملے سے کچھ نشان نہین بیان کرتا ہون بلکہ خداوندی پاکی اور اسکی دوستی اور رحمت کا نشان تمکو دیتا ہون کہ موج پر موج آتی ہے اور کشتی پر کشتی ٹوٹتی ہے اور فرمایا چالیس برس ہوتے ہین کہ حق تعالی سے اسطرح سے سخن کہہ رہا ہون کہ میری دل اور زبان کو اس سخن سے کچھ خبر نہین اور فرمایا آٹھ سال مینے اسطرح حق تعالی کے ساتھ

Marfat.com

زندگانی کی کہ ایک سجدہ شرع کے خلاف نہیں کیا اور ایک نفس نفس کی موافقت پر نہ مارا اور سیر اسطرح کی کہ عرش سے ثریٰ تک میرے لیے ایک قدم کیا اور فرمایا حق تعالیٰ سے ملے ایک ندا سُنی کہ اے میرے بندے اگر اندوہ وغم کے ساتھ تو میری آگے آئے گا تجکو شاد کرونگا اور ساتھ فقر اور نیاز کے آئے گا تجکو تو انگر کرونگا جب کہ تو بالکل اپنے سے دست بردار ہوگا آب اور ہوا کو تیرے زیر حکم کرونگا اور فرمایا ایک مرتبہ تمامی روے زمین کے خزانوں کو حاضر کیا کہ مجھ جوان کو دکھائے مینے کہا خداوندا مین انپے فریفتہ نہونگا پھر حق تعالیٰ سے خطاب ہوا اے ابوالحسن دُنیا اور آخرت سے تجھے حصہ نہیں ہے ان دونوں کے عوض مین تیرے لیے ہوں اور فرمایا حق تعالیٰ نے میری زندگی کو میری آنکھ مین گناہ کرکے دکھایا اور فرمایا جب سے کہ مینے دُنیا سے ہاتھ اُٹھایا ہو تب سے اُسکی طرف ہرگز نہیں گیا ہوں اور جب سے کہ مینے اللہ کہا ہے تب سے کسی مخلوق کی طرف متوجہ نہیں ہوں۔ اور فرمایا جو کچھ کہ بندوں کے کاموں سے تھا مین حق تعالیٰ کی توفیق سے سب کو بجالایا ہوں اور جو کچھ کہ اُس جل شانہ کی صفات سے تھا تمام بندوں کے ساتھ اُسنے اپنے فضل سے مجھ اکیلے کو عطا فرمایا اور فرمایا ہے کہ عین موالما سے کہتا ہوں مین عطا سے کیونکر جہان کہ مین ہون خلق کو وہان گذر نہین ہے کسی نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ صحبت رکھنا چاہتا ہے اسنے کہا ہان آپنے فرمایا ابھی عمر کے ساٹھ برس کہ تو نے برباد کیے ہین پھر تجھے حاصل کرا ہے نادان حق تعالیٰ نے کہ تجکو پیدا کیا تو آدمی کی صحبت کو چھوڑ کر خضر علیہ السلام کی صحبت کا خواہان بنا ہے جب کہ مجھے صحبت اُس جل شانہ کے ساتھ نصیب ہوئی ہے تو مجھ کو یہ آرزو نہوئی کہ کسی مخلوق کے ساتھ صحبت رکھون اور فرمایا .... یا اسکو منع نہین کرسکتی کیونکہ جو کچھ کہ گذشتہ بیان کیا ہے ... خلاف ہوگا اور فرمایا وقت تمام چیزون کو پوچھتا ہے ہر کوئی چیز وقت تک نہین پہنچی اور خلق وقت کی پابند ہے

اور ابو الحسن خداوند وقت ہی اگرچہ اپنے وقت سے کسی مخلوق مین بھاگ پڑ جاے۔ جوانمردان
کی جان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے وقت سے حق تعالے کی ہستی تک اقرار دیتی ہے
اور فرمایا جب مینے اُسکی ہستی کو دیکھا مجھے میری نیستی دکھائی دی۔ اور جب مینے اپنی
نیستی کو دیکھا اُسنے اپنی ہستی اور خداوندی مجھے دکھائی مین اس مدد و مین ششدر
رہگیا یکبیک حق تعالیٰ سے دل مین ندا آئی کہ اپنی ہستی پر اقرار دے مینے کہا خداوندا
تیرے سوا کون ہی کہ تیری ہستی پر اقرار دے کیونکہ خود تو ہی نے فرمایا شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اور فرمایا حق تعالیٰ نے جب یہ راہ مجھپر کشادہ کی روشنی اس راہ کی اتنی دور تک
تھی کہ ہر سال مین گویا کفر سے نبوت تک جاتا تھا اور فرمایا رات دن کی کہ چوبیس گھڑی
ہین میرے نزدیک ایک دم کے برابر ہین اور وہ دم حق سی اور حق کے ساتھ ہی میرا دعویٰ
خلق کے ساتھ نہین ہے اگر قدم وہان رکھون کہ ہمت ہے اُس مقام پر پہونچون کہ مقرب
ملائکہ کو وہان راہ نہو اور فرمایا اُن لوگونکو کہ وہان تک لائے مینے اُن سب کو با نور و منور دیکھا
بعض کو بہت زیادہ اور بعض کو بہت کم مینے عرض کی الٰہی جو کچھ کہ تو نے اُنمین پیدا کیا ہی
پھر اُنپر ظاہر فرما ارشاد ہوا ابو الحسن دُنیا کی حالت اسی روش پر ہی اگر مین اُنکو پھر اُنکو دکھاؤن
دُنیا اُجڑ جاوے اور فرمایا مینے اپنے سے سیر ہو کر اپنے آپ کو پانی مین ڈالا نہ ڈوبا۔ آگ
مین بھی ڈالا آگ نے بھی مجھکو نہ جلایا چار مہینے دس روز تک کچھ نہ کھایا تب بھی نہ مرا جب
اسکے مینے اپنا سر عجز کی چوکھٹ پر رکھا اُسوقت وہ کشایش نمود ہوئی کہ ایسے درجے کو
پہنچا کہ بیان سے باہر ہے اور فرمایا مین راہ پر کھڑا ہوا زمین اور آسمان کی مخلوق کے
اعمال دن کو ... اُنکا معاملہ میری نظر مین کچھ بھی نہ آیا بہ نسبت اُس چیز کے کہ مینے اُسکی
... دیکھا مین حق تعالیٰ سے ندا آئی کہ تو اور ساری مخلوق میری نزدیک ایسی ہے
کہ یہ سب ... ہین اور فرمایا مین نہ عابد ہون نہ زاہد نہ عالم ہون نہ صوفی۔ خداوندا
تو ایک ہے مین اُس تیری ایکائی سے ایک ناچیز ہون اور فرمایا وہ کیونکر مرد ہو سکتا ہے

Marfat.com

کہ خداوند کے حضور میں اسطرح نہ کھڑا ہو کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ کھڑے ہیں اور جو کہ
اپنے آپ کو نیکی میں انگشت نما کرتا ہے وہ نیک نہیں ہے کیونکہ نیکی صفت خداوندی ہے
اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ کرامت سے ممتاز ہو ایک روز کھانا کھا اور تین روز مت کھا تیسرے
روز کھانا کھا پانچ روز مت کھا پانچویں روز کھا چودہ روز مت کھا چودھویں روز کھا مہینہ بھر
مت کھا مہینہ بھر میں کھا چالیس روز مت کھا چالیسویں روز کھا چار مہینے مت کھا چوتھے
مہینے کھا سال بھر مت کھا بعد اسکے ایک چیز ظاہر ہوگی مثل سانپ کے ایک چیز کو منہ میں لیے
تیرے منہ میں دیدے گی بعد اسکے تجکو اشتہا ہی نہوگی اور فرمایا جب میں مجاہدہ میں تھا
اور میرا پیٹ خشک ہوگیا تھا وہ سانپ ظاہر ہوا میں نے عرض کی الٰہی میں کوئی چیز واسطے
اور ذریعہ سے نہیں چاہتا پس ایک طرح کی حلاوت میرے معدہ میں پیدا ہوئی خوشبو
زیادہ مشک سے شیرین زیادہ شہد سے پھر وہ راز میرے حلق سے ظاہر ہوا پس [illegible]
کہ اے ابوالحسن ہم تیرے لیے خالی معدے سے کھانا لائیں گے اور پیاسے [illegible]
دیں گے اگر نہ وہ ہوتا کہ اسکا حکم یوں ہی ہوچکا ہے تو میں وہاں سے کھانا [illegible]
اور فرمایا میں نے اپنے عمل کو اخلاص سے نہیں دیکھا جب تک کہ بغیر اس [illegible]
دیکھا جب خلق سے غائب ہوگیا اور تمامی اسی اس کو دیکھا اخلاص ظاہر [illegible]
اسکی بے نیازی کی طرف نظر کی تو تمامی خلائق کے اعمال کو مچھر کے [illegible]
اور جب اسکی رحمت کی طرف دیکھا تو تمامی خلائق کو رائی کے دانے [illegible] اور
قدر میں نہ دیکھا پس ان ہر دو سے وہاں کیا ہوگا اور فرمایا میں خداوند تعالیٰ کے کام در
عجب میں رہا کہ کتنے ہی سال عقل مجھ سے لے لی اور مجھے خلق کو [illegible]
اور فرمایا الٰہی کیا اچھا ہوتا کہ دوزخ اور بہشت نہ ہوتے تاکہ [illegible]
کون ہے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھے ایک بار [illegible]
کہنے کے لائق تھے اور بعض سننے کے قابل اور بعض [illegible]

Marfat.com

دریائے عظیم مین گرا دو بار زار میرے سے آگے سے اٹھا لیا پس خداوند نے بندگی مجھپر ظاہر کی اپنے اوّل اور آخر مینے قیامت دیکھی ہر چیز کہ اوّل مجھکو دیا آخر مین بھی وہی مجھکو دیا جو میرے سر کے بال سے لیکر پانون کے ناخن تک پل صراط کر دیا اور فرمایا جب تو اپنی خودی سے گذر گیا تو نے صراط اور دوزخ کو واپس کر دیا اور فرمایا ہر شخص کو خداوند تعالی سے گنہگاری دیکھا ہے حاصل ہو پیر مجھے اندوہ دائمی واصل ہو خدا ہی تعالی نے قوت عطا فرماوے تاکہ اس بھاری بوجھ کو کھینچون اور فرمایا مین خداوند تعالی کے کام سے عجب مین رہا کہ ابتدا مین اتنے بار اس تن کے پوست مین رکھے بغیر میری آگاہی کے پھر آخر مین مجھکو آگاہ کیا تب مین ایسا متحیر ہو گیا یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا اور فرمایا میرے سر کی کلاہ عرش ہے اور میرے ہر دو پانون تحت الثری اور ہر دو ہاتھ مشرق اور مغرب اور فرمایا حق تعالی کی طرف جانے کے راستے گنتی سے باہر ہین جسقدر کہ بندے ہین ہر ایک کو طرف حق تعالی کے ایک راہ ہے پس پانون ہر راہ مین رکھ دیا مینے ایک قوم کو دیکھا مینے عرض کی خداوندا مجھے ایسی راہ مین باہر نکال کہ مین اور تو ہی ہون خلق کو اسمین راہ نہو حق تعالی نے اندوہ و غم کی راہ میرے آگے رکھی اور فرمایا اندوہ و غم ایک بڑا بھاری بوجھ ہے اسکو کھینچ نہ سکینگے اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے نزدیک مرد ہے خلق کے نزدیک طفل ہے اور جو کہ خلق کے نزدیک مرد ہے وہان نامرد ہے اور اس بات کا خیال رکھو کہ مین ایسے وقت مین ہون کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا اور فرمایا جو کوئی کہ میری باتین سنکر خیال کریگا کہ مینے خدا کی تعریف کی ہے اسکا منہ نکالین گے اور جو کوئی خیال کریگا کہ مینے اپنی تعریف کی ہے اسکا دل نکالین گے کیونکہ میری باتین ایسے پاک دریا سے ہین کہ خلق کی ملکیت سے اسمین ذرہ نہین ہے اور فرمایا مینے عافیت تنہائی مین پائی اور سلامت خاموشی مین اور فرمایا میرے دل مین ندا آئی اے ابا الحسن میرے فرمان پر قائم رہ کیونکہ مین وہ زندہ ہون کہ کبھی نہ مرونگا تاکہ تجھے ایسی حیات عطا کرون کہ اسمین مرگ نہووے اور جس چیز سے کہ تجھے منع کیا ہے اس سے دور رہ

دنکہ میرے ملک اور بادشاہی کو زوال نہین ہے تاکہ تجکو وہ ملک عطا کرون کہ اسکو
وال نہو اور فرمایا جسنے کہ مجکو پہچانا اور دوست رکھا حق کو دوست رکھا اور حق نے اسکو
وست رکھا اور جو کوئی کہ جوانمردون کی صحبت مین بیٹھا حق تعالی کی صحبت مین بیٹھا اور فرمایا
جب میری زبان حق تعالی کی توحید اور ذکر مین گشادہ ہوئی مینے آسمانون اور زمینون کو
دیکھا کہ میرے گرد اگرد طواف کرتے تھے اور خلق اس سے بیخبر اور فرمایا میری زندگی
بدا کی کہ خلائق مجھسے بہشت طلب کرتے ہین اور ایمان کے شکر مین قیام نہین کیا چاہتے اور
دوسری چیز طلب کرتے ہین اور فرمایا صبح کو عالم زیادتی علم کی طلب کرتا ہے اور زاہد زیادتی
زہد کی طلب کرتا ہے اور ابو الحسن اس فکر مین ہوتا ہے کہ ایک مسلمان بھائی کے دل کو ایک
طرح کی خوشی و مسرت پہونچا وے اور فرمایا جو کہ یہان آتا ہے اسے لازم ہے کہ ... جانے
کہ قیامت کے روز مین کھڑا ہونگا جب تک کہ اسکو نجات نہ دلا لونگا بہشت مین قدم نہ رکھونگا اور اگر
ایسا اعتقاد نہین کر سکتا ہے تو اس سے کہدو کہ یہان مت آ اور کسی سلام ... اور فرمایا ایک
ایسی چیز مجھ مین آئی کہ اسنے مجکو تین روز مردہ بنایا اس چیز نے کہ ...
دنیا اور آخرت مین پھر مجکو وہ زندگانی عطا فرمائی کہ ...
مین ایک بات علمای نیشاپور سے آگے کہون تو پھر کوئی منبر پر نہ ... اور فرمایا
خداوند تعالی اور خلق کے ساتھ ایسی صلح کی ہے کہ کبھی انسے جنگ کرونگا اور ...
کا خوف نہو تا کہ خلائق مجکو کہنے لگی کہ بایزید کے درجے کو پہنچا ہے اور ...
کی ہے تو مین جو کچھ بایزید نے حق تعالی سے کہا ہے اور ...
کہ جہان بایزید کا اندیشہ گیا ہے ابو الحسن کا وہان قدم پہنچا ہے اور فرمایا
کہ نہ مقیم ہون نہ مسافر تھا لا کہ مین اسکی یگانگی میں مقیم ہون اور ...
اور فرمایا جب کہ حق تعالی مجھے میرے باہر ...
بہت خوف پیدا ہے اور اگر بہشت اور دوزخ بیان کرین ...

Marfat.com

باشندگان سمیت مجھ مین فانی ہوجاوین اور فرمایا کہ ندا آئی ای ابوالحسن ہم سب چیزین تجکو دین مگر خداوندی تینے عرض کی ای خداوندا اس داد و دہش کو درمیان سے باہر کیجیے کیونکہ یہ بات بیگانون کے لائق ہی اور اس سے مجھے غیرت آتی ہی کہ بیگانہ دار رہون اور فرمایا خلق وہ بات کہتی ہے جو اُنکو خدای تعالی کے ساتھ ہی۔ اور ابوالحسن وہ بات کہتا ہی کہ حق کو اُسکے ساتھ ہے۔ اور فرمایا تمیس برس ہوگئے کہ مین خلق کی طرف سے کچھ بات کہہ رہا ہون خلق تو اُسی گمان مین ہی کہ مین اُس سے باتین کہہ رہا ہون اور مین درحقیقت حق تعالی کے ساتھ باتین کہہ رہا ہون جیسے ایک بات مین بھی اس خلق کے ساتھ خیانت نہین کی ہی اسلیے کہ باطن سے حق تعالی کے ساتھ رہا ہون اور اگر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہان تشریف لاوین تو مجھے خاموشی نچاہیے اور فرمایا میرا باپ اور مان حضرت آدم علیہ السلام کے فرزندون سے تھے لیکن جہان کہ مین ہون نہ آدمی ہون اور نہ آدم۔ خداوند تعالی کے ساتھ رہتی جوانمردی اویس اور فرمایا ایک روز مین چت لیٹا تھا عرش کے گوشے سے ایک چیز قطرہ قطرہ میرے منھ مین ٹپکتی تھی اور اُسکی حلاوت میرے باطن مین پیدا ہوتی تھی اور فرمایا مین اور بایزید اور اویس قرنی ایک کفن مین تھے اور فرمایا تمام جہان مین جو شخص کہ زندہ مجکو نظر آیا وہ بایزید تھا نقل ہے کہ ایک آپ یہ آیت پڑھتے تھے کہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ آپ نے فرمایا کہ میرا بطش یعنی حملہ اُسکے بطش سے سخت تر ہی کیونکہ وہ عالم کو پکڑتا ہی اور مین اُسکی کبریائی کے دامن کو پکڑتا ہون اور فرمایا کہ میرے دل پر عشق کا ایسا نشان ہی کہ جہان مین نے کسی کو اُسکا رازدار نپایا کہ اُس سے کہون اور فرمایا قیامت کے روز حق تعالی مجھ سے فرمائیگا کہ میرے نزدیک آ اور جو کچھ مانگتا ہے مانگ مین عرض کرونگا خداوندا تو عالم تر ہے ارشاد ہوگا کہ مینے تیری ہمت تجکو دی حاجت مانگ مین عرض کرونگا الہی اُس جماعت کو چاہتا ہون کہ میرے وقت مین تھی اور وہ جماعت کہ میرے بعد قیامت تک میری زیارت کو آئی اور وہ جماعت کہ نہین آئی اور وہ جماعت کہ جسنے میرا نام سُنا اور وہ جماعت بھی کہ جسنے میرا نام نہ سُنا بس حق تعالی سے خطاب ہوگا کہ تو نے

Marfat.com

دنیا مین وہ کام کیے کہ ہمنے کیے اب ہم بھی وہ کرینگے کہ تو نے کیا تہین حق تعالے سب کو میری آگے
حاضر فرماویگا اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماوینگے اگر تو چاہے تو تیرے واسطے
بہ آگے جگہ خالی کرون مین عرض کرونگا یا رسول اللہ مین دنیا مین آپکے پیچھے تھا یہان بھی
آپکے پیچھے رہونگا پھر ایک نور کا بچھونا بچھاوینگے ابوالحسن مع اپنے خرقہ پوشون کے وہان
ستادہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُن پیروان کو کہ اولین اور آخرین مین شامل انکے
مین ہوے ظاہر فرماوینگے حق تعالی ابوالحسن کو اُنکے مقابلے مین لاکے فرماویگا ای محمد
یہ تیرے ضعیف ہین اور ابوالحسن ہمارا ضعیف ہے اور فرمایا حق تعالی نے میری طرف
خطاب کیا کہ جنھون نے کہ تیرے روضے [illegible] الٰہی پیاہی اُن سب کو تیرے طفیل مین ہمنے بخشدیا
اور فرمایا قیامت کے روز مین اپنے زیارت کرنے والون کی شفاعت نہ کرونگا بلکہ وہ خود
شفاعت دوسرون کی کرینگے اور فرمایا جسکو کہ ہمارا مقام دینا ہوگا اور جسکو کا ادنیٰ
ہوگا اسکا ادنی سے ادنی درجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے روز اس سے حساب نہ کرینگے اور
فرمایا کہ میرے باطن مین ندا آئی کہ [illegible] بسواے خفیہ کے تین بار
[illegible] کر یون ہی ندا آئی کہ [illegible]
ابوالحسن میرا ہے یعنی جب ابوالحسن مقام فنائیت مین ہوتا ہے [illegible] اور
جب مقام بقائیت مین آتا ہے جو کچھ کہ دیکھتا ہے [illegible] خود ہی کو دیکھتا ہے اور جو کچھ
ابوالحسن کہ دیکھتا ہے وہی ہوتا ہے اور فرمایا مین نے ساٹھ الکھ [illegible]
لگائین تب حق تعالی تک پونہچا باوجود اسکے کہ مین قدم سیڑھی کے نیچے [illegible]
رکھنے سے حق تعالی تک پونہچا تھا اور فرمایا لوگون کے درمیان [illegible]
کہ کل کو ملکو دیکھین گے یا نہین ابوالحسن [illegible] اور [illegible]
مجھے محبت کی بساط پر رکھے گا مین اسیر تیری دوستی [illegible]
ہیبت کی بساط پر رکھے گا مین دیوانہ ہو جاؤن گا تیرے [illegible]

Marfat.com

کہ نور اُنکا ظاہر ہوگا ہر دو حالت میں میں ہی ہونگا اور اُس حال میں میرا میں بنا
تو ہی ہے اور فرمایا خداوندا ایک شخص ہین کہ اُنھون نے مجھے تیری طرف بلایا یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خداوندا مین اُنکے بیٹے تمامی خلائق آسمانی اور زمینی
کو تیری طرف بلایا اور یہ بیان حقیقت ہر دو جہات شریعت کے ساتھ۔ اور ابوالحسن درمیان
میں نائب اور فرمایا مینے خداے تعالی کی طرف رخ کر کے عرض کی الٰہی خوشی تیری
ذات پاک سے ہے بہشت میں اور فرمایا حق تعالی سے ندا آئی کہ مینے تمامی خلائق کے
گناہ معاف کر دیے مگر اُس شخص کے کہ جسنے میری دوستی کا دعوی کیا تھا پھر تو مین نے
بھی کہا اگر اُس طرف سے معافی ظاہر نہین ہے تو اس طرف سے بھی ندامت ظاہر نہین
کی کوشش نہ کرنا کہ ہم بھی کوشش کرین کیونکہ ہم جو کچھ کہ کہہ چکے ہین اُس سے پشیمان
نہین ہے اور فرمایا خداوندا قیامت کے روز ہر شخص کا علاقہ و تعلق ٹوٹ جاے گا
مگر وہ علاقہ کہ میرے اور تیرے درمیان ہے ہرگز نہ ٹوٹے گا اور فرمایا الٰہی تیری نعمت
فانی ہے اور میری نعمت باقی ہے کیونکہ تیری نعمت مین ہون اور میری نعمت تو ہے
اور فرمایا الٰہی قیامت کے روز پیغمبر علیہم السلام نور کے ممبرون پر بیٹھین گے اور لوگ
انکا نظارہ کرینگے اور اولیا نور کی کرسیون پر بیٹھین گے اور خلق اُنکو دیکھے گی اور
ابوالحسن تنگی کی بساط پر بیٹھے گا تاکہ خلق تیرا نظارہ کرے اور فرمایا الٰہی تین چیزین
میری [illegible] ہین سوال ایک تو میری جان کہ مینے اسکو تجھ سے لیا ہے
[illegible] ہونگا دوسرے جبکہ رات و دن تو میرے ساتھ ہے کراما کاتبین کا درمیان
مین کیا کام [illegible] شکر [illegible] سوال نہین چاہتا کیونکہ اگر مین تیری یقین کا نور
[illegible] ایمان [illegible] اُسنے دست بردار ہون اور فرمایا اگر بندہ تمام
[illegible] ہین بھی کر جاوے تو بھی حق تعالی کی ہستی
[illegible] جو کچھ کہ اس سے لیا ہے اسکو واپس دیوے یعنی فانی نہووے اور

Marfat.com

…رمایا خداوندا مجھے ایسے مقام پر مت رکھ کہ مین کہون خلق اور حق یا کہون مین اور تو اپنے …منل سے مجکو ایسے مقام مین رکھ کہ مین بنا میرا درمیان مین نہو سب تو ہی تو ہو۔ اور فرمایا …داوندا اگر خلق کو آزردہ کرون جب مجھے دیکھین راستہ کترا کے نکلجاوین اور مینے اسقدر تجکو …زردہ کیا اور تو میری ساتھ ہی ہے کیونکہ یہ راہ یاکون کی ہے اور فرمایا الٰہی مین تجھ مین جنگل …ارتا ہون تاکہ تجھسے ظاہر ہون درمیان تمامی مخلوق کے یا فرد بنجاؤن ایسا کرنا پیدا ہوجاؤن …ور فرمایا جب دو ہوتے ہین دوسرا اسکا ہمتا ہوتا ہے جب ایک ہی ہوتا ہے بے ہمتا ہوتا ہے اور فرمایا الٰہی جو کچھ کہ میری ملکیت سے تھا مینے اسکو تیرے کار مین صرف کیا اور جو کچھ کہ تیری ملکیت سے تھا وہ بھی تیرے کار مین صرف کیا تاکہ میرا مین بنا درمیان سے اٹھ جائے اور توہی تو باقی رہے اور فرمایا مین ہر جگہ مین تیرا بندہ ہون اور تیرے رسولؐ کا چاکر اور تیری خلق کا خادم اور فرمایا مینے چار تکبیرین کہین ایک تو دنیا پر دوسری خلق پر تیسری نفس پر چوتھی آخرت پر پانچوین دیدطاعت پر بس اسقدر کو خلق کے ساتھ کہہ سکتا ہون باقی رہین انکو کہنے کی طاقت نہین اور فرمایا مین چالیس قدم چلا ایک قدم تو ان چالیس قدم کے ثری سے عرش تک تھا دوسرے قدمون کو بیان نہین کرسکتا اور فرمایا خداوندا جب تو مجھے یاد کرے تو میری جان قربان تیری ذکر پر ہوجیو اور جب میرا دل تجھے یاد کرے تو میرا نفس اور تن میری دل پر قربان ہوجیو اور فرمایا الٰہی جب کہ میرا تن درد کرتا ہے تو تو مجھے شفا دیتا ہے جب کہ مین توہی ہون اور درد ہو شفا مجھے کون دے اور فرمایا خداوندا تو نے مجکو اپنے واسطے پیدا کیا ہے اور مین بائیک بیٹھا ہی تیرے ہی واسطے پیدا ہوا ہون مجھے کسی مخلوق کا شکایت کرنا اور فرمایا الٰہی بعضی تیرے بندے نماز اور طاعت کو دوست رکھتے ہین اور بعضی حج اور غزا کو اور بعضی علم اور سجادے کو … ایسا کردے کہ میری زندگی اور دوستی سوای تیرے نہووے اور فرمایا خداوندا اگر دو تن اور کوئی دل نور کا ہوتا تو بھی تیری خدمت کے قابل نہوتا اب کیونکر ایسا پریشان دل اور تن تیرے لائق ہوسکتا ہے اور فرمایا خداوندا تیرے دوستون سے کوئی ایسا شخص … د … ب

Marfat.com

کہ تیرا نام جس طرح کہ لینا چاہیے لیتا ہے تاکہ مین اپنی بینائی کو اُسکے قدمون کے نیچے ڈالون اور فرمایا خداوندا مین دنیا مین جہانتک کہ قدرت رکھتا ہون ڈینگ مارونگا تو کل قیامت کو جو کچھ چاہے میرے ساتھ کرنا اور فرمایا الٰہی ایک جماعت ہے کہ قیامت کے روز شہید اُٹھے گی جو تیری راہ مین مقتول ہوئی ہے مین قیامت کے روز وہ شہید ہونگا کہ تیرے شوق کی شمشیر کا قتل کیا ہوا ہونگا اور ایسا درد رکھتا ہون کہ جب تک تیری ہستی باقی ہے وہ درد باقی ہے اور فرمایا تمامی کامون مین اوّل طلب ہوتی ہے پھر یافت مگر یہان اوّل یافت ہے پھر طلب۔ نامردون کے پانون مین چلتے چلتے آبلے پڑ گئے اور مردون کے جوتون مین گٹے پڑ گئے اور فرمایا ایک شخص ہوتا ہے کہ ستر برس مین ایک بار آگاہی پاتا ہے اور ایک ہوتا ہے کہ پچاس سال مین اور ایک ہوتا ہے کہ چالیس سال مین اور کوئی ہوتا ہے کہ تیس برس مین اور کوئی ہوتا ہے کہ دس برس مین اور کوئی ہوتا ہے کہ ایک سال مین ایک بار اور کوئی ہوتا ہے کہ ہر ماہ مین ایک بار اور کوئی ہوتا ہے کہ نماز کے وقت سے نماز کے وقت تک اور کوئی ہوتا ہے کہ اُسپر حکم چلتا ہے اور اُسکو اس جہان سے خبر نہین ہوتی اور فرمایا خبردار اسبات کو سمجھ کر یہ نہ کہدینا کہ مین مرد ہون جب تک کہ ستر برس تک اپنا معاملہ ایسا نہ دیکھے کہ اوّل تکبیر تو خراسان مین باندھے اور سلام کعبے مین پھیرے اور تو اوپر عرش تک دیکھے اور نیچے سے ثریٰ تک دیکھے اُسوقت تو جانے گا کہ بے نمازی ہون نمازی نہین ہون اور نامرد ہوت تو مین ہون اور فرمایا بعضی خلائق کعبے مین طواف کرتی ہے اور بعضی بیت المعمور مین طواف کرتی ہے اور بعضی عرش کے گرد اور جوانمرد اُسکی گلی کے طواف کرتے ہین اور فرمایا سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین لیکن مرد وہ شخص ہے کہ ساٹھ برس اُسپر اسطرح گذر جاوین کہ فرشتہ اُسپر کچھ نہ لکھے باوجود اسکے حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے اور حق کو ایک لحہ فراموش نہ کرنا کہتے ہین

Marfat.com

بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا کہ سال بھر سجدے مین رہتا تھا اور دوسرا تھا کہ [illegible]
دو سال تک سجدے مین رہتا تھا لیکن مشاہدہ یہی ہے کہ اِس اُمّت کو نصیب ہے
بندے کی ایک ساعت کی فکر اُنکے سال بھر کے سجدے کے برابر ہوتی ہے اور فرمایا
چاہیے کہ تو اپنے دل کو دریا کی موج کے مانند دیکھے پس ناگاہ ہی آگ موج کے درمیان
سے ظاہر ہوگی تن کو اُس آگ مین جلا پس سوختہ کے درمیان سے ایک درخت
پیدا ہوگا اور میوہ بقا کا اُس درخت سے ظاہر ہو جیا اصل ہوگا [illegible]
کھائیگا اُس میوہ کا رس حلق سے اُترتا ہے کہ تو اُسکی یگانگی [illegible]
اور فرمایا حق تعالی کے روے زمین پر ایسے بندے ہین کہ توحید کی قوت سے
اُنکے دل مین ایک ایسا نور کشادہ ہے کہ اگر عرش سے ثری تک جو کچھ کہ ہے اُس
مین گذر کرے تو وہ نور سب کو اِسطرح جلا ڈالے جس طرح کہ فروغ کے [illegible] باقی [illegible]
اور فرمایا جو کچھ کہ اولیاؤن کے اندر ہوتا ہے اگر اُس سے ذرے کے برابر اُن کے
دونون لبون کے درمیان باہر آوے تمامی مخلوق زمین و آسمان کی [illegible]
اور فرمایا حق تعالی کے ایسے بندے بھی ہین کہ جو رات کو اندھیرے [illegible]
لحاف اوڑھ کر بیٹھتے ہین آسمان کے ستارون اور ماہ کی رفتار دیکھتے ہین [illegible]
اور معصیت خلائق کی دیکھتے ہین جو فرشتے زمین سے آسمان پر جاتے ہین [illegible]
کی روزی دیکھتے ہین کہ آسمان سے زمین پر آتی ہے اور اُن ملائکہ کو [illegible]
آتے ہین اور پھر طرف آسمان کے جاتے ہین دیکھتے ہین اور [illegible]
نیچے دیکھتے ہین اور فرمایا مردان خدا ہمیشہ زندہ تھے [illegible]
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ بعض نے اِسطرح سُنا کہ نہ ہم نے معنی کیا [illegible]
اور فرمایا حق تعالی اپنے اولیا کے ساتھ لطف کرتا ہے [illegible]
اور فرمایا ہو کہ خدائے تعالی کی مدد سے خدا کو دیکھتا ہے خلق [illegible]

Marfat.com

مثال جان کی مثل اُس مُرغ کے ہی کہ ایک پر اُسکا مشرق مین ہو اور ایک پر مغرب مین اور پانٔون تحت ثری پر اور سر اُس جگہ کہ نشان نہین دی سکتے اور فرمایا دوست جب دوست کے پاس حاضر ہوتا ہی تمامی دوست کو دیکھتا ہی اور خود کو نہین دیکھتا اور فرمایا جسکے دل مین گر یہ اندیشہ آوے کہ اُسکو استغفار کرنا چاہیے وہ دوستی کے لائق نہین اور فرمایا جوانمردون کے راز کو حق تعالی اِس جہان مین اور اُس جہان مین آشکارا نہ کریگا اور وہ خود بھی آشکارا نہ کرینگے اور فرمایا تھوڑی سی تعظیم سبب سے علم اور عبادت اور زہد سے بہتر ہی اور فرمایا جب حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا لَن تَرَانِي تمامی جوانمردونکی زبان کو اِس سوال کے پیش کرنے سے خاموش کر دیا اور فرمایا جوانمردونکی آنکھین حق تعالی کے غیب پر لگی رہتی ہین تاکہ وہان سے وہ چیز اُنکے دِل پر نازل ہو کہ انبیا اور اولیا علیہم السلام نے اُسکا ذائقہ چکھا ہے اور یہ بھی اُسکا مزہ چکھین اور حق تعالی نے جوانمردون کے دل پر وہ بارِ گران رکھا ہی کہ اگر اُس بار کا ایک ذرّہ تمامی مخلوق کے اوپر رکھدین فانی ہو جاوین چونکہ اپنے اولیا کو خود نگاہ رکھتا ہی وہ اُس بار کو کھینچ سکتے ہین وگرنہ ہڈیان اور پٹھے اُنکے آپس سے جُدا ہو جاتے اور فرمایا حق تعالے کے روے زمین مین ایسے بندے ہین کہ جب وہ خدا کو یاد کرتے ہین شیر اُسکی ہیبت سے دھاڑنے سے باز رہتے ہین اور مچھلیان چلنے سے باز رہتی ہین اور آسمان کے ملائکہ مین تہلکہ پڑجاتا ہی آسمان اور زمین اور ملائکہ اُس ذکر کے نور سے منور ہوتے ہین اور کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ زمین لرز اُٹھتی ہی لوگونکو خیال گذرتا ہی کہ بھونچال آگیا اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عرش سے ثری تک کانپ اُٹھتا ہی اور فرمایا تین جگہ ملائکہ اولیا سے ہیبت زیادہ رکھتے ہین ایک تو ملک الموت نزع کے وقت مین دوسرے کراما کاتبین لکھنے کے وقت مین تیسرے منکر نکیر سوال کے وقت مین اور فرمایا جسکو کہ حق تعالے سرفراز فرماتا ہی اُسکو وہ پاکی عطا کرتا ہی کہ جسمین آلودگی اور تاریکی کو دخل نہین ہوتا اور وہ قدرت دیتا ہی کہ جو کچھ کہتا ہے درمیان کاف اور نون یعنی لفظ کُن کے

Marfat.com

ھوتا ہی اور فرمایا ندا آئی خداوند تعالیٰ کی طرف سے کہ ای میرے بندے جس چیز کو کہ تو
دل کی سعی سے ڈھونڈھ رہا ہے نہین پا سکتا اسلیے کہ اُسکا اوّل اور آخر نہین پس تو کیسے
اُسکو پا سکتا ہی اور یہ راہ ایسی راہ ہی کہ اُسمین خداوند تعالیٰ ہی کی مدد سے خداوند تعالےٰ
تک پہونچ سکتا ہی کوئی بندہ اپنی قوّت سے ایک قدم بھی اِس راہ مین چل سکے کیا مجال
اور فرمایا جب مینے اپنی عمر کی طرف دیکھا تو اپنی ستّر برس کی طاعت کو ایک ساعت کے برابر
دیکھا اور جب اپنی معصیت کی طرف دیکھا تو اپنی عمر کو نوح علیہ السّلام کی عمر سے دراز تر پایا
اور فرمایا جب تک کہ مینے یقین سے نہ جانا کہ میرا رزق اُسپر ہے مینے ہاتھ کو کام سے
نہین روکا اور جب تک کہ مینے خلق کی عجز کو نہین دیکھا مینے پُشت خلائق کی طرف
نہین کی۔ اور فرمایا اِسطرح زندگانی کرو کہ کراماً کاتبین کو واپس بھیجدو اور اگر اِسطرح نہین
کر سکتے ہو تو اِسطرح ضرور زندگانی کرو کہ رات کے وقت تو دیوان اُنکی ہاتھ سے لے لو
اور جسکو کہ چاہو مٹادو اور جو چاہو لکھدو اور اگر یہ بھی نہین کر سکتے ہو تو بے ادبی بات
یہ ہی کہ ایسے تو بچاؤ کہ جب ملائکہ حق تعالیٰ کے حضور مین لوٹ کر جائین تو عرض کرین کہ
نیکی کی اور بدی نہین کی اور فرمایا مردانِ راہ خدا کو اندوہ اور شادی نہین ہوتی اور اگر
ہوتی بھی ہی تو اُسی جلّ شانہٗ سے ہوتی ہے اور فرمایا خداوند تعالیٰ کے ساتھ صحبت
رکھو خلق کے ساتھ مت رکھو اسلیے کہ دوست رکھنے کے لائق خداوند ہی ہی اور فرمایا
کوئی ہوتا ہی کہ تین روز مین گنے جاتا ہی اور لوٹ آتا ہی اور کوئی ہوتا ہی کہ ایک رات اور
دن مین اور کوئی ہوتا ہی کہ ایک لمحے مین جاتا بھی ہی اور آتا بھی ہے اور یہ قدر [illegible]
اور فرمایا جب تک حق تعالیٰ جلّ جلالہٗ بندے کو خلائق کے درمیان [illegible]
خلق سے جُدا نہین ہوتی مگر ہان جب کہ اُسکے دل کو تمامی خلق سے جُدا کرتا ہی یعنی مخالف
مین اُسکی فکر نہین رہتی اُسکی نگاہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ رہتی ہی یعنے اُسکے دل مین فکر
باقی نہین رہتی اور فرمایا حق تعالیٰ قادر ہی کہ کسی کو ایک جگہ مین رکھے اور اُسکو تمامی

Marfat.com

جگہیں اُسی جگہ سے دکھاوے اور فرمایا حق تعالیٰ ہر مومن کو ہیبت اور رُعب و داب
چالیس ملائکہ کی عطا کرتا ہے اور یہ کمتر درجہ ہے کہ اُسکو عطا کرتا ہے اور اُس ہیبت کو
خلق سے پوشیدہ رکھتا ہے تاکہ خلق اُنسے ملے جُلے اور فرمایا اگر کوئی ایک جگہ بیٹھا ہو اور
نظر اُسکی اپنی جھونٹا پر پڑے تو روا ہے اور فائدے حاصل کرے لیکن تعریف کا
خواہان نہو اور فرمایا اگر حق تعالیٰ جل جلالہٗ وعظم شانہٗ کو تو عقل سے پہچانیگا علم تیرے
ساتھ ہوگا اگر ایمان سے پہچانیگا راحت تیرے ہمراہ ہوگی اور اگر معرفت سے پہچانیگا
درد و غم تیرے ہمراہ ہوگا اور فرمایا علی دہقانؒ نے کہا ہے کہ آدمی ایک ناصواب نزدیکی
کرنیسے ہزار سالہ راہ حق تعالیٰ سے دور پڑتا ہے اور فرمایا کسی کو اُستاد نہیں بنایا کیونکہ
جانتا تھا اور اُستاد حق تعالیٰ ہے لیکن مینے خدمت سب پیرون کی کی نقل ہے کہ ایک دانشمند نے
شیخ سے سوال کیا کہ عقل اور ایمان اور معرفت کی جگہ کہان ہے آپنے جواب فرمایا
کہ تم اُنکی علامت بیان کردو مین تمکو اُنکی جگہ بتاؤن یہ سنکر دانشمند رو دیا۔ لوگون نے شیخ
سے پوچھا کہ رسیدہ مرد کیسے ہوتے ہین اور وہ کون ہین آپنے فرمایا کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیونکہ آنحضرت تو وہ محبوب کبریا ہین کہ نہ ایسا کوئی ہوا ہے اور
نہوگا مرد وہ ہے کہ کوئی مخلوق دُنیا مین اُسکو نہیں پاتی اور یاد رکھو جب تک مخلوق ہیگا
ہرگز نہ اُسکو پا سکیگا یعنی عالم امر سے ہو نہ عالم خلق سے اور فرمایا مرد جس مقام مین کہ ہین
کچھ وہان سے نہیں کہتے جب نیچے آتے ہین تو کلام کرتے ہین تاکہ سُننے والے کی سمجھ مین
آوے اور فرمایا خلق فخر کرتی ہے اُس چیز پر کہ جانتی ہے جب تک کہ جانتی ہے کہ کچھ نہیں جانتی
جبکہ یہ جان لیا کہ کچھ نہیں جانا تو اپنی دانش سے شرماتی ہے اُسوقت معرفت درجۂ کمال کو
پہنچتی ہے اور فرمایا حق تعالیٰ کو وہم سے جاننا لائق نہیں گمان ہی جاننا ممکن نہیں
پھر اگر کہیں تو کہنے نہ لگے کہ مین اُس جل شانہٗ کو جانتا ہون درحالیکہ تو اُسکو نہ جانتا ہوگا
خدائے تعالیٰ کو اسطرح جاننا لائق ہے کہ جسقدر تو پاک عز اسمہٗ کو جانتا جائے یون ہی کہتا جائے

Marfat.com

کا شک ہے میں اُسکو اس سے بہتر جانتا۔ اور فرمایا سعید بندہ وہی ہی کہ اپنے خدا و ند سے زندگانی میں لوٹنے نہ مر کرکے اور۔ فرمایا جب حق تعالی بندے کو اپنی طرف راہ دکھاتا ہی سفر اور قیام اُس بندے کا اُسکی یگانگی میں ہوتا ہی یعنے سفر اور اقامت اُسکی خفیہ ہوتی ہی اور فرمایا جو دل کہ بیمار حق کا ہووے بڑا مبارک دل ہے اسلیے کہ اُسکی شفا بھی حق تعالی ہوگا اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے ساتھ زندگانی کرتا ہی دیکھنے کے قابل جو چیزین ہین اُن سب کو دیکھتا ہے اور سننے کی قابل جو باتین ہین اُن سب کو سنتا ہی اور کرنے کے لائق جو کام ہین اُن سب کو کرتا ہی اور جاننے کے لائق جو باتین ہین اُن سب کو جانتا ہی اور فرمایا صوفیاے کرام کے انکار کے آگے دوسرون کی زمین اور آسمان کے برابر طاعت کچھ وقعت نہین رکھتی بس مقام تامل ہے کہ جب انکار اس درجے پر ہی تو طاعت اُن بزرگان دین کی کس مرتبے پر ہوگی اور فرمایا اس راہ مین ایک بازار ہے کہ اُسکو بازار طریقت جوانمردان کہتے ہین وہان اچھی اچھی صورتین ہین جب وہ نہ دیکھے یعنی سالکین وہان پہنچتے ہین وہان قیام نہین کرتے اور پوشیدہ نہ رہے وہ صورتین کرامات ہین طاعت ریاضت زہد عبادات ہین دنیا۔ آخرت۔ لطف بہشت وغیرہ ہین۔ جہان کہ انکی طرف سالک نے رُخ کیا رہا پھر حق تعالی تک پہنچنا محال پس بندے کے لیے وہی بہتر کہ تمامی خلق کو چھوڑ کر خدا کے ساتھ خلوت نشین ہو سر سجدے مین رکھے اور لطف کے سمندر سے عبور کرے جہان تک کہ وہ چیزین کہ حق تعالی سے بیگانہ ہین اُنکو ترک کرتا چلا جائے یہانتک کہ اُسکی وحدانیت مین ایسا مستغرق ہو کہ خود درمیان نہ رہے اور فرمایا علم کے لیے ایک ظاہر ہی وہ وہی ہی کہ علما سے ظاہر کہتے ہین اور ایک باطن ہے وہ وہی ہے کہ جوانمرد کہتے ہین اور ایک باطن کا بھی باطن جوانمردون کا راز ہے حق تعالی کے ساتھ کہ خلقیت کو وہان راہ نہین ہے اور فرمایا جب تک تو دنیا کا طالب ہے گا دنیا تجھپر بادشاہ رہے گی اور جب تو اُس سے منہ پھیر لیگا تو اُسپر بادشاہ بنے گا اور فرمایا فقیر وہ شخص ہے کہ اسکو دنیا اور آخرت سے سروکار نہو

Marfat.com

اور اُسکی رغبت ان دونون کی طرف ہنو کیونکہ دُنیا اور آخرت اُس سے حقیر تر ہین کہ اُنکو دل کے ساتھہ کوئی بھی نسبت اور تعلق نہین ہوسکتا اور فرمایا جسطح کہ تجھہ سے نماز نہین طلب کرتے ہین وقت سے پہلے اِسیطح تو بھی روزی مت طلب کر وقت سے پہلے اور فرمایا جوانمردی ایک ایسا دریا ہی کہ تین چشمے اُس سے جاری ہین ایک تو سخاوت دوسرے شفقت بر خلائق تیسرے بے نیازی از خلق و نیازمندی بحق اور فرمایا نفس کہ بندی سے نکلکر حق تعالی تک جاتا ہی بندے کو آسایش پونہچاتا ہی لیکن وہ نظر کہ حق تعالی سے بندے کی طرف آتی ہی بندے کے لیے رنج اور بلا ہوتی ہی اور فرمایا حال والے کو حال سے خبر نہین ہوتی اور اگر خبر ہووے وہ علم ہووے نہ حال اور فرمایا یا تو کسی کو حق تعالے کی طرف راہ ہی یا کسی کو حق تعالے کی طرف راہ نہین ہے۔ تمامی مخلوق کو ابوالحسن مین جگہہ ہے مگر ابوالحسن کو ایک قدم کی بھی جگہہ لینے مین نہین ہی۔ اور فرمایا حق تعالے جس قوم سے کہ ایک کو سرفراز فرماتا ہی ساری قوم کو اُسکے طفیل مین بخشتا ہی اور فرمایا ایک قوم کو اپنی دوستی مین لیا اور گھوڑے پر سوار کیا تاکہ رعیت کی داد دیتی رہے اور ایک قوم کو اپنی دوستی مین لیا اور اُنکو خلق سے جُدا کیا اور ارشاد کیا کہ گوشے مین بیٹھو اور رُخ میری طرف کرو اور فرمایا مرد کہ عروج پکڑتے ہین پاکی سی پکڑتے ہین نہ عمل کی زیادتی سے اور فرمایا اگر ذرّے کے برابر اپنی خوبی کو تجھپر ظاہر کرے تو عالم مین تجھے کوئی نہ ملے گا کہ تو وہ خوبی اُس سے سُنے یا اُس سے کہے اور فرمایا علما کہتے ہین کہ ہم وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین لیکن درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہم ہین کیونکہ جو جو صفات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تھین بعض ہم رکھتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے اور فقر کو آنحضرت نے اپنے اوپر اختیار فرمایا ہمنے بھی اپنے اوپر اختیار کیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باسخاوت تھے باخلق نیکو تھے۔ اور بے خیانت تھے اور بادیدار حق جل جلالہ تھے رہنمائی خلق تھے بے طمع تھے خیر اور شر کو حق تعالی کی طرف سے دیکھتے تھے خلائق

کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عیش و راحت نہ تھا اسیئے وقت کے [illegible]
خلق جن چیزون سے ڈرتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن چیزون سے [illegible]
اور جن چیزون کے ساتھ کہ خلق اُمید رکھتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور کسی چیز پر غرہ نہ تھا یہی تمامی صفات جو انہ دو دن مین ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایک ایسے بے نہایت دریا ہین کہ اگر ایک قطرہ اُس دریا سے باہر آتا تو [illegible]
اہل عالم غرق ہوجاتے اور فرمایا اس قافلے مین کہ ہم ہین اس قافلے کا [illegible]
پیش رو حق تعالیٰ ہی اور بعد حق تعالیٰ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور [illegible]
یعنے کلام مجید اور سنت نبوی ہی اور بعد اسکے [illegible] صحابہ کرام و فقہائے عظام رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم الی یوم القیام خوش حال اُن لوگون کا کہ اس قافلے مین ہون [illegible]
یون باہم پیوستہ ہون لیکن ابوالحسن کی جان نے [illegible] کے ساتھ [illegible]
اور فرمایا بہت کوشش کرنا چاہیے تاکہ تو جانے کہ تو اُسکے لائق [illegible]
چاہیئں تاکہ تو دیکھے کہ تو اُسکے [illegible] اور [illegible] اور فرمایا اگر تو [illegible]
دلیل طلب کرینگے لیکن جب وہ دلیل ظاہر ہوگی تو وہان [illegible]
اس دعوے پر باہر آتا ہی اُسکو عیب لگتا ہی اور فرمایا جو کچھ تو چاہتا ہی [illegible]
وہ ہی کہ بندے کو نفس و رجاہ نہ ہووے کیونکہ قیامت کو خلق دشمن [illegible] ہمارا
خصم خداوند ہی جبکہ خصم وہ ہووے معاملہ کبھی فیصل نہ ہووے [illegible]
اور ہمنے بھی اُسکو خوب مضبوط پکڑ لیا اور فرمایا خدا تعالیٰ کے ساتھ [illegible]
کیونکہ عالی ہمتی سب چیزین تجکو دیگی مگر خداوند [illegible]
کہ مین تجکو دون تو کہہ کہ [illegible] صفت [illegible]
بے خواست اللہ کے ہر چیز [illegible]
بی ہو اور فرمایا تو کب تک [illegible]

Marfat.com

اللہ سب نے خودی سے یا کہ اللہ اُسکے لائق اور فرمایا بعضے آتے ہین گناہ کے ساتھ اور بعضے
آتے ہین طاعت کے ساتھ لیکن یہ وہ طریقت نہین ہے کہ اُسمین کسی چیز کو سمائی ہو۔ تو ہر دو کو
فراموش کریں کیا باقی رہا۔ اللہ اللہ اور فرمایا جو کہ وقت گفتار کے یا اندیشے کے خدای تعالے
کو اپنے ساتھ نہین دیکھتا ہے اِن دونون جگہون مین بڑی بڑی آفتون مین گرفتار رہوتا ہی
اور فرمایا سب خلق چاہتی ہی کہ یہان سے یعنی اِس دُنیا سے کچھ ایسی چیز وہان یعنے
آخرت مین لیجاوے کہ لائق وہان کے ہو اور یہان سے کوئی ایسی چیز وہان نہین
لیجا سکتے کہ لائق وہان کے ہو مگر ہان یہان سے ایک چیز وہان لیجانا چاہیے کہ وہان
غریب و نادر ہے اور وہ نیستی ہی اور فرمایا امام وہ ہی کہ جسنے سب راہین طی کی ہون۔ اور فرمایا
کہ آسمان اور زمین کی خلائق کی طاعات سے وہان کیا زیادتی اور رونق ظاہر ہوئی ہے
کہ تیری طاعات سے وہان زیادتی اور رونق ظاہر ہوگی اپنی عبادت کے معاملے پر کیا گردن
بلند کرتا ہی ارے معاملہ اتنا تو چاہیے کہ شریعت کا حق تو کچھ تجھپر باقی نہ رہے۔ اور علم
اتنا بس ہے کہ تو امر و نہی کو جانے اور یقین اسقدر کافی ہی کہ تو جان جائے کہ جو کچھ
روزی کہ تیرے مقدوم مین ہی بیشک تجکو پونچے گی۔ اور زہد سے اسقدر کافی ہی کہ تو
جان جائے کہ جو کچھ کہ تو کھاتا ہے تیری روزی ہی تا کہ تو اپنے دل مین نہ کہی کہ اس سے
کھاؤنگا یا وہ کھاؤنگا اور فرمایا اگر حق تعالی کسی بندے کو اسقدر مرتبہ عطا فرماوے
کہ درجۂ یقین تک پونچے پھر اگر اِس بندے کے دل مین یہ گذرے کہ کیا اچھا ہوتا
کہ میرے رفیقون سے کوئی مجکو اِس مرتبے پر دیکھتا۔ وہ نیک مرد نہین اور فرمایا اگر
تجکو چاہیے کہ آسمان اور زمین اور اُسکے اہل کی صفت پہچانے اُسکے بعد خدای تعالی کو
جانے تو راہ تجھپر دراز ہوگی بہتر ہے کہ یقین کے نور سے چل تا کہ راہ تجھپر کوتاہ ہووے
اور فرمایا ہمیشہ اُس مقام مین کھڑا ہو اور کہہ اللہ تا کہ تو فنا ہووے اور فرمایا ہر ایک چیز پر
کھانا پینا ہووے اُس وقت کہ تو پانی کے چشمے پر گذر کرتا ہی اُسپر مت گذر بلکہ گذر دریا پر کر

Marfat.com

اور پانی سے اپنی خون جگر پر کفایت کرتا رہ تاکہ وہ کہ تیرے پیچھے آویں جانے کہ عاشق
اور مست اور سوختہ اس راہ گئے ہیں اور فرمایا جب تو نیکوں کا ذکر کرتا ہے ایک سفید ابر
آتا ہے اور رحمت برستی ہے اور جب تو حق تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے ایک سبز ابر نمودار ہوتا ہے
اور عشق برستا ہے اور نیکوں کا ذکر عام کے لیے رحمت ہے اور خاص کے لیے غفلت ہے اور
فرمایا مومن کا گلہ ہر کوئی کرتا ہے سوائے تین کے ایک حق تعالیٰ دوئم حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم سوئم مومن پاکباز اور فرمایا سفر پانچ ہیں اول پاؤں سے دوئم
دل سے سوئم ہمت سے چہارم دید سے پنجم فنائے نفس سے اور فرمایا میں نے عرش کی طرف دیکھا تاکہ
مردوں کے درجوں کی نہایت دریافت کروں میں نے درجوں کی نہایت میں دیکھا کہ سب
مردان خدا وہاں بے نیاز تھے اور یاد رکھو مردوں کی بے نیازی انکا ثابت رہنا ہے
جب کہ انکی نظر خداوند تعالےٰ کی پاکی پر پڑتی ہے اپنی بے نیازی کو دیکھ پاتے ہیں
فرمایا وہ مرد کہ حق تعالیٰ تک گئے ضرور کوئی ایسی چیز خداوند تعالیٰ سے انپر نازل ہوتی
کہ جو کچھ کہ انمین تھا اس چیز کی برکت سے انسے جاتا رہا اور فانی ہوا جیسے ذرات وجود
فنا و نابود ہونا کہ ایک خدا سے جو چیز آتی ہے سب کی جائے اپنی کر لیتی ہے بندوں کے جو
طاعت کہ اُسکے وجود میں آتی ہے اُسے جدا کر دیتی ہے اور وہ دیکھنے سے اُس طاعت کے
فانی ہوتے ہیں اور فرمایا ہزار مرد شرع میں چلتے ہیں تب کہیں ایک ظاہر ہوتا ہے
کہ شرع اسمیں چل رہی ہے اور فرمایا صوفی کے لیے نانوے عالم ہیں ایک عالم اُن
عرش سے ہے ثریٰ تک اور مشرق سے مغرب تک دوسرے باقی ہے اٹھانوے سو وہ بیان سے
باہر ہیں اور فرمایا صوفی مثل ذرے کے ہے لیکن اسکو آفتاب کی حاجت نہیں ہے اور مانند
رات کے ہے پر اسکو چاند اور ستاروں کی حاجت نہیں ہے اور فرمایا … جو جاتا ہے
چاہتا ہے کہ راہ اسکو دکھاوے بس مشکلات اور سیر کوتاہ ہو جاتی ہے اور فرمایا کھانا پینا حرام مردوں
کا حق تعالیٰ کی دوستی ہووے اور فرمایا جو شخص زمانے سے گذرا اسکا ذکر نہ کریں زیبا ہے

Marfat.com

وہ شخص کہ جانتے ہیں اسکا ذکر کچھ نہیں کر سکتے اور فرمایا حق تعالی اپنے اولیا کے دل پر
دوست بینائی رکھتا ہی پھر اس بینائی پر دوسری بینائی رکھتا ہی اور اسیطرح اس بینائی پر
دوسری بینائی رکھتا ہی یہانتک کہ تمامی بینائی اسکی خداوند خود ہوجاتا ہے اور فرمایا
حق تعالی نے اپنی ہستی سے کچھ ایک چیز اپنے مردون مین ظاہر کی ہی اگر کوئی عرض کے
کہ مخلوق ہے تو یہ ظاہر کرتا ہی کہ اسپر دلیل نور اللہ کا ہی کہ خَلَقَ الْخَلْقَ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ
عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ اور فرمایا جب حق تعالی بندے کو اپنی طرف بلاتا ہی اگر چاہتا ہی راہ اسپر
کشادہ کر دیتا ہی اور فرمایا حق تعالی تمامی انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ کو پیاسا لاتا اور
پیاسا لیجاتا ہی اور فرمایا وہ دریا نہیں ہے کہ کوئی کشتی کو ڈر دینے سے بچائے گیا ہو ہزارون
... کنارے سے بے غرق ہوئے اگر کوئی دریا تک نہ پہنچا یہان خدای تعالے سے
اور فرمایا جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین تشریف لیجا دینگے
... کو ملاحظہ فرماوینگے تو بہت سی مخلوق ہوگی کہ انکو دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت ... فرماوینگے الٰہی یہ قوم کس طرح سے بہشت مین داخل ہوگئی یہ قوم کس طرح سے یہان
آگئی ... ارشاد ہوگا کہ میری رحمت اور جنکو کہ ہم اپنی رحمت سے بہشت مین داخل کرتے ہین
... دروازون سے داخل کرتے ہین چونکہ جوانمرد فانی ہوئی ہین لہذا حق تعالے
... راہ سے لیجائیگا کہ اس راہ مین خلق کو دخل نہوگا اور فرمایا بندے سے
... تک ہزار منزلین ہین اوّل منزل کرامات اسکی ہی اگر بندہ کم ہمّت ہوتا ہی
... اترپڑتا ہی اور تمامی مقامات سے محروم رہتا ہی اور فرمایا دو طریق ہین
... ہدایت دوسرے طریق ضلالت۔ پس راہ ضلالت وہ ہی کہ بندے سے خدا
کی طرف ہووے اور راہ ہدایت وہ ہی کہ خدا سے بندے کی طرف ہووے پس اگر کوئی
... مین ... پہنچا ہون وہ نہین پہنچا اور جو کوئی کہ کہے مجکو خدا تک پہنچایا ہے
... پہنچا ہوا اور فرمایا جسنے کہ اس حق شانہٗ کو پایا پھر خود باقی نرہا اور جسنے کہ اسکو پایا نہ مرا

Marfat.com

اور فرمایا غیب کے عالم سے ذرّہ کے برابر عشق آیا اور سب محبّون کے سینون کو سونگھا کسی شخص کو محرم نہ پایا پھر غیب کو واپس گیا اور فرمایا ہر سَو برس مین ایک ایسا شخص مان کے رحم یعنی بچہ دان سے ظہور کرتا ہی کہ وہ حق کی یگانگی کے لائق ہوتا ہی اور فرمایا حق تعالی کے ایسے بندے ہین کہ مشرق اور مغرب اور اعلی اور ثری انکے سینے کے گوشہ مین کچھ قوت نہین رکھتا اور فرمایا جس دل مین کہ خدا کے سوا اور کوئی چیز بھی ہو اگر تمامی طاعت سے بھرا ہو تو بھی مُردہ ہی اور فرمایا چالیس برس ہو گئے کہ میرے اور میرے دل کے درمیان جُدائی واقع ہوئی ہی اور فرمایا تین چیزون کا نگاہ رکھنا دشوار ہے اوّل حق تعالی کے راز کو خلق سے باوجود صحبت خلق کے پوشیدہ رکھنا دوم زبان کو خلق کے ساتھ نگاہ رکھنا سوم عمل کی پاکی کو نگاہ رکھنا اور فرمایا کوئی چیز بندے اور حق تعالی کے درمیان حجاب نہین کرسکتی مگر نفس اور سارے مرد نفس کے ہی شاکی رہے ہین حق تعالی کے سامنے اور پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اسی کے شاکی رہے ہین اور فرمایا دین کو شیطان سے وہ فتنہ نہین ہے کہ دو شخصون سے ایک عالم حریص دوسرا زاہد بے علم اور فرمایا دیکھو ابلیس سے بے خطر نہ رہو کیونکہ وہ سات سَو درجون مین معرفت سے سخن کہتا ہی اور فرمایا سب سے بڑا کام خداوند تعالیٰ کا ذکر ہے بعد اسکے سخاوت اور تقوی اور صحبت صالحون کی اور فرمایا اگر تو ہزار فرسنگ بھاگے اس خیال سے کہ سلطانیون سے کسی کو نہ دیکھے تو تو نے یہ کام بڑے فائدے کا کیا ہوگا اور فرمایا مومن کی زیارت کرنا سَو حج کے ثواب کے برابر سمجھنا چاہیے کیونکہ مومن کی زیارت کا ثواب ہزار دینار کے صدقہ دینے سے زیادہ ہے اور جب کہ مومن کی زیارت نصیب ہو یقینی جانے کہ حق تعالی نے اسپر رحمت فرمائی ہے اور فرمایا پانچ قبلہ [illegible] مومنون کا قبلہ خانہ کعبہ ہے اور دوسرے پیغمبرون اور انکی [illegible] بیت المقدس تیسرے ملائکہ کا قبلہ آسمان مین بیت المعمور چوتھے دعا کا قبلہ عرش پانچوین جوانمردون کا قبلہ خداوند تعالی جل جلالہٗ قال اللہ تعالی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اور فرمایا یاد حق تعالی

Marfat.com

تمامی بلا اور خطر ہے دس جگہ زہر کھانا پڑتا ہے لیکن گیارھوین جگہ شکر ہے اور فرمایا
جب تک تجھے نہ پکارین مت ڈھونڈھ کیونکہ جو کچھ کہ تو ڈھونڈھے گا اگر اُسکو پا بھی جاویگا
وہ تجھ ہی مین رہیگا اور تیرے ہی مثل ہوگا اور فرمایا نافع علم وہ ہے کہ تو اُس کا
والبتہ ہووے اور اُسپر عمل کرے اور عملون مین سے بہتر عمل وہ ہے کہ تجھپر فرض ہے
اور فرمایا جب بندہ اپنی عزت خدا کو دیتا ہے خدا ے تعالیٰ اپنی عزت اُسکی عزت پر رکھکر
پھر بندے کو دیتا ہے تاکہ خداے تعالیٰ کی عزت سے عزیز ہووے اور فرمایا خردمند خداے تعالیٰ
کو دل کے نور سے دیکھتے ہین اور دوست یقین کے نور سے اور جوانمرد معائنہ کے نور سے
لوگون نے پوچھا آپنے خداوند کو کہان دیکھا آپ نے فرمایا وہان کہ اپنے آپ کو نہ دیکھا
اور فرمایا کچھ لوگ تھے کہ اُنھون نے اپنے کا نشان دیا پر افسوس تجھے کہ ہمارا یہ نشان دینا
کہ پالیا یہی ایک حجاب ہے اور فرمایا کہ جبکہ دل مین اندیشہ حق اور باطل کا آتا ہے
اُسکو ہم رسیدون سے نہین شمار کرتے اور فرمایا مین یہ نہین کہتا ہون کہ عمل کرنا چاہیے بلکہ
یہ کہتا ہون کہ تو جانے کہ جو کچھ کہ تو کرتا ہے خود تو کرتا ہے یا تیرے ساتھ کرتے ہین جو کچھ کہ تو خود
کرتا ہے وہ تجھے دیتے ہین اُسکا کرنا مثل اُس سوداگر کے ہے کہ اپنے آقا کے مال سے تجارت
کرتا ہے جبکہ پونجی آقا کو لوٹاوے گا خود تہیدست و مفلس رہ جاویگا اور خالی ہاتھ اپنے گھر کو
جاویگا اور فرمایا اوّل تیرے خداوند ہے اور آخر بھی تیرے خداوند ہے اور درمیان مین بھی
وہی خداوند ہے تیرا بازار اُسی سے روا ہے بغیر تیرے۔ اور جو کہ اپنا حصہ بازار دیکھیگا
اُسکا وہان راہ نہین ہے اور فرمایا عبادت تمام مجاہدون کی تین چیز سے باہر نہین ہے
یا تو طاعت تن ہے یا ذکر زبان یا فکر دل پس انکی مثال مثل اُس پانی کے ہے کہ دریا
مین گیا اور ملگیا پھر پتا نہین کہ کہان گیا جملہ معاملے تیری اور اُن جوانمردون کے اسیطرح
غرق اور ناپید ہو گئے پس جوانمردی وہ ہے کہ تو اپنے فعل کو نہ دیکھے کیونکہ تیرا فعل مثل
چراغ کے ہے اور وہ دریا مثل آفتاب کے۔ جب آفتاب نکلتا ہے پھر چراغ کی حاجت نہین رہتی۔

Marfat.com

اور فرمایا ای جوانمردو ہوشیار ہو کہ حق تعالےٰ کو مرقع اور سجادے سے نزدیک سکو گے بس جو کہ اس دعوے کے لیے باہر آتا ہو آزمایش مین آتا ہے اور فرمایا جسنے نفس کی ایک آرزو کو پورا کیا ہے ہزار اندوہ وغم اُسکو حق تعالیٰ کی راہ مین کھانے پڑینگے اور فرمایا جبکہ حق تعالیٰ خلائق کی روزی تقسیم کرتا تھا اندوہ وغم کو جوانمردون کا حصّہ کیا اور اُنھون نے یعنی جوانمردون نے اُسکا یعنی اندوہ وغم کا شکریہ ادا کیا اور اُسکو قبول کیا۔ اور فرمایا جوانمردون کو حق تعالیٰ کی راہ مین اسقدر خوشی ہو کہ لوگون کی صحبت سے بیزار ہین اور خلق سے اپنے احوال کو چھپاتے ہین جبکہ مشہور ہوجاتے ہین اور لوگ اُنکو جان جاتے ہین تو اُنکا عیش ایسا ہوجاتا ہی جیسا کہ بے نمک کا کھانا اور فرمایا حق تعالیٰ تمھین توفیق دے کہ تم اپنے نیک اور بد عمل کو بھول جاؤ اور ہمیشہ خدا کی یاد مین مشغول رہو اور فرمایا جوانمرد ہاتھ عمل سے نہین اُٹھاتے جب تک کہ عمل ہاتھ اُنسے نہین اُٹھا [illegible] فرمایا بندے کا حق تعالیٰ کی تقدیر پر رضامند ہونا ایسے ہزار ہا عمل خیر سے کہ حق تعالیٰ کے یہان مقبول ہون افضل و اعلیٰ ہے اور فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ کے احسان کے دریا کا ایک قطرہ تجھپر ٹپک پڑے تو پھر تجھے اس تمام عالم مین نہ تو کسی چیز کی خواہش رہے نہ یہ حاجت کہ کسی کی بات سنے یا کسی کو دیکھے اور فرمایا دُنیا مین کوئی چیز سخت تر اس سے نہین [illegible] کے ساتھ [illegible] اور فرمایا نماز اور روزہ بزرگ ہو لیکن [illegible] زیادہ بزرگ ہے اور فرمایا معرفت کی تین قسم ہین ایک [illegible] ساتھ [illegible] دوسرے وہ معرفت ہو کہ شریعت کے ساتھ [illegible] پس مرد کو چاہیے کہ [illegible] اور فرمایا ایک بار خدا کو یاد کرنا [illegible] کہ اُسکے سوا کسی کو نہ [illegible] فرمایا [illegible] مردون کو چالیس برس تک [illegible] دوست [illegible]

Marfat.com

اور دس برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ گوشت کہ اُسکے بدن پر بڑھا ہی اُس سے گھٹے
اور دس برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ دل حق تعالی کے ساتھ راست ہووے اور دس
برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ اُسکے تمامی احوال صلاحیت پر آوین۔ جو کوئی اسطرح چالیس برس
صدق اور اخلاص سے ریاضت کریگا امید وہ ہی کہ ایسی بانگ اُسکے حلق سے برآویگی
کہ اُسمین ہوا نہووے۔ اور فرمایا بہت روؤ اور کم ہنسو اور بہت خاموش ہو اور کم بولو
اور بہت داد و دہش کرو اور کم کھاؤ اور بہت بیداری کرو اور کم سوؤ اور فرمایا جو کہ حق تعالے
کے کلام کی خوشی اور حلاوت کے بغیر چکھے اس جہان سے باہر گیا وہ شخص تمامی نکوئیون اور
راحت سے بے نصیب ہا اور اُسکو کچھ بھی نہ ملا اور فرمایا زندگانی خلائق کے ساتھ نرمی اور
ملنساری کے ساتھ چاہیے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیروی اور متابعت
اور آداب کے ساتھ اور حق تعالی کے ساتھ پاکی سے کیونکہ وہ پاک ہی۔ اور پاکون کو دوست
رکھتا ہی اور فرمایا یہ راہ پاکون کی ہی اور دیوانون اور مستون کی۔ کیونکہ حق تعالی کے
ساتھ یہی باتین خوب ہین۔ اور فرمایا خدا کی یاد جان سے ہی اور پیروی حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی دل سے ہی اور فرمایا کوشش کر کہ مرنے سے پہلے تو یہ تین باتین اپنے
مین دیکھے ایک تو یہ کہ تو اُسکی محبت مین بجز آنسو مثل خون کے دیکھے دوسرے یہ کہ تو اُس کی
ہیبت سے اپنا پیشاب مثل خون کے دیکھے تیسرے یہ کہ اُسکے احکام کی بجا آوری در ریاضت
اور بیداری مین تو نے اپنے جسم کے اعضا کو گلا دیا ہو اور فرمایا خداوند تعالی کو اسطرح
یاد کر کہ دوسری بار یاد نہ کرنا پڑے یعنی فراموش مت کر تاکہ تجھے یاد نہ کرنا پڑے اور فرمایا
مردون کے کمال کی نہایت کے تین درجے ہین ایک وہ کہ تو اپنے آپ کو ایسا جانے کہ حق تعالے
[illegible] جانے اور بس اور ہم کسی کو نہین جانتے کہ وہ اپنے کو ایسا جانتا ہی اور دوسرے وہ کہ
تو اُسکا ہو رہے اور وہ تیرا تیسرے یہ کہ تو کچھ بھی نہو اور سب وہی وہ ہو۔ اور فرمایا بات
مت کہہ جب تک کہ بات کا سُننے والا اپنے آپ کو اپنا صاحب دیکھے اور بات مت سُن

Marfat.com

جب تک کہ کہنے والا بات کا خداوند کو نہ دیکھے اور فرمایا جو کہ ایکبار کہتا ہے اللہ اُسکی زبان
اسطرح جلجاتی ہی کہ دوسری بار نہین کہہ سکتا پھر جو تو دیکھے کہ دوسری بار کہتا ہی وہ خداوند
کی ثنا ہے کہ بندی کی زبان پر جاری ہے اور فرمایا جوانمردون کا درد ایسا اندوہ ہے
کہ دونون جہان مین نہین سماتا اور وہ اندوہ وہ ہے کہ چاہتے ہین کہ اُسکو یاد کرین اُسکے
لائق اور نہین سکتے۔ اور فرمایا اگر تیرا دل خداے تعالی کے ساتھ مشغول ہووے ساری
دُنیا بھی تیرے پاس ہو نقصان نہ کرے گی اگرچہ تو لباس فاخرہ پہنے۔ اور اگر تو ٹاٹ
پہنے ہو اور مفلس ہو پر دل خدا کے ساتھ مشغول نہو اس سے تجھے کچھ منفعت نہو گی
اور فرمایا جب تو اپنے کو خدا کے ساتھ دیکھے اسکا نام وفا ہی۔ اور جب تو خدا کو اپنے ساتھ
دیکھے اسکا نام فنا ہی۔ اور جب تو خدا کو دیکھے اور اپنے آپ کو نہ دیکھے اس کا نام بقا ہے۔
اور فرمایا جسکو کہ تو اس خلق کے مقابل کو دیکھتا ہی وہ خداوند تعالی کے سامنے مرد ہے
اور جو کہ اس خلق کے سامنے مرد ہی وہ خداوند تعالی کے نزدیک نامرد ہی اور فرمایا مرد وہی
کہ اُسکو آزاد کرتے ہین تا کہ برخوردار ہووے اور چھوڑ بھی دیتے ہین تا کہ دیکھے اور مرد وہی
اگر چاہے داخل ہووے اور اگر چاہے باہر آوے اور مرد وہ ہی کہ جب داخل ہوتا ہے
پھر اُسکو نہین چھوڑتے کہ باہر آوے اور فرمایا حق تعالی نے خلائق کو اپنے فضل سے
آگاہ کیا اگر اپنے سے بھی آگاہ کرتا کوئی لآ الٰہ الا اللہ کہنے والا نہ رہتا یعنی ہیبت اور تحیر
مین غرق ہو جاتے اور فرمایا اگر بیٹھو تو ایسے شخص کے ساتھ بیٹھو کہ آتش محبت سے
سوختہ ہو یا درد کے سمندر مین ڈوبا ہو۔ اور فرمایا درویش وہ ہی کہ اُسکے دل مین اندیشہ نہ
رہے اور گفتار اُسکو نہو سُنے اور شنوائی اُسکو نہو کھائے اور کھانے کا ذائقہ اسکو
سکون اندوہ اور شادی اُسکو نہو۔ اور فرمایا خلائق صبح اور شام عبادت مین مشغول
ہوتی ہی اور اسیر یہ کہتی ہے کہ ہم اُسکے تلاشی مین تلاشی تو بحقیقت وہ ہی کہ وہ اسکو
ہر وقت ڈھونڈھتا ہی ہے اور فرمایا ایک مدت سے یہ آرزو تھا کہ تو کوئی بات نہ کہے ہوا سے

Marfat.com

اُس خداوند کے اور اسی طرح ایک مُہر دل پر لگا تا کہ تو کوئی چیز نہ سُوچے سوا ے اُس
خداوند کے۔ اور اسی طرح ایک مُہر معاملے اور اعضا پر لگا تا کہ تو عمل نہ کرے مگر ساتھ اخلاص
کے خدا کے واسطے اور نہ کھائے سِوا ے حلال کے اور فرمایا جب دانشمند کہین مَن تو نیم مَن ہو
اور جب وہ کہین نیم مَن تو تو چوتھائی مَن ہو اور فرمایا اگر تو بالکل اپنی ہستی سے فانی ہو جاوے
اور نہ رہے اُسوقت سب تو ہی تو ہو اور حق تعالیٰ فرماتا ہو سب خلائق کو مینے پیدا کیا ہے
لیکن مینے صوفی کو نہین پیدا کیا ہی یعنے معدوم آفریدہ نہ ہو وے اور فرمایا صوفی ایک
ایسا دل رکھتا ہی کہ اُس سے اُچکا گیا ہے ایک ایسا تن رکھتا ہے کہ اُس سے لے لیا گیا ہی
ایک ایسی جان رکھتا ہی کہ سوختہ ہے اور فرمایا خداوند تعالیٰ کے ساتھ ایک دم رہنا
آسمان اور زمین کی تمامی خلائق کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا جو کچھ کہ تو واسطے
خدا ہی کے کرے اخلاص ہے اور جو کچھ کہ تو خلق کے دکھانے کے واسطے کرے ریا ہے
اور فرمایا علم مثل شیر کے ہے جب تو اُسکی گردن پر پاؤن رکھے لومڑی ہو جاوے اور فرمایا
پیرون نے کہا ہے کہ مرید جب علم کے زور پر کام کرے اُسکے کام پر چار تکبیر کر اور گیا گذرا
جان اور فرمایا وہ راہ کہ بہشت کو جاتی ہے نزدیک ہے اور وہ راہ کہ حق تعالیٰ کی طرف
جاتی ہے دور ہے اور فرمایا چاہیے کہ ایک روز مین تو ہزار بار مرے اور پھر زندہ ہووے
شاید کہ ایسی زندگانی پاوے کہ کبھی نہ مرے اور فرمایا جب تو اپنی ہستی اُسکو دیتا ہی اور
فانی ہوتا ہے وہ بھی اپنی ہستی تجکو عطا فرماتا ہی اور فرمایا جو کہ سفر زمین پر کرتا ہی اُسکے
پاؤن مین آبلے پڑتے ہین اور جو کہ سفر آسمان کا کرتا ہی اُسکے دل پر آبلے پڑتے ہین
اور فرمایا جو اکیلا تنہا بیٹھکر اپنے خداوند کے ساتھ مشغول ہوتا ہی اُسکو جان جاؤ کہ وہ اپنے
خداوند کو ہر چیز سے اور ہر شخص سے کہ ہے زیادہ دوست رکھتا ہی اور فرمایا وہ راہ کہ خداوند
سے بندے کی طرف آتی ہی وہ ہے کہ تیری کرامت اور معرفت اور شہادت تجھپر ظاہر کرتا ہی
اور اپنے آپ کو تجھپر ظاہر کرتا ہی بس جان کہ تمامی مخلوقات سے اپنے آپ کو تجھپر ظاہر کیا

Marfat.com

...وہ حالت ہی کہ بیان سے باہر ہے اور فرمایا حق تعالےٰ اپنے لُطف کو دوستون کے لیے
...متا ہی اور اپنی رحمت کو عاصیون کے لیے رکھتا ہے اور فرمایا اپنے خداوند کا آشنا بن
...جونکہ جب کوئی مسافر ایسے شہر مین پونہچتا ہی کہ وہان اُسکا کوئی دوست ہوتا ہی قوی دل
...ہوتا ہے اور فرمایا خداوند کی دوستی اُسکے دل مین نہین سماتی جسکو کہ اُسکی خلق پر شفقت
مین ہوتی اور فرمایا جو کہ دنیا اور عمر کو خداوند کے کام مین صرف نہین کرسکتا اُس سے
...ہد وکہ تو دعوی مت کر کہ پُل صراط سے جھٹ پٹ گذر جاؤنگا نقل ہے کہ ایک شخص خراسان سے
عازم مکہ ہوا آپ نے اُس سے فرمایا کہان جاتا ہے اُسنے کہا حج کو آپ نے فرمایا کیون آسے
...کہا خداکو طلب کرون گا آپ نے فرمایا خراسان کا خدا کہان ہے کہ خدا کی طلب مین تجھے
حجاز کو جانا پڑا۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُطلبوا العلم ولو کان بالصین
یعنے طلب کرو علم کو اگرچہ چین مین ہو۔ یہ نہین فرمایا کہ خدا کی تلاش مین ایک جگہ سے
دوسری جگہ جاؤ اور فرمایا وہ ایک دم کہ جسمین بندہ حق تعالی سے شاد ہو دو برسون کی
نماز اور روزون سے فاضلتر ہے اور فرمایا تمامی مخلوقات مومن کے لیے حجاب اور دام
ہے نہین معلوم کون سے حجاب اور دام مین رہ جاوے اور فرمایا وہ شخص کہ جسکی رات
اور دن بغیر کسی مومن کے آزار دینے کے بسر ہوئی گویا کہ وہ اُس رات دن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا اور اگر کوئی کسی مومن کو آزار پونہچاتا ہے
حق تعالی اُسکی اُس روز کی عبادت کو نہین قبول فرماتا ہی اور فرمایا ایمان کے بعد کہ حق تعالےٰ
بندے کو بہت بڑی عطا سے سرفراز فرماتا ہے وہ پاک دل اور راست زبان ہی کہ اس سے
بڑھکر اور چیز نہین ہوسکتی اور فرمایا جو کہ اس جہان مین خداوند تعالی اور ... [illegible]
اور پیرون رحمہم اللہ سے شرم وحیا رکھتا ہے اُس جہان مین حق تعالی اس سے شرم
رکھے گا اور فرمایا تین قومون کو خداوند تعالی کے حضور مین پونہچ ہے اول اصحاب علم
و مجرد دوم صاحب مرقع و سجادہ سوم اہل کسب بہتر و کرنہ فراغ وکاہلی نفس مرد کو ہلاک

کرتی ہے اور فرمایا ٹاٹ پہننے والے اور مرقع رکھنے والے بہت ہین لیکن وہان تو
راستی دل اور اخلاص عمل کو دخل ہے نہ ہر دغل کو کیونکہ اگر ٹاٹ پہننے اور جَو کی روٹی
کھانے ہی پر صوفی بننا منحصر ہوتا تو ضرور تھا کہ جملہ اُون والے اور جَو کے کھانے والے جانور
صوفی ہی ہوتے اسلیے کہ سب پلاس پوش اور جَو خوار ہین اور فرمایا مجھے ہرگز کوئی مرید
نہین چاہیے کیونکہ مین دعویٰ پیری و مرشدی کا نہین رکھتا ہون مین تو صرف یہی کہتا ہون کہ اللہ بس
اور فرمایا اگر تیری ساری عمر بھر مین ایک بار بھی تو نے اپنے خدا کو آزردہ کیا ہو تو تجھے لازم ہے
کہ ساری باقی عمر اسکی معذرت مین روتا رہے کیونکہ اگر معاف بھی کر دے تب بھی یہ حسرت کا
داغ نہ مٹیگا کہ ہا ے مینے ایسے خداوند جل جلالہ کو کیون آزردہ کیا اور فرمایا صحبت و خدمت
کے لائق وہ شخص ہے کہ آنکھ سے اندھا کان سے بہرا زبان سے گونگا ہووے اور فرمایا خلق کی
طاعت تین چیز سے ہر نفس ہے دل سے زبان سے پس چاہیے کہ ہمیشہ ان تینون سے
خدای تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہے تاکہ بعد از مرگ روز قیامت بے حساب کتاب بہشت مین
لیجاوین اور فرمایا تحیر مثل اُس مرغ کے ہے کہ اپنے آشیانے سے دانے کی تلاش مین جاوے
اور دانہ نہ پاوے اور راستہ آشیانے کا راستہ بھی بھول جاوے یون ہی بھٹکتا پھرے۔
اور فرمایا غریب وہ ہے کہ ساتون آسمان اور زمین مین کوئی شخص اسکے ساتھ ایک بال برابر
موافقت کرنے والا نہووے اور مین نہین کہتا ہون کہ مین غریب ہون ہان البتہ مین وہ
ہون کہ زمانے اور اسکے لوگون کے ساتھ موافقت کرنے والا نہین ہون اور زمانہ بھی
مجھسے موافقت نہین رکھتا ہے اور فرمایا جو کہ مشتاق خداوند تعالیٰ کا ہے اگر اسکو دنیا و ما فیہا
دیوین تو بھی وہ خوش نہوگا اور فرمایا حق تعالیٰ سے بندے کو نہایت درجے کے تین
مقام ہین اول وہ کہ جب دیدار سے شرف اندوز ہوتا ہے کہتا ہے اللہ دوم وہ کہ بیخودی سے
کہتا ہے اللہ سوم وہ کہ خدا سے خدا کو کہتا ہے اللہ اور فرمایا حق تعالیٰ کو بندہ چار چیز سے
طلب کرتا ہے تن سے مال سے دل سے زبان سے پس اگر تو تن خدمت مین خدا کی دیوے

Marfat.com

اور زبان اُسکے ذکر مین رکھے کچھ حصول نہو جب تک کہ تو دل اُسکے حوالے نہ کرے اور جو کچھ
کہ تو رکھتا ہے سخاوت نکرے جبکہ تو ان چارون چیزون کو اُسکی راہ مین نثار کرے
تو چار چیزین اُس جل شانہ سے مانگ محبّت اور تثبیت اور زندگانی کرنا اُسکے ساتھ اور
راہ اُسکی یگانگی مین اور فرمایا یہ غفلت خلق کے حق مین رحمت ہے کیونکہ اگر ذرہ بھی آگاہ ہو وین
جل جاوین اور فرمایا حق تعالی نے خون کئی پیغمبرون کا بہوایا اور کئی پیغمبرون کے گلے پر
تلوار چلوائی اور یہی تازیانہ سب دوستون کو مارا اور ذرا پروانہ کی وہ بڑا عیار ہے تو بھی عیار بن
اور اُسکے دامن کے سوا کسی کا دامن مت پکڑ اور فرمایا حق تعالی نے ہر شخص کو ایک چیز کے
ساتھ مشغول کیا ہے اور اپنے سے جدا رکھا ہے پس اے جوانمردو اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ
سواے حق تعالی کے مشغول مت کرو اور مرد ہو کر خدا کی طرف قدم بڑھاؤ تا کہ تم اُس آشنائی
سے محروم نہ رہو اور تمکو کسی چیز کے ساتھ مشغول کر کے اپنے سے جدا نہ رکھے اور فرمایا
بہت سے لوگ ہین کہ روے زمین پر پھر رہے ہین اور مُردہ ہین اور بہت سے شخص ہین
کہ زمین کے پیٹ مین سو رہے ہین اور زندہ ہین اور فرمایا عالم لوگ کہتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھین بعض کے واسطے سال بھر کا کھانا بھی آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ فرمایا ہے اور فرزند بھی رکھتے تھے ہم کہتے ہین واقعی یہ سب سچ
ہے مگر عجب تو یہ ہے کہ با وجود ان سب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ برس دنیاے فانی
مین تشریف فرما رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دو جہان سے برداشتہ رہا
اور بے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گویا کہ یہ سب مُردہ تھے جو کچھ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم خبر رکھتے تھے حق تعالی ہی سے رکھتے تھے اور فرمایا ہمارا
خدا ہی خدا ہے اور فرمایا جسکا دل کہ اُسکے شوق مین جل کر آگ ہو جاتا ہو تو محبت آتی ہے
اور اُس آگ کو اُٹھا کر زمین اور آسمان کو اُسنے پیدا کر دیا ہے اگر تو چاہتا ہے کہ دیکھنے والا
اور سُننے والا اور چکھنے والا ہو تو وہان موجود ہونا چاہیئے کیونکہ تجرید اور جو ...

Marfat.com

ضرور ہی اور فرمایا اوّل قدم وہ ہی کہ کیسے خدا اور اُسکے غیر کو بھول جاوے دوسرا قدم
آنش ہے اور تیسرا قدم جل بٹنا اور فرمایا تو کبھی آتا ہی گناہوں کا پشتہ پیٹھ پر لادے ہوئے
اور کبھی آتا ہے عبادت کا بستہ بغل مین مارے ہوئے ارے کب تک گناہ اور طاعت کا ذکر-
چھوڑ اِس دھندے کو- گناہوں کو رکھ ایک کنارے اور رحمت کے دریا مین غوطہ لگا-
اور عبادت کو ایک جانب رکھ اور بے نیازی کے سمندر مین کود پڑ بس اب رہا کیا اپنی نیستی کو
اختیار کر اور اُسکی ہستی سے سر نکال اور فرمایا اگر جبرئیل علیہ السلام ندا کرین کہ مثل
تمھارے نہوا ہے اور نہو گا تم اُنکا کہنا سچ جانو لیکن خدا کے مکر سے بیخوف مت ہو اور
نفس کی آفتوں اور شیطان کے عمل سے یاد رکھو جب تک شیطان لعین فریب دیتا ہے
خداوند تعالی اُ فریب نہین دیتا لیکن جب کہ شیطان فریب نہین دیسکتا حق تعالی کرامت سے
فریب دیتا ہو اور اگر کرامت سے نہین فریب دیتا تو اپنے لطف سے فریب دیتا ہی بس جو کہ انہ
نہ فریفتہ ہووے جوانمرد ہے اور فرمایا غیب مین ایک ایسا بڑا دریا ہی کہ تمامی خلائق کا
ایمان گھانس کی پتّی کے مثل ہے اُس دریا کی سطح پر اور ہوا آتی ہی اور اُسکو لہراتی ہے
اور کنارون پر ڈال دیتی ہی اور فرمایا جوانمردی ایک زبان ہی بے بول کی ایک بینائی ہی
بغیر دیدار کی ایک تن ہی بے کردار ایک دل ہی بے اندیشہ ایک چشمہ ہی عظیم القدر دریا کا-
اور فرمایا عالم علم کو اختیار کرتا ہے اور زاہد زہد کو اور عابد عبادت کو اور اِن ہی چیزون کو
اُسکے سامنے پیش ہونے کا ذریعہ بناتے ہین خبردار تو سواے پاکی کے نہ اختیار کیجیو اور
پاکی ہی کو اُسکے سامنے پیش کیجیو کیونکہ وہ پاک ہی اور بے نیاز اور فرمایا جسکی کہ زندگی
خدا کے ساتھ ہوتی ہی وہ اپنی جان اور دل اور نفس پر قادر نہین ہوتا اُسکا وقت کا
ہمیشہ ہوتا ہی اور بینائی اور شنوائی اور گویائی اُسکی حق ہوتا ہی اور جو کچھ کہ اُسکی شنوائی
اور بینائی کے درمیان ہوتا ہی سواے حق تعالی کے جل جاتا ہی کچھ نام کو بھی باقی نہین
رہتا قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ اور فرمایا اگر کوئی پوچھے کہ فانی باقی کو کیونکر دیکھتا ہے

Marfat.com

تو اُس سے کہہ کہ آج اس جہان مین بندۂ فانی خداوند باقی کو پہچانتا ہے کل کو وہی شناخت نور ہوگی اور اُس عالم بقا مین بقا کے نور سے باقی کو دیکھے گا اور فرمایا خدا کے اولیاؤن کو ہر شخص نہین دیکھ سکتا مگر وہ شخص کہ محرم ہوتا ہے جیسے کہ تیرے اہل کو نہین دیکھ سکتے مگر وہ شخص کہ محرم ہون اور مُرید جسقدر پیر کی تعظیم مین مبالغہ زیادہ کرتا ہے اُسی قدر اُسکو دیدار زیادہ ہوتا ہے اور فرمایا سب لوگ مچھلیان پکڑنے دریا پر جاتے ہین اور یہ جوامرد خشکی مین پکڑتے ہین اور لوگ کھیتی خشکی پر کرتے ہین اور یہ جماعت دریا کی سطح پر کرتی ہے اور فرمایا ہزار مُرادین اس جہان کی ترک کرنا چاہیین تاکہ اُس جہان کی ایک مُراد کو پہنچے اور ہزار شربت زہر کے پینا چاہیین تاکہ ایک شربت ذائقہ دار چکھے اور فرمایا افسوس ہے کہ اتنے ہزار سرہنگ اور عیار اور مہتر اور سالار اور خواجہ اور بوڑھے اور جوان غفلت کے کفن مین لپٹ کر حسرت کی قبر مین سوئے ہین اور ایک بھی اُنسے دین کی سرہنگی یعنی سرداری کے لائق نہو اور فرمایا زندگانی اور مشاہدہ اور باکی اور فنا اور بقا یہ سب موت کے اندر ہین اسلیے کہ جب حق ظاہر ہوتا ہے سوائے حق تعالیٰ کے کوئی چیز نہین دکھائی دیتی اور فرمایا تلخی اور ترشی جب ہی تک ہے کہ تو خلق کے ساتھ ہے اور جہان بشریت سے گذرا پھر تو زندگانی خدا ہی کے ساتھ ہے اور فرمایا زندگانی کاف اور نون کے درمیان چاہیے کہ جہان موت کا نام ہی نہین اور فرمایا وہ شخص کہ نماز کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے خلق سے نزدیک ہوتا ہے اور فرمایا معرفت سے حقیقت تک ستر ہزار درجے ہین اور حقیقت سے عین حقیقت سے آگاہ ہونے تک ایسے ایسے ہزار ہزار درجے ہین کہ ہر ایک کے طے کرنے کے لیے ایک عمر درکار ہے مثل عمر نوح علیہ السلام کے اور ایک صفا [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا دل تین [illegible] ایک [illegible] فانی جو [illegible] نفس کا ماوا آگاہ ہے اور دوسرا نعمت کا [illegible] اور [illegible] تیسرا باقی ہے اور وہ حق تعالیٰ کا ماوا آگاہ ہے اور فرمایا ہے [illegible] بے دل اور نہ زبان بس ماوا ان [illegible] کا

Marfat.com

مجھے خدا ہی اور فرمایا مجھے نہ دُنیا ہے نہ آخرت میرا دین اور دنیا خدا ہی ہے اور فرمایا کام
کر جو ایسا ہو تا ہین نیکو ہر بندے نہین ہین اور اگر بندے بہت ہین تو بہت سے بندے
نہین ہین بس جوانمرد وہی ہی کہ گرے اور لیجا دے اور سپرد کرے۔ اور فرمایا عشق ایک
ایسا دریا ہی کہ عقل کو اسمین گذر نہین ہے اور ایک ایسی آگ ہی کہ جان کو اس سے خبر نہین ہے
اور ایک ایسی آندھی ہے کہ بندگی کے کسب و ہنر کو وہان گذر نہین ہی اور فرمایا ہنسنے کی جا ہے
ہی اُسپر کہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کو دلیل سے پہچان سکتے ہین اسلیے کہ خدا کو خدا ہی سے پہچان
سکتے ہین نہ کہ مخلوق سے اور فرمایا جو کہ عاشق ہوا خدا کو پایا اور جسنے کہ خدا کو پایا اپنے کو
فراموش اور گم کیا اور فرمایا جو کچھ کہ لوح محفوظ مین ہی وہ حصہ لوح کا اور خلق کا ہی جوانمرد کا
حصہ وہ نہین جو لوح محفوظ مین ہے حق تعالیٰ اُسنے ایک ایسی بات کہتا ہی کہ لوح مین نہین۔
اور فرمایا یہ وہ طریقہ نہین ہے کہ زبانی ہووے کہ اُسپر اقرار لا دے یا بینائی ہووے کہ اُسکو
دیکھے یا شناسائی ہو کہ اُسکو پہچانے یا ہفت اندام کو وہان راہ ہو کیونکہ یہ تمامی اُس جل شانہ
کی ملکیت ہی اور جان اُسکے قربان مین ہی یہان خدا ہی خدا ہی اور بس۔ اور فرمایا ایک جماعت
قرآن مجید کی تفسیر مین مشغول ہے لیکن جوانمرد اپنی تفسیر مین مشغول ہین اور فرمایا عالم
درحقیقت وہ عالم ہے کہ اپنے آپ ہی سے عالم و دانا ہو نہ وہ کہ علم سے عالم ہو اور فرمایا اندوہ و غم کا
درخت لگاؤ شاید کہ آخرت مین پھلے اور ثمرہ دے اور بیٹھو اور روتے رہو شاید کہ آخرت مین
اُس وقت تک پہنچو اور کہین کہ کیون روتے تھے لو تمھارے لیے یہ سب کچھ موجود ہے
اور فرمایا اندوہ و غم اسطرح ہاتھ آتا ہی کہ تیری تمامی سعی و کوشش اُسمین صرف ہو گو تو
اُسکے کام مین پاک سبنے اور پھر تو جہانتک نظر کریگا اپنے کو پاک نہ پائیگا اور اُس عزّ اسمہٗ
کے لائق نہ سمجھیگا بس اندوہ و غم تجھے لاحق ہوگا اور فرمایا تمامی پیغمبر اور اولیا علیہم السّلام
جو اس عالم مین آئے اور گئے تمامی اُسکے اندوہ مین تھے کیونکہ چاہتے تھے کہ اُسکو جانین
پر جو جاننے کا حق تھا اُس طرح نہ جان سکے بس اندوہ مند ہی رہے اور فرمایا حق تعالےٰ

Marfat.com

کے کل نام بزرگی ہین لیکن بندے کا بزرگ تر نام نیستی ہے کیونکہ جب بندہ نیست ہوجاتا ہی
اور بشریت سی گذر جاتا ہی اور اُس سے کچھ باقی نہین رہتا اُسوقت اُسکی ہستی یگانگی ہوجاتی ہی
لوگون نے مکر سے پوچھا آپنے فرمایا مکر حق تعالی کا لطف ہی مگر حق تعالی اپنے اولیا سے مکر
نہین کرتا اور فرمایا محبت کی نہایت یہ ہی کہ اگر جہان کے تمام دریاؤن کی شراب اُسکے حلق مین
ڈالین توبھی اسکی پیاس کم نہو بلکہ زیادہ طلب کرے اور حق تعالی کے غیر سے منھ پھیرے اور
کسی کرامت پر مغرور نہووے اور فرمایا جوانمرد وہ ہے کہ اگر حق تعالی ہزار کرامتین اُس کے
ایک بھائی کو عطا کرے اور ایک کرامت اُسکو عطا فرمادیوے وہ اپنی اُس ایک کرامت کوبھی
ایثار اپنے اُس بھائی پر کردیوے لوگون نے پوچھا ای شیخ آپ کو موت سی خوف ہے کہ نہین
آپنے فرمایا مُردے کو موت سے خوف کہان - کیونکہ ہر وعید کہ حق تعالی نے خلق کو موت اور
قیامت اور دوزخ وغیرہ سے فرمائی ہی میرے رنج ومصیبت کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی
اور ہر وعدہ کہ خلق سے آسایش و راحت اور بہشت وغیرہ کا کیا ہی میری امید کے مقابل
کچھ بھی نہین ہے اور فرمایا اگر تمسے کہین کہ اس صحبت کی عوض کہ اولیا اس کے ساتھ تمنی رکھی ہے
کیا چاہتے ہو - پھر ایک نے ایک چیز بتائی - آپنے فرمایا اگر مجھسے پوچھین گے کہ ان جوانمردون
کی صحبت کے عوض تو کیا چاہتا ہی تو مین عرض کرونگا کہ مین تو انہی سب کو چاہتا ہون
نقل ہے کہ آپنے ایک دانشمند سے پوچھا کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی یا خدا تجھکو - اُسنے
کہا مین خدا کو دوست رکھتا ہون - آپنے فرمایا جا اُسکے گرد گھوم کیونکہ جو کوئی کہ کسی کو
دوست رکھتا ہی اُسکے پیچھے پیچھے پھرتا ہی - نقل ہے کہ ایک روز آپنے اپنی شاگرد سے
پوچھا کہ بہتر چیز کونسی ہے اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا آپنے فرمایا جو کہ اُس ... ی ریز
اُسکے لیے بڑا خوف ہی اور فرمایا سب سے بہتر چیز وہ دل ہے کہ اُسمین کچھ بدی نہو -
ایک روز آپنے اپنے یارون سے فرمایا اگر تمہارا دھاگا ٹوٹ جایا ہے تو اُسی کو دیا کر دو کر
جوڑ دیوے لوگون نے پوچھا کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی ... کے معنی کیا ہین - آپنے

Marfat.com

فرمایا کہ خدای تعالےٰ نے فرمایا اے محمد مین اُس سے بزرگتر ہون کہ تجھسے مینے کہا مجکو پہچان
اور تو اُس سے بزرگتر ہے کہ مینے کہا خلق کو میری طرف دعوت کر لوگون نے پوچھا کہ خدا کا
نام کس طرح لیوین۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا نام بعض نے فرمانبرداری سے لیا اور بعض نے
یقین سے اور بعض نے دوستی سے اور بعض نے خوف و رجا سے کیونکہ وہ سلطان ہے
لوگون نے کہا کہ حضرت جنید ہشیار آئے اور ہشیار گئے اور حضرت شبلی مست آئے اور
مست گئے آپ نے فرمایا اگر جنید اور شبلی رحمہما اللہ سے سوال کرین کہ تم دنیا مین کسطرح
آئے اور کس طرح گئے وہ آنے اور جانے کی نسبت کچھ نہ کہہ سکین کیونکہ انکو اپنے آنے
اور جانے کی خبر ہی نہین۔ اُسیوقت ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو نے راست کہا
کیونکہ جو کوئی کہ خدا سے باخبر ہوتا ہے اُسکے غیرون سے بیخبر ہوتا ہے لوگون نے پوچھا
دعویٰ بہتر ہے یا گناہ آپ نے فرمایا دعویٰ عین گناہ ہے۔ لوگون نے پوچھا بندگی کیا ہے
آپ نے فرمایا عمر کو نامرادی مین بسر کرنا۔ لوگون نے پوچھا پھر ہم کیا کرین کہ بیدار ہووین
آپ نے فرمایا کہ تم عمر کو ایسا تصور کرو کہ ایک نفس ہے اور وہ نفس بھی ایسا کہ لب و دندان
مین پوشیدہ ہے۔ لوگون نے پوچھا بندگی کا نشان کیا ہے آپ نے فرمایا جہان کہ مین ہون
نشان خداوندی ہے بندگی کے نشان کا ذرا بھی پتا نہین لوگون نے پوچھا فقر کا نشان
کیا ہے آپ نے فرمایا دل کا ایسا سیاہ ہونا کہ پھر اُسپر دوسرا رنگ اپنا رنگ نہ جما سکے
اور فرمایا توکل وہ ہے کہ شیر اژدہا آتش دریا تکیہ یہ پانچون تیرے نزدیک ایک ہون
کیونکہ عالم [illegible] مین سب ایک ہین چاہیے کہ تو توحید مین حتی الامکان سعی و کوشش
کرے اگر راہ مین غرق بھی ہو جائے تو پروا نہین کیونکہ تو نے بڑا نفع حاصل کیا ہوگا
اور فرمایا مدت تمام دن بیٹھا اُسکی طرف اشارہ کیا کرتا ہون اور فرمایا جو اندیشہ کہ حق تعالےٰ
کے سوا میرے دل مین آتا ہے اُسکو دل سے باہر کر دور کرتا ہون اور فرمایا مین ایسے مقام
پر ہون کہ [illegible] کہ بادشاہت مین کیون پیدا کی ہے مجھپر پوشیدہ نہین ہے

Marfat.com

انتے ہو اس سے مطلب کیا ہی یعنی ابو الحسن باقی نہین رہا ہی اور اپنے سے بے خبر
ورحق سے باخبر ہوا ہی مین درمیان مین نہین ہون جب تو جو کچھ ہاتھ مین لیتا ہون
بتا ہون خداوندا اسکو میرے تن کا عوض مت کر اور فرمایا مینے پچاس برس تک
داوند کے ساتھ ایسے اخلاص سے صحبت رکھی کہ کسی مخلوق کو اُسمین راہ نہ تھی جب عشا
ن نماز ادا کر چکتا نفس کو دونون پانون پر رکھے رہتا صبح تک اور صبح سے شام تک
بادت مین رکھتا اور اس مدت مین جب بیٹھا دونون پانون پر بیٹھا آلتی پالتی مار کے
مان تک کہ ایسی شائستگی حاصل ہوئی کہ میرا [illegible] ہر بیان خواب مین رہتا اور [illegible] بہشت
ن سیر کرتا اور دوزخ کا معائنہ کرتا اور دونون جہان میرے لیے [illegible] ہو گئے [illegible]
ے ساتھ رہا اور فرمایا یہ پہلا طریق نماز کا تھا بعد اُسکے خلوت اُسکے بعد [illegible] پھر دیدار
ہر بیداری اور فرمایا میرا ورد تھا کہ ظہر سے عصر تک پچاس رکعت نماز پڑھتا پھر جب
بیداری ظاہر ہوئی اُن تمام کو قضا کرنا پڑا اور فرمایا چالیس برس ہو گئے کہ [illegible] نے
ینے واسطے روٹی اور کھانا نہین تیار کیا مگر ہان مہمانون کے واسطے اور آپ کو اسکے
مہمان کا طفیلی بنایا اور فرمایا اگر جہان کی ساری نعمتون کا ایک نوالہ بنا کر مہمان کے منہ مین
دیوین تو بھی ابھی مہمان کا حق باقی ہو اور اگر مشرق سے مغرب تک جاوین تاکہ ایک
مرد کی خدا کے واسطے زیارت کرین تو بھی یہ کچھ بڑا کام نہ کیا ہو اور فرمایا چالیس برس ہو گئے
کہ میرا نفس ایک گھونٹ ٹھنڈے پانی کا یا ایک گھونٹ کھٹے دہی کا مانگتا ہو اور مینے
اُسکو نہین دیا ہی نقل ہے کہ آپ کا دل چالیس برس سے مینگن کی آرزو کرتا تھا اور
نہ کھاتے تھے آخرکار ایک روز آپ نے اپنی والدہ صاحبہ کے بہت اصرار کرنے سے منگوا
کھایا اُسی روز آپ کے صاحبزادے کا سر کاٹ کر دہلیز پر رکھا گیا [illegible]
روز یہ حادثہ دیکھا بہت بلند آواز سے فرمایا بیشک وہ ہانڈی کہ تمنے چڑھائی سب [illegible]
ہانڈی مین اس سے کمتر چیز نہ پکانا چاہیے پھر فرمایا دیکھو مین نے تم سے نہین کہا تھا

Marfat.com

کہ میرا معاملہ اُسکا ایسا آسان نہین ہے اور تم کہتی تھین کہ بینگن کھالے اور فرمایا مین نے
ستر برس حق تعالیٰ کے ساتھ اسطرح زندگی کی ہے کہ ایکدم بھی نفس کی مراد کے موافق
نہین چلا ہون **نقل** ہے کہ شیخ سے پوچھا کہ آپ کی مسجد اور دوسری مسجدون مین کیا
فرق ہے آپنے فرمایا اگر شریعت کی راہ سے پوچھو تو سب برابر ہین اور اگر معرفت کی راہ سے
پوچھو تو اس مسجد کا بیان بڑا طول طویل ہے مینے دیکھا کہ اور مسجدون سے نور پیدا ہوکر
آسمان کی طرف جاتا تھا اور اس مسجد کا قبہ اسکے لطف سے متجلی ہوکر آسمان سے گذرتا تھا
جس روز کہ یہ مسجد بنکر تیار ہوئی اور مین آکر اسمین بیٹھا ملائکہ آئے اور ایک سبز جھنڈا استادہ
کیا کہ اسکا سر عرش سے جا ملا اور اسی طرح اُسے لگائے رکھتے ہین اور لگائے رکھین گے
قیامت تک اور فرمایا ایک روز حق تعالیٰ نے مجھے ندا فرمائی کہ جو بندہ کہ تیری مسجد مین
آوے گا اُسکا گوشت پوست آگ پر حرام ہے اور جو بندہ کہ تیری مسجد مین دو رکعت نماز
ادا کریگا تیری زیست کی حالت مین یا بعد از مرگ تیری قیامت کے روز عابدون مین اُٹھے گا
اور فرمایا مومن کے لیے ہر جگہ مسجد ہے اور ہر روز جمعے کا روز اور ہر ماہ ماہ رمضان یعنے
جہان کہین کہ رہے خدای تعالیٰ کے ساتھ رہے اور فرمایا اگر مین اس دنیا سے باہر جاؤن اور
مجھپر چار سو دینار کا قرض ہو اور مدعی قیامت کے روز میرا دامن پکڑین مین اسکو اس سے
زیادہ دوست رکھتا ہون کہ ایک سائل کو رد کرون اور اُسکی حاجت پوری نکرون اور
فرمایا اگر قیامت کے روز مجھسے کہین گے تو کیا لایا مین کہونگا کہ تونے ایک کتے کو دنیا
مین میرا مصاحب کیا تھا مین خود ہی اُس سے عاجز تھا اور اُسکی نگہبانی کرتا تھا تاکہ وہ مجھکو اور
تیرے بندون کو نہ کاٹے اور ایک طبیعت نجاست سے بھری تونے مجھکو دی تھی مین ساری عمر
اُسکو پاک کرنے مین مشغول رہا اور فرمایا مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ قیامت کے روز
تمام بُرائیون کے گناہ کے سبب مجھے عذاب کرین اور فرمایا لوگ کہتے ہین کہ الٰہی تین
موقعون پر ہماری مدد فرمانا جانکنی کے وقت قبر مین اور قیامت کے روز اور مین کہتا ہون

Marfat.com

خداوندا ہر وقت مین تو میرا فریاد رس ہو اور فرمایا ایک رات مینے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا
مینے کہا الٰہی ساٹھ برس ہوگئے کہ مین تیری اُمید اور محبت مین زمانہ گذار رہا ہون اور تیری شوق
مین عمر کاٹ رہا ہون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ساٹھ برس ہوئے کہ تو نے ہماری محبت کی طلب
کی ہے تو عجب کیا ہے ہم تو تجھے جب سے کہ تو ہماری صورت علمیہ ہی تھا دوست رکھتے ہین اور فرمایا
ایک بار اور مینے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا ارشاد فرمایا اے ابوالحسن تو چاہتا ہے کہ مین تیرا
ہوجاؤن مینے کہا نہین۔ فرمایا اچھا یہ چاہتا ہے کہ تو میرا ہوجائے مینے کہا نہین ارشاد ہوا
کہ اولین اور آخرین اس اشتیاق مین جل گئے کہ مین کسی کا ہوجاؤن تو نے مجھسے یہ
کیون کہا کہ نہین مینے کہا خداوندا یہ اختیار کہ تو مجھے دیا چاہتا ہے یہ تیرا مکر ہے کیونکہ
تو کسی کے اختیار سے کوئی کام نہین کرتا اور فرمایا کہ مینے حق تعالیٰ سے درخواست کی
کہ مجکو جیسا کہ مین ہون دکھا دے پس اُس جل شانہ نے مجکو مجھے دکھایا کہ مین ایک میلے
ٹاٹ کے لباس مین ہون مینے پہلے تو خوب غور سے دیکھا پھر کہا مین یہی ہون آواز آئی کہ ہان
پھر مینے کہا الٰہی وہ سب ارادت محبت شوق تضرع وزاری کہان ہے ایک آواز آئی کہ وہ سب
ہمارا ہے تو تو یہی ہے جو ہے اور فرمایا جب مینے اُسکی ہستی کی طرف دیکھا تو مجکو اپنی ہستی
سے باہر لایا پس مینے اپنی نیستی کی طرف دیکھا میری نیستی سے بھی باہر لایا پس مین کہ اپنے
اندوہ وغم کے زانو کے نیچے بیٹھ گیا بڑے ہی افسردہ دل کے ساتھ اور مینے کہا کہ یہ کام
میرا کار نہین ہے۔ نقل ہے کہ جب شیخ کی وفات کا وقت نزدیک آیا آپنے فرمایا کیا اچھا ہوتا
کہ یہ میرا خون بھرا دل چیرتے اور جہان کی خلق کو دکھاتے تاکہ جانتے کہ خداوند کے ساتھ
بت پرستی راست نہ آویگی پھر وصیت کی کہ مجھے تیس گز نیچے زمین مین دفن کیا جاوے کیونکہ یہ زمین
بسطام کی زمین سے اونچی ہے بڑی بے ادبی ہوگی کہ میری قبر حضرت بایزید کی قبر سے
اونچی رہے پس ایسا ہی کیا کہ جب آپنے وفات فرمائی تو [illegible]
نیچے زمین مین مدفون کیا دوسرے روز [illegible]

Marfat.com

ایک بہت بڑا پتھر سفید رنگ کا آپ کے مرقد مبارک پر رکھا دیکھا اور شیر کے قدم کے نشان پائے جانا کہ شیر لایا ہوگا اور بعض کہتے ہین کہ شیر کو دیکھا کہ آپ کے روضۂ مبارک کے اردگرد پھرتا تھا اور یہ ایک عام خبر ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ جو ہاتھ میری تربت کے پتھر پر رکھکر حاجت چاہیگا روا ہوگی اور مجرب ہے نقل ہے کہ بعض نے شیخ کو خواب مین دیکھکر پوچھا حق تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا میرا اعمالنامہ میرے ہاتھ مین دیا مینے عرض کی کہ تو مجھے کاہے مین مشغول کرتا ہی تو تو مجھکو میرا اعمالنامہ دیتا ہے کہ مینے عمل کیے جانتا ہے کہ مجھسے کیا عمل مین آویگا میرا نامہ میرا کاتبین کے حوالے کر کہ وہ پڑھتے رہین اور مجھے رہا کر تاکہ تیرے ساتھ باتین کیا کرون نقل ہے کہ محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین بیمار تھا اور نفس آخر کے خیال سے نہایت غمگین اور اداس آپ تشریف لائے فرمایا کہ دل اسقدر ہراسان کیون ہوا مجھے ہو چاہئے مینے کہا حضرت موت کا خوف ہے آپ نے فرمایا موت سے ہرگز خوف کرنا نہ چاہیے اور دیکھو اگر مین تم سے تیس برس پہلے بھی مرجاؤن گا تو تمھاری جانکنی کے وقت حاضر ہونگا تم موت سے ہرگز خوف مت کرنا حضرت محمد بن الحسینؒ کہتے ہین مین اچھا ہوگیا نقل ہے کہ جب شیخ کو وفات کیئے تیس برس ہو چکے تھے کہ محمد بن الحسینؒ کی حالت جانکنی کی تھی اور شیخ صاحبزادے نے دیکھا کہ وہ اسی جانکنی کی حالت مین سیدھے کھڑے ہوگئے اور کہا آئیے آئیے وعلیکم السلام۔ اُنکے صاحبزادے نے پوچھا حضرت آپ کس کو دیکھتے ہین انھون نے کہا بیٹا شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعدے کے موافق بہت مدت ہوئی کہ کیا تھا تشریف لائے ہین تاکہ مین موت سے نہ ڈرون اور ایک جماعت ہوا مر دون کی آپکے ساتھ ہے یہ کہا اور جان بحق تسلیم ہوئے قدس اللہ سرہٗ۔ حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات یہ ہے

بوالحسنؒ بود آنکہ خرقانی	نہ شنیدم مثالِ او ثانی
شد ز تاریخ صاحب خرقان	بوالحسنؒ زیب جای عدن و جنان ۴۲۵ھ

اٹھتروان باب حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ غرق بحر دولت وہ برق ابر عزت وہ گردن شکن مدعیان وہ سرفراز متقیان وہ ماہر عالم مستی و مستی
شیخ عالم ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ شہر بغداد مین کہ جسکو مدینۃ الاسلام کہتے ہین پیدا ہوئے اور
وہین ہوش سنبھالا آپ طریقت مین بڑے دبدبے کے شخص تھے اور اہل تصوف کے امام
اور معتبر مانے گئے ہین آپ کی جاے ولادت مین اقوال مختلف بھی ہین کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ
آپ اپنے وقت مین یکتا اور حال و علم مین بے ہمتا تھے اور آپ کے نکات اور عبارات اور
رموز اور اشارات اور ریاضات اور کرامات احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہین جو جو مشائخ
کہ آپ کے زمانے مین تھے آپ انکے دیدار اور صحبت سے مشرف ہوئے تھے علوم طریقت مین
یگانہ اور بے مثل تھے بہت سی حدیثین آپ نے لکھی تھین مالکی مذہب رکھتے تھے آپ ایک حجت تھے
خلائق کے لیے کہ جو ریاضت کہ آپ نے کی ہر نوع مین اول سے آخر تک صفت مین [illegible] آپ
مردانہ تھے اور کبھی کسی طرح کے فتور یا ضعف نے آپ کے حال مین راہ نہ پائی اور شوق کے
آگ کی تیزی نے کسی چیز سے آپ کو تسکین نہ ہونے دی آپ کی عمر شریف [illegible] برس کی
ہوئی اور آپ نے تین سو چونتیس سنہ مین ماہ ذی الحجہ مین وفات پائی انا للہ وانا الیہ
راجعون ٭ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا مینے تیس برس تک فقہ اور حدیث پڑھی یہانتک
کہ ایک آفتاب میرے سینے سے طلوع ہوا پھر مین استادون کے پاس گیا اور [illegible]
خدا کے علم کا خواہان و جویان ہوا کسی نے مجھکو [illegible]
بلکہ یون کہنے لگے کہ ہر چیز کا ایک نشان ہے غیب کا کچھ نشان [illegible] بات
بڑا اچنبھا آیا اور مینے کہا کہ آپ صاحب [illegible] مین [illegible]
بڑا افسوس کر مینے اسکا شکریہ ادا نہ کیا اپنی ولایت چور کے سپرد کی یہ سنکر تو سب بگڑ گئے

Marfat.com

اور کیا امیر سے ساتھ جو کچھ کہ کیا نقل ہے کہ آپ نے جہال و عوام الناس کے ہاتھ سے
بڑی بڑی تکلیفیں پائیں اور ہمیشہ خلق کے شور و شر در رد و قبول مین مبتلا رہے اور
ہمیشہ لوگ آپ کے قتل پر آمادہ رہے کیونکہ آپ کی بعض باتین حضرت حسین ابن منصور
رحمۃ اللہ علیہ کی باتون کے ساتھ ملتی تھین۔ آپکا شروع شروع واقعہ یہ ہے کہ آپ
امیر نہاوند کے تھے ایک بار بغداد سے نامہ کل امیرون اور سردارون کی طلب مین گیا
چنانچہ جملہ دیگر سرداران اور آپ بھی خلیفہ کے حضور مین حاضر ہوئے خلیفہ نے سب کو
خلعت دیے اور رخصت کیا شاید کہ ایک امیر کو چھینک آئی اُسنے کمین خلعت کی آستین اور
دامن سے منہ اور ناک کو پاک کیا یہ خبر خلیفہ کو پہونچی کہ ایسا کیا اُسنے حکم دیا کہ اُسکا خلعت
اُتار لو اور عمل سے معزول کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا حضرت شبلیؒ نے جو یہ معاملہ دیکھا
چونکہ آگاہ تھے اور خیال کیا کہ جو شخص کہ مخلوق کے دیے ہوئے خلعت کے ساتھ ذرا سی
بے ادبی کرتا ہی تو اُسکا یہ حال ہوتا ہی کہ حکومت سے معزول کیا جاتا ہی خلعت چھینا جاتا ہے
خوار و بے عزت کیا جاتا ہی بھلا جو شخص کہ جہان کے بادشاہ کے خلعت کے ساتھ بے ادبی کریگا اُسکا
کیا حال ہوگا آپ فی الفور خلیفہ کے حضور مین واپس گئے اور فرمایا اَیُّہَا الاَمِیر تو کہ ایک مخلوق
ہی ذرا سی بات کو نہین پسند کرتا کہ تیرے خلعت کے ساتھ بے ادبی کیجائے اور ظاہر ہی کہ تیرے
خلعت کی قدر بادشاہ عالم کے خلعت کے سامنے کیا ہی پس اُسنے جو مجھ اپنی معرفت اور
دوستی کا خلعت عطا فرمایا ہی ہرگز نہ پسند کریگا کہ مین اُسکو ایک مخلوق کی خدمت مین
میلا کرون یہ کہکر آپ باہر تشریف لائے اور حضرت خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مین
توبہ کرلی جب حالت ذوق و شوق کی آپ پر ہویدا ہوئی حضرت خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ
نے آپکو حضرت جنید کی خدمت مین بھیجا جبکہ آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو
پہونچے آپ نے کہا لوگون نے گوہر کا نشان آپکے پاس دیا ہی آپ یا تو وہ گوہر یون ہی
عطا فرمائیے یا بالقیمت فروخت کیجیے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر مین فروخت کرون

Marfat.com

تو تو لے نہ سکے گا کیونکہ تیرے پاس اسقدر قیمت نہیں ہے اور اگر مفت دون تو تو
اسکی قدر نہ جانے گا کیونکہ مفت پایا ہوگا بیقدری سے برباد کردیگا لیکن ہان مردون
کی طرح سر سے قدم بنا اور آپ کو اس دریا مین ڈال تاکہ صبر اور انتظار کے بعد وہ گوہر
تیرے ہاتھ آئے پھر آپ نے عرض کی حضرت فرمائیے اب مین کیا کرون حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ جاؤ ایک سال کبریت فروشی کرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب یک سال پورا ہوگیا
تو پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا جاؤ ایک سال دریوزہ گری کرو لیکن اسطرح پر کہ کسی چیز کے
ساتھ مشغول نہونا۔ آپنے ایسا ہی کیا۔ آخر سال یہ حالت ہوئی کہ بغداد کے تمام بازار مین
دریوزہ گری کی لیکن کسی نے آپ کو کچھ نہ دیا آپ نے یہ سب حال حضرت شیخ جنیدؒ سے عرض کیا
حضرت جنیدؒ نے سنکر فرمایا اب اپنی قدر و قیمت جان گئے کہ خلق کے نزدیک کچھ بھی قدر و
قیمت نہین رکھتے ہو اب دیکھو دل ان مین مت لگانا اور انکو کسی چیز پر بھی فوقیت نہ دینا
پھر فرمایا کہ تمنے نہاوند مین امیری اور حاکمی کی ہے جاؤ وہان کے لوگون سے معافی چاہو
آپ گئے اور سارے شہر مین پھرے اور ایک ایک گھر پر جاکر مرد و عورت و بچے سب سے
معافی چاہی سوای ایک شخص کے کہ وہ وہان موجود نہ تھا آپ نے اسکے عوض ایک لاکھ درم
خیرات کیے پر آپکے دل کو چین نہ پڑا بیقرار ہی رہے جب آپ کے چار سال یون گذر گئے
تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ ابھی تم مین کچھ جاہ طلبی باقی ہے جاؤ اور ایک سال گدائی کرو
پھر آپ ایک سال تک گدائی کرتے رہے اور جو کچھ کہ آپ کو ملتا آپ شیخ کے پاس لیجاتے
شیخ درویشون کو دیدیتے اور آپ کو ہر رات بھوکا رکھتے جب سال ختم ہوا تو حضرت شیخ نے
فرمایا اب مین تمکو اپنی صحبت مین رکھون گا پر اس شرط پر کہ درویشون کی
کرنا ہوگی پھر آپ ایک سال تک درویشون کی خدمت کرتے رہے پھر شیخ نے فرمایا
پایا بکر اب تیرے نفس کا مرتبہ تیرے نزدیک کتنا ہے آپنے عرض کی کہ حضرت مین اپنے
آپ کو ساری خلق سے ادنی درجے کا جانتا ہون اور دیکھتا ہون یہ سنکر حضرت جنید

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تمھارا ایمان درست ہوا۔ نقل ہے کہ آپ بحالت جمال میں لفظ
اللہ کے ایسے شائق اور دلدادہ تھے کہ جو کہتا تھا اللہ آپ اسکا منہ شکر سے بھر دیتے تھے
اور لڑکوں کو شکر بانٹا کرتے تاکہ وہ کہیں اللہ پھر چند روز تک آپ کا یہ دستور ہو گیا کہ جو کہتا
تھا اللہ آپ اسکا منہ روپے اشرفی سے بھرتے تھے پھر ایک ایسی غیرت آپ میں سمائی کہ ننگی
تلوار لیے پھرتے تھے جو کہے گا اللہ میں اسکا سر کاٹ ڈالونگا لوگوں نے پوچھا حضرت
آپ اس سے پہلے شکر اور زر دیتے تھے اب کیا ہوا کہ ایسا فرماتے ہیں کہ جو کہے گا اللہ میں اسکا
سر تن سے جدا کر دونگا آپ نے فرمایا شروع میں میں نے ایسا گمان کیا تھا کہ وہ اُس جلّ شانہٗ کا
نام حقیقت اور معرفت کی راہ سے لیتے ہیں لیکن اب معلوم ہوا کہ غفلت اور عادت سے کہتے
ہیں اور میں جائز نہیں رکھتا ہوں کہ غفلت سے اس عز اسمہٗ کا نام لیا جائے آپ جہاں کہیں
نقش اللہ دیکھتے بوسہ دیتے اور تعظیم کرتے۔ پس ایک ہاتف نے آواز دی کہ کب تک مشغول اسم
رہے گا اگر تو مرد طالب ہے تو قدم مسمّٰی کی طلب میں رکھ جب آپ نے یہ ندا سنی تو عشق غالب ہوا
اور شوق چھا گیا آپ جا کر دجلہ میں کود پڑے ایک لہر جو آئی تو کنارے پر جا پڑے پھر
آپ آگ میں کود پڑے پر نہ جلے الغرض آپ نے بہت مہلک مقاموں میں چاہا کہ آپ کو
ہلاک کریں حق تعالیٰ نے آپ کو بچا بچا لیا آپ کو اور بھی زیادہ بیقراری ہوتی گئی۔ آپ
بآواز بلند کہتے وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا تَقْبَلُہُ الْمَاءُ وَالنَّارُ وَالسِّبَاعُ وَالْجِبَالُ یعنے افسوس ہے
اُس شخص پر کہ جسکو نہ پانی قبول کرے نہ آگ نہ درندے نہ پہاڑ۔ ایک ندا سنی کہ من کان
مقتول الحق [illegible] یعنے جو کہ مقتول حق ہو اسے نہیں قتل کر سکتا ہے کوئی اسکو کہ حق کے
[illegible] آپ [illegible] جانا چاہا پر آپ کو کسی طرح
[illegible] ایک مکان میں [illegible] تک قید رکھا اور سب
[illegible] آپ فرماتے کہ میں تمھارے نزدیک دیوانہ ہوں اور تم میرے نزدیک
دیوانے ہو [illegible] زیادہ ہو گیا نقل ہے کہ ایک بار ایک جماعت آپ کے پاس گئی

Marfat.com

جبکہ آپ قید مین تھے آپ سے نے پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے کہا ہم آپ کے دوست ہین
آپ نے پتھر اٹھا کر انکی طرف پھینکا سب کے سب بھاگے آپ نے فرمایا ای جھوٹو میری دوستی کا
دعوی کرتے ہو اور میری بلا پر صبر نہین کر سکتے نقل ہے کہ ایک روز آپ ایک انگارا لیے تھے
لوگون نے پوچھا حضرت یہ آگ آپ ہاتھ مین کیون لیے ہین آپ نے فرمایا جاتا ہون کعبے کو
جلاؤن گا تاکہ سب لوگ صاحب کعبہ کی طرف متوجہ ہون دوسرے روز کیا دیکھتے ہین کہ آپ
ایک لکڑی جسکے دونون سرے ادھر ادھر جل رہے تھی ہاتھ مین لیے تھے اور کہتے تھے
کہ بہشت اور دوزخ دونون کو جلاؤن گا تاکہ سب خلق بندگی بغیر کسی سبب کے کرے نقل ہے
کہ ایک بار آپ کا گذر ایک درخت کے نیچے ہوا ایک فاختہ اسپر بیٹھی کو کو کرتی تھی یہ آواز جو
آپکے کان مین پونچی بیخود ہوگئے اور کئی رات دن اس درخت کے نیچے ہو ہو کرا کیے
لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے آپ نے فرمایا ایک فاختہ اس درخت پر بیٹھی کو کو کرتی تھی
یعنے پوچھتی ہے وہ کہان ہے وہ کہان ہے مین بھی اسکی موافقت کو کہتا ہون ہو ہو یعنی وہ ہے
کہ جب تک آپ خاموش نہوئے فاختہ خاموش نہوئی گویا آپ مین بھی ایک شوق سما گیا تھا نقل ہے کہ ایک بار
لڑکون نے پتھر جو مارے آپ کا پاؤن زخمی ہوگیا خون بہنے لگا ہر قطرہ خون کا کہ زمین پر
ٹپکتا تھا نقش اللہ کا نمود ہوتا تھا نقل ہے کہ عید کے روز آپ سیاہ لباس پہنے ہوئے
مین تھے لوگون نے پوچھا حضرت عید کے روز آپ نے سیاہ لباس کیون پہنا ...
خلق کی مصیبت پر کہ خدا سے غافل ہے۔ کہتے ہین کہ ابتدا مین آپ سیاہ ...
جبکہ توبہ کی مرقع پہنا آپ عید کے دن اس سیاہ لباس سے ... تھے کہ ...
ہمکو اس حال پر پونچایا بس ہم درمیان مین غرق ہوئے نقل ...
کی حالت مین تمام آنکھون مین ڈالا کرتے تھے تاکہ آپ کو نیند نہ آ ...
تھوڑا تھوڑا کر کے آنکھ مین ڈالا تھا اور آپ نے فرمایا کہ ...
کہ جو سوئے غافل ہے اور غافل محجوب ہے نقل ہے کہ ایک ...

Marfat.com

اور اُس سے اپنی ابرو کا گوشت نوچتے تھے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کیا کرتے ہو
آپ نے عرض کیا کہ حقیقت ظاہر ہولی ہے اور مین اُسکی طاقت نہین رکھتا ہون اس لیئے
یہ کام کرتا ہون کہ شاید ایک سوم مجھے امن دیوین۔ نقل ہے کہ آپ آغاز حال مین زار زار
رویا کرتے اور آہین بھرا کرتے حضرت شیخ جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالی کی درگاہ سے
ایک امانت بطور ودیعت کے شبلی کو دی گئی تھی چاہا کہ اُسمین خیانت کرے اسکو آہ وزاری
مین مبتلا کیا ہے کیونکہ شبلی عین اللہ ہے درمیان خلق کے۔ نقل ہے کہ ایک روز
حضرت جُنید رحمۃ اللہ کے مُرید حضرت جُنید کے آگے حضرت شبلی کی موجودگی مین حضرت شبلی کی
مدح کرتے تھے کہ صدق اور شوق اور عالی ہمتی مین اُسکے مثل کوئی نہین ہے حضرت
جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے غلطی کی ہے وہ مردود اور خدا سے دور ہے۔ پھر حضرت
جُنید نے فرمایا کہ شبلی کو یہان سے نکال دو جب شبلی باہر گئے حضرت جُنید نے مُریدون سے
فرمایا کہ اُس مدح سے کہ تم نے شبلی کی کی یہ میرا نکالنا سو درجے بڑھکر ہے تم اُس
مدح سے اسکو ہلاک کیا چاہتے تھے گویا کہ تمھاری مدح اُسکے واسطے مدح نہ تھی بلکہ ایک
تلوار تھی کہ تم نے اُسپر کھینچی تھی کہ جس سے اسکا نفس سرکش بن جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا
مینے ایک ڈھال اُسکے آگے کی تاکہ ہلاک نہووے۔ نقل ہے کہ ایک تہ خانہ تھا آپ
اُس مین جاتے اور ایک چھڑی کا گٹھا اپنے ہمراہ لیجاتے جسوقت کہ ذرا بھی غفلت اپنی
دل مین پاتے ایک چھڑی اُس گٹھے سے نکال کر اپنے آپ کو مارتے بہت بار ایسا ہوتا کہ
سب کی سب چھڑیان ٹوٹ جاتین پھر آپ ہاتھ پانون دیوار پر دے مارتے۔ نقل ہے
کہ ایک بار آپ خلوت مین تھے کسی شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے
اُس نے کہا ابوبکر آپ نے فرمایا اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہون تو بھی مین دروازہ
نکھولونگا اور اندر آنے نہ دونگا جائیے تشریف لیجائیے زیادہ تکلیف نہ اُٹھائیے
آپ کا مجھپر بڑا احسان ہوگا اور فرمایا عمر گذر گئی کہ چاہتا ہون کہ حق تعالی کے ساتھ

Marfat.com

ہی خلوت مجکو نصیب ہو کہ شبلی درمیان مین نہو۔ اور فرمایا چالیس برس سے آرزو یہ ہے
ایک دم خدا کو جانون اور اُسکو پہچانون اور فرمایا میرا تکیہ گاہ عجز و نیاز ہے اور فرمایا
بڑا لاٹھی پکڑ کے چلنے والا انکسار ہے اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ مین بھاڑ مین چھپا ہوتا تاکہ
اِن مجکو نہ دیکھ پاتے اور فرمایا میری خواری جہودون کی خواری سے بدتر ہی اور فرمایا
اگر کارکان مین کوئی بدی پاوین وہ شبلی کے گناہ سے ہی اور فرمایا مین چار بلاؤن مین
مبتلا ہوا ہون نفس۔ دنیا۔ ہوا۔ شیطان۔ اور فرمایا مجپر تین مصیبتین پڑی ہین ایک
یہ کہ حق میرے دل سے دور ہی دوسرے یہ کہ باطل حق کی جگہ آکر بیٹھا ہے تیسرے یہ کہ
ایسا نفس کافر رکھتا ہون کہ اُس مصیبت کے علاج کرنے سی فارغ ہے اور اُسکو اس درد کے
دوا کرنے کا ذرا بھی خیال نہین ہے۔ اور فرمایا خداوندا دُنیا اور آخرت دونون کو مجھے
بخش تاکہ مین دنیا کا ایک نوالہ بنا کر ایک جہودی کے مُنھ مین رکھدون تاکہ دونون پردے
خلق کے آگے اُٹھ جائین اور مقصود تک پہونچے اور فرمایا دل دنیا اور آخرت سی بہتر ہے
کیونکہ دُنیا محنت کا گھر ہے اور آخرت نعمت کا گھر ہی اور دل معرفت کا محل ہے اور فرمایا اگر
مین بادشاہ کی خدمت نہ کیے ہوتا تو مشائخ کی خدمت نکر سکتا۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ نیا لباس پہنے تھے ایک بارگی آپنے اُسکو اتار کر آگ مین رکھدیا جل گیا لوگون نے
آپ سی کہا کہ مال کا ضائع کرنا شریعت مین روا نہین ہے آپنے فرمایا حق تعالے نے
ارشاد کیا ہی اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ یعنی جس چیز پر کہ تیرا دل
مائل ہے اُس چیز کو تیرے ساتھ آگ مین جلاؤنگا اسوقت میرا دل اِس جامے پر
مائل ہوا ایک غیرت آئی اُسکو جلایا۔ نقل ہے کہ آپ ایک روز بازار گئے اور ایک کہنہ
مرقع ڈیڑھ دانگ کو خریدا اور ایک ٹوپی آدھ دانگ کو خریدی [illegible]
کون ہے کہ ایک صوفی کو دو دانگ کی عوض مول لے [illegible]
احوال نے قوت پکڑی آپ لوگون کے سامنے وعظ فرمانے لگے اور عوام الناس

رد بہر حقیقت بیان کرتے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ملامت کی کہ تم نے ان
باتوں کو جو ہم نے اشارات میں پوشیدہ رکھا ہے تم ایسے آئے کہ عوام الناس کے آگے منبروں
پر بیٹھ کر ظاہر کرنے لگے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ہی کہتا ہوں اور خود میں ہی
سنتا ہوں [illegible] اور میرے سوا دونوں جہان میں کون ہے۔ اسلیے کہ یہ بات کہ میں حق سے کہتا ہوں
حق ہی کی طرف سے جاتی ہے اور شبلی درمیان میں نہیں حضرت جنیدؒ نے فرمایا اے شبلی اگر یوں ہے
تو تجھکو سزاوار ہے اور فرمایا جسکا دل کہ دنیا اور آخرت میں لگا ہوا اسکو ہماری مجلس میں
بیٹھنا حرام ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے مجلس کے درمیان بہت بار اللہ اللہ
کہا ایک درویش نے کہا کسواسطے لا الہ الا اللہ نہیں کہتے آپ نے ایک نعرہ مار کر کہا
میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ میں نے لا ہی کہا ہو اور میرا نفس بند ہو گیا ہو اور اسی گھبراہٹ
میں گذر جاؤں اس بات سے اس درویش میں ایسا اثر کیا کہ کانپ اٹھا اور جان بحق ہو
اس درویش کے رشتہ دار آئے اور شیخ کو دار العدالۃ میں لے گئے آپ اپنے وجد
کے شعلوں میں ایک مست کی طرح چلے جاتے تھے جب عدالت میں پہنچے تو ان
لوگوں نے آپ پر اس جوان کے خون کا دعوی کیا۔ خلیفہ نے شیخ سے فرمایا۔ تم کیا
کہتے ہو آپ نے فرمایا ایک جان تھی عشق کی آگ کے شعلے سے انتظار بقائے جلال
حق میں [illegible] بالکل جلی ہوئی اور تمامی علائق سے جدا ہوئی ہوئی اور صفات اور
آزمائشات انسانی سے فانی ہوئی ہوئی اور طاقت سے بے طاقت بنی ہوئی اور صبر سے
بے صبر ہوئی ہوئی۔ درگاہ کے تقاضے اسکے باطن اور سینے پر چھائے ہوئے
[illegible] گذشتہ سے ایک کوندا جمال مشاہدہ سے اسکی جان پر چمکا اسکی سوختہ جان
قالب سے اڑ گئی شبلی کا اس درمیان میں کیا جرم اور کیا گناہ۔ خلیفہ نے
کہا شیخ کو واپس لیجاؤ کیونکہ اسکی بات سے ایک ایسی صفت اور حالت
میرے دل پر ظاہر ہوئی ہے کہ خوف ہے کہ بیہوش نہو جاؤں۔ نقل ہے کہ جو شخص آپ کے آگے

Marfat.com

کرتا اور سلوک طریقت کا طلب کرتا آپ اس سے فرماتے [illegible]
وی کے ساتھ خانہ کعبہ کا حج کرکے آئے تو کہیں میری [illegible]
شہ اور سواری کے اسکو جنگل کی طرف اپنے یاروں کے ہمراہ روانہ فرماتے
لوں نے آپ سے کہا حضرت آپ یہ خلق کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے ہیں آپ نے
پایا نہیں کیونکہ اُنکے آنے کا مطلب میرے پاس یہی ہوتا ہے کہ خداشناسی حاصل ہو
یہ کہ میری مصاحبت۔ اور اگر کہیں اُنکی مراد [illegible]
لئے اُنکے واسطے اس سے وہی حال کہ جسمیں وہ [illegible]
اسق بہتر ہے رہبان و زاہد سے بہر حال اُنکا مقصود [illegible]
حق کو پائیں اب اگر راہ میں ہلاک بھی ہونگے تو [illegible]
اور اگر مصیبتیں جھیل کے واپس آئینگے تو ان سفر [illegible]
رہبان اگر دس برس مجاہدے کرتے تو بھی [illegible]
فرمایا کہ جب میں بازار میں گذرتا ہوں اکثر خلق کی [illegible]
کبھی کبھی آپ نعرہ مارتے اور فرماتے آہ افلاس آہ افلاس [illegible] لوگوں نے [illegible]
افلاس کس سبب سے ہے آپ فرماتے من مجالستہ الافلاس [illegible]
مخالطۃ الناس و محادثتھم و مخالطتھم یعنی [illegible]
ساتھ انس کرنا افلاس ہے خلق کے ساتھ میل جول کرنا افلاس ہے [illegible]
بات چیت کرنا افلاس ہے خلق کی [illegible]
ایک دولتمند دنیاداروں کی جماعت کو دیکھا [illegible]
نعرہ مارا پھر فرمایا افسوس ہے ان دلوں پر کہ [illegible]
ذکر سے اسی نے انکو مردار اور دنیا کی [illegible] فریفتہ بنایا ہے نقل ہے کہ ایک روز
لوگ ایک جنازہ لیے جاتے تھے ایک شخص پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا آتا [illegible]

Marfat.com

چلا جاتا تھا حضرت شبلیؒ نے جو یہ سُنا تو اپنے سر اور منہ پر طمانچے مار مار کر کہنے لگے آہ مِن فِرَاقِ الاَحَدِ اور فرمایا کہ ابلیس میرے پاس آیا اور کہا خبردار تجھے تیرے اوقات کی صفائی مغرور نہ بنا دے کیونکہ اُسکے نیچے آفتون کی تاریکیان ہین نقل ہے کہ ایک بار ایک گیلی لکڑی آگ مین آپکے آگے جلتی تھی کہین اُس لکڑی کے دوسرے سرے کچھ تری ظاہر ہوئی جیسے کہ گیلی لکڑی کے جلنے کے وقت اکثر ظاہر ہوا کرتی ہی آپ نے اپنے مُریدون سے مخاطب ہوکر فرمایا اے مدعیو اگر تم سچ کہتے ہوکہ ہمارے دل شوق کی آگ سے پُر ہین تو کیا وجہ ہے کہ تمھاری آنکھون سے آنسو نہین بہتے ہین نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیخودی کی حالت مین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور حضرت جنیدؒ کی دستار مبارک کو پریشان کیا لوگون نے کہا یہ کیا کیا آپ نے فرمایا مجھے خوب اور بھلی نظر آئی اسلیے مینے اُسکو پراگندہ کیا کہ میری نظر مین پسند یہ نہ معلوم ہو۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ بیخودی کے عالم مین حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر گئے حضرت جنیدؒ کی بی بی صاحبہ اپنے سر مین کنگھی کر رہی تھین چاہا کہ پردے مین ہو وین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سر کُھلی بیٹھی رہو جانے کی حاجت نہین کیونکہ اِس جماعت کے مست بہشت و دوزخ سے بےخبر ہوتے ہین حضرت شبلیؒ گھر مین چلے آئے اور باتین کرنے لگے پھر خود بخود رونے لگے اُسوقت حضرت جنیدؒ نے بی بی صاحبہ سے فرمایا تو آپ پردے مین ہو جاؤ کیونکہ اب اُسکو پھر اُسکی اصلی حالت لا رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک بار حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَن طَلَبَ وَجَدَ یعنی جسنے تلاش کیا پایا حضرت شبلیؒ نے فرمایا لا بَل مَن وَجَدَ طَلَبَ یعنی یون نہین بلکہ یون کہ جسنے پایا اُسنے طلب کیا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا

Marfat.com

کہ تمہارا عمل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نماز مغرب کی سُنّت کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں اور یہ آیت پڑھتا ہوں لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ الخ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ مرتبہ تم نے اسی کی بدولت پایا۔ نقل ہے کہ ایک دن آپ نے وضو کر کے ارادہ مسجد کا کیا ندا کی کہ ایسا وضو اور پھر یہ گستاخی کہ ہمارے گھر میں جایا چاہتا ہے آپ لوٹے۔ ندا آئی کہ تو ہماری درگاہ سے لوٹا جاتا ہے۔ کہاں جائے گا آپ نے ایک نعرہ مارا ندا آئی کہ ہمیں طعنہ مارتا ہے۔ آپ ایک جگہ میں چپ چاپ کھڑے ہو گئے۔ ندا آئی کہ صبر و تحمل کا دعویٰ کرتا ہے آپ نے فرمایا اَلْمُسْتَغَاثُ بِکَ مِنْکَ یعنی میری فریاد تجھسے تجھی سے ہے۔ نقل ہے کہ ایک درویش تھکا ہارا مفلس بیچارہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ دین کی وفاداری کے حق کا واسطہ میری فریاد رسی کرو اور بتاؤ کہ میں کیا تدبیر کروں کہ نہایت ہی مجبور و تنگ ہوں اب میں کیا کروں مایوس ہو کر راہ سے لوٹ جاؤں آپ نے فرمایا اے درویش کافری کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتا ہے تو نے نہیں سنا کہ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ یعنی خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو اُس درویش نے کہا بس اب میں بیفکر ہو گیا آپ نے فرمایا کہ میں حضرت جل شانہٗ کو آزماتا ہے تو نے نہیں سنا فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ہ اُس درویش نے کہا پھر آپ ہی بتائیے کہ کیا تدبیر کروں۔ آپ نے فرمایا جا حضرت عزاسمہٗ کے آستانے پر سر پٹکنے مار رہا تاکہ تیری جان نکل جاوے شاید کہ تجھے کشائش کی ندا ہو کہ مَنْ عَلَی الْبَابِ یعنی ہمارے دروازے کون ہے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت دی کہ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک آپ کے پاس رہیں پھر آپ نے اُنسے فرمایا کہ دیکھو اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کہ تم میرے پاس رہو اگر حق تعالیٰ کے سوا دوسرے کا خیال تمہارے دل میں گذرے تو تم کو میری صحبت میں

Marfat.com

بیٹھنا حرام ہے نقل ہے ایک روز آپ مریدون کے ساتھ ایک جنگل مین جا رہے تھے ایک کھوپڑی دیکھی اُسپر لکھا تھا خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔ آپ نے ایک نعرہ مارا اور فرمایا کہ یہ سر کسی نبی یا ولی کا ہی پوچھا آپ کس طرح سے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسمین ایک راز ہی جب تک کہ اُس جل شانہٗ کی راہ مین دنیا اور آخرت کو برباد نہ کروگے اُس تک نہ پونہچو گے۔

نقل ہے کہ ایک بار آپ بیمار پڑے طبیب نے آپ سے کہا پرہیز کیجیے آپ نے فرمایا کس چیز سے پرہیز کرون اُس چیز سے کہ میری روزی نہین ہی یا اُس چیز سے کہ میری روزی ہی جو چیز کہ میری روزی ہی اُس سے تو ظاہر ہے کہ پرہیز نہین کر سکتا کیونکہ وہ تو قسمت مین لکھی ہے ضرور ہی پونہچے گی اور اگر جو تقدیر مین نہین ہی اُس سے پرہیز کرنا چاہیے تو ظاہر ہے کہ وہ خود نہ پونہچے گی۔ نقل ہے کہ ایک روز راہ مین فقاعی آواز لگا رہا تھا کہ لَمْ یَبْقَ اِلَّا وَاحِدٌ یعنے سِوائے ایک پیالی کے اور نہین ہی یہی ایک پیالی باقی رہ گئی ہے۔ آپ نے یہ سُنکر ایک نعرہ مارا اور فرمایا ہَلْ یَبْقٰی اِلَّا وَاحِدٌ یعنی آگاہ ہو کہ صرف ایک ہی باقی رہگیا ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی۔ پانچ تکبیرین کہین۔ لوگون نے کہا کیا آپ نے نیا مذہب ایجاد کیا کہ یہ پانچ تکبیرین کہین آپ نے فرمایا چار تکبیرین مُردے پر تھین اور ایک تکبیر جہان اور اہل جہان پر۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ کئی روز تک آپ غائب رہے ڈھونڈتے پھرے پتا نہ پایا آخرکار ہیجڑا محال مین آپ کو پایا پوچھا کہ حضرت بھلا یہ جگہ آپ کے لائق ہی آپ نے فرمایا بیشک یہ جگہ میرے قابل ہے کیونکہ جیسے کہ یہ مخنث دُنیا مین نہ مرد ہی ہین نہ عورت ایسے ہی مین بھی اس دُنیا مین نہ مرد ہون نہ عورت بس تم ہی بتاؤ کہ میرے لیے اس سے اچھی جگہہ اور کہان ہوسکتی ہے نقل ہے کہ ایک روز آپ نے لڑکون کو دیکھا کہ ایک اخروٹ پر باہم جھگڑ رہے ہین آپ نے فرمایا بھائی ذرا صبر کرو تاکہ مین اس اخروٹ کو تم دونون کو بانٹ دون پھر آپ نے اُسکو توڑا اتفاق سے پھوکھا نکلا ایک آواز سُنی کہ اگر

کھوکھلا ۱۲

Marfat.com

حصّے بانٹنے والے بنے ہو تو اب حصّہ بانٹو کہ اندر سے تھوتھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا
کھوکھلا ۱۲
تمام جہان کی خلق سے کوئی جماعت کم حوصلہ زیادہ رافضی اور خارجی سے نہین کیونکہ دوسرون
نے کہ خلاف کیا اپنے حق مین کیا اور باتین اُسکے بارے مین کہین اور یہ دونون
جماعتین تو اپنا وقت خلق کی طرفداری مین برباد کر رہی ہین اور فرمایا کہ ایک عمر
ہوگئی کہ مین چاہتا ہون کہ حسبی اللہ کہون لیکن جب کہنا چاہتا ہون میرے
دل مین گذرتا ہے کہ کیون جھوٹ بکتا ہے چُپ رہجاتا ہون۔ نقل ہے کہ آپ
بہت نمک آنکھون مین ڈالا کرتے تھے لوگون نے کہا شاید آپ کو آنکھین درکار
نہین ہین آپ نے فرمایا کیا ہوگا لوگون نے کہا اندھے ہوجاؤ گے آپ نے
فرمایا کچھ پرواہ نہین جس چیز کا کہ میرا دل شائق بنا ہے وہ ان آنکھون سے پوشیدہ
ہے۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ کیا سبب ہے کہ ہم ہمیشہ آپ کو
بے چین پاتے ہین ظاہر ہے کہ یا تو وہ آپ کے ساتھ نہین ہے یا آپ اُسکے ساتھ
نہین ہین آپ نے فرمایا اگر مین اُسکے ساتھ ہوتا تو مین مین ہوتا لیکن مین محو
ہون اُس چیز مین کہ وہ ہے اور فرمایا مین بہت بار خیال کیا کرتا تھا کہ مین حق تعالے
کی محبت مین طرب وخوشی کرتا ہون اور اُسکے مشاہدے کے ساتھ اُنس پکڑتا ہون
اب مین جان گیا کہ لذّت واُنس تو ہم جنس کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور فرمایا
بڑی عجب بات یہ ہے کہ کوئی حق تعالے کو پہچانے پھر اُسکو آزردہ کرے
اور فرمایا مرید کا کام اُسوقت تمام ہوتا ہے کہ اُسکا حال سفر اور حضر مین یکسان ہو
اور حاضر اور غائب اُسکو ایک ہووے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
کہ ابو تراب جنگل مین بھوکے رہے تمامی جنگل طعام ہوا آپ [illegible] تھا
اگر محل تحقیق مین ہوتا کہتا انی اظل عند ربی فهو یطعمنی ویسقینی حضرت
ابو العباس دامغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے شیخ نے وصیت کی کہ تو تمامی

Marfat.com

اختیار کر اور اپنا نام اس قوم کے دفتر سے باہر کر اور منہ طرف دیوار کے کر اسوقت تک
کہ مرے۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ تم حق تعالے کو
کس طرح یاد کرتے ہو جبکہ اُسکے یاد کرنے کی صدق اور اہلیت تمکو حاصل نہین ہے آپ نے کہا
کہ مین مجاز سے اُسکو اسقدر یاد کرتا ہون کہ وہ مجکو حقیقت سے ایک بار یاد کرتا ہے
حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رہنے دو
کیونکہ اس درگاہ پر کبھی خلعت ہے اور کبھی تازیانہ نقل ہے کسی نے شیخ سے کہا کہ دُنیا شغل و
اشتغال کے واسطے ہے اور آخرت احوال کے واسطے پس راحت کب ہوگی آپ نے فرمایا
کہ دُنیا کے اشتغال سے دست بردار ہو جاؤ تاکہ آخرت کے احوال سے نجات پاؤ نقل ہے
کہ لوگون نے کہا کہ آپ ہمارے سامنے توحید مجرد کا بیان زبان حق مفردین بیان
فرمائین آپ نے فرمایا افسوس ہے اُسپر کہ توحید سے خبر دیوے عبارت مین اُسکو
ملحد کہنا چاہیے۔ اور جو کہ اشارہ کرے اُسکی طرف اُسکو ثنوی کہنا چاہیے۔ اور جو کہ
ایما کرے اُسکی طرف اُسکو بُت پرست کہنا چاہیے اور جو کہ اُسکے باب مین کلام کرے
اُسکو غافل کہنا چاہیے اور جو کہ اُس سے خاموش ہووے اُسکو جاہل کہنا چاہیے
اور جو کہ ایسا گمان کرتا ہے کہ اُس تک پونہچ گیا اور اُسنے اُسکو پالیا اُسکو ناکام و
نامُراد کہنا چاہیے اور جو کہ اُسکی نزدیکی کا اشارہ کرتا ہے اُسکو دور سمجھنا چاہیے اور جو کہ
اپنے وجد و حال کا اظہار کرتا ہے اُسکو گمراہ خیال کرنا چاہیے اور فرمایا یاد رکھو کہ جو کچھ کہ وہم
سے دریافت کرین اور عقل سے جانین وہ تمامی بیکار و بے سود ہے اور محدث و مصنوع ہے
مثل تمہاری فائدہ اسلیے خدا تو وہی ہے کہ عقل و وہم و خیال و قیاس و گمان مین
نہ آوے۔ اور فرمایا تصوف وہ ہے کہ ایسا رہے جیسا کہ اُسوقت تھا کہ وجود مین نہین
آیا تھا۔ اور فرمایا تصوف شرک ہے کیونکہ تصوف دل کی نگہبانی ہے غیر سے
اور غیر مین ہے اور رفنا ناسوتی ہے اور ظہور لاہوتی اور فرمایا تصوف نگاہ رکھنا

Marfat.com

تو تون یعنے حواس کا ہی اور نگاہ رکھنا انفاس کا اور فرمایا صوفی اُسوقت صوفی ہوتا ہی
تمامی خلق کو اپنی عیال دیکھے یعنی سب کا باربردار رہے اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ خلق
سے منقطع ہو اور حق سے متصل جیسا کہ موسی علیہ السلام کو خلق سے منقطع کیا واصطنعتک
لنفسی یعنی مینے تجکو اپنے واسطے چن لیا۔ اور اپنے ساتھ اُن کو پیوند دیا کہ لن ترانی
ور یہ محل تحیّر ہے اور فرمایا صوفی اطفال ہین حق تعالی کے لطف کی کنار و گود مین
ور فرمایا تصوّف اپنے آپ کو ہستی کے دیکھنے سے باز رکھنا ہی اور فرمایا تصوّف
یک سوزندہ برق ہے اور فرمایا تصوّف حق تعالی کی درگاہ مین بےغم بیٹھنا ہے
ور فرمایا حق تعالی نے داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ میرا ذکر خاص ذاکرون کے لیے ہی
ور میری بہشت خاص مطیعون کے واسطے اور میری زیارت خاص مشتاقون کے واسطے
ور میری محبت خاص محبون کے واسطے اور فرمایا محبت ایک دہشت ہی ایک لذت مین اور
ایک حیرت ہی نعمت مین اور فرمایا محبت رشک لیجاتا ہی اسلیے کہ تجھ ایسا ایک کیا لائق
اسکے ہی کہ اُسکو دوست رکھے اور فرمایا محبت یہ ہی کہ جس چیز کو کہ تو دوست رکھتا ہی
محبوب کے لیے خرچ کرے اور فرمایا جو کہ محبت کا دعوی کرتا ہی اور بیچ محبت ہو اور چیز کو
طلب کرتا ہی وہ محبوب کے ساتھ مسخری کرتا ہی اور فرمایا محبت دلون کو گلانیوالی ہے
اور محبت کی آگ جانون کو پگھلانے والی ہی اور [illegible] نفسون کو گلانے والی ہے
اور فرمایا جسکے نزدیک کہ توحید صورت نہین باندھتی ہرگز توحید کی بو تک
نہ سونگھیگا اور فرمایا توحید حجاب موحد کا ہی جمال احدیت [illegible] اور فرمایا [illegible]
سلب سے توحید تجھسے درست نہین آتی کہ تو اسکا اپنی [illegible] طلب کرتا ہی اور [illegible]
معرفت کی تین قسمین ہین ایک معرفت حق تعالی کی اور وہ [illegible]
دوسری معرفت نفس کی اور وہ محتاج ہی فرائض [illegible] کی اور تیسری معرفت
باطن کی اور وہ محتاج ہی اُسکے احکام اور قضا پر رضا دینے کی اور فرمایا [illegible]

Marfat.com

حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ بلا کو عذاب کرے۔ اُسکو عارف کے دل مین لاتا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لا سکے اور کبھی ساتون آسمانون اور زمینون ایک بال کی نوک پر اُٹھا لیوے لوگون نے کہا حضرت آپ کبھی ایسا فرماتے ہین اور کبھی ویسا۔ اسکا سبب کیا ہی۔ آپنے فرمایا ہم کبھی باخود رہتے ہین اور کبھی بیخود اور فرمایا عارف کو نشان نہین اور محب کو گلہ نہین اور بندے کو دعوی نہین اور ترسندہ کو قرار نہین اور کسی کو حق تعالیٰ سے گریز نہین۔ اور فرمایا خدا کی معرفت اوّل ہے اور اُسکی کوئی انتہا نہین اور فرمایا کسی نے حق تعالیٰ کو نہین پہچانا۔ کیونکہ اگر اُسکو پہچانتا اُسکے غیر کے ساتھ مشغول نہوتا اور فرمایا عارف وہ ہے کہ دُنیا کی اِزار بنائے اور آخرت کی چادر پھر دونون سے مجرد ہووے اور حق تعالیٰ کے ساتھ منفرد اور فرمایا عارف سِوائے حق تعالیٰ کے بینا اور گویا نہ ہوتا اور اپنے نفس کا اُسکے سِوا کوئی محافظ نہین دیکھتا اور اُسکے غیر سے بات نہ سُنتا اور فرمایا عارف کا وقت مثل زمانۂ بہار کے ہے کہ گرجتی ہی ابر برستا ہے کوندا چمکتا ہی ہوا چلتی ہے گُل و پھول کھلتے ہین بُلبُل چہچہاتے ہین۔ ہو بہو عارف کا ایسا ہی ہی آنکھ روتی ہے لب ہنستے ہین دل جلتا ہی سر ہلتا ہی نام دوست کا کہتا ہی اور اُسکے دروازے پر چاکر کھاتا ہی۔ اور فرمایا دعوت تین ہین دعوتِ علم دعوتِ معرفت دعوت معاینہ اور فرمایا علم ایک ہے اور وہ یہ ہی کہ اپنی ذات سے اپنے نفس کو جانے اور فرمایا عبارت زبان علم ہے اور اشارت زبان معرفت اور فرمایا علم الیقین وہ ہی کہ ہمکو پیغمبرون کی زبانِ مبارک سے پونہچا اور عین الیقین وہ ہی کہ بواسطہ قلوب کے اسرار مین ہدایت کے نور سے ہو اور حق الیقین وہ ہی کہ اس عالم مین اُسکی طرف راہ نہین ہے اور فرمایا ہمّت کا طلب کرنا ہی جو اُسکے سِوا ہے وہ ہمّت نہین ہی اور فرمایا صاحب ہمّت کسی

ل نہین ہوتا لیکن صاحب ارادہ جھٹ مائل ہوجاتا ہی اور فرمایا فقر وہ ہی کہ خدا کے
مالی کے سوا کسی چیز سے مستغنی نہووے اور فرمایا درویشون کے چار شود رجے ہین
سب سے ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر ساری دنیا اسکی ہوجاوے اور تمام لوگ اسکو کھاوین
پین پس اسکے دل مین آوے کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین ایک روز کا کھانا اٹھا رکھتا اسکا
فقر حقیقی نہووے اور فرمایا جمعیت کلی کو حقیقت کہتے ہین اور وہ فردانیت کی ایک
صفت ہی اور فرمایا شریعت یہ ہے کہ تو اسکی عبادت کرے اور طریقت یہ ہے کہ تو
اسکو طلب کرے اور حقیقت یہ ہے کہ تو اسکو دیکھے اور فرمایا مذکور کے مشاہدے
مین اسکے ذکر کو بھولنا ایک فاضلترین ذکر ہے اور فرمایا حق تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنا
بغیر کلمے اور کلام کے ہے اور فرمایا صابر اہل درگاہ سے ہی اور راضی اہل پیشگاہ سے
اور مفوض اہل البیت ہے اور فرمایا یہ بات اس مرغ کے مانند ہی کہ پنجرے مین ہو ہر طرف
سے نکلنا چاہے پر نکل نہ سکے اور فرمایا زہد غفلت ہے کیونکہ دنیا ناچیز ہی ناچیز مین ہرگز نا
غفلت ہووے اور فرمایا زہد وہ ہی کہ دنیا کو فراموش کرے اور آخرت کو یاد نہ لاوے
اور فرمایا جو کچھ مقدر مین ہی ضرور پونہچے گا اور جو کچھ مقدر مین نہین کتنی ہی محنت و
مشقت پیش پونہچاؤ ہرگز نہ ملے گا پس زہد کس چیز پر ہے اور فرمایا زہد یہ ہے
خالق اشیا کی طرف اشیا سے دل کو پھیرے اور فرمایا دنیا مین استقامت دیکھنا
قیامت کا ہی یعنے حق تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر فرمایا اسپر قائم رہنا استقامت
ہے اور فرمایا صادق کی علامت یہ ہی کہ حرام کو منھ سے باہر ڈالے اور فرمایا انس یہ
کہ بندے کو اپنے سے وحشت ہووے اور فرمایا جو کہ اسکے ذکر سے انس رکھتا ہے
وہ اسکے برابر کب ہوسکتا ہی کہ جو ذکور سے انس رکھتا ہی او کون [illegible] سے پوچھا
کہ عارف کو جو کچھ کہ ظاہر ہوتا ہی وہ کس طرح تحقیق ہو آپ نے فرمایا جو چیز کہ ثابت نہو
کس طرح تحقیق ہو اور کسطرح سکون پکڑے بندہ اس چیز سے کہ ظاہر نہو اور کسطرح ناامید ہووے

Marfat.com

اُس چیز سے کہ پوشیدہ ہووے یہ بات ظاہری ہے باطن میں اور باطنی ہے ظاہر میں اور فرمایا خلق جو اشارہ کہ حق کی طرف کرتی ہے وہ اشارہ مردود ہے مگر جو اشارہ کہ حق سے حق کی طرف ہو اور اُنکو اُسمیں دخل نہو وہ اشارہ مقبول ہے اور فرمایا بندی کا بندی کی آنکھ میں ظاہر ہونا عبودیت ہے اور حق تعالےٰ کی صفات کا اُسپر ظاہر ہونا مشاہدہ اور فرمایا لحظہ حرمان ہے اور خطرہ خذلان اور اشارہ ہجران اور کرامات عند خدا منع کرنے والی قرب خدا کو اور یہ تمام مکر ہے فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ اور فرمایا ہر نعمت کے نیچے تین مکر ہیں اور ہر ایک طاعت کے نیچے چند مکر اور فرمایا عبودیت اُٹھ جانا تیری مراد اور ارادے کا ہے اُس جل شانہٗ کی ارادت کے مقابلہ میں اور تیرے اختیار کا ٹوٹ جانا ہے اُسکے اختیار کے مقابلے میں اور تیری آرزوؤں کا ترک ہے اُسکی قضا کے مقابلے میں اور فرمایا حق تعالےٰ کے ساتھ کلام میں گستاخ ہونا انبساط ہے اور فرمایا لوگوں سے اُنس پکڑنا افلاس کی علامت ہے اور بغیر حق تعالےٰ کے ذکر کے زبان کا ہلنا وسواس ہے اور فرمایا قرب کی علامت ماسوی اللہ سے کاٹنا ہے اور فرمایا جوانمردی یہ ہے کہ تو خلق کی مصلحت کو اپنی مصلحت کے مثل چاہے بلکہ اُس سے بڑھکر اور فرمایا کلام کلام دل کا ہے اور رجا کا بلند تر مرتبہ حیا ہے اور فرمایا البشریت کی غیرت اشخاص کے لیے ہے اور غیرت الٰہیت بروقت ہے کہ ضائع کی ماسوی اللہ میں اور فرمایا خوف وصل میں زیادہ سخت ہے خوف سے مکر میں اور فرمایا کسی روز خوف مجھپر غالب نہوا کہ اُس روز میں حکمت اور عبرت کے دروازے میرے دل پر کشادہ نہو گئے۔ اور فرمایا شکر یہ ہے کہ تو نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے اور فرمایا جو سانس کہ بندہ مولیٰ سبحانہٗ کی موافقت میں لیتا ہے وہ سانس تمام عابدوں کی قیامت تک کی عبادت سے افضل اور اعلیٰ ہوتی ہے اور فرمایا ہزار سال گذشتہ اور ہزار سال آیندہ سے یہ وقت کہ جسمیں تو ہے تیرے لیے غنیمت ہے ہوش رکھ کہ تجھکو کسی محتسم شے سے دھوکا نہ دین یعنی عالم ارواح میں ماضی مستقبل ایک ہی ہے

Marfat.com

رفرمایا جو کہ ایک گھڑی رات مین غفلت سے سُوتا ہی وہ آخرت کی ہزار سالہ راہ سے
پیچھے پڑتا ہے اور فرمایا اہل معرفت کے لیے ایک پلک جھپکانے بھر کی بھول شرک ہی
رفرمایا جسطرح کہ خلق کا محجوب حق تعالی سے حجاب مین ہی اسی طرح حق تعالے کا
وب خلق سے حجاب مین ہی۔ اور جسکو کہ پاکی نے اُچکا ہو ہوگا مثل اُس شخص کے کہ جسکو
اسکی مغفرت اور رحمت کے انوار نے اُچکا ہو اور فرمایا جو کوئی حق سے تلف ہووے
ت تعالی اُسکو خلف ہووے اور فرمایا جو کوئی کہ حق سے حق مین فانی ہوتا ہی ربوبیت
انی ہوتا ہی عبودیت کا تو کیا ذکر ہے اور فرمایا ایک جماعت ہی کہ وعظ کے جلسون مین
یک عادت کے طور پر جمع ہوتی ہے اور جو کچھ کہ کہا جاتا ہی اُسکو رسم کے طور پر سُنتی ہی
رہ اِس بیٹھنے اور سُننے سے کسی چیز کی مستحق نہین ہوتی مگر بلا کی اور فرمایا خدا کرے
وایسا ہو جائے کہ ہمیشہ اللہ تعالے کا ملازم رہے اور ماسوی اللہ سے دست بردار ہووے
قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ہ اور فرمایا اُس وقت مجھکو آسودگی حاصل ہو کہ مین
اسکا و اگر کسی کو اپنے سوا نہ دیکھون۔ یعنی سب مین ہی مین ہوون۔ اور فرمایا اگر مین
حق تعالی کا مرتبہ پُورا پُورا جان جاتا تو کسی ماسوی اللہ سے نہ ڈرتا اور فرمایا مینے دو
شخصونکو خواب مین دیکھا کہ مجھسے کہا ای شبلی جو کہ یون اور یون کرتا ہی وہ غافلون سے ہی
اور فرمایا ایک عمر ہو گئی کہ مین اس آرزو مین ہون کہ حق تعالی کے ساتھ ایک ایسی
سانس لون کہ دل کو بھی اس سے خبر نہو پر نہین لے سکتا ہون اور فرمایا اگر ساری دُنیا کا
ایک نوالہ بنا کر ایک چھوٹے شیرخوار بچے کے منہ مین دیدون تو بھی میرا دل اُسپہ رحم
کھاوے کہ اُسکا پیٹ نہ بھرا ہوگا بھوکا رہ گیا ہوگا اور فرمایا اگر ساری
اور مین ایک جہودی کو دون اور وہ قبول کرلیوے تو مین اُسکا بڑا احسان
سمجھون اور اُسکا نہایت ممنون ہون اور فرمایا کل کائنات کی یہ کا نہین ہے کہ میرے
دل پر گذر سکے بھلا اُسکے دل پر کسطرح گذر سکتی ہے کہ جو حق تعالی کو جانتا ہو

Marfat.com

کہ ایک روز شوق و وجد کے غلبے مین مضطرب اور متحیّر تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ای شبلی اگر تو اپنا کام حق تعالےٰ پر چھوڑ دے راحت پاوے آپ نے کہا اے شیخ
حق تعالےٰ میرا کام مجھپر چھوڑ دے تو البتہ راحت پاؤن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فر
کہ شبلی کی تلوار سے خون ٹپکتا ہی نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص یارب یارب کہ رہا تھا
آپ نے فرمایا تو کب تک کہتا رہے گا یارب ارے وہ جو کہہ رہا ہی عبدی عبدی ذرا
اسکو بھی تو سُن اُسنے کہا کہ مین اسی کو تو سُن رہا ہون اسی لیے تو یہ کہہ رہا ہون آپ نے
فرمایا تو اب تو معذور ہے کہا کر اور فرمایا خداوندا اگر تو آسمان کو میری گردن کا طوق بنا
اور زمین کو میرے پاؤن کی بیڑی اور سارے جہان کو میرے خون کا پیاسا کر دے
تب بھی تو مین تیرے سے رُو گردان نہونگا نقل ہے کہ جب آپ کی وفات نزدیک ہوئی
آپ کی دونون آنکھون کے آگے تاریکی چھاگئی آپ راکھ مانگ مانگ کر سر پر ڈالتے
اور اسقدر بیقرار تھے کہ بیان مین نہین آسکتا پوچھا اسقدر اضطراب کا باعث کیا ہے
آپنے فرمایا مجھے ابلیس پر رشک آرہا ہی اور میری جان غیرت کی آگ مین جلی جاتی ہے
کہ مجھ ایسا پیاسا یہان بیٹھا ہو اور وہ اپنی ناک سی ایک دوسرے کو یون نوازے
کہ اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن یعنی تحقیق تیرے اوپر میری لعنت قیامت تک
لعنت کی نسبت ابلیس کے ساتھ نہین دیکھ سکتا ہون مین چاہتا ہون کہ میری لیے ہو
اسلیے کہ جو اسکی اضافت لعنتی کہ ابلیس کو دیا ہی اگرچہ لعنت ہی ہے تو اُس دوست
طرف سے ہے وہ یعنی ابلیس اُسکے لائق کیسے ہو سکتا ہی پھر آپ خاموش ہوگئی تھوڑی
دیر ... ہوگئی کہ پھر بیقرار ہوگئے اور فرمایا دو ہوا مین چل رہی ہین ایک ہوا
لطف کی اور ایک ہوا قہر کی جسپر کہ لطف کی ہوا چلتی ہی اُسکو مقصود تک پونچاتی ہے
اور جسپر کہ قہر کی ہوا چلتی ہی حجاب مین گرفتار ہوتا ہی ... سے لطف آئی
... قہر اگر ہوا کے لطف نے گذر کیا تو یہ سب ... اور ... کھینچ رکھا ہوا

Marfat.com

اگر خدانخواستہ کہین ہوا سے قہر کا گذر ہو گیا تو تو مرمٹا یہ سب سختیان اور بلا مین
لے آگے کیا ہین پھر آپ نے وفات کے وقت فرمایا کہ مجھے وضو کراؤ جب وضو کرا رہے تھے
ن داڑھی مبارک مین خلال کرنا بھول گئے آپ نے انکو یاد دلایا۔ نقل ہے
رات مین کہ وفات پائی تمام رات یہ بیت پڑھتے رہے بیت کل بیت
ت ساکنۃ غیر محتاج الی السرج ٭ وجہک المامول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج ٭
مہ جس گھر مین کہ تو رہے اُس گھر کو چراغ کی حاجت نہین ٭ تیری وہ حسین صورت
کی امید ہے ہمارے لیے محبت کافی ہے اُس روز کہ جسمین لوگ اپنی اپنی حجتون کے ساتھ
نیگے۔ پھر بہت لوگ آئے آپ پر نماز پڑھنے کو اور حالانکہ آپ نے ابھی وفات نہ فرمائی
ں آپ نے فراست سے دریافت کیا اور فرمایا کہ عجب کار ہے کہ مُردونکی جماعت زندہ پر نماز
ھنے کو آئی ہے پھر حاضرین نے کہا کہو لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا جب غیر ہے ہی نہین نفی
کی کرون کہا حضرت حکم شریعت یون ہی ہے کلمہ پڑھیے۔ آپ نے فرمایا سلطان محبت
تا ہے کہ مین رشوت نہ قبول کرونگا۔ پھر ایک شخص نے بہت بلند آواز سے کہا کہو لا الہ
ا اللہ آپ نے فرمایا کہ ایک مُردہ آیا ہے کہ زندے کو تلقین و پند کرے۔ پھر ایک گھڑی
ے بعد لوگون نے پوچھا کہ آپ کس طرح ہین۔ آپ نے فرمایا محبوب سے جا ملا اور جان
یدی۔ نقل ہے کہ آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ منکر نکیر سے کیا سوال و جواب ہوا
آپ نے فرمایا کہ آئے اور پوچھا کہ تیرا خدا کون ہے مینے کہا میرا خدا وہ ہے کہ جسنے تمکو اور
تمام فرشتونکو حکم کیا تو تمنے میرے باپ آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور مین آدم علیہ السلام
کی پشت مین تھا اور تمکو دیکھتا تھا۔ پس انھون نے کہا اسنے تو جواب تمامی اولاد آدم کا دیدیا
پھر واپس گئے۔ دوسرے شخص نے شیخ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آ
معاملہ کیا آپ نے فرمایا باوجود اُن سب دعوون کے جو مینے کیے تھے خدا نے مجھ سے کچھ مطالبہ
نہ فرمایا مگر ہان البتہ اس بات پر کہ ایک روز مین نے کہا تھا کہ کوئی نقصان اس سے بہتر نہ ہوگا

Marfat.com

کہ تو بہشت سے باز رہے اور دوزخ مین جائے۔ مجھپر عتاب فرمایا اور ارشاد ہوا کہ سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ میرے دیدار سے باز رہین اور محجوب ہووین اور ایک شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمنے آخرت کے بازار کو کیسا پایا آپنے فرمایا بالکل بے رونق ہے سوائے سوختہ جگرون اور شکستہ دلون کے اور کچھ نظر نہین آتا کیونکہ یہان سوختہ جگرون پر مرہم رکھتے ہین اور ٹوٹون کو پھر جوڑتے ہین اور کسی چیز کی طرف توجہ نہین کرتے۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب اناسی حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عالم عارف وہ حاکم طائف وہ امیر زمرۂ کبرا وہ نگینۂ حلقۂ فقرا وہ زبدۂ امشاج شیخ وقت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ امام بحق تھے اور یگانۂ زمان اور بڑے درجے کے آپ طاؤس الفقرا سے ملقب کیا ہی آپ کی صفت اور نعت تحریر اور تقریر سے باہر ہے آپ فنون علم مین کامل تھے اور ریاضات اور معاملات مین ایک بزرگ شان رکھتے تھے اور حال اور قال اور علم تحقیق مین ایک آیت تھے کتاب لمع آپ کی تصنیف ہی آپ نے حضرت شیخ سری رحمۃ اللہ علیہ اور سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا۔ اور اور بھی بڑے بڑے مشائخ سے ملے تھے طوس کے باشندے تھے ایکبار آپ ماہ رمضان المبارک مین بغداد مین آئے لوگون نے مسجد شونیزیہ مین ایک خلوت خانہ آپ کو دیا اور آپ کو درویشون کا امام بنایا آپ نے عید تک درویشون کی امامت کی اور تراویح مین پانچ قرآن ختم کیے خادم ہر رات ایک ٹکیا آپ کے حجرے کے دروازے پر رکھ جاتا آپ اٹھا کر اندر لے جاتے جب عید کے دن آپ عید کی نماز پڑھکر آپ کہین کو راہی ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ تیسون ٹکیان ایک کونے مین دھری ہین سب متعجب ہو گئے۔ **نقل ہے** کہ ایک

Marfat.com

جاڑے کے موسم مین آپ مُریدون کے سامنے معرفت کا ذکر فرما رہے تھے ایکبارگی آپ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ آپ نے آگ پر کہ آپ کے سامنے دھک دھک جل رہی تھی سجدۂ شکر کے لیے سر رکھدیا سب مُرید ڈر گئے اور خیال کیا کہ آپ کا چہرۂ مبارک جھلس گیا ہوگا جبکہ آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو بال بیکا نہوا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اِس درگاہ مین اپنی آبرو گرائے گا ہمیشہ سُرخرو رہے گا اور ہرگز آگ اُسکے مُنھ کو نہ جلا سکے گی۔ اور فرمایا عشق ایک ایسی آگ ہی عاشقون کے دل اور سینے کے اندر کہ جب غلبہ پکڑتی ہی ہر چیز کو کہ خدای تعالیٰ کے سوا ہوتی ہے جلا کر راکھ کر دیتی ہی اور اُس راکھ کو بھی باہر نکال پھینکتی ہے اور فرمایا کہ مینے ابن سالم سے سُنا کہ اُنھون نے فرمایا کہ نیّت خدا کے ساتھ ہی اور خدا سے ہی اور خدا کے واسطے ہی اور جو آفت کہ نماز مین واقع ہوتی ہی نیت سے ہوتی ہی اور اگرچہ بہت ہووے اُسکو موازنہ نہین کر سکتے اُس نیّت کے ساتھ جو خدا کے لیے ہووے اور خدا کے ساتھ ہووے۔ اور فرمایا لوگ آداب مین تین قسم کے ہین ایک اہل دُنیا کہ ادب اُنکے نزدیک فصاحت اور بلاغت اور نگہداشت علمون کی اور رسمون کی اور سیر ملوک اور اشعار وغیرہ کی ہی دوسرے اہل دین کہ ادب اُنکے نزدیک طہارت دل کی نگہبانی اسرار کی تادیب اعضا کی اور نگہبانی حدود کی اور چھوڑنا خواہشون نفسانی کا اور ریاضت نفس کی ہے تیسرے خاص بندے خدا کے کہ ادب اُنکے نزدیک نگہبانی وقت کی پورا کرنا عہد کا اور کمتر توجہ کرنا خواطر پر اور ٹھہرنا طلب اور اوقات حضور اور مقام قرب مین نہایت ہی شائستگی کے ساتھ ہے۔ نقل ہے کہ آپ نے اپنی زندگی مین فرمایا تھا کہ جو جنازہ کہ میری قبر کے نزدیک لایا جاوے [illegible] آب تک طوس مین یہ رسم ہے کہ ہر جنازے کو پہلے آپ [illegible] آگے لاکر رکھتے ہین پھر دفن کرتے ہین آپ کا کلام [illegible] بطور تبرک کے لکھے گئے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

باب اسی حضرت ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ گستاخ درگاہ وہ مقبول اللہ وہ کامل معرفت وہ عامل مملکت وہ قطب اصحاب شیخ وقت ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ عالم کے شیخ اور بڑے مشائخ تھے اور اپنے وقت کے صدیق اور فتوت اور مروت میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ نفس کے عیبوں کے بڑے پرکھنے والے تھے ریاضت۔ کرامت۔ فراست۔ معرفت۔ میں ایک بلند شان رکھتے تھے۔ آپ کو ملقب بہ عامل مملکت کیا ہے۔ آپ حضرت شیخ ابی سعید ابی الخیر قدس اللہ روحہ کے پیر تھے نقل ہے کہ آپ نے شیخ ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اگر تمسے پوچھیں کہ تم خدا کو پہچانتے ہو خبردار ہرگز مت کہنا کہ میں پہچانتا ہوں کیونکہ یہ شرک ہے اور یہ بھی مت کہنا کہ نہیں پہچانتا ہوں کیونکہ یہ کفر ہے۔ ہاں ایسا کہنا کہ اعرفنا اللہ تعالی ذاتہ بفضلہ یعنے اللہ تعالی نے اپنی ذات کی شناسائی ہمکو اپنے فضل سے عطا کی اور فرمایا جسطرح ہوسکے تم چاہو نا چار اپنے خداوند کا خلق اختیار کرنا ورنہ ہمیشہ رنج میں رہوگے اور فرمایا اگر حق تعالے تیری خیر و بہتری چاہتا ہوگا علم کو تیرے اعضا میں نگاہ رکھے گا اور پھر تیری اعضا ایک ایک تجھسے لیوے گا اور اپنی طرف کر لیوے گا اور نیستی تجھکو دکھاویگا تاکہ تیری نیستی میں اپنی ہستی کو تجھپر آشکارا کرے پس تو اپنی صفات سے خلق دیکھے گا اور خلق کو قدرت کے میدان میں مثل ایک گیند کے پاویگا اور جانے گا کہ گیند کا گردش دینے والا گیند والا ہے اور فرمایا ہر شخص خداوند سے آزادی طلب کرتا ہے اور میں بندگی طلب کرتا ہوں کیونکہ اُسکا بندہ اُسکی بندگی ہی میں سلامت رہ سکتا ہے اور آزاد جائے خطر اور ہلاک میں رہا ہے اور فرمایا ہمارے اور تمھارے درمیان فرق صرف ایک بات کا ہے تم ہمارے سامنے کہتے ہو اور ہم اُسکے سامنے کہتے ہیں تم ہمکو دیکھتے ہو اور ہمسے سُنتے ہو اور ہم اُسکو دیکھتے ہیں

Marfat.com

اور اُسی سے سُنتے ہین ورنہ تمھارے ہی جیسے ہم بھی آدمی ہین اور فرمایا پیر تیرا آئینہ ہین اُنسے تو اُسیقدر دیکھ سکتا ہی کہ جسقدر تیری ارادت کا نور ہے اور فرمایا مرید کے لیے ایک درویش کی خدمت مین رہنا سو رکعت نماز نفل ادا کرنے سے بہتر ہے اور ایک نوالہ کھانے کا کم کھانا تمام رات نماز نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور فرمایا ہم بہت سی چیزون کی حُرمت اور عزت رکھتے ہین حالانکہ ذرّے کے برابر وہان نہین ہوتے اور فرمایا صوفی آتے ہین ہر شخص کو کچھ چیز یا مرتبہ چاہیے مجھے نہ کچھ چیز درکار ہی نہ مرتبہ چاہیے اور ہر شخص کو کرامت یا ریاست چاہیے لیکن مجھے یہ چاہیے کہ مین مین نہ ہون اور فرمایا میری طاعت اور معصیت دو چیز سے وابستہ ہے جب مین کھاتا ہون تو مادّہ تمام معاصی کا اپنے مین پاتا ہون اور جب نہین کھاتا ہون اور ہاتھ کھانے سے روکتا ہون تمام عبادتون کی اصل کو اپنے مین موجود پاتا ہون۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ آپ علم ظاہر کو یاد کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ جوہر ہے کہ تمام پیغمبرون علیہم السلام کی دعوت اسی پر رہی اگر اس جوہر کا ایک ذرّہ پردہ توحید سے ظہور مین آوے تو یہ تمام عدم کے پردے مین رُوپوش ہو اور فرمایا وہ نہ معرفت ہے نہ حیرت نہ نور نہ ظلمت نہ فنا بلکہ وہ ہست کی ہستی ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ نہین ہین تیری آنکھون کا حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مُردہ ہے اور فرمایا حق تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہین کہ اُنھون نے دُنیا اور دُنیا کی زینت کو خلق [illegible] اور سرائے آخرت اور بہشت کو نعمتون پر وقف کیا ہے اور خود خداوند تعالیٰ [illegible] ساتھ قرار پکڑا ہے اور کہتے ہین کہ ہمارے لیے یہی کافی نہین [illegible] ربوبیت کی درگاہ سے ہماری وہان پہنچے ہم تو [illegible] ہین اور فرمایا خوش [illegible] سے مستی سے [illegible] خلق کے [illegible] وحشت کیونکہ [illegible] صاحبت [illegible]

خلق کو دیکھتے ہین اور فرمایا نیکون کی صحبت اور بزرگ مقامات کی زیارت بندے کو حق تعالی سے نزدیک کرتی ہی اور فرمایا ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو کہ جسکی صحبت سے تمھارا ظاہر اور باطن معرفت کے نور سے مُنوّر ہو اور فرمایا حق تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کے ہزارون فرزندون سے کسی ایک کو اپنا خاص بناتا ہی اور فرمایا دُنیا ایک ناپاکی ہے اور دُنیا کی ناپاکی سے بھی زیادہ ناپاک وہ دل ہی کہ اُسکو حق تعالی نے دُنیا کے عشق مین مبتلا کیا ہی اور فرمایا طمع کرنا ناجوانمردی ہی اور فرمایا جس قدر کہ بندہ خالق سے نزدیک تر ہے خلق کے نزدیک عاجز تر ہے اور فرمایا ساری خلائق وقت اور خاطر کی پابند ہے اور وقت اور خاطر خود بین ہی اور فرمایا تمام پیغمبرون علیہم السلام کی دعوت سرتاپا حق ہے لیکن خلق کی صفت ہی اگر حقیقت نشان کرے اور ظاہر ہووے تو نہ حق رہے اور نہ باطل اور فرمایا جب تک کہ مین اور تو باقی رہے اشارت بھی ہو اور عبارت بھی اگر مین گیا اور تو بیتا اٹھ جائے تو پھر نہ اشارت رہے نہ عبارت اور فرمایا اگر تجھے اُس سے آگاہی ہوجاوے تو پھر تو نہ کہہ سکے کہ مجھکو اس سے آگاہی ہے اور فرمایا رات اور دن کی ساعتون مین کوئی ایسی ساعت نہین کہ جسمین خداے تعالی کا فیضان تجھپر نہین۔ اگر خداے تعالے نے تجھکو اپنے احکام کا عامل بناوے تو تو پھر کیا کہنا ارجمند ہوا اور اگر یہ اُسکا فضل تیرے اوپر نہو تو لائق ہی کہ ساری خلق تیری مصیبت پر روئے اور فرمایا جو کہ خداوند تعالی کے سوا اور کچھ شے طلب کرے اُسکے واسطے خدا نہین اور فرمایا خدا کو خدا ہی ڈھونڈھے خدا کو خدا ہی پُکارے خدا کو خدا ہی چاہے اور فرمایا اگر خداوند تعالی ثری کی نسبت ذرا بھی عرش سے نزدیک ہوتا تو خدائی کے لائق نہوتا اور فرمایا مین اہل سعادت کے ذریعے سے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچا ہون اور اہل شقاوت کے وسیلے سے خداوند عزوجل تک اور فرمایا مین تمھارے ادب کا خواہان نہین کیونکہ وہ بڑی بے سلیقہ مادر ہو رہے کہ اپنے

دودھ پینے والے بچے سے ادب چاہے - تم سے ادب کا چاہنا اُسی کو زیب دیتا ہی کہ تم جیسا اور تمھارے مثل ہو اور فرمایا کہ ابلیس میرے خداوند کا کشتہ ہی اپنے خداوند کے کُشتے پر پتھر مارنا جوانمردی نہو اور فرمایا کہ اگر خداوند تعالیٰ قیامت کے روز حساب و کتاب میرے حوالے کرے تو تم دیکھو کہ مین کیا کرون سب کو آگے کرون اور ابلیس کو کھڑا کرون لیکن مین جانتا ہون کہ نہ کریگا اور فرمایا ہرگز کسی نے مجھکو نہین دیکھا ہی اور جو کہ مجھکو دیکھتا ہی اپنی صفت مجھسے دیکھتا ہی اور فرمایا وہ ایک سجدہ کہ حق جلّ وعلا مجھسے کرائے اپنی ہستی اور میری نیستی سے بزرگتر ہو [illegible] سے کہ پیدا کی اور پیدا کریگا اور فرمایا مین حضرت آدم علیہ السلام کے فخر کا باعث ہون اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا [illegible] کہ حضرت آدم علیہ السلام مجھپر فخر کرینگے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین روشن [illegible] اور فرمایا [illegible] مین بار [illegible] علیہ الصلوٰۃ [illegible] جھنڈے کے نیچے [illegible] کہ حضرت شیخ بایزید نے فرمایا اگر [illegible] اعظم مین تو [illegible] اور فرمایا [illegible] کے کنارے کھڑا [illegible] ہاتھ مین تھا [illegible] سے ثریٰ تک [illegible] چنانچہ دوسری بار [illegible] باقی [illegible] [illegible] ہی [illegible] حق تعالیٰ [illegible] دوزخ کی [illegible] ہوویگا [illegible] مین جاوینگے اور [illegible] اشخاص ہین [illegible]

خواب میں دیکھا بعد میں آپ کو میدان میں ڈھونڈھا نہ پایا۔ وہ ... نے عرض کیا آپ نے فرمایا جب کہ ہم زاہد ہیں پھر کہا تو کیسے مجکو ... میں پا سکتا ہے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قیامت میں لوگ مجکو پا سکیں نقل ہے کہ ایک روز آپ خلوت میں خداوند تعالےٰ کی یاد میں مشغول تھے مؤذن نے کہا قد قامت الصلوٰۃ آپ نے فرمایا کیسا عجیب شور ہے کہ ... لگا دی ... گاہ میں آؤں پھر آپ خلوت سے نماز کے واسطے باہر تشریف لائے اور نماز ادا کی رحمۃ اللہ علیہ

باب اکاسی حضرت ابو اسحاق ابراہیم ابن احمد الصوفی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ سالک دین مجرد وقت مقتدائے ارباب توحید محتشم عالم توکل محترم عالم تسلیم و صدیق توکل اخلاص قبلۂ وقت ابراہیم خواص اپنے زمانہ میں یگانہ تھے اور اولیاء اللہ میں ... بزرگوار تھے اور طریقت میں ... قدم رکھتے تھے ... اور ... ریاضت ... آپ کو ... مشغول رکھتے تھے ... توکل ... رکھتے تھے آپ ... فرماتے ... آپ ہم زمانہ حضرت ... رحمۃ اللہ ... ہیں ... ریاضت کی ... اور ... ہیں صاحب تصنیف بھی ہیں ... آپ کو خواص اس ... تھے کہ آپ ... زنبیل بنایا کرتے تھے آپ نے بہت بار تجرید و توکل پر ... کی پھر ... سنہ ۲۹۱ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام نے میری مصاحبت چاہی میں نے قبول نہ کیا اور میں ڈرا کہ مبادا ... توکل میں خلل واقع ہو اور میں نے نہ چاہا کہ حق تعالیٰ کے سوا میرے دل میں دوسرے

Marfat.com

نہ اور عظمت جاگیر ندہ ہو۔ اور باوجود اس سب کے آپ سوئی تاگا قینچی ڈور ہمیشہ
اپنے ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ یہ چیزیں توکل میں خلل انداز نہیں اور فرمایا کہ میں نے
جنگل میں ایک عورت کو دیکھا کہ وجد وحال کی حالت میں سر برہنہ پریشان و دیوانہ وار
پھر رہی ہے میں نے کہا اے کنیزک سر ڈھانک اُس نے کہا اے خواص اپنی آنکھوں کو بند کر میں نے کہا
میں عاشق ہوں اور عاشق کا آنکھ بند کرنا شیوہ نہیں۔ اسوقت بے اختیار نظر مجھ
پر پڑی اُس نے کہا میں مست ہوں اور مست سر نہیں ڈھانکا کرتے۔ میں نے کہا کس شراب
سے مست ہوئی ہے اُس نے کہا اے خواص کیا جہان کوئی اور شراب خانہ بھی ہے ہل
فی الدار غیر اللہ میں نے کہا اے کنیزک تو میرے ساتھ رہا چاہتی ہے اُس نے جواب دیا
چل ہٹ اے خواص بیت ڈالو ڈول مت کر میں اُن میں کی نہیں ہوں کہ مردوں کی خواہان
ہوں بلکہ میں وہ ہوں کہ مردوں کی خواہان ہوں [illegible] ایمان کی حقیقت
پوچھی آپ نے فرمایا اسوقت اسکا جواب میرے پاس نہیں ہے کیونکہ جو کچھ کہونگا عبارت ہوگا
میں چاہتا ہوں کہ اسکا جواب عمل سے دوں۔ میں نے مکہ معظمہ کا قصد کیا ہے تو [illegible]
ساتھ چل راہ میں تجھے اس سوال کا جواب مل جائے گا اس مرد نے کہا کہ میں آپ کے ہمراہ ہو لیا
جب ہم ایک بیابان میں پہنچے ہر روز دو روٹی کی ٹکیاں اور ایک آبخورہ پانی کا موجود
ہوتا آپ ایک ٹکیا مجھکو دیتے اور ایک اپنے واسطے رکھ چھوڑتے ایک روز بیابان کے
درمیان ایک بوڑھے شخص گھوڑے پر [illegible] کی نظر حضرت [illegible]
[illegible] ملاقی ہوئے تھوڑی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مَین بیابان مین جارہا تھا مینے خضر علیہ السّلام کو دیکھا کہ ایک مرغ کی صورت مین ہین اور اُڑے چلے جاتے ہین جُون ہی کہ مینے اُنکو دیکھا اپنا سر جھکا لیا تاکہ میرا توکّل باطل نہووے وہ فی الفور میرے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم مڑکر بھی میری طرف دیکھتے تو مَین تمھارے پاس نہ آتا پس مینے اُنکو سلام بھی نہ کیا تاکہ توکّل مین خلل نہ پڑے اور آپ نے فرمایا کہ مَین ایک مرتبہ سفر مین تھا پیاس کی مجھپر یہ شدّت ہوئی کہ مَین گر پڑا اور بیہوش ہو گیا جب ذرا افاقہ ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک سوار میرے مُنھ پر پانی کے چھینٹے دے رہا ہے مینے آنکھین کھولدین اُس سوار خوبرو نے ٹھنڈا پانی مجھے پلایا اور مجھسے کہا کہ آپ میرے ردیف ہون اور اُسوقت مَین حجاز مین تھا حاصل کلام مَین اُسکے پیچھے سوار ہو لیا چند روز کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ مدینہ منورہ آگیا اُسنے مجھسے کہا لو اب آپ یہان اُتر جاؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین میرا سلام پونہچانا اور فرمایا مَین ایک روز جنگل مین ایک ایسے درخت کے نیچے پونہچا کہ وہان پانی تھا دیکھتا کیا ہون کہ ایک بڑا شیر میری طرف چلا آتا ہے مَین راضی بقضاے الٰہی ہو اور اپنے دل مین سوچا کہ جو اُسکو منظور ہوگا ہوگا مَین اُسپر راضی وشاکر ہون جب وہ شیر میرے قریب آیا تو مینے دیکھا کہ لنگ کرتا ہے میرے آگے زمین پر لیٹ گیا اور بلبلانے لگا مینے جو بغور دیکھا تو اُسکا ہاتھ سوجا ہوا تھا اور ایک پھوڑا اُسمین تھا مینے ایک لکڑی لیکر اُسکے پھوڑے کو کونچا دیا وہ پھوٹ گیا پیپ اُس سے بہی۔ جب بالکل پیپ خالی ہو گیا مینے اپنی گڈری سے ایک پارچہ پھاڑ کر اُسپر باندھ دیا وہ شیر اُٹھا اور چلدیا تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہون کہ اپنے دو بچون کو اپنے ساتھ لیے چلا آتا ہے وہ میرے پاس آکر میرے اِرد گرد پھرنے اور دُم ہلانے لگے اور روٹی کی ٹکیا جو منھ مین لیے تھے میرے آگے دھر دی

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ مع ایک اپنے مرید کے بیابان مین سفر کر رہے تھے ایک روز کہین شیر کے دھاڑنے کی آواز سُنائی دی مُرید کی تو آواز سُنتے ہی رنگت

Marfat.com

ق ہوگئی وہان ایک درخت تھا وہ دوڑ کر اُس درخت پر چڑھ گیا اور اُسکی ایک شاخ پر
جا بیٹھا مگر بدحواس۔ آپ ذرا بھی نہ گھبرائے مُصلّے بچھا کے نماز کی نیت باندھ لی۔ شیر
آپ کے قریب آیا تا طڑ گیا کہ فرمانِ خاص کھتا ہے تھوڑی دیر تک آپ کو تکتا رہا آپ اپنے
کار مین مشغول رہے پھر چل دیا جب آپ اُس مقام سے روانہ ہوئے راہ مین کہین آپ کو
مچھر نے ڈنک مارا آپ بلبلانے لگے مُرید نے کہا حضرت عجب معاملہ ہے کہ کل تو آپ
شیر سے نہ ڈرے اور آج مچھر کے ڈنک پر یہ فریاد ہے آپ نے فرمایا ہے غافل کل مین
اپنے آپ مین نہ تھا مجھے بیخبر بنایا تھا اور آج مین اپنے آپ مین ہون اور مجھکو باخبر
بنا رکھا ہے۔ حامد اسودؒ کہتے ہین کہ مین ایکبار سفر مین حضرت خواص کے ہمراہ تھا اتفاق
سے ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان سانپون کی کثرت تھی آپ نے ایک پہاڑ کی کھود مین
مقام کیا اور بیٹھے مین بھی وہین ٹھیرا جب رات ہوئی تو سانپ [illegible] اپنی بانبیون سے
نکلے مینے آپ کو آواز دی آپ نے فرمایا خدا کو یاد کر مینے ایسا ہی کیا سب سانپ
اِدھر اُدھر کو چلدیے جب رات گذری دن ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بڑا سانپ کینڈ لی
مارے آپ کے پاس بیٹھا ہے مینے کہا حضرت آپ کو خبر ہوئی [illegible] آپکے پاس بیٹھا رہا
آپ نے فرمایا آج کی رات سے کوئی رات خوشتر میرے لیے نہ تھی [illegible] ایک شخص نے
کہا کہ مینے ایک بار دیکھا کہ ایک بچہ حضرت خواص [illegible] چاہا کہ اسکو
ماردون آپ نے فرمایا خبردار اسکو مت مارنا کیونکہ [illegible]
حاجتمند نہین بجز خدا کے [illegible] فرمایا کہ ایک [illegible]
راہ بھول گیا مت [illegible]
آخر کار مجھکو ایک [illegible]
وہان ایک شخص مجھے [illegible]
کہ مین بلبلا [illegible]

Marfat.com

اُسکے ساتھ یہ معاملہ کرین مینے ایک آواز سُنی کہ جب تک تو نے ہم پر توکل کیا عزیز رہا اب کہ
تو نے گھر یا مُرغ کی آواز پر توکل کیا ہے گردن کھائی مین ویسی ہی رنج کی حالت مین روانہ ہوا
چلا جاتا تھا ایک ندا سُنی کہ اے خواص ذرا دیکھ تو سہی تو اُسی سے رنجیدہ ہوا تھا۔ مینے جو
نظر کی دیکھا کہ اُس گردن مارنے والے کا سر مجھسے آگے پڑا تھا۔ اور فرمایا کہ مینے شام کے
راستے مین ایک خوبصورت پاکیزہ لباس جوان کو دیکھا اُس جوان نے مجھسے کہا کہ مین
آپکے ہمراہ سفر کیا چاہتا ہون مینے کہا تجھکو رنج پڑے گا اُسنے کہا بہت اچھا۔ پھر مین
اور وہ چار روز تک باہم چلے کوئی شے [illegible] تجھے [illegible] ایک شام [illegible] دسترخوان
پر طعام نظر پڑا [illegible] اُسنے کہا آؤ [illegible] کہ جب تک واسطہ
درمیان مین [illegible] مین نہ کھاؤنگا مینے کہا اے جوان [illegible] ایک بات تو نے [illegible]
محال ہے اُسنے کہا اے ابراہیم [illegible] کہ خدا [illegible] دینے والا موجود ہے معلوم ہوگیا
کہ توکل سے تیرے پاس کچھ نہین ہے پھر کہا ادنی درجہ توکل کا یہ ہے کہ جب [illegible] سے تجھے
[illegible] چارہ نہ ڈھونڈے اور [illegible] توکل کرے یہ تجھے بس ہے اور فرمایا کہ مین ایکبار
ایک بیابان مین توکل پر جا رہا تھا مینے ایک جوان کو دیکھا کہ اُسنے مجھے آواز دی اور
سلام کیا اور کہا اگر تو اجازت دے تو مین تیری صحبت مین رہون اور وہ جوان ترسا تھا
مینے کہا کہ جہان مین جا رہا ہون تجھکو راہ نہین ہے اُسنے کہا کچھ پروا نہین مین چلونگا
[illegible] ہوگا [illegible] ایک ہفتہ باہم چلے آٹھوین روز اُسنے مجھسے کہا اے زاہد
[illegible]
[illegible] دیکھا

Marfat.com

آس جوان نے یہ سنکر عصا کی ٹیک لگا کر لب ہلائے اور ایک طباق ظاہر ہوا [illegible] اور
مچھلی اور پانی سے بھرا ہوا [illegible]
[illegible] کہا [illegible] مجھے شرمندگی سے [illegible] کہا [illegible]
[illegible] آپ مجھے کلمہ شہادت پڑھا [illegible]
[illegible] کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمداً رسول اللہ اور دوسری بشارت یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] مجھے شرمندہ [illegible] سب موجود ہوا [illegible]
موجود ہوا [illegible] دونوں نے کھایا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو [illegible]
[illegible] پوچھے تو انہوں نے [illegible] ان کی مجاوری اختیار کی اور فرمایا کہ [illegible] ایک بار
[illegible] میں جا [illegible] راستہ بھول گیا [illegible] ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے مجھے سلام کیا اور
کہا [illegible] بھول گیا [illegible] میرے پیچھے چلا آ [illegible] چند قدم چلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ آپ [illegible] کہا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
درویش نے کہا کہ [illegible] حضرت [illegible] آپ کے ساتھ [illegible]
آپ نے فرمایا اچھا لیکن [illegible]

Marfat.com

تاکہ راہ کے کاروبار بخوبی انجام پاتے رہیں۔ وہ درویش کہتا ہے کہ میں نے یہ سنکر کہا کہ اچھا
امیر آپ ہو جیے میں مطیع رہونگا یہ کہہ کے روانہ ہوئے جب منزل پر پہونچے تو آپ نے
مجھسے کہا بیٹھو اور آپ جا کر پانی کھینچ لائے جاڑے کا موسم تھا لکڑیاں چن لا کر آگ
روشن کردی اسی طرح آپ راہ میں ہر کام خود کر لاتے میں اگر ارادہ کرتا بھی کہ میں کروں
تو منع فرماتے اور خود ہی اُس کام کو انجام دیتے اور اگر میں بہت اصرار کرتا تو آپ فرماتے
شرط ہو چکی ہے کہ میں امیر رہوں اور تم مطیع رہو۔ ایک بار راہ میں بارش بڑی زور سے
ہوئی آپ نے اپنا مرقع اُتار کر میرے سر پر تانا اور رات بھر اسی طرح تانے کھڑے رہے
میں نہایت ہی شرمندہ ہوتا تھا لیکن چونکہ شرط ہو چکی تھی دم نہ مار سکتا تھا جب دن
ہوا تو میں نے کہا حضرت آج سے میں امیر بنوں گا اور آپ مطیع آپ نے فرمایا بہت اچھا
جب منزل پر پہونچے تو آپ پھر اسی طرح خدمت کرنے لگے میں نے کہا آپ امیر کے فرمان کے
خلاف کیوں چلتے ہیں آپ نے فرمایا کہ امیر کی نافرمانی تو وہ ہے کہ امیر کو اپنی خدمت کرنے
کہوں حاصل کلام آپ اسی طرح مکہ معظمہ تک میرے ساتھ سلوک فرماتے رہے جب وہاں پہونچے
تو میں شرم کے مارے آپ کے پاس سے بھاگ گیا۔ آپ نے مقام منا میں مجھکو دیکھا آپ نے
فرمایا خدا تمکو توفیق دے کہ تم دوستوں سے اسطرح کا سلوک کرو کہ میں نے تم سے کیا اور فرمایا
کہ میں ایک روز شام کے اطراف میں گذرا انار کے درخت دکھائی دیے لیکن انار انکے کھٹے
تھے میرا دل بہت للچایا لیکن چونکہ کھٹے تھے میں نے نہ کھائے ایک بیابان میں پہونچا ایک شخص کو
دیکھا اندھا لنگڑا مصیبت میں گرفتار لاغر و نزار کیڑے اُسکے جسم سے پڑ رہے ہیں بھڑیں اسپر
بھن بھنا رہی ہیں اور ڈنک مار رہی ہیں مجھے اُسکی یہ حالت دیکھکر اسپر رحم آیا میں نے کہا
اگر تو کہے تو میں تیرے لیے جناب باری میں دعا کروں اُسنے کہا مجھے یہ منظور نہیں میں نے
پوچھا کیوں اُسنے کہا لانّ انا فیہ اختیاری واللّٰہ اختار اختیارہ وانا اختار اختیارہ
علی اختیاری تندرستی و عافیت تجھی پسند ہے اور بلا اسے پسند ہے پس خدا کی پسند کو اپنی پسند پر پسند کیا۔

Marfat.com

سنے کہا اگر تم کہو تو ان بھڑون کو تمسے جدا رکھون اُسنے کہا ای خواص پہلے انار شیرین کی
آرزو اپنے دل سے جدا کر پھر کہیو میری تندرستی چاہ پہلے اپنے دل کو سالم بنا [illegible]
سنے کہا تمنے کس طرح جانا کہ مین خواص ہون اور انار کی آرزو رکھتا ہون اُسنے کہا جو
شخص کہ خدای تعالے کو پہچان جاتا ہے کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نہین رہتی سنے کہا کہ تمہارا
حال ان بھڑون اور کیڑون کی موجودگی [illegible] کیسا ہے اُسنے کہا [illegible]
اور کیڑے گوشت کہاتے جاتے ہین لیکن [illegible] اسکی مرضی اسی مین [illegible] خوب ہے
نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ [illegible] ایک بار [illegible] بیابان مین ایک شخص [illegible] کہا نہ کہاتے
آتے ہو اُسنے کہا [illegible] اُسنے کہا [illegible]
بنا بنا کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
نمائب ہوگئی نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے [illegible] روم مین ایک راہب [illegible]
بتخانے مین [illegible] ارادہ کیا جب وہان پہنچا تو [illegible] راہب
[illegible] سر باہر نکالکر مجھے کہا کہ ای ابراہیم تمہارے پاس کیون آئے ہو مین راہب
نہین ہون مین [illegible] کا رکھوالا ہون [illegible] جدا [illegible]
ہوئے ہون مینے کہا خداوندا تو قادر ہے کہ اسکو ہدایت [illegible] ضلالت [illegible]
کی حالت مین پھر آئے کہا [illegible] مردون کو تلاش [illegible]
آپ کو [illegible]
یہ نفس کی خواہشین تین [illegible]
ضلالت مین پھنسانا اور [illegible] فرمایا
ایک مرتبہ مین ایک بیابان مین [illegible]

Marfat.com

آگے آیا اور کہا اُٹھ بیٹھو یہ تمامی تقاضا کھانے کا کیا ہے کہ تو کر رہا ہے مینے کہا کئی روز ہوگئے کہ مینے کچھ نہین کھایا ہے اُسنے کہا تو نہین جانتا کہ دعوی مدعیون کے پردے کو پھاڑتا ہے تجھے توکل کے دعوی کے ساتھ کیا سروکار ہے فقط اور فرمایا مین حق تعالے سے درخواست کرتا ہون کہ مجھے دائمی حیات اس دُنیا مین عطا کرے تا کہ مین مدام اُسکی بندگی مین مشغول رہون جب آدمی بہشت مین داخل ہو کر اُسکی نعمتون مین مشغول ہوکر حق تعالی کو بھول جاوین مین دُنیا کی بلائے عظیم مین آداب شریعت کی حفاظت کے ساتھ عبودیت مین قیام کرون اور ہمیشہ حق تعالی کی یاد کرتا رہون اور فرمایا ہاتھ ساکن اور دل فارغ طلب کر اور جہان کہین چاہے جاتا رہ ۔ اور فرمایا جو کہ حق تعالی کو پہچانے موافق شناخت کو وفائے عہد لازم پکڑے اور حق تعالی پر اعتماد کرے اور اُسی کے ساتھ چین و قرار پکڑے اور فرمایا بہت علم کا ہونا اُسکو عالم نہین کہتے بلکہ عالم وہ ہے کہ اُسکا عمل علم کے موافق ہو اور سُنت کی پیروی پر ثابت قدم ہو اگرچہ علم تھوڑا رکھتا ہو اور فرمایا تمامی علم اِن دو کلمون مین جمع ہے ایک تو یہ کہ جس چیز کی حق تعالی نے تجھے اسکا [illegible] ہی تو اسمین مشغول نکرے دوسرے یہ کہ جس چیز کو تجھپر فرض اور لازم کیا ہے اُسکو ضائع نکرے اور اُسکے ادا کرنے مین کوتاہی نکرے اور فرمایا جو کہ حق تعالی کی معرفت کا دعوی کرتا ہو اور اُسکے غیر کے ساتھ آرام و قرار پاتا ہے حق تعالی اُسکو ایک سخت بلا مین گرفتار کرتا ہے پس اگر اس سے توبہ کرتا ہے اور حق تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے حق تعالی اُن بلاؤن کو اُس سے دور کرتا ہے اور اگر حق تعالی کے غیر کے ساتھ ہی اقرار رہتا ہے حق تعالے [illegible] رحمت کہ جسکے باعث وہ اُسپر مہربان ہوتے ہین اُٹھا لیتا ہے اور [illegible] اُسکی طرف سے [illegible] دل ہٹا دیتا ہے اور اُسکو طمع کا لباس پہناتا ہے پھر تو اُسکی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ہمیشہ مانگتا سلوک کا بنا رہتا ہے اور لوگ اُسپر مہربانی و شفقت نہین کرتے [illegible] کہ اُسکی زندگی خود اُسکو دوبھر ہوجاتی ہے اور سوائے ندامت

Marfat.com

ورتا تمتع کے آخرت مین اُسکے پاس کچھ نہوگا اور فرمایا جوکہ ایسا ہی کہ دُنیا مین اُسیر روتے ہین
آخرت مین خندان ہوگا اور فرمایا جوکہ اپنے آپ کو بڑا تارک شہوات ثابت کرتا ہی جھوٹا ہے
اور فرمایا جوکہ توکل پر ثابت قدم ہوگا ضرور ہے کہ اُسکے توکل کا اثر دوسری پر بھی پورا
پورا پڑے اور فرمایا توکل ثبات ہی محیی الاموات کے آگے اور فرمایا کلام مجید اور سُنّت
نبویؐ کے موافق عبودیت مین ثبات اور استقلال کرنا صبر ہے اور فرمایا مراعات یعنے
نگہبانی سے مراقبہ اور مراقبے سے اخلاص ظاہری اور باطنی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا
ارادون کا محو کرنا اور حاجات و تمامی صفات بشریت کو جلا دینا محبت ہی اور فرمایا دل کی
دوا پانچ چیزین ہین قرآن پڑھنا اور اُسمین غور و تامل کرنا ہمیشہ پیٹ کو کھانے سے خالی
رکھنا رات کو قیام کرنا صبح کے وقت مین دُعا و زاری کرنا نیکوں اور صالحین کے ساتھ
صحبت رکھنا اور فرمایا کہ اس بات کو صبح کے وقت کی زاری مین ڈھونڈھو اور اگر وہان
نپاؤ تو اور کہین مت ڈھونڈھو کہ نپاوگے۔ **نقل** ہے کہ آپ اکثر سینے پر ہاتھ مار کر فرماتے
واشوقاہ جو کہ مجھے ہمیشہ دیکھتا ہی مین اُسکو نہین دیکھتا ہون **نقل** ہے کہ آپسے پوچھا
کہ کہان سے کھانا کھاتے ہو آپ نے فرمایا وہان سے کہ بچہ مان کے پیٹ مین کھاتا ہے
اور صحرائی جانور صحرا مین۔ ارشاد فرمایا ہے اللہ برتر نے ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنے
رزق دیتا ہی اُسکو ایسی جگہہ سے کہ خیال مین نآوے **نقل** ہے کہ آپسے پوچھا کہ متوکل کو
[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] صفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غسل فرماتے اور [illegible] رکعت نماز ادا [illegible]
غسل فرماتے لوگون نے آپسے پوچھا [illegible]

Marfat.com

جبتنی کلیجی کو آخر غسل کر کے جان بحق ہوئے پس از وفات آپ کو ایک گھر میں لے گئے ایک بزرگ آئے ایک روٹی کا ٹکڑا آپ کے تکیے کے نیچے سے برآمد ہوا یہ دیکھ کر ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر میں یہ روٹی کا ٹکڑا نہ دیکھتا تو تمہارے آپ کے جنازے کی نماز نہ پڑھتا کیونکہ اس بات کا نشان ہوتا کہ آپ نے اسی توکل میں وفات پائی اور وہاں سے عبور نہیں کیا۔ مرد کو لازم ہے کہ کسی صفت پر نہ اڑے تاکہ چلنے والا رہے نہ توکل میں مقام کرے اور نہ دوسری کسی صفت میں کیونکہ ایک ہی صفت پر اڑ جانا خوب نہیں۔ نقل ہے کہ ایک نے مشائخ میں سے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا حق جل شانہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اگرچہ میں نے عبادت بہت کی اور توکل پر رہا لیکن جب میں اس عالم سے باہر گیا طہارت اور وضو کے ساتھ گیا اور ہر عبادت کا کرنے کی نسبت ثواب عطا کیا لیکن اس طہارت کے عوض میں مجھ کو ایسے مقام میں اتارا کہ تمامی بہشت کے درجوں سے اعلیٰ تھا پھر ندا آئی کہ یا ابراہیم یہ بڑی عطا و نوازش کہ ہم نے تجھ پر کی اس وجہ سے کی کہ تو پاک ہمارے حضور میں آیا پاکوں کے لیے اس بارگاہ میں درجہ اور رتبہ عظیم ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم بالصواب

باب بیاسی حضرت ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ ستودہ رجال وہ ربودہ جلال وہ صاحب دولت زمانہ وہ عالی ہمت یگانہ وہ مجرد مشغوف از کینہ وری شیخ حضرت ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے پیر تھے اور یگانہ روزگار تمامی کمالات میں برگزیدہ تھے اور ریاضت و مشاہدہ حرمت و خدمت میں ایک ... بہت مشائخ کے صحبت پائے تھے اور ہر ایک کے مقبول و پسندیدہ تھے۔ ... دو سو ... میں آپ نے وفات فرمائی اور بقول بعض ... دو سو ... میں ... کہ آپ نے خانقاہ کا دروازہ بند کر رکھا تھا جب کوئی مسافر پہنچتا آپ اس سے دریافت فرماتے

Marfat.com

کہ تم مسافر ہو یا مقیم اگر مسافر ہو چلے آؤ ورنہ یہ خانقاہ تمھاری جگہ نہین ہے کیونکہ جب تم چند روز رہوگے اور مین تم سے خوگر ہو جاؤنگا اُسوقت تم جا ہوگے کہ جاؤ مین تمھاری جُدائی کی برداشت نہ کرسکونگا نقل ہے کہ کسی نے آپ سے دُعا چاہی آپنے فرمایا جاؤ خداوند عزوجلا کے دروازے پر جاؤ تا کہ تمکو مشاد کی دُعا کی حاجت نہ پڑے اُسنے کہا حضرت یہ تو فرمائیے کہ خداوند کی درگاہ کہان ہے آپ نے فرمایا وہان کہ تو نہو وہ مرد چلا گیا اور ایک گوشے مین جا بیٹھا خدا کا فضل اُسکا دستگیر ہوا سعادت کی دولت سے مالا مال ہوگیا اور حق تعالی کے ساتھ آرام وقرار اُسکو حاصل ہوا اتفاق سے ایک بار ایک بڑا مجمع آیا لوگ پراگندہ ہوئے آپ کی خانقاہ بلندی پر تھی سب لوگون نے آپ کی خانقاہ کی طرف رخ کیا اُسی اثنا مین آپنے اُس جوانمرد کو دیکھا کہ پانی پر مصلے بچھائے چلا آتا ہے آپ نے پوچھا کہو کیا حال ہے اُس جوانمرد نے جواب دیا حضرت یہ سب آپ ہی کا فیض ہے اور کیا آپ پوچھتے ہین کیا حال ہے حق تعالی نے مجھے آپ کی دُعا کی برکت سے ہادی اللہ سے مستغنی بنادیا ہے اور اس درجے کو پونچایا ہے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہین آپ نے فرمایا کہ جب کر نہیں جانا کہ درویشون کا کام تمامی جد و تحقیق ہے ہرگز کسی [illegible] نہین [illegible] فرمایا ایک مرتبہ ایک درویش میرے پاس آیا اور کہا کہ [illegible] مین چاہتا ہون کہ آپ فرمادین کہ میرے لیے حلوا تیار کرین [illegible] کا ارادہ [illegible] کے ساتھ حلوا یہ کہتے ہی وہ درویش [illegible] ارادہ تھا اور حلوا [illegible] بیابان کی طرف نکل [illegible] جان [illegible] ہوا جب مجھکو یہ خبر ملی تو مینے سوچا کہ [illegible] آپنے فرمایا ہے کہ مجھے تھوڑا سا [illegible] ہوگیا تھا [illegible] خواب مین دیکھا کہ [illegible] اور جسقدر تجھے ضرورت [illegible]

Marfat.com

آپ فرماتے ہین کہ پھر اُسکے بعد مینے کسی بقال یا نانبائی وغیرہ سے حساب نکیا جو کچھ وہ لوگ کہتے کہ یہ ہمارا چاہیے مین دیدیا کرتا۔ آپ کے کلمات عالی ہین آپ نے فرمایا کہ اصنام یعنی بُت مختلف ہین بعض آدمیون کا صنم یعنی بت تو اُنکا نفس ہی ہے اور بعض کا صنم اُنکا فرزند ہے اور بعض کا صنم اُنکا مال ہے اور بعض کا صنم اُنکی بیوی ہے اور بعض کا صنم اُنکی تجارت اور اُنکا حرفہ یعنے پیشہ اور بعض کا صنم اُنکی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حال۔ پس ہر ایک شخص مخلوق سے ایک بت پر ان بتون سے فریفتہ ہے اور کسی کو ان بتون سے چارہ نہین ہے مگر ہان اُس شخص کو کہ اپنے نفس کو کسی حال اور کسی محل مین نہ دیکھے اور اپنے اشغال و اعمال پر کچھ اعتماد نہ کرے اور جو کچھ کہ اُسکے نفس سے ظہور مین آوے خیر اور شر سے اُس فعل پر اپنے نفس سے راضی نہووے بلکہ ہمیشہ اپنے نفس کو ملامت کرنے والا ہووے اور فرمایا مُرید کے آداب یہ ہین کہ پیرون کی حُرمت کرے اور اپنے بھائیون کی حُرمت کا لحاظ رکھے اور تمام شہوتون سے دست بردار رہے اور شریعت کے آداب اور اُسکی پیروی کو ہمیشہ نظر رکھے۔ اور ہواے نفسانی کی موافقت سے برکران رہے اور فرمایا مین کبھی کسی پیر کی خدمت مین حاضر ہوتا مگر ہان اپنے تمامی علم اور حالت سے خالی ہوکر اور اُسکے کلمون اور برکتون کا منتظر اور سُننے والا ہوکر اور اُسکا یہ ثمرہ پاتا کہ بڑے بڑے فوائد سے ظہور پاتے اور فرمایا جو کہ پیر کے آگے جاویگا اور اُسمین کچھ اپنی قدر اور خودی باقی ہوگی اُس پیر کے کلام کے فوائد اور صحبت کی برکتون سے محروم رہیگا اور فرمایا کہ اہل صلاح کی صحبت مین دل کی صلاح پیدا ہوتی ہے اور اہل فساد کی صحبت مین دل کا فساد ظاہر ہوتا ہے اور فرمایا کہ خلائق کے اسباب تین ہین [illegible] کی طرف انسان بہت راغب ہوتا ہے جیسا کہ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ سے ظاہر ہے [illegible] اور فرمایا بہتر سالک آدمی کا وہ ہے کہ نفس عاجز اور خلق کی طرف سے توجہ اُٹھی ہوئی ہو خداوند تعالیٰ کے فضل پر

Marfat.com

جملہ کاروبار مین نظر ہو اور فرمایا دل کی فراغت اُن چیزون سے خالی ہونے مین ہے
کہ دُنیا کے لوگ اُنکی طرف مائل ہین اور درحقیقت وہ چیزین فضول ہین اور ناکارہ اور
فرمایا اگر کوئی شخص اوّلین اور آخرین کے علم وحکمت کو جمع کرے اور اولیا اور سادات کے
احوال کا دعوی کرے ہرگز عارفون کے درجے کو نہ پہونچے گا جب تک کہ اُس کا دل
حق تعالی کے ساتھ قرار نہ پکڑے گا اور اُسکو اُن چیزون مین پایداری اور ثابت قدمی
حاصل نہوگی کہ جنکی ذمہ واری حق تعالی نے اُسکے ساتھ کی ہے اور فرمایا معرفت کا
خلاصہ یہ ہے کہ خداوند تعالی کے ساتھ سچے دل سے محتاجی و فقر اختیار کرے اور فرمایا
معرفت تین طرح سے حاصل ہوتی ہے ایک تو یہ ہے کہ امور مین فکر کرے کہ اُنکو کسطرح پہ
اندازہ کیا ہے اور دوسرے مقادیر مین کہ کس طرح اُنکو مقدر کیا ہے تیسرے خلق مین
کہ کسطرح اُنکو پیدا کیا ہے اور فرمایا جمع وہ ہے کہ خلق کو توحید مین جمع کیا ہے اور تفرقہ وہ ہے
کہ شریعت مین اُنکو متفرق کیا ہے اور فرمایا حق کی راہ دور ہے اور اُسپر صبر کرنا مشکل
اور فرمایا حکما نے حکمت کو خاموشی اور فکر سے حاصل کیا ہے اور فرمایا انبیا علیہم السلام کی
روحین کشف اور مشاہدے کی حالت مین ہین اور صدیقون کی روحین قرب اور اطلاع
مین اور فرمایا تصوف یہ ہے کہ دل کو صاف کرین اور جو اعمال کہ پسندیدہ خدا ہین عمل مین
لاوین اور لوگون کے ساتھ صحبت نہ رکھین مگر ناچاری سے اور فرمایا تصوف توانگری
دکھانا ہے اور مجہولی یعنے ناداشتگی اختیار کرنا ہے کہ خلق نہ جانے اور ایسی چیزون کا
ترک کرنا کہ بیکار ہین اور فرمایا توکل طمع کا قطع کرنا ہے ہر جہت سے [illegible]
اور دل اُسپر مائل ہون اور فرمایا فقر کی شرط وہ ہے کہ جب بندہ کا [illegible]
اور جب طاقت نرکھے نور ہے کیونکہ حق تعالی نے روزی کا [illegible]
یا قوت دیتا ہے یا غذا دیتا ہے یا موت کہ گذر جاوے نقل ہے کہ آپ کی وفات کے
وقت پوچھا کہ آپ کیسے ہین آپ نے فرمایا مجھے پوچھتے ہو [illegible] لا الہ الا اللہ

Marfat.com

آپ نے منھ پھیر لیا اور دیوار کی طرف مڑ گئے اور فرمایا کہ میں سراپا تجھ میں فنا ہو
ایسے شخص کا بدلہ کہ تجھکو دوست رکھتے ہی ہو اور فرمایا تین برس سے بہشت کو میرے
سامنے پیش کر رہے ہیں اور میں نے اسکی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا ہو اور تیس برس
کر اپنے دل کو کھوئے بیٹھا ہوں اور یہ آرزو نہیں کی ہو کہ دل کو پھر پاؤں ـ پہلے
تمامی صدیقوں نے یہ آرزو کی ہو کہ دل کو حق تعالیٰ میں گم کریں میں کسطرح دل کے
ڈھونڈھنے کی آرزو کر سکتا ہوں پھر وفات پائی ـ رحمۃ اللہ علیہ

تراسی باب حضرت ابو اسحٰق ابراہیم الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ سلطان اہل تصوف وہ برہان بے تکلف وہ امام زمانہ وہ ہمام یگانہ وہ وہ خلیل ملکوت ، روحا
قطب وقت حضرت ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں وقت اور شیخ مطلق اور مشار الیہ اور پسندیدہ
اوصاف رکھنے والے اور مقبول طریقت تھے مجاہدے اور ریاضت میں بزرگ شان رکھتے
اور تقوی اور ورع میں ایک آیت تھے حضرت عبد اللہ مبارک فرماتے تھے ابراہیم خدا کی حجت
فقرا پر اور اہل آداب ومعاملات پر وجد وحال نہایت رکھتے تھے اور ہمیشہ مراقبے میں رہتے
اور ہر وقت آپ کا محفوظ تھا آپ کا مقولہ ہو کہ میں چالیس برس تک حضرت ابو عبد اللہ مغربی
کی خدمت میں رہا لیکن ان چالیس سال میں میں نے وہ چیزیں کہ لوگ کھاتے ہیں نہیں
کھائیں نہ میرے بال بڑھے اور نہ ناخن دراز ہوئے اور نہ میرا خرقہ میلا ہوا اور بیس
برس تک کسی چھت کے نیچے سوای خانہ کعبہ کی چھت کے نہیں سویا اور آپ نے فرمایا
کہ [illegible] کوئی چیز اپنی خواہش سے نہیں کھائی تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ
شام میں تھا میرا دل چاہا کہ مسور کی دال کھاؤں فی الفور مسور کی دال کا پیالہ حاضر کیا گیا میں
اسکو کھا کر بازار کی طرف گیا چند مٹکے رکھے ہوئے دیکھے جب میں انکو غور سے دیکھنے لگا

تو لوگون نے مجھسے کہا کہ کیا دیکھتے ہو اسمین شراب ہے مینے یہ سنکر اپنے دل مین کہا کہ اب مجھپر یہ لازم ہوگیا کہ انکو توڑ ڈالون مین کھڑا ہوگیا اور شراب کے مٹکون کو توڑ ڈالا سب شراب بہ گئی اُس مرد نے پہلے یہ گمان کیا کہ مین بادشاہ وقت ہون خاموش رہا لیکن بعد کو جو اُسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نہین ہے اُسنے لپک کر مجھے پکڑ لیا اور ابن طولون کے پاس مجھکو لے گیا اُسنے حکم دیا میرے دو سو چھڑیان مارین اور بعد اسکے قید خانے مین بھیجدیا مین ایک مدت تک اسمین رہا یہان تک کہ شیخ ابی عبداللہ مغربی کا وہان گذر ہوا انھون نے میری سفارش کی مجھکو رہا کر دیا پھر جو مین شیخ کی خدمت مین گیا فرمایا تجھے کیا ہوگیا تھا مینے کہا کہ سوبر کی دال پیٹ بھر کر کھائی تھی جسکے عوض مار پڑی اور قید رہا انھون نے فرمایا شکر کر سستا چھوٹا نقل ہے کہ جب آپ حج کا قصد فرماتے تو پہلے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کو جاتے پھر مکہ معظمہ مین تشریف لیجاتے اور حج ادا فرماتے اور پھر مدینہ منورہ کو آتے اور فرماتے السلام علیک یا رسول اللہ روضۂ مبارک سے آواز آتی وعلیک السلام یا ابن شیبان۔ آپنے فرمایا ہے کہ مین ایک روز حمام مین گیا جب مین غسل کر رہا تھا مینے ایک خوبصورت جانب کا ٹکڑا جوان کو دیکھا اُسنے حمام کے ایک گوشے سے پکار کر کہا کہ میان کب تک یہ ظاہر کی شست وشو مین مشغول رہو گے جاؤ باطن کی طہارت حاصل کرو اور ماسوی اللہ سے اسکو پاک کرو مینے کہا تم جن ہو یا انسان ہو یا فرشتے کہ اسقدر خوب اور نیک ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ان مین سے کوئی نہین ہون البتہ وہ نقطہ ہون کہ بسم اللہ کی با کے نیچے ہے مینے کہا اس پر سب مملکت تمھارے لیے ہے اُسنے کہا اے ابراہیم ذرا اپنی پناہ سے باہر آؤ تا کہ مملکت دیکھو آپ نے فرمایا ہے کہ علم فنا اور بقا وحدانیت کے اخلاص پر موقوف ہے اور جو عبودیت کی درستی ہے اور جو کچھ کہ اسکے علاوہ ہے غلطی مین ڈالتا ہے اور زندقی بناتا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ ہستی سے آزاد ہوجائے اُس سے کہو کہ حق تعالیٰ کی عبادت اخلاص سے کرے

Marfat.com

کیونکہ جو کوئی عبودیت مین ثابت قدم ہوتا ہی ما سوی اللہ سے آزاد ہوتا ہی اور فرمایا
جو کوئی کہ صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتا ہی اور خود اپنے عمل مین اخلاص کا خواہان نہین
ہوتا ہے حق تعالیٰ اسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہے اور اسکو اسکے بھائیون اور ہمسرون
کے روبرو بے عزت کرتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ مشائخ کی خدمت کو ترک کرتا ہی جھوٹے دعوون
مین مبتلا ہوتا ہی اور ان دعوون کے سبب سے رسوا اور بدنام ہوتا ہی اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے
ہم کلام [illegible] ناحق باتون سے پرہیز کر [illegible] اور احکام شرعی پر عمل کر اور فرمایا کہ مفید
[illegible] جو کچھ [illegible] اپنے حق تعالیٰ سے نہین ڈرتا ہے اور جب کسی سے
[illegible] تو [illegible] احسان [illegible] اور فرمایا کہ [illegible] واضع مین ہی اور عز و تقوی مین
[illegible] اور فرمایا جب تو کسی دل مین قرار پکڑتا ہی تو شہوتون کی جگہ کو
[illegible] اور دنیا کی [illegible] باقی نہین رہتی اور فرمایا توکل ایک ستر و راز ہے
[illegible] اور حق تعالیٰ [illegible] کہ اسکے ستر و راز پر کوئی واقف نہو سوا
خدا تعالیٰ کے اور فرمایا جو بندہ کہ مسجد مین بیٹھتا ہی اور عبادت مین مشغول
رہتا ہے خداوند تعالیٰ اسکو اسکے عوض مین بہشت عطا کریگا اور جو بندہ کہ خدا کے
واسطے اپنے بھائی مسلمانون کی زیارت کرتا ہی اسکو حق تعالیٰ بہشت مین اپنے دیدار سے
مشرف فرماوے گا نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے
فرمایا وقت کی مخالفت سے اور بے ادبی سے پرہیز کر [illegible] کسی نے آپ سے التماس کیا
کہ کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھ اور کبھی اسکو فراموش
مت کر اور اگر تجھسے یہ نہین ہو سکتا ہے تو موت کو تو یاد رکھ اور فراموش مت کر

چوراسی باب حضرت ابو بکر صیدلانی
رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

Marfat.com

وہ فلک عبادت وہ خورشید سعادت وہ چشمۂ رضا وہ نقطۂ وفا وہ شیخ زمانی حضرت ابو بکر سعید لالی
رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشائخوں سے تھے اور نہایت صاحب جمال تھے کہ آپ کے زمانے میں
کوئی آپ کا نظیر و مثل نہ تھا اور ورع اور تقویٰ اور مشاہدہ میں یگانہ تھے آپ کی اصل فارس کی تھی
اور نیشاپور میں آپ نے سنہ تین سو چالیس میں وفات کی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت
تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔ آپ کے کلمات یہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ساری دنیا ایک [illegible] ہے
ہر ایک اپنی کشف کے موافق اس سے بہرہ ور ہوتا ہے اور فرمایا خدا تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھو
اور ایسا نہیں کر سکتے ہو تو ایسے شخص کی مصاحبت اختیار کرو کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ صحبت
رکھتا ہو تاکہ اسکی صحبت کی برکت تمکو خدا تعالیٰ تک پہنچا دے اور دونوں جہان میں آزاد و
سرخرو ہو۔ اور فرمایا جو کہ علم کے ساتھ صحبت رکھیگا وہ ضرور [illegible] اور فرمایا جاہل
[illegible] اگر ایسا [illegible] کہ جو خدا وند تعالیٰ [illegible]
فرمایا کہ [illegible] فضل [illegible] اور فرمایا [illegible]
[illegible] خدا وند تعالیٰ کے [illegible]
[illegible] اور فرمایا حق تعالیٰ [illegible]
موافق میں اور فرمایا خدا [illegible]
خدا کی طرف [illegible] کے ساتھ [illegible] لوگوں [illegible]
اور فرمایا [illegible]
حق تعالیٰ کی طرف [illegible] راہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اور فرمایا [illegible]
[illegible] وقت [illegible] اور فرمایا [illegible]
[illegible] کے موافق [illegible]

Marfat.com

جسمین خاموشی نہین وہ فضولی مین مبتلا ہی اگرچہ ساکن ہے اور فرمایا مُرید کی علامت یہ ہی کہ غیر جنس سے نفرت کرنے والا ہو اور ہمجنس کا طالب اور فرمایا مُرید کی زندگانی نفس کی موت اور دل کی حیات مین ہی اور جب دل زندہ ہوتا ہی تو نفس مرجاتا ہی اور فرمایا نفس امارہ سے بری الذمہ ہونا ممکن نہین ہے مگر ہان خدا تعالی کے فضل سے اس سے عہدہ برآ ہوسکتے ہین اور اُسکی مدد اور توفیق سے اُسکے پیچھے سے رہا ہو سکتے ہین لیکن مدد و توفیقِ خدا حاصل نہین ہوتی جب تک خداوند تعالی کے ساتھ اعتقاد و ارادہ کی درستی نہو اور ماسوی اللہ سے روگردانی نہو اور فرمایا نفس کی قید سے چھوٹنا بڑی نعمت ہے اسلیے کہ بہت بڑا پردہ وحجاب بندے اور خداوند تعالی کے درمیان نفس ہے پس حقیقت ظاہر نہین ہوتی مگر نفس کے مرنے کے بعد اور فرمایا مرگ ایک دروازہ ہی آخرت کے دروازون سے اور کوئی بندہ حق تعالی تک نہین پہونچ سکتا سوا اُس دروازے کے اور فرمایا تمامی موجودات میرے لیے حجاب پردہ و دشمن ہے پس مین کیا کرون اور فرمایا خبردار مغرور نہونا اُس نیک کام پر جسمین نمایش کو دخل ہو اور فرمایا ہمت کو نگاہ رکھ کیونکہ ہمت پیشرو تمامی اشیا کی ہی اور تمامی کاروبار ہمت پر موقوف ہین اور تمامی اشیا کا مرجع ہمت ہی جب آپنے وفات پائی تو آپکے مُرید کہتے ہین کہ ہمنے چاہا کہ آپ کے مزار پر ایک تختی لگا دین اور آپ کا نام اُسپر لکھین جب ہم تختی لگاتے گر پڑتی اور گم ہوجاتی حالانکہ ہم سے کوئی نہ اُسکو گراتا تھا نہ چھوتا تھا ہمنے حضرت ابو علی دقاق سے پوچھا کہ فرمایئے اسمین کیا راز ہے اُنھون نے فرمایا کہ اُن بزرگ نے دُنیا مین اپنے کو چھپانا اختیار کیا تھا تم چاہتے ہو کہ اُن کو آشکار کرو حق تعالے اُن کو مخفی و پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ

پچاسیؤ باب حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم البغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ سالکِ طریقِ تجرید و سائرِ سبیلِ تفرید و ساکنِ حظیرۂ قدس و خازنِ ذخیرۂ اُنس و نقطۂ دائرۂ آزادی و تندِ عالم حضرت ابو حمزہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اس طائفے کے بزرگ متاخرون سے تھے

Marfat.com

اور پند و وعظ میں حصۂ کامل رکھتے تھے اور علم التفسیر اور روایات اور حدیث میں کامل تھے حضرت
حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور حضرت سری اور نوری اور ابو خیر نساج رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ
تھے اور اکثر مشائخوں کی صحبت سے فیض پائے ہوئے تھے بغداد کی مسجد رصافہ میں وعظ فرماتے تھے
حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جب کسی مسئلے میں شک و شبہہ ہوتا تو آپ ہی کی خدمت میں تشریف
لاتے تھے آپ کا کلام و بیان پُر تاثیر تھا سنہ ۲۸۹ دو سو نواسی میں اس عالم فنا سے عالم بقا کی طرف
رحلت فرمائی انا للہ و انا الیہ راجعون نقل ہے کہ ایک روز حضرت محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے
پاس گئے دیکھا کہ آنجناب پاکیزہ و لطیف لباس پہنے بیٹھے ہیں اور ایک طرف کو ایک سیاہ چڑیا ایک پنجرے
میں بند ہے اتفاقاً اُس چڑیا نے آواز کی حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی آواز سنکر ایک نعرہ
مارا اور فرمایا لبیک یا سیدی یعنی اے میرے سردار میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حضرت حارث
محاسبی اسیوقت ایک چھرا ہاتھ میں لیکر اُٹھے کہ ابو حمزہ کو قتل کریں مریدوں نے [illegible] حضرت [illegible] کی
کے قدموں پر گر پڑے اور بڑی منت سماجت سے چھرا ہاتھ سے لے لیا۔ پھر حضرت حارث محاسبی
نے ابو حمزہ سے کہا اے مردود مسلمان ہو۔ مریدوں نے عرض کی حضرت ہم تو اسکو موحد و اولیا میں
جانتے ہیں آپ یہ کیا فرماتے ہیں حضرت حارث محاسبی نے کہا میں بھی اسکو ایسا جانتا ہوں [illegible] جانتا ہوں
[illegible] تو حید میں مستغرق [illegible] لیکن ایسی بات کیوں کرنی چاہئے کہ حلولیوں [illegible] افعال کے
[illegible] ہو یا انکے اقوال سے مشابہت رکھتی ہو اور [illegible]
[illegible] الٰہی میں وہ اس حال [illegible] کلام [illegible]
[illegible] نہیں کرتا [illegible] پھر حضرت ابو حمزہ [illegible]
[illegible] اہل حلول [illegible]
[illegible] میں توبہ کرتا ہوں نقل ہے کہ حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible] دیکھا اور مجھے ارشاد فرمایا [illegible] یا حمزہ [illegible]
[illegible] عوام الناس نے یہ بات سنی تو حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

Marfat.com

حضرت ابوحمزہؒ نے فرمایا ہی فقرا سے دوستی کرنا نہایت دشوار ہے اور صدیقوں کے سوا کوئی اُنکی دوستی پر صبر نہیں کر سکتا اور فرمایا جسکو کہ خداوند تعالی اپنی راہ بتاتا ہی اُسکو اُسکی راہ مین چلنا آسان ہوتا ہی اور جو کہ خدا کی راہ استدلال اور واسطہ سی طلب کرتا ہے وہ کبھی راہ خطا پر چلتا ہے اور کبھی راہ ثواب پر اور فرمایا جسکو حق تعالی تین چیزین عطا فرماتا ہی وہ بہت سی آفتون سے رہائی پاتا ہی پیٹ خالی۔ دل قانع۔ فقر دائم۔ اور فرمایا جب تیری نفس نے تجھسے سلامتی پائی تو نے اُسکا حق ادا کیا اور جب خلق نے تجھسے سلامتی پائی تو نے اُنکی حقوق ادا کیے اور فرمایا صادق صوفی کی علامت یہ ہی کہ عزت کے بعد خوار ہووے اور توانگری کے بعد درویش ہووے اور شہرت کے بعد گمنام ہووے اور کاذب صوفی کی علامت اسکے برعکس سمجھ لو اور فرمایا کہ جب مجھپر فاقہ گذرتا تو مین اپنے دل مین کہتا کہ یہ فاقہ ہدیے کے طور پر حق تعالی کی طرف سے تیری طرف آیا ہی جب مین خیال کرتا کہ میرے سے بہتر وہ زیادہ کسی پر فاقہ نہین [illegible] خوشدلی کے ساتھ اور خوشی [illegible] اُس فاقے کو لیتا اور اُسکے ساتھ موافقت کرتا [illegible] کہ [illegible] بہت [illegible] کلام تجھے [illegible] اور فرمایا [illegible] تجھے [illegible] آواز دی کہ بات نہایت خوب [illegible] لیکن اگر [illegible] تیرے لیے [illegible] لگ گئی [illegible] کہ [illegible] فرمایا [illegible] تجھے [illegible] کی۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

[illegible] ابوعلی الدقاق رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر مین

[illegible] شوق و محبت [illegible] اور شیخ [illegible] تفسیر اور بیان

اور تقریر اور وعظ اور تذکیر میں بلند شان رکھتے تھے اور ریاضت اور کرامت میں ایک آیت تھے
اور لطائف اور حقائق اور مقام اور حال میں صاحب کمال تھے چونکہ آپ نے شیخ ابوالقاسم
نصرآبادی اور بہت مشائخوں کو دیکھا تھا اور انکی خدمت میں رہے تھے آپ کو توجہ کر قدم آگے [illegible]
اس کثرت سے درد اور شوق اور سوز اور ذوق آپ میں تھا کہ آپ نے اپنی عمر بھر ٹیک نہ لگائی
ابتدا میں آپ مرو میں تھے کہ ایک واقعہ آپ پر واقع ہوا جیسا کہ نقل ہے کہ ایک نے
بزرگ مشائخوں سے ذکر کیا ہے کہ میں نے مرو میں ابلیس کو دیکھا کہ خاک سر پر ڈال رہا ہے میں نے
پوچھا او لعین یہ تیرا کیا حال ہے اس نے کہا کیا ہوں [illegible] ماشاءاللہ بہت سے
منتظر تھا اور نہایت آرزومند تھا ایک آٹا پیسنے والے لڑکے نے بنا دیا حضرت شیخ علی فارمدی
فرمایا کرتے کہ مجھے تمام [illegible] روز کوئی [illegible] اگر یہ کہ میں ہونگا کہ [illegible] محب اور معتقد
علی دقاق کا ہوں حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ رخت خود [illegible] کہ جسکو
کسی نے نہ سمجھا ہو اور نہ [illegible] لیا ہو [illegible] لیکن عمل میں لاتا اور ذکر عمل میں
لگتے ہیں تو [illegible] مزہ ہوتے [illegible] حال [illegible] ہوتا ہے کہ جسنے کسی کی صحبت میں [illegible]
نہ پائی ہو اس سے کسی طرح کی خیر و برکت خود میں نہیں آتی پھر فرمایا کہ میں نے یہ طریقہ حضرت
شیخ ابی قاسم نصرآبادی سے حاصل کیا اور انھوں نے حضرت شبلی سے اور انھوں نے حضرت
جنید سے اور انھوں نے حضرت سری سے اور انھوں نے حضرت معروف کرخی سے اور
انھوں نے حضرت داؤد طائی سے [illegible] آپ نے بیان [illegible] کیا [illegible] کے نام [illegible]
اللہ کی رحمت ان سب پر ہو اور فرمایا کہ میں کبھی بغیر غسل کے حضرت ابوالقاسم نصرآبادی کی
خدمت میں حاضر نہ ہوا نقل ہے کہ آپ اکثر مرو میں وعظ فرماتے رہے [illegible]
سنہ کے سفر حجاز اور زیارت مشائخ وغیرہ نقل ہے [illegible]
[illegible] تھے حضرت عبداللہ [illegible]
لوگوں نے آکے آپ [illegible]

Marfat.com

قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ درس و مناظرہ کرنا ممکن نہیں ہے پھر لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ آپ وعظ فرمائیے اور منبر لا کر بچھایا آپ جب منبر پر چڑھے تو آپ نے داہنے طرف اشارہ کر کے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بائیں طرف اشارہ کر کے فرمایا وَاللّٰہُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی پھر قبلے کیطرف منھ کر کے فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ یہ آپ کا فرمانا تھا کہ ایک عجیب حالت پیدا ہوئی خلق ایکبارگی از خود رفتہ ہو گئی اور شور و غوغا بلند ہوا اور کتنے ہی شخص تو مر گئے کہ انکے جنازے اٹھائے گئے آپ اس شور و غوغا میں منبر سے اتر کر کسی طرف کو راہی ہو گئے بہتیرا آپ کو تلاش کیا پر نہ ملے آپ وہاں سے مرو کو آئے اور پھر مرو سے نیشاپور میں تشریف لائے۔ نقل ہے کہ ایک درویش نے بیان کیا ہے کہ میں ایک دن شیخ کی مجلس میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ دستار طبری باندھے ہیں یہ دیکھ کر میرا دل للچایا میں نے شیخ سے سوال کیا کہ توکل کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ مردوں کی دستار کی آرزو اپنے دل سے دور کرے اور دستار اتار کر میرے آگے پھینک دی آپ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ میں مرو میں بیمار ہوا میرا دل چاہا کہ نیشاپور کو جاؤں ایک ہاتف آواز دی کہ تو اسوقت اس شہر سے باہر نہیں جا سکتا ہے کیونکہ جنوں کی ایک جماعت کو تیرا پسند آیا ہے اور وہ تیری مجلس میں حاضر ہوتی ہے اب تجھکو انکے واسطے یہاں قیام کرنا چاہیے نقل ہے کہ جب مجلس کے درمیان کوئی ایسی چیز واقع ہوتی کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہوتے آپ فرماتے کہ یہ حق تعالیٰ کی غیرت سے ہے کہ چاہتا ہے کہ جو چیز کہ جاری ہے وہ نہ جاوے۔ نقل ہے کہ ایک دن آپ منبر پر چڑھے آدمی کی برائی بیان فرماتے تھے کہ انسان ظلوم (بہت ظلم کرنے والا) اور جہول (بہت جاہل) اور معجب (خود بین) اور حسود (حسد کرنے والا) ہے اور اسی قسم کی باتوں کو اختیار کرتا ہے ایک درویش نے اٹھکر کہا کہ باوصف ان تمام صفات ذمیمہ (بری) کے محل دوستی بھی تو وہی ہے آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یعنے خدائے تعالیٰ انکو دوست رکھتا ہے اور وہ خدائے تعالے کو دوست رکھتے ہیں نقل ہے کہ ایک دن آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ اللہ ایک شخص نے کہا خدا خدا کیا ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا اسنے کہا جب آپ اسکو جانتے ہی نہیں

Marfat.com

تو پھر اُسکا نام کیون لیتے ہین آپ نے فرمایا اگر یہ نہ کہون تو پھر کیا کہون نقل ہے کہ ایک مرد فقاعی یعنی بوزہ فروش تھا (فقاع ایک قسم کی شراب ہے جسمین نشہ نہین ہوتا چاولون سے بنتی ہے) درویشون کے کھانا کھانے کے وقت حضرت شیخ کی خانقاہ مین آتا اور بہت سی پیالیان چپار کی لاتا اور درویشون کے ساتھ کھانے مین شریک ہوتا بعد کو اگر کچھ بچ رہتا تو اُٹھا لیجاتا ایک روز حضرت شیخ کی زبان پر گذرا کہ وہ جوانمرد فقاعی صاحب باطن ہے اُسی رات کو حضرت شیخ نے خواب مین دیکھا کہ ایک بہت اونچا محل ہے اور بزرگان دین اُسکے بالاخانہ پر جمع ہین شیخ فرماتے ہین کہ مینے ہرچند چاہا کہ اوپر جاؤن لیکن نہ جا سکا اتنے مین مینے کیا دیکھا کہ وہی فقاعی آیا اور کہا کہ شیخ مجھے ہاتھ دیجیے کیونکہ یہ وہ راہ ہے کہ اسمین شیر مرد لومڑیون کے پیچھے ہین اور یہ کہکر اُسنے مجھکو اوپر لے لیا دوسرے روز شیخ منبر پر تھے کہ وہ فقاعی دروازہ سے داخل ہوا شیخ نے فرمایا اُسکو راہ دو کیونکہ اگر وہ کل ہماری مدد نکرتا تو ہم درماندہ رہ جاتے پھر فقاعی نے کہا کہ اے شیخ ہم تو ہر رات کو وہاں ہوتے ہین آپ کہ ایک رات وہان گئے مجھکو لوگون کے روبرو رسوا کرتے ہین نقل ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ مین راہ دور سے آپکی زیارت کو آیا ہون آپ نے فرمایا یہ قطع مسافت معتبر نہین اپنے نفس سے [illegible] قدم جدا ہو کہ جملہ مقاصد حاصل ہون نقل ہے کہ ایک بار ایک شخص نے شیطان کے وسوسون کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ دنیا کے تعلق کا درخت پہلے دل سے بالکل اکھاڑ ڈالو کہ پرند اُسپر نہ بیٹھین کیونکہ جب تک کہ دنیا کے تعلق کا درخت اُگا ہوا اور اُسکی شاخین پھیلی ہین شیطان کی چڑیون سے بچنا محال ہے بچنا تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈال نقل ہے کہ ایک سوداگر آپ کا مرید تھا ایکبار وہ بیمار پڑا آپ [illegible] گئے پوچھا کہ بیماری کا سبب کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین آدھی رات کو [illegible] اُٹھا کہ وضو کرکے نماز تہجد پڑھون کہ میری پیٹھ مین چک آگئی [illegible] درد پیدا ہوا اور [illegible] کی شدت سے بخار بھی آگیا حضرت شیخ یہ سنکر ناخوش ہوئے [illegible] تھا [illegible] کے ساتھ

کیا کام ہے نماز تہجد کی ادا کرے اور سادہ لوح اس مُردار دنیا کی خواہش کو اپنے دل سے دور کرے
اُسکے حق مین بھلا ہی اور اگر تو اسکی خواہش کو دور نکریگا بیشک کمر کے درد مین مبتلا ہوگا
فرض کر کہ کسی کے سر مین درد ہو اور وہ پاؤن کو لیپ لگاوے آرام حاصل کرے گا ہرگز نہین
یا کسی کا ہاتھ ناپاک ہو جاوے اور وہ آستین کو پاک کرے ہاتھ پاک ہو جائیگا ہرگز نہین
نقل ہے کہ ایک روز آپ اپنے ایک مُرید کے گھر گئے کہ مدت سے آپکا منتظر تھا جب آپ
تشریف لے گئے تو اُسنے کہا کہ حضرت آپ کب تک تشریف لیجائینگے آپنے فرمایا ای بیچارے
ابھی ملاقات سے آسودگی نہین ہوئی ہی کہ تونے جُدائی کی آواز بلند کی نقل ہے کہ ایک روز
ایک صوفی آپ کے روبرو بیٹھا تھا ناگاہ اُسکو چھینک آئی آپ نے فرمایا یَرحَمُکَ رَبُّکَ صوفی
فی الفور جُوتی پہنکر جانے کو طیار ہوا لوگون نے کہا تو کیون جاتا ہی اُسنے کہا کہ شیخ کی
زبان میرے حق مین رحمت سے کشادہ ہوئی جو مقصد تھا وہ حاصل ہوا اب آیندہ مین ٹھہر کر
کیا لون گا بس یہ کہا اور رہ راہی ہوا نقل ہے کہ ایک روز آپ ایک نیا نہایت عمدہ مُرقّع
پہنے بیٹھے تھے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ جو عاقل دیوانون سی تھے خانقاہ مین آئے
ایک پھٹا گرد آلود پوستین پہنے تھے آپ نے خوش طبعی سے پوچھا کہ ابوالحسن آپ نے
یہ پوستین کتنے کو خریدا ہی یہ سُنکر شیخ ابوالحسنؒ نے ایک نعرہ مارا اور کہا کہ حضرت آپ
رعنائی مت کیجیے کیونکہ مینے اس پوستین کو تمامی دُنیا کی عوض خریدا ہی اور اگر ساری
بہشت اسکی عوض ملے تو بھی نہ بیچون گا آپ نے یہ سُنکر سر آگے جھکا لیا اور زار زار روئے
اور ایسا فرمایا آیندہ مین کسی درویش کے ساتھ خوش طبعی نکرونگا نقل ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ ایک روز ایک درویش خانقاہ مین آیا اور کہنے لگا کہ ایک گوشہ خانقاہ کا میرے لیے
خالی کر دو تاکہ مین اُسمین مَر رہون مینے یہ سُنکر ایک گھر اُسکے لیے خالی کرا دیا وہ اُسمین گیا اور
ایک گوشے کی طرف تکنے لگا اور اللہ اللہ کہنے لگا آپ فرماتے ہین کہ مین پوشیدہ اُسکو
دیکھنے لگا اُسنے کہا ای ابو علی دقاق مجھکو پراگندہ خاطر مت کیجیے مین یہ سُنکر لوٹ آیا

Marfat.com

اور وہ اُسی طرح اللہ اللہ کہتا رہا یہان تک کہ جان بحق ہوا مینے آدمی کو بھیجا کہ کفن اور غسّال کو لاوے جب اندر جا کر دیکھا تو اُسکا کہین نشان نپایا مین حیران ہوا اور مینے کہا خداوندا تو نے ایسے شخص کو مجھے دکھایا کہ مینے اُسکو دیکھا اور وہ مر گیا اور گُم ہو گیا یہ تو بتا کہ وہ کہان گیا ہاتف نے آواز دی کہ کیا ڈھونڈھتا ہی ایسے شخص کو کہ جسکو ملک الموت نے ڈھونڈھا اور نہ پایا حورون نے ڈھونڈھا نہ پایا فرشتون نے تلاش کی سُراغ نہ ملا مینے کہا خداوندا آخر وہ کہان گیا آواز آئی کہ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے ایک مرتبہ ایک پیر کو ایک ویران مسجد مین دیکھا کہ اس کثرت سے خون رُو رہا ہی کہ تمامی فرش مسجد کا خون آلودہ ہے مینے کہا ای پیر اپنے حال پر رحم کر اُسنے کہا ای جوانمرد کیا کہون میری طاقت اُسکے دیدار کی آرزو مین طاق ہی پھر اُس پیر نے ایک حکایت کہی کہ ایک آقا نے اپنے غلام پر غصّہ کیا اور اُس سے ناخوش ہوا پھر سفارش کرنے والے کی سفارش سے اُسکی خطا معاف کر دی لیکن غلام برابر روئے جاتا تھا سفارش کرنے والے نے پوچھا کہ اب تو کیون روتا ہی اب تو تیری خطا معاف ہو گئی غلام یہ سُنکر چُپکا ہو رہا مگر اُسکے آقا نے کہا کہ اب وہ میری رضامندی کا خواہان ہی کیونکہ جانتا ہے کہ اُسکو مجھسے چارہ نہین ہے نقل ہے کہ ایک روز ایک جوان آپ کی خانقاہ مین آیا اور سوال کیا کہ اگر کسی دل مین اپنے گناہ کا خیال گذرے تو طہارت کے لیے کچھ نقصان رکھتا ہی آپ یہ سُنکر رو دیے اور مریدان سے فرمایا کہ تم اسکا جواب دو زین الاسلام کہتے ہین کہ میرے دل مین آیا کہ مین جواب دون کہ ظاہری طہارت کو کوئی نقصان نہین پونہچاتا ہان البتہ طہارت باطن ٹوٹ جاتی ہے لیکن مین مرشد کی شرم کے مارے خاموش رہا نقل ہے آپ نے [illegible] درد ہوا اور یہ شدت ہوئی کہ مدّت تک مین بیقرار رہا اور سو نہ سکا ناگاہ میری آنکھ لگ گئی مینے ایک آواز سُنی کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ پھر جو مین جاگا تو آنکھ مین درد مطلق نتھا اور پھر کبھی میری آنکھ مین درد نہوا نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مین بیابان مین

Marfat.com

راستہ بھول گیا پندرہ روز تک ادھر کا اُدھر مارا مارا پھرا بعد اسکے مین راہ کے سرے پر پہونچا
ایک لشکری ملا اُسنے مجھے شربت دیا مینے پیا اُس شربت کا پینا تھا کہ وہ تاریکی اور زر
زیان کاری میرے دل پر غالب ہوئی کہ تیس برس ہو گئے ہین لیکن ابھی تک کچھ باقی
ہے نقل ہے کہ آپکے مریدون مین بعضے توانا تھے اور بعضے ناتوان۔ آپ جاڑے
مین جو توانا تھے اور اپنی قوت پر نظر رکھتے تھے اُنکو فرماتے کہ ٹھنڈے پانی سے نہاؤ اور جو کہ
ناتوان اور نازک مزاج تھے اُنپر رحم فرماکر گرم اُنکو دیتے۔ اور فرمایا کرتے ہر شخص سے
محنت و مشقت اُسکی طاقت کے موافق لینی چاہیے اور فرماتے جو کہ بقالی کرنی چاہتا ہے اُسکو
بہت سے برتنون اور ہانڈیون وغیرہ کی ضرورت ہے لیکن جو کہ گھر کے ایک گوشے مین بیٹھا رہنا چاہے
اُسکے واسطے تھوڑا سا اسباب کافی ہے یعنے علم اگر خلق کی نمایش اور مال و مرتبہ حاصل کرنے
اور نام آوری کے لیے ہے تو بہت سا سیکھنا چاہیے اور اگر صرف اسلیے ہے کہ آخرت کا توشہ
حاصل ہو تو بس اسقدر کافی ہے کہ عبودیت کی شرائط معلوم ہو جاوین اور اُنپر عمل کرے
اور مقصود اصلی علم سے عمل ہے اور تواضع نقل ہے کہ ایک مرتبہ شہر مرو مین آپ کو دعوت
مین بلایا تھا آپ تشریف لیجا رہے تھے ایک بڑھیا عورت راہ مین ملی کہ کہتی تھی اے
خداے بزرگ تو نے یہ تو فقر و فاقہ مجھکو عطا کیا اور اُسپر اس کثرت سے لڑکے بالے مجھکو دیے
ذرا یہ تو فرما کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ تو نے میری ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے آپ یہ سنتے ہوئے چپکے
چلے گئے جب دعوت کے مقام پر پہونچے تو فرمایا کہ ایک کھانے کا طباق بھر کر لاؤ جسنے دعوت
کی تھی یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ آپ گھر لیجائینگے اور وہان کھائینگے حالانکہ آپکے نہ گھر تھا
نہ بال بچے جب طباق کھانے کا بھر کر لائے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکو اپنے سر پر
دھر کر اُس بڑھیا کے دروازے پر لے گئے اور وہ طباق اُسکے حوالے کیا ذرا غور کرنے کا
مقام ہے کہ کیا عاجزی اور فروتنی تھی نقل ہے کہ ایک دن آپ فرماتے تھے کہ اگر کل قیامت کو
حق تعالی مجھے دوزخ مین بھیجے اور کفار مجھکو طعنہ دیکر کہین کہ کہو پیر جی تم مین اور ہم مین

Marfat.com

کیا فرق ہی میں کہونگا جوامردی چاہیے اس سے کیا پروا کہ دوزخ مقام ہے یا بہشت
لیکن جناب باری کا طریقہ یون جاری ہی شعر عربی فلما اضا الصبح فرق بیننا + واے
نعیم لا یکدرہ الدہر + عجب وہ ہی کہ باوجود ان باتون کے آپ فرماتے تھے کہ اگر مین جان جاتا
کہ قیامت کے روز کوئی قدم میرے قدم کے علاوہ ہوگا تو مین ہر چیز سے کہ دیکی ہے رُو گردانی
کرتا لیکن یہ ممکن ہے کہ اسوقت مین کہ آپ نے یون فرمایا ہی آپ محو عبودیت ہون اور اسوقت
مین غرق ربوبیت ہون جیسا کہ نقل ہے کہ ایک مرتبہ عید کے روز بہت لوگ عیدگاہ
مین جمع تھے آپکے دل مین ایکبارگی کچھ ولولہ اُٹھا اور آپ یون فرمانے لگے ای خدا بزرگ
تیری عزت کی قسم ہے اگر مجھے اس بات پر آگاہی ہوجاوے کہ کل قیامت کے روز مجھسے آگے
کوئی تیرے دیدار سے مشرف ہوگا تو اُسیوقت بلا تامل میری جان بدن سے پرواز
کر جاوے شاید کہ اس سے آپ کی مُراد یہ ہو کہ چونکہ وہان زمان نہوگا آگے اور پیچھے
دیکھنا بھی نہوگا۔ اور اس کلام کی شرح خود اُسی مین ہی لیس عند اللہ صباح و لا مسا ٴ اور
آپکے کلمات بزرگ وعالی مین آپنے فرمایا ہی۔ خبردار کبھی کسی مخلوق کو اپنی ذات کے لیے
دشمنی نکرنا کیونکہ اسوقت تونے دعوی کیا ہوگا اسلیے کہ تو تو دوسرون کی ملک ہی تو اپنی ملک
نہین ہے اور اگر تو اپنی ملکیت کا دعوے دار ہے تو پھر بتا کہ خداے تعالی تیرا کون ہی بس
تجھے لازم ہی کہ اپنے آپ کو خدا کی ملک سمجھکر اپنا کام اُسی کے سپرد کرتا کہ وہ خود اپنی ملک کا
دعویدار بنے اور فرمایا کہ اسطرح رہ کہ گویا تو مرگیا ہے اور مرے پر بھی تین روز گذر گئے
ہین اور فرمایا جو کوئی کہ معشوق کے گھر کی جھاڑو اپنے آپ کو نہین کر سکتا وہ عاشق
نہین ہے اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے سوا اور کسی سے اُنس ومحبت رکھتا ہے
حال خداے تعالی کے ساتھ ضعیف و بے اعتبار ہے اور فرمایا جو کہ حق تعالی سے ذکر
کے سوا اور گفتگو کرتا ہی اُسکی وہ گفتگو لغو وبیفائدہ ہی اور فرمایا جو شخص کہ پیر کی مخالفت
کا ارادہ کرتا ہی وہ طریقت سے خارج ہوجاتا ہی اور اُسکا تعلق پیر سے کٹ جاتا ہے

Marfat.com

اگرچہ ایک ہی جگہ مین پیر کے ساتھ بسر کیون نہ کرتا ہو اور فرمایا جو شخص کہ صحبت مین پیر
کی رہ کر دل ہین پیر کے افعال و اقوال پر اعتراض کرتا ہی پیر کی صحبت کے فوائد سے
بے نصیب رہتا ہی جب تک کہ اُن اعتراضات سے توبہ نکرے یا اُسکا تاوان نہ بھرے اگرچہ
یہ کہتے ہین کہ پیر کی نافرمانی کرنے سے توبہ قبول نہین ہوتی اور فرمایا بے ادبی
مردودی کا پھل دیتی ہے اور فرمایا جو کہ بادشاہون کے حضور مین بے ادبی کرتا ہے
مصاحبت سے دربانی کے درجے پر جاتا ہی اور اگر وہان بھی بے ادبی کری تو دربانی سے
سارووانی کے درجے کو پہونچتا ہی اور فرمایا جو کہ بادشاہون سے بے ادبی کے ساتھ
گفتگو کرتا ہے بہت جلد اپنی نادانی کی سزا مین قتل ہوتا ہی اور فرمایا دیکھو بغیر اُستاد اور
پیر کے سلوک اور طریقت حق تعالی کے ساتھ نہایت کو نہین پہونچتی اور جسنے کہ ابتدائے
حال مین کسی اُستاد یا پیر کی پیروی نہین کی محروم رہا جب تک کہ کسی شیخ کا معتقدی دیر
نہوا پس ضرور ہے کہ ایک راہبر کو ڈھونڈھے تاکہ بآسانی اُسکو طریقت اور مجاہدے مین
دسترس حاصل ہو اور فرمایا خدمت اور بندگی درگاہ ہی تک ہی دیکھو مشاہدے کے
بچھونے پر رعب داب کے ساتھ مشاہدہ ہی اُسکے بعد قربت کے غلبے سی افسردگی ہی پھر فنا ہے
اپنی صفات سے بالکل غیبت مین۔ اور یہی وجہ ہی کہ آخر مین مشائخون کے حالات ریاضت
اور مجاہدی سے مُبدّل بسکون ہوتے ہین اور اُنکا ظاہر حال پہلے طریقے سے بالکل ہی بدلجاتا
ہے اور فرمایا اگر مُرید آغازِ حال مین ہم و غم سے تنہا رہتا ہی تو آخرِ حال مین ہمت سے
مُعطّل و بیکار رہتا ہی اور ہم یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو عبادت مین مشغول کری۔ اور ہمت یہ ہے
کہ اپنے باطن کو مراقبے سے جمع کری اور فرمایا کہ طلب کی خوشی وجدان و دریافت کی خوشی سے
بڑھکر ہی اسلیے کہ وجدان کی خوشی جان کے خطرے کو شامل ہے اور طلب مین امید وصال ہے
اور فرمایا وصال کسی علت اور جد و جہد و ریاضت پر نہین بلکہ سرشتی ہی جیسا کہ فرمایا ہی جناب
عزّ و جلّ نے۔ ہم ان سب کو دوست رکھتے ہین اور وہ سب ہمکو دوست رکھتے ہین۔ اور اس

Marfat.com

مقام پر ذکر عبادت وطاعت وعلّت کا نہین فرمایا بلکہ صرف محبّت کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہماری آج کے روز کی مصیبت کل قیامت کی اہل دوزخ کی مصیبت سے بڑھکر ہی اسلیے کہ کل قیامت کو اہل دوزخ کا ثواب فوت ہوگا اور ہمارا آج کے روز نقد وقت حق تعالیٰ کی خدمت کے مشاہدے کا فوت ہوتا ہے ابھی تو ہی فرق کرلے ان دونون مصیبتون کے درمیان - اور فرمایا جو کہ حرام کو ترک کرے گا دوزخ سے نجات پاویگا اور جو کہ شُبہے سے دست بردار ہوگا بہشت مین داخل ہوگا اور جو کہ زیادتی سے باز رہیگا حق تعالیٰ سے داخل ہوگا اور فرمایا کوئی اس مرتبے کو جوانمردی سے نہین پونہچ سکتا اور جو کوئی کہ اس مرتبے کو پونہچ جاوے جوانمردی سے اس سے خلاص نہین پاسکتا اور فرمایا دمبدم بندون پر جو شے کہ بے طلب وارد ہوتی ہے حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے کہ اُس سے روح کو روشنی حاصل ہوتی ہے اور فرمایا کہ اگر بندے نے اپنی تمام عمر مین ایک دم حق تعالیٰ کے امر کے خلاف کیا ہوگا جبکہ اسکو بہشت کے محلات مین مقام دینگے اور جسدم کہ حسرت اُس نفس کی اُسپر ظاہر کرینگے وہ بہشت اُسپر دوزخ ہوگی اور اگر کسی نے ساری عمر مین ایک دم صدق کے ساتھ جناب باری تعالےٰ کی عبودیت کی ہوگی اگر وہ دوزخ مین بھی ڈالا گیا ہوگا پس جسدم کہ اُس ایک نفس کو اُسپر ظاہر کرینگے آگ سرد ہو جائے گی اور دوزخ اُسپر بہشت بنجائے گی اور فرمایا جو کہ حاضر ہی اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا اُس سے اسکا مطالبہ کرینگے اور جو کہ غائب ہے اگر اختیار کریگا پرسش نہوگی اور فرمایا اگر عذاب کرے قدرت کا اظہار ہووے اور اگر بخشدیوے رحمت کا اظہار ہووے اور فرمایا بدبخت وہ ہی کہ آخرت کو دنیا کے عوض بیچے اور فرمایا جو کہ آیۃ کریمہ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء کے سننے مین بخیلی کرسکتا ہی وہ ... نگاہ رکھنا شریعت ہے اور ایک شخص نے شریعت وطریقت وحقیقتی سے سوال کیا ... اور فرمایا ... تعالیٰ نے تمہارے تنون کو خرید لیا اور وہ بہشت ہے پس تمکو لازم ہی کہ دوسرے کے ہاتھ اپنے آپ کو نہ بیچو کیونکہ یہ بیع ناجائز ہی اور دوسرے کے ساتھ معاملے مین کچھ نفع نہوگا اور فرمایا تین مرتبے ہین

Marfat.com

ایک سوال دوسری دعا تیسری ثنا سوال دُنیا کے طالب کے لیے ہی اور دعا عاقبت کے خواہان کے لیے ہی اور ثنا مولیٰ کے طلبگار کے لیے ہے اور فرمایا سخاوت کے مرتبے تین ہین۔ اوّل سخا دوم جُود سوم ایثار جو کہ اپنے نفس پر حق تعالیٰ کو قبول کرے وہ صاحب سخا ہی اور جو کہ اپنے دل پر حق تعالےٰ کو قبول کرے صاحب جُود ہی اور جو کہ اپنی جان پر حق تعالےٰ کو قبول کرے صاحب ایثار ہے اور فرمایا جو کہ حق کے کہنے سے خاموش رہے وہ ایک گونگا شیطان ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو توفیق دے کہ تم بادشاہون کی صحبت سے علیحدہ رہو کیونکہ اُنکی رائے لڑکون کی راے کے مثل ہوتی ہی اور اُنکی صولت شیرون کی صولت کے مثل ہوتی ہی اور فرمایا بادشاہون کا شیوہ ایسا ہی کہ اُنکے ساتھ صحبت کی طاقت نہین ہے اور اُنسے چارہ اور صبر نہین ہے اور فرمایا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ کے معنی پناہ چاہنا ہی فراق اور قطعیت سے اور فرمایا تونگرون کی تواضع درویشون کے لیے دیانت ہی اور درویشون کی تواضع تونگرون کے لیے خیانت ہی اور فرمایا جب کہ ملائکہ طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہین اگر کوئی طالب معلوم ہووے خیال کرنے کا مقام ہی کہ اُسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے اور فرمایا جب علم کی طلب فرض ہے معلوم کی طلب عین فرض ہووے اور فرمایا مُرید وہ ہی کہ نہ سووے اور کوئی مُراد اور ہوائے نفس کا طالب نہووے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس آئے اُسکے بعد کبھی نہ سوئے اِسلیے کہ تمامی دل ہو گئے تھے اور فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا ہی کہ تجھے قربان کرون تو اُنکے بیٹے نے کہا ابا جان اگر آپ نہ سوتے تو یہ خواب نہ دیکھتے اور فرمایا دیدار خدا کا دُنیا مین اسرار سے ہی اور آخرت مین ابصار سے نقل ہے کہ ایک روز آپ استدراج کا بیان فرماتے تھے ایک شخص نے سوال کیا کہ استدراج کیا ہے آپ نے کہا تو نے نہین سُنا کہ فلان شخص نے مدینہ مین فلان کا گلا گھونٹا تھا نقل ہے کہ آخری عمر مین استقدر درد آپکے جسم مین پیدا ہوا کہ آپ ہر شام کے وقت گھر کے کوٹھے پر تشریف لیجاتے

Marfat.com

کہ اسکا آپ کی قبر کے برابر ہے اور اُسکو بیت الفتوح کہتے ہین اور اُس کوٹھے پر سے منھ
آفتاب کی طرف کرکے فرماتے ای سرگردان مملکت آج توکسطرح تھا اور تونے ملک اور ملکوت
مین کسطرح گردش کی یہ تو بتا کر تونے کسی جگہ مین کوئی دیدار کا مشتاق و شیدا مجھسا بھی پایا
یا کسی جگہ مین اس واقعے سی پریشان اور پراگندہ ہونے والون کی کچھ خبر پائی غرض آپ جب تک
آفتاب غروب ہوتا اسی قسم کے کلمات فرماتے رہتے جب آفتاب غروب ہوجاتا اُتر آتے
نقل ہے کہ آخری عمر مین آپ کا کلام ایسا بلند ہوا کہ لوگون کی سمجھ اُسکے سمجھنے سی قاصر تھی
اور آپ کے کلام کے سُننے کی طاقت نرکھتے تھے جب آپ کسی مجلس مین وعظ فرماتے سترہ
اٹھارہ آدمیون سے زیادہ نہ ہوتے چنانچہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب ابو علی دقاق
رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بلند و عالی ہوا اُسکی مجلس خلق سے خالی ہوئی نقل ہے کہ آپ اوّل
غلبات مین ایسا حال رکھتے تھے کہ ہمیشہ فرماتے خداوندا مجھے ایک چیونٹی کے ہما مین کر اور
ایک تنّی خشک گھاس کی خیال فرما اور بخشدے اور فرماتے خداوندا مجھے رسوا نہ کیجیے گا
کیونکہ مینے منبر پر چڑھ چڑھ کر اس گنہگار مخلوق کے روبرو بہت کچھ تجھسے لاف وڈینگ ماری ہے
اور اگر تجھے یہی منظور ہے کہ مجھے رسوا کرے تو ان اہل مجلس کے روبرو تو رسوا مت کرنا
بلکہ صوفیون کے مرقع مین کر ایک ہاتھ مین عصا ہو اور ایک ہاتھ مین جھاگل دوزخ کے
وادی کی طرف بھیجدینا کیونکہ مین صوفیون کے لباس کو بہت پسند کرتا رہا ہون۔ تاکہ مین
وہان ہمیشہ تیری جدائی کا لہو بہون اور اُس وادی مین ہمیشہ جدائی کے درد کا ماتم کرون
اور فرماتے ای خداوندا ہمنے تو اس عالم مین اپنے نامۂ اعمال کو گناہون سے سیاہ کیا ہی اور
تونے ہمارے سیاہ بالون کو اس عالم مین سفید کیا ہی پس اے خالق سیاہ و سفید اپنی رحمت
اور فضل سے ہمارے سیاہ کیے کو اپنے سفید کیے کے کام مین کر اور فرماتے [illegible] جو لوگ
فی الحقیقت تجھکو جان جاوین کبھی تیری طلب سے باز نہ رہے۔ اگرچہ اسکو یقین کیون نہ ہوجاوے
کہ ہرگز تجھکو نہ پاوینگا اور فرماتے خداوندا ہمنے مان لیا کہ تو اپنی فضل و رحمت سے مجھے

Marfat.com

بہشت عطا کرے اور بڑے درجے کو مجھے پہونچا دے لیکن جو حسرت کہ مجھے تیری بندگی میں تقصیر کی ہوا اور نیز اس سے بہتر ہو سکتا تھا نہ ہوا کبھی مجھ سے جدا نہو گی نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھپر رحم فرمایا اور جو گناہ کہ میں نے اسکا اقرار کیا بخشدیا ہوا مگر ایک گناہ ایسا تھا کہ مجھے اس کے اقرار کرتے شرم آئی اور اسکے سبب مجھے اسقدر پسینا آیا کہ تمامی گوشت میرے چہرے کا اتر گیا اور وہ گناہ یہ ہے کہ میں نے لڑکپن میں ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا اور میری آنکھوں میں وہ پسندیدہ آیا تھا ایک بار ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ بہت بیقرار ہیں اور زار زار روتے تھے پوچھا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے شاید کہ آپ چاہتے ہیں کہ آپ پھر دنیا میں لوٹ کر آویں آپ نے فرمایا ہاں لیکن دنیا کی بہتری کے واسطے نہیں بلکہ اسلیے چاہتا ہوں کہ کمر باندھوں اور ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹاؤں اور کہوں کہ غفلت سے جاگو کیونکہ تم نہیں جانتے ہو کہ تم کس سے بچھڑے جاتے ہو اسوقت ہوشیار ہو جاؤ ہمیشہ کی حسرت میں مبتلا نہو اسیطرح ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھ کو ایک ایک گناہ جو میں نے کیا تھا ذرہ ذرہ میرے روبرو گنا پھر کہ وہ مجھپر معاف فرمایا اور مجھکو مغفرت کے سایہ میں رکھا۔ رحمۃ اللہ علیہ

ستاسیواں باب حضرت ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ اسرار الہی کے پرورش یافتہ وہ انوار خدائی کے منور کردہ معتمد وہ تقوی کے منتہی وہ معنی کے مہدی یعنی شیخ ابو علی الثقفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور زمانے کے عزیز تھے اور صحبت یافتہ حضرت ابو حفص اور حمدون کے تھے اور نیشاپور میں شیخ وقت تھے اور ظاہری اور باطنی علوم میں کمال رکھتے تھے اور فتوی اور علوم احادیث میں اپنے زمانے کے علما کے پیشوا تھے

Marfat.com

آپ سب سے دست بردار ہوئے اور اہل تصوف کے علم میں مشغول ہوئے یہی وجہ ہے کہ درمیان صوفیوں کے شمار میں آئے بڑی شان رکھتے تھے اور کلمات نہایت بلند بڑے درجے کے حکیم تھے شہر نیشاپور میں ۳۳۱ھ ہجری میں راہی ملک بقا ہوئے نقل ہے کہ آپ کے ہمسائے میں ایک کبوتر باز کبوتر اڑایا کرتا تھا ایک روز وہ ایک کبوتر کے کنکر مارتا تھا آپ کی پیشانی پر آ لگا۔ خون بہنے لگا آپ کے مرید یہ واقعہ دیکھکر کہنے لگے کہ حاکم کے پاس جا کر نالش کرنی چاہیے تاکہ یہ فتنہ بالکل رفع ہو جاوے آپ نے ایک مرید کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ دیکھو ایک چھڑی اس درخت سے توڑ کر اس کبوتر باز کو دو کہ آئندہ کبوتر کو اس چھڑی سے اڑایا کرے [illegible] کنکر وغیرہ نہ پھینکے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک روز دیکھا کہ ایک جنازے کو تین مرد اور ایک عورت اٹھائے ہے جس طرف کو عورت تھی میں [illegible] جا کر [illegible] قبرستان میں گیا جب نماز ہو چکی اور دفن کر چکے تو میں نے [illegible] انھوں نے کہا ہاں [illegible] میں نے دیکھا کہ [illegible] کہنے لگا میں [illegible] اگر کوئی ساری عمر تحصیل کرے اور مشائخوں [illegible] کے مراتب کو نہ پہنچے گا جب تک کہ نفس کو ریاضت [illegible] متقی کے یا مرد کو ناصح سے [illegible] سکھاتے ہیں اور منہیات سے منع کرتے ہیں اور اعمال کے عیوب اور آفات اور نفس کے مکر و فریب اور خود آرائیوں سے [illegible] اور جسکو یہ باتیں حاصل نہ ہوئی ہوں وہ جملہ امور سے غافل [illegible] کسی امر میں اسکی اقتدا و پیروی [illegible] جائز نہیں اور فرمایا ایسے شخص سے [illegible] کی ملامت رکھو کہ اسکا دروازہ [illegible] کی تعلیم نہ ہوئی [illegible]

Marfat.com

اور ادب کی توقع ایسے شخص سے مت رکھ کہ جسکو ادب نہ سکھایا ہو اور فرمایا جو کہ مشائخ کی صحبت مین رہکر خدمت اور ادب کے طریقون کو نگاہ نہین رکھتا ہی اُنکی صحبت اور نظر کے فوائد سے اور اُنکی برکتون سے اور اُس نور سے کہ خدا کے فیض سے اُنکے دلون پر وارد ہوتے ہین سب سے بے نصیب رہتا ہے اور فرمایا یاد رکھو سیدھی اور صحیح شاخین اچھی اصل و جڑ سے بلند ہوا کرتی ہین پس جو کہ چاہتا ہی کہ اُسکے افعال و اعمال و کردار صحیح ہون اور سُنّت کی پیروی پوری پوری کرے اُسے کہدو کہ پہلے اخلاص و صدق دل کو درست کر کیونکہ باطن کے خلوص کی درستی سے ظاہری اعمال کی درستی ہوا کرتی ہی اور فرمایا حق تعالےٰ کے واسطے جو عمل و فعل کر کر وراستی اور خلوص کے ساتھ کرو اور دیکھو کوئی عمل خالص نہ کرو مگر پوری پوری سُنّت کی متابعت سے۔ اور فرمایا کہ مرد خدا کو چار خصلتون سے غافل اور خالی نہ رہنا چاہیے۔ صدقِ قول۔ صدقِ عمل۔ صدقِ مودّت۔ صدقِ امانت۔ اور فرمایا علم دل کی حیات ہی کہ نادانی کی تاریکی سے بچاتا ہے اور آنکھ کا نور ہے کہ ظلمت کے اندھیرے کو ہٹاتا ہی اور فرمایا دُنیا کا شغل آفت ہی اور دُنیا سے رُوگردانی حسرت ہی پس عاقل کو چاہیے کہ ہرگز نہ اختیار کرے ایسی چیز کو کہ جسکا حاصل دونون جہان مین بجز حسرت اور آفت اور کُچھ نہو اور فرمایا افسوس ایسے شخص کے حال پر کہ جسنے اچھی چیزون کے عوض ناچیز چیزون کو خریدا ہو اور ناچیز چیزون کے عوض ایسی چیزونکو کہ سراسر نفع ہون بیچ ڈالا ہو اور فرمایا ایک وہ وقت آویگا کہ کسی مومن کو اُسمین عیش و زندگانی خوش نہوگی جب تک کہ آپ کو منافقون کا ہم صحبت نہ کرے گا۔ نعوذ باللہ منہا۔ واللہ اعلم

اٹھاسیؔ باب حضرت ابو علی احمد محمد الرودباری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ بنج کشیدۂ مجاہدہ وہ گنج گزیدۂ مشاہدہ وہ کوہ حلم و بُردباری وہ بحر علم و دستاری حضرت شیخ ابو علی رُودباری رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے کاملون سے تھے اور اہل فتوت اور ظریف ترین پیرو لنمے تھے

Marfat.com

بہر نوع علم میں اور ریاضت اور معاملت میں اور کرامت اور فراست میں بڑی شان کے
نص تھے آپ کی اصل بغداد سے تھی اور مصر میں ساکن تھے ہر علم میں کامل تھے اور علم حقیقت
بن بڑے ماہر اور بلند تقریر تھے حضرت شیخ جنیدؒ اور ابو الحسن نوریؒ کے صحبت یافتہ تھے
رے بڑے شیخونکو آپ نے دیکھا تھا اور اُنکی صحبت میں رہے تھے ۳۲۸؁ ہجری میں شہر مصر میں
یلت فرمائی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ تو اس جماعت (صوفیائے کرام) کا اجتماع وعدے
پر ہے اور نہ پراگندہ ہونا اس جماعت کا مشاورت پر ہے۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک
درویش نے وفات کی جب اُسکو دفن کیا تو مینے چاہا کہ اسکا چہرہ خاک پر رکھدون شاید کہ
حق تعالی اُسپر رحم فرماوے اس ارادے سے جو مین جھکا دیکھا کہ وہ درویش آنکھین کھولکر
مجھسے کہتا ہے آپ مجھے ذلیل کرتے ہین آگے اُسکے کہ اُسنے مجھکو عزیز کیا ہے مینے کہا یہ تو
فرمایئے کہ موت کے بعد زندگانی ہے اُسنے کہا ہان اے ابو علی خدائے تعالی کے دوست
ہمیشہ زندہ ہین اور اگر کل قیامت کو مجھے آبرو حاصل ہوئی تو مین تیری مدد کرون گا
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ مین مدت تک طہارت کے وسواس کی بلا مین مبتلا رہا۔
ایک روز مین ایک جگہ مین آفتاب کے نکلنے تک پانی کے درمیان گیارہ بار گیا اور ہر بار دستو
ہوتا رہا یہانتک کہ جب آفتاب نکل آیا تو مجھکو نہایت ہی ملال ہوا کہ میرا وضو درست نہوا کہ
عبادت بطہارت ادا کرتا مینے عرض کی خداوندا عافیت۔ ایک ہاتف نے ندا دی کہ عافیت
علم مین ہے اور آپنے فرمایا تصوف یہ ہے کہ صوفی اُون کا لباس پہنے اور نفس کو بلا وجفا کا
ذائقہ چکھاوے اور دُنیا کو پشت کے پیچھے ڈالے اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سُنت کی پوری پوری متابعت کرے اور فرمایا جو مرید کہ پانچ روز کی بھوک ...
کرے اُسکو بازار مین بھیک مانگنے کو بھیجنا چاہیئے اور فرمایا تصوف ... موت ... ہے
بعد کدورت کے۔ اور فرمایا تصوف۔ دوست کے دروازے پر معتکف ہونا ہے اور
آستانے پر سر رکھنا اور وہانسے ہرگز نہ ٹلنا اگرچہ سو بار نکالین اور فرمایا تصوف عطا ذاحرار ہے

Marfat.com

اور فرمایا خوف و رجا مرغ کے دو بازو ہین جب مرغ ٹھہر جاتا ہی دونون بازو ٹھہر جاتے ہین اور جب ایک بازو مین کچھ نقصان آجاتا ہی تو دوسرا بازو بھی بیکار ہوجاتا ہے اور فرمایا جب مرد دونون سے رہجاتا ہی درجۂ غرق مین پڑتا ہے اور فرمایا خوف کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالی کے مقابلے مین تو غیر حق سے ڈرے اور فرمایا محبت یہ ہی کہ تو اپنے آپکو سرتاپا اپنے محبوب کو سونپ دیوے اور تیری نظر مین تو ہی بالکل نہ رہے اور فرمایا توحید دل کی استقامت ہے اثبات کے ساتھ یا مفارقت تعطیل اور انکار کے ساتھ اور فرمایا سب سے بڑھکر نافع یقین وہ ہی کہ حق تعالی کو تیری نظر مین بزرگ دکھاوے اور جملہ غیر کو چھوٹا اور حقیر اور نابود دکھاوے اور خوف و رجا کو تیرے دل مین قائم کرے اور فرمایا جمع ستر توحید ہی اور تفرقہ زبان توحید اور فرمایا جو کچھ کہ ظاہر کرتا ہی لفظون سے وسیلہ ہے اس چیز پر کہ باطن مین رکھتا ہی بے نہایت کرامتون سے اور فرمایا حق تعالی صاحبان ہمت کو دوست رکھتا ہی کیونکہ صاحبان ہمت اسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا ہم اس کار مین اس مقام کو پہونچے ہین کہ تلوار کی دھار سے تیز تر ہے اگر کسی طرح کی لغزش واقع ہو تو دوزخ مین گرین۔ اور فرمایا اگر اسکا دیدار ہمسے زائل ہو تو عبودیت کا نام ہمسے ساقط ہوجاوے یعنے ہم زندہ نہ رہین اور فرمایا جسطرح حق تعالی نے فرض کیا ہی ظاہر کرنا معجزون اور روشن دلیلون کا انبیا علیہم السلام پر اسیطرح فرض کیا ہی پوشیدہ کرنا احوال اور مقامات کا اولیاؤن پر تاکہ اغیار کی آنکھ اسپر نہ پڑے اور کوئی اسکو نہ دیکھے اور نہ جانے اور فرمایا جسکی نظر کہ توحید سے کسی طریقہ پر پڑتی ہی وہ توحید اسکو دوزخ کی آگ سے نجات دیتی ہی اور فرمایا جبکہ دل دنیا کی محبت اور اسکی راحت سے خالی ہوتا ہی حکمت پیدا ہوتی ہی اور نفس سے خدمت اور روح سے مکاشفہ [illegible] ان تین چیزون کے بعد دیکھنا خدا کی صنعتون کا اور اسرارون کا اور حقائق کا حاصل ہوتا ہی اور فرمایا مین راضی ہون کہ سماع سے بالکل خلاص پاؤن اسکی بہت آفتون سے اور فرمایا آفت تین چیز سے پیدا ہوتی ہی ایک طبیعت کی بیماری سے دوسرے ایک ہی عادت کو لازم پکڑنے سے [illegible] اور فرمایا طبیعت کی بیماری حرام اور شبہے کی کھانے سے ہوتی ہے

Marfat.com

ادا الاز کیا

رعادت کی بیماری حرام اور بیجا نظر کرنے اور غیبت سننے اور کہنے سے اور فساد صحبت
اہش نفسانی کی پیروی سے۔ اور فرمایا بندہ چار نفس سے خالی نہیں یا تو ایسی نعمت کہ موجب شکر
ہو یا ایسی سنت کہ موجب ذکر ہو یا ایسی محنت کہ موجب صبر ہو یا ایسی ذلت کہ موجب توبہ ہو
ور فرمایا ہر چیز کے لیے ایک واعظ ہے اور دل کا واعظ حیا ہے اور مومن کی افضل حالت حق سے حیا ہے
ور فرمایا سماع میں وجد و اسرار کا مکاشفہ ہے محبوب کے مشاہدہ سے اور فرمایا صوفیہ اور ...
یا طریق ہے پس جو کہ نظر کرتا ہے صفت پر محجوب ہوتا ہے اور جو کہ نظر کرتا ہے ...
ور فرمایا قبض اول آستانہ فنا ہے اور بسط اول آستانہ بقا ہے اور فرمایا فرید وہ ہے کہ ... حق تعالیٰ
نے اسکے واسطے چاہا ہے وہ وہی چاہتا ہے اور جوانمرد وہ ہے کہ ... دونوں جہان ...
چیز کا طالب نہ ہو بجز حق تعالیٰ کے اور فرمایا نیک مردوں کے لیے بلا میں گرفتار ہونا
نالائقوں کی ہمنشینی ہے نقل ہے کہ جب آپ کی وفات نزدیک پہنچی آپ نے اپنا سر ...
کی گود میں رکھا اور آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ آسمان کے دروازے کھول دیے ہیں ...
آراستہ کیا ہے اور ہمارے سامنے ظاہر کر رہے ہیں اور فرشتے ... کہ ہم تجھ کو
ایسے مقام پر پہنچائیں گے کہ تیرے دل میں بھی نہ گذرا ہوگا اور بہشت کی حوریں ...
نچھاور کر رہی ہیں اور ہمارے دیدار کا اشتیاق ظاہر کر رہی ہیں لیکن ہمارا دل ...
کہہ رہا ہے کہ بحقک لا انظر الیٰ غیرک یعنی تجھے تیرے حق کی قسم ہے غیر کی طرف ...
ایک بڑی عمر ایک کار کے انتظار میں بسر کی ہے ہم یہ سامان نہیں ... کر ...
ٹوٹ جاویں پھر آپ نے وفات فرمائی۔ اللہ کی رحمت کاملہ آپ پر نازل ہوا کرے

نواسی باب حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم الحصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ عالم علم ربانی وہ حاکم حکم روحانی وہ ... وہ قافلہ ... وہ نقطہ دائرہ حکمت وہ محرم صاحب سری

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن حصری رحمۃ اللہ علیہ عراق کے شیخ تھے اور لسان وقت۔ اور احوال اور تحقیق اور عبارت اور اشارت مین کامل تھے اصل آپ کی بصرہ مین تھی لیکن بغداد مین وطن رکھتے تھے اور شہر بغداد مین ۳۹۱ھ ہجری مین وفات فرمائی نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ صوفی وہ ہی کہ تمامی موجودات سے علیحدہ ہوا ور حق تعالی سے آرام حاصل کرنیوالا ہوا ور اپنی جملہ امور حق تعالی کو سونپے ہوئے ہوا ور بس۔ اور جب حق تعالی کو پا لیا پھر ضرورت ہی کیا ہے کہ کسی کی جانب رُخ کرے نقل ہے کہ احمد نصر رحمۃ اللہ علیہ کہ آپکے مُرید تھے ساٹھ موقف کھڑی ہو چکے تھے اکثر احرام خراسان سے باندھتے تھے ایک بار حرم کے پیرون کے درمیان انکی زبان سے ایک ایسا کلمہ صادر ہوا کہ پیرون کے دل کو ناگوار گذرا اُسیوقت اُنکو حرم سے باہر نکال دیا اور فرمایا کہ دو سو اسّی بزرگان دین یہان حرم مین موجود ہین تو بیچارہ کون ہے کہ ایسے بزرگون کے روبرو کلام کرے اور آپنے بھی اُسوقت دربان سے ارشاد کیا کہ اگر یہ جوان خراسانی اسکے بعد آنا چاہے تو خبردار اسکو ہرگز میرے سامنے مت آنے دینا جب احمد نصر رحمۃ اللہ علیہ بغداد مین آئے تو حضرت شیخ کی ملاقات کو آئے دربان نے کہا کہ شیخ صاحب نے فلان وقت مین فرمایا ہی کہ تجھکو شیخ کے روبرو نہ آنے دون جب کہ حضرت احمد نصرؒ نے یہ بات سُنی گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو وہین درگاہ کے دروازے پر پڑے رہے اور مُدت تک وہین رہے اتفاق سے ایک روز شیخ صاحب باہر تشریف لائے اور آپ نے اُنکو دیکھکر فرمایا کہ دیکھو اُس بے ادبی کا مجرمانہ یہی ہی کہ تم روم کو جاؤ اور شہر طرطوس مین ایک سال تک سُوئرون کو چراؤ اور راتون کو ویرانون مین جاکر نمازین پڑھو اور برابر ایک سال تک جاگتے رہو تاکہ عزیزون کے دل تمکو قبول کرین حضرت احمد نصرؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ مین فرمان بردار ہون اور ارادہ روم کا کیا۔ نارکا لباس اُتار کر نیاز کا ٹیکا باندھا اور جس طرح کہ شیخ صاحب نے اُنکو فرمایا تھا ایک سال تک سُوئر چرائے اُسکے بعد شیخ صاحب کی خدمت کا ارادہ کیا جب بغداد مین پہونچے خانقاہ کے دروازے پر آئے آپ نے الفور

Marfat.com

باہر تشریف لائے اور بغلگیر ہوئے اور فرمایا یَا اَحْمَدُ اَنْتَ وَلَدِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ۔ ای احمد نصر
تم میرے بیٹے ہوا ور آنکھ کی روشنی ہو حضرت احمد نصر رحمۃ اللہ علیہ اس قبول سے نہایت
شاد ہوئے اور ارادہ مکہ معظمہ کا کیا تاکہ ایک اور حج ادا کرین جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو
مکے کے پیرون نے استقبال کیا اور فرمایا اَنْتَ وَلَدُہٗ وَقُرَّۃُ عَیْنَاہُ اور بہت کچھ نوازش
فرمائی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ہر کہ مین صبح کی مناجات مین کہا کرتا۔ الٰہی مین تجھسے
ہر حال مین راضی ہون تو بھی مجھسے راضی ہے ندا آئی کہ ای دروغ گو اگر تو ہم سے
راضی ہوتا تو ہماری رضامندی کی طلب نکرتا اور فرمایا مجھے جوانی ہی سے عادت وظیفہ
وظائف کی تھی اگر کبھی ایک وظیفہ ترک ہو جاتا تو مجھپر عتاب ہوتا اور فرمایا کہ مینے تمام صاحبدلون
کے دلون مین نظر کی اپنے دل کو تمام دلون پر فائق پایا اور تمام صاحب عزت ان کی عزت
مین نظر کی اپنی عزت کو سب کی عزت پر غالب پایا پھر فرمایا مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ
جَمِیْعًا۔ اور فرمایا ہمارا احوال توحید مین پانچ چیز پر ہے رفع حدث۔ اثبات قدم۔ ہجر اوطان
مفارقت احوال۔ نسیان۔ یعنی جو کچھ کہ جانتا ہی فراموش کرے۔ اور جو کچھ کہ نہین جانتا ہے
اُسکی تلاش مین مشغول نہووی اور بالکل خدا کے ساتھ مشغول ہووے اور فرمایا اگر بندے کو
اُسی کی حالت پر چھوڑ دیتے ہین تمامی مخالفت اور عصیان اُس سے ظہور مین آتی ہی اور جبکہ
توفیق اور عنایت خدا کی اُسکو شامل ہوتی ہی اُس سے تمامی موافقت اور محبت ظہور مین
آتی ہے اور فرمایا جب تک کہ انکار کی تلوار سے تو اسم ورسم کا سر نہ کاٹے گا اور دل کے
میدان کو ہر چیز سے کہ معلوم اور معلول سے ہی خالی نکرے گا حکمت کے چشمے تیرے دل کی تہ
جوش زن نہونگے اور فرمایا جو کہ حقیقت کی چیزون سے دعوی کرتا ہی تو اہ [illegible]
اُسکو جھوٹا بتاتے ہین اور فرمایا مشاہدے کی حالت مین ایک ساعت [illegible] جینا ہزار
مقبول حجون سے فاضلتر ہے۔ اور فرمایا مینے لعضے پوچھا کہ بدکیا ہے انہون نے کہا
ترک کرنا اس چیز کا کہ مرغوب دلپسند ہے۔ لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ ملامتی کون ہین

Marfat.com

آپ نے نعرہ مارا اور فرمایا اگر [illegible] پھیری جائز ہوتی تو ضرور رکھتا کہ اگر نصیب
ما مشغولوں سے ہوتا اور فرمایا سماع کو دائمی تشنگی چاہیے اور شوق دائمی کہ ہر چند زیادہ پانی
پیوے پیاس زیادہ ہی ہو جاوے اور فرمایا وہ سماع نہیں کہ ساقط ہو جاوے جب گویا خاموش ہے
بلکہ سماع وہ ہے کہ ہمیشہ ہوتی رہے [illegible] انقطاع نہ ہو اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ جب اسکا حق سے
وصل حاصل ہو جاوے تو پھر جدا نہ ہو [illegible] اس پر ظہور نہ پاوے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ عدم کے بعد
موجود ہوا اور وجود کے بعد معدوم کو نہ دیکھے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ اسکا وجد اسکا وجود ہے
اور اسکی صفات اسکا حجاب ہے یعنی مَن عَرَفَ نَفسَہٗ فَقَد عَرَفَ رَبَّہٗ اور فرمایا تصوف صفائی
دل ہے مخالفات کی کدورت سے۔ اور فرمایا جب تک کہ ہستی موجود رہتی ہے تفرقہ اور پریشانی
موجود رہتی ہے اور جب ہستی غائب ہوئی حق تعالے ظاہر ہوا اور یہ حقیقت جمع ہو
کہ سوائے حق کے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوائے اسکے اور کسی سے بات کہتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

نواں باب حضرت ابو عثمان سعید بن سلام المغربی قدس اللہ سرہ العزیز کے ذکر میں

وہ اولیا [illegible] ریاضت [illegible] بیننده انوار حقائق و داننده اسرار و دقائق ذو تحقیقت
دار شیخ وقت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ صاحبان طریقت سے تھے اور اصحاب
ریاضت سے اور ذکر و فکر میں ایک [illegible] تھے اور ہر نوع علم میں مرتبہ بزرگ رکھتے تھے اور تصوف
میں صاحب تصنیف تھے اور بڑے بڑے مشائخ کو دیکھے ہوئے تھے مدت تک حرم میں مجاور رہے ہیں
[illegible] کسی سے آپ کی مثال نہیں ہو سکتی اور فراست اور سیاست و دبدبہ
[illegible] آپ کی ایک سو تیس سال کی ہوئی نقل ہے کہ آپ فرماتے تھے
کہ اس [illegible] العمر [illegible] نظر کی تو کوئی خیر نیکی اپنے میں نہیں پائی جو حال
کہ لڑکپن میں تھا وہی جوانی میں برقرار پایا۔ آپ نے نیشاپور میں وفات پائی ۳۷۳ ہجری میں

Marfat.com

نقل ہے کہ آغاز حال مین آپ بیس برس تک ایسے بیابانون اور جنگلون مین گوشہ نشین رہے کہ جہان آدمی کا گذر دشوار تھا اور اسقدر مشقت اور ریاضت کھینچی کہ آپ کے بدن کا تمام گوشت گل کر گر گیا اور آنکھین ایسی معلوم ہوتین کہ دو سوراخ ہین اور آپ کی صورت دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا آدمی کی صورت ہی نہ رہی تھی اُسکے بعد آپ کو الہام ہوا کہ خلق کی صحبت اختیار کر بس آپ نے مکہ معظمہ کا قصد کیا مکہ معظمہ کے مشائخ نے فراست سے دریافت کیا اور آپکے استقبال کو باہر آئے آپ کو دیکھا کہ بالکل صورت بدل گئی ہے اور سوای دم کے اور کچھ باقی نہین رہا ہے یہ دیکھکر اُن بزرگان دین نے فرمایا ای اباعثمان تجھے بیس برس تک اس طرح زندگانی کی کہ آج تک کسی شخص نے ایسا طریقہ نہ اختیار کیا تھا تم نے وہ مشقت اٹھائی اب فرمائیے کہ تم کیون تم وہان گئے اور تم نے وہان کیا دیکھا اور کیا پایا اور پھر کیون واپس آئے آپ نے فرمایا کہ مین سُکر کے لیے گیا اور سُکر کی آفت کو دیکھا اور ناامیدی کو دیکھا اور عاجز ہو کر واپس آیا مین گیا تھا کہ اصل کو پاؤن بہت کوشش کی پر شاخ تک بھی ہاتھ نہ پہنچا بالآخر ندا آئی کہ یا اباعثمان فرع کے گرد پھر اور مستی کے خیال مین نہ اصل کو پہنچنا تیرا کام نہین صحو حقیقی ہمارے ہاتھ مین ہے پس مین ناامید ہو کر واپس آیا ہون۔ مشائخون نے یہ سنکر کہا کہ بیان کرنے والون پر حرام ہے کہ آئندہ صحو وسُکر کا بیان کرین کیونکہ تو نے جیسا کہ اُسکا حق تھا ادا کیا۔ نقل ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ آغاز مجاہدہ مین میرا حال ایسا تھا کہ اگر مجھکو آسمان سے گرا دیتے تو مین نہایت خوش ہوتا اس سے کہ نماز کے وقت پاؤن نماز کے لیے جنبش کرون اسلیے کہ ان حالتون مین ذکر کی لذت مجھسے جاتی رہتی اور ذکر کی لذت سے [illegible] دور ہونا مجھپر ہر رنج ومصیبت سے سخت تر اور [illegible] اثر ہوتا اور ذکر کی حالت [illegible] چیزین کشف ہوتین کہ اگر دوسری کشف ہوتین تو [illegible] بھی سخت تر معلوم ہوتین اور مین چاہتا کہ خواب نہ آئے تاکہ [illegible] مین خواب کے دور کرنے کی یہ تدبیر کرتا کہ [illegible]

Marfat.com

ایسا غار ہوتا کہ ذرا پھسلوں تو ہڈیاں چُور چُور ہو جاویں بیٹھتا تاکہ نیچے گرنے کے خوف سے
نیند غلبہ نکرے کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ مجھے اُس پتھر پر بھی نیند آجاتی جب آنکھ کھلتی تو دیکھتا
کہ ایک ایسے پتھر پر جو معلق ہوا ہے بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ عید کی رات کو
حضرت ابو الفوارس رحمۃ اللہ علیہ کے میں ساتھ تھا وہ سو گئے میرے دل میں یہ گذرا کہ میرے
پاس گھی ہوتا تو میں دوستوں کے واسطے فلاں چیز طیار کرتا۔ میں نے سنا کہ حضرت ابو الفوارس رح
خواب ہی کی حالت میں فرماتے تھے۔ اس گھی کو پھینک دے جلدی پھینک دے تین مرتبہ
یوں ہی فرمایا جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے کیفیت پوچھی فرمانے لگے کہ میں نے ایسا دیکھا
کہ ہم سب ایک بلند محل میں ہیں اور وہاں سے درخواست کر رہے ہیں کہ جناب عزوجل کے
دیدار سے مشرف ہوں اور دل ہیبت سے پر تھے تم بھی اس جماعت کے درمیان موجود تھے لیکن
تمہارے ہاتھ میں روغن کا ڈبہ تھا میں نے تم سے کہا کہ اس روغن کا ڈبہ پھینکدو۔ نقل ہے کہ ایک
شخص آپ کے پاس آیا اور اپنے دل میں لایا کہ اگر شیخ کوئی اپنی آرزو کہیں تو میں بجا لاؤں
فی الفور آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی سے اپنی کوئی آرزو بیان کر کے
مانگوں یا کسی قسم کا کوئی سوال کروں نقل ہے کہ حضرت ابو عمرو زجاجی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ میں ایک مدت دراز تک اسطرح آپ کی خدمت میں رہا کہ ایک دم کو غیر حاضر نہوا
ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ کہتے ہیں ای ابو عمرو کب تک ابو عثمان کے ساتھ مشغول رہے گا اور
ہماری درگاہ کی طرف سے پیٹھ موڑے رہے گا میں نے صبح کو آپ کے مریدوں کے سامنے یہ خواب بیان کیا
یہ سنکر سب یکبار بول اُٹھے کہ ہم نے بھی یہی دیکھا ہے اور یہی خطاب سنا ہے سب اسی تذبذب میں
تھے کہ شیخ رح [illegible] کہیں باہر نہیں۔ آپ فی الفور ننگے پاؤں گھر سے باہر تشریف لائے
اور فرمایا کہ اب تو تم سن چکے جو کچھ ارشاد ہوا اب تمکو لازم ہے کہ ابو عثمان سے روگردان ہو
اور حق کے ہو اور اس سے زیادہ تفرقہ مجھکو مت دو۔ نقل ہے کہ امام ابو بکر فورک نے فرمایا
کہ میں نے شیخ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ کہا میرا اعتقاد حق تعالیٰ کے ساتھ یہ تھا کہ وہ ذات

Marfat.com

کہ جہت میں ہی جبکہ میں بغداد میں آیا تو اعتقاد درست کیا کہ وہ جہت سی منزہ ہی ملنے مکۂ معظمہ
کے مشائخ کو خط لکھا کہ میں بغداد میں از سرِ نو مسلمان ہوا **نقل ہے** کہ ایک روز آپ نے
اپنے خادم سے پوچھا کہ اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ تیرا معبود کس حالت پر ہی تو تو کیا جواب دیگا
اُسنے کہا کہ میں کہونگا کہ اُسی حال پر ہی کہ ازل میں تھا آپنے فرمایا اگر پوچھیں کہ ازل میں
کس طرح تھا اُسنے کہا میں کہونگا اُسی طرح پر کہ اب ہے آپ نے یہ سُنکر فرمایا تونے خوب کہا۔
نقل ہے کہ حضرت عبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ کے
پاس تھا ایک شخص کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا اور چرخ کی آواز آرہی تھی آپنے فرمایا اے
عبدالرحمن تو جانتا ہی کہ یہ چرخ کیا کہہ رہا ہی میںنے عرض کی حضرت میں تو نہیں جانتا کہ کیا کہہ رہا
آپنے فرمایا یہ کہہ رہا ہی اللہ اللہ۔ اور آپنے فرمایا جو کہ دعوی سماع کا کرے اور اُسکو پرندوں
کی آواز اور درختوں کا ہلنا اور ہوا کا چلنا سماع میں نہ لاوے وہ سماع کے دعوی میں
جھوٹا ہی اور فرمایا جب بندہ حقیقت میں ذاکر ہوتا ہی مثل اُس دریا کے ہوتا ہی کہ اُس سے
ہر جگہ نہر جاری ہو خداوند تعالی کے حکم سے اور وہ تمامی ہستی کو دیکھتا ہی اُس نور سے
کہ اُسکو ہوتا ہی اسطرح پر کہ اگر تمامی ہستی میں ایک چیونٹی بھی حرکت کرتی ہی تو اُسکو پتا ہی
اور حقیقت یہاں تمام ہوتی ہی اور ذکر سے اُسکو اسقدر لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے
کہ چاہتا ہی کہ نیست ہو جاوے اور موت کو آرزو سے چاہتا ہی اسلیے کہ اُس حلاوت کے
ذائقے کی برداشت نہیں کر سکتا **نقل ہے** کہ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ اس ذکر کی لذت
اور حلاوت کی برداشت نکر سکے آپ خلوت سے باہر تشریف لائے اور بھاگ گئے پھر سے
فرمایا کہ کلمہ لآ اِلٰہ اِلّا اللہ کو چاہیے کہ ذاکر اپنے علم کے ساتھ شامل کرے اور جو کچھ کہ
دل میں آوے نیک و بد سے اس کلمے کی قوت اور غلبے سے اُس سب کو ... دور کرے
اور اس غیرت کی تیغ تیز سے ان سب خیالات کے سر کو کاٹے کیونکہ حق تعالی ان سب سے
جدا ہی۔ آپ کے بلند شان کلمات یہ ہیں فرمایا جسکو کہ حق تعالی کے ذکر اور معرفت سے

Marfat.com

اُنس ہوتا ہے موت اُسکے اُس اُنس کو کچھ نقصان نہین کرتی۔ بلکہ سنو درجے اُنس و راحت
زیادہ ہوجاتی ہے۔ اسلیے کہ پریشانی کے اسباب درمیان سے اُٹھ جاتے ہین اور
خالص محبّت باقی رہجاتی ہے اور فرمایا حق تعالی کی درگاہ تک پہونچنے کے دو
راستے ہین۔ ایک نبوت۔ دوسرے حدیث نبوّت۔ اب نبوت تو مرتفع ہوئی درخاتم انبیا
صلوات اللہ علیہ گذرے اب حدیث ہمارے ساتھ باقی رہی ہے اور اُسکی راہ مجاہدہ اور
ذکر ہے پس اس کم قیمت زندگانی کو ایسے قیمتی وصال کے عوض مین غنیمت جانتا ہون
اور بدل کرنا بہت ہی آسان ہے اور نہایت ہی سہل پس اے بیچارے کیا چیز تجھکو لائی ہے
کہ اس کم قیمت زندگی کو دائمی فراق کے عوض مین اختیار کیا ہے آخر بتا تو سہی اے جوانمرد
کہ تونے کیا دیکھا کہ اس جوانمردی کو یہان بیچا اور فرمایا جو کہ خلوت کو صحبت پر اختیار کرے
چاہیے کہ تمام اشیا کی یادگاری سے اُسکا دل خالی ہو۔ مگر ہان حق تعالی کی یاد سے بھرا ہو
اور تمام ارادون سے خالی ہو اور خداوند تعالی کی رضا سے معمور ہو اور ہر آرزوے
نفسانی سے صاف ہو اور تمامی اسباب سے پاک ہو اور اگر یہ باتین نہون تو خلوت اُسکے
واسطے بلا اور ہلاک ہے اور فرمایا کوئی شخص خواص کے مقامات کو نہین پہنچا جب تک کہ
کوئی چیز آداب نفوس اور ریاست سے اُسپر باقی رہتی ہے اور فرمایا عاصی بہتر ہے
مدعی سے۔ اسلیے کہ عاصی اپنے گناہ پر اقراری ہے اور مدعی اپنے دعوی کے درمیان گرفتار ہے
اور فرمایا جو کہ درویشون کی صحبت سے دست بردار ہو کر توانگرون کی صحبت اختیار کرتا ہے
حق تعالی اُسکے دل کو موت دیتا ہے اور اندھا ہے۔ اور فرمایا جو کہ نفس کی خواہش و حرص سے
توانگرون کے لھانے پر ہاتھ مارتا ہے اُسکو ہرگز فلاح نصیب نہین ہوتی اور اُس کا
اُس بارے مین کوئی عذر قبول نہین ہوتا مگر ہان اُس شخص کا کہ مجبوری و ناچاری کی
وجہ سے ہو اور فرمایا جو کہ خلق کے احوال کی طرف مشغول ہوا اُسنے اپنے حال کو ضائع کیا اور
فرمایا مرد کے مجاہدے کی مثال دل کے پاک کرنے مین ایسی ہے کسی سے کہین کہ اس درخت کو

Marfat.com

بڑے اُکھاڑ ڈال ہر چند اندیشہ کرے کہ آسانی سے اُکھاڑ ڈالے گا پر نہ کر سکے گا پھر اپنے
دل مین کہے کہ ذرا صبر کرون کہ ایسی قوت مجھ مین آجاے کہ اُسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈالون
وہ حالانکہ جون جون توقف کرتا جاتا ہے درخت قوی تر اور وہ ضعیف تر ہوتا جاتا ہے اور
اُکھاڑنا دشوار تر اور فرمایا جو کہ سفر کرتا ہے اُسپر یہ واجب ہے کہ اوّل اپنے نفس کی مراد اور
شہوت اور ہوا سے سفر کرے کیونکہ سفر غربت ہے اور غربت ذلت ہے اور مومن کو روا نہین ہے
کہ کسی مخلوق کے آگے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور فرمایا بہت سے عالم ہین کہ قدرت کے احکام اُنپر
جاری ہین اور خلائق کے دلون کو دو رو ہین ایک رو طرف عالم ملک شہادت کے ہے
اور ایک رو طرف عالم ملکوت کے ہے جسوقت معارف قدسیہ کا عکس اس عالم شہادت پر پڑتا ہے
تو اُسکو ہیجدہ ہزار عالم کے احوال سے خبر ہوتی ہے اور اسی کو معرفت کہتے ہین اور فرمایا
راہ سلوک کے چلنے والون کے مردود ہونے کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اُنکے فرائض اور نوافل مین
خلل آجاتا ہے اور فرمایا نیکوئی صحبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان پر فراخ رکھے اُس
چیز کو کہ اپنے اوپر فراخ رکھتا ہے اور جو چیز کہ اُسکے پاس ہو اُسمین طمع نکرے اور اُسکی
جفا پر تحمل کرے اور اُسکا عذر قبول کرے اور اُسکا انصاف دیوے اور اُس سے
انصاف کا طالب نبنے اور اُسکا خود متبع رہے اور اُسکو اپنا مطیع نرکھے اور جو کچھ
اُس سے تجھکو پہنچے اُسکو بہت بزرگ شمار کرے اور جو کچھ کہ تجھسے اُسکو پہنچے اُسکو
حقیر اور کم جانے اور فرمایا سب سے فاضلترین چیز کہ آدمیون کو اُسکا لازم پکڑنا ضروری ہے
محاسبہ نفس ہے اور مراقبہ اور ہر کام کو علم کے موافق نگاہ رکھنا یعنے عمل موافق علم اور
فرمایا اعتکاف یہ ہے کہ خدا کے حکم کے موافق اعضا کی نگاہداشت کرے اور
کوئی شخص کسی چیز کو نہین جانتا جب تک کہ اُسکی ضد کو نہ پہچانے [illegible]
کہ مخلص کو اخلاص کی تمیز نہین ہوتی جب تک کہ ریا کو نہ پہچان جاوے اور ریا سے بچنے کی
چیزون کو نہ جان جاوے اور فرمایا جو کہ خوف کی سواری پر سوار ہوتا ہے ایکبارگی

Marfat.com

ناامید ہوجاتا ہی اور جوکہ امید کی سواری پر سوار ہوتا ہی ایکبارگی کاہل ہوجاتا ہی اور کام سے باز رہتا ہی پس مردِ راہِ خدا کو چاہیے کہ کبھی خوف رکھے کبھی رجا اور کبھی ہر دُو کے درمیان اور فرمایا عبودیت اتّباع امر ہے مشاہدہ امر میں اور فرمایا نعمت کا شکر جیسا کہ چاہیے اُسکے ادا کرنے سے اپنے آپ کو عاجز پہچاننا شکر ہے اور فرمایا تصوّف قطع کرنا علائق کا ہی اور چھوڑنا خلائق کا اور ملنا حقائق سے۔ اور فرمایا شوق کی علامت موت کا دوست رکھنا ہی راحت کی حالت مین اور فرمایا غیرت مُریدون کی صفات سے ہی اور اہل حقائق کو نہین اور فرمایا عارف معرفت کے انوار اور اُسکے علم سے روشن ہوتا ہی تو اُس سے غیب کے عجائب دیکھتا ہی اور فرمایا مردِ ربانی چالیس روز مین ایکبار کچھ کھاتا ہی اور مردِ صمدانی اسّی روز مین ایک بار کچھ کھاتا ہی اور فرمایا جو کہ اولیاؤن کو مانتا ہی وہ بھی اولیاؤن سے ہوتا ہی اور فرمایا اولیا مشہور ہوتے ہین لیکن مفتون نہین ہوتے نقل ہے کہ جب آپ بیمار پڑے تو طبیب کو لائے آپنے فرمایا کہ طبیب کی مثال میرے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی مثال اُنکے بھائیون کے ساتھ کہ یوسف علیہ السّلام کے باب مین تدبیر کرتے تھے اور آخر کو وہی ہوا جو تقدیر مین تھا۔ پھر آپنے وفات کے وقت سماع کی درخواست کی اور اُسی حالت سماع مین وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

اکانوّے ۹۱ باب حضرت ابوالعبّاس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ محتشم روزگار وہ محترم پرہیزگار وہ کعبۂ مُروّت وہ قبلۂ فتوّت وہ اساس خردمندی حضرت شیخ وقت ابوالعبّاس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ عہد تھے اور معتبر مشائخ۔ اور تمکین مین قدم اُستوار رکھتے تھے اور ورع اور معرفت مین شان بزرگ آپ فرماتے تھے کہ مین آغاز ریاضت مین بارہ سال تک ہمیشہ سر گریبان مین جھکائے رہا ہون تو ایک گوشہ میرے دل کا مجھکو دکھایا اور فرمایا کہ تمامی خلق

Marfat.com

اِس آرزو مین ہی کہ حق تعالی ایک دم اُنکے ساتھ ہووے اور ہمت اِس آرزو مین ہون کہ حق تعالی
مجھے ایسی توفیق دے کہ مین اپنے آپ کو دیکھون کہ مین کیا چیز ہون اور کیا ہونے والا ہون اور یہ میری
آرزو پوری نہین ہوتی ہی اور فرمایا حق تعالی [illegible]
اور فرمایا فقر کا آخر تصوف کا اوّل ہی اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ اپنے حال کو [illegible]
مرتبہ وعزت اپنے بھائی مسلمانون پر خرچ کرے نقل ہی کہ کسی نے [illegible]
کی آپنے فرمایا اللہ تعالی تجھکو اچھی موت عطا کرے نقل ہے کہ آپ ٹوپیان [illegible]
ایک ٹوپی دو درم کو فروخت کرتے اور دو درم سے زیادہ کو نہ بیچتے اور جو [illegible]
آپ ایک درم اُسکو دیتے اور ایک درم کی روٹی مول لیتے اور کسی کو [illegible]
بعدہ دوسری ٹوپی سینے مین مشغول ہوتے نقل ہے کہ آپ کا ایک مرید [illegible]
کچھ بضاعت تھی اِسقدر کہ زکوۃ دینا اُسپر واجب تھا وہ شیخ صاحب کے پاس [illegible]
اُسکو دون آپنے فرمایا اُس شخص کو کہ جسپر تیرا دل اعتبار کرے دو مرید [illegible]
اندھا ملا کہ ننگا اور پریشان حال تھا اُسنے ایک اشرفی اُسکو دی اتفاق سے [illegible]
پھر اُدھر سے گذر ہوا اُس اندھے کو دیکھا کہ ایک دوسرے [illegible]
ایک اشرفی دی مین شرابخانے مین گیا اور شراب مول لیکر فلان مطربہ کے ساتھ [illegible]
یہ سُنا تو بہت گھبرایا حضرت شیخ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا [illegible]
کہنے شیخ صاحب نے ایک درم اُسکو دیا اور فرمایا کہ جاو جو شخص پہلے تجکو ملے اُسکو دیدے [illegible]
ٹوپی کی سلائی کا تھا جب وہ گیا تو اُسکو سب سے پہلے ایک سید [illegible]
لیکر چلے مرید بھی انکے پیچھے روانہ ہوا وہ ایک ویرانے کی [illegible]
نیچے چھپا تھا اُنھون نے اُسکو وہان ڈال دیا اُس مرید نے [illegible]
کیا راز ہی اُنھون نے کہا آج سات روز ہو گئے کہ میرے [illegible] نے کچھ نہین کھایا ہی اور یہ بات [illegible]
نہین کہ سوال کی ذلت سہون روزی کی تلاش مین نکلا اتفاق [illegible]

Marfat.com

پڑا دیکھا ناچاری سے اُٹھا لیا تا کہ بال بچوں کے پاس لیجاؤں وہ بچا کر کھائی لیویں جب تمنے یہ درم دیا میں نے اس پرندی کو پھینکدیا وہ مُرید یہ سُنکر حیرت میں رہا اور شیخ صاحب کے پاس لَوٹ کر آیا کہ کل کیفیت بیان کرے آپ نے فرمایا کچھ تیرے بیان کرنے کی حاجت نہیں ہی لیکن یقین سے جان جا کہ جب تو معاملہ سرکشوں اور ظالموں کے ساتھ کرے تو لائق ہی کہ ایک اندھا شراب خانے میں جاکر شراب پیوے اور جو کچھ کہ مینے حلال کمائی سے حاصل کیا ضرور ہی کہ ایک سید زادے حقدار اُسکے ہوں اور اُسکے ذریعے سے مُردار کھانے سے بچیں اور مجبوری کے موقع پر اُنکی کھانے کے کام میں آوے نقل ہے کہ ایک ترسانے روم میں آپ کی فراست کا شہرہ سُنکر چاہا کہ آپ کا امتحان کرے اُسنے ایک مرقع پہن لیا اور ایک عصا ہاتھ میں لیا اور حضرت ابوالعباس قصابؒ کی خانقاہ کی طرف آیا جوں ہی کہ پاؤں خانقاہ کے اندر رکھا آپ بڑی غیرت مند اور تُند مزاج تھے آپ نے فرمایا اے بیگانے آشناؤں کے کوچے میں تیرا کیا کام ہی ترسا یہ سُنکر پلٹا اور حضرت ابوالعباس نہاوندیؒ کی خانقاہ کی طرف آیا اور یہاں اُترا آپ نے اُسکو کچھ نہ فرمایا جار مہینے تک اُسنے قیام کیا اور برابر درویشوں کے ساتھ وضو کرکے نمازیں پڑھتا رہا بعد اُسکے ارادہ کیا کہ جاوے حضرت شیخؒ نے فرمایا جب حق نان و نمک کا درمیان میں آیا ہی جوانمردی نہوکہ تو بیگانہ آئے اور بیگانہ ہی باہر جائے یہ سُنکر وہ ترسا صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور آپ ہی کی خدمت میں قیام کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اختیار کیا یہانتک کہ اولیاؤں سے ہوا جب آپنے وفات پائی آپکا جانشین ہوا

بانوے ۹۲ باب حضرت ابو عمرو ابراہیم الزجاجی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

بزرگ مشائخ وقت سے تھے اور بزرگان اصحاب تصوف سے تھے اور ورع و معرفت اور ریاضت و کرامت میں بزرگ شان رکھتے تھے صوفیای کرام کے مقبول تھے شیخ جُنیدؒ کو دیکھا تھا اور وہ شخص کہ سب سے آخر میں حضرت ابو عثمانؒ کے شاگردوں سے مرو میں گئے ہیں آپ ہی ہیں مکہ معظمہ میں مجاور رہے

Marfat.com

اور وہین ۳۱۸ھ ہجری مین وفات کی بڑے مدقق تھے نقل ہے کہ شیخ صاحب شیخ ابو القاسم
نصرآبادی کے ساتھ ایک مجلس سماع مین تھے شیخ نے شیخ ابو القاسم سے فرمایا آپ سماع کیون
سُنتے ہین اُنھون نے کہا سماع سُننا اس سے تو کہین بہتر ہے کہ باہم ملکر بیٹھین اور غیبت کرین اور مین
حضرت ابو عمرو نے کہا اگر سماع مین کہین ایسی حرکت ہوجاوے کہ جہان تک ممکن ہو ہم اُس حرکت
کو نہ کرین سو برس کی غیبت سے بدتر ہو واللہ اعلم بالصواب قدس سرہ العزیز۔

ترانوے ۹۳ باب حضرت ابو الحسن صائغ قدس اللہ سرہ العزیز کے ذکر مین

وہ مشرف خواطر و اسرار وہ مقبل اکابر و ابرار وہ سفینہ بحر عشق وہ سکینہ کوہ صدق وہ ہر دو جہان سے
فارغ حضرت شیخ ابو الحسن صائغ رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار تھے اور مصر مین مقیم تھے اور برگزیدہ
مشائخ تھے اور اپنے زمانے مین اپنا نظیر نرکھتے تھے حضرت ابو عثمان کا مقولہ ہے کہ کسی شخص کو
ابو یعقوب نہر جوری سے نورانی تر نہین دیکھا اور ابو الحسن صائغ سے بزرگ ہمت تر نقل ہے
کہ حضرت ممشاد دینوری نے کہا کہ مینے دینور مین ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا تھا اور اُسکے
سر پر ایک کرگس سایہ کیے تھا جب مینے اُس مرد کی صورت دیکھی تو ابو الحسن صائغ دینوری تھے
حضرت صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ تو فرمایئے کہ غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہے آپنے فرمایا
بھلا کیونکر اُس ذات کی دلیل بیان ہوسکتی ہے کہ جو بے مثل و مانند ہو اور فرمایا ہے ہر حال مین
خدای تعالی کا احسان ماننا اور ہر طرح سے اپنے آپ کو اُسکی نعمتون کا شکر ادا کرنے سے عاجز
جاننا اور سوای اُسکے کسی اور سے پناہ کا نہ مانگنا اور ہر چیز کو کم زور و کم قوت
کے پہچاننا معرفت ہی اور فرمایا کہ مُرید کی صفت وہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ضاقت علیہم
الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم یعنے زمین باوجود فراخی کے اُن پر تنگ ہوگئی
مُریدون پر اور اُنپر تنگ ہوئے ہین نفس اُنکے کہ طلب کرتے ہین [illegible]
[illegible]

Marfat.com

جہان سے اور فرمایا اہل محبت اس شوق کی آگ مین کہ محبوب کے ساتھ رکھتے ہین اہل بہشت کے عیش و خوشی سے زیادہ خوش ہین اور فرمایا اپنے آپ کو دوست رکھنا اپنی ہلاک ہے اور فرمایا جو حالت کہ خوف سے پیدا ہوتی ہے حال کے ذوق سے ہوتی ہے پس جب خوف ٹھیرا حدیث و صفات نفس حاصل ہوتا ہے اور برخاست طبیعت ہوتی ہے اور یہ بات پسندیدہ ہووے کہ جو چیز کہ نفس کا اسمین دخل دینا ظہور پاوے خودی کی کدورت سے تصفیہ اسکا تباہ کرتا ہے اور فرمایا آرزو اور امید طبیعت کے فساد سے ہے واللہ اعلم

چورانوے باب حضرت ابوالقاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دانای عشق و معرفت وہ دریای شوق و مکرمت وہ پختہ سوختہ وہ افسردہ افروختہ وہ بندہ عالم آزادی قطب وقت حضرت ابوالقاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگوار تھے اور بہت بلند حال اور بہت بلند مرتبہ اور تمام اصحاب کے نزدیک نہایت درجے کے شریف تھے اپنے زمانے مین یگانۂ جہان تھے اور ہر نوع علم مین مشہور و معروف خاص کر کے علم حدیث روایات نقل مین کہ اسمین صاحب تصنیف تھے طریقت مین بڑے باریک بین اور بالغ فکر تھے نہایت سوز و شوق سے معمور تھے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اہل خراسان کے استاد تھے حضرت شبلی کے مرید تھے اور حضرت رودباری اور مرتعش اور دیگر بزرگان دین کو دیکھے ہوئے ہوئے تھے آخر عمر میں کوئی آپکے برابر عبادت اور تقوی اور مجاہدے اور مشاہدے مین نہ تھا دم مرگ تک مکہ مین مجاور رہے کہتے ہین کہ خدا کے شوق و محبت مین غرق تھے چنانچہ ایک روز ازار کمر پر باندھ کر آتش پرستون کے آتشکدے کے آس پاس پھرتے تھے لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ مین اہل کلام مین حیران ہو رہا ہون مینے بہت اس جل شانہ کو کعبے مین ڈھونڈا اور وہان نہ پایا اب آتشکدے مین ڈھونڈھتا ہون شاید کہ یہان کچھ پتہ لگے ورنہ مین ایسا نا

Marfat.com

ہو گیا ہون کہ نہین جانتا ہون کہ کیا کرون یہ سُنکر لوگ بہت ناخوش ہوئے اور آپ کو نیشاپور سے نکالدیا۔ **نقل ہے** کہ ایک روز آپ ایک جہودی کے پاس گئے اور فرمایا کہ آدھا دانگ مجھے دے تاکہ بوزہ خریدون جہودی نے کہا جاؤ مجھے مت ستاؤ آپ چلے گئے پھر دوسری بار گئے اور کہا کہ اب تو ضرور ہی دے پھر اُسنے کہا جاؤ مجھے مت ستاؤ آپ جلد سے پھر پلٹ کر گئے اور کہا لا دے جہودی پھر ناراض ہوا آپ جلد سے پھر گئے اور کہا کہ لا جہودی نے کہا کہ تو کیسا شخص ہے کہ آدھے دانگ کے لیے اسقدر جفا کی برداشت کرتا ہی اور یہان سے نہین ٹلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بھلا فقیر بھی ٹلا کرتے ہین یہ تو وہ لوگ ہین کہ انپر وہ چیزین کہ جنکی پہاڑ برداشت نہین کر سکتے وارد ہوتی ہین اور یہ انکو سہتے ہین بھلا کہین اس ذراسی تنبیہ و توبیخ سے کہ گھاس کی پتی کے مثل ہے اپنے مقصد سے باز رہ سکتے ہین جہودی نے جو یہ سُنا کہا کہ آپ مجھے مسلمان کیجیے اور مسلمان ہو گیا **نقل ہے** کہ ایک روز آپ نے مکہ معظمہ مین بہت خلق کو دیکھا کہ طواف مین مشغول تھی اور باہم باتین کر رہی تھی آپ تھوڑی آگ اور لکڑی اُٹھا لائے لوگون نے پوچھا کہ کیا کیجیے گا آپ نے فرمایا کہ کعبے کو جلاؤن گا تاکہ یہ ساری غافل مخلوق خدا کی طرف مشغول و متوجہ ہو **نقل ہے** کہ ایک دن حرم مین ہوا زور سے چل رہی تھی آپ بیٹھے تھے ایکبارگی آپ کی نظر کبوترون پر جا پڑی کہ ہوا سے اُڑ رہے تھے آپ کو اُنکا اُڑنا پسند آیا آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور پردہ کو پکڑکر فرمانے لگے **بیت** گفت ای رعنا عروس سرفراز [illegible] درمیان تو گزشتہ بناز [illegible] دلہنون کی طرح جلوہ دے رہا ہے اور جہان مین خلق کو [illegible] کے [illegible] گرمی اور پیاس سے ہلاک کر رہا ہے یہ اتنے جلوے کب تک اگر [illegible]

بیت یعنی خانہ من کہا تو مجھکو سو بار [illegible] [illegible] ترجح توکل پر کیے تھے ایک دن آپ جنگل مین جا رہے تھے آپ نے ایک کتا بھوکا پیاسا لاغر دیکھا آپ کے پاس کچھ موجود نہ تھا آپ نے آواز لگائی کہ کون ہے کہ میرے چالیس حج کا ثواب

Marfat.com

ایک روٹی کے عوض۔ ایک شخص نے کہا ہاں آپ نے اُسکے ہاتھ بیچ ڈالا اُسنے خرید لیا۔
اور گواہ رکھا۔ آپ نے روٹی کی ٹکیا لیکر اُس کتے کو دیدی۔ ایک بزرگ یہ واقعہ دیکھکر آئے
اور شیخ کے ایک گھونسا مارکر کہا اے احمق کیا تو یہ سمجھا ہے کہ تُونے بڑا کام کیا کہ چالیس حج
ایک روٹی پر بیچ ڈالے ذرا خیال کر کہ تیرے باپ آدم نے آٹھ بہشتون کو دو گیہون کے
عوض مین بیچا اس روٹی مین تو ویسے ہزار دانے ہونگے آپ نے یہ سُنکر شرم سے
سر جھکا لیا اور ایک گوشہ مین جا کر سر جھکا کر ہو بیٹھے نقل ہے کہ ایکبار آپ کو جبل الرحمت پر
سخت بخار آیا اور سخت گرمی تھی چنانچہ حجاز کی گرمی تو مشہور ہے آپ کا ایک دوست کہ حرم مین
آپ کی خدمت مین تھا آپ کے سرہانے آیا اور کہنے لگا حضرت آپ اس بخار اور گرمی مین مبتلا
ہین اگر کوئی حاجت ہو تو فرمائیے آپ نے فرمایا ہان جی چاہتا ہے کہ آب سرد ہو اُس مردنے
یہ بات سُنی سخت حیران رہا کیونکہ ایسی گرمی مین کہ جس سے سخت پتھر پانی ہوتے تھے سرد پانی کا
ملنا محال تھا آپ کے پاس ہی سوچتا کہ سرد پانی یہان کہان آبخورہ ہاتھ مین لیے تھوڑی دور
گیا ایکا ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا اور فی الفور اولے برسنے لگے یہ حالت دیکھکر وہ شخص سمجھ گیا
کہ یہ حضرت ہی کی کرامت ہے اور لطف یہ تھا کہ وہ تمام اُولے اس شخص کے آگے اکٹھا ہوتے
جاتے تھے اور وہ شخص اٹھا اٹھا کر آبخوری مین ڈالتا جاتا تھا جب بھر گیا تو آپ کے پاس لایا
آپ نے فرمایا میان یہ کہان سے لے آئے ایسی سخت گرمی مین اُس شخص نے ساری کیفیت
بیان کی آپ کے دل مین کچھ یہ خیال گذرا کہ یہ میری ہی کرامت ہے آپ نے فی الفور فرمایا کہ
اے نفس تو تو خدا ہے ویسا ہی سرد پانی چاہتا ہے اور تجھے سرد پانی درکار ہے
آگ سے کہ [illegible] نہین کرتا پھر اُس مرد سے فرمایا جاؤ مقصود حاصل ہوا اور اس پانی کو لیجاؤ
[illegible] یہ پانی نہین پیونگا وہ مرد پانی واپس لے گیا اور آپ نے فرمایا ہے کہ ایکبار
مین [illegible] بیابان مین جا رہا تھا مین بہت ناتوان ہو گیا اور نا امید ہوا دن کا وقت تھا
[illegible] چاند پر یہ لکھا دیکھا فسیکفیکھم اللہ فی الفور دل کو تقویت ہوئی

Marfat.com

اور قوّت مجھ مین پیدا ہوئی **نقل ہے** کہ ایک وقت آپ خلوت مین تھے آپکو الہام ہوا
کہ تجھکو یہ دلیری اور جرأت کس نے دی کہ جسکی وجہ سے تو ایسی ایسی لاف زنی کرتا ہے اور
ہماری درگاہ سے بڑے بڑے دعوے کرتا ہے تجھپر ہم ایسی بلا مقرر کرینگے کہ تو سارے
جہان مین رُسوا و بدنام ہوگا آپنے جواب مین کہا خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دعوے مین
میرے ساتھ نرمی و موافقت نہ کریگا تو مین بھی اس لاف زنی سے باز نہ رہونگا
حضرت باری سے ندا آئی کہ تیری یہ بات ہمکو پسند آئی۔ **نقل ہے** کہ آپ نے فرمایا کہ
مین ایکبار حضرت موسی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو گیا مینے حضرت کی قبر کی خاک کے
ذرے ذرے سے یہ سُنا کہ ارنی ارنی اور آپنے فرمایا کہ مین ایک وقت تکیے مین
جا رہا تھا مینے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا لوٹ رہا ہے مینے چاہا کہ اٹھکر پڑھکر اسپر
دَم کرون ایکبارگی پیٹھ سے آواز آئی کہ پڑا رہنے دے اس کتّے کو کہ اہل بیت کا
دشمن ہے **نقل ہے** کہ ایک وقت آپ وعظ فرما رہے تھے ایک جوان آپ کی مجلس مین آیا
کہ بڑا گانے ناچنے کا شائق تھا آپ کی گفتار نے اسمین اثر کیا ایک نعرہ مارا کہ تمام ہوگیا
اور اُٹھکر روانہ ہوا جب اپنی والدہ کے پاس پونہچا تو اُسکے چہرے کا رنگ فق تھا اُسکی
مان نے یہ دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے کوئی صدمہ پونہچا اُسنے کہا اے مان چپ رہ کیونکہ
اب میرا کام تمام ہے مین گھر مین جاتا ہون تھوڑی دیر کے بعد تو مین جاؤن کو بلانا کہ مجھے
اُٹھا کر قبرستان پونہچائین اور میرا پیراہن ملانے والے کو دینا اور قبا قبر کھودنے والے کو
اور ستار کی مضراب میری آنکھ مین گاڑ کر کہنا کہ جس طرح کہ تو جیا اسی طرح تو مرا بس یہ کہکر
مین داخل ہوا اور جان بحق ہوا **نقل ہے** کہ لوگون نے آپسے کہا کہ
شراب پیتا ہے اور دن کو آپ کی مجلس وعظ مین آتا ہے آپ یہ بات سنکر چپ ہورہے ایک دن
ایسا اتفاق ہوا کہ علی قوّال یک راہ مین مست پڑا تھا اور آپ بیٹھے جاتے تھے کہین ایک
مرید آپ کا بول اُٹھا کہ لیجیے علی پڑا ہے آپ نے اسی ملامت کرنے والے کو کہا کہ اسکو

Marfat.com

اپنی گردن پر سوار کرا اور اُسکو اُسکے گھر پونہچایا یہ سُنکر وہ مجبور ہوا اور کچھ بن نہ پڑی ناچار اُٹھایا اور پونہچایا۔ جب وہ ہوش مین آیا تو آپ کی خدمت مین دوڑا آیا اور توبہ کی اور بزرگانِ دین سے ہوا۔ آپ کے کلمات بہت بلند ہین۔ اور آپ سے منقول کرتے ہین۔ کہ بندہ دو نسبت کے درمیان ہی۔ ایک نسبت حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ ہی اور دوسری نسبت حضرت حق تعالی کے ساتھ۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی نسبت مواضع شہوات اور آفات ہے۔ اور حق تعالے کی نسبت مقامات کشف و عصمت و ولایت ہی نسبت اوّل سی بشریت ہی۔ اور نسبت دوم سے عبودیت۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت قیامت کے روز منقطع ہوگی عبودیت کی نسبت ہمیشہ قائم رہے گی اور تغیر پذیر نہو گی۔ جب بندے کو اپنی طرف نسبت کرتے ہین تو اُسکا محل و مرتبہ یہ ہوتا ہی کہ فرماتے ہین یَا عِبَادِیْ لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۔ یعنی اے میرے بندو تمکو آج کے دن خوف اور غم نہین اور فرمایا حق تعالی کے بار گران کو نہین اُٹھا سکتے مگر حق تعالی کے بار گیر۔ جیسا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ تعالے افراسا یرکبھن جمیعا۔ اور فرمایا جو کہ اپنی نسبت حق تعالی کے ساتھ درست کرتا ہے ہرگز طبیعت کا فتنہ و فساد اور شیطان کا وسوسہ اُسمین اثر نہین کرتا اور فرمایا جو کہ قدرت وہ رکھتا ہی کہ خدای تعالے کو یاد کرے مضطر نہین ہے کیونکہ مضطر وہ ہوتا ہی کہ اُسکے پاس کچھ سامان نہو کہ اُسکے ذریعے سے خدا کو یاد کرے اور فرمایا جو کہ ظاہری علم سے مُریدون کو اس راہ مین راہبری کرتا ہی فاسد ہے لیکن جو کہ سر وحیات جاودانی سے راہ دکھاتا ہی گویا کہ زندگی ہے اور فرمایا اس راہ مین کوئی گمراہ نہین ہوا مگر ابتدا کے فساد سے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ابتدا کا فساد انتہا مین سرایت کرے اور فرمایا جب بندے پر کوئی چیز وارد ہو حق تعالے کی طرف سے تو اسکو لازم ہے کہ بہشت اور دوزخ کی طرف نظر نکرے جب اُس حال سے بیٹھے تو بزرگی اُسکی کہ جس کی حق تعالی نے بزرگی کی ہی بجالاوے اور فرمایا جو کہ عطا کی جا

راغب ہوتا ہے وہ بالکل ہیچ ہے۔ اور وہ کہ عطا کرنے والے کی طرف راغب ہوتا ہے وہ اُسکا عزیز ہے اور فرمایا عبادتین کرنا معافی اور عفو کے واسطے قصور سے خالی نہین اسلیے کہ عبادت پر عوض و جزا چاہنا ہے اور فرمایا موافقت۔ امر نیک ہے اور موافقت امر اُس سے بھی نیک زیادہ۔ اور جسکو حق تعالی کی موافقت ایک لحظہ یا ایک لمحہ حاصل ہوئی یقین ہے کہ اُسکے بعد کسی حال مین وہ حق تعالی کے ساتھ مخالفت نکرے گا اور فرمایا جب صفت آدمؑ سے خبر دی فرمایا عَصیٰ آدَمُ رَبَّہٗ اور جب اُسکے ساتھ اپنے فضل و رحمت سے خبر دی تو فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰیٓ آدَمَ اور فرمایا کہ اصحاب کہف کو اسلیے جوانمرد کہا کہ خدای تعالے پر بے واسطہ ایمان لائے اور فرمایا حق تعالے غیور ہے اور یہ اُسکی غیرت ہی کے سبب سے ہے کہ اُسکی طرف راہ نہین ہے مگر اُسکی توفیق سے اور فرمایا جو اشیا کہ دلالت کرتی ہین اُس سے کرتی ہین کہ اُسپر کچھ دلیل نہین ہے سوائے اُسکے اور فرمایا سُنّت کی متابعت و پیروی سے معرفت کو پا سکتے ہین اور فرائض کے ادا سے قربت کو اور نوافل کی ہمیشگی سے محبت کو پا سکتے ہین اور فرمایا جسکو آداب نفس نہین ہوتا آداب تک نہین پونہچ سکتا اور جسکو ادب دل نہو کیونکر ادب کے سر تک پونہچ سکتا ہے اور جسکو ادب روح نہو کیونکر محل قُرب تک پونہچ سکتا ہے بلکہ اُسکے لیے کیسے ممکن ہے کہ حق تعالے کی بساط کو طی کر سکے کیونکہ حق کی بساط کو نہین طی کر سکتا مگر وہ کہ ادب یافتہ ہو فنون آداب سے اور امین ہووے سر و علانیہ مین۔ لوگون نے آپ سے کہا کہ بعضے آدمی عورتون کی صحبت مین بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم انکو دیکھنے سے معصوم ہین آپ نے فرمایا جب تک نفس باقی ہے امر و نہی اُسپر ہے اور اُس سے بری الذمہ نہین [illegible] حلال و حرام کا حساب لگا ہی پس ایسے موقعون پر دلیری نکرے مگر ہان [illegible] رُوگردانی ہے کیے ہو اور فرمایا کام یہ کام ہے کہ کتاب و سُنّت پر ثابت قدم [illegible] ہو و بدعت سے دست بردار ہو اور پیرون کی حرمت کو ثابت نظر سے اور خلق کو معذور سمجھے

Marfat.com

اور ورد و وظائف پر مداومت کرے اور حیلے حوالے سے پرہیز کرے۔ لوگون نے کہا کہ جو
باتین کہ پیرون مین ہونا چاہییں آپ مین ہین آپنے فرمایا ابوالقاسم مین تو نہین ہین لیکن
ہان ہمین اُنکے چھوٹ جانے کا درد ہے اور نہ پانے کا افسوس۔ لوگون نے پوچھا کہ آپ کی
کرامات کیا ہین آپنے فرمایا یہ ہین کہ مجھکو نصرآباد سے دیوانہ بنا کر نیشاپور کی طرف بھیجا اور
وہان سے بغداد مین حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہونچایا تاکہ ہر سال دو تین ہزار آدمی میرے سبب سے
خدای تعالےٰ تک پہونچین اور مین درمیان مین نہین۔ لوگون نے پوچھا کہ حرمت آپ کی کیا ہے
آپنے فرمایا یہ کہ مین منبر سے نیچے اُتر آؤن اور دوسری بار نصیحت نکرون کیونکہ مین اپنے
آپ کو اسکے لائق نہین جانتا ہون۔ لوگون نے پوچھا تقوی کیا ہے آپنے فرمایا یہ کہ بندہ
ماسوی اللہ سے پرہیز کرے۔ لوگون نے پوچھا آپ مین ہم خدای تعالیٰ کی کچھ محبت نہین
پاتے ہین آپنے فرمایا سچ کہتے ہو لیکن مین اسمین جلتا ہون۔ اور فرمایا محبت یہ ہے
کہ چاہے جس حال مین ہو ملامت و درویشی مین اُس سے باہر نہ آوے اور فرمایا ایک محبت
ایسی ہے کہ خون سے چھڑاتی ہے اور ایک محبت ایسی ہے کہ قتل کراتی ہے اور فرمایا اہل محبت
حق تعالیٰ کے ساتھ ایک ہی طریق پر قائم ہین اگر ذرا بھی قدم بھر آگے بڑھین غرق ہو جاوین
اور اگر قدم ذرا پیچھے ہٹاوین محجوب ہو جاوین اور فرمایا جو کہ نعمت کا شکر کرتا ہے اُسکی
نعمت زیادہ کرتے ہین اور جو کہ منعم کا شکر کرتا ہے اُسکی معرفت اور محبت مین ترقی دیتے ہین
اور فرمایا قرب فی الحقیقت اللہ ہی سے ہے کیونکہ جملہ نتیجے اُسی سے ہین اور فرمایا راحت
ایک ظرف ہے عتاب سے بھرا ہوا اور فرمایا ہر ایک چیز کو ایک قوت ہے اور روح کی قوت سماع ہے
اور فرمایا جو کچھ کہ دل پاتا ہے اُسکی برکتین بدن پر ظہور پاتی ہین اور جو کچھ کہ روح پاتی ہے
اُسکی برکتین دل پر ظہور پاتی ہین اور فرمایا بندے کا تن قید خانہ ہے جب تن سے باہر آیا
راحت مین پڑا پھر جہان چاہے جاسکے اور فرمایا مین بہت جہان مین پھرا اور اس بات کو
تلاش کیا کسی جگہہ مین نہ پایا اور کسی دفتر مین نہ دیکھا مگر نفس کی خواری مین اور فرمایا پہلے

Marfat.com

خداے تعالیٰ کی یاد و تمیز سے ہوتی ہے اور آخر کو تمیز ساقط ہو جاتی ہے اور فرمایا تمام خلق کو
مقام شوق ہے اور کسی شخص کو مقام اشتیاق نہین ہے اور جو کہ اُنکے حال مین ہوتا ہے ایسے
مقام کو پونہچتا ہے کہ اُسکا نہ اثر رہتا ہے نہ قرار - اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ محل رضا کو
پونہچے اُس سے کہدو کہ اُس چیز کو کہ خداے عزوجل کی رضا اُسمین ہے اختیار کرے اور
لازم پکڑے اور فرمایا اشارت طبیعت کی خود آرائیون سے ہے کیونکہ جس راز کو چھپانا منظور
ہوا کرتا ہے اُسمین اشارہ چلا کرتا ہے اور فرمایا مروّت فتوّت کی ایک شاخ ہے اور فتوّت یہ ہے
کہ ہر دو عالم سے برگشتہ ہونا اور روگردانی کرنا اُس چیز سے کہ اُسمین ہے اور فرمایا تصوّف
ایک نور ہے حق سے کہ دلالت کرتا ہے حق پر اور ایک خاطر ہے اُس سے کہ اشارہ کرتا ہے اُس سے
اور فرمایا رجا طاعت کی طرف کھینچتی ہے اور خوف معصیت و نافرمانی سے دور کرتا ہے اور
مراقبہ حق تعالیٰ کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہے اور فرمایا زاہدون کو قتل سے نگاہ رکھا اور
عارفون کا خون گرایا **نقل** ہے کہ جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ بعضے قبرستان ایسے ہین کہ فرشتے اُنکے چارون کونون کو چارون طرف سے
پکڑینگے اور بغیر حساب کتاب کے بہشت مین جھٹک دینگے اور منجملہ اُنکے جنت البقیع بھی ہے
اسی حدیث پر نظر کرکے حضرت شیخ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے واسطے بقیع مین قبر بنالیا [illegible]
تاکہ آپ کو وہان دفن کرین اور ہمیشہ آپ اسکی حفاظت کرتے تھے اتفاق سے ایک بار حضرت
شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ کا گذر گورستان کی طرف ہوا آپنے وہ قبر دیکھا پوچھا کسکی قبر ہے
لوگون نے کہا حضرت ابوعثمان کی - آپنے فرمایا کہ عجب ماجرا ہے کہ قبل از مرگ ہی قبر یہان کی [illegible]
ہین مینے تو ایک رات خواب مین دیکھا کہ جنت البقیع کے جنازے ہوا مین [illegible]
مینے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ جو شخص کہ اس گورستان کی لیاقت نہین [illegible]
دفن بھی کرتے ہین تو فرشتے اسکو یہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین اور جو کہ یہان کے لائق ہوتا
اگرچہ دوسری جگہ مرا گڑا ہو پر اسکو یہان لاتے ہین یہ جنازے کہ لائے جاتے ہین [illegible]

Marfat.com

جب آپ قرنسان سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ابوعثمانؒ سے فرمایا کہ یہ قبر جو آپ نے کھدوائی ہے اُسمین تو مجھکو دفن کرینگے اور تمھاری خاک نیشاپورین سے جاوینگے حضرت ابوعثمانؒ کو یہ بات سُنکر ملال ہوا کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ لوگون نے وہان سے حضرت ابوعثمانؒ کو باہر نکالدیا بغداد کو چلے گئے اور وہان بھی ایسا سبب درپیش ہوا کہ آپ ری کو گئے پھر رَے سے نیشاپورین آئے اور نیشاپور ہی مین وفات کی اور حیرہ مین مدفون ہوئے لیکن اسکے باب مین روایات مختلف ہین کوئی کہتا ہے کہ خواب جو اوپر بیان ہوا حضرت ابوالقاسم نصرآبادیؒ ہی نے دیکھا اور بعض اور کسی کی طرف منسوب کرتے ہین۔ نقل ہے کہ اُستاد اسحاقؒ زاہد کہ خراسانی تھے موت کا بیان بہت فرمایا کرتے تھے حضرت شیخ ابوالقاسم نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ اُنکو منع کیا کرتے تھے کہ آپ موت کا کیا ذکر کیا کرتے ہین شوق ومحبت کا ذکر کیا کیجیے لیکن وہ پذیرا نکرتے جبکہ حضرت شیخ ابوالقاسم نصرآبادیؒ کی وفات نزدیک پونہچی تو ایک نیشاپور کا شخص آپکے سرہانے موجود تھا آپ نے اُس سے فرمایا کہ جب تم نیشاپور پونہچو تو اُستاد اسحاق سے کہنا کہ نصرآبادی نے کہا ہے جو کچھ کہ آپ موت کا ذکر فرمایا کرتے ہین ویسے ہی ہے اور بیشک مرگ ایک سخت کار ہے جب آپ نے وفات پائی تو آپ کو اُسی قبر مین کہ ابوعثمانؒ کے واسطے طیار ہوئی تھی مدفون کیا بعدہٗ آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا حق تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھپر ایسا عتاب نہین کیا کہ زبردست اور بزرگوار کرتے ہین ہان یہ ندا کی کہ اے ابوالقاسم بعد از وصال انفصال ہے مینے کہا یا ذوالجلال ضرور ہے کہ جب مجھے لحد مین رکھائین احد تک پونہچا۔ رحمۃ اللہ علیہ

پچانوے ۹۵ باب حضرت ابوالفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ حامل امانت وہ حامل دیانت وہ عزیز بے بدل وہ خطیر بے خلل وہ سوختہ حب الوطن پیر وقت

Marfat.com

ابو الفضل حسن رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار تھے اور لطیف زمان وجہان تھے تقوی اور محبت اور معنی اور فتوت مین درجہ بلند رکھتے تھے اور کرامت اور فراست مین اندازی سے باہر تھے۔ اور معارف وحقائق مین انگشت نما تھے مولد آپ کا سرخس تھا حضرت ابو سعید ابو الخیرؒ کے پیر تھے کہتے ہین کہ جب حضرت شیخ ابو سعید پر حالت قبض (قبض وہ زمانہ کہ جسمین نزول انوار سالک کے دل پر نہو) طاری ہوتی تو آپ فرماتے کہ گھوڑے پر زین کسو تاکہ ہم حج کو جاوین اور آپ حضرت ابو الفضل حسنؒ کی قبر پر آتے اور طواف کرتے قبض بسط سے بدل جاتا (بسط وہ زمانہ کہ جسمین انوار الٰہی سالک کے دل پر نزول کر رہے ہون) ہوجاتا اور جو شخص کہ حضرت ابو سعید کا آکر مرید ہوتا اور حج کا خیال اُسکو گذرتا آپ اُسکو حضرت ابو الفضل حسنؒ کی قبر کی طرف بھیجتے اور فرماتے اُس خاک کی زیارت کرتا کہ تیرا مقصد پورا ہو لوگون نے ایک روز حضرت شیخ ابو سعیدؒ سے پوچھا کہ آپ نے یہ تمامی دولت کہان سے پائی آپ نے فرمایا کہ مین ندی کے کنارے جارہا تھا حضرت ابو الفضلؒ اُسکے دوسری جانب جارہے تھے آپ کی نظر مجھ پر پڑگئی یہ تمامی دولت وہان سے ہی آتامی خرامی نے نقل کی ہو کہ مین لڑکا تھا ایک محلے مین گیا اور شہتوت توڑنے ایک درخت پر چڑھ گیا اسی اثنا مین حضرت ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کا اُدھر سے گذر ہوا لیکن اُنھون نے مجھے نہ دیکھا اپنے حال مین مست ہوکر جارہے تھے ناگاہ آپ نے حالت انبساط مین سر اُٹھاکر کہا الٰہی ایک سال ہوتا ہو کہ تو نے مجھے ایک دانگ بھی نہین دیا کہ مین سر مُنڈا تا دوستون کے ساتھ تو ایسا ہی معاملہ کرتا ہو آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مینے دیکھا کہ اُس درخت کی تمام ڈالیان اور پتے سونے کے ہوگئے آپ نے یہ دیکھا فرمایا عجب کار ہے جملہ تعریض اعراض پر موقوف ہو دل کی آسایش کے لیے کچھ نہ کہنا چاہیے۔ نقل ہے کہ سرخس مین ایک جوان تھا دیوانہ اور پریشان اور نماز نہین پڑھتا تھا لوگون نے اُس سے کہا تو نماز کیون نہین پڑھتا آسنے کہا پانی کہان جو وضو کرون لوگ اُسکا ہاتھ پکڑ کر کنوئین کے کنارے لے گئے اور ڈول دیکر کہا کہ پانی کھینچ لے۔

Marfat.com

وہ شخص تیرہ روز تک رسّی پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا مطلق جنبش نہ کی حضرت ابوالفضل حسن رح
نے فرمایا کہ اسکو اسکے گھر پہنچا دو کہ یہ قیود شرع سے مطلق العنان و آزاد ہے نقل ہے
کہ ایک روز لقمان سرخسی حضرت پیر ابوالفضل رح کے پاس آئے آپ کو دیکھا کہ ایک جزو
ہاتھ میں لیے ہیں پوچھا اس جزو میں کیا ڈھونڈھتے ہو آپ نے فرمایا وہی چیز کہ تو اسکے
ترک میں ڈھونڈھتا ہے انھوں نے کہا پھر یہ خلاف کیوں ہے فرمایا خلاف تو ہی دیکھتا ہے
کہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا ڈھونڈھتا ہے مستی سے ہوشیار ہو اور ہوشیاری سے بیدار ہو تاکہ
تیرے سامنے سے خلاف اٹھ جاوے اور تو جان جاوے کہ میں اور تو کیا ڈھونڈھ رہے ہیں
نقل ہے کہ ایک شخص حضرت ابوالفضل رح کے پاس آیا اور کہا کہ کل میں نے آپ کو خواب میں
مُردہ دیکھا اور جنازے پر رکھا ہوا آپ نے فرمایا چپ رہ کہ وہ خواب تو نے اپنے ہی لیے
دیکھا ہے کیونکہ ہم لوگ ہرگز نہیں مرتے مَنْ عَاشَ بِاللہِ لَا یَمُوتُ اَبَدًا یعنے جو اللہ تعالےٰ
سے جیا وہ ہرگز نہیں مرتا نقل ہے کہ شیخ ابوسعید رح نے کہا کہ میں سرخس میں گیا حضرت
پیر ابوالفضل رح نے مجھ سے فرمایا کہ رات تک ٹھہر کہ رات اسرار کے واسطے پردہ ہوتی ہے جب رات
ہوئی تو آپ نے فرمایا تو کوئی آیت پڑھ تاکہ میں اسکی تفسیر کروں میں نے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ پڑھی
آپ نے ایسے معنی اسکے بیان فرمائے کہ بالکل ایک دوسرے سے علیحدہ تھے اور ہر
[illegible] ایک معنی دوسرے معنی کے ساتھ نہ رکھتے تھے اسی حالت میں صبح ہوگئی آپ
[illegible] فرمایا ہے تو رات تو ختم ہوگئی اور ہمنے اب تک اندوہ و شادی سے کچھ نہ کہا
[illegible] وہ حدیث ما بپایان نرسید ٭ شب راچہ گناہ حدیث ما بود دراز ٭ معنی اسکے
[illegible] ہماری بات ختم نہوئی۔ رات کی کیا خطا ہماری ہی بات لمبی تھی حضرت
شیخ ابوسعید رح کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ سِر کیا ہے آپ نے فرمایا تو پھر میں نے پوچھا
کہ سِر سِر کیا ہے آپ نے فرمایا تو نقل ہے کہ لوگوں نے آپ سے کہا دعا کیجیے کہ مینہ نہیں
[illegible] ایسے زور سے برف برسی لوگوں نے کہا یہ کیا کیا

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ مینے کل رات کو سرد شربت پیا تھا یعنی مین قطب ہون جب مین خنک رہون تمام جہان خنک رہے۔ پھر لوگون نے عرض کی کہ سلطان وقت کے واسطے دعا فرمائیے کہ نیک ہوجاوے آپنے تھوڑی دیر تامل کیا پھر فرمایا مجھے افسوس آتا ہے اِس بات سے کہ تم اسکو درمیان مین دیکھو اور فرمایا گذشتہ کو یاد مت کرو اور آیندہ کا انتظام مت کرو اور نقد وقت کو برباد مت کرو اور فرمایا عبودیت کی حقیقت دو چیز ہین ایک تو اپنے آپ کو نہایت محتاج جاننا حق تعالی کا۔ اور یہ اصل عبودیت ہے۔ دوسرے پوری پوری پیروی جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہ وہ ہے کہ نفس کو اسمین کچھ بھی نصیب اور راحت نہین ہے نقل ہے کہ جب آپ کی وفات نزدیک پہنچی لوگون نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ فلان جگہ آپ کو مدفون کرین کیونکہ وہان مشائخ اور بزرگوں کے مقبرے ہین آپنے فرمایا ہرگز مجھکو وہان دفن نکرنا مین کون ہون کہ ایسی پاک قوم کے ہمسائے مین مدفون ہون مین چاہتا ہون کہ تم مجھے فلان ٹیلے پر کہ جہان خراباتی وغیرہ مدفون ہین دفن کرو کیونکہ وہ خدا تعالی کی رحمت کے زیادہ مستحق ہین واسطے اسکے کہ پانی پیلے پیاسون کو پلایا کرتے ہین پس وہ محتاج ہین۔ اور کریم عطا محتاجون پر کیا کرتے ہین رحمۃ اللہ علیہ

چھیانوے باب حضرت ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ قبلۂ امانت وکعبۂ دیانت وہ مجتہد طریقت وہ منبع حقیقت وہ داتا ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ ائمۂ وقت سے تھے اور علم شریعت و معارف وحقائق کے عارف تھے بہت مشائخون کو آپنے دیکھا اور بڑے ادب یافتہ اور ظریف ترین قوم تھے اول جس شخص نے کہ شہر مرو مین حقائق بیان کیے آپ ہی تھے آپ ۔۔۔ ی تھے

اور محدث بھی اور ابو بکر واسطی رح کے مُرید تھے اور آپ کا آغاز حال اِسطرح ہے کہ آپ خاندان علم و ریاست سے تھے اور مَرو مین کسی شخص کو جاہ و قبول مین آپکے اہل بیت پر بیشی حاصل نہ تھی آپ کو اپنے والد سے میراث بہت ملی تھی سب آپ نے راہ خدا مین صَرف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے موے مبارک سے دو تار آپ کے پاس تھے کہ جنکی برکت سے حق تعالی نے آپ کو توبہ دی اور حضرت ابو بکر واسطی رح کی قُربت نصیب ہوئی اور اِس درجے کو پہنچے کہ امام شفعی ہوئے متصوفہ سے اِس طائفے کو سیاریان کہتے ہین آپ بڑے مرتاض و ریاضت کش تھے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ ایک بقّال کی دُکان پر گئے کہ اخروٹ خریدین آپ نے بقّال کو سیم دی بقّال نے اپنے شاگرد سے کہا کہ اچھے اچھے اخروٹ چھانٹ لا آپ نے فرمایا کہ بھائی تم جسکے ہاتھ اخروٹ بیچتے ہو شاگرد کو یہی تاکید کرتے ہو اُسنے کہا نہین لیکن مین آپکے علم کے سبب سے یہ کرتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین اپنے علم کو اس دو اخروٹ کے عوض فروخت نہ کرونگا یہ فرمایا اور اخروٹ وہین چھوڑے اور چلے آئے **نقل** ہے کہ لوگون نے آپ کو جبری بتایا اور اسکی وجہ سے آپ نے بہت رنج کھینچا آخر کار حق تعالی نے اِس مُشکل کو آپ پر آسان فرمایا۔ آپکے کلمات ہین کہ کیونکر راہ پا سکتے ہین اُس گناہ کے ترک پر کہ لوح محفوظ پر لکھا ہو۔ اور کیونکر نجات پا سکتے ہین اُس چیز سے کہ تقدیر مین لکھ گئی ہو۔ **نقل** ہے کہ بعض حکما نے آپ سے پُوچھا کہ آپ کی معاش کہان سے ہے۔ آپ نے فرمایا میری معاش اُسکے یہان سے ہے کہ جو جسکی چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے بغیر کسی علت کے اور جسکی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے بغیر کسی علت کے اور فرمایا طمع کی تاریکی مشاہدے کے نُور کو مانع ہے اور فرمایا بندے کا ایمان راست نہین ہوتا جب تک کہ وہ اِس طرح ذلت پر صابر نہو جس طرح کہ عزت پر ہے اور فرمایا جو کہ اپنے دل کو صدق کے ساتھ خدا سے لگاتا ہے حق تعالے علم و حکمت اُس کی زبان پر جاری کرتا ہے

Marfat.com

اور فرمایا خطرات انبیا کو ہوتے ہیں اور وسوسے اولیا کو اور عوام کو افکار اور فاسقوں کو عزم و ارادے اور فرمایا حق تعالے جس بندے پر کہ نظر مہربانی سے فرماتا ہے فی الفور اُسکے مکروہات کو اُس سے دور فرماتا ہے اور جس بندے پر کہ نظر قہر سے کرتا ہے اُسپر ایسی حالتیں نمایاں کرتا ہے کہ ہر شخص اُس سے نفرت کرتا اور بھاگتا ہے اور فرمایا حق سے گفتگو نہیں کرتا مگر وہ کہ محجوب ہو آپ سے کسی نے پوچھا کہ معرفت کیا ہے آپ نے فرمایا باہر آنا معارف سے ۔ اور فرمایا توحید وہ ہے کہ تیرے دل پر حق کے سوا نہ گذرے یعنی توحید کا غلبہ اسقدر ہو کہ جو کچھ دل میں آوے توحید کی ترقی کا باعث ہو اور توحید کے ہی رنگ کو اختیار کرے جیسا کہ ابتدا میں سب کچھ توحید سے نکل کر عدد کی صورت میں ہوا یہاں تمامی توحید میں ڈوب کر احد کی صورت میں ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّ بَصَرًا اور فرمایا کسی غافل کو مشاہدے میں لذت حاصل نہیں ہوتی اس لیے کہ حق کا مشاہدہ فنا ہے کہ اُس میں لذت نہیں ہے۔ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ حق تعالے سے کیا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ کہ وہ دیوے کیونکہ گدا کو جو کچھ دیا جائے بجا اور درست ہے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ مرید کو کیا ریاضت کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ شرع کے احکام پر رہنا اور بری باتوں سے باز رہنا اور صالحین کی صحبت میں رہنا اور فرمایا [illegible] آست اور استدراج جو کچھ کہ تجھ سے قبول ہووے کرامت [illegible]

استدراج ہے اور فرمایا اگر بغیر قرآن کے [illegible]

[illegible] بیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

النص والا فقد اخطأ في فتواه ان اراد بالنص الآيات والاحاديث
وبالمفتي المجتهد فهو مفقود وان اراد نص العلماء وبالافتاء نقل
فتوى المجتهد فهو في كتب المذاهب موجود مع ان آية التصلية
والاحاديث الواردة فيها ليست مما يتوقف معرفة حكمها على
المجتهد بل يستوي فيه العالم والجاهل وهي شاملة لكل حالة الا ان
علمائنا استثنوا منها سبعة مواضع الجماع وحاجة الانسان
وشهرة المبيع والعثرة والتعجب والذبح والعطاس و
ما نحن فيه ليس منها وبقدر اختلاف قولهم فتكون فرضا في
جميع العمر وواجبا كلما ذكر على الصحيح وسنة في الصلاة
ومستحبا في كل الاوقات عليه وعلى آله افضل الصلوات
واكمل التحيات في كل الحالات وكانت ادلة الامام
وترجيحها مفصلة في الكتب المعتبرات كما اشار الى بعض منها
صاحب البحر وكذا ابن عابدين بقوله كما يعلم من مراجعة المطولات
وكان يختلج في خاطري ان احرر بعضا من تلك البينات في آخر
رسالة المولوي رحمة الله رحمه الله وادخله في الجنات بعد تسويد
صفحات الاوراق بهذه الشبهات. كانت مشتملة على كثير
من الادلة والاسولة والاجوبة استرحت عن تحرير الادلة
وكان اصل الغرض مجرد عرض الشبهة لكلام حضرة المولف
اكتفيت بهذا المقدار والله تعالى اعلم بالاسرار وسلم

8371

Marfat.com